مَا اٰتٰکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰکُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا
رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) جو کچھ تم کو دیں اس کو لے لو اور جس سے منع کریں اس سے باز آجاؤ
سُنن ابنِ ماجہ شریف
مُترجم اُردو مع مختصر شرح
جلد دوم
تألیف
حافظ أبي عبد الله محمد بن يزيد ابن ماجه القزويني رحمہ اللہ
ترجمہ
مولانا محمد قاسم امین حفظہ اللہ
مکتبۃ العلم
۱۸۔ اُردو بازار لاہور۔ پاکستان

سنن ابن ماجہ شریف مترجم

جلد دوم

تالیف

حافظ أبی عبد الله محمد بن یزید ابن ماجه القزوینی رحمۃ اللہ علیہ

مترجم

مولانا محمد قاسم امین مدظلہ العالی

ناشر

مکتبۃ العلم

۱۸- اردو بازار ٥ لاہور ٥ پاکستان

7231788-7211788

نام کتاب: ــــــــــ سُنن ابنِ ماجہ شریف مترجم

تالیف: ــــــــــ حافظ أبي عبد الله محمد بن يزيد ابن ماجه القزويني

مترجم: ــــــــــ مولانا محمد قاسم امین مدظلہ العالی

طابع: ــــــــــ خالد مقبول

مطبع: ــــــــــ افضل شریف پرنٹرز

ملنے کے پتے

❖ مکتبہ رحمانیہ اقراء سنٹر، غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور۔ 7224228

❖ مکتبہ علوم اسلامیہ اقراء سنٹر غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور 7221395

❖ مکتبہ جویریہ ۱۸ - اردو بازار ○ لاہور ○ پاکستان 7211788

استدعا

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے انسانی طاقت اور بساط کے مطابق کتابت، طباعت، تصحیح اور جلد سازی میں پوری پوری احتیاط کی گئی ہے۔

بشری تقاضے سے اگر کوئی غلطی نظر آئے یا صفحات درست نہ ہوں تو از راہ کرم مطلع فرمادیں۔ ان شاء اللہ ازالہ کیا جائے گا۔ نشاندہی کے لئے ہم بے حد شکر گزار ہوں گے۔

(ادارہ)

فہرست

بسم اللہ الرحمن الرحیم

كِتَابُ النِّكَاحِ

نکاحوں کا بیان

۱: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ فَضْلِ النِّكَاحِ

۱۸۴۵: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَامِرِ بْنِ زُرَارَةَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ قَيْسٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا بِمِنًى فَخَلَابِهٖ عُثْمَانُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَجَلَسْتُ قَرِيْبًامِنْهُ فَقَالَ لَهٗ عُثْمَانُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ هَلْ لَكَ اَنْ اُزَوِّجَكَ جَارِيَةً بِكْرًا تُذَكِّرُكَ مِنْ نَفْسِكَ بَعْضَ مَا قَدْ مَضٰى فَلَمَّا رَاٰى عَبْدُ اللّٰهِ اَنَّهٗ لَيْسَ لَهٗ حَاجَةٌ سِوٰى هٰذَا اَشَارَ اِلَيَّ بِيَدِهٖ فَجِئْتُ وَهُوَ يَقُوْلُ لَئِنْ قُلْتَ ذٰلِكَ لَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ فَاِنَّهٗ اَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَاَحْصَنُ لِلْفَرْجِ وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ فَاِنَّهٗ لَهٗ وِجَاءٌ.

باب: نکاح کی فضیلت

۱۸۴۵: حضرت علقمہ بن قیس فرماتے ہیں کہ میں منیٰ میں عبداللہ بن مسعودؓ کے ساتھ تھا۔ حضرت عثمانؓ ان کے ساتھ تنہائی میں ہوئے تو میں انکے قریب بیٹھ گیا۔ حضرت عثمانؓ نے فرمایا تمہارا دل چاہتا ہے کہ میں ایسی لڑکی سے تمہاری شادی کرادوں جو تمہارے لئے عہد ماضی کی یاد تازہ کردے۔ جب ابن مسعودؓ نے دیکھا کہ عثمانؓ کو ان سے اسکے علاوہ اور کوئی کام نہیں یعنی (راز کی بات نہیں کرنی) تو ہاتھ کے اشارہ سے مجھے بلایا میں حاضر ہوا اس وقت ابن مسعود فرما رہے تھے کہ اگر تم یہ کہہ رہے ہو تو رسول اللہ نے بھی یہ فرمایا ہے: اے جوانو! تم میں سے جس میں بھی نکاح کی استطاعت[1] ہو تو وہ شادی کر لے کیونکہ اس سے نگاہ جھکی رہتی ہے اور شرمگاہ کی حفاظت ہوتی ہے اور جس میں نکاح کرنے کی استطاعت نہ ہو تو وہ روزوں کا اہتمام کرے کیونکہ روزہ شہوت کو ختم کر دیتا ہے۔

[1] حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ کی مجلس میں کسی صاحب نے سوال کیا کہ نکاح کی استطاعت نہیں کیا کروں؟ جواب میں ایک بڑے غیر مقلد عالم نے جواب دیا کہ حدیث میں آتا ہے کہ روزے رکھو۔ سائل نے کہا کہ روزے بھی

رکھ کر دیکھے۔ اس پر حضرت تھانویؒ نے فرمایا اس شخص نے سوال تو مجھ سے کیا جواب آپ کو دینا مناسب نہیں یہ آداب مجلس کے خلاف ہے۔ اب آپ کے جواب میں اس نے جو کہا' وہ سن لیا۔ اس سے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین یا تکذیب ہوتی ہے۔ اب فرمائیں؟ پھر سائل کی طرف متوجہ ہوئے اور پوچھا کہ کتنے روزے رکھے؟ اس نے کہا: دس۔ اس پر فرمایا کہ اتنے روزوں سے تو شہوت اور بڑھ سکتی ہے مسلسل دو تین ماہ کے روزے رکھو اس سے وہ ٹوٹے گی اور کمزور ہو جائے گی۔ (عبدالرشید ارشد)

تشریح ☆ مؤلف رحمہ اللہ عبادت کے بعد معاملات کی احادیث لائے ہیں اس واسطے کہ بقاء لمابدین کا راز صحت معاملات ہی میں مضمر ہے پھر معاملات سے نکاح کو مقدم کر رہے ہیں کیونکہ عبادت کے ساتھ نکاح کا تعلق بہت قریبی ہے یہاں تک کہ اشتغال بالنکاح نفلی عبادت کے لئے خلوت گزینی سے افضل ہے منتقی میں ہے کہ مسلمانوں کے لئے ایمان اور نکاح کے علاوہ کوئی عبادت ایسی نہیں جو حضرت آدم علیہ السلام کے زمانہ سے اب تک مشروع رہی ہو اور پھر بہشت میں دائمی رہے نکاح سے متعلق چند چیزوں کا علم ضروری ہے اول اس کی لغوی تحقیق۔ اس کی توضیح میں ہے کہ لفظ نکاح مصدر ہے (ف' ض) کا اس کا اصل معنی کلام عرب میں ''وطی'' ہے۔ حافظ ابن حجرؒ نے ذکر کیا ہے کہ نکاح کا حقیقی معنی الضم والتداخل یعنی ملانا اور جمع کرنا۔ شیخ قرطبیؒ فرماتے ہیں کہ اس کا اطلاق عقد پر مشہور ہے اور اس کی حقیقت تین وجہ پر ہے۔ اول یہ کہ لفظ نکاح باشتراک لفظی وطی اور عقد کے درمیان مشترک ہے کیونکہ مشترک لفظ اپنے دونوں میں حقیقت ہوتا ہے اور حقیقت ہی اصل ہے دوم یہ کہ معنی عقد میں اس کا استعمال حقیقت اور وطی میں مجاز ہے۔ اصولیین نے حتیٰ امکن العمل بالحقیقة سقط المجاز (یعنی جب تک حقیقت پر عمل ممکن ہو تو مجاز ساقط ہوتا ہے) کی بحث میں اس قول کو امام شافعی کی طرف منسوب کیا ہے۔ سوم یہ کہ اس کا عکس ہے یعنی وطی اور اس کا معنی حقیقی ہے اور عقد (نکاح باندھنا) میں مجاز ہے۔ دلیل نبی کریم ﷺ نے فرمایا تنا کحوا تکاثروا وطی کر کے اپنی تعداد بڑھاؤ۔ لعن الله فاکم یدیه. جو آدمی اپنے ہاتھوں کے ذریعے شہوت پوری کرتا ہے اس پر خدا تعالیٰ کی لعنت ہوتی ہے۔ مشائخ حنفیہ کا یہی قول ہے جس کی تصریح فتح القدیر میں موجود ہے۔ صاحب مغرب نے حزم و یقین ظاہر کیا ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ لفظ نکاح کا استعمال مذکورہ معانی میں سے ہر ایک میں متحقق ہے۔ نکاح کی شرائط دو قسم کی ہیں' عام اور خاص۔ شرط عام محل قابل اور اہلیت کا ہونا ہے محل نکاح وہ عورت ہے جس کے نکاح کرنے سے کوئی مانع شرعی موجود نہ ہو اور اہلیت سے مراد عقل اور بلوغ اور حریت (آزادی) کا ہونا ہے۔ اور شرط خاص دو گواہوں کا بوصف خاص سننا ہے اور رکن نکاح ایجاب و قبول ہے۔ اور نکاح کا حکم شوہر کے لئے زوجہ کا حلال ہونا اور ملک کا ثابت ہونا اور اس کے ذمہ مہر کا وجوب اور حرمت مصاہرت کا ثبوت ہے۔ صفت نکاح مرد کے حالات پر مبنی ہے کہ حالات کے اختلاف سے حکم بھی مختلف ہوتا ہے۔ پس اگر زنا میں مبتلا ہونے کا اندیشہ ہو اور نکاح کے بغیر اس سے بچنا ممکن نہ ہو تو نکاح کرنا فرض ہے اور اگر عورت کی حق تلفی کا خوف ہو تو مکروہ ہے۔ اور اگر ظلم و ستم کا یقین ہو تو حرام ہے۔ ان احادیث میں صیغہ امر ہونا ہمیشہ فرضیت کے لئے نہیں ہے جیسا کہ اصول میں مذکور ہے کہ صیغہ امر کے کئی معانی ہوتے ہیں۔

اس باب کی احادیث میں نکاح کے فوائد و مصالح اور فضائل بیان کئے گئے ہیں: (۱) نکاح امت محمدیہ کی کثرت کا سبب ہے جس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قیامت کے روز فخر فرمائیں گے کہ میری امت تعداد میں ہی ساری امتوں سے زیادہ ہے۔ (۲) نکاح کی وجہ سے آنکھ اور شرم گاہ کا زنا سے بچاؤ نصیب ہوتا ہے۔ ان کے علاوہ بھی فوائد ہیں اس میں ایسی اولاد کا حاصل ہونے کا امکان ہے جس سے مرنے کے بعد نفع پہنچے یعنی وہ والدین کے حق میں دعا گو ہو چنانچہ امام احمد نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حق تعالیٰ جنت میں ایک نیک بندہ کا درجہ بلند کرے گا وہ عرض کرے گا: اے ربّ! یہ درجہ مجھے کیسے مل گیا؟ ارشاد ہوگا تمہارے حق میں تمہارے بچہ کی دعاء مغفرت کے سبب اور یہ کہ اس میں اہل وعیال کے حقوق کی ذمہ داری۔ عورتوں کی بدمزاجی پر صبر ان کی صلاح کی سعی و کوشش ان کے لئے کسب حلال میں محنت اٹھانے' اولاد کی تربیت پر قائم رہنے کی ریاضت شاقہ کا موقع ملتا ہے جس پر بڑا ثواب ہے۔ امام مسلمؒ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک دینار وہ ہے جس کو تو راہِ خدا میں خرچ کرتا ہے۔ ایک وہ ہے کہ جس کو غلام کی آزادی میں صرف کرتا ہے۔ ایک وہ ہے جس کو مسکین پر صدقہ کرتا ہے اور ایک وہ ہے جس کو اپنے متعلقین پر خرچ کرتا ہے ان چاروں میں سے سب سے بڑا اجر والا وہی دینار ہے جس کو تو نے اپنے گھر والوں پر خرچ کیا نیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ قیامت کے دن سب سے پہلے بندہ کے اعمالنامہ میں اس کا وہ نفقہ رکھا جائے گا جو اس نے اپنے اہل وعیال پر خرچ کیا۔

۱۸۴۶: حدثنا احمد بن الازهر ثنا آدم قال عيسى بن ميمون عن القاسم عن عائشة رضي الله تعالى عنها قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم النكاح من سنتي فمن لم يعمل بسنتي فليس مني وتزوجوا فاني مكاثر بكم الامم ومن كان ذاطول فلينكح ومن لم يجد فعليه بالصيام فان الصوم له وجاء.

۱۸۴۶: حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نکاح میری سنت ہے جو میری سنت پر عمل نہ کرے اس کا مجھ سے تعلق نہیں اور نکاح کیا کرو اس لئے کہ تمہاری کثرت پر میں امتوں کے سامنے فخر کروں گا اور جس میں استطاعت ہو تو وہ نکاح کرلے اور جس میں استطاعت نہ ہو تو روزے رکھے اس لئے کہ روزہ اس کی شہوت کو توڑ دے گا۔

۱۸۴۷: حدثنا محمد بن يحيى ثنا سعيد ابن سليمان ثنا محمد بن مسلم ثنا ابراهيم بن ميسرة عن طاوس عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لم (ير) للمتحابين مثل النكاح.

۱۸۴۷: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دو محبت کرنے والوں (میں محبت بڑھانے) کے لئے نکاح جیسی کوئی چیز نہ دیکھی گئی۔

تشریح ☆ مطلب یہ کہ پہلے اکثر لوگوں میں دشمنی ہوتی ہے جب نکاح ہو جاتا ہے تو وہ دشمنی ختم ہو جاتی ہے بشرطیکہ مخلص ہوں اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ محبت کم ہوتی ہے تو نکاح سے زیادہ ہو جاتی ہے اور یہی وجہ ہے کہ رشتہ داری دو قسم کی ہوگی: اول نسبی قرابت' دوم سببی قرابت۔ جس طرح آدمی کو اپنے بہن بھائی سے محبت ہوتی ہے اسی طرح بیوی کے بھائی' بہن' ماں باپ سے اُلفت ہوتی ہے۔

۳ : بابُ النَّهْیِ عن التَّبَتُّل

باب: مجرد رہنے کی ممانعت

۱۸۴۸ : حدثنا ابو مروان محمد بن عثمان العثمانی ثنا ابراهیم بن سعد عن الزهری عن سعید ابن المسیب عن سعد قال لقد رد رسول الله صلی الله علیه وسلم علی عثمان بن مظعون التبتل ولو اذن له لاختصینا

۱۸۴۸ : حضرت سعدؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان بن مظعون کو مجرد رہنے سے منع فرما دیا اور اگر آپ ان کو اجازت دے دیتے تو ہم خصی ہو جاتے (تاکہ عورتوں کا خیال بھی نہ آئے)۔

۱۸۴۹ : حدثنا بشر بن آدم و زید بن اخرم قالا ثنا معاذ بن هشام ثنا ابی عن قتادة عن الحسن عن سمرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم نهی عن التبتل. زاد زید بن اخرم وقرأ قتادة: ﴿ولقد ارسلنا رسلا من قبلک وجعلنا لهم ازواجا وذریة﴾ [الرعد: ۳۸]

۱۸۴۹ : حضرت سمرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجرد رہنے سے منع فرمایا۔ زید بن اخزم کہتے ہیں کہ حضرت قتادہ نے یہ حدیث سن کر یہ آیت پڑھی: ''بے شک ہم نے آپ سے پہلے رسول بھیجے اور ان کو بیویاں اور اولاد دی''۔

تشریح ☆ تبتل کا معنی ہے کہ آدمی نکاح نہ کرے اور اکیلے مجرد زندگی بسر کرے جیسے بعض ہندو اور نصاریٰ کرتے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی زندگی بسر کرنے سے منع فرمایا یہ بھی ارشاد فرمایا کہ انبیا علیہم السلام جتنے بھی گزرے ہیں ان کی بیویاں اور اولادیں تھیں مجرد زندگی کوئی اچھا کام ہوتا تو انبیا علیہم السلام مجرد رہتے۔

۴ : بابُ حقِّ المرأةِ علی الزَّوج

باب: خاوند کے ذمہ بیوی کا حق

۱۸۵۰ : حدثنا ابوبکر بن ابی شیبة ثنا یزید بن هارون عن شعبة عن ابی قزعة عن حکیم بن معاویة عن ابیه ان رجلا سال النبی صلی الله علیه وسلم ما حق المرأة علی الزوج؟ قال ان یطعمها اذا طعم وان یکسوها اذا اکتسی ولا یضرب الوجه ولا یهجر الا فی البیت.

۱۸۵۰ : حضرت معاویہؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرد نے نبی ﷺ سے پوچھا کہ خاوند کے ذمہ بیوی کا کیا حق ہے؟ آپ نے فرمایا: جب خود کھائے تو اسے بھی کھلائے اور جب خود پہنے تو اسے بھی پہنائے اور چہرے پر نہ مارے اور برا بھلا نہ کہے اور اسے الگ نہ سلائے مگر اپنے ہی گھر میں۔

۱۸۵۱ : حدثنا ابوبکر بن ابی شیبة ثنا الحسین بن علی عن زائدة عن شبیب ابن غرقدة البارقی عن سلیمان بن عمرو ابن الاحوص رضی الله تعالی عنه حدثنی ابی انه شهد حجة الوداع مع رسول الله صلی الله علیه وسلم فحمد الله واثنی علیه وذکر ووعظ ثم قال استوصوا بالنساء خیرا فانهن عندکم عوان لیس تملکون منهن

۱۸۵۱ : حضرت عمرو بن احوصؓ فرماتے ہیں کہ وہ حجۃ الوداع میں نبی ﷺ کے ساتھ شریک ہوئے آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کی اور وعظ و نصیحت فرمائی۔ پھر فرمایا: عورتوں کے ساتھ بھلائی کرنے کی وصیت (مجھ سے) لو اس لئے کہ وہ تمہارے پاس قیدی ہیں تم ان سے (جماع) کے علاوہ اور کسی چیز کے مالک نہیں ہو الا یہ کہ

شیئا غیر ذلک الا ان یاتین بفاحشۃ مبینۃ فان فعلن فاھجروھن فی المضاجع واضربوھن ضربا غیر مبرح فان اطعنکم فلا تبغوا علیھن سبیلا ان لکم من نسائکم حقا ولنسائکم علیکم حقا فاما حقکم علی نسائکم فلا یوطئن فرشکم من تکرھون ولا یاذن فی بیوتکم لمن تکرھون الا وحقھن علیکم ان تحسنوا الیھن فی کسوتھن وطعامھن۔

وہ کھلی بدکاری کریں اگر وہ ایسا کریں تو ان کو بستروں میں اکیلا چھوڑ دو (یعنی اپنے ساتھ مت سلاؤ) اور انہیں مارو لیکن سخت نہ مارو (کہ ہڈی پسلی توڑ دو) پھر اگر یہ تمہاری بات مان لیں تو ان کے لئے اور راہ نہ تلاش کرو تمہارا حق عورتوں پر ہے اور تمہاری عورتوں کا حق تم پر ہے تمہارا بیویوں پر حق یہ ہے کہ تمہارا بستر اسے نہ روندنے دیں جسے تم ناپسند کرتے ہو (یعنی تمہاری اجازت و مرضی کے بغیر گھر نہ آنے دیں) اور جس کو تم ناپسند کرتے ہو اسے تمہارے گھر آنے کی اجازت نہ دیں اور سنو! اُن کا تم پر یہ حق ہے کہ تم لباس اور کھانا دینے میں ان کے ساتھ اچھا برتاؤ کرو۔

تشریح ☆ مطلب یہ ہے کہ عورتوں سے احسان کرو اور شفقت و ہمدردی سے پیش آؤ اگر ناراضگی ہو جائے تو گھر نہ چھوڑو ہاں البتہ بستر الگ کر سکتے ہو۔

۴: بَابُ حَقِّ الزَّوْجِ عَلَى الْمَرْأَةِ

باب: بیوی کے ذمہ خاوند کا حق

۱۸۵۲: حدثنا ابوبکر بن ابی شیبۃ ثنا عفان ثنا حماد بن سلمۃ عن علی بن زید ابن جدعان عن سعید بن المسیب عن عائشۃ ان رسول اللہ ﷺ قال لو امرت احدا ان یسجد لاحد لامرت المرأۃ ان تسجد لزوجھا ولو ان رجلا امر امرأۃ ان تنقل من جبل احمر الی جبل اسود ومن جبل اسود الی جبل احمر لکان نولھا ان تفعل۔

۱۸۵۲: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر میں کسی کو یہ حکم دیتا کہ وہ دوسرے کو سجدہ کرے تو عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے خاوند کو سجدہ کرے اور اگر کوئی مرد بیوی کو حکم دے کہ سرخ پہاڑ سے سیاہ پہاڑ پر اور سیاہ پہاڑ سے سرخ پہاڑ پر (پتھر) منتقل کرو تو عورت کو چاہئے کہ ایسا کر گزرے۔

۱۸۵۳: حدثنا ازھر بن مروان ثنا حماد ابن زید عن ایوب عن القاسم الشیبانی عن عبد اللہ بن ابی اوفی قال لما قدم معاذ من الشام سجد للنبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ما ھذا یا معاذ قال اتیت الشام فوافقتھم یسجدون لاساقفتھم وبطارقتھم فوددت فی نفسی ان نفعل ذالک بک فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلا تفعلوا فانی لو کنت امرا احدا ان یسجد لغیر اللہ لامرت المرأۃ ان

۱۸۵۳: حضرت معاذ جب شام سے آئے تو نبی ﷺ کو سجدہ کیا۔ آپ نے فرمایا: معاذ! یہ کیا؟ عرض کیا میں شام گیا تو دیکھا کہ اہل شام اپنے مذہبی اور عسکری رہنماؤں کو سجدہ کرتے ہیں تو میرے دل کو اچھا لگا کہ ہم آپ کے ساتھ ایسا ہی کریں تو اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: آئندہ ایسا نہ کرنا اس لئے کہ اگر میں کسی کو حکم دیتا کہ غیر اللہ کو سجدہ کرے تو بیوی کو حکم دیتا کہ وہ

تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِہٖ لَا تُؤَدِّی الْمَرْاَۃُ حَقَّ رَبِّهَا حَتّٰی تُؤَدِّیَ حَقَّ زَوْجِهَا وَلَوْ سَاَلَهَا نَفْسَهَا وَهِیَ عَلٰی قَتَبٍ لَمْ تَمْنَعْهُ.

خاوند کو سجدے کرے اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں محمد (ﷺ) کی جان ہے عورت اپنے پروردگار کا حق اس وقت تک ادا نہیں کر سکتی جب تک اپنے خاوند کا حق ادا نہیں کرتی اور اگر خاوند اس سے مطالبہ کرے کہ اپنے آپ کو میرے سپرد کر دو (صحبت کے لئے) اور بیوی اس وقت پالان پر ہو (جہاں صحبت مشکل ہے) تو بھی عورت کو انکار نہیں کرنا چاہئے۔

۱۸۵۴ : حَدَّثَنَا اَبُوْبَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَۃَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَیْلٍ عَنْ اَبِیْ نَصْرٍ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ مُسَاوِرٍ الْحِمْیَرِیِّ عَنْ اُمِّهٖ قَالَتْ سَمِعْتُ اُمَّ سَلَمَۃَ تَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَیُّمَا امْرَاَۃٍ مَاتَتْ وَزَوْجُهَا عَنْهَا رَاضٍ دَخَلَتِ الْجَنَّۃَ.

۱۸۵۴ : حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ جو عورت بھی اس حال میں مرے کہ اس کا خاوند اس سے خوش ہو وہ جنت میں داخل ہوگی۔

تشریح ☆ کسی مخلوق پر کسی دوسری مخلوق کا زیادہ سے زیادہ حق بیان کرنے کے لئے اس سے زیادہ بلیغ اور مؤثر کوئی دوسرا عنوان نہیں ہو سکتا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث میں بیوی پر شوہر کا حق بیان کرنے کے لئے اختیار فرمایا حدیث کا مطلب اور مدعاء یہی ہے کہ کسی کے نکاح میں آ جانے اور اس کی بیوی بن جانے کے بعد عورت پر خدا کے بعد سب سے بڑا حق اس کے شوہر کا ہو جاتا ہے اسے چاہئے کہ اس کی فرمانبرداری اور رضا جوئی میں کوئی کمی نہ کرے۔

اس حدیث سے یہ بات بھی پوری صراحت اور وضاحت کے ساتھ معلوم ہوگئی کہ شریعت محمدیؐ میں سجدہ صرف اللہ کے لئے ہے اس کے سوا کسی دوسرے کے لئے حتیٰ کہ افضل مخلوقات سید الانبیاء حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے بھی کسی طرح سجدہ کی گنجائش نہیں یہ بھی ظاہر ہے کہ حضرت قیس بن سعد یا حضرت معاذؓ یا جن دوسرے صحابہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں سجدے کے بارے میں عرض کیا تھا وہ سجدۂ تحیہ ہی کے بارے میں عرض کیا تھا (جس کو لوگ سجدہ تعظیمی بھی کہتے ہیں) اس کا تو شبہ بھی نہیں کیا جا سکتا کہ ان صحابہ کرامؓ نے معاذ اللہ سجدۂ عبادت وعبودیت کے بارے میں عرض کیا ہو جو شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لا چکا اور آپؐ کی دعوت توحید کو قبول کر چکا اس کو تو اس کا وسوسہ بھی نہیں آ سکتا کہ اللہ کے سوا کسی دوسرے کو سجدہ عبادت کرے اس کے لئے فقہاء نے تصریح کی ہے کہ کسی مخلوق کے لئے سجدہ تحیہ بھی حرام ہے پس جو لوگ اپنے بزرگوں اور مرشدوں کو یا مرنے کے بعد ان کے مزاروں کو سجدہ کرتے ہیں وہ بہر حال شریعت محمدیؐ کے مجرم اور باغی ہیں اور ان کا یہ عمل صورۃً بلا شبہ شرک ہے۔ یہ چند سطریں غیر اللہ کے لئے سجدہ کے بارے میں لکھی گئیں اب اصل موضوع کے متعلق چند باتیں ملاحظہ ہوں میاں بیوی کے تعلق میں یہ ضروری تھا کہ کسی ایک کو سربراہی کا درجہ دیا جائے اور اس حساب سے اس پر ذمہ داریاں بھی ڈالی جائیں اور ظاہر ہے کہ اپنی فطری برتری کے لحاظ سے اس کے لئے شوہر ہی زیادہ موزوں ہو سکتا تھا۔ چنانچہ شریعت محمدیؐ میں گھر کا سربراہ مرد ہی کو قرار دیا گیا اور بڑی ذمہ داریاں اس پر ڈالی گئی ہیں

ان احادیث میں یہ بات خاص طور سے قابل لحاظ ہے کہ اس میں بیوی کے لئے شوہر کی اطاعت کو نماز روزہ اور زنا سے اپنی حفاظت کے ساتھ ذکر کیا گیا ہے یہ اس بات کی طرف واضح اشارہ ہے کہ شریعت کی نگاہ میں اس کی بھی ایسی ہی اہمیت ہے جیسی کہ ان ارکان وفرائض کی۔

جن احادیث میں کسی خاص عمل پر جنت کی بشارت دی جاتی ہے تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ یہ عمل اللہ تعالیٰ کو بہت محبوب ہے اور اس کا صلہ جنت ہے اور اس کا کرنے والا جنتی ہے لیکن اگر بالفرض وہ عقیدہ یا عمل کی کسی ایسی گندگی میں ملوث ہو جس کی لازمی سزا دوزخ کا عذاب ہو تو اللہ تعالیٰ کے قانون کے مطابق اس کا اثر بھی ظاہر ہو کے رہے گا۔ دوسری بات یہاں یہ قابل لحاظ ہے کہ اگر کوئی شوہر ناواجب طور پر اپنی بیوی سے ناراض ہو تو اللہ تعالیٰ کے نزدیک بیوی بے قصور ہوگی اور ناراضی کی ذمہ داری خود شوہر پر ہوگی۔

۵ : بَابُ فَضْلِ النِّسَآءِ

باب: عورتوں کی فضیلت

۱۸۵۵ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُس ثنا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادِ بْنِ اَنْعُم عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَبْدِاللّٰه بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم قَالَ اِنَّمَا الدُّنْيَا مَتَاعٌ وَلَيْسَ مِنْ مَتَاعِ الدُّنْيَا شَيْءٌ اَفْضَلَ مِنَ الْمَرْاَةِ الصَّالِحَة.

۱۸۵۵ : حضرت عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دنیا نفع اٹھانے (اور استعمال کرنے) کی چیز ہے اور نیک عورت سے بڑھ کر فضیلت والی کوئی چیز متاع دنیا میں نہیں ہے۔

۱۸۵۶ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ سَمُرَةَ ثنا وَكِيْعٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ عَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ لَمَّا نَزَلَ فِي الْفِضَّةِ وَالذَّهَبِ مَانَزَلَ قَالُوْا فَاَيَّ الْمَالِ نَتَّخِذُ قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَاَنَا اَعْلَمُ لَكُمْ ذٰلِكَ فَاَوْضَعَ عَلٰى بَعِيْرِهِ فَاَدْرَكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم وَاَنَا فِيْ اَثَرِهِ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم اَيَّ الْمَالِ نَتَّخِذُ فَقَالَ لِيَتَّخِذْ اَحَدُكُمْ قَلْبًا شَاكِرًا وَلِسَانًا ذَاكِرًا وَزَوْجَةً مُؤْمِنَةً تُعِيْنُ اَحَدَكُمْ عَلٰى اَمْرِ الْاٰخِرَةِ.

۱۸۵۶ : حضرت ثوبانؓ جب سونے چاندی کے متعلق قرآن کی آیات: وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ ﴾ نازل ہوئیں تو لوگوں نے کہا ہم کون سا مال (ضرورت کے وقت کے لئے جمع کر کے) رکھیں حضرت عمرؓ نے فرمایا میں تمہیں بتاؤں گا انہوں نے اپنا اونٹ تیز کیا اور نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ میں ان کے پیچھے پیچھے تھا عرض کیا اے اللہ کے رسول ہم کون سا مال رکھیں؟ آپ نے فرمایا: تم میں سے ایک شکر کرنے والا دل ذکر کرنے والی زبان اور ایمان دار بیوی جو آخرت کے معاملہ میں اس کی معاون بنے رکھ لے (درحقیقت یہی چیزیں ضرورت کے وقت کام آنے والی ہیں)۔

۱۸۵۷ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا صَدَقَةُ ابْنُ خَالِدٍ ثنا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي الْعَاتِكَةِ عَنْ عَلِيِّ ابْنِ يَزِيْدَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ

۱۸۵۷ : حضرت ابو امامہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ فرمایا کرتے تھے اللہ کے تقویٰ کے مؤمن نے نیک بیوی

ابی أمامة رضی اللہ تعالی عنہ عن النبیّ صلی اللہ علیہ وسلّم انّہٗ کان یقولُ ما استفاد المُؤمِنُ بعد تقوی اللہ خیرا لہٗ من زوْجۃٍ صالحۃٍ انْ امرھا اطاعتْہُ وانْ نظر الیھا سرّتْہُ وانْ اقسم علیھا ابرّتْہُ وانْ غاب عنھا نصحتْہُ فی نفسھا ومالہٖ.

سے بھلی کوئی چیز حاصل نہیں کی۔ اگر اسے حکم دے تو فرمانبرداری کرے اس پر نگاہ ڈالے تو (خاوند کو) سرور حاصل ہو اور اگر اس کے بھروسہ پر قسم کھالے تو وہ اس قسم کو سچا کر دکھائے اور خاوند کی غیر موجودگی میں اپنی ذات اور خاوند کے مال میں اس کی خیر خواہی کرے (یعنی اس کی مرضی کے خلاف کوئی کام نہ کرے۔

تشریح ☆☆ عورت کی وجہ سے آدمی گناہوں سے محفوظ رہتا ہے مطلب یہ ہے کہ ان کی باتیں اچھی اور عمدہ ہوتی ہیں۔ مسند احمد میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خاوند سے محبت کرنے والی اور بہت جننے والی عورت سے نکاح کرو۔ آدمی عبادت کے کام اور دینی امور جمعہ کی اقامت اور جہاد جیسے امور عورت کی وجہ سے بہت آسانی سے سرانجام دیتا ہے جو بغیر عورت کے مشکل ہوتے ہیں۔ نیز نیک بیوی کی صحبت کا اثر آدمی پر بھی ہوتا ہے اور صالحہ بیوی تہجد کے لئے بھی جگاتی ہے۔

۲: بَابُ تَزْوِیْجِ ذَاتِ الدِّیْنِ

باب: دیندار عورت سے شادی کرنا

۱۸۵۸: حدّثنا یحیی بْنُ حکیم ثنا یحی بن سعیدٍ عنْ عُبید اللّٰہ بن عُمر عنْ سعیدِ ابن ابی سعید عن ابیہ عن ابی ھُریرۃ انّ رسُوْلَ اللّٰہِ صلّی اللّٰہُ علیہ وسلّم قال تُنْکحُ النّساءُ لاربعٍ لمالھا وحسبھا ولجمالھا ولدینھا فاظْفرْ بذات الدّین تربتْ یداک.

۱۸۵۸: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عورت سے چار وجوہ سے نکاح کیا جاتا ہے اس کے مال کی وجہ سے اور اس کے حسب نسب کی وجہ سے اور اس کی خوبصورتی کی وجہ سے اور اس کی دینداری کی وجہ سے پس تو دیندار بیوی کو حاصل کر تیرے ہاتھ خاک آلود ہوں۔

۱۸۵۹: حدّثنا ابُو کُریبٍ ثنا عبدُ الرّحمن الْمُحاربیُّ وجعفرُ بْنُ عونٍ عن الْافریقیّ عنْ عبداللّٰہ بن یزید عنْ عبد اللّٰہ بن عمرو قال رسُوْلُ اللّٰہ صلّی اللّٰہُ علیہ وسلّم لا تزوّجوْا النّسآءَ لحُسْنھنّ فعسی حُسْنُھُنّ انْ یُرْدیھُنّ ولا تزوّجوھنّ لاموالھنّ فعسی اموالُھُنّ انْ تُطْغیھُنّ ولکنْ تزوّجُوھُنّ علی الدّیْن ولامۃٌ خرْماءُ سوْداءُ ذاتُ دیْنٍ افضلُ.

۱۸۵۹: حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: عورتوں سے ان کی خوبصورتی کی وجہ سے شادی نہ کرو ہو سکتا ہے کہ ان کی خوبصورتی ان کو ہلاکت میں ڈال دے اور نہ ان سے ان کے مالوں کی وجہ سے شادی کرو ہو سکتا ہے کہ ان کے اموال ان کو سرکش بنادیں البتہ دینداری کی بنیاد پر شادی کرو اور یقیناً کان میں سوراخ والی کالی باندی جو دیندار ہو بہتر ہے۔

تشریح ☆ مطلب یہ ہے کہ دینداری اور تقویٰ پرہیزگاری کو سب چیزوں پر مقدم رکھو اور جس عورت میں یہ صفت ہو اس سے نکاح کرو کیونکہ مال کا کوئی اعتبار نہیں۔ جیسا کہ دوسری حدیث میں ہے کہ مال و دولت اس کو سرکش بنادیگا۔ خاندانی شرافت پر مغرور ہو کر شوہر کو حقیر سمجھے گی اور حسن و جمال بھی عارضی ہے وہ تو بیماری سے بھی زائل ہو جاتا ہے باقی تو دینداری رہتی ہے۔

۷: بَابُ تَزْوِيجِ الْأَبْكَارِ

باب: کنواریوں سے شادی کرنا

۱۸۶۰ : حدثنا هنادُ بنُ السَّرِيّ ثنا عبدَةُ ابنُ سُلَيمان عن عبد الملك عن عطاءٍ عن جابرِ بن عبد الله رضي الله تعالى عنه قال تزوّجتُ امرأةً على عهد رسُول الله صلّى اللهُ عليه وسلّم فلقيتُ رسُول الله صلّى اللهُ عليه وسلّم فقال اتزوّجتَ ياجابرُ (رضي الله تعالى عنه) ؟ قلتُ نعمْ قال أبِكرًا او ثيّبا؟ قلتُ ثيّبا قال فهلّا بكرًا تلاعبها قلتُ كُنّ لي اخواتٌ فخشيتُ انْ تدخل بيني وبينهنّ قال فذاك اذنْ.

۱۸۶۰: حضرت جابر بن عبداللہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں میں نے ایک عورت سے شادی کی تو آپ نے فرمایا: جابر! تم نے شادی کر لی؟ میں نے عرض کیا جی ۔ فرمایا: کنواری سے یا ثیبہ (بیوہ یا مطلقہ) سے میں نے عرض کیا ثیبہ سے ۔ فرمایا: کنواری سے کیوں نہ کی وہ تمہارے ساتھ کھیلتی میں نے عرض کیا میری (دس) بہنیں ہیں اس لئے مجھے اندیشہ ہوا کہ وہ میرے اور ان کے درمیان حائل ہو جائے ۔ فرمایا: پھر درست ہے۔

۱۸۶۱ : حدثنا ابراهيمُ بنُ المُنذرِ الحِزاميُّ ثنا مُحمّدُ بنُ طَلحة التَّيميُّ حدّثني عبدُ الرَّحمن ابنُ سالمِ بنِ عُتبة بن عُويمرِ بنِ ساعدة الانصاريّ عن ابيه عن جدّه قال قال رسُولُ الله صلّى اللهُ عليه وسلّم عليكُمْ بالابكارِ فانّهنّ اعذبُ افْواهًا وانْتقُ ارْحامًا وارْضى باليسيرِ.

۱۸۶۱: حضرت عویمر بن ساعدہ انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم کنواری عورتوں کو (نکاح کے لئے) اختیار کرو کیونکہ وہ شیریں دہن زیادہ رحم جننے والی اور تھوڑے مال پر راضی ہونے والی ہوتی ہیں۔

تشریح ☆ کنواری لڑکی اپنے خاوند کو بہت کچھ سمجھتی ہے اور رحم کی صفائی کی وجہ سے بچے زیادہ جنتی ہے سچ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کہ کنواریوں کے منہ شیریں ہوتے ہیں اور قلیل مال پر راضی ہو جاتی ہیں۔

۸: بَابُ تَزْوِيجِ الْحَرَائِرِ وَالْوَلُودِ

باب: آزاد اور زیادہ جننے والی عورتوں سے شادی کرنا

۱۸۶۲ : حدثنا هشامُ بنُ عمّارٍ ثنا سلّامُ ابنُ سوّارٍ ثنا كثيرُ بنُ سليمٍ عن الضّحّاك ابنِ مُزاحمٍ قال سمعتُ انس بن مالكٍ يقُولُ سمعتُ رسُولَ الله صلّى اللهُ عليه وسلّم يقُولُ منْ اراد انْ يلقى اللهَ طاهرًا مُطهّرًا فليتزوّجِ الحرائر.

۱۸۶۲: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا جو چاہے کہ اللہ کی بارگاہ میں پاک صاف حاضر ہو تو وہ آزاد عورتوں سے شادی کرے۔

۱۸۶۳ : حدّثنا يعقُوبُ بنُ حُميدِ بنِ كاسبٍ ثنا عبدُ الله بنُ الحارث المخزوميُّ عنْ طلحة عنْ عطاءٍ عنْ ابي

۱۸۶۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نکاح کیا کرو اس

هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِنْكِحُوا فَانِّيْ مُكَاثِرٌ بِكُمْ.

لئے کہ میں تمہاری کثرت پر فخر کروں گا۔

تشریح ☆ آزاد عورتیں لطیف اور پاک ہوتی ہیں تو طہارت ان کی شوہروں کی طرف سرایت کرے گی۔

۹ : بَابُ النَّظَرِ اِلَى الْمَرْاَةِ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَتَزَوَّجَهَا

باب: کسی عورت سے نکاح کا ارادہ ہو تو ایک نظر اسے دیکھنا

۱۸۶۴ : حدثنا ابوبكر بن ابي شيبة ثنا حفص بن غياث عن حجاج عن محمد بن سليمان عن عمه سهل بن ابي حثمة عن محمد بن سلمة رضي الله تعالى عنه قال خطبت امراة فجعلت اتخبالها حتى نظرت اليها في نخل لها فقيل له اتفعل هذا وانت صاحب رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول اذا القى الله في قلب امرئ خطبة امراة فلا باس ان ينظر اليها.

۱۸۶۴: حضرت محمد بن سلمہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک عورت کو نکاح کا پیغام بھیجا پھر میں چھپکے[1] سے کوشش کرنے لگا یہاں تک کہ میں نے اس پر نظر ڈال ہی لی وہ اپنے ایک کھجور کے باغ میں تھی۔ کسی نے ان سے کہا کہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہو کر ایسا کر رہے ہیں فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا جب اللہ تعالیٰ کسی مرد کے دل میں ڈال دے کہ وہ کسی عورت کو پیغام نکاح بھیجے تو ایک نظر اسے دیکھ لینے میں کوئی حرج نہیں۔

۱۸۶۵ : حدثنا الحسن بن علي الخلال وزهير بن محمد ومحمد بن عبد الملك قالوا ثنا عبد الرزاق عن معمر عن ثابت عن انس بن مالك ان المغيرة بن شعبة اراد ان يتزوج امراة فقال له النبي صلى الله عليه وسلم اذهب فانظر اليها فانه احرى ان يؤدم بينكما ففعل فتزوجها فذكر من موافقتها.

۱۸۶۵: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے ایک عورت سے شادی کا ارادہ کیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جاؤ اس پر ایک نگاہ ڈال لو اس لئے کہ یہ تم دونوں کے درمیان محبت میں اہم کردار ادا کرے گا انہوں نے ایسا ہی کیا پھر انہوں نے اپنی باہمی موافقت کا تذکرہ کیا۔

۱۸۶۶ : حدثنا الحسن بن ابي الربيع انبانا عبد الرزاق عن معمر عن ثابت البناني عن بكر بن عبد الله المزني عن المغيرة بن شعبة رضي الله تعالى عنه قال اتيت النبي صلى الله عليه وسلم فذكرت له امراة اخطبها فقال اذهب فانظر اليها فانه اجدر ان يؤدم بينكما فاتيت

۱۸۶۶: حضرت مغیرہ بن شعبہؓ فرماتے ہیں کہ میں نبیؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور ایک عورت کا تذکرہ کیا جسے میں نکاح کا پیغام دے رہا تھا۔ آپؐ نے فرمایا: جاؤ اسے دیکھ بھی لو اسلئے کہ یہ تمہاری باہمی محبت کے لئے بہت مناسب ہے تو میں ایک انصاری عورت کے پاس گیا اور اس کے

---

[1] اس سے معلوم ہوا کہ اس زمانہ میں عام طور سے عورتیں چہرہ کھلا کرتی تھیں اسی لئے ان صحابی کو چھپ چھپ کر دیکھنے کی کوشش کرنی پڑی۔

عبدالرشید

امْرَأَةً مِنَ الْاَنْصَارِ فَخَطَبْتُهَا اِلَى اَبَوَيْهَا وَاَخْبَرْتُهُمَا بِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَاَنَّهُمَا كَرِهَا ذَالِكَ قَالَ فَسَمِعَتْ ذَالِكَ الْمَرْأَةُ وَهِيَ فِيْ خِدْرِهَا فَقَالَتْ اِنْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَكَ اَنْ تَنْظُرَ فَانْظُرْ وَاِلَّا فَاَنْشُدُكَ كَاَنَّهَا اَعْظَمَتْ ذَالِكَ قَالَ فَنَظَرْتُ اِلَيْهَا فَتَزَوَّجْتُهَا فَذَكَرَ مِنْ مُوَافَقَتِهَا.

والدین کے ذریعے اسے پیغام نکاح دیا اور میں نے اسکے والدین کو نبی کا فرمان بھی سنا دیا۔ شاید انہیں یہ اچھا نہ لگا (کہ دولہا لڑکی کو دیکھے) تو اس عورت نے پردہ میں یہ ساری بات سن لی کہنے لگی اگر تو اللہ کے رسولؐ نے تمہیں اجازت دی ہے کہ دیکھو تو دیکھ سکتے ہو ورنہ میں تمہیں اللہ کی قسم دیتی ہوں (کہ ایسا نہ کرنا) گویا اس نے اسے بڑی بات سمجھا۔ فرمایا: پھر میں نے اسے دیکھ لیا پھر انہوں نے موافقت کا تذکرہ کیا (کہ باہم بہت الفت ہے)۔

تشریح ☆ ان احادیث کی بناء پر جس عورت سے نکاح کا ارادہ ہو اس کو دیکھنے کی اجازت معلوم ہوتی ہے تاکہ بعد میں ندامت اور پشیمانی نہ ہو اس سے دلوں میں محبت بھی بڑھتی ہے یہ بھی ایک ضرورت ہے جس طرح گواہ قاضی معالج کے لئے اس جگہ کو دیکھنا مباح ہے جس کو علاج کے وقت دیکھنے کی ضرورت ہے یہی اکثر ائمہ کرام رحمہم اللہ کا مذہب ہے سنن ابی داؤد میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان مروی ہے کہ میں نے ایک عورت کے لئے نکاح کا پیام دینے کا ارادہ کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس ہدایت کے مطابق میں چھپ چھپ کر اس کو دیکھنے کی کوشش کرتا تھا یہاں تک کہ اس میں کامیاب ہو گیا پھر میں نے اس سے نکاح کر لیا۔

۱۰ : بَابُ لَایَخْطُبُ الرَّجُلُ عَلٰی خِطْبَةِ اَخِيْهِ

باب: مسلمان بھائی پیغام نکاح دے تو دوسرا بھی اسی کو پیغام نکاح نہ دے

۱۸۶۷ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ وَسَهْلُ بْنُ اَبِيْ سَهْلٍ قَالَا ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِبْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَايَخْطُبُ الرَّجُلُ عَلٰى خِطْبَةِ اَخِيْهِ.

۱۸۶۷ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی مرد اپنے (مسلمان) بھائی کے پیام پر پیام نہ دے۔

۱۸۶۸ : حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيْمٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَخْطُبِ الرَّجُلُ عَلٰى خِطْبَةِ اَخِيْهِ.

۱۸۶۸ : حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ کوئی مرد اپنے بھائی کے پیام پر پیام نہ دے۔

۱۸۶۹ : حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِبْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ ثَنَا وَكِيْعٌ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِيْ بَكْرِبْنِ اَبِي الْجَهْمِ بْنِ

۱۸۶۹ : حضرت فاطمہ بنت قیسؓ فرماتی ہیں کہ اللہ کے رسولؐ نے مجھے فرمایا: جب تمہاری عدت گزر جائے تو مجھے بتا دینا

بن يحيى العدوي قال سمعت فاطمة بنت قيس رضي الله تعالى عنها تقول قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا حللت فآذنيني فآذنته فخطبها معاوية رضي الله تعالى عنه وابو الجهم رسول الله صلى الله عليه وسلم اما معاوية فرجل ترب لا مال له واما ابو الجهم فرجل ضراب النساء ولكن اسامة رضي الله تعالى عنه فقالت بيدها هكذا اسامة اسامة (رضي الله تعالى عنه) فقال لها رسول الله صلى الله عليه وسلم طاعة الله وطاعة رسوله (صلى الله عليه وسلم) خير لك قالت فتزوجته فاغتبطت به

میں نے آپ کو بتا دیا۔ پھر معاویہ ابوالجہم بن صخیر اور اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے ان کو پیام دیا تو رسول اللہ نے ارشاد فرمایا: معاویہ تو مفلس و نادار ہے اسکے پاس کچھ مال نہیں اور ابوالجہم بیویوں کو بہت مارتا ہے البتہ اسامہ مناسب ہے۔ انہوں نے ہاتھ کے اشارہ سے کہا: اسامہ! اسامہ! (فاطمہ بنت قیس نے اسامہ کو اہمیت نہ دی اسلئے کہ وہ زیدؓ کے بیٹے تھے اور زیدؓ غلام تھے نبیؐ کے) آپؐ نے ان سے فرمایا: اللہ اور اسکے رسول کی اطاعت تمہارے لئے بہتر ہے۔ فرماتی ہیں اسی پھر میں نے اسامہ سے شادی کر لی تو مجھ پر رشک کیا جانے لگا۔

خلاصۃ الباب ﷺ مطلب یہ ہے کہ اگر کسی شخص نے کسی عورت سے نکاح کے لئے پیام دے دیا ہے تو جب تک اس کا معاملہ ختم نہ ہو جائے کسی دوسرے آدمی کے لئے درست نہیں کہ وہ اپنا پیام وہیں کے لئے دے ظاہر ہے کہ یہ بات پہلے پیام دینے والے کے لئے ایذا اور ناگواری کا باعث ہوگی اور ایسی باتوں سے بڑے فتنے پیدا ہو سکتے ہیں۔ حدیث: ۱۸۶۹ سے ثابت ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت اور حکم برداری کرنے سے اللہ تعالیٰ برکتیں عطا فرماتے ہیں۔ جیسے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کو ماننے سے مجھے بہت آرام اور راحت و عیش حاصل ہوئی تو مجھ پر دوسری عورتیں رشک کرنے لگیں۔ نیز حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ نکاح کے مسئلہ میں کوئی مسلمان مشورہ لے تو ٹھیک ٹھیک بات کہہ دے یعنی جو واقعی عیب ہو اس کو بیان کر دے جیسے حضرت ابوالجہم اور حضرت معاویہ کے بارے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا۔

۱۱ : بَابُ اسْتِئْمَارِ الْبِكْرِ وَالثَّيِّبِ

باب: کنواری یا ثیبہ دونوں سے نکاح کی اجازت لینا

۱۸۷۰ : حدثنا اسماعيل بن موسى السدي ثنا مالك بن انس عن عبد الله بن الفضل الهاشمي عن نافع بن جبير بن مطعم عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الايم اولى بنفسها من وليها والبكر تستامر في نفسها قيل يارسول الله صلى الله عليه وسلم ان

۱۸۷۰ : حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شوہر والی عورت (بیوہ یا مطلقہ) اپنے ولی سے زیادہ اپنے نفس پر حق رکھتی ہے اور کنواری سے اس کے بارے میں اجازت لی جائے گی۔ کسی نے عرض کیا اے اللہ کے رسول کنواری بات کرنے سے شرماتی

الْبِكْر تستحيي انْ تتكلّم قال اذْنها سُكُوْتها.

ہے۔فرمایا اس کا خاموش رہنا ہی اس کی اجازت ہے۔

۱۸۷۱ : حدّثنا عبْدُالرّحْمنِ ابْنُ ابْراهِيْم الدّمشْقيُّ ثنا الْوليْدبْنُ مُسْلمٍ ثنا الْاوْزاعِيُّ حدّثنِيْ يحْي بْنُ ابِيْ كثِيْرٍ عنْ ابِيْ سلمة عنْ ابِيْ هُريْرة عنِ النّبِيّ صلّى اللّٰهُ عليْهِ وسلّم قال لا تُنْكحُ الثّيِّبُ حتّٰى تُسْتامر ولا الْبِكْرُ حتّٰى تسْتاذن واذْنُها السُّكُوْتُ.

۱۸۷۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ثیبہ کا نکاح نہ کرایا جائے یہاں تک کہ اس سے اجازت لی جائے اور کنواری کا بھی نکاح نہ کیا جائے یہاں تک کہ اس سے اجازت لی جائے اور کنواری کا خاموش رہنا اجازت ہے۔

۱۸۷۲ : حدّثنا عِيْسى بْنُ حمّادِ الْمِصْرِيُّ انْبانااللّيْثُ بْنُ سعْدٍ عنْ عبْدِ اللّٰهِ بْنِ عبْدِ الرّحْمٰنِ ابْنِ ابِيْ الْحُسيْنِ عنْ عدِيّ الْكِنْدِيّ عنْ ابِيْه قال قال رسُوْلُ اللّٰه صلّى اللّٰهُ عليْه وسلّم الثّيِّبُ تُعْرِبُ عنْ نفْسِها والْبِكْرُ رِضاها صمْتُها.

۱۸۷۲ : حضرت عدی کندی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ثیبہ خود اپنی مرضی کا اظہار کرے اور کنواری کی رضامندی خاموشی ہے۔

تشریح ☆ ''ایم'' کا اصل معنی ہیں بے شوہر والی عورت لیکن اس حدیث میں اس سے مراد ایسی عورت ہے جو شادی اور شوہر کے ساتھ رہنے کے بعد بے شوہر ہو گئی ہو خواہ شوہر کا انتقال ہو گیا ہو یا اس نے طلاق دے دی ہو (اسی کو حضرت ابو ہریرہ اور حضرت عدی کندی کی حدیث ثیب کہا گیا ہے) ایسی عورت کے بارے میں ان دونوں حدیثوں میں ہدایت فرمائی گئی ہے کہ اس کی رائے اور مرضی معلوم کئے بغیر اس کا نکاح نہ کیا جائے یعنی یہ ضروری ہے کہ وہ زبان سے یا واضح اشارہ سے اپنی رضامندی ظاہر کرے اس حدیث کے لفظ ''حتی تستامر'' کا یہی مطلب ہے اور اس کے مقابلہ ''بکر'' سے مراد وہ کنواری لڑکی ہے جو عاقل بالغ تو ہو لیکن شوہر دیدہ نہ ہو اس کے بارے میں ہدایت فرمائی گئی ہے کہ اس کا نکاح بھی اس کی اجازت کے بغیر نہ کیا جائے لیکن ایسی لڑکیوں کو حیا و شرم کی وجہ سے چونکہ زبان یا اشارہ سے اجازت دینا مشکل ہوتا ہے اس لئے دریافت کرتے اور اجازت مانگنے پر ان کی خاموشی کو بھی اجازت قرار دیا گیا ہے۔

۱۲ : بابُ منْ زوّج ابْنتهٗ وهِي كارِهةٌ

باب: بیٹی کی مرضی کے بغیر اسکی شادی کرنا

۱۸۷۳ . حدّثنا ابُوْبكْرِ بْنُ ابِيْ شيْبةثنا يزِيْدُبْنُ هارُوْن عنْ يحْيى بْنِ سعِيْدٍ انّ الْقاسِم بْن مُحمّدٍ اخْبرهٗ انّ عبْد الرّحْمٰنِ بْن يزِيْد ومُجمِّع بْن يزِيْد الْانْصارِيّيْن اخْبراهُ انّ رجُلًا مِنْهُمْ يُدْعى خِذامًا انْكح ابْنةً لهٗ فكرِهتْ نِكاح ابِيْها فاتتْ رسُوْل اللّٰه صلّى اللّٰهُ عليْهِ وسلّم فذكرتْ لهٗ فردّ عليْها نِكاح ابِيْها فنكحتْ ابا لُبابة ابْن عبْدِ الْمُنْذِرِ وذكر يحْيى انّها كانتْ ثيِّبًا.

۱۸۷۳: حضرت عبدالرحمٰن بن یزید اور مجمع بن یزید دونوں انصاری ہیں روایت کرتے ہیں کہ ان میں ایک شخص خدام نامی نے اپنی بیٹی کا نکاح کر دیا۔ بیٹی کو باپ کا یہ نکاح پسند نہ آیا وہ اللہ کے رسول ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور یہ بات عرض کر دی آپ نے باپ کے نکاح کو رد فرما دیا۔ پھر اس نے ابو لبابہ بن عبدالمنذر سے نکاح کر لیا۔ حضرت یحییٰ بن سعید فرماتے ہیں کہ یہ لڑکی ثیبہ (مطلقہ یا بیوہ) تھی۔

۱۸۷۴ : حدثنا هناد بن السری ثنا وکیع عن کهمس بن الحسن عن ابن بریدة عن رضی الله تعالى عنه ابیه قال جاءت فتاة الى النبی صلى الله علیه وسلم فقالت ان ابی زوجنی ابن اخیه لیرفع بی خسیسته قال فجعل الامر الیها فقالت قد اجزت ما صنع ابی ولکن اردت ان تعلم النساء ان لیس الی الآباء من الامر شیء.

۱۸۷۴: حضرت بریدہؓ فرماتے ہیں کہ ایک جوان عورت نبیؐ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا کہ میرے والد نے اپنے بھتیجے سے میری شادی اسلئے کرادی تا کہ میری وجہ سے اسکا خسیست اور حقارت ختم ہو جائے۔ فرماتے ہیں کہ آپ نے اس عورت کو اختیار دے دیا تو کہنے لگی: میرے والد نے جو کر دیا میں اسکی اجازت دیتی ہوں لیکن میں یہ چاہتی تھی عورتوں کو معلوم ہو جائے کہ باپ کو انکے بارے میں یہ اختیار نہیں (کہ رضامندی کے بغیر ہی انکی شادی کر دیں)۔

۱۸۷۵ : حدثنا ابو السفر یحیی بن یزداد العسکری ثنا الحسین بن محمد المروزی حدثنی جریر بن حازم عن ایوب عن عکرمة عن ابن عباس ان جاریة بکرا اتت النبی صلى الله علیه وسلم فذکرت له ان اباها زوجها وهی کارهة فخیرها النبی صلى الله علیه وسلم.

۱۸۷۵: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک کنواری لڑکی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا کہ اس کے والد نے زبردستی اس کا نکاح کرادیا ہے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس لڑکی کو اختیار دیا۔

۱۸۷۶ : حدثنا محمد بن الصباح انبانا معمر بن سلیمان الرقی عن زید بن حبان عن ایوب السختیانی عن عکرمة عن ابن عباس عن النبی صلى الله علیه وسلم مثله.

۱۸۷۶: دوسری سند: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بھی اس سند سے یہی (جیسا کہ اُوپر گزرا) مضمون مروی ہے۔

تشریح ☆ یہ مسئلہ دراصل صحت عقد نکاح کے لئے ولی اور اس کی اجازت کے شرط ہونے اور نہ ہونے کا ہے اور شدید ترین اختلافی مسئلہ ہے امام ابوحنیفہ سے ایک روایت یہ ہے کہ عاقلہ بالغہ عورت کے لئے مباشرت عقد نکاح مطلق جائز ہے یعنی وہ اپنا نکاح بذات خود کر سکتی ہے اسی طرح اپنے علاوہ اوروں کا نکاح بھی کر سکتی ہے البتہ مستحب یہی ہے کہ نکاح ولی کے ذریعہ سے ہو امام صاحب کا ظاہر مذہب یہی ہے۔ امام ابو یوسفؒ کا آخری قول بھی یہی ہے اور یہی امام محمدؒ کا مرجوع الیہ قول ہے اس کی تصریح ہدایہ میں موجود ہے۔ ائمہ ثلاثہ کے نزدیک عبارت نساء سے نکاح منعقد ہی نہیں ہوتا خواہ عورت اپنا نکاح کر رہی ہو یا کسی کی وکیل ہو احناف کے متدلات یہ ہیں: (۱) آیت: ﴿واذا طلقتم النساء فبلغن اجلهن فلا تعضلوهن ان ینکحن ازواجهن اذا تراضوا بینهم بالمعروف﴾ جب تم عورتوں کو طلاق دے دو اور اپنی عدت تمام کر چکیں تو اب ان کو اپنے شوہروں کے ساتھ نکاح کرنے سے نہ روکو جب کہ وہ دستور کے مطابق باہم رضامند ہو جائیں وجہ استدلال یہ ہے کہ اس میں نکاح کی نسبت عورتوں کی جانب ہے جو بذریعہ عبارت نساء بلا شرط ولی نکاح کے جائز ہونے پر دلالت کر رہی ہے نیز اس میں اولیا کو منع کیا گیا ہے کہ وہ زوجین کی رضامندی کے بعد عورتوں کو نکاح کرنے سے نہ روکیں

اس کے علاوہ تقریباً پانچ آیات کریمہ جو احناف کے مستدلات ہیں۔ احادیث باب بھی احناف کے مستدلات ہیں کہ ایک نوجوان عورت نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ میرے باپ نے میری شادی اپنے بھائی کے لڑکے کے ساتھ کر دی تاکہ میرے ذریعہ سے اس کی خسیسیت دُور ہو جائے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو اختیار دیا اس نے کہا میرے باپ نے جو کچھ کیا ہے میں اس کو جائز رکھتی ہوں میں تو یہ بتانا چاہتی ہوں کہ نکاح کا معاملہ آباء (باپوں) سے متعلق نہیں ہے۔

۱۳ : بَابُ نِكَاحِ الصِّغَارِ يُزَوِّجُهُنَّ الْآبَاءُ

باب: نابالغ لڑکیوں کے نکاح اُن کے باپ کر سکتے ہیں

۱۸۷۶ : حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيْدٍ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ تَزَوَّجَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا بِنْتُ سِتِّ سِنِيْنَ فَقَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ فَنَزَلْنَا فِيْ بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ فَوُعِكْتُ فَتَمَرَّقَ شَعَرِيْ حَتّٰى وَفَى لَهُ جُمَيْمَةٌ فَأَتَتْنِيْ أُمِّيْ أُمُّ رُوْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا وَإِنِّيْ لَفِيْ أُرْجُوْحَةٍ وَمَعِيْ صَوَاحِبَاتٌ لِيْ فَصَرَخَتْ بِيْ فَأَتَيْتُهَا وَمَا أَدْرِيْ مَا تُرِيْدُ فَأَخَذَتْ بِيَدِيْ فَأَوْقَفَتْنِيْ عَلٰى بَابِ الدَّارِ وَإِنِّيْ لَأَنْهَجُ حَتّٰى سَكَنَ بَعْضُ نَفَسِيْ ثُمَّ أَخَذَتْ شَيْئًا مِنْ مَاءٍ فَمَسَحَتْ بِهِ عَلٰى وَجْهِيْ وَرَأْسِيْ ثُمَّ أَدْخَلَتْنِيْ الدَّارَ فَإِذَا نِسْوَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فِيْ بَيْتٍ فَقُلْنَ عَلَى الْخَيْرِ وَالْبَرَكَةِ وَعَلٰى خَيْرِ طَائِرٍ فَأَسْلَمَتْنِيْ إِلَيْهِنَّ فَأَصْلَحْنَ مِنْ شَأْنِيْ فَلَمْ يَرُعْنِيْ إِلَّا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضُحًى فَأَسْلَمَتْنِيْ إِلَيْهِ وَأَنَا يَوْمَئِذٍ بِنْتُ تِسْعِ سِنِيْنَ.

۱۸۷۶: حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہؐ نے مجھ سے نکاح کیا جس وقت میری عمر چھ برس تھی۔ ہم مدینہ آئے تو بنو الحارث بن خزرج کے محلّہ میں قیام کیا۔ مجھے اتنا شدید بخار ہوا کہ بال جھڑ گئے پھر بالوں کا چھوٹا سا گچھا مونڈھوں تک ہو گیا میری والدہ ام رومان میرے پاس آئیں تو میں اپنی سہیلیوں کے ساتھ جھولے میں تھی۔ انہوں نے مجھے بلند آواز سے پکارا میں ان کے پاس چلی گئی اور مجھے معلوم بھی نہ تھا کہ انکا کیا ارادہ ہے انہوں نے میرا ہاتھ پکڑا اور گھر کے دروازہ پر کھڑا کر دیا اس وقت میرا سانس پھول رہا تھا یہاں تک کہ میرا سانس ٹھہر گیا پھر انہوں نے کچھ پانی لیا میرا چہرہ دھویا سر پونچھا اور گھر لے آئیں تو کمرہ میں کچھ انصاری عورتیں تھیں کہنے لگیں خیر و برکت والی اور اچھی قسمت والی ہو۔ میری والدہ نے مجھے انکے سپرد کر دیا۔ انہوں نے میرا سنگھار کیا پھر مجھے دن چڑھے رسول اللہ کی اچانک آمد سے گھبراہٹ سی ہوئی اس وقت میری عمر نو برس تھی۔

۱۸۷۷ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ ثَنَا أَبُوْ أَحْمَدَ ثَنَا إِسْرَائِيْلُ عَنْ أَبِيْ إِسْحٰقَ عَنْ أَبِيْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ تَزَوَّجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَائِشَةَ وَهِيَ بِنْتُ سَبْعٍ

۱۸۷۷: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا جبکہ ان کی عمر سات سال تھی اور نو سال کی عمر

وبنی بها وهی بنت تسع وتوفی عنها وهی بنت ثمانی عشرة سنة.

میں رخصتی ہوئی اور جب آپ کا وصال ہوا اس وقت ان کی عمر اٹھارہ برس تھی۔

تشریح: ان احادیث سے ثابت ہوا کہ چھوٹی لڑکی کا نکاح باپ کر سکتا ہے۔ نیز اس سے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت ثابت ہوتی ہے ویسے آپ کے فضائل بے شمار ہیں اس کم عمری میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے نکاح کیا لیکن اس کے باوجود یہ حال تھا کہ عقل و دانش علم و فضل میں بڑی عمر کی عورتوں سے سبقت لے گئی تھیں۔

۱۴ : باب نِكَاحِ الصِّغَارِ يُزَوِّجُهُنَّ غَيْرُ الْآبَاءِ

باب: نابالغ لڑکی کا نکاح والد کے علاوہ کوئی اور کردے تو

۱۸۷۸ : حدثنا عبد الرّحمن بن ابراهيم الدمشقيّ ثنا عبد اللّه بن نافع الصّائغ حدّثني عبد الله بن عن ابيه عن ابن عمر رضي الله تعالى عنهما انّه حين هلك عثمان ابن مظعون رضي الله تعالى عنه ترك ابنة له قال ابن عمر فزوّجنيها خالي قدامة وهو عمّها ولم يشاورها وذالك بعد ما هلك ابوها فكرهت نكاحه واحبّت الجارية ان يزوّجها المغيرة بن شعبة رضي الله تعالى عنه فزوّجها اياه.

۱۸۷۸: حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ جب عثمان بن مظعونؓ کا انتقال ہوا۔ انہوں نے ایک بیٹی چھوڑی۔ ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ میرے ماموں قدامہ نے جو اس لڑکی کے چچا تھے اس لڑکی سے مشورہ لئے بغیر ہی میرا نکاح اس سے کرا دیا اس وقت اسکے والد انتقال کر چکے تھے تو اس نے اس نکاح کو پسند نہ کیا۔ اسکی مرضی تھی کہ مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے اسکی شادی ہو بالآخر قدامہ نے ان سے ہی نکاح کرا دیا۔

تشریح: احناف کے مسلک کی دلیل ہے جو یہ فرماتے ہیں کہ باپ اور دادا کے علاوہ کوئی ولی نکاح کرا دے تو بالغ ہونے کے بعد لڑکے یا لڑکی کو خیار ہوتا ہے فسخ کا یا حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کی بیٹی جوان ہوگئی تو اس اجازت کے بغیر نکاح کسی طرح جائز نہیں۔

۱۵ : بابُ لانِكَاحَ الّا بولِيّ

باب: ولی کے بغیر نکاح باطل ہے

۱۸۷۹ : حدثنا ابوبكر بن ابي شيبة ثنا معاذ ثنا ابن جريج عن سليمان بن موسى عن الزّهري عن عروة عن عائشة قالت قال رسول اللّه صلّى الله عليه وسلّم ايّما امرأة لم ينكحها الوليّ فنكاحها باطلٌ فنكاحها باطلٌ فنكاحها باطلٌ فان اصابها فلها مهرها بما اصاب منها فان اشتجروا فالسّلطان وليّ من لا وليّ له

۱۸۷۹: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس عورت کا نکاح ولی نے نہ کرایا ہو تو اس کا نکاح باطل ہے اس کا نکاح باطل ہے اگر مرد نے اس سے صحبت کی تو اسے اس وجہ سے مہر ملے گا اور لوگوں میں جھگڑا ہو تو بادشاہ ولی ہے اس کا جس کا اور کوئی ولی نہ ہو۔

۱۸۸۰ : حدثنا ابو کریب ثنا عبد الله بن المبارک عن حجاج عن الزهری عن عروة عن عائشة عن النبی ﷺ عن عکرمة عن ابن عباس قالا قال رسول الله ﷺ لانکاح الا بولی وفی حدیث عائشة والسلطان ولی من لا ولی له.

۱۸۸۰: حضرت عائشہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ولی کے بغیر کوئی نکاح نہیں اور جس کا ولی نہ ہو تو اس کا ولی بادشاہ ہوتا ہے۔

۱۸۸۱ : حدثنا محمد بن عبد الملک بن ابی الشوارب ثنا ابو عوانة ثنا ابو اسحق الهمدانی عن ابی بردة عن ابی موسی قال قال رسول الله ﷺ لانکاح الا بولی.

۱۸۸۱: حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ولی کے بغیر کوئی نکاح نہیں۔

۱۸۸۲ : حدثنا جمیل بن الحسن العتکی ثنا محمد بن مروان العقیلی ثنا هشام بن حسان عن محمد بن سیرین عن ابی هریرة قال قال رسول الله ﷺ لا تزوج المرأة المرأة ولا تزوج المرأة نفسها فان الزانیة هی التی تزوج نفسها.

۱۸۸۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عورت دوسری عورت کا نکاح نہ کرے اور نہ اپنا نکاح کرے اس لئے کہ بدکار عورت ہی اپنا نکاح خود کرتی ہے۔

تشریح : اس باب کی احادیث ائمہ ثلاثہ کے مستدلات ہیں۔ لیکن احناف اس کا ایک جواب یہ دیتے ہیں کہ ابن جریج کا بیان ہے کہ میں نے ابن شہاب زہری سے ملاقات کی اور اس حدیث کے متعلق دریافت کیا تو امام زہری نے اس کے متعلق کوئی شناسائی ظاہر نہیں کی۔ ابن جریج کے اس قصہ کو ابن عدی نے ''الکامل'' میں امام احمد نے ''المسند'' میں۔ حافظ بیہقی نے ''المعرفۃ'' میں ذکر کیا اور امام ترمذی نے بھی اپنی کتاب میں نقل کیا ہے بلکہ امام طحاوی نے تو شرح معانی الآثار میں اس کو سند کے ساتھ ذکر کیا ہے علاوہ راوی حدیث سلیمان بن موسیٰ خود متکلم فیہ ہیں بہت سارے محدثین نے ان کے بارے میں کلام کیا ہے۔ (۲) حجاج بن ارطاۃ بھی متکلم فیہ ہیں نیز امام زہری کے ساتھ سماع نہیں رکھتے تعجب کی بات یہ ہے کہ اگر کہیں احناف کے مستدل میں حجاج بن ارطاۃ اور ابن لہیعہ آ جائیں تو شوافع حضرات چراغ پا ہو جاتے ہیں اور یہاں ان کی روایت کا سہارا لیتے ہیں۔ (۳) بعض ماہرین حدیث سے منقول ہے کہ تین حدیثیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے صحیح طور پر ثابت نہیں جن میں سے ایک حدیث: ((لا نکاح الا بولی)) ہے اس وجہ سے شیخین نے صحیحین میں اس کی تخریج نہیں نیز اس حدیث کے وصل وارسال میں شدید ترین اختلاف ہے۔

۱۶ : باب النهی عن الشغار

باب: شغار کی ممانعت

۱۸۸۳ : حدثنا سوید بن سعید ثنا مالک بن انس عن نافع عن ابن عمر قال نهی رسول الله ﷺ عن الشغار ان یقول الرجل للرجل زوجنی ابنتک او اختک علی ان

۱۸۸۳: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے منع فرمایا: ایک مرد دوسرے سے کہے کہ اپنی دختر یا ہمشیرہ کا نکاح مجھ سے کردو اس شرط پر کہ میں اپنی دختر یا ہمشیرہ کا نکاح تم سے

أُزَوِّجُکَ ابْنَتِیْ اَوْ اُخْتِیْ وَلَیْسَ بَیْنَهُمَا صَدَاقٌ.

کردوں گا اور دونوں کا (اس نکاح کے علاوہ) کچھ مہر نہ ہوگا۔

۱۸۸۴ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ ثَنَا یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ وَ اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الشِّغَارِ.

۱۸۸۴ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شغار سے منع فرمایا۔

۱۸۸۵ : حَدَّثَنَا الْحُسَیْنُ بْنُ مَهْدِیٍّ اَنْبَانَا عَبْدُالرَّزَّاقِ اَنَا مَعْمَرٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا شِغَارَ فِی الْاِسْلَامِ.

۱۸۸۵ : حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسلام میں شغار نہیں ہے۔

تشریح ☆ نکاح شغار یہ ہے کہ مہر مقرر نہ کیا جائے بلکہ دوسرے کی بہن یا بیٹی حاصل کرے احناف کے نزدیک نکاح تو درست ہو جاتا ہے لیکن مہر مثل واجب ہوگا حضرت امام شافعیؒ کے نزدیک نکاح ہی باطل ہوگا۔

۱۷ : بَابُ صَدَاقِ النِّسَآءِ

باب: عورتوں کا مہر

۱۸۸۶ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ اَنْبَانَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ الدَّرَاوَرْدِیُّ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ کَمْ کَانَ صَدَاقُ نِسَاءِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ کَانَ صَدَاقُهُ فِیْ اَزْوَاجِهِ اثْنَتَیْ عَشَرَةَ اُوْقِیَةً وَ نَشًّا هَلْ تَدْرِیْ مَا النَّشُّ هُوَ نِصْفُ اُوْقِیَةٍ وَذٰلِکَ خَمْسُ مِائَةِ دِرْهَمٍ.

۱۸۸۶ : حضرت ابو سلمہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کا مہر کتنا تھا؟ فرمانے لگیں آپ کی ازواج کا مہر بارہ اوقیہ اور ایک نش تھا۔ تمہیں معلوم ہے نش کتنا ہوتا ہے نصف اوقیہ ہوتا ہے اور یہ پانچ سو درہم ہوا۔

۱۸۸۷ : حَدَّثَنَا اَبُوْبَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ ثَنَا یَزِیْدُ ابْنُ هَارُوْنَ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ح وَحَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِیٍّ الْجَهْضَمِیُّ ثَنَا یَزِیْدُ بْنُ زُرَیْعٍ ثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِیْرِیْنَ عَنْ اَبِی الْعَجْفَاءِ السُّلَمِیِّ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لَا تُغَالُوْا صَدَاقَ النِّسَآءِ فَاِنَّهَا لَوْ کَانَتْ مَکْرُمَةً فِی الدُّنْیَا اَوْ تَقْوٰی عِنْدَاللّٰهِ کَانَ اَوْلَاکُمْ وَاَحَقَّکُمْ بِهَا مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا اَصْدَقَ امْرَاَةً وَلَا اُصْدِقَتْ امْرَاَةٌ مِنْ بَنَاتِهِ اَکْثَرَ مِنِ اثْنَتَیْ عَشَرَةَ اُوْقِیَةً وَاِنَّ الرَّجُلَ لَیُثْقِلُ صَدَقَةَ امْرَاَتِهِ حَتّٰی یَکُوْنَ لَهَا عَدَاوَةٌ فِیْ نَفْسِهِ وَیَقُوْلُ قَدْ کَلِفْتُ اِلَیْکَ عَلَقَ الْقِرْبَةِ

۱۸۸۷ : حضرت عمر بن خطابؓ فرماتے ہیں کہ عورتوں کے مہر گراں نہ رکھو اسلئے کہ اگر یہ دنیوی یا خدا کے ہاں تقویٰ کی بات ہوتی تو تم سب میں اسکے زیادہ حقدار محمدؐ تھے۔ آپ نے اپنی ازواج میں سے اور اپنی صاحبزادیوں میں سے کسی کا مہر بھی بارہ اوقیہ سے زیادہ مقرر نہ فرمایا اور مرد اپنی بیوی کا مہر زیادہ رکھتا ہے پھر اسکے دل میں دشمنی پیدا ہو جاتی ہے (کہ بیوی مطالبہ کرتی ہے اور یہ ادا نہیں کرسکتا) اور کہتا ہے میں نے تیرے لئے مشقت برداشت کی یہاں تک کہ مشکیزہ کی رسّی بھی اٹھائی

اوْ عرق القِرْبة.

وكُنْتُ رجُلا عربيًا مُولدًا ما ادْرِىْ ما علق القِرْبة اوْعرق القِرْبة.

پڑی یا مشک کے پانی کی طرح مجھے پسینہ آیا۔ ابوالعجفاء کہتے ہیں کہ میں اصل عرب نہ تھا بلکہ آبائی طور پر دوسرے علاقہ کا تھا اس لئے علق القربہ یا عرق القربہ کا مطلب نہیں سمجھا۔

۱۸۸۸: حدثنا ابوْ عُمر الضّرِيْرُ وهنّادُ بْنُ السّرِيّ قالا ثنا وكِيْعٌ عنْ سُفيان عنْ عاصِمِ بْنِ عُبيْدِاللهِ عنْ عبْدِاللهِ بْنِ عامِرِبْنِ ربِيْعة عنْ ابِيْه انّ رجُلا مِنْ بنِيْ فزارة تزوّج على نعْليْنِ فاجاز النّبِيُّ صلّى اللهُ عليْهِ وسلّم نِكاحهُ.

۱۸۸۸: حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بنوفزارہ کے ایک مرد نے (بطور مہر) جوتوں کے جوڑے کے بدلہ میں نکاح کیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے نکاح کو نافذ قرار دیا۔

۱۸۸۹: حدّثنا حفْصُ بْنُ عمْرٍو ثنا عبْدُالرّحْمنِ ابْنُ مهْدِيّ عنْ سُفْيان عنْ ابِيْ حازِمٍ عنْ سهْلِ بْنِ سعْدٍ رضِي اللهُ تعالى عنْه قال جاءتِ امْراةٌ اِلى النّبِيّ صلّى اللهُ عليْهِ وسلّم قال منْ يتزوّجُها؟ فقال رجُلٌ انا فقال لهُ النّبِيُّ صلّى اللهُ عليْهِ وسلّم اعْطِها ولوْخاتمًا مِنْ حدِيْدٍ فقال ليْس معِي قال قدْزوّجْتُكها على مامعك مِن الْقُرْان.

۱۸۸۹: حضرت سہل بن سعدؓ فرماتے ہیں کہ ایک خاتون نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں نبی ﷺ نے فرمایا: ان سے کون نکاح کرے گا ایک مرد نے عرض کیا: میں۔ نبیؐ نے فرمایا اسے کچھ دو اگر چہ لوہے کی انگوٹھی ہو۔ اس نے عرض کیا میرے پاس تو یہ بھی نہیں۔ فرمایا: تمہارے پاس جو قرآن ہے اس کے عوض میں نے اس کا نکاح تمہارے ساتھ کر دیا۔

۱۸۹۰: حدّثنا ابوْ هِشامٍ الرِّفاعِيُّ مُحمّدُ بْنُ يزِيْد ثنا يحْيى بْنُ يمانٍ ثنا الاغرُّ الرّقاشِيُّ عنْ عطِيّة الْعوْفِيّ عنْ ابِيْ سعِيْدٍ الْخُدْرِيّ انّ النّبِيّ صلّى اللهُ عليْهِ وسلّم تزوّج عائِشة على متاعِ بيْتٍ قِيْمتُهُ خمْسُوْن دِرْهمًا.

۱۸۹۰: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ایک گھر کے سامان کے عوض نکاح کیا جس کی قیمت پچاس درہم تھی۔

تشریح ☆ ایک اوقیہ چالیس درہم کا ہوتا ہے اس حساب سے ساڑھے بارہ اوقیہ کے پورے پانچ سو درہم ہوتے تھے یہ حساب اور تشریح خود حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے بھی مروی ہے یہاں یہ بات بھی قابل لحاظ ہے کہ اس زمانہ میں پانچ سو درہم کی رقم اچھی خاصی ہوتی تھی اس سے کم وبیش چالیس پچاس بکریاں خریدی جاسکتی تھیں۔ مہر زیادہ سے زیادہ اور کم سے کم کتنا ہونا چاہئے حضرت امام شافعیؒ اور امام احمدؒ کے نزدیک کم از کم مہر کی کوئی حد نہیں بلکہ ہر وہ چیز جس پر زوجین رضامند ہو جائیں اور یہ کہ وہ چیز جو عقد بیع میں ثمن بن سکتی ہو وہ عقد نکاح میں مہر بن سکتی ہے۔ کیونکہ مہر عورت کا حق ہے پس جس مقدار پر وہ راضی ہو جائے وہی مہر ہے۔ ان حضرات کی دلیلیں احادیث باب ہیں جن میں جوتیوں کا ذکر ہے اور تعلیم قرآن کو مہر بنانے کا بیان ہے۔ ان کے علاوہ بھی احادیث ان حضرات کے مستدلات ہیں۔ حنفیہؒ کے نزدیک کم از کم مہر دس درہم ہے احناف کے نقلی دلائل یہ ہیں: (۱) آیت: ﴿واحل لكم ما وراء ذالكم ان تبتغوا باموالكم﴾ اس میں حق تعالیٰ نے عورت کے حلال ہونے کے لئے یہ شرط لگائی کہ اس کا مہر مال ہونا چاہئے اور ظاہر ہے کہ دانہ اور دوانق اور دو چار

درہموں کو مال نہیں کہا جاتا لہٰذا اتنی مقدار کا مہر ہونا صحیح نہ ہوگا۔ احادیث میں آیا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج مطہرات کو مہر بارہ اوقیہ چاندی عطا کیا تھا اور بھی احادیث دوسری کتب میں موجود ہیں مثلاً دارقطنی نے روایت کیا ہے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ عورتوں کا نکاح نہ کرو مگر ہمسروں میں اور ان کا نکاح نہ کریں مگر اولیاء اور دس درہم سے کم مہر نہیں ہے۔ نیز حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ دس درہم سے کم میں یا تو ہاتھ کاٹا نہیں اور دس درہم سے کم مہر نہیں۔ یہ روایت گو حضرت علی رضی اللہ عنہ پر موقوف ہے لیکن چونکہ اس قسم کی چیزوں میں رائے اور قیاس کو دخل نہیں اس لئے یہ حدیث مرفوع کے حکم میں ہوگی۔ حنفیہ کی ایک عقلی دلیل بھی ہے جو صاحب ہدایہ نے نقل فرمائی ہے کہ مہر شریعت کا حق ہے جو عظمت بضع کے اظہار کے لئے مقرر کیا گیا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿قد علمنا ما فرضنا عليهم في ازواجهم﴾ تحقیق ہم جانتے ہیں جو کچھ ہم نے مردوں پر ان کی بیویوں کے حق میں فرض کیا ہے یہ نص قرآن اس کا مقتضی ہے کہ مقرر کرنا اور واجب قرار دینا یہ صاحب شرع کا حق ہے اور بندہ کا معین کرنا اس کی تعمیل ہے اور جب مہر کا وجوب اظہار عظمت و شرافت کے پیش نظر ہے تو کم از کم اتنی مقدار معین کی جائے گی جس سے شرافت محل ظاہر ہو سکے۔ اب ہم نے دیکھا کہ چوری کا نصاب دس درہم ہے گویا دس درہم کی چوری پر شریعت میں ہاتھ کاٹ دیا جاتا ہے پس ہم نے اس پر قیاس کر کے ملک بضع کی قیمت دس درہم مقرر کر دی۔ یا جن احادیث میں دس درہم سے کم مہر مقرر کرنا آیا ہے ان میں سے کچھ ضعیف ہیں مثلاً جس واقعہ میں قرآن کی تعلیم کو مہر بنانے کا ذکر ہے اس کے بارے میں حدیث میں تعلیم قرآن کو مہر معجل قرار دیا ہے کہ نکاح کے موقع پر کچھ نہ کچھ دیا جاتا ہے اور جس حدیث میں نعلین (جوتیوں پر) نکاح کرنے کا ذکر ہے اس کے بارے میں اگرچہ امام ترمذی فرماتے ہیں کہ حسن صحیح ہے مگر اس کا راوی عاصم بن عبیداللہ ہے جس کے متعلق ابن الجوزیؒ نے التحقیق میں شیخ ابن معین کا قول نقل کیا ہے کہ یہ ضعیف اور نا قابل احتجاج ہے۔ ابن حبان کہتے ہیں کہ یہ فاحش الخطاء ہونے کی بناء پر متروک ہے۔ اس تفصیل سے یہ بات ثابت ہوگئی ہے کہ شوافع وغیرہ کے مستدلات میں جو احادیث نقل کی گئی ہیں وہ سب متکلم فیہ اور ضعیف ہیں اور اگر ان روایات کو کسی درجہ میں لائق استثناء مان لیا جائے تو یہ مہر معجل پر محمول ہوں گی کیونکہ اہل عرب کی یہ عادت تھی کہ قبل از خلوت کچھ نہ کچھ مہر ادا کرتے تھے یہاں تک کہ حضرت ابن عباسؓ ابن عمرؓ زہریؒ اور قتادہؒ سے منقول ہے کہ عورت کو کچھ دیئے بغیر دخول نہیں کرنا چاہئے کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا تھا قبل از مہر معجل کے۔

۱۸: بَابُ الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ وَلَا يَفْرِضُ لَهَا فَيَمُوتُ عَلٰى ذَالِكَ

باب: مرد نکاح کرے مہر مقرر نہ کرے اسی حال میں اسے موت آ جائے

۱۸۹۱: حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ فِرَاسٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ

۱۸۹۱: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ ایک مرد نے کسی عورت سے نکاح کیا اور رخصتی

عبداللہ انہ سئل عن رجل تزوج امرأۃ فمات عنھا ولم یدخل بھا ولم یفرض لھا قال فقال عبداللہ لھا الصداق ولھا المیراث وعلیھا العدۃ فقال معقل بن سنان الاشجعی شھدت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قضی فی بروع بنت واشق بمثل ذالک۔

حدثنا ابوبکر بن ابی شیبۃ ثنا عبدالرحمن بن مھدی عن سفیان عن منصور عن ابراھیم عن علقمۃ عن عبد اللہ مثلہ۔

سے پہلے ہی فوت ہو گیا اور اس نے مہر بھی مقرر نہ کیا ہو (تو کیا حکم ہے) فرمایا عورت کو مہر بھی ملے گا اور ترکہ میں حصہ بھی ملے گا اور اس پر عدت بھی واجب ہو گی۔ تو حضرت معقل بن سنان اشجعی رضی اللہ عنہ فرمانے لگے میں گواہی دیتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بروع بنت واشق کے بارے میں ایسا ہی فیصلہ فرمایا تھا۔

دوسری سند میں بھی عبداللہ بن مسعود سے یہی مضمون مروی ہے۔

تشریح ☆ اگر بوقت عقد مہر ذکر نہ کیا ہو یا اس کی نفی کر دی ہو تو عورت کو مہر مثل ملے گا اگر شوہر اس کے ساتھ وطی کرے یا اس کو چھوڑ کر مر گیا ہو حضرت ابن مسعود' ابن سیرین' ابن ابی لیلیٰ' اسحاق امام احمد اور ائمہ احناف اسی کے قائل ہیں۔ وجہ یہ ہے کہ مہر خالصتاً عورت کا حق نہیں بلکہ ابتداً اس کا وجوب شریعت کا حق ہے جیسا کہ قرآن کریم میں ہے۔ اور بقاءً عورت کا حق ہے یعنی شرعاً واجب ہونے کے بعد اس کے لینے کی مقدار ہے۔ محیط میں ہے کہ مہر میں تین حق ہیں (۱) حق شرع اور وہ یہ ہے کہ دس درہم سے کم نہ ہو۔ (۲) حق اولیاء اور وہ یہ کہ مہر مثل سے کم نہ ہو۔ (۳) حق مراۃ اور وہ یہ ہے کہ مہر اس کی ملک ہے۔ اور مہر مثل سے مراد اس کے والد کے خاندان کی عورت کا جو مہر ہو اور عورتیں بھی ایسی جو عمر عقل وفہم حسن و جمال میں اس عورت کے مساوی ہوں۔

۱۹ : باب خطبۃ النکاح

باب: خطبہ نکاح

۱۸۹۲ : حدثنا ھشام بن عمار ثنا عیسی بن یونس حدثنی ابی عن جدی ابی اسحق عن ابی الاحوص عن عبداللہ بن مسعود قال اوتی رسول اللہ ﷺ جوامع الخیر وخواتمہ اوقال فواتح الخیر فعلمنا خطبۃ الصلوۃ وخطبۃ الحاجۃ خطبۃ الصلاۃ التحیات للہ والصلوات والطیبت السلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین اشھدان لا الہ الا اللہ واشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ وخطبۃ الحاجۃ ان الحمد للہ نحمدہ ونستعینہ ونستغفرہ ونعوذ باللہ من شرور انفسنا ومن سیئات اعمالنا من یھدہ اللہ فلا مضل

۱۸۹۲ : حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو بھلائی کی جامع اور ابتدائی وانتہائی باتیں عطا ہوئی تھیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز کا خطبہ سکھایا اور حاجت (نکاح) کا۔ نماز کا خطبہ یہ ہے: ((التحیات للہ والصلوات والطیبت السلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین اشھدان لا الہ الا اللہ واشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ)) اور نکاح کا خطبہ یہ ہے: ((الحمد للہ نحمدہ ونستعینہ ونستغفرہ ونعوذ باللہ من شرور انفسنا ومن سیئات اعمالنا من

لهٗ ومَنْ يُضْلِلْ فَلا هادِىَ لهٗ واشهدُ انْ لا اله الّا اللّهُ وحْدَهٗ لا شريك لهٗ واشهدُ انّ محمّدًا عبْدُهٗ ورسُوْلُهٗ ثُمّ تصلُ خطبتك بثلاثِ اياتٍ من كتاب اللّه ﴿يٰاَيُّها الّذِيْنَ امَنُوا اتّقُوا اللّهَ حقّ تُقاتِه﴾ [آل عمران: ١٠٢] الى اخر الاية ﴿و اتّقُوا اللّهَ الّذِىْ تَسَائَلُوْنَ به والْاَرْحام﴾ [النساء: ١] الى آخر الاٰية: ﴿اتّقُوا اللّهَ وقُوْلُوْا قولًا سديدًا يُصْلِحْ لَكُمْ اَعْمالَكُمْ وَيَغْفِرْلَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ﴾ [الاحزاب: ٧٠، ٧١] الى اخر الاٰية.

يَهْدِهِ اللّهُ فلا مُضِلّ لهٗ ومن يُضْلِلْ فلا هادِىَ لهٗ واشهدُ انْ لا اله الّا اللّهُ وحْدَهٗ لاشريك لهٗ واشهدُ انّ محمّدًا عبْدُهٗ ورسُوْلُهٗ)) پھر خطبہ کے ساتھ قرآنِ پاک کی تین آیات ملاؤ: ﴿يٰاَيُّها الّذِيْنَ امَنُوا اتّقُوا اللّهَ حقّ تُقاتِه الى اخر الاٰية اتّقُوا اللّهَ وقُوْلُوْا قولًا سديدًا يُصْلِحْ لَكُمْ اعمالَكُمْ ويغفرلكُمْ ذُنُوْبَكُمْ....﴾ الى اخر الاٰية.

(الاحزاب: ٧٠، ٧١)

١٨٩٣ : حدّثنا بكْرُ بْنُ خلفٍ ابُوْ بِشْرٍ ثنا يزيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ ثنا داوُدُ بْنُ ابِىْ هِنْدٍ حدّثنِىْ عمْرُو بْنُ سعِيْدٍ عنْ سعِيْدِ بْنِ جُبيْرٍ عنِ ابْنِ عبّاسٍ انّ النّبِىّ صلّى اللّه عليْه وسلّم قال الْحمْدُ لِلّهِ نحْمدُهٗ ونسْتعِيْنُهٗ ونعُوْذُ باللّه منْ شُرُوْرِ انْفُسِنا ومِنْ سيّئاتِ اعْمالِنا منْ يّهْدِهِ اللّهُ فلا مُضِلّ لهٗ ومنْ يُضْلِلْ فلا هادِىَ لهٗ واشْهدُ انْ لا الٰه الّا اللّهُ وحْدهٗ لاشرِيْك لهٗ وانّ مُحمّدًا عبْدُهٗ ورسُوْلُهٗ امّا بعْدُ.

١٨٩٣ : حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ((الْحمْدُ لِلّهِ نحْمدُهٗ ونسْتعِيْنُهٗ ونعُوْذُ باللّهِ منْ شُرُوْرِ انْفُسِنا ومنْ سيّئاتِ اعْمالِنا منْ يّهْدِهِ اللّهُ فلا مُضِلّ لهٗ ومنْ يُضْلِلْ فلا هادِىَ لهٗ واشْهدُ انْ لا الٰه الّا اللّهُ وحْدهٗ لاشرِيْك لهٗ وانّ مُحمّدًا عبْدُهٗ ورسُوْلُهٗ امّا بعْدُ.))

١٨٩٤ : حدّثنا ابُوْ بكْرِ بْنُ ابِىْ شيْبة ومُحمّدُ ابْنُ يحْيٰى ومُحمّدُ بْنُ خلفٍ الْعسْقلانِىّ قالُوْا ثنا عُبيْدُ اللّهِ بْنُ مُوْسٰى عنِ الْاوْزاعِىّ عنْ قُرّة عنِ الزُّهْرِىّ عنْ ابِىْ سلمة عنْ ابِىْ هُريْرة قال قال رسُوْلُ اللّهِ كُلُّ امْرِئٍ ذِىْ بالٍ لا يُبْدءُ فِيْهِ بالْحمْدِ اقْطعُ.

١٨٩٤ : حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر مہتم بالشان کام جس میں حمد سے ابتدا نہ کی جائے ناتمام ہوتا ہے۔

٢٠ : بَابُ اِعْلانِ النِّكاحِ

باب: نکاح کی تشہیر

١٨٩٥ حدّثنا نصْرُ بْنُ علِىّ الْجهْضمِىّ والْخلِيْلُ بْنُ عمْرٍو قالا ثنا عِيْسٰى بْنُ يُوْنُس عنْ خالِدِ بْنِ اِلْياس عنْ ربِيْعة بْنِ ابِىْ عبْدِ الرّحْمٰنِ عنِ الْقاسِمِ عنْ عائِشة عنِ النّبِىّ ﷺ قال اعْلِنُوْا هٰذا النِّكاح واضْرِبُوْا عليْهِ بالْغِرْبالِ.

١٨٩٥: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس نکاح کی تشہیر کیا کرو اور اس میں دف بجاؤ۔

١٨٩٦ : حدّثنا عمْرُو بْنُ رافِعٍ ثنا هُشيْمٌ عنْ ابِىْ بلْجٍ عنْ مُحمّدِ بْنِ حاطِبٍ قال قال رسُوْلُ اللّهِ ﷺ فصْلُ بيْن

١٨٩٦: حضرت محمد بن حاطب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حلال اور حرام

الْحَلالِ وَالْحَرامِ الدُّفُّ وَالصَّوْتُ فِی النِّکَاحِ.

میں فرق دف اور نکاح میں آواز سے ہوتا ہے[1]۔

تشریح ☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس ہدایت کا مقصد بظاہر یہی ہے کہ نکاح چوری چھپے نہ ہو اس میں بڑے مفاسد کا خطرہ ہے لہٰذا نکاح کا اعلان کیا جائے اور اس کے لئے آسان اور بہتر ہے کہ مسجد میں کیا جائے۔ مسجد کی برکت بھی حاصل ہوگی اور لوگوں کو جمع کرنے جوڑنے کی زحمت بھی نہ ہوگی گواہوں شاہدوں کی شرط بھی خود بخود پوری ہو جائے گی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں نکاح وشادی کی تقریب کے موقع پر دف بجانے کا رواج تھا اور بلاشبہ اس تقریب کا تقاضا ہے کہ بالکل خشک نہ ہو کچھ تفریح کا سامان ہو اس لئے آپؐ نے دف بجانے کی اجازت بلکہ ایک گونہ ترغیب دی۔

۲۱ : بَابُ الْغِنَاءِ وَالدُّفِّ

باب: شادی کے گیت گانا اور دف بجانا

۱۸۹۷ : حَدَّثَنَا اَبُوْبَکْرِبْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ ثَنَا یَزِیْدُ بْنُ هَارُوْنَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ اَبِی الْحُسَیْنِ (اِسْمُهٗ خَالِدُ الْمَدَنِیُّ) قَالَ کُنَّا بِالْمَدِیْنَةِ یَوْمَ عَاشُوْرَاءَ وَالْجَوَارِیْ یَضْرِبْنَ بِالدُّفِّ وَیَتَغَنَّیْنَ فَدَخَلْنَا عَلَی الرُّبَیِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذٍ فَذَکَرْنَا ذَالِکَ لَهَا فَقَالَتْ دَخَلَ عَلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَبِیْحَةَ عُرْسِیْ وَعِنْدِیْ جَارِیَتَانِ یَتَغَنَّیَانِ وَتَنْدُبَانِ اٰبَائِیَ الَّذِیْنَ قُتِلُوْا یَوْمَ بَدْرٍ وَتَقُوْلَانِ فِیْمَا تَقُوْلَانِ وَفِیْنَا نَبِیٌّ یَعْلَمُ مَافِیْ غَدٍ فَقَالَ اَمَّا هٰذَا فَلاَ تَقُوْلُوْهُ مَا یَعْلَمُ مَافِیْ غَدٍ اِلَّا اللّٰهُ.

۱۸۹۷ : حضرت ابوالحسین خالد مدنی فرماتے ہیں کہ ہم عاشورا کے دن مدینہ میں تھے (کم سن) بچیاں دف بجا رہی تھیں اور گیت گا رہی تھیں ہم ربیع بنت معوذ کے پاس گئے اور یہ بات ان سے ذکر کی۔ فرمانے لگیں کہ میری شادی کی صبح رسول اللہ میرے پاس تشریف لائے اور اس وقت دو (کم سن) بچیاں میرے پاس گیت گا رہی تھیں اور میرے آباء کا تذکرہ کر رہی تھیں جو بدر میں شہید ہوئے اور گانے گانے میں وہ یہ بھی گانے لگیں ''اور ہم میں ایسے نبی ہیں جو کل (آئندہ) کی بات جانتے ہیں''۔ آپ نے فرمایا: یہ بات مت کہو اسلئے کہ کل کی بات اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔

۱۸۹۸ : حَدَّثَنَا اَبُوْبَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ ثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ عَلَیَّ اَبُوْبَکْرٍ وَعِنْدِیْ جَارِیَتَانِ مِنْ جَوَارِی الْاَنْصَارِ تُغَنِّیَانِ بِمَا تَقَاوَلَتْ بِهِ الْاَنْصَارُ فِیْ یَوْمِ بُعَاثٍ قَالَتْ وَلَیْسَتَا بِمُغَنِّیَتَیْنِ فَقَالَ اَبُوْبَکْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَبِمَزْمُوْرِ الشَّیْطَانِ فِیْ بَیْتِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَذَالِکَ فِیْ یَوْمِ عِیْدِالْفِطْرِ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ

۱۸۹۸ : حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ ابوبکرؓ میرے پاس تشریف لائے اس وقت میرے پاس دو (کمسن) انصاری بچیاں وہ اشعار گا رہی تھیں جو انصار نے بعاث کے دن کے متعلق کہے تھے (بعاث نامی جگہ میں انصار کے دو قبیلوں اوس وخزرج کی جنگ ہوئی پھر ۱۲۰ برس تک جاری رہی اسلام کی برکت سے یہ لڑائی موقوف ہوئی) یہ بچیاں باقاعدہ گانے والی نہ تھیں تو ابوبکرؓ نے کہا شیطان کا باجا لے کر

---

[1] یعنی لوگوں میں اس نکاح کا چرچا اور شہرت ہو جائے اور بعض نے لکھا ہے کہ اس سے مراد چھوٹی بچیوں کا ساز باجے وغیرہ کے بغیر شادی کے گیت گانا ہے۔ (عبدالرشید)

عليه وسلم يا ابا بكر رضى الله تعالى عنه ان لكل قوم عيدا و هذا عيدنا.

نبیؐ کے گھر میں آئی ہو۔ یہ عید الفطر کا دن تھا۔ نبیؐ نے فرمایا اے ابوبکر ہر قوم کی کوئی عید ہوتی ہے اور یہ ہماری عید ہے۔

۱۸۹۹ : حدثنا هشام بن عمار ثنا عيسى ابن يونس ثنا عوف عن ثمامة بن عبدالله عن انس بن مالك ان النبى صلى الله عليه وسلم مر ببعض المدينة فاذا هو بجوار يضربن بدفهن ويتغنين ويقلن نحن جوار من بنى النجار ياحبذا محمد من جار فقال النبى صلى الله عليه وسلم يعلم لانى لاحبكن.

۱۸۹۹ : حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ نبیؐ مدینہ میں کسی جگہ سے گزر رہے تھے دیکھا کہ کچھ بچیاں دَف بجا رہی ہیں اور یہ گا رہی ہیں: ''ہم بنونجار کی بچیاں ہیں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کیا خوب پڑوسی ہیں۔'' نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ جانتا ہے کہ میں تم سے محبت رکھتا ہوں۔

۱۹۰۰ : حدثنا اسحق بن منصور انبانا جعفر بن عون انبانا الاجلح عن ابى الزبير عن ابن عباس رضى الله تعالى عنهما قال انكحت عائشة ذات رضى الله تعالى عنها قرابة لها من الانصار فجاء رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال اهديتم الفتاة قالوا نعم قال ارسلتم معها يغنى؟ قالت لا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الانصار قوم فيهم غزل فلو بعثتم معها من يقول اتيناكم اتيناكم فحيانا وحياكم.

۱۹۰۰: حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ عائشہؓ نے اپنی ایک قرابتدار انصاریہ کی شادی کروائی۔ رسول اللہؐ تشریف لائے اور پوچھا تم نے دلہن کو روانہ کر دیا؟ لوگوں نے عرض کیا: جی ہاں۔ فرمایا: اس کے ساتھ کسی (بچی) کو بھیجا جو گیت گائے؟ عائشہؓ نے عرض کیا: نہیں۔ اللہ کے رسول نے فرمایا: انصاری گیت گانے کو پسند کرتے ہیں اگر تم انکے ساتھ کوئی بھیج دیتے جو یہ کہتیں: ''ہم تمہارے پاس آئی ہیں ہم تمہارے پاس آئی ہیں اللہ تعالیٰ ہمیں بھی خوش رکھے اور تمہیں بھی خوش رکھے۔''

۱۹۰۱ : حدثنا محمد بن يحيى ثنا الفريابى عن ثعلبة بن ابى مالك التميمى عن ليث عن مجاهد قال كنت مع ابن عمر فسمع صوت طبل فادخل اصبعيه فى اذنيه ثم تنحى حتى فعل ذالك ثلاث مرات ثم قال هكذا فعل رسول الله صلى الله عليه وسلم.

۱۹۰۱ : حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ تھا۔ آپ نے ڈھول کی آواز سنی تو دونوں کانوں میں انگلیاں ڈال لیں اور وہاں سے ہٹ گئے۔ تین بار ایسا ہی کیا پھر فرمایا کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا۔

تشریح ☆ ان احادیث میں تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح کے اشعار کا ذکر ہے یا جنگ کے حوالہ سے اشعار ہیں ایسے اشعار چھوٹی بچیاں کہہ رہی تھیں ایسی چھوٹی نابالغ لڑکیوں کا اشعار کہنا مباح ہوا اس سے ڈھول شہنائی کی اباحت ہرگز ثابت نہیں ہوتی کیونکہ احادیث میں مزامیر کی سخت ممانعت آئی ہے۔ شادی کے موقع پر ہندوانہ رسمیں کیسے جائز ہوسکتی ہیں۔ یہ موقع پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتوں کو اپنانا چاہئے اسی میں برکت ہوتی ہے۔

۲۲ : بَابُ فِي الْمُخَنَّثِينَ

باب: ہیجڑوں کا بیان

۱۹۰۲ : حدثنا ابوبكر بن ابي شيبة ثنا وكيع عن هشام بن عروة عن ابيه عن زينب بنت ام سلمة عن ام سلمة ان النبي صلى الله عليه وسلم دخل عليها فسمع مخنثا وهو يقول لعبد الله بن ابي امية ان يفتح الله الطائف غدا دللتك على امرأة تقبل باربع وتدبر بثمان فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اخرجوه من بيوتكم.

۱۹۰۲: حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ ان کے پاس تشریف لائے تو سنا کہ ایک ہیجڑا حضرت عبداللہ بن امیہ سے کہہ رہا ہے اگر اللہ کل طائف فتح کرا دیں تو میں تمہیں بتاؤں گا وہ عورت جو سامنے آئے تو پیٹ میں چار بل ہوتے ہیں اور واپس جائے تو (وہی بل دونوں طرف سے نکل کر) آٹھ ہو جاتے ہیں تو اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: اس کو اپنے گھروں سے نکال دیا کرو۔

۱۹۰۳ : حدثنا يعقوب بن حميد بن كاسب ثنا عبد العزيز بن ابي حازم عن سهيل عن ابيه عن ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم لعن المرأة تتشبه بالرجال والرجل تتشبه بالنساء.

۱۹۰۳: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی اس عورت پر جو مردوں کی مشابہت اختیار کرے اور اس مرد پر جو عورتوں کی مشابہت اختیار کرے۔

۱۹۰۴ : حدثنا ابو بكر بن خلاد الباهلي ثنا خالد بن الحارث ثنا شعبة عن قتادة عن عكرمة عن ابن عباس ان النبي صلى الله عليه وسلم لعن المتشبهين من الرجال بالنساء ولعن المتشبهات من النساء بالرجال.

۱۹۰۴: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کی مشابہت اختیار کرنے والے مردوں پر لعنت فرمائی اور مردوں کی مشابہت اختیار کرنے والی عورتوں پر بھی لعنت فرمائی۔

تشریح ☆ جس کو ہمارے عرف میں ہیجڑا کہتے ہیں اسے عرب والے مخنث کہتے ہیں ایک پیدائشی طور پر اعضاء میں نرمی اور لوچ رکھتے ہیں عورتوں کی طرح یہ تو اس کے اختیار میں نہیں لہٰذا اس پر کوئی گناہ نہیں۔ دوسری قسم ان کی وہ ہے جو تکلف کے ساتھ مخنث بن جاتے ہیں ایک مخنث حضرت ام سلمہؓ کے گھر جاتا تھا اس لئے ایسے لوگوں کو عورتوں سے کوئی تعلق نہیں ہوتا یہ تو غیر اولی الدرجہ میں داخل ہوا جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی زبان سے یہ الفاظ سنے تو گھروں میں ان کا داخلہ بند کرا دیا بلکہ کتابوں میں یہاں تک لکھا ہوا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ سے نکلوا دیا تھا بعد میں جب یہ بوڑھا ہو گیا اور محتاج بھی تو لوگوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے لوگوں نے درخواست کی اب وہ کمزور اور محتاج ہو گیا لہٰذا اس کو اجازت عنایت فرمائی کہ ہفتہ ایک دن مدینہ میں آ سکتا ہے کہ بھیک وغیرہ مانگ کر پھر باہر اپنی جگہ پر چلا جائے۔

۲۳ : بَابُ تَهْنِئَةِ النِّكَاحِ

باب: نکاح پر مبارک باد دینا

۱۹۰۵ : حدثنا سويد بن سعيد ثنا عبد العزيز بن محمد

۱۹۰۵: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

الدَّرَاوَرْدِیُّ عَنْ سُهَیْلِ بْنِ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا رَفَّأَ قَالَ بَارَکَ اللّٰهُ لَکُمْ وَبَارَکَ عَلَیْکُمْ وَجَمَعَ بَیْنَکُمَا فِیْ خَیْرٍ.

نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب نکاح پر مبارکباد دیتے تو فرماتے: اللہ تمہیں برکت دے اور تم پر برکت ڈالے اور تمہیں عافیت کے ساتھ متفق ومجتمع رکھے۔

۱۹۰۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ثَنَا اَشْعَثُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَقِیْلٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ اَنَّهُ تَزَوَّجَ امْرَأَةً مِنْ بَنِیْ جُشَمٍ فَقَالُوْا بِالرِّفَاءِ وَالْبَنِیْنَ فَقَالَ لَا تَقُوْلُوْا هٰکَذَا وَلٰکِنْ قُوْلُوْا کَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ بَارِکْ لَهُمْ وَبَارِکْ عَلَیْهِمْ.

۱۹۰۶: حضرت عقیل بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے قبیلہ بنو جشم کی ایک عورت سے شادی کی تو لوگوں نے کہا تم میں اتفاق ہو اور بیٹے پیدا ہوں۔ آپ نے فرمایا ایسے نہ کہو بلکہ وہ کہو جو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے (اس موقع پر) کہا: اے اللہ ان کو برکت دے اور ان پر برکت ڈال دیجئے۔

تشریح ☆ دنیا کی مختلف قوموں اور قبائل میں شادی اور نکاح کے موقع پر مبارکبادی کے مختلف طریقے رائج ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس موقع پر اپنی تعلیم اور عمل سے یہ طریقہ مقرر فرمایا کہ دونوں کے لئے اللہ سے برکت کی دعا کی جائے جس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ تم کو بھرپور خیر اور بھلائی نصیب فرمائے اور اپنے کرم کا بادل برسائے۔

۲۴: بَابُ الْوَلِیْمَةِ

باب: ولیمہ کا بیان

۱۹۰۷: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ ثَنَا حَمَّادُ ابْنُ زَیْدٍ ثَنَا ثَابِتٌ الْبُنَانِیُّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَاٰی عَلٰی عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ اَثَرَ صُفْرَةٍ فَقَالَ مَا هٰذَا اَوْمَهْ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ! اِنِّیْ تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً عَلٰی وَزْنِ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَ بَارَکَ اللّٰهُ لَکَ اَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ.

۱۹۰۷: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ پر زرد نشان دیکھا تو پوچھا یہ کیسا ہے؟ عرض کیا اے اللہ کے رسول میں نے ایک عورت سے گٹھلی کے برابر سونے کے عوض نکاح کیا ہے۔ آپ نے فرمایا: اللہ تمہیں برکت دے ولیمہ کر لینا خواہ ایک بکری ہی ہو۔

۱۹۰۸: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ ثَنَا حَمَّادُ ابْنُ زَیْدٍ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِیِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ مَا رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَوْلَمَ عَلٰی شَیْءٍ مِنْ نِسَآئِهِ مَا اَوْلَمَ عَلٰی زَیْنَبَ فَاِنَّهُ ذَبَحَ شَاةً.

۱۹۰۸: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نہیں دیکھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج مطہرات میں سے کسی کا ولیمہ ایسا کیا جیسا حضرت زینبؓ کا کیا۔ آپ نے ایک بکری ذبح کی۔

۱۹۰۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِیْ عُمَرَ الْعَدَنِیُّ وَغِیَاثُ بْنُ جَعْفَرٍ الرَّحَبِیُّ قَالَا ثَنَا سُفْیَانُ ابْنُ عُیَیْنَةَ ثَنَا وَائِلُ بْنُ دَاوُدَ

۱۹۰۹: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت

عَنْ اَبِيهِ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ لَمْ عَلٰى صَفِيَّةَ بِسَوِيْقٍ وَتَمْرٍ.

صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا ولیمہ ستو اور چھوہارے سے کیا۔

۱۹۱۰: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ اَبُوْ خَيْثَمَةَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ شَهِدْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلِيْمَةً مَا فِيْهَا لَحْمٌ وَلَا خُبْزٌ قَالَ ابْنُ مَاجَةَ لَمْ يُحَدِّثْ بِهِ اِلَّا ابْنُ عُيَيْنَةَ.

۱۹۱۰: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک ولیمہ میں شریک ہوا اس میں نہ گوشت تھا نہ روٹی۔ مصنف کہتے ہیں کہ یہ حدیث صرف امام ابن عیینہ ہی روایت کرتے ہیں۔

۱۹۱۱: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيْدٍ ثَنَا الْفَضْلُ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ وَاُمِّ سَلَمَةَ قَالَتَا اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نُجَهِّزَ فَاطِمَةَ حَتّٰى نُدْخِلَهَا عَلٰى عَلِيٍّ فَعَمَدْنَا اِلَى الْبَيْتِ فَفَرَشْنَاهُ تُرَابًا لَيِّنًا مِنْ اَعْرَاضِ الْبَطْحَاءِ ثُمَّ حَشَوْنَا مِرْفَقَتَيْنِ لِيْفًا فَنَفَشْنَاهُ بِاَيْدِيْنَا ثُمَّ اَطْعَمْنَا تَمْرًا وَزَبِيْبًا وَسَقَيْنَا مَاءً عَذْبًا وَعَمَدْنَا اِلٰى عُوْدٍ فَعَرَضْنَاهُ فِيْ جَانِبِ الْبَيْتِ لِيُلْقٰى عَلَيْهِ الثَّوْبُ وَيُعَلَّقَ عَلَيْهِ السِّقَاءُ فَمَا رَاَيْنَا عُرْسًا اَحْسَنَ مِنْ عُرْسِ فَاطِمَةَ.

۱۹۱۱: حضرت عائشہ اور ام سلمہ رضی اللہ عنہما فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو تیار کر کے حضرت علیؓ کے پاس بھیجیں ہم کمرہ میں گئیں اور بطحا کے اطراف کی نرم مٹی اس میں بچھائی پھر دو تکیوں میں کھجور کی چھال بھری۔ پھر ہاتھوں سے ہی اس کی دھنائی کی۔ پھر ہم نے لوگوں کو چھوہارے اور کشمش کھلائی شیریں پانی پلایا اور ایک لکڑی کمرہ کے کونہ میں کپڑے اور مشکیزہ لٹکانے کے لئے لگائی اور ہم نے فاطمہ کی شادی سے اچھی شادی نہیں دیکھی۔

۱۹۱۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ اَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ ابْنُ اَبِيْ حَازِمٍ حَدَّثَنِيْ عَنْ اَبِيْ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ دَعَا اَبُوْ اُسَيْدٍ السَّاعِدِيُّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى عُرْسِهِ فَكَانَتْ خَادِمَهُمُ الْعَرُوْسُ. قَالَتْ تَدْرِيْ مَاسَقَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَتْ اَنْقَعْتُ تَمَرَاتٍ مِنَ اللَّيْلِ فَلَمَّا اَصْبَحْتُ صَفَّيْتُهُنَّ فَاَسْقَيْتُهُنَّ اِيَّاهُ.

۱۹۱۲: حضرت ابو اسید ساعدی رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی شادی میں بلایا۔ دلہن نے ہی مہمانوں کی خدمت کی۔ دلہن نے کہا تمہیں معلوم ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا پلایا رات کو کچھ چھوہارے بھگو دیئے تھے صبح ان کو صاف کر کے وہ شربت آپ کو پلایا۔

تشریح ☆ ان احادیث سے ولیمہ کا مسنون ثابت ہوتا ہے لیکن ولیمہ میں ریاء و تکلف سخت منع ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ستو اور کھجور سے بھی ولیمہ کیا نیز فرمایا کہ ولیمہ کرو اگرچہ مستقل ایک بکری بھی ذبح کرنی پڑے۔ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کے بدن یا کپڑے پر زعفران لگ گئی تھی وہ دلہن کے پاس رہنے کی وجہ سے تھی مرد کے لئے زعفرانی رنگ منع ہے علماء کے نزدیک۔

۲۵ : باب اجابة الداعي

باب : دعوت قبول کرنا

۱۹۱۳ : حدثنا علي بن محمد. ثنا سفيان ابن عيينة عن الزهري عن عبد الرحمن الاعرج عن ابي هريرة قال شر الطعام طعام الوليمة. يدعى لها الاغنياء ويترك الفقراء. ومن لم يجب فقد عصى الله ورسوله.

۱۹۱۳ : حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ بدترین کھانا ولیمہ کا کھانا ہے جس کی دعوت مالداروں کو دی جاتی ہے اور ناداروں کو چھوڑ دیا جاتا ہے اور جو دعوت قبول نہ کرے اس نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی۔

۱۹۱۴ : حدثنا اسحق بن منصور. انا عبد الله بن نمير. ثنا عبيد الله عن نافع عن ابن عمر ان رسول الله ﷺ قال اذا دعي احدكم الى وليمة عرس فليجب

۱۹۱۴ : حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کو نکاح کے ولیمہ کی دعوت دی جائے تو وہ قبول کرلے۔

۱۹۱۵ : حدثنا محمد بن عبادة الواسطي ثنا يزيد بن هارون. ثنا عبد الملك بن حسين ابو مالك النخعي عن منصور عن ابي حازم عن ابي هريرة قال قال رسول الله الوليمة اول يوم حق والثاني معروف والثالث رياء وسمعة.

۱۹۱۵ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ولیمہ پہلے دن حق ہے دوسرے دن نیکی ہے تیسرے دن ریاکاری اور شہرت طلبی ہے۔

تشریح ☆ ولیمہ کرنا سنت ہے اور اس کی دعوت قبول کرنا بھی مسنون ہے۔ مگر وہ ولیمہ برا ہے جس میں مالداروں کو بلایا جائے اور محتاجوں کو نہ پوچھا جائے آج کل اکثر دعوتیں ایسی ہی ہوتی ہیں کہ بڑے بڑے مالداروں کو شریک کیا جاتا ہے ریا اور دکھلاوے کے لئے اور محتاجوں اور مساکین کو دھتکارا جاتا ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ باہم مقابلہ کرنے والوں کا کھانا کھانے سے منع فرمایا ہے۔ یعنی جو لوگ ایک دوسرے کے مقابلے میں اپنی شان اونچی دکھانے کے لئے شاندار دعوتیں کریں ان کے کھانے میں شرکت نہ کرو۔

۲۶ : بَابُ الْاِقَامَةِ عَلَى الْبِكْرِ وَالثَّيِّبِ

باب : کنواری اور ثیبہ کے پاس ٹھہرنا

۱۹۱۶ : حدثنا هناد بن السري. ثنا عبدة ابن سليمان عن محمد بن اسحق عن ايوب عن ابي قلابة عن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان للثيب ثلاثا وللبكر سبعا.

۱۹۱۶ : حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ثیب (مطلقہ یا بیوہ) کے لئے تین دن ہیں اور کنواری کے لئے سات دن ہیں۔

۱۹۱۷ : حدثنا ابو بكر بن ابي شيبة ثنا يحيى بن سعيد القطان عن سفيان عن محمد بن ابي بكر عن عبد الملك (يعني ابن ابي بكر بن الحارث بن هشام) عن

۱۹۱۷ : حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ان سے شادی کی تو تین راتیں ان کے ہاں قیام کیا اور فرمایا: اپنے خاوند (یعنی

ابیہ عن ام سلمۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما تزوج ام سلمۃ اقام عندھا ثلاثا وقال لیس بک علی اھلک ھوان ان شئت سبعت لک. وان سبعت لک سبعت لنسائی.

میرے) نزدیک تمہارے لئے رسوائی (اور بے رغبتی) نہیں ہے اگر تم چاہو تو سات روز تمہارے ہاں ٹھہروں اور اگر تمہارے پاس سات روز ٹھہرا تو باقی بیویوں کے پاس بھی سات روز ٹھہروں گا۔

تشریح ☆ یہ حدیث ائمہ ثلاثہ کی دلیل ہے جو یہ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی بیوی باکرہ ہے تو عقد نکاح کے بعد اس کے پاس سات دن رہے اور اگر ثیبہ ہے تو اس کے پاس تین دن رہے کیونکہ احادیث سے یہ تفصیل ثابت ہے۔

حنفیہ کے نزدیک قدیم اور جدیدہ بیوی میں بھی باری میں برابری ہے' ان میں باری کے لحاظ سے کوئی فرق نہیں حنفیہ کی دلیل حدیث ابو ہریرہؓ اور حدیث عائشہؓ ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ازواج کے درمیان باری میں برابری کرتے اور فرماتے کہ الٰہی یہ میرا بٹوارہ ہے اس امر میں جس کا میں مالک ہوں اس میں مجھ سے مواخذہ نہ کیجئے اس امر کا جس کا میں مالک نہیں ہوں یعنی زیادتی محبت۔ اور احادیث باب کے تحت جیسا ہے کہ باری کی ابتداء نئی بیوی سے ہونی چاہئے یعنی اگر باکرہ کے پاس سات دن رہے تو اور بیویوں کے پاس بھی سات دن رہے اور اگر باکرہ کے پاس تین دن رہے تو دوسری ازواج کے پاس تین دن رہے یہ مطلب حدیث ام سلمہؓ سے معلوم ہوتا ہے۔

۲۷ : بَابُ مَا یَقُوْلُ الرَّجُلِ اِذَا دَخَلَتْ عَلَیْهِ اَهْلُهٗ

باب: جب بیوی مرد کے پاس آئے تو مرد کیا کہے؟

۱۹۱۸ : حدثنا محمد بن یحیی و صالح ابن محمد بن یحیی القطان. قالا ثنا عبید اللہ ابن موسی. ثنا سفیان عن محمد بن عجلان عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ عبد اللہ بن عمرو و عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا افاد احدکم امراۃ او خادما او دابۃ فلیاخذ بناصیتھا ولیقل اللھم انی اسالک من خیرھا وخیر ماجبلت علیہ واعوذ بک من شرھا وشر ماجبلت علیہ.

۱۹۱۸ : حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی بیوی' خادم یا جانور حاصل کرے تو اس کی پیشانی پکڑ کر کہے: ''اے اللہ میں اس کی بھلائی آپ سے مانگتا ہوں اور اس کی خلقت اور طبیعت کی بھلائی اور آپ کی پناہ مانگتا ہوں اس کے شر سے اور اس کی خلقت وطبیعت کے شر سے''۔

۱۹۱۹ : حدثنا عمرو بن رافع ثنا جریر عن منصور عن سالم بن ابی الجعد عن کریب عن ابن عباس رضی اللہ تعالی عنھما عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لو ان احدکم اذا اتی امراتہ قال اللھم جنبنی الشیطان وجنب

۱۹۱۹ : حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبیؐ نے فرمایا: اگر تم میں سے کوئی اپنی بیوی کے پاس جائے تو یہ کہے: ''اے اللہ دور کر دے مجھے شیطان سے اور دور کر دے شیطان کو اس (اولاد) سے جو آپ مجھے عطا فرمائیں

الشیطان ما رزقتنی ثم کان بینھما ولد' لم یسلط اللہ علیہ الشیطان اولم یضرہ.

گے''۔ پھر انکی اولا د ہوتو اللہ تعالیٰ اس پر شیطان مسلط نہ ہونے دینگے یا فرمایا کہ شیطان اس بچہ کو ضرر نہ پہنچا سکے گا۔

تشریح ☆ شیطان دشمن ہے وہ نقصان پہنچانے کی کوشش کرتا ہے اس کے ضرر اور نقصان کی کئی صورتیں ہیں: (۱) بچے کو گمراہ بنا دے اور والدین کا نافرمان بن جائے۔ (۲) پیدائش کے بعد کسی مرض وغیرہ میں مبتلا کر دے۔ (۳) اگر جماع کے وقت دعا نہ پڑھی جائے تو شریک ہو جاتا ہے جس کا اثر بچے پر پڑتا ہے اور بھی کئی نقصانات شیطان کرتا ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی تلقین فرمائی ہے کہ اس کی برکت سے ان شیطانی ہتھکنڈوں سے بچاؤ ہو سکتا ہے۔

۲۸: باب التستر عند الجماع

باب: جماع کے وقت پردہ

۱۹۲۰: حدثنا ابو بکر بن ابی شیبۃ. ثنا یزید بن ھارون وابو اسامۃ قالا ثنا بھز بن حکیم عن ابیہ عن جدہ قال قلت یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! عوراتنا ما ناتی منھا وما نذر؟ قال احفظ عورتک. الامن زوجتک او ما ملکت یمینک قلت یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ارءیت ان کان القوم بعضھم فی بعض؟ قال ان استطعت ان لا تریھا احدا' فلا تریتھا قلت یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! فان کان احدنا خالیا؟ قال فاللہ احق ان یستحی منہ من الناس.

۱۹۲۰: حضرت بہز بن حکیم اپنے والد سے وہ دادا سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول بتایئے ہم کس حد تک ستر کھول سکتے ہیں اور کس حد تک چھپانا ضروری ہے۔ فرمایا: اپنی بیوی اور باندی کے علاوہ ہر ایک سے اپنا ستر بچاؤ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول بتایئے اگر لوگ (رشتہ دار باہم) اکٹھے رہتے ہوں؟ فرمایا: اگر تمہارے بس میں ہو کہ کوئی ستر نہ دیکھ سکے تو ہرگز ہرگز کوئی نہ دیکھے میں نے عرض کیا اگر ہم میں سے کوئی اکیلا ہو۔ فرمایا اللہ تعالیٰ سے انسانوں کی بہ نسبت زیادہ شرم و حیا کرنی چاہیے۔

۱۹۲۱: حدثنا اسحق بن وھب الواسطی ثنا الولید بن القاسم الھمدانی. ثنا الاحوص ابن حکیم عن ابیہ. وراشد بن سعد. وعبد الاعلی بن عدی عن عتبۃ بن عبد السلمی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اتی احدکم اھلہ فلیستتر ولا یتجرد تجرد العیرین.

۱۹۲۱: حضرت عتبہ بن عبید سلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی اپنی اہلیہ کے پاس جائے تو پردہ کرے اور گدھوں کی طرح ننگا نہ ہو (یعنی بالکل برہنہ نہ ہو)۔

۱۹۲۲: حدثنا ابو بکر بن ابی شیبۃ. ثنا وکیع عن سفیان عن منصور عن موسی بن عبد اللہ بن یزید عن مولی لعائشۃ قالت ما نظرت او ما رایت فرج رسول اللہ قط قال ابو بکر قال ابو نعیم عن مولاۃ لعائشۃ.

۱۹۲۲: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی ایک باندی روایت کرتی ہیں کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام ستر نہ دیکھا۔

تشریح ☆ ان احادیث سے ستر کا چھپانا ثابت ہوتا ہے علماء فرماتے ہیں کہ ناف کے نیچے سے لے کر گھٹنوں سمیت حصہ بدن ستر میں داخل ہے البتہ جماع اور بول براز کے وقت ستر کھولنے کی اجازت ہے لیکن بالکل جانوروں کی طرح ننگے ہو کر جماع کرنے سے منع فرمایا ہے یہ شرم حیاء کے خلاف ہے ویسے میاں بیوی کا کوئی پردہ نہیں ہے۔

۲۹ : بَابُ النَّهْيِ عَنْ اِتْيَانِ النِّسَاءِ فِيْ اَدْبَارِهِنَّ

۱۹۲۳ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِي الشَّوَارِبِ. ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ الْمُخْتَارِ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِي صَالِحٍ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ مُخَلَّدٍ. عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ اِلَى رَجُلٍ جَامَعَ امْرَاَتَهُ فِيْ دُبُرِهَا.

۱۹۲۴ : حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ. اَنْبَانَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ، عَنْ حَجَّاجِ بْنِ اَرْطَاةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ هَرَمِيٍّ عَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ، قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحْيِيْ مِنَ الْحَقِّ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ لَا تَاْتُوا النِّسَاءَ فِيْ اَدْبَارِهِنَّ.

۱۹۲۵ : حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ اَبِي سَهْلٍ، وَجَمِيْلُ بْنُ الْحَسَنِ. قَالَا ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ كَانَتْ يَهُوْدُ تَقُوْلُ مَنْ اَتَى امْرَاَةً فِيْ قُبُلِهَا مِنْ دُبُرِهَا، كَانَ الْوَلَدُ اَحْوَلَ. فَاَنْزَلَ اللّٰهُ سُبْحَانَهُ: ﴿نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَاْتُوْا حَرْثَكُمْ اَنّٰى شِئْتُمْ﴾ [البقرة: ۲۲۳].

باب: عورتوں کے ساتھ پیچھے کی راہ سے صحبت کی ممانعت

۱۹۲۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس مرد کی طرف نظر رحمت نہیں فرماتے جو اپنی بیوی سے پیچھے کی راہ سے صحبت کرے۔

۱۹۲۴: حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین بار ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ حق بات سے حیا نہیں فرماتے (پھر ارشاد فرمایا:) عورتوں کے پاس پیچھے کی راہ سے مت جاؤ۔

۱۹۲۵: حضرت جابر بن عبداللہؓ فرماتے ہیں کہ یہودی کہا کرتے تھے کہ جو شخص عورت کی آگے کی راہ میں پیچھے کی جانب سے صحبت کرے تو بچہ بھینگا ہوگا اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: '' تمہاری عورتیں کھیتیاں ہیں تمہارے لئے۔ سو آؤ اپنی کھیتیوں میں جس طرح چاہو''۔

۳۰ : بَابُ الْعَزْلِ

۱۹۲۶ : حَدَّثَنَا اَبُوْ مَرْوَانَ مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْعُثْمَانِيُّ. ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ. حَدَّثَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ سَاَلَ رَجُلٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْعَزْلِ؟ فَقَالَ اَوَ تَفْعَلُوْنَ؟ لَا عَلَيْكُمْ اَنْ لَا تَفْعَلُوْا فَاِنَّهُ لَيْسَ مِنْ نَسَمَةٍ، قَضَى اللّٰهُ لَهَا اَنْ تَكُوْنَ اِلَّا هِيَ كَائِنَةٌ.

باب: عزل کا بیان

۱۹۲۶: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرد نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عزل کے متعلق دریافت کیا۔ فرمایا: کیا تم ایسا کرتے ہو؟ اگر نہ کرو تو حرج بھی نہیں اس لئے کہ جس جان کے ہونے کا اللہ نے فیصلہ فرما دیا وہ ہو کر رہے گی۔

۱۹۲۷ : حدثنا هارون بن اسحق الهمدانيّ ثنا سفيان عن عمرو عن عطاء عن جابر رضي الله تعالى عنه قال كنا نعزل على عهد رسول الله صلّى الله عليه وسلّم والقرآن ينزل .

۱۹۲۷: حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ ہم نبیؐ کے عہد مبارک میں عزل کرتے تھے قرآن بھی اترتا تھا (لیکن قرآن میں اس کی ممانعت نہ آئی نہ وحی کے ذریعہ رسول اللہ ﷺ سے منع کرایا گیا اس سے معلوم ہوا کہ یہ جائز ہے۔)

۱۹۲۸ : حدثنا الحسن بن عليّ الخلال ثنا اسحق بن عيسى . ثنا ابن لهيعة. حدثني جعفر بن ربيعة عن الزهري عن محرز ابن ابي هريرة عن ابيه عن عمر بن الخطاب. قال نهى رسول الله ان يعزل عن الحرة الا باذنها.

۱۹۲۸: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آزاد عورت سے اس کی اجازت کے بغیر عزل[1] سے منع فرمایا۔

۳۱ : بَابُ لَا تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ عَلَى عَمَّتِهَا وَلَا عَلَى خَالَتِهَا

باب : پھوپھی اور خالہ کے نکاح میں ہوتے ہوئے بھتیجی اور بھانجی سے نکاح نہ کیا جائے

۱۹۲۹ : حدثنا ابوبكر بن ابي شيبة. ثنا ابو اسامة عن هشام بن حسان عن محمد بن سيرين عن ابي هريرة عن النبيّ صلّى الله عليه وسلّم قال لا تنكح المرأة على عمّتها ولا على خالتها .

۱۹۲۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھوپھی اور خالہ کے نکاح میں ہوتے ہوئے بھتیجی اور بھانجی سے نکاح نہ کیا جائے۔

۱۹۳۰ : حدثنا ابو كريب ثنا عبدة بن سليمان عن محمد بن اسحق عن يعقوب ابن عتبة عن سليمان بن يسار عن ابي سعيد الخدريّ قال سمعت رسول الله صلّى الله عليه وسلّم ينهى عن نكاحين ان يجمع الرجل بين المرأة وخالتها وبين المرأة وعمّتها.

۱۹۳۰: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دو نکاحوں سے منع فرماتے سنا یعنی کہ یہ آدمی مرد خالہ اور بھانجی کو نکاح میں جمع کرے اور بھتیجی اور پھوپھی کو نکاح میں جمع کرے۔

۱۹۳۱ : حدثنا جبارة بن المغلس. ثنا ابوبكر النهشلي. حدثني ابو بكر ابن ابي موسى عن ابيه . قال قال رسول الله صلّى الله عليه وسلّم لا تنكح المرأة على عمّتها ولا على خالتها .

۱۹۳۱: حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھوپھی اور خالہ کے نکاح میں ہوتے ہوئے بھتیجی اور بھانجی سے نکاح نہ کیا جائے۔

تشریح ☆ ان حدیثوں میں بعض ان عورتوں کا ذکر ہے جن کو اکٹھے نکاح میں نہیں رکھ سکتا۔

---

[1] عزل کہتے ہیں صحبت کر کے انزال باہر کر دینا تا کہ حمل نہ ٹھہرے۔ (عبد الرشید)

۳۲ : بَابُ الرَّجُلِ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ ثَلاثًا فَتَزَوَّجَ فَيُطَلِّقُهَا قَبْلَ اَنْ يَّدْخُلَ بِهَا اَتَرْجِعُ اِلَى الْاَوَّلِ

باب: مرد اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دے وہ کسی اور سے شادی کر لے اور دوسرا خاوند صحبت سے پہلے طلاق دے دے تو کیا پہلے خاوند کے پاس لوٹ کر آ سکتی ہے؟

۱۹۳۲ : حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ . ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ' عَنِ الزُّهْرِیِّ ' اَخْبَرَنِیْ عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا ' اَنَّ امْرَأَةَ رِفَاعَةَ الْقُرَظِیِّ جَاءَ تْ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ اِنِّیْ كُنْتُ عِنْدَ رِفَاعَةَ . فَطَلَّقَنِیْ فَبَتَّ طَلاقِیْ فَتَزَوَّجْتُ عَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنِ الزَّبِيْرِ . وَاِنَّ مَامَعَهُ مِثْلُ هُدْبَةِ الثَّوْبِ . فَتَبَسَّمَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتُرِيْدُ اَنْ تَرْجِعِیْ اِلٰی رِفَاعَةَ لَا حَتّٰی تَذُوْقِیْ عُسَيْلَتَهُ وَيَذُوْقَ عُسَيْلَتَكِ .

۱۹۳۲ : حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رفاعہ قرظی کی اہلیہ رسول اللہؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگی میں رفاعہ کے نکاح میں تھی ۔ انہوں نے مجھے طلاق دے دی تین طلاقیں ۔ پھر میں نے عبدالرحمٰن بن زبیر سے شادی کر لی اسکے پاس تو کپڑے کا پلو ہے (یعنی وہ صحبت کرنے کے قابل نہیں) یہ سن کر نبیؐ مسکرائے (اور فرمایا) تم پھر رفاعہ کے پاس جانا چاہتی ہو؟ یہ نہیں ہو سکتا جب تک کہ تم عبدالرحمٰن کا کچھ مزہ نہ چکھو اور وہ تمہارا کچھ مزہ نہ چکھیں ۔

۱۹۳۳ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ بَشَّارٍ . ثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ جَعْفَرٍ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ قَالَ سَمِعْتُ سَلْمَ بْنَ زَرِيْرٍ يُحَدِّثُ عَنْ سَالِمِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ . عَنْ سَعِيْدِ الْمُسَيَّبِ ' عَنِ ابْنِ عُمَرَ ' عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِی الرَّجُلِ تَكُوْنُ لَهُ الْمَرْأَةُ فَيُطَلِّقُهَا . فَيَتَزَوَّجُهَا رَجُلٌ فَيُطَلِّقُهَا قَبْلَ اَنْ يَدْخُلَ بِهَا . اَتَرْجِعُ اِلَى الْاَوَّلِ؟ قَالَ لَا . حَتّٰی يَذُوْقَ الْعُسَيْلَةَ .

۱۹۳۳ : حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں اس مرد کے متعلق جس کی بیوی ہو وہ اسے طلاق دے دے کوئی اور مرد اس سے شادی کر لے پھر صحبت سے پہلے ہی طلاق دے دے کیا وہ پہلے خاوند کے پاس لوٹ سکتی ہے ۔ آپ نے فرمایا نہیں لوٹ سکتی یہاں تک کہ کچھ شہد چکھے ۔

تشریح ☆ ان احادیث سے ثابت ہوا کہ شوہر ثانی کا جماع کرنا ضروری ہے ورنہ پہلے شوہر کے لئے وہ عورت حلال نہ ہو گی یہ اجماعی اور متفق علیہ مسئلہ ہے ۔ صرف تابعی جلیل حضرت سعید بن المسیبؒ کے قول کے مطابق نکاح سے عورت حلال ہو جاتی ہے جماع کی ضرورت نہیں لیکن آپؒ کا قول معتبر نہیں از روئے قرآن وحدیث ۔

۳۳ : بَابُ الْمُحَلِّلِ وَالْمُحَلَّلِ لَهُ

باب: حلالہ کرنے والا اور جس کے لئے حلالہ کیا جائے

۱۹۳۴ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ' ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ ' عَنْ زَمْعَةَ

۱۹۳۴ : حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ

بن صالح، عن سلمة بن وهرام عن عكرمة، عن ابن عباس، قال لعن رسول الله ﷺ المحلل والمحلل له.

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی حلالہ کرنے والے پر اور اس شخص پر جس کے لئے حلالہ کیا جائے۔

۱۹۳۵: حدثنا محمد بن اسماعيل بن البختري الواسطي ثنا ابو أسامة، عن ابن عون، ومجالد عن الشعبي، عن الحارث، عن علي، قال لعن رسول الله المحلل والمحلل له.

۱۹۳۵: حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی حلالہ کرنے والے پر اور اس شخص پر جس کے لئے حلالہ کیا جائے۔

۱۹۳۶: حدثنا يحيى بن عثمان بن صالح المصري. ثنا ابي. قال سمعت الليث ابن سعد يقول قال لي ابو مصعب مشرح بن هامان قال عقبة بن عامر قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الا اخبركم بالتيس المستعار قالوا بلى. يا رسول الله صلى الله عليه وسلم قال هو المحلل لعن الله المحلل والمحلل له.

۱۹۳۶: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تمہیں مانگے ہوئے سانڈ کے متعلق نہ بتاؤں؟ صحابہ نے عرض کیا کیوں نہیں اے اللہ کے رسول۔ فرمایا: وہ حلالہ کرنے والا ہے اللہ نے لعنت فرمائی حلالہ کرنے والے پر اور اس پر جس کے لئے حلالہ کیا جائے۔

تشریح ☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے شخص پر لعنت فرمائی جو کسی عورت سے نکاح اس نیت سے کرتا ہے کہ یہ عورت پہلے شوہر کے لئے حلال ہو جائے ان احادیث کے ظاہر سے بعض علماء نے یہ فرمایا ہے کہ وہ عورت حلال ہی نہیں ہوتی۔ احناف فرماتے ہیں کہ عورت حلال تو ہو جاتی ہے کہ نکاح کا رکن اور شرائط پائی گئی ہیں لیکن اس شرط سے باطل ہے اس شرط کے ساتھ کرنے والے کو ملعون قرار دیا گیا ہے۔

۳۴: بَابُ يَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعِ مَا يَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ

باب: جو نسبی رشتے حرام ہیں وہ رضاعی بھی حرام ہیں

۱۹۳۷: حدثنا ابو بكر بن ابي شيبة. ثنا عبد الله بن نمير، عن الحجاج، عن الحكم عن عراك بن مالك، عن عروة، عن عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يحرم من الرضاع مايحرم من النسب

۱۹۳۷: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رضاع سے وہ رشتے حرام ہو جاتے ہیں جو نسب سے حرام ہیں۔

۱۹۳۸: حدثنا حميد ابن مسعدة وابو بكر بن خلاد. قالا ثنا خالد بن الحارث ثنا سعيد عن قتادة عن جابر بن زيد، عن ابن عباس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم أريد على بنت حمزة بن عبد المطلب فقال انها ابنة اخي من

۱۹۳۸: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو مشورہ دیا گیا حمزہ بن عبدالمطلب کی صاحبزادی سے نکاح کا، آپ نے فرمایا: وہ میری رضاعی بھتیجی ہے اور رضاعت سے وہی رشتے

الرَّضَاعَةِ . وَاِنَّهُ يَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا يَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ .

حرام ہو جاتے ہیں جو نسب سے حرام ہیں۔

۱۹۳۹ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ . اَنْبَاَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّ زَيْنَبَ بِنْتَ اَبِيْ سَلَمَةَ حَدَّثَتْهُ اَنَّ اُمَّ حَبِيْبَةَ حَدَّثَتْهَا اَنَّهَا قَالَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْكِحْ اُخْتِيْ عَزَّةَ . قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتُحِبِّيْنَ ذٰلِكَ؟ قَالَتْ نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَلَسْتُ لَكَ بِمُخْلِيَةٍ . وَاَحَقُّ مَنْ شَرِكَنِيْ فِيْ خَيْرٍ اُخْتِيْ . قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَاِنَّ ذٰلِكَ لَا يَحِلُّ لِيْ . قَالَتْ فَاِنَّا نَتَحَدَّثُ اَنَّكَ تُرِيْدُ اَنْ تَنْكِحَ دُرَّةَ بِنْتَ اَبِيْ سَلَمَةَ . فَقَالَ بِنْتَ اُمِّ سَلَمَةَ ؟ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَاِنَّهَا لَوْ لَمْ تَكُنْ رَبِيْبَتِيْ فِيْ حَجْرِيْ مَا حَلَّتْ لِيْ اِنَّهَا لَابْنَةُ اَخِيْ مِنَ الرَّضَاعَةِ اَرْضَعَتْنِيْ وَاَبَاهَا ثُوَيْبَةُ فَلَا تَعْرِضْنَ عَلَيَّ اَخَوَاتِكُنَّ وَلَا بَنَاتِكُنَّ .

۱۹۳۹: ام المؤمنین حضرت ام حبیبہؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے اللہ کے رسولؐ سے عرض کیا کہ میری بہن عزہ سے نکاح کر لیجئے۔ اللہ کے رسول! نے فرمایا: تمہیں یہ پسند ہے۔ عرض کیا جی ہاں میں اکیلی تو آپ کے پاس نہیں ہوں (کہ سوکن کو ناپسند کروں آپ کی تو بہت سی ازواج ہیں) اور بھلائی میں میری شرکت کے لئے میری بہن بہت موزوں ہے۔ اللہ کے رسولؐ نے فرمایا: میرے لئے یہ حلال نہیں۔ عرض کیا کہ ہم میں تو باتیں ہوتی رہتی ہیں کہ آپ درّہ بنت ابی سلمہ سے نکاح کا ارادہ رکھتے ہیں۔ فرمایا: ام سلمہ کی بیٹی۔ عرض کیا جی ہاں۔ اللہ کے رسولؐ نے فرمایا: اگر وہ میری ربیبہ نہ ہوتی تو بھی میرے لئے حلال نہ ہوتی کیونکہ وہ میری رضاعی بھتیجی ہے مجھے اور اس کے والد کو ثوبیہ نے دودھ پلایا تھا لہٰذا اپنی بہنیں اور بیٹیاں میرے سامنے پیش نہ کیا کرو۔

حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ . ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ اُمِّ سَلَمَةَ عَنْ اُمِّ حَبِيْبَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ .

دوسری سند سے یہی مضمون مروی ہے۔

تشریح ☆ جیسے ماں بہن بیٹی پھوپھی خالہ وغیرہ حرام ہوتی ہیں قرابت نسب کی وجہ اسی طرح رضاعت کے سبب سے یہ رشتے حرام ہو جاتے ہیں بجز دو صورتوں کے پہلی صورت یہ ہے کہ رضاعی بہن کی ماں کہ اس سے نکاح درست ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ رضاعی بہن کی ماں حلال ہے اور نسبی بہن کی ماں حرام ہے اس لئے نسبی بہن کی ماں خود اپنی ماں ہے یا باپ کی بیوی ہوگی اس کی بھی دو صورتیں ہیں (۱) نسبی بہن کی رضاعی ماں حلال ہے۔ (۲) رضاعی بہن کی رضاعی ماں حلال ہے۔ دوسری حدیث استثنائی یہ ہے کہ اپنے نسبی بیٹے کی رضاعی بہن حلال ہے اس میں بھی دو صورتیں اور ہیں۔ (۱) رضاعی کے بیٹے کی رضاعی بہن حلال ہے۔ (۲) رضاعی بیٹے کی نسبی بہن حلال ہے۔

۳۵ : بَابُ لَا تُحَرِّمُ الْمَصَّةُ وَلَا الْمَصَّتَانِ

باب: ایک دو بار دودھ چوسنے سے حرمت ثابت نہیں ہوتی

۱۹۴۰ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ . ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

۱۹۴۰: حضرت ام الفضل رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی

بشر ثنا ابن ابی عروبة عن قتادة عن ابی الخليل عن عبدالله بن الحارث ان ام الفضل حدثته ان رسول الله ﷺ قال لا تحرم الرضعة ولا الرضعتان او المصة والمصتان.

ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک دو بار دودھ پلانا یا چوسنا حرام نہیں کرتا۔ (یعنی حرمت ثابت نہیں ہوتی)۔

۱۹۴۱ : حدثنا محمد بن خالد بن خداش ثنا ابن علية عن ايوب عن ابن ابي مليكة عن عبدالله بن الزبير عن عائشة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا تحرم المصة والمصتان.

۱۹۴۱ : حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک دو بار دودھ چوسنے سے حرمت ثابت نہیں ہوتی۔

۱۹۴۲ : حدثنا عبد الوارث بن عبد الصمد ابن عبد الوارث. ثنا ابي. ثنا حماد بن سلمة عن عبد الرحمن بن القاسم عن ابيه عن عمرة عن عائشة انها قالت كان فيما انزل الله من القرآن ثم سقط لا يحرم الا عشر رضعات او خمس معلومات.

۱۹۴۲ : حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں قرآن کریم میں یہ نازل ہوا تھا پھر موقوف ہو گیا کہ حرام نہیں کرتا مگر پانچ یا دس بار دودھ پینا جس کا یقینی علم ہو۔

تشریح ☆ رضاعت کالغت میں معنی ہے کہ مص اللبن من الثدی یعنی چھاتی سے دودھ چوسنا۔ اصطلاح شریعت میں رضاعت کے معنی یہ ہیں مص الرضیع من ثدی الادامیة فی وقت مخصوص یعنی شیرخوار کا ایک مخصوص مدت تک عورت کی چھاتی چوسنا ہے۔ مص سے مراد وصول (پہنچنا) ہے یعنی عورت کی چھاتی سے بچہ کے پیٹ میں دودھ کا پہنچ جانا منہ کے راستہ سے ہو یا ناک کے راستہ سے پھر اس میں ائمہ کا اختلاف ہے کہ رضاعت کا ثبوت چند بار دودھ پلانے پر موقوف ہے یا نہیں۔ امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ حرمت پانچ چسکاریوں سے ثابت ہوتی ہے اس سے کم میں نہیں ثابت ہوتی۔ احادیث باب ان کی متدلات ہیں۔ امام ابوحنیفہؒ آپ کے اصحاب۔ امام مالک سفیان ثوری' امام اوزاعی' لیث بن سعدؒ حسن بصریؒ عطاءؒ مکحول' طاؤس' وکیع' ابن المبارک' زہری' عروۃ بن الزبیر' شعبی' ابراہیم نخعی' حماد' قتادہ' عمرو بن دینار وغیرہ کے نزدیک بچہ دودھ کم پیئے یا زائد بہرصورت حرمت رضاعت ہو جاتی ہے۔ اجلہ صحابہ حضرت علیؓ' ابن مسعودؓ' ابن عباسؓ' اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم اس کے قائل ہیں۔ امام احمد سے بھی یہی مشہور ہے اور امام بخاری کا میلان بھی اسی طرف ہے۔ ابوبکر رازیؒ نے احکام میں اور ابن قدامہ میں المغنی میں لیث سے نقل کیا ہے کہ تمام مسلمانوں کا اجماع ہے کہ کم دودھ پینا یا زیادہ پینا حرام کرتا ہے جس طرح کہ روزہ دار کا روزہ کم کھانا پینا توڑ دیتا ہے۔ ان حضرات کی دلیل قرآن کریم کی آیت: وامھاتکم اللاتی ارضعنکم: اس آیت میں مطلق دودھ پینے کی حرمت رضاعت کا ذکر ہے کم یا زیادہ کی کوئی قید نہیں لہٰذا خبر واحد کو چونکہ یہ درجہ حاصل نہیں کہ وہ قرآن حکیم کے کسی مطلق حکم کو مقید کرے اس لئے مذکورۃ فی الباب حدیث اس بات کی دلیل نہیں بن سکتی کہ حرمت رضاعت اسی صورت میں ثابت ہوتی ہے کہ جبکہ بچہ نے تین بار سے

زائد دودھ چوسا ہو۔ اس طرح صحیحین کی حدیث ابن عباسؓ وحدیث عائشہ: یحرم من الرضاع ما یحرم من النسب: (جو رشتے نسب سے حرام ہیں وہ تمام رضاعت سے بھی حرام ہیں) بھی مطلق ہے جس میں قلیل وکثیر کی کوئی تفصیل نہیں لہٰذا رضاعت (دودھ پینا) علی الاطلاق حرمت کا سبب ہوگا۔ احادیث باب کا دوسرا جواب یہ ہے کہ یہ احادیث منسوخ ہیں۔ نسخ کی دلیل وہ ہے جو شیخ ابوبکر رازیؒ نے اپنے اصول میں باب اثبات القول بالعموم کے ذیل میں حضرت ابن عباسؓ سے نقل کیا ہے کہ کسی نے آپ سے کہا: یہ لوگ کہتے ہیں کہ ایک چسکاری حرام نہیں کرتی؟ ابن عباسؓ نے فرمایا: یہ پہلے تھا بعد میں منسوخ ہوگیا۔ اسی طرح عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے۔

۳۶ : بَابُ رِضَاعِ الْكَبِيْرِ

باب: بڑی عمر والے کا دودھ پینا

۱۹۴۳ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ . ثَنَا سُفْيَانُ ابْنُ عُيَيْنَةَ ' عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْهِ ' عَنْ عَائِشَةَ ' قَالَتْ جَاءَتْ سَهْلَةُ بِنْتُ سُهَيْلٍ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! اِنِّيْ اَرٰى فِيْ وَجْهِ اَبِيْ حُذَيْفَةَ الْكَرَاهِيَةَ مِنْ دُخُوْلِ سَالِمٍ عَلَيَّ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْضِعِيْهِ قَالَتْ كَيْفَ اُرْضِعُهُ وَهُوَ رَجُلٌ كَبِيْرٌ ؟فَتَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ قَدْ عَلِمْتُ اَنَّهُ رَجُلٌ كَبِيْرٌ . فَفَعَلَتْ .فَاَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ مَا رَاَيْتُ فِيْ وَجْهِ اَبِيْ حُذَيْفَةَ شَيْئًا اَكْرَهُهُ بَعْدُ . وَكَانَ شَهِدَ بَدْرًا .

۱۹۴۳: حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ سہلہ بنت سہیل نبیؐ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کی اے اللہ کے رسول! سالم کے میرے پاس آنے سے مجھے (اپنے خاوند) ابو حذیفہ کے چہرہ پر ناپسندیدگی کے آثار معلوم ہوتے ہیں۔ نبیؐ نے فرمایا: تم اسے دودھ پلا دو۔ عرض کیا اسے دودھ کیسے پلاؤں وہ تو بڑی عمر کا مرد ہے۔ اللہ کے رسولؐ مسکرائے اور فرمایا: مجھے بھی معلوم ہے کہ وہ بڑی عمر کا مرد ہے۔ انہوں نے ایسا ہی کرلیا پھر وہ نبیؐ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کی کہ اسکے بعد میں نے ابوحذیفہ میں ناپسندیدگی کی کوئی بات نہ دیکھی اور ابوحذیفہ بدری تھے۔

۱۹۴۴ : حَدَّثَنَا اَبُوْ سَلَمَةَ يَحْيَى بْنُ خَلَفٍ ثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ. عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ 'عَنْ عَمْرَةَ' عَنْ عَائِشَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْهِ' عَنْ عَائِشَةَ ' قَالَتْ لَقَدْ نَزَلَتْ اٰيَةُ الرَّجْمِ وَرَضَاعَةُ الْكَبِيْرِ عَشْرًا . وَلَقَدْ كَانَ فِيْ صَحِيْفَةٍ تَحْتَ سَرِيْرِيْ . فَلَمَّا مَاتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَشَاغَلْنَا بِمَوْتِهِ دَخَلَ دَاجِنٌ فَاَكَلَهَا .

۱۹۴۴: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رجم کی آیت اور بڑی عمر کے آدمی کو دس بار دودھ پلانے کی آیت نازل ہوئی اور میرے تخت تلے تھی۔ جب اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا اور ہم آپ کی وفات کی وجہ سے مشغول ہوئے تو ایک بکری اندر آئی اور وہ کاغذ کھا گئی۔

تشریح ☆ اس باب میں یہ مسئلہ بیان کیا جاتا ہے کہ مدت رضاعت گزرنے کے بعد دودھ پینے سے حرمت ہوئی یا نہیں۔ سو جمہور علماء کے نزدیک مدت رضاعت گزر جانے کے بعد حرمت ثابت نہیں ہوتی اس کے برخلاف حضرت عائشہؓ عبداللہ بن زبیرؓ قاسم بن محمدؒ عطاؒ لیثؒ ابن علیہؒ ابن حزمؒ اور اہل حدیث کا مذہب یہ ہے کہ بڑے آدمی کو اگرچہ داڑھی مونچھ نکل آئی ہو دودھ پلا دینے سے حرمت ثابت ہو جاتی ہے ان حضرات کی دلیل حدیث باب ہے جو حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ حضرت حذیفہؓ کی بیوی کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم سالم کو دودھ پلا دو انہوں نے پانچ چسکاری دودھ پلا دیا اور وہ ان کے لڑکے کی طرح شمار ہونے لگا۔ جمہور کی دلیل اور حدیث عائشہؓ کا جواب یہ ہے کہ اس حدیث کے علاوہ دیگر احادیث میں اس بات کی تصریح موجود ہے کہ مقتضی تحریم (حرمت کا تقاضا کرنے والی) وہی رضاعت ہے کہ جو صغیر سنی میں ہو۔ (۱) طبرانی نے بصحیح صغیر میں حضرت علیؓ سے روایت کیا ہے **قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا رضاع بعد فصال و لايتم بعد حلم**: کہ دودھ چھٹنے کے بعد رضاعت نہیں اور بلوغ کے بعد یتیمی نہیں۔ (۲) سنن ابن ماجہ میں حدیث نمبر ۱۹۴۵ ہے کہ ایک دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ کے یہاں تشریف لائے جبکہ ان کے پاس بیٹھا ہوا تھا آپ کو گویا یہ ناگوار ہوا حضرت عائشہؓ نے عرض کیا کہ یہ میرا دودھ شریک بھائی ہے۔ آپ نے فرمایا دیکھ لو تمہارا بھائی کون ہو سکتا ہے کیونکہ رضاعت کا اعتبار بھوک کے وقت ہے۔ (۳) ابن ماجہ کی حدیث ۱۹۴۶ میں جمہور کی دلیل ہے عبداللہ بن زبیرؓ کی روایت ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ جو دودھ پیٹ کو اس طرح سیر کر دے جس طرح کسی بھوکے پیٹ کو غذا سیر کر دے اور وہ دودھ بچہ کی انتڑیوں میں غذا کی جگہ حاصل کر لے۔ ان کے علاوہ بھی احادیث موجود ہیں جن سے جمہور علماء رحمہم اللہ استدلال لیتے ہیں۔ رہا سالمؓ کا مذکورہ بالا قصہ جس سے ابن حزم اور اہل حدیث نے استدلال کیا ہے۔ سو بقول حافظ ابن حجرؒ علماء نے اس کے چند جوابات دیئے ہیں۔ (۱) یہ حکم منسوخ ہے محب طبری نے احکام میں اسی پر جزم کیا ہے۔ (۲) یہ حضرت سالمؓ کی خصوصیت تھی جیسا کہ حضرت ام سلمہؓ اور دوسری ازواج مطہرات کے الفاظ حدیث نمبر ۱۹۴۷ موجود ہیں۔ (۳) جواب یہ ہے کہ اس میں حرمت رضاعت ثابت ہونے کا یہ مطلب نہیں ہے کہ حضرت عائشہؓ کے نزدیک مدت رضاعت کے بعد بھی دودھ پینے سے نکاح کرنا حرام ہو جاتا ہے کیونکہ اس باب کے خلاف خود حضرت عائشہؓ کا یہ ارشاد نقل کر رہی ہیں اس لئے وہ اس کی قائل کیسے ہو سکتی تھیں۔ البتہ ان کا خیال یہ تھا کہ اگر کسی عورت نے بچہ کو مدت رضاعت کے بعد دودھ پلایا تو اس بچہ کے بالغ ہونے کے بعد اس عورت کو اس کے سامنے آنا اور اس سے بات چیت کرنا جائز ہے۔

۳۷ : بَابُ لَا رِضَاعَ بَعْدَ فِصَالٍ

باب: دودھ چھوٹنے کے بعد رضاعت نہیں

۱۹۴۵ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ . ثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ ' عَنْ اَشْعَثَ ابْنِ اَبِی الشَّعْثَاءِ عَنْ اَبِيْهِ ' عَنْ مَسْرُوْقٍ ' عَنْ عَائِشَةَ ' اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا وَعِنْدَهَا رَجُلٌ . فَقَالَ مَنْ هٰذَا ؟ قَالَتْ هٰذَا

۱۹۴۵: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لائے ان کے پاس ایک مرد تھا فرمایا یہ کون ہے؟ عرض کیا میرا بھائی ہے۔ فرمایا: غور کرو تم کن کو اپنے پاس آنے دیتی ہو اس

اخیٰ. قَالَ انْظُرْوا منْ تُدخلن عليْكُنّ . فانّ الرّضاعة منَ الْمجاعة .

لئے کہ رضاعت اسی وقت ہوتی ہے جب بچہ کی غذا دودھ ہو (یعنی بچپن میں)۔

۱۹۴۶ : حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ وَهْبٍ . اَخْبَرَنِیْ ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ اَبِی الْاَسْوَدِ عَنْ عُرْوَةَ ' عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ ' اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا رضاع اِلَّا مَا فَتَقَ الْاَمْعَاءَ .

۱۹۴۶: حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: رضاعت وہی ہے جو آنتیں چیرے۔ (کم سنی میں ہو یعنی جتنی مدت فقہاء کرام نے بتائی ہے اُس کے اندر ہو)۔

۱۹۴۷ : حدّثنا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ الْمِصْرِیُّ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ لَهِيْعَةَ ' عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِیْ حَبِيْبٍ وَعقيْلٍ عنِ ابْنِ شِهَابٍ. اَخْبَرَنِیْ اَبُوْ عُبَيْدَةَ ابْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ زَمْعَةَ ' عَنْ اُمِّهٖ زَيْنَبَ بِنْتِ اَبِیْ سَلَمَةَ ' اَنَّهَا اَخْبَرَتْهُ اَنَّ اَزْوَاجَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلَّهُنَّ خَالَفْنَ عَائِشَةَ وَاَبَيْنَ اَنْ يُدْخَلَ عَلَيْهِنَّ اَحَدٌ بِمِثْلِ رَضَاعَةِ سَالِمٍ مَوْلٰى اَبِیْ حُذَيْفَةَ وَقُلْنَ وَمَا يُدْرِيْنَا؟ لَعَلَّ ذٰلِكَ كَانَتْ رُخْصَةً لِسَالِمٍ وَحْدَهٗ .

۱۹۴۷: حضرت زینب بنت ابی سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام ازواج مطہرات نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی مخالفت کی اور انہوں نے حذیفہ کے غلام سالم کی طرح رضاعت کر کے اپنے پاس (اسی طرح باقی عورتوں کے پاس بھی) آنے جانے سے منع فرمایا اور سب نے کہا کیا خبر یہ صرف اکیلے سالم کے لئے رخصت ہو (باقیوں کے لئے ایسا حکم نہ ہو)۔

تشریح ☆ یہ احادیث جمہور ائمہ رحمہم اللہ کی دلیل ہیں۔

۳۸ : بَابُ لَبَنِ الْفَحْلِ

باب: مرد کی طرف سے دودھ

۱۹۴۸ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ' عَنِ الزُّهْرِیِّ ' عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا ' قَالَتْ اَتَانِیْ عَمِّیْ مِنَ الرَّضَاعَةِ اَفْلَحُ بْنُ اَبِیْ قُعَيْسٍ يَسْتَاْذِنُ عَلَیَّ بَعْدَ مَا ضُرِبَ الْحِجَابُ . فَاَبَيْتُ اَنْ اٰذَنَ لَهٗ. حَتّٰى دَخَلَ عَلَیَّ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّهٗ عَمُّكِ فَاْذَنِیْ لَهٗ فَقُلْتُ اِنَّمَا اَرْضَعَتْنِی الْمَرْاَةُ وَلَمْ يُرْضِعْنِی الرَّجُلُ؟ قَالَ تَرِبَتْ يَدَاكِ اَوْ يَمِيْنُكِ .

۱۹۴۸: حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ پردہ کا حکم نازل ہونے کے بعد میرے رضاعی چچا افلح بن قعیس میرے پاس آئے اندر آنے کی اجازت چاہی میں نے اجازت دینے سے انکار کیا۔ یہاں تک کہ نبیؐ میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا: وہ تمہارے چچا ہیں انکو اجازت دیدو۔ میں نے عرض کیا مجھے عورت نے دودھ پلایا ہے مرد نے تو نہیں پلایا فرمایا تیرے ہاتھ خاک آلود ہوں۔

۱۹۴۹ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ . ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ نُمَيْرٍ ' عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا ' قَالَتْ جَاءَ عَمِّیْ مِنَ الرَّضَاعَةِ يَسْتَاْذِنُ

۱۹۴۹: حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میرے رضاعی چچا آئے میرے پاس آنے کی اجازت طلب کی میں نے اجازت دینے سے انکار کر دیا تو رسول اللہ ﷺ نے

عَلَيَّ فَابَيْتُ اَنْ اٰذَنَ لَهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْيَلِجْ عَلَيْكِ عَمُّكِ فَقُلْتُ اِنَّمَا اَرْضَعَتْنِي الْمَرْاَةُ وَلَمْ يُرْضِعْنِي الرَّجُلُ . قَالَ اِنَّهُ عَمُّكِ . فَلْيَلِجْ عَلَيْكِ .

فرمایا: تمہارے چچا تمہارے پاس آ سکتے ہیں۔ میں نے عرض کیا مجھے تو عورت نے دودھ پلایا ہے مرد نے نہیں پلایا۔ آپ نے فرمایا: وہ تمہارے چچا ہیں تمہارے پاس آ سکتے ہیں۔

۳۹ : بَابُ الرَّجُلِ يُسْلِمُ وَعِنْدَهُ اُخْتَانِ

باب: مرد اسلام لائے اور اس کے نکاح میں دو بہنیں ہوں

۱۹۵۰ : حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ ابْنِ حَرْبٍ عَنْ اِسْحٰقَ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ فَرْوَةَ ' عَنْ اَبِيْ وَهْبٍ الْجَيْشَانِيِّ ' عَنْ اَبِيْ خِرَاشٍ الرُّعَيْنِيِّ عَنِ الدَّيْلَمِيِّ ' قَالَ قَدِمْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدِيْ اُخْتَانِ تَزَوَّجْتُهُمَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَقَالَ اِذَا رَجَعْتَ فَطَلِّقْ اِحْدَاهُمَا .

۱۹۵۰ : حضرت دیلمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور میرے نکاح میں دو بہنیں تھیں جن سے جاہلیت میں نکاح کیا تھا آپ نے فرمایا: واپس جاؤ تو ان میں سے ایک کو طلاق دے دینا۔

۱۹۵۱ : حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى . ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ . اَخْبَرَنِي ابْنُ لَهِيْعَةَ ' عَنْ اَبِيْ وَهْبٍ الْجَيْشَانِيِّ حَدَّثَهُ اَنَّهُ سَمِعَ الضَّحَّاكَ بْنَ فَيْرُوْزَ الدَّيْلَمِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْهِ ' قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ اَسْلَمْتُ وَتَحْتِيْ اُخْتَانِ . قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيْ طَلِّقْ اَيَّتَهُمَا شِئْتَ .

۱۹۵۱ : حضرت فیروز دیلمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا اے اللہ کے رسول میں مسلمان ہو گیا ہوں اور میرے نکاح میں دو بہنیں ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: ان میں سے جس ایک کو چاہو طلاق دے دو۔

تشریح ☆ ان احادیث سے ثابت ہوا کہ دو بہنیں ایک شخص کے نکاح میں اکٹھی نہیں رہ سکتیں۔

۴۰ : بَابُ الرَّجُلِ يُسْلِمُ وَعِنْدَهُ اَكْثَرُ مِنْ اَرْبَعِ نِسْوَةٍ

باب: مرد مسلمان ہوا اور اس کے نکاح میں چار سے زائد عورتیں ہوں

۱۹۵۲ : حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ ثَنَا هُشَيْمٌ عَنِ ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى ' عَنْ حُمَيْضَةَ بِنْتِ الشَّمَرْدَلِ ' عَنْ قَيْسِ بْنِ الْحَارِثِ ' قَالَ اَسْلَمْتُ وَعِنْدِيْ ثَمَانُ نِسْوَةٍ . فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ ذٰلِكَ لَهُ ' فَقَالَ اخْتَرْ مِنْهُنَّ اَرْبَعًا .

۱۹۵۲ : حضرت قیس بن حارث رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں اسلام لایا تو میری آٹھ بیویاں تھیں۔ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور یہ بات عرض کی۔ فرمایا: ان میں سے چار کا انتخاب کرلو۔

۱۹۵۳ : حدثنا يحيى بن حكيم . ثنا محمد ابن جعفر . ثنا معمر عن الزهري عن سالم عن ابن عمر ' قال اسلم غيلان بن سلمة وتحته عشر نسوة . فقال له النبي صلى الله عليه وسلم خذ منهن اربعا .

۱۹۵۳ : حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ غیلان بن سلمہ مسلمان ہوئے تو ان کی دس بیویاں تھیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے ارشاد فرمایا: ان میں سے چار رکھ لو۔

۴۱ : باب الشرط في النكاح

باب: نکاح میں شرط کا بیان

۱۹۵۴ : حدثنا عمرو بن عبد الله ومحمد ابن اسماعيل ' قالا ثنا ابو اسامة ' عن عبد الحميد بن جعفر ' عن يزيد بن ابي حبيب ' عن مرثد بن عبد الله عن عقبة ابن عامر ' عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ان احق الشرط ان يوفى به ما استحللتم به الفروج .

۱۹۵۴ : حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سب سے زیادہ جس شرط کو پورا کرنا ضروری ہے وہ وہ شرط ہے جس کی بنیاد پر تم (اپنے لیے) فرجوں کو حلال کرو۔

۱۹۵۵ : حدثنا ابو كريب ثنا ابو خالد عن ابن جريج ' عن عمرو بن شعيب ' عن ابيه عن جده ' قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما كان من صداق او حباء او هبة قبل عصمة النكاح فهو لها وما كان بعد عصمة النكاح فهو لمن اعطيه او حبي واحق ما يكرم الرجل به ابنته او اخته .

۱۹۵۵ : حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسولؐ نے فرمایا: نکاح بندھنے سے قبل جو بھی مہر' تحفہ' ہدیہ ہو وہ بیوی کا ہے اور جو نکاح بندھنے کے بعد ہو تو وہ اسکا ہے جسے دیا گیا یا ہبہ کیا گیا اور سب سے زیادہ آدمی کا اعزاز جس کی وجہ سے کیا جائے اسکی بیٹی یا بہن ہے۔

۴۲ : باب الرجل يعتق امته ثم يتزوجها

باب: مرد اپنی باندی کو آزاد کر کے اس سے شادی کر لے

۱۹۵۶ : حدثنا عبد الله بن سعيد ' ابو سعيد الاشج . ثنا عبدة بن سليمان ' عن صالح بن صالح بن حي . عن الشعبي ' عن ابي بردة ' عن ابي موسى ' قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من كانت له جارية فادبها فاحسن ادبها . وعلمها فاحسن تعليمها . ثم اعتقها وتزوجها فله اجران وايما رجل من اهل الكتاب امن بنبيه وامن بمحمد فله اجران ' وايما عبد مملوك ادى

۱۹۵۶ : حضرت ابو موسیٰؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کی باندی ہو وہ اسے اچھے انداز سے آداب سکھائے اور اچھے انداز سے اس کی تعلیم و تربیت کرے پھر اسے آزاد کر کے اس سے شادی کر لے اسے دوہرا اجر ملے گا اور جو بھی کتابی مرد اپنے نبی پر ایمان لائے اور محمد (ﷺ) پر ایمان لائے اسے دوہرا اجر ملے گا اور جو بھی مملوک غلام اللہ کے فرائض ادا کرے اور

حق اللّٰہ علیہ وحق موالیہ ' فلہ اجران .

اپنے آقاؤں کا حق ادا کرے اس کو دوہرا اجر ملے گا۔

قال صالح قال الشعبی : قد اعطیتکھا بغیر شیء. ان کان الراکب لیرکب فیما دونھا الی المدینۃ .

اس حدیث کے راوی صالح کہتے ہیں کہ میرے استاذ امام شعبیؒ نے فرمایا یہ حدیث میں نے تمہیں بلا معاوضہ مفت ہی میں دے دی حالانکہ اس سے کم بات معلوم کرنے کے لئے بھی مدینہ کا سفر کرنا پڑتا تھا۔

۱۹۵۷ : حدثنا احمد بن عبدۃ. ثنا حماد بن زید . ثنا ثابت وعبد العزیز ' عن انس رضی اللّٰہ تعالی عنہ ' قال صارت صفیۃ لدحیۃ الکلبی' ثم صارت لرسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم بعد فتزوجھا وجعل عتقھا صداقھا. قال حماد فقال عبد العزیز لثابت یا ابا محمد ! انت سالت انسا ما امھرھا ؟ قال امھرھا نفسھا .

۱۹۵۷: حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ صفیہ (جب خیبر میں قید ہوئیں تو) سیدہ کلبی کے حصہ میں آئیں پھر بعد میں رسول اللہ کو مل گئیں تو آپؐ نے ان سے شادی کر لی اور آزادی کو انکا مہر قرار دیا۔ حماد کہتے ہیں کہ عبدالعزیز نے ثابت سے کہا آپ نے انسؓ سے پوچھا تھا کہ رسول اللہؐ نے صفیہ کو کیا مہر دیا؟ فرمایا: انکی ذات (آزادی) مہر میں دی۔

۱۹۵۸ : حدثنا جبیش بن مبشر. ثنا یونس ابن محمد بن زید' عن ایوب' عن عکرمۃ عن عائشۃ' ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم اعتق صفیۃ ' وجعل عتقھا صداقھا ' وتزوجھا.

۱۹۵۸: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کو آزاد کیا اور آزادی کو ہی ان کا مہر قرار دے کر ان سے شادی کر لی۔

۴۳ : باب تزویج العبد بغیر اذن سیدہ

باب: آقا کی اجازت کے بغیر غلام کا شادی کرنا

۱۹۵۹ : حدثنا ازھر بن مروان . ثنا عبد الوارث بن سعید . ثنا القاسم بن عبد الواحد . عن عبد اللّٰہ بن محمد بن عقیل ' عن ابن عمر ' قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم اذا تزوج العبد بغیر اذن سیدہ . کان عاھرا .

۱۹۵۹: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: غلام اپنے آقا کی اجازت کے بغیر شادی کر لے تو وہ زانی ہوگا۔

۱۹۶۰ : حدثنا محمد بن یحیی وصالح بن محمد بن یحیی بن سعید . قالا ثنا ابو غسان مالک بن اسماعیل . ثنا مندل عن ابن جریج عن موسی بن عقبۃ عن نافع ' عن ابن عمر قال قال رسول اللّٰہ ایما عبد تزوج بغیر اذن موالیہ' فھو زان.

۱۹۶۰: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو غلام بھی مالکوں کی اجازت کے بغیر شادی کر لے وہ زانی ہے۔

۴۴ : بَابُ النَّهْيِ عَنْ نِكَاحِ الْمُتْعَةِ

باب: نکاحِ متعہ سے ممانعت

۱۹۶۱ : حدثنا محمّد بن يحيى . ثنا بشر بن عمر . ثنا مالك بن انس ، عن ابن شهاب عن عبد الله والحسن ابنى محمّد بن علي ، عن ابيهما ، عن علي بن ابي طالب ، ان رسول الله نهى عن متعة النساء يوم خيبر وعن لحوم الحمر الانسية .

۱۹۶۱ : حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن عورتوں کے ساتھ متعہ سے اور پالتو گدھوں کے گوشت سے منع فرمایا۔

۱۹۶۲ : حدثنا ابو بكر بن ابي شيبة . ثنا عبدة ابن سليمان ، عن عبد العزيز بن عمر ، عن الربيع بن سبرة ، عن ابيه ، قال خرجنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في حجة الوداع . فقالوا يا رسول الله صلى الله عليه وسلم ! ان العزبة قد اشتدت علينا . قال فاستمتعوا من هذه النساء . فاتيناهن . فابين ان ينكحنا الا ان نجعل بيننا وبينهن اجلا . فذكروا ذلك للنبي صلى الله عليه وسلم فقال اجعلوا بينكم وبينهن اجلا . فخرجت انا وابن عم لي . معه برد ومعي برد . وبرده اجود من بردي وانا اشب منه . فاتينا على امراة فقالت برد كبرد ، فتزوجتها فمكثت عندها تلك الليلة . ثم غدوت ورسول الله صلى الله عليه وسلم قائم بين الركن والباب وهو يقول ايها الناس ! اني قد كنت اذنت لكم في الاستمتاع . الا وان الله قد حرمها الى يوم القيامة . فمن كان عنده منهن شيء فليخل سبيلها . ولا تاخذوا مما اتيتموهن شيئا .

۱۹۶۲ : حضرت سبرہؓ فرماتے ہیں کہ ہم حجۃ الوداع میں گئے لوگوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول گھر سے دُوری ہمارے لئے سخت گراں ہو رہی ہے۔ آپ نے فرمایا: پھر ان عورتوں سے نکاح کر کے فائدہ اُٹھا۔ ہم ان عورتوں کے پاس گئے تو انہوں نے باہمی مدت مقرر کئے گئے نکاح کرنے سے انکار کر دیا۔ صحابہؓ نے رسول اللہؐ سے اس کا تذکرہ کیا۔ آپ نے فرمایا: پھر باہمی مدت مقرر کرلو تو میں اور میرا ایک چچازاد بھائی نکلے میرے پاس بھی ایک چادر تھی اور اس کے پاس بھی لیکن اسکی چادر میری چادر سے عمدہ تھی البتہ میں اس کی بہ نسبت زیادہ جوان تھا۔ اس عورت نے کہا: چادر تو چادر کی طرح ہے سو میں نے اس سے شادی کر لی میں اس رات اسکے پاس ٹھہرا۔ صبح آیا تو نبیؐ رکن اور باب کے درمیان کھڑے ہوئے فرما رہے تھے اے لوگو! میں نے تمہیں متعہ کی اجازت دی تھی غور سے سنو اللہ نے قیامت تک کیلئے متعہ حرام فرما دیا اسلئے جسکے پاس کوئی متعہ والی عورت ہو اسکا رستہ چھوڑ دے اور جو تم نے انہیں دیا اُس میں سے کچھ واپس نہ لو۔

۱۹۶۳ : حدثنا محمّد بن العسقلاني ثنا الفريابي عن ابان بن ابي حازم ، عن ابي بكر بن حفص ، عن ابن عمر قال لما ولي عمر بن الخطاب ، خطب الناس فقال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذن لنا في المتعة ثلاثا ، ثم حرمها والله ! لا اعلم احدا يتمتع وهو محصن

۱۹۶۳ : حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں جب حضرت عمر بن خطابؓ خلیفہ بنے تو لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: بلاشبہ رسول اللہ ﷺ نے تین مرتبہ ہمیں متعہ کی اجازت دی پھر اسے حرام قرار دے دیا۔ اللہ کی قسم جس کے متعلق معلوم ہوا کہ متعہ کرتا ہے اور وہ محصن ہوا تو میں اس کو

إلَّا رجمتُهُ بالحجارة إلّا انْ يأتيني بأربعةٍ يشهدُوْن وانّ رسُوْل اللّٰه (صلّى اللّٰه عليْه وسلّم) احلّها بعْد إذ حرّمها.

سنگسار کروں گا۔ اِلّا یہ کہ میرے پاس چار گواہ لائے جو گواہی بھی دیں کہ اللہ کے رسول نے اسے حرام کرنے کے بعد پھر حلال بتایا۔

تشریح ☆ متعہ یہ ہے کہ ایک میعاد معین تک نکاح کرے۔ مثلاً ایک دن دو دن یا ایک ہفتہ یا ایک مہینہ ایک سال یہ حرام ہے۔ شرح السنہ میں ہے کہ علماء رحمہم اللہ نے متعہ کے حرام ہونے پر اتفاق کیا ہے گویا تمام مسلمانوں کا اس کی حرمت پر اجماع ہے اسلام کے ابتدائی زمانہ میں کچھ دن کے لئے اس کی اباحت ضرور ہوئی تھی جو شخص بہ سبب تجرد جنسی ہیجان کی وجہ سے حالت اضطرار کو پہنچ گیا ہو اس کے لئے اجازت تھی کہ وہ متعہ کر لے لیکن بعد میں قیامت تک کے لئے حرام کر دیا گیا۔ حضرت علیؓ سے اس کی حرمت مروی ہے۔ قاضی عیاض وغیرہ نے ذکر کیا ہے کہ متعہ صرف روافض اور شیعہ کے نزدیک جائز ہے جو آیت: ﴿فما استمتعتم به منهن فاتوهن اجورهن﴾ فریضہ سے استدلال کرتے ہیں کہ اس میں استمتاع کا ذکر ہے نہ کہ نکاح کا اور استمتاع ہی متعہ ہے نیز اس میں اجر دینے کا حکم ہے اور اجر نکاح متعہ میں دیا جاتا ہے نہ نکاح میں لیکن صحابہ کرامؓ اور فقہاء عظام بلکہ جمیع امت مسلمہ کا اس پر اجماع ہے کہ متعہ بالکل حرام ہے اس کی حرمت پر استدلال کرتے ہوئے صاحب بدائع نے کہا ہے کہ لنا الكتاب والسنة والاجماع والقياس کہ ہمارے پاس کتاب وسنت واجماع اور قیاس ہیں اس کے بعد قرآن کریم کی یہ آیت پیش کی ہے: **﴿والذين هم لفروجهم حافظون الا على ازواجهم او ما ملكت ايمانهم فانهم غير ملومين o فمن ابتغى وراء ذلك فاولئك هم العادون﴾** (اور جو اپنی شہوت کی جگہ کو تھامتے ہیں مگر اپنی عورتوں پر یا اپنے ہاتھ کے مال باندیوں پر سو ان پر کچھ الزام نہیں پھر جو کوئی ڈھونڈے اس کے سوا سو وہی ہیں حد سے بڑھنے والے۔ اس میں حق تعالیٰ شانہ نے نکاح اور ملک یمین کے علاوہ قضاء شہوت کا کوئی راستہ ڈھونڈنے والے کو حلال کی حد سے آگے نکل جانے والا قرار دیا ہے اور اب ایسا جہاں زنا' لواطت' وطی بہائم و عاریت جواری اجماعاً اور بعض کے نزدیک استمتاع بالید وغیرہ جیسی صورتیں آ گئیں وہیں متعہ بھی آ گیا اس لئے کہ متعہ نہ نکاح ہے نہ ملک یمین کی ملک یمین نہ ہونا تو ظاہر ہے اور نکاح اس لئے نہیں کہ اول تو متعہ پر لفظ نکاح کا اطلاق نہ عرفاً سنا گیا ہے اور نہ شریعت میں وارد ہے دوسرے یہ کہ نکاح کی کچھ مخصوص شرائط ہیں جن کے نہ ہونے سے نکاح نکاح ہی نہیں رہتا۔ متعہ وقت گزرنے پر ختم ہو جاتا اور نکاح ہمیشہ باقی رہتا ہے۔ (۲) نکاح فراش ہوتا ہے جس کے ذریعہ بچہ کا نسب دعویٰ کے بغیر ہی ثابت ہوتا ہے اس کے برخلاف جو لوگ متعہ کے قائل ہیں وہ صاحب متعہ سے نسب ثابت نہیں کرتے۔ (۳) منکوحہ بیوی کو دخول کرنا بوقت جدائی عدت کو واجب کرتا ہے اور موت سے بھی عدت واجب ہو جاتی ہے دخول ہو یا نہ ہوا اور متعہ سے وفات کی عدت واجب نہیں ہوتی۔ (۴) نکاح کی وجہ سے میاں بیوی ایک دوسرے کے وارث ہوتے ہیں اور متعہ میں ایک دوسرے کے وارث نہیں ہوتے بہرکیف نکاح کے یہ مخصوص احکام ہیں جو متعہ میں نہیں ہیں معلوم ہوا کہ متعہ نکاح نہیں ہے پس یہ حرام ہے۔ مضمرات میں ہے کہ جو شخص متعہ کو حلال جانے وہ کافر ہے امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ میں نہیں جانتا کہ اللہ نے کسی شے کو

حلال کر کے حرام کیا ہو سوائے متعہ کے' پھر بڑی عجیب بات ہے کہ شیعوں کی کتابوں میں انہی کی احادیث صحیحہ میں ائمہ سے متعہ کی حرمت منقول ہیں مگر وہ نہ صرف حرمت متعہ کے حلال ہونے پر اصرار کرتے ہیں بلکہ اس کے فضائل بھی بیان کرتے ہیں اور مزید ستم ظریفی یہ ہے کہ وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ متعہ کو دراصل حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حرام کیا ہے حالانکہ یہ بالکل غلط ہے ہماری طرف سے صرف اتنا کہنا کافی ہے کہ ان کے لئے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی حدیث قابل عبرت ہے جس میں صریح ممانعت ہے اور وہ صحیحین میں بھی موجود ہے اور شیعہ حضرات کا یہ اصول ہے کہ اختلافی مسائل میں حضرت علی رضی اللہ عنہ اور آل بیت کی طرف مراجعت ضروری سمجھتے ہیں۔ احادیث کے علاوہ اجماع صحابہ بھی ہے کہ متعہ حرام ہے اس پر ایک سوال ہوسکتا ہے کہ ابن عباسؓ متعہ کے جائز ہونے کے قائل ہیں پھر اجماع کہاں ہوا؟ جواب یہ ہے کہ حضرت ابن عباسؓ کا رجوع ثابت ہے چنانچہ امام ترمذیؒ نے جامع میں حضرت ابن عباسؓ سے روایت کیا ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ متعہ (کا جواز) ابتداء اسلام میں تھا جب کوئی مرد کسی شہر میں جاتا اور وہاں اس کی شناسائی نہ ہوتی تو وہاں کسی عورت سے اتنی مدت کے لئے نکاح کر لیتا جتنی مدت اس کو ٹھہرنا ہوتا چنانچہ وہ عورت اس کے سامان کی دیکھ بھال کرتی اور اس کا کھانا پکاتی یہاں تک کہ جب یہ آیت نازل ہوئی: الا علی ازواجهم او ما ملكت ايمانهم. تو حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ ان دونوں (یعنی بیوی اور لونڈی) کی شرمگاہ کے علاوہ ہر شرمگاہ حرام ہے۔ شیخ حازمی نے کتاب الناسخ والمنسوخ میں بالا سناد سعید بن جبیرؒ سے روایت کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباسؓ سے یہ عرض کیا: حضرت! آپ کے فتاویٰ تو شہرہ آفاق ہو گئے ہیں اور شعراء چٹکیاں لینے لگے۔ آپ نے دریافت کیا کیا ہوا؟ میں نے شاعر کے اشعار سنائے یہ سن کر آپ نے فرمایا: سبحان اللہ! بخدا میں نے اس کا فتویٰ نہیں دیا میرے نزدیک تو متعہ بالکل ایسے ہی حرام ہے جیسے خون' مردار اور خنزیر کا گوشت کہ یہ چیزیں سوائے مضطر کے کسی کے لئے جائز نہیں۔

۴۵ : بَابُ الْمُحْرِمِ يَتَزَوَّجُ

باب: محرم شادی کرسکتا ہے

۱۹۶۴ : حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ' ثَنَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ ' ثَنَا جَرِيْدُ بْنُ حَازِمٍ . ثَنَا اَبُوْ فَزَارَةَ ' عَنْ يَزِيْدَا بْنِ الْاَصَمِّ . حَدَّثَتْنِيْ مَيْمُوْنَةُ بِنْتُ الْحَارِثِ . اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَهَا وَهُوَ حَلَالٌ .

قَالَ وَكَانَتْ خَالَتِيْ وَخَالَةَ (رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا) ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا.

۱۹۶۴: ام المؤمنین حضرت میمونہ بنت الحارث رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے شادی اس حال میں کی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم حلال تھے۔

یزید کہتے ہیں کہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا میری اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی خالہ ہیں۔

۱۹۶۵ : حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ. ثَنَا سُفْيَانُ ابْنُ عُيَيْنَةَ ' عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ ' عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ ' عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ' اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَكَحَ وَهُوَ مُحْرِمٌ .

۱۹۶۵: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بحالتِ احرام نکاح کیا۔

١٩٦٦ : حدثنا محمد بن الصباح ثنا عبد الله ابن رجاء المكي ' عن مالك بن انس ' عن نافع ' عن نبيه بن وهب ' عن ابان بن عثمان ابن عفان ' عن ابيه ' قال قال رسول الله ﷺ المحرم لاينكح ولا ينكح ولا يخطب .

١٩٦٦: حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: محرم نہ اپنا نکاح کرے نہ دوسرے کا نکاح کرے نہ ہی نکاح کا پیغام بھیجے۔

تشریح ☆ اس مسئلہ میں اختلاف ہے کہ محرم اور محرمہ حالت احرام میں نکاح کرسکتا ہے یا نہیں ائمہ ثلاثہ کے نزدیک جائز نہیں اگر کریں گے تو نکاح باطل ہوگا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ اسی کے قائل ہیں امام ابوحنیفہؒ اور آپ کے اصحاب کے نزدیک جائز ہے صحابہ میں سے حضرت ابن عباسؓ ابن مسعودؓ انس بن مالکؓ اور جمہور تابعین ابراہیم نخعی' سفیان ثوری' عطاء بن ابی رباح' حکم بن عتبہ' حماد بن ابی سلیمان' عکرمہ' مسروق بھی اسی کے قائل ہیں البتہ صحبت کرنا جائز نہیں تاوقتیکہ احرام سے حلال نہ ہو جائیں۔ احناف کی دلیل حدیث ابن عباس ہے جس کی تخریج ائمہ ستہ نے کی ہے اور سنن ابن ماجہ حدیث ١٩٦٥ میں ہے: ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نکح وھو محرم. بخاری کی روایت میں یہ اضافہ بھی ہے: وبنی بھا وھو حلال وماتت بسرف: کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جماع کیا ہے احرام سے باہر اسی طرح بزار نے مسند میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے: انہ علیہ السلام تزوج میمونۃ وھو محرم واحتجم وھو محرم کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام کی حالت میں نکاح کیا اور سینگی بھی احرام کی حالت میں لگوائی۔ علامہ سہیلی الروض الانف میں فرماتے ہیں کہ اس سے حضرت عائشہؓ کی مراد نکاح میمونہ ہے لیکن آپ نے ان کا نام ذکر نہیں کیا۔ حضرت ابن عباسؓ وغیرہ کی روایات کے معارض حضرت یزید بن الاحم کی روایت ہے جس میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت میمونہ سے حلال ہونے کے وقت نکاح کیا۔ یہ روایت اور صحابہ سے حدیث کی دوسری کتب میں بھی موجود ہے لیکن اس کا جواب یہ ہے کہ یزید بن احم کی روایت کا وہ درجہ نہیں جو حضرت ابن عباسؓ کی روایت کا ہے کیونکہ وہ ائمہ ستہ (حدیث کے چھ اماموں) کی متفق علیہ روایت ہے بخلاف روایت یزید بن احم کہ اس کو نہ امام بخاری نے لیا ہے اور نہ امام نسائی نے پھر حفظ و اتقان میں یزید بن احم حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے برابر نہیں ہو سکتے۔ مذکورہ بالا تقریر سے یہ بات واضح ہے کہ نکاح محرم کے جواز و عدم جواز دونوں کی بابت حدیث موجود ہے۔ چنانچہ حدیث حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ممانعت پر دال ہے اور حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما اباحت و اجازت پر اب ان میں سے کسی ایک کو رد کرنے کے بجائے ترجیح و تطبیق کا طریق ہی اولیٰ ہے۔ اب اگر ترجیح کا طریق اختیار کیا جائے تو کئی وجوہ سے حدیث ابن عباسؓ ہی راجح قرار پاتی ہے۔ (١) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی حدیث کو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث اور حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تائید حاصل ہے اور وہ نصوص قرآن ﴿فانکحوا ما طاب لکم﴾ اور ﴿وانکحوا الایامی منکم﴾ وغیرہ کے موافق بھی ہے جو مطلق اباحت نکاح پر دلالت کر رہی ہیں پس عدم احرام کی شرط لگانا خبر واحد کے ذریعہ سے کتاب اللہ پر زیادتی ہے جو جائز نہیں۔ (٢) اصول میں یہ بات طے شدہ ہے کہ جب دو حدیثوں میں تعارض ہو تو اقوال

صحابہؓ کی طرف پھر قیاس کی طرف رجوع کیا جائے گا۔اب اگر اقوال صحابہ کو دیکھا جائے تو وہ مختلف ہیں چنانچہ حضرت عمرؓ وعلی اگر شوافع کے ساتھ ہیں تو حضرت ابن عباسؓ و ابن مسعودؓ اور حضرت انسؓ بن مالک احناف کے ساتھ ہیں اور اگر قیاس کی طرف رجوع کیا جائے تو وہ احناف کے موافق ہے اس لئے جس طرح خرید وفروخت حالت احرام میں جائز ہے اور دونوں ایک جیسے ہیں ایجاب وقبول ہیں۔ لہٰذا نکاح بھی حالت احرام میں جائز ہونا چاہئے۔ اور اگر دونوں متعارض حدیثوں میں تطبیق کا طریق اختیار کیا جاسکتا ہے صاحب ہدایہ فرماتے ہیں کہ حدیث عثمان میں نکاح کے لغوی معنی (وطی) مراد ہیں مطلب یہ ہے کہ حالت احرام میں وطی کرنا ممنوع ہے پس حدیث کا ترجمہ یہ ہوگا کہ نہ محرم وطی کرے اور نہ محرمہ عورت اپنے شوہر کو وطی پر قدرت دے اور کوئی وجہ نہیں یہ معنی اختیار کرنے میں۔ (واللہ اعلم)۔

٤٦ : بَابُ الْاَكْفَاءِ

باب: نکاح میں ہمسر اور برابر کے لوگ

١٩٦٧ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شَابُوْرِ الرَّقِّيُّ. ثَنَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنِ سُلَيْمَانَ الْاَنْصَارِيُّ ' اَخُوْ فُلَيْحٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ ' عَنِ ابْنِ وَثِيْمَةَ الْبَصْرِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ' قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَتَاكُمْ مَنْ تَرْضَوْنَ خُلُقَهُ وَدِيْنَهُ فَزَوِّجُوْهُ .اِلَّا تَفْعَلُوْا تَكُنْ فِتْنَةٌ فِي الْاَرْضِ وَفَسَادٌ عَرِيْضٌ .

١٩٦٧: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تمہارے پاس ایسا رشتہ آئے جس کے اخلاق اور دینی حالت تمہیں پسند ہو تو اس کا نکاح کر دو اگر نہ کرو گے تو زمین میں فتنہ اور بڑا بگاڑ ہوگا۔

١٩٦٨ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ ثَنَا الْحٰرِثُ بْنُ عِمْرَانَ الْجَعْفَرِيُّ ' عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ' عَنْ اَبِيْهِ ' عَنْ عَائِشَةَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَخَيَّرُوْا لِنُطَفِكُمْ وَانْكِحُوا الْاَكْفَاءَ وَانْكِحُوْا اِلَيْهِمْ .

١٩٦٨: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنے نطفوں کے لئے (اچھی عورتوں کا) انتخاب کرو اور کفو عورتوں سے نکاح کرو اور کفو مردوں کے نکاح میں دو۔

تشریح ☆ کفو کا معنیٰ ہے ہمسر جیسا کہ قرآن کریم میں ہے ولم یکن له کفوا احد : کہ اللہ تعالیٰ کا کوئی ہمسر نہیں۔ بابت نکاح میں کفو وکفاءت سے مراد ایک مخصوص برابری ہے جس کا اعتبار مرد کی جانب سے ہوتا ہے۔ پس احناف شوافع' حنابلہ اور جمہور علماء کا مسلک کفاءت کے متعلق یہ ہے کہ چند امور میں کفاءت کا اعتبار ہے جن کی تفصیل مبسوط امام محمد میں ہے (١) نسب (٢) حریت (آزاد ہونا) (٣) دین (دیانت) (٤) مال (٥) صنائع (پیشے) احادیث باب میں دین مقدم رکھنے کا حکم ہے۔ امام ابوحنیفہ اور امام ابو یوسفؒ کے نزدیک دین میں بھی کفاءت (برابری) کا اعتبار ہے دین سے مراد دیانت ہے یعنی صلاح وتقویٰ اور مکارم اخلاق اس کے معتبر ہونے کی وجہ یہ ہے کہ دیانتداری سب سے زیادہ قابل فخر چیز ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے: ان اکرمکم عندالله اتقاکم :تم میں سے اللہ تعالیٰ کے نزدیک قابل اکرام ومکرم وہ ہے جو سب سے زیادہ متقی ہے۔ نیز یہ کہ لوگ عورت کو اس کے شوہر کے نسب کے گھٹیا ہونے پر جس قدر عار دلاتے ہیں اس سے کہیں زیادہ اس کے فاسق ہونے پر عار دلائیں گے پس نیک وپارسا عورت اور فاسق عورت مرد میں برابری نہ ہوگی۔

۴۷ : بَابُ الْقِسْمَةِ بَيْنَ النِّسَآءِ

باب: بیویوں کی باری مقرر کرنا

۱۹۶۹ : حدَّثنا اَبُوبَكرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ . ثنا وكيعٌ عن همّامٍ، عَنْ قتادة ، عَنِ النَّضْرِبْنِ انس ، عَنْ بشيرِبْنِ نهيكٍ ، عَنْ ابِيْ هُرَيْرَةَ قالَ قالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلَّى اللّٰهُ عليه وسلّم مَنْ كانتْ لهُ امْرَاَتانِ ، يَمِيْلُ مَعَ احداهُما على الْاُخرى ، جَآءَ يوْمَ الْقِيامَةِ ، وَاحدُ شِقَّيْهِ سَاقِطٌ .

۱۹۶۹ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کی دو بیویاں ہوں وہ ان میں سے ایک کو دوسری پر ترجیح دیتا ہو وہ قیامت کے روز اس حال میں آئے گا کہ اس کا ایک حصہ ڈھلکا ہوا ہوگا۔

۱۹۷۰ : حدَّثنا اَبُوبَكرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ . ثنا يحيى بْنُ يمانٍ ، عَنْ مَعْمرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ ، عَنْ عائشة اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذاسافرَ اقْرَعَ بيْن نسائه .

۱۹۷۰ : حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر پر تشریف لے جانے لگتے تو اپنی ازواج کے درمیان قرعہ ڈال لیتے۔

۱۹۷۱ : حدَّثنا اَبُوْ بَكْرِبْنُ اَبِيْ شيبة ، ومُحمّدُ بْنُ يحيى . قَالَا ثنا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْن . اَنْبَانا حمّادُبْنُ سلمة ، عَنْ اَيُّوْبَ ، عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ يزيد ، عَنْ عائشة رَضِيَ اللّٰهُ تَعالى عَنْها ، قالتْ كان رَسُوْلُ اللّٰهِ صلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْسِمُ بَيْنَ نسائِهِ ، فيَعْدِلُ ، ثُمَّ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ! هذا فِعْلِيْ فِيْمَا اَمْلِكُ فَلا تَلُمْنِيْ فِيْما تملكُ وَلَا اَمْلِكُ .

۱۹۷۱ : حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنی ازواجِ مطہراتؓ کے درمیان باری مقرر فرماتے اور اس میں عدل اور برابری سے کام لیتے پھر بھی یہ دعا مانگتے: ''اے اللہ! یہ میری کارکردگی ہے اس چیز میں جس میں میرا اختیار ہے اب مجھے مورد ملامت نہ ٹھہرائیے اس چیز میں جو آپ کے اختیار میں ہے اور میرے اختیار میں نہیں ہے۔''

تشریح ☆ ان احادیث میں ایک سے زیادہ بیویوں کے درمیان انصاف اور باری میں برابری کی تاکید بیان کی گئی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر تقسیم واجب نہیں تھی لیکن پھر بھی قرعہ ڈالتے جس ام المؤمنینؓ کا نام قرعہ میں نکلتا وہ سفر میں ساتھ تشریف لے جاتی۔

۴۸ : بَابُ الْمَرْأَةِ تَهَبُ يَوْمَهَا لِصَاحِبَتِهَا

باب: بیوی اپنی باری سوکن کو دے سکتی ہے

۱۹۷۲ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثنا عُقْبَةُ ابْنُ خالِدٍ . ح وحدَّثنا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ اَنْبَانَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ ، جميعًا عَنْ هشامِ ابْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ ابيه ، عَنْ عائشة ، قالتْ لَمَّا كَبِرَتْ سَوْدَةُ بِنْتُ زَمْعة وهبتْ يَوْمَها لعائشة . فكان رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْسِمُ لعائشة بيوم سَوْدَةَ .

۱۹۷۲ : حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب حضرت سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا عمر رسیدہ ہو گئیں تو انہوں نے اپنی باری مجھے دے دی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کا دن بھی مجھے دیتے۔

۱۹۷۳ : حدثنا ابو بکر بن ابی شیبة ومحمد ابن یحیی. قالا ثنا عفان. ثنا حماد بن سلمة عن ثابت عن سمیة عن عائشة ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وجد علی صفیة بنت حیی فی شیء فقالت صفیة یا عائشة! هل لک ان ترضی رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) عنی ولک یومی؟ قالت نعم. فاخذت خمارا لها مصبوغا بزعفران. فرشته بالماء لیفوح ریحه ثم قعدت الی جنب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یا عائشة! الیک عنی. انه لیس یومک فقالت ذلک فضل اللہ یؤتیه من یشاء. فاخبرته بالامر. فرضی عنها.

۱۹۷۳: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ کسی بات کی وجہ سے حضرت صفیہ بنت حیی سے ناراض ہوئے تو صفیہؓ نے عائشہؓ سے کہا: اے عائشہ کیا تم چاہتی ہو کہ تم رسول اللہ کو مجھ سے راضی کرادو اور میری باری تمہیں مل جائے؟ عائشہؓ نے کہا: ٹھیک ہے۔ اسکے بعد عائشہؓ نے اپنا زعفران میں رنگا ہوا دو پٹہ لیا اور اس پر پانی چھڑکا تاکہ اسکی مہک پھیلے اور رسول اللہ کے پہلو میں جا بیٹھیں۔ نبیؐ نے فرمایا: عائشہ! دور رہو آج تمہاری باری نہیں ہے۔ عائشہؓ نے کہا: ﴿ذلک فضل اللہ یؤتیه من یشاء﴾ "یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہیں عطا فرمائیں"۔ اور ساری بات آپ کو بتائی تو آپ حضرت صفیہؓ سے راضی ہو گئے۔

۱۹۷۴ : حدثنا حفص بن عمرو. ثنا عمر بن علی عن هشام بن عروة عن ابیه عن عائشة رضی اللہ تعالی عنها انها قالت نزلت هذه الآیة: ﴿والصلح خیر﴾. فی رجل کانت تحته امراة قد طالت صحبتها. وولدت منه اولادا. فاراد ان یستبدل بها. فراضته علی ان تقیم عنده ولا یقسم لها.

۱۹۷۴: حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں آیت: ﴿والصلح خیر﴾ "اور صلح بھلی ہے"۔ نازل ہوئی اس مرد کے بارے میں جس کی بیوی عرصہ دراز سے اسکے نکاح میں تھی اور اس خاوند سے اسکی کافی اولاد بھی ہوئی تھی پھر اس مرد نے اس بیوی کو بدلنا چاہا (کہ اسکو طلاق دے کر کسی اور عورت سے شادی کر لے) تو اس عورت نے خاوند کو اس بات پر راضی کیا کہ وہ اس خاوند کے ہاں رہے اور خاوند اسکی باری اسے نہ دے۔

تشریح ☆ حضرت سودہؓ نے اپنی باری حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو دے دی تھی۔ حدیث ۱۹۷۳ میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں اُن کے بلند مرتبہ کی طرف اشارہ ہے کہ ان کی وجہ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا سے راضی ہو گئے۔ حدیث ۱۹۷۴ سے ظاہر ہو رہا ہے کہ زیادہ اولاد ہونے کی وجہ سے عورت جماع کے قابل نہ رہے تو اب وہ اپنے خاوند کو اپنی باری قربان کر کے جوان عورت کو دے سکتی ہے اور اپنے نکاح کو برقرار رکھ سکتی ہے جیسا کہ ارشادِ خداوندی ہے: ﴿والصلح خیر﴾ لیکن عورت کو اختیار ہوتا ہے کہ جب چاہے اپنی باری واپس لے لے۔

۴۹ : باب الشفاعة فی التزویج

باب: نکاح کرانے کے لئے سفارش کرنا

۱۹۷۵ : حدثنا هشام بن عمار. ثنا معاویة ابن یحیی. ثنا

۱۹۷۵: حضرت ابو دہم رحمۃ اللہ علیہ بیان فرماتے ہیں

مُعَاوِيَةُ بْنُ يَزِيْدَ عَنْ يَزِيْدَ ابْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ اَبِي الْخَيْرِ عَنْ اَبِيْ دُهْمٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ اَفْضَلِ الشَّفَاعَةِ اَنْ يُشَفِّعَ بَيْنَ الْاِثْنَيْنِ فِي النِّكَاحِ .

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بہترین سفارش یہ ہے کہ دو کے درمیان نکاح کی سفارش کرے۔

۱۹۷۶ : حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا شَرِيْكٌ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ ذُرَيْحٍ عَنِ الْبَهِيِّ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ عَثَرَ اُسَامَةُ بِعَتَبَةِ الْبَابِ فَشُجَّ فِيْ وَجْهِهِ . فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمِيْطِيْ عَنْهُ الْاَذٰى فَتَقَذَّرْتُهُ فَجَعَلَ يَمُصُّ عَنْهُ الدَّمَ وَيَمُجُّهُ عَنْ وَجْهِهِ ثُمَّ قَالَ لَوْ كَانَ اُسَامَةُ جَارِيَةً لَحَلَّيْتُهُ وَكَسَوْتُهُ حَتّٰى اُنْفِقَهُ .

۱۹۷۶: حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ اسامہ دروازہ کی چوکھٹ پر گر پڑے ان کے چہرہ پر زخم آیا تو اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: اس کا زخم صاف کرو (غبار وغیرہ جھاڑو) مجھے کراہت ہوئی تو آپؐ خود ہی ان کا خون صاف کرنے لگے اور چہرہ سے پونچھنے لگے پھر فرمایا: اگر اسامہ لڑکی ہوتا تو میں اس کو زیور پہناتا اور اچھے اچھے کپڑے پہناتا یہاں تک کہ اس کی شادی کر دیتا۔

۵۰ : بَابُ حُسْنِ مُعَاشَرَةِ النِّسَآءِ

باب: بیویوں کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنا

۱۹۷۷ : حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ خَلَفٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى . قَالَا ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ يَحْيَى ابْنِ ثَوْبَانَ عَنْ عَمِّهِ عُمَارَةَ بْنِ ثَوْبَانَ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لِاَهْلِهِ وَاَنَا خَيْرُكُمْ لِاَهْلِيْ .

۱۹۷۷: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے بہترین لوگ وہ ہیں جو اپنے گھر والوں کے لئے بہترین ہیں اور میں تم میں سب سے زیادہ اپنے گھر والوں سے اچھا برتاؤ کرنے والا ہوں۔

۱۹۷۸ : حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ . ثَنَا اَبُوْ خَالِدٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ شَقِيْقٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِيَارُكُمْ خِيَارُكُمْ لِنِسَائِهِمْ .

۱۹۷۸: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سب سے بھلے وہ ہیں جو اپنی بیویوں کے لئے بھلے ہیں۔

۱۹۷۹ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ . ثَنَا سُفْيَانُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَابَقَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَبَقْتُهُ .

۱۹۷۹: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے ساتھ دوڑ کا مقابلہ کیا تو میں آپ سے آگے بڑھ گئی۔

۱۹۸۰ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَدْرٍ عَبَّادُ بْنُ الْوَلِيْدِ ثَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ . ثَنَا مُبَارَكُ بْنُ فُضَالَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ اُمِّ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ وَهُوَ عَرُوْسٌ

۱۹۸۰: حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ جب رسول اللہؐ (خیبر سے واپسی پر) مدینہ تشریف لائے اور آپ صفیہ بنت حیی کے دولہا بن چکے تھے تو انصاری عورتیں آئیں اور صفیہ کے متعلق بتانے لگیں۔ فرماتی ہیں میں نے اپنی ہیئت بدلی

بِصَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيٍّ. جِئْنَ نِسَاءُ الْأَنْصَارِ فَأَخْبَرْنَ عَنْهَا. قَالَتْ: فَتَنَكَّرْتُ وَتَنَقَّبْتُ فَذَهَبْتُ. فَنَظَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى عَيْنِي فَعَرَفَنِي. قَالَتْ فَالْتَفَتُّ فَأَسْرَعْتُ الْمَشْيَ. فَأَدْرَكَنِي فَاحْتَضَنَنِي فَقَالَ كَيْفَ رَأَيْتِ؟ قَالَتْ: قُلْتُ أَرْسِلْ يَهُودِيَّةٌ وَسْطَ يَهُودِيَّاتٍ.

نقاب ڈالا اور چلی گئی (صفیہ کو دیکھنے) رسول اللہؐ نے میری آنکھیں دیکھ کر پہچان لیا۔ فرماتی ہیں میں نے منہ موڑا اور تیزی سے چلی۔ رسولؐ نے مجھے پکڑ لیا اور گود میں لے لیا۔ پھر فرمایا: تم نے کیسی دیکھی؟ میں نے کہا: بس چھوڑ دیجئے ایک یہودن ہے یہودنوں کے درمیان۔

۱۹۸۱: حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ، عَنْ زَكَرِيَّا، عَنْ خَالِدِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنِ الْبَهِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ مَا عَلِمْتُ حَتَّى دَخَلَتْ عَلَيَّ زَيْنَبُ بِغَيْرِ إِذْنٍ، وَهِيَ غَضْبَى. ثُمَّ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ! أَحَسْبُكَ إِذَا قَلَبَتْ لَكَ بُنَيَّةُ أَبِي بَكْرٍ ذُرَيْعَتَيْهَا. ثُمَّ أَقْبَلَتْ عَلَيَّ. فَأَعْرَضْتُ عَنْهَا حَتَّى قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دُونَكِ، فَانْتَصِرِي فَأَقْبَلْتُ عَلَيْهَا، حَتَّى رَأَيْتُهَا وَقَدْ يَبِسَ رِيقُهَا فِي فِيهَا، مَا تَرُدُّ عَلَيَّ شَيْئًا فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَهَلَّلُ وَجْهُهُ.

۱۹۸۱: حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ مجھے معلوم ہی نہ ہوا کہ زینب میرے پاس بلا اجازت آ گئیں وہ غصہ میں تھیں، کہنے لگیں: اے اللہ کے رسول! آپ کیلئے کافی ہے کہ ابوبکر کی بیٹی اپنی کرتی پلٹے (یعنی بازو وغیرہ کھولے) پھر میری طرف متوجہ ہوئیں میں نے ان کی طرف سے منہ پھیر لیا۔ یہاں تک کہ نبیؐ نے فرمایا: تم بھی کہو اپنی مدد کرو (کیونکہ حضرت زینب نے سخت بات کی اور بلا اجازت گھر میں آئیں) میں انکی طرف متوجہ ہوئی (اور جواب دیا) یہاں تک کہ میں نے دیکھا کہ انکا منہ میں تھوک خشک ہو گیا۔ کچھ جواب نہیں دے سکیں پھر میں نے دیکھا کہ رسول اللہؐ کا چہرہ جگمگا رہا ہے۔

۱۹۸۲: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عَمْرٍو. ثَنَا عُمَرُ بْنُ حَبِيبٍ الْقَاضِي. قَالَ ثَنَا هِشَامُ ابْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ كُنْتُ أَلْعَبُ بِالْبَنَاتِ وَأَنَا عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ يُسَرِّبُ إِلَيَّ صَوَاحِبَاتِي يُلَاعِبْنَنِي.

۱۹۸۲: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں گڑیوں سے کھیلتی تھی جبکہ میں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھی آپ میری سہیلیوں کو میرے پاس کھیلنے کے لئے بھیج دیتے تھے۔

تشریح ☆ مطلب یہ ہے کہ آدمی کی اچھائی اور بھلائی کا خاص معیار اور نشانی یہ ہے کہ اس کا برتاؤ اپنی بیوی کے حق میں اچھا ہو آگے مسلمانوں کے واسطے اپنی اس ہدایت کو زیادہ مؤثر بنانے کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اپنی مثال پیش فرمائی کہ خدا کے فضل سے میں اپنی بیویوں کے ساتھ بہت اچھا برتاؤ کرتا ہوں واقعہ یہ ہے کہ بیویوں کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا برتاؤ انتہائی دلجوئی اور دلداری کا تھا جس کی ایک دو مثالیں اگلی حدیثوں سے بھی معلوم ہوں گی۔

حدیث ۱۹۷۹: اس حدیث سے مقصود یہ ہے کہ خاوند کو اپنی بیویوں سے حسن معاشرت سے رہنا چاہئے باوجودیکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر مبارک بہت زیادہ تھی اور حضرت عائشہ صدیقہؓ صغیر سن تھیں لیکن آپ نے ان کو خوش رکھنے کی غرض سے ان کے ساتھ دوڑ لگائی احادیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ کے ساتھ دوڑ لگانا دو مرتبہ ہوا تھا۔ پہلی مرتبہ حضرت عائشہؓ آگے نکل گئی تھیں اور دوسری مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جیت گئے تھے یہ واقعہ سنن ابی داؤد میں آتا ہے۔

حضرت عائشہؓ کی ناراضگی بتقاضائے بشریت تھی یعنی انسان ہونے کے ناطہ سے سوکن کے بارے میں یہ الفاظ کہہ دیئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی حضرت عائشہؓ کے ساتھ اس واقعہ میں بہت دلجوئی کا معاملہ فرمایا۔

حضرت عائشہ صدیقہؓ صحیح روایات کے مطابق نو سال کی عمر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر آ گئیں تھیں اور اس وقت وہ گڑیوں سے کھیلا کرتی تھیں اور انہیں ان سے دلچسپی تھی۔ صحیح مسلم کی ایک حدیث میں خود حضرت عائشہ صدیقہؓ کا اپنے متعلق یہ بیان ہے کہ جب ان کی رخصتی ہوئی تو وہ نو سال کی تھیں اور ان کے کھیلنے کی گڑیاں ان کی ساتھ تھیں زیر تشریح حدیث سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہیں اس کھیل اور تفریحی مشغلہ سے نہ صرف یہ کہ منع نہیں فرماتے تھے بلکہ اس بارے میں ان کی اس حد تک دلداری فرماتے تھے کہ جب آپؐ کے تشریف لانے پر ساتھ کھیلنے والی دوسری بچیاں کھیل چھوڑ کر بھاگیں تو آپ خود ان کو کھیل جاری رکھنے کا فرما دیتے۔ ظاہر ہے کہ بیوی کی دلداری کی یہ انتہائی مثال ہے۔ واضح رہے کہ یہ گڑیاں تصویر کے حکم میں داخل نہیں تھیں ناقص ہونے کی وجہ سے جیسا کہ گھروں کی چھوٹی بچیاں اپنے کھیلنے کے لئے جو گڑیاں بناتی ہیں دیکھا گیا ہے کہ تصویر اور بت کے لحاظ سے وہ اتنی ناقص ہوتی ہیں کہ ان پر کسی طرح بھی تصویر کا حکم نہیں لگایا جا سکتا اس لئے حضرت عائشہ صدیقہؓ کی گڑیوں سے گھروں میں تصویریں اور بت رکھنے کا جواز ثابت نہیں ہوتا۔

۵۱ : بَابُ ضَرْبِ النِّسَآءِ

باب: بیویوں کو مارنا

۱۹۸۳ : حدّثنا ابوبكر بْنُ ابى شيبة ثنا عبْدُ الله ابْنُ نُميْر ثنا هشامُ بْنُ عُرْوة عنْ ابيه عنْ عبْدالله بْن زمْعة قال خطب النّبيُّ صلّى اللهُ عليه وسلّم ثُمّ ذكر النّساء فوعظهُمْ فيهنّ . ثُمّ قال الام يجْلدُ احدُكُمْ امْرأتهُ جلْد الْامة ؟ ولعلّهُ انْ يُضاجعها منْ اخر يوْمه .

۱۹۸۳: حضرت عبداللہ بن زمعہؓ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے خطبہ ارشاد فرمایا: اس دوران عورتوں کا ذکر کیا اور مردوں کو عورتوں کے متعلق نصیحت فرمائی پھر فرمایا: کب تک تم میں ایک اپنی بیوی کو باندی کی طرح مارے گا ہو سکتا ہے اس دن کے آخر میں (یعنی رات کو وہ اس کو ساتھ لٹائے)

۱۹۸۴ : حدّثنا ابُوْ بكْر بْنُ ابى شيْبة ثنا وكيْعٌ عنْ هشام بْن عُرْوة عنْ ابيْه عنْ عائشة قالتْ ما ضرب رسُوْلُ الله صلّى اللهُ عليه وسلّم خادمًا لهُ ولا امْراةً ولا ضرب بيده شيْئًا .

۱۹۸۴: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے کسی بھی خادم یا اہلیہ کو نہ مارا بلکہ اپنے دستِ مبارک سے کسی چیز کو نہیں مارا۔

۱۹۸۵ : حدّثنا مُحمّدُ بْنُ الصّبّاح انْبانا سُفْيانُ ابْنُ عُيينة عن الزُّهْريّ عنْ عبْد الله بْن عبْد الله بْن عُمر عنْ اياس بْن عبْدالله بْن ابىْ ذُباب قال قال النّبيُّ صلّى اللهُ عليْه وسلّم لا تضْربنّ اماء الله فجاء عُمرُ الى النّبيّ صلّى اللهُ عليْه وسلّم فقال يا رسُوْل الله قدْذئر النّسآءُ على ازْواجهنّ . فأْمُرْ بضرْبهنّ . فضُربْن . فطاف بال

۱۹۸۵: حضرت ایاس بن عبداللہ بن ذبابؓ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کی بندیوں کو ہرگز نہ مارا کرو تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا اے اللہ کے رسول! عورتیں غالب آ گئیں اپنے خاوندوں پر آپ نے انہیں مارنے کی اجازت دے دی تو ان کی پٹائی

مُحمّدٍ صلّى اللهُ عليهِ وسلّم طائفٌ نساءٌ كثيرٌ . فلمّا اصبح قال لقدْ طاف اللّيلة بال مُحمّدٍ صلّى اللهُ عليهِ وسلّم سبْعُون امراةً كُلُّ امْراةٍ تشْتكيْ زوْجها فلا تجدُوْن اُولٰئك خيار كُمْ .

ہوئی۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھرانے میں بہت سی عورتیں آئیں صبح کو آپ نے فرمایا: رات محمدؐ کے گھرانے میں ستر عورتیں آئیں ہر عورت اپنے خاوند کی شکایت کر رہی تھی تم ان مردوں کو بہتر نہ پاؤ گے۔

١٩٨٦ : حدّثنا مُحمّدُ بْنُ يحْيى والْحسنُ ابْنُ مُدْرِكٍ الطّحّانُ قال ثنا يحْي بْنُ حمّادٍ ثنا ابُوْ عوانة عنْ داوُد بْنِ عبْداللّٰهِ الْاوْديّ عنْ عبْدِ الرّحْمٰنِ الْمُسْلِيّ عنِ الْاشْعثِ بْنِ قيْسٍ قال ضِفْتُ عُمر ليْلةً فلمّا كان فِيْ جوْفِ اللّيْلِ قام الى امْراتِهٖ يضْرِبُها فحجزْتُ بيْنهُما فلمّا اوى الى فِراشِهٖ قال لِيْ يا اشْعثُ احْفظْ عنّيْ شيْئًا سمِعْتُهٗ عنْ رسُوْلِ اللّٰهِ صلّى اللهُ عليْهِ وسلّم لايُسْالُ الرّجُلُ فِيْم يضْرِبُ امْراتهٗ ولا تنمْ الّا على وتْرٍ ونسِيْتُ الثّالِثة .

١٩٨٦: اشعث بن قیس سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ نے دعوت کے روز جب رات ڈھلنے کے قریب ہوئی کھڑے ہو کر اپنی عورت کو مارا۔ میں ان دونوں کے درمیان میں آ گیا۔ جب وہ اپنے بستر پر جانے لگے تو مجھ سے کہا: یاد رکھ! میں نے نبیؐ سے سنا' آپؐ فرماتے تھے کہ مرد سے اپنی بیوی کو مارنے کے متعلق سوال نہ کیا جائے گا اور مت سو بغیر وتر پڑھے ہوئے اور ایک اور تیسری بات بھی کہی لیکن میں اس کو یاد نہ رکھ سکا۔

حدّثنا مُحمّدُ بْنُ خالِدِ بْنِ خِداشٍ ثنا عبْدُالرّحْمٰنِ بْنُ مهْدِيّ ثنا ابُوْ عوانة بِاِسْنادِهٖ نحْوهٗ .

ایک اور سند سے دوسری روایت بھی ایسی ہی مروی ہے۔

تشریح ☆ مطلب یہ ہے کہ پہلے اتنا سخت مارنا پھر پیار کرنا یہ نامناسب ہوگا۔ مناسب یہ ہے کہ حتی الوسع عورت پر ہاتھ نہ اٹھائے۔

یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے لئے کسی کو نہیں مارا وگرنہ جہاد میں اللہ کے لئے تو کفار اور مشرکین کو مارا ہے۔

مطلب ان احادیث کا یہ ہے کہ مرد کو اللہ تعالیٰ نے عورت پر ایک طرح کی حاکمیت عطا فرمائی ہے اس وجہ سے انتظام کو درست رکھنے کی غرض سے مرد کو اجازت دی ہے کہ بیوی کو جائز حد تک مار سکتا ہے اور عورت اس سے انتقام نہیں لے سکتی لیکن بلا وجہ ظلماً مارنے کی اجازت نہیں۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے فرمان کا مقصد یہ ہے کہ اگر مرد نے عورت کو کسی حکم شرعی کو پامال کرنے یا بناؤ سنگار نہ کرنے یا مرد کی نافرمانی پر مارا ہو تو اللہ تعالیٰ باز پرس نہیں کریں گے۔ اس حدیث سے وتر کا مسئلہ بھی حل ہو گیا کہ نماز وتر سونے سے پہلے پڑھنا بھی جائز ہے بلکہ جب نیند سے اٹھنے کا یقین نہ ہو تو سونے سے پہلے پڑھنا افضل ہے۔

٥٢ : بابُ الْواصِلةِ والْواشِمةِ

بالوں میں جوڑ لگانا اور گودنا کیسا ہے؟

١٩٨٧ : حدّثنا ابُوْبكْرِ بْنُ ابِيْ شيْبة ثنا عبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُميْرٍ وابُوْ اُسامة عنْ عُبيْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمر عنْ نافِعٍ عنِ ابْنِ

١٩٨٧: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت بھیجی جوڑ لگانے والی اور

عمر عن النبيّ صلّى الله عليه وسلّم انّه لعن الوصلة والمستوصلة والواشمة والمستوشمة.

جوڑ لگوانے والی پر (بالوں میں) اور گودنے والی اور گدوانے والی پر۔

۱۹۸۸: حدّثنا ابوبكر بن ابي شيبة ثنا عبدة بن سليمان عن هشام بن عروة عن فاطمة عن اسماء قالت جاءت امرأة الى النبيّ صلّى الله عليه وسلّم فقالت انّ ابنتي عريس وقد اصابتها الحصبة فتمرّق شعرها فاصل لها فيه؟ فقال رسول الله صلّى الله عليه وسلّم لعن الله الواصلة والمستوصلة.

۱۹۸۸: حضرت اسماءؓ سے مروی ہے کہ ایک خاتون نبی کریم صلی اللہ علیہ کے ہاں آئی اور کہا: میری بیٹی کی (نئی نئی) شادی ہوئی' پھر اس کو چیچک کی بیماری لاحق ہوگئی جس سے وہ گنجی ہوگئی' کیا میں اُس کے بالوں میں جوڑا لگا لوں؟ آپؐ نے فرمایا: لعنت کی اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے جوڑ لگانے والی پر اور جس کے جوڑ لگایا جائے۔

۱۹۸۹: حدّثنا ابو عمر حفص بن عمر وعبد الرّحمن بن عمر. قالا ثنا عبد الرّحمن ابن مهدي. ثنا سفيان عن منصور عن ابراهيم عن علقمة عن عبدالله رضي الله تعالى عنه قال لعن رسول الله صلّى الله عليه وسلّم الواشمات والمستوشمات والمتنمّصات والمتفلّجات للحسن المغيّرات لخلق الله فبلغ ذلك امرأة من بني اسد يقال لها امّ يعقوب فجاءت اليه. فقالت بلغني عنك انك قلت كيت وكيت. قال وما لي لا العن من لعن رسول الله صلّى الله عليه وسلّم وهو في كتاب الله؟ قالت انّي لأقرأ ما بين لوحيه فما وجدته. قال ان كنت قرأته فقد وجدته اما قرأت وما اتاكم الرّسول فخذوه وما نهكم عنه فانتهوا؟ قالت بلى قال فان رسول الله صلّى الله عليه وسلّم قد نهى عنه قالت فانّي لاظنّ اهلك يفعلون. قال اذهبي فانظري فذهبت فنظرت فلم تر من حاجتها شيئًا ما رأيت شيئا قال عبد الله رضي الله تعالى عنه لو كانت كما تقولين ما جا معتنا

۱۹۸۹: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے مروی ہے کہ نبیؐ نے لعنت کی گودنے اور گدوانے والیوں پر اور بال اُکھاڑنے اور دانتوں کو بطورِ حسن کشادہ کرنے والیوں پر (یعنی) اللہ کی خلقت کو بدلنے والیوں پر۔ یہ حدیث بنی اسد کی ایک خاتون اُمّ یعقوب نے سنی تو وہ عبداللہؓ کے پاس آئی اور کہنے لگی: میں نے سنا کہ تم نے ایسا (ایسا....) کہا؟ انہوں نے کہا: کیوں مجھے کیا ہوا کہ میں لعنت نہ کروں جس پر نبیؐ نے لعنت بھیجی اور یہ بات تو قرآن میں موجود ہے۔ وہ بولی میں نے تو سارا قرآن پڑھا لیکن یہ (لعنت) کہیں نہ پائی۔ عبداللہؓ نے کہا: اگر تو قرآن پڑھی ہوتی تو ضرور یہ آیت دیکھ لیتی: ''یعنی جو حکم تم کو اللہ کا رسولؐ دے اس پر عمل کرو اور جس سے روکے رک جاؤ'' تو جتنی باتیں حدیث سے ثابت ہیں گویا وہ قرآن سے (بھی) ثابت ہیں۔ وہ خاتون بولی: ہاں! یہ تو قرآن میں ہے۔ عبداللہ نے کہا: تو نبیؐ نے اس سے منع کیا ہو۔ وہ بولی: میرا خیال ہے تمہاری بیوی بھی ایسا کرتی ہے۔ عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: جاؤ دیکھ لو۔ لیکن اُس نے ایسی کوئی بات نہ پائی۔ عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اگر ایسا ہوتا تو وہ کبھی میرے ساتھ نہ رہ سکتی۔

تشریح ☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بالوں کے ساتھ دوسرے کے بالوں کا جوڑا لگانے پر لعنت فرمائی ہے چاہے بال مرد کے ہوں یا کسی دوسری عورت کے بال زیادہ کرنے کی غرض سے امام نوویؒ فرماتے ہیں کہ احادیث سے ظاہر ہے اس فعل کی حرمت ثابت ہوتی ہے۔ ہمارے علماء نے لکھا ہے کہ اگر کسی انسان کے بال اپنے بالوں سے ملائے جائیں گے تو یہ بالاتفاق حرام ہے اس لئے کہ انسان کے بالوں یا کسی بھی جزء سے نفع اٹھانا اس کے اکرام کے خلاف اور حرام ہے لیکن اگر انسان کے بالوں کے علاوہ اگر کسی اور چیز کے پاک بال ہوں اور وہ عورت شادی شدہ نہ ہو تب بھی بال ملانا حرام ہے۔ اگر شوہر والی ہو تو اگر شوہر کی اجازت سے ایسا کرتی ہے تو جائز ہے امام مالکؒ اور دوسرے بہت سے حضرات فرماتے ہیں بال ملانا منع ہے چاہے بال ہوں یا اُون یا اور کوئی چیز۔ حضرت لیثؒ فرماتے ہیں کہ نہی بالوں کے ملانے کے ساتھ خاص ہے لہٰذا اُون یا اور کوئی چیز ملانا نائلون وغیرہ کے بال ملا سکتے ہیں۔ واشمہ اس عورت کو کہتے ہیں جو ہاتھوں اور چہرے کو گود کر اس میں نیل وغیرہ بھرتی ہے ایسا کرنا مناسب نہیں۔

۵۳ : بَابُ مَتٰى يُسْتَحَبُّ الْبِنَاءُ بِالنِّسَآءِ

باب: کن دنوں میں اپنی ازواج سے صحبت کرنا مستحب ہے؟

۱۹۹۰ : حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا وَكِيْعُ بْنُ الْجَرَّاحِ . ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بِشْرٍ بَكْرُ بْنُ خَلَفٍ . ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ ' جَمِيْعًا عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اُمَيَّةَ ' عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ ' عَنْ عَائِشَةَ ' قَالَتْ تَزَوَّجَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ شَوَّالٍ . وَبَنٰى بِيْ فِيْ شَوَّالٍ . فَاَيُّ نِسَائِهِ كَانَ اَحْظٰى عِنْدَهُ مِنِّيْ وَكَانَتْ عَائِشَةُ تَسْتَحِبُّ اَنْ تُدْخِلَ نِسَاءَهَا فِيْ شَوَّالٍ.

۱۹۹۰: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے شوال کے مہینے میں نکاح کیا اور صحبت بھی۔ پھر کیا کوئی بی بی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو مجھ سے زیادہ محبوب تھی اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو پسند تھا کہ خاوندوں کے پاس ان کی نکاحی عورتیں شوال کے مہینے میں جائیں۔

۱۹۹۱ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا اَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ . ثَنَا زُهَيْرٌ ' عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ ' عَنْ اَبِيْهِ ' عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ابْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ ' عَنْ اَبِيْهِ ' اَنَّ النَّبِيَّ تَزَوَّجَ اُمَّ سَلَمَةَ فِيْ شَوَّالٍ وَجَمَعَهَا اِلَيْهِ فِيْ شَوَّالٍ.

۱۹۹۱: حارث بن ہشام سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے امّ المؤمنین سیدہ امّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے شوال کے مہینے میں نکاح اور شوال کے مہینے میں ہی صحبت بھی کی۔

تشریح ☆ دورِ جاہلیت میں شوال کے مہینہ کو منحوس سمجھا جاتا تھا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اپنا نکاح اور رخصتی اس ماہ مبارک میں کر کے تعلیم دی کہ یہ مہینہ ہرگز منحوس نہیں۔ امّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اس پر عمل فرمایا۔

۵۴ : بَابُ الرَّجُلِ يَدْخُلُ بِاَهْلِهِ قَبْلَ اَنْ يُعْطِيَهَا شَيْئًا

۱۹۹۲ : حدثنا محمد بن يحيى. ثنا الهيثم ابن جميل. ثنا شريك، عن منصور (ظنه) عن طلحة، عن خيثمة، عن عائشة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم امرها ان تدخل على رجل امراته قبل ان يعطيها شيئا.

باب: مرد اپنی بیوی سے کوئی چیز دینے سے قبل دخول کرے؟

۱۹۹۲: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو حکم دیا شوہر کے پاس اُس کی بیوی کو بھیج دیں قبل اس سے کہ خاوند نے بیوی کو کوئی چیز (مہر) دیا تھا۔

۵۵ : بَابُ مَا يَكُوْنُ فِيْهِ الْيُمْنُ وَالشُّؤْمُ

۱۹۹۳ : حدثنا هشام بن عمار ثنا اسماعيل ابن عياش. حدثني سليمان بن سليم الكلبي عن يحيى بن جابر، عن حكيم بن معاوية عن عمه مخمر بن معاوية، قال سمعت رسول الله ﷺ يقول لا شؤم وقد يكون اليمن في ثلاثة. في المراة والفرس والدار

باب: کونسی چیز منحوس اور کونسی مبارک ہوتی ہے؟

۱۹۹۳: مخمر بن معاویہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے: نحوست کچھ شے نہیں اور کبھی تین چیزیں مبارک ہوتی ہیں: ۱) عورت' ۲) گھوڑا اور ۳) گھر۔ (یعنی جب یہ منحوس نہیں تو باقی اشیاء بدرجہ اولیٰ مستثنیٰ ہو گئیں)۔

۱۹۹۴ : حدثنا عبد السلام بن عاصم. ثنا عبد الله بن نافع، ثنا مالك بن انس، عن ابي حازم، عن سهل بن سعد، ان رسول الله ﷺ، قال ان كان ففي الفرس والمراة والمسكن يعني الشوم.

۱۹۹۴: حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر (بالفرض) نحوست کوئی چیز ہوتی تو ان تین چیزوں میں ہوتی: ۱) عورت' ۲) گھوڑے اور ۳) گھر میں۔

۱۹۹۵ : حدثنا يحيى بن خلف، ابو سلمة ثنا بشر بن المفضل، عن عبد الرحمن بن اسحق عن الزهري، عن سالم، عن ابيه، ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال الشوم في ثلاث في الفرس والمراة والدار.

قال الزهري فحدثني ابو عبيدة بن عبد الله بن زمعة، ان جدته، زينب حدثته عن ام سلمة انها كانت تعد هؤلاء الثلاثة وتزيد معهن السيف.

۱۹۹۵: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نحوست تین چیزوں میں ہے: گھوڑے' عورت اور گھر میں۔ زہری نے کہا' مجھ سے ابو عبیدہ نے بیان کیا کہ ان کی راوی زینب نے اُن سے یہ حدیث بیان کی ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے' وہ ان تین چیزوں کا شمار کرتی تھیں اور ہر ایک تلوار کو بڑھاتی تھیں۔

تشریح ☆ کارخانہ عالم میں جو کچھ ہوتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی مشیت اور اس کے حکم سے ہوتا ہے کسی چیز کا انسان پر کچھ اثر نہیں ہوتا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا مقصد زمانہ جاہلیت کے فاسد عقیدہ کا ابطال ہے کہ اگر نحوست ہوتی تو ان چیزوں میں ہوتی۔ بعض علماء فرماتے ہیں کہ ان چیزوں کے مبارک ہونے سے یہ غرض ہے کہ کوئی گھر بہت اچھا ہوتا ہے کھلا اور رہائشی لوگوں کے لئے خوشی کا باعث ہوتا ہے وہاں اولاد ہوتی ہے اسی طرح کوئی عورت صالحہ پارسا اور مطیعہ ہوتی ہے اور گھوڑا خوراک کم کھانے والا محنتی اور چالاک ہوتا ہے یہ ان کیلئے مبارک ہوتا ہے۔ مکان کی نحوست اس کا تنگ و تاریک ہونا ہے' جس میں رہنے والے بیماریوں میں مبتلا ہوا کریں۔ عورت کی نحوست یہ ہے کہ زبان دراز بدکار اور فضول خرچ ہو اور شوہر کی نافرمان ہو گھوڑے کی نحوست یہ ہوتی ہے کہ سرکش ہو کھاتا تو بہت ہو لیکن سوار کے سامنے سرکشی کرے۔ یہ مطلب ہرگز نہیں کہ چیزیں خود مصائب ہوتی ہیں بلکہ اس فاسد عقیدہ کی بیخ کنی فرمائی کہ نحوست کوئی چیز نہیں ہے۔

۵۲ : بَابُ الْغَيْرَةِ

باب : غیرت کا بیان

۱۹۹۶ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ . ثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ شَيْبَانَ اَبِيْ مُعَاوِيَةَ ' عَنْ يَحْيَى ابْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ ' عَنْ اَبِيْ سَهْمٍ (اَبِيْ شَهْمٍ) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْغَيْرَةِ مَايُحِبُّ اللّٰهُ . وَمِنْهَا مَايَكْرَهُ اللّٰهُ. فَاَمَّا مَا يُحِبُّ اللّٰهُ فَالْغَيْرَةُ فِي الرِّيْبَةِ . وَاَمَّا مَايَكْرَهُ ' فَالْغَيْرَةُ فِيْ غَيْرِ رِيْبَةٍ .

۱۹۹۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بعضی غیرت اللہ کو محبوب ہے' بعضی ناپسند۔ جو پسند ہے وہ یہ ہے کہ تہمت کے مقام پر غیرت کرے اور جو ناپسند ہے وہ یہ ہے کہ بغیر تہمت کے بے فائدہ غیرت کرے اور فقط گمان پر کوئی قدم اُٹھانا جہالت ہے۔

۱۹۹۷ : حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ اِسْحٰقَ. ثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ' عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ بْنِ اَبِيْهِ' عَنْ عَائِشَةَ ' قَالَتْ فَاغَرْتُ عَلَى امْرَاةٍ قَطُّ ' مَاغِرْتُ عَلَى خَدِيْجَةَ 'مِمَّا رَاَيْتُ مِنْ ذِكْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهَا وَلَقَدْ اَمَرَهُ رَبُّهُ اَنْ يُبَشِّرَهَا بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ يَعْنِيْ مِنْ ذَهَبٍ. قَالَه ابْنُ مَاجَة.

۱۹۹۷: حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ میں نے کبھی کسی عورت پر غیرت نہیں کھائی ماسوا خدیجہ کے کیونکہ میں دیکھتی تھی کہ نبیؐ اکثر اُن کو یاد کرتے (اگرچہ اُس وقت وہ وفات پا چکی تھیں) اور اللہ عز وجل نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا کہ خدیجہؓ جو جنت میں ہے اسے سونے سے بنائے گئے مکان کی بشارت دیدیں۔

۱۹۹۸ : حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ حَمَّادٍ الْمِصْرِيُّ اَنْبَانَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ 'عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعْدٍ ' عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ ' عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ' يَقُوْلُ اِنَّ بَنِيْ هِشَامِ بْنِ الْمُغِيْرَةِ اسْتَاْذَنُوْنِيْ اَنْ يُنْكِحُوْا ابْنَتَهُمْ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ'

۱۹۹۸: مسور بن مخرمہ سے روایت ہے کہ میں نے نبیؐ کو فرماتے سنا' جب آپ منبر پر تھے کہ بنی ہشام بن المغیرہ نے مجھ سے اجازت مانگی کہ وہ اپنی بیٹی کا نکاح علیؓ بن ابی طالب سے کردیں؟ میں کبھی اجازت نہیں دیتا' کبھی اجازت نہیں دیتا' کبھی اجازت نہیں دیتا (تین بار ارشاد فرمایا) ہاں!

فلا اذنُ لهمْ، ثمّ لا اذن لهمْ، ثمّ لا اذن لهمْ إلّا ان يريدعليُّ بنُ ابي طالبٍ ان يطلّق ابنتي وينكح ابنتهم. فانّما هي بضعةٌ منّي يريبني مارابها ويؤذيني ماآذاها.

یہ ہوسکتا ہے کہ علیؓ میری بیٹی (فاطمہؓ) کو طلاق دے اور اُن کی بیٹی سے نکاح کر لے۔ اسلئے کہ فاطمہ میرا (جگر کا) ٹکڑا ہے اور جو اُسے ناگوار لگے مجھے بھی لگتی ہے اور جس سے اُسے صدمہ پہنچے مجھے بھی اُس سے تکلیف ہوتی ہے۔

۱۹۹۹ : حدّثنا مُحمّدُ بْنُ يحيى ثنا ابو اليمان انبانا شعيبٌ انّ المسور بن مخرمة اخبرهُ انّ عليّ بن ابي طالبٍ خطب بنت ابي جهلٍ وعندهُ فاطمةُ بنتُ النّبيّ صلّى اللّهُ عليه وسلّم فلمّا سمعتْ بذلك فاطمةُ اتت النّبيّ صلّى اللّهُ عليه وسلّم فقالتْ انّ قومك يتحدّثون انّك لاتغضبُ لبناتك . وهذا عليٌّ ناكحا ابنة ابي جهلٍ.

۱۹۹۹: مسور بن مخرمہؓ سے مروی ہے کہ حضرت علیؓ نے ابوجہل کی بیٹی کو (نکاح کا) پیام دیا اور اس وقت اُن کے نکاح میں فاطمہ تھیں۔ جب یہ خبر فاطمہؓ نے سنی تو نبیؐ سے عرض کیا: آپؐ کے متعلق لوگ کہتے ہیں کہ آپ کو اپنی بیٹیوں کے متعلق غصہ نہیں آتا۔ اسی وجہ سے علیؓ اب (دوسرا) نکاح کرنے والے ہیں ابوجہل کی بیٹی سے۔

قال المسورُ فقام النّبيُّ صلّى اللّهُ عليه وسلّم فسمعتُهُ حين تشهّد، ثمّ قال امّا بعْدُ فانّي قدْ انكحتُ ابا العاص بن الرّبيع فحدّثني فصدقني . وانّ فاطمة رضي اللّهُ تعالى عنها بنتُ مُحمّدٍ (صلّى اللّهُ عليه وسلّم) بضعةٌ منّي وانا اكرهُ انْ تفتنُوها . والها والله لا تجتمعُ بنتُ رسُول اللّه (صلّى اللّهُ عليه وسلّم) وبنتُ عدوّ اللّه عند رجلٍ واحدٍ ابدا قال فنزل عليٌّ عن الخطبة.

مسور نے کہا: یہ خبر سن کر نبی کھڑے ہوئے اور میں نے سنا آپؐ نے تشہد پڑھا پھر فرمایا: امابعد! میں نے نکاح کیا اپنی بیٹی (زینبؓ) کا ابوالعاص بن الربیع سے اور انہوں نے جو کہا تھا سچ ثابت کیا اور بے شک فاطمہؓ، محمدؐ کی دختر، میرا ایک ٹکڑا ہے اور میں نہیں چاہتا کہ لوگ اُسکو گناہ میں گھسیٹنے کی کوشش کریں۔ اللہ کی قسم! بے شک اللہ کے رسولؐ اور اللہ کے دشمن کی بیٹی ایک شخص کے پاس کبھی جمع نہیں ہو سکتیں۔ یہ سن کر حضرت علی کرمؓ نے پیغام (نکاح) ترک کر دیا۔

تشریح ☆ ان احادیث میں پسندیدہ غیرت کا ذکر ہے اور ناپسندیدہ کا بھی کم عقل اور خوف خدا سے خالی لوگ عفیفہ اور کسی صالحہ عورت پر جھوٹی تہمتیں لگا کر اس کے خاوند کو غیرت دلا کر جدائی پیدا کرا دیتے ہیں یہ اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے خیال کیا ہوگا کہ مرد کو چار تک بیویاں رکھنے کی اجازت ہے اس لئے دوسرا نکاح کرنے کا ارادہ کیا لیکن جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا تو کسی قسم کی ناراضگی کا اظہار نہیں کیا بلکہ جناب علی کرم اللہ وجہہ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت محبت اور اطاعت کرنے والے تھے حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کی حیات میں دوسری شادی نہیں فرمائی۔

اس حدیث میں ہے کہ حضرت علیؓ نے ابوجہل کی بیٹی سے نکاح کا ارادہ فرمایا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابوالعاصؓ نے جو وعدہ کیا تھا اس کو انہوں نے پورا کیا اور بے شک فاطمہؓ میرا ایک ٹکڑا ہے اللہ کی قسم! رسول اللہ کی بیٹی اور اللہ

کے دشمن کی بیٹی ایک شخص کے پاس جمع نہ ہوں گی۔ مسلم شریف کی روایت میں ہے کہ میں کسی حلال کو حرام نہیں کرتا اور کسی حرام کو حلال نہیں کرتا لیکن ایسا نہیں ہوسکتا کہ اللہ کے نبی اور اللہ کے دشمن کی بیٹی جمع ہو جائیں' ایک شخص کے پاس۔ یہ جمع کرنا منع ہوا دو وجہ سے۔ ایک وجہ یہ ہے کہ اس سے حضرت فاطمہؓ کو تکلیف پہنچتی یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تکلیف کا باعث ہوتا تو جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ایذا پہنچائے گا وہ ہلاک ہوگا تو حضرت علیؓ پر شفقت فرماتے ہوئے منع فرما دیا دوسری علت یہ ہے کہ بی بی فاطمہؓ غیرت کی وجہ سے کہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی نافرمانی نہ کر بیٹھیں تو فتنہ کے ڈر کی وجہ سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دوسری شادی سے منع فرمایا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے تعمیل ارشاد فرمائی۔

۵۷ : بَابُ الَّتِیْ وَهَبَتْ نَفْسَهَا لِلنَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب: جس نے اپنا نفس (جان) ہبہ کی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو

۲۰۰۰ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ . ثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ' عَنْ اَبِيْهِ ' عَنْ عَائِشَةَ ' اَنَّهَا كَانَتْ تَقُوْلُ اَمَا تَسْتَحْيِ الْمَرْاَةُ اَنْ تَهَبَ نَفْسَهَا لِلنَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ حَتّٰى اَنْزَلَ اللّٰهُ: ﴿تُرْجِیْ مَنْ تَشَآءُ مِنْهُنَّ وَتُؤْوِیْ اِلَيْکَ مَنْ تَشَآءُ﴾ [الاحزاب: ۵۱] قَالَتْ فَقُلْتُ اِنَّ رَبَّکَ لَيُسَارِعُ فِیْ هَوَاکَ .

۲۰۰۰: امّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے' فرماتی ہیں کیا عورت شرم نہیں کرتی جو اپنا آپ ہبہ کر دیتی ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو' یہاں تک کہ آیت نازل ہوئی: ''جس کو تو چاہے جدا کرے اور جس کو چاہے اپنے پاس رکھے'' تب میں نے کہا: آپ کا ربّ بھی آپ کی خواہش کے مطابق ہی حکم نازل کرتا ہے۔

۲۰۰۱ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بِشْرٍ ' بَكْرُ بْنُ خَلَفٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ . قَالَا ثَنَا مَرْحُوْمُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ . ثَنَا ثَابِتٌ ' قَالَ كُنَّا جُلُوْسًا مَعَ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَعِنْدَهُ ابْنَةٌ لَهُ . فَقَالَ اَنَسٌ جَآءَتِ امْرَاَةٌ اِلَى النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَرَضَتْ نَفْسَهَا عَلَيْهِ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ لَکَ فِیَّ حَاجَةٌ ؟ فَقَالَتِ ابْنَتُهُ مَا اَقَلَّ حَيَاءَهَا فَقَالَ هِیَ خَيْرٌ مِنْکِ . رَغِبَتْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ' فَعَرَضَتْ نَفْسَهَا عَلَيْهِ .

۲۰۰۱ : حضرت ثابت سے روایت ہے کہ ہم انس بن مالکؓ کے پاس بیٹھے تھے اور اُن کی ایک بیٹی بھی پاس تھی۔ انسؓ نے کہا: ایک عورت نبیؐ کے پاس آئی اور اپنے آپ کو آپؐ پر پیش کیا یعنی اگر آپ کو میری خواہش ہو تو قبول فرمائیں۔ یہ سن کر انسؓ کی بیٹی بولی: کیسی کم حیاء والی تھی وہ خاتون؟ انسؓ نے کہا: (بلاشبہ) وہ تجھ سے بہتر تھی۔ اُس نے رغبت کی اللہ کے رسولؐ میں اور اپنی جان کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر پیش کیا۔

تشریح ☆ اس حدیث میں عائشہ صدیقہؓ نے آیت کا شانِ نزول بیان فرمایا کہ حضور ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے اختیار دیدیا جس عورت کے ساتھ چاہیں آپؐ نکاح کرلیں۔ بغوی نے لکھا ہے کہ آیت کی تفسیر میں اہل تفسیر کا اختلاف ہے سب سے زیادہ مشہور قول ہے کہ اس آیت کا نزول باری تقسیم کرنے کے سلسلہ میں ہوا پہلے عورتوں میں برابری کرنا رسول اللہؐ پر واجب تھا اس آیت کے نزول کے بعد برابری رکھنے کا حکم ساقط کر دیا گیا اور عورتوں کے معاملہ میں رسول اللہؐ کو پورا اختیار دیدیا گیا۔

۵۸ : بَابُ الرَّجُلِ یَشُکُّ فِیْ وَلَدِہٖ

باب: کسی شخص کا اپنے لڑکے (نسب) میں شک کرنا

۲۰۰۲ : حَدَّثَنَا اَبُوْبَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَۃَ وَمُحَمَّدُ ابْنُ الصَّبَّاحِ قَالَا ثَنَا سُفْیَانُ بْنُ عُیَیْنَۃَ عَنِ الزُّھْرِیِّ ' عَنْ سَعِیْدِ الْمُسَیَّبِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ ' قَالَ جَاءَ رَجُلٌ بَنِیْ فَزَارَۃَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ! اِنَّ امْرَاَتِیْ وَلَدَتْ غُلَامًا اَسْوَدَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ھَلْ لَکَ مِنْ اِبِلٍ ؟ قَالَ نَعَمْ . قَالَ فَمَا اَلْوَانُھَا ؟قَالَ حُمْرٌ قَالَ ھَلْ فِیْھَا مِنْ اَوْرَقَ ؟ قَالَ اِنَّ فِیْھَا لَوُرْقًا. قَالَ فَاَنّٰی اَتَاھَا ذٰلِکَ؟ قَالَ عَسٰی عِرْقٌ نَزَعَھَا. قَالَ وَھٰذَا لَعَلَّ عِرْقًا نَزَعَہٗ ' (وَاللَّفْظُ لِابْنِ الصَّبَّاحِ).

۲۰۰۲: حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ بنی فزارہ کا ایک شخص نبیؐ کے پاس آیا اور کہا: یا رسول اللہؐ! میری بیوی نے کالا لڑکا جنا (یعنی نسب میں شک کیا) آپؐ نے فرمایا: تیرے پاس اونٹ ہیں؟ بولا: ہیں۔ آپؐ نے فرمایا: اُن کا رنگ کیسا ہے؟ بولا: سرخ۔ آپؐ نے فرمایا: ان میں کوئی چت کبرا ہے؟ بولا: ہے۔ آپؐ نے فرمایا: وہ کہاں سے آیا؟ بولا: کسی رگ نے یہ رنگ کھینچ لیا ہوگا۔ آپؐ نے فرمایا: پھر (شک کیوں کرتا ہے) تیرے یہاں بھی کسی رگ نے یہ رنگ نکالا ہوگا۔

۲۰۰۳ : حَدَّثَنَا اَبُوْ کُرَیْبٍ . ثَنَا عَبَاءَۃُ بْنُ کُلَیْبِ اللَّیْثِیُّ اَبُوْ غَسَّانَ ' عَنْ جُوَیْرِیَۃَ بْنِ اَسْمَاءَ ' عَنْ نَافِعٍ ' عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَجُلًا مِنْ اَھْلِ الْبَادِیَۃِ اَتَی النَّبِیَّ ﷺ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ! اِنَّ امْرَاَتِیْ وَلَدَتْ عَلٰی فِرَاشِیْ غُلَامًا اَسْوَدَ ' وَاِنَّا اَھْلُ بَیْتٍ ' لَمْ یَکُنْ فِیْنَا اَسْوَدُ قَطُّ . قَالَ ھَلْ لَکَ مِنْ اِبِلٍ ؟ قَالَ نَعَمْ 'قَالَ فَمَا اَلْوَانُھَا ؟ قَالَ حُمْرٌ . قَالَ ھَلْ فِیْھَا اَسْوَدُ ؟ قَالَ: لَا . قَالَ فِیْھَا اَوْرَقُ ؟ قَالَ نَعَمْ . قَالَ فَاَنّٰی کَانَ ذٰلِکَ؟ قَالَ عَسٰی اَنْ یَکُوْنَ نَزَعَہٗ عِرْقٌ . قَالَ فَلَعَلَّ ابْنَکَ ھٰذَا نَزَعَہٗ عِرْقٌ.

۲۰۰۳: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جنگل کا رہائشی نبیؐ کے پاس آیا اور کہنے لگا: میری بیوی نے ایک لڑکا جنا' سیاہ رنگ والا اور ہمارے یہاں کوئی کالا نہیں۔ آپؐ نے فرمایا: تیرے پاس اونٹ ہیں؟ بولا: ہیں۔ آپؐ نے فرمایا: انکا رنگ کیا ہے؟ بولا: سرخ۔ آپؐ نے فرمایا: اِن میں کوئی چت کبرا ہے؟ بولا: ہے۔ آپؐ نے فرمایا: یہ رنگ کہاں سے آیا؟ بولا: شاید کسی رگ نے کھینچ لیا ہو۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا: پھر تیرے بچے میں بھی کسی رگ نے (کالا رنگ) کھینچ لیا ہوگا۔

تشریح ☆ ثابت ہوا کہ بچہ کے محض کالے یا گورے رنگ یا نقش کے اختلاف سے شک نہیں کرنا چاہئے۔ سبحان اللہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنے خوبصورت پیرائے میں مخاطب کو سمجھایا۔

۵۹ : بَابُ الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاھِرِ الْحَجَرُ

باب: بچہ ہمیشہ باپ کا ہوتا ہے اور زانی کے لیے تو (فقط) پتھر ہی ہیں

۲۰۰۴ : حَدَّثَنَا اَبُوْبَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَۃَ . ثَنَا سُفْیَانُ بْنُ عُیَیْنَۃَ

۲۰۰۴: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ

عن الزُّهري، عن عروة عن عائشة، قالت: انّ ابن زمعة وسعدا اختصما الى النبيّ صلّى الله عليه وسلّم في ابن امة زمعة. فقال سعد (رضي الله تعالى عنه) يارسول الله! (صلّى الله عليه وسلّم) اوصاني اخي، اذا قدمت مكّة، ان انظر الى ابن امة زمعة فاقبضه. وقال عبد بن زمعة اخي وابن امة ابي. ولد على فراش ابي. فراى النبيّ صلّى الله عليه وسلّم شبهه بعتبة فقال هو لك ياعبد بن زمعة. الولد للفراش واحتجبي عنه يا سودة.

عبد بن زمعہ اور سعد بن ابی وقاص نے آنحضرتؐ کے پاس جھگڑا کیا زمعہ کی لونڈی کے بچہ میں۔ سعدؓ نے کہا: یا رسول اللہ! میرے بھائی نے وصیت کی تھی کہ میں جب مکہ جاؤں تو زمعہ کی لونڈی کے بچے کو لے لوں اور عبد بن زمعہ نے کہا: وہ میرا بھائی ہے اور میرے باپ کی لونڈی کا بیٹا ہے' میرے باپ کے بستر پر پیدا ہوا۔ نبیؐ نے اس بچہ کی مشابہت عتبہ سے محسوس کر کے فرمایا: وہ بچہ تیرا ہے اے عبد بن زمعہ! (گو مشابہت عتبہ سے ہے) اور بچہ ہمیشہ خاوند کا ہوتا ہے اور زانی کے لیے فقط پتھر ہیں مگر سودہ تو (بہرحال) اس سے پردہ کر۔

۲۰۰۵: حدثنا ابوبكر بن ابي شيبة ثنا سفيان بن عيينة، عن عبيد الله بن ابي يزيد عن ابيه، عن عمر، انّ رسول الله صلّى الله عليه وسلّم قضى بالولد للفراش.

۲۰۰۵: امیر المؤمنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فیصلہ صادر فرمایا کہ بچہ تو (بہرحال) خاوند کے واسطے ہے۔

۲۰۰۶: حدثنا هشام بن عمّار. ثنا سفيان ابن عيينة، عن الزّهري عن سعيد بن المسيّب عن ابي هريرة، انّ النبيّ ﷺ قال الولد للفراش. وللعاهر الحجر.

۲۰۰۶: حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے' نبیؐ نے فرمایا: بچہ ماں کو ملے گا یا اُس کے خاوند کو اور زانی کے لیے (تو فقط) پتھر ہیں۔

۲۰۰۷: حدثنا هشام بن عمّار. ثنا اسماعيل ابن عيّاش. ثنا شرحبيل بن مسلم، قال سمعت ابا امامة الباهليّ يقول سمعت رسول الله ﷺ يقول الولد للفراش، وللعاهر.

۲۰۰۷: ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ بچہ تو ماں کا ہے اور زانی کے لیے تو (محض) پتھر ہیں۔

تشریح ☆ مطلب یہ ہے کہ زنا کے سبب سے جو بچہ پیدا ہوتا ہے وہ اس عورت کے خاوند کا ہوتا ہے باندی کے مالک کا اور زنا کرنے والے کے لئے پتھر ہیں۔

۶۰: باب الزّوجين يسلم احدهما قبل الآخر

باب: اگر زوجین میں سے کوئی پہلے اسلام قبول کر لے؟

۲۰۰۸: حدثنا احمد بن عبدة. ثنا حفص ابن جميع، ثنا سماك، عن عكرمة عن ابن عبّاس. انّ امرأة جاءت الى النبيّ ﷺ فاسلمت. فتزوّجها رجل قال فجاء

۲۰۰۸: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک خاتون نبیؐ کے پاس آئی اور اسلام قبول کر لیا اور نکاح بھی کر لیا۔ پھر اس کا پہلا خاوند آیا اور کہنے لگا: یا

زوجها الاوّل. فقال یا رسول الله انی قد کنت اسلمت معها' وعلمت باسلامی قال فانتزعها رسول الله ﷺ من زوجها الاخر وردها الی زوجها الاوّل.

رسول اللہ! میں اپنی بیوی کے ساتھ ہی مسلمان ہوا تھا اور یہ بات اس کے علم میں بھی تھی۔ یہ سن کر نبیؐ نے اُسے خاتون دوسرے خاوند سے لے کر (واپس) دلوادی۔

٢٠٠٩: حدثنا ابوبکر بن خلاد ویحیی بن حکیم. قالا ثنا یزید بن هارون. انبانا محمد ابن اسحق' عن داود بن الحصین' عن عکرمة عن ابن عباس' ان رسول الله ﷺ ردّ ابنته زینب علی ابی العاص بن الربیع بنکاح جدید.

٢٠٠٩: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی صاحبزادی (زینبؓ) کو ابو العاص بن ربیع کے پاس دو برس کے بعد اُسی گزشتہ نکاح پر بھیج دیا۔

٢٠١٠: حدثنا ابو کریب ثنا معاویة عن حجاج عن عمرو بن شعیب' عن ابیه عن جده' ان رسول الله ﷺ ردّ ابنته زینب علی ابی العاص بن الربیع بنکاح جدید.

٢٠١٠: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی صاحبزادی زینب رضی اللہ عنہا کو ابو العاصؓ کے پاس لوٹا دیا نئے نکاح پر۔

تشریح ☆ یہی مذہب ہے امام شافعیؒ کا کہ اگر زوجین میں سے کوئی ایک مسلمان ہو کر دار الحرب سے دار الاسلام میں بشرطیکہ قید ہو کر نہ آئے تو پہلا نکاح باقی رہتا ہے۔ حنفیہ کے نزدیک تباین دارین (یعنی دونوں کا دو الگ الگ ملکوں میں آ جانا) سبب جدائی کا ہے۔

یہ حدیث حنفیہ کی دلیل ہے۔ اور قرآن کریم کی آیت: ﴿فلا ترجعوهن الی الکفار لاهن حل لهم ولا هم یحلون لهن﴾ مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی عورت مسلمان ہو کر دار الاسلام میں آ جائے تو ان کو واپس نہ کرو وہ عورتیں ان کافروں کے لئے حلال نہیں اور نہ وہ کافر مردان مسلمان عورتوں کے لئے حلال ہیں۔

٦١: باب الغیل

دودھ پلانے کی حالت میں جماع کرنا؟

٢٠١١: حدثنا ابوبکر بن ابی شیبة ثنا یحیی بن اسحق' ثنا یحیی بن ایوب عن محمد بن عبدالرحمن بن نوفل القرشی عن عروة' عن عائشة رضی الله تعالی عنها عن جدامة بنت وهب الاسدیة' انها قالت سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول ان اردت ان انهی عن الغیال. فاذا فارس والروم یغیلون فلا یقتلون اولادهم وسمعته یقول وسئل عن العزل' فقال هو الوأد الخفی.

٢٠١١: جدامہ بنت وہب سے روایت ہے میں نے نبیؐ سے سنا۔ آپؐ فرماتے تھے کہ میں نے دودھ پلانے (غیل) کی حالت میں جماع کرنے سے منع کرنے کا ارادہ کیا۔ بوجہ اسکے کہ اس سے لڑکا ضعیف ہو جاتا ہے۔ پھر میں نے دیکھا تو فارس اور روم کے لوگ بھی ایسا کرتے ہیں اور ان کی اولاد کو ضرر نہیں ہوتا اور میں نے آپؐ سے لوگوں کو عزل کی بابت دریافت کرتے ہوئے سنا۔ آپؐ نے فرمایا: وہ تو خفیہ زندہ درگور کرنا ہے۔

۲۰۱۲ : حدثنا هشام بن عمار . ثنا يحيى بن حمزة . عن عمرو بن مهاجر . انه سمع اباه المهاجر بن ابي مسلم يحدث عن اسماء بنت يزيد بن السكن . وكانت مولاته انها سمعت رسول الله ﷺ يقول لا تقتلوا اولادكم سرا. فوالذي نفسي بيده ! ان الغيل ليدرك الفارس على ظهر فرسه حتى يصرعه .

۲۰۱۲ : اسماء بنت یزید سے روایت ہے' انہوں نے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے تھے: اپنی اولاد کو پوشیدہ قتل مت کرو۔ اُس ذات کی قسم ! جس کے ہاتھ میں میری (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جان ہے' غیل سوار کو اپنے گھوڑے سے گرا دیتا ہے' اُس وقت اثر کرتا ہے۔

تشریح ☆ ان احادیث مبارکہ کا مطلب یہ ہے کہ رضاعت کے زمانہ میں دودھ پلانے والی عورت سے جماع نہ کرنا بہتر ہے تاکہ بچہ کو نقصان نہ ہو کہ حمل کی وجہ سے بچہ کو دودھ پورا نہیں مل سکے گا' اسکے کمزور رہنے کا ڈر ہے اسلئے اس کو خفیہ قتل فرمایا۔

۶۲ : باب في المرأة تؤذي زوجها

باب : جو خاتون اپنے شوہر کو تکلیف پہنچائے

۲۰۱۳ : حدثنا محمد بن بشار ثنا مؤمل ثنا سفيان عن الاعمش عن سالم بن ابي الجعد عن ابي امامة قال اتت النبي صلى الله عليه وسلم امرأة معها صبيان لها قد حملت احدهما وهي تقود الآخر . فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم حاملات والدات رحيمات لولا ما يأتين الى ازواجهن دخل مصلياتهن الجنة .

۲۰۱۳ : ابوامامہ سے روایت ہے' آنحضرتؐ کے پاس ایک عورت آئی۔ اُس کے دو بچے تھے۔ ایک کو گود میں لیے ہوئے تھی دوسرے کو کھینچ رہی تھی۔ آپؐ نے فرمایا: یہ عورتیں بچوں کو اٹھانے والی' پیدا کرنے والی' اپنے بچوں پر رحم کرنے والیاں اگر اپنے شوہروں کو تکلیف نہ پہنچائیں تو جو ان میں سے نمازی ہیں وہ جنت میں جائیں۔

۲۰۱۴ : حدثنا عبد الوهاب بن الضحاك ثنا اسماعيل بن عياش عن بحير بن سعد عن خالد بن معدان عن كثير بن مرة عن معاذ بن جبل قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تؤذي امرأة زوجها الا قالت زوجته من الحور العين لا تؤذيه قاتلك الله ! فانما هو عندك دخيل اوشك ان يفارقك الينا .

۲۰۱۴ : معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبیؐ نے فرمایا: کوئی خاتون جو اپنے شوہر کو ایذاء پہنچائے تو جنت کی حوریں جو اُس مرد کے لیے مختص ہیں' کہتی ہیں: اللہ تجھے برباد کرے' اِس کو مت ستا' وہ تیرے پاس چند روز کے لیے اترا ہے اور قریب ہی ہے کہ تجھ کو چھوڑ کر (واپس) ہمارے پاس لوٹ آئے گا۔

تشریح ☆ ثابت ہوا کہ ایک مسلمان عورت کا صرف اتنی مشقت کرنا جنت میں جانے کا سبب ہے چہ جائیکہ بڑی عبادت کی' لیکن اگر بڑی عبادت نہ بھی کر سکے صرف نماز کی پابندی کرے بشرطیکہ خاوند کو ایذا نہ دے اور اس کو نہ ستائے تو جنت کی مستحق ہے۔ ایک حدیث میں آتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دوزخ میں زیادہ عورتوں کو دیکھا ہے اس کا سبب یہ ہے کہ خاوند کی ناشکری کرتی ہیں مقصد یہ ہے کہ خاوند کا بڑا حق ہے عورت پر۔

حقیقت میں ایک مسلمان کی بیوی وہی ہے جو جنت[1] میں ہوگی یہ دُنیا تو مسافر خانہ ہے چند روز کے بعد دُنیا و مافیہا کو چھوڑ کر دارِ آخرت میں جانا ہے۔ (علوی)

ایک اور جگہ حدیث مبارکہ میں آتا ہے کہ:

''حضرت امّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس عورت کا انتقال اس حالت میں ہو کہ اُس کا شوہر اس سے خوش ہو تو وہ عورت (ضرور) جنت میں جائے گی۔''

(بیہقی فی الشعب ج ۶ ص:۴۲۱ ترمذی ترغیب ج ۳ ص:۳۳)

''حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے وہ عورت مبغوض ہے جو اپنے گھر سے (بلا اجازتِ شوہر) چادر کھینچتی ہوئی (یعنی بے پردگی وافراتفری میں) شوہر کی شکایت کرتی ہوئے نکلے۔

(مجمع الزوائد ج ۴ ص:۳۱۶) (ابو معاذ)

۶۳ : بَابٌ لَايُحَرِّمُ الْحَرَامُ الْحَلَالَ

باب: حرام حلال کو حرام نہیں کرتا

۲۰۱۵ حدثنا يحيى بن معلى بن منصور ثنا اسحق بن محمد الفروي. ثنا عبد الله بن عمر عن نافع عن ابن عمر عن النبي ﷺ قال لا يحرم الحرام الحلال.

۲۰۱۵: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حرام حلال کو حرام نہیں کرتا۔

تشریح ☆ لا يحرم الحرام الحلال اس جملہ کے دو معنی کئے گئے ہیں ایک تو یہ ہے کہ کوئی شخص بوجہ زہد اور تعشف حال کی بناء پر کسی حلال کو اپنے اوپر حرام قرار دے جیسا کہ بعض صحابہ کرامؓ نے اپنے اوپر گوشت کو حرام کر دیا تھا اور بعض نے نکاح کو اور بعض نے نیند کو تو اللہ تبارک و تعالیٰ نے ایسا کرنے سے منع فرمایا ارشاد ہوا اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ نے جو طیبات تمہارے لئے حلال کی ہیں انہیں حرام نہ قرار دو اور خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ماریہ قبطیہ کو حرام کیا تھا تو اللہ تعالیٰ نے سورہ تحریم کی ابتدائی آیات: ﴿يا ايها النبي لم تحرم ما احلل الله لك﴾ اخیر تک نازل فرمائی اس کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم کا کفارہ دیا تھا۔ اس جملہ کا دوسرا معنی یہ ہے کہ اس پر بہت سارے مسائل متفرع ہوتے ہیں: (۱) چار بیویوں کے بعد پانچویں عورت سے نکاح کرنا پہلی بیوی کو حرام نہیں کرتا۔ (۲) بیوی کی بہن کے ساتھ نکاح کرنا پہلی کو حرام نہیں کرتا خلاصہ یہ کہ کسی حرام کو ارتکاب پہلے حلال اور جائز کو حرام نہیں کرتا لیکن یہ مطلق نہیں بلکہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کی بیٹی سے نکاح کرے گا تو اس لڑکی کی ماں حرام ہو جائے گی۔ باقی اس میں اختلاف ہے کہ زنا اور دواعی زنا سے حرمت مصاہرت ہوتی ہے یا نہیں۔ احناف کا مذہب یہ ہے کہ زنا سے حرمت مصاہرت ثابت ہو جاتی ہے۔ چنانچہ زانی پر مزینہ کے اصول وفروع اور مزینہ پر زانی کے اصول وفروع (دادی نانی اوپر تک اور پوتی نواسی نیچے تک) حرام ہو جائیں گے

[1] اس سلسلے میں خواتین کے لیے انتہائی اصلاحی کتاب ''جنتی عورت'' شائع کردہ مکتبۃ العلم لاہور کا مطالعہ بے حد مفید ثابت ہوگا۔

حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے کثیر تعداد بھی اسی کے قائل ہیں۔ حضرت عمرؓ عمران بن حصینؓ جابر بن عبداللہؓ ابی بن کعبؓ عائشہؓ ابن مسعودؓ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور جمہور تابعین حسن بصریؒ شعبیؒ ابراہیم نخعیؒ اوزاعیؒ طاؤسؒ عطاءؒ مجاہدؒ سعید بن میتبؒ سلیمان بن یسارؒ حماد بن زیدؒ سفیان ثوری اور اسحٰق بن راہو یہ رحمہم اللہ تعالیٰ سب کا مذہب یہی ہے۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک حرمت مصاہرت زنا سے ثابت نہیں ہے حدیث باب ان کی دلیل ہے۔ احناف کی طرف سے ان کی دلیل کا جواب یہ ہے کہ حدیث کا مطلب وہ نہیں جو آپ حضرات نے سمجھا ہے بلکہ مطلب یہ ہے کہ حرام باعتبار حرام ہونے کے کسی حلال کو حرام نہیں کرتا اور اس کو ہم بھی مانتے ہیں اور کہتے ہیں کہ زنا جو موجب حرمت مصاہرت ہے وہ زنا ہونے کے اعتبار سے نہیں بلکہ وطی ہونے کے اعتبار سے ہے اس مسئلہ میں احناف پر بعض غیر مقلدین نے جو طعن کیا ہے وہ بالکل نامناسب ہے۔ کیونکہ احناف کے ساتھ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی ایک جماعت ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

كِتَابُ الطّلاق

طلاق کا بیان

۱ : بَابُ الطَّلَاقِ

باب : طلاق کا بیان

۲۰۱۶ : حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ وَعَبْدُ اللهِ ابْنُ عامِرِ بْنِ زُرَارَةَ، وَ مَسْرُوقُ بْنُ الْمَرْزُبَانِ قَالُوا ثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ صَالِحِ ابْنِ حَيٍّ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ ، عَنْ سعِيدِ ابْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ عُمَرَبْنِ الْخَطَّابِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ طَلَّقَ حَفْصَةَ ثُمَّ رَاجَعَهَا.

۲۰۱۶ : امیر المؤمنین حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ام المؤمنین سیدہ حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو طلاق دی' پھر اُن سے (اللہ عزوجل کے فرمان وہ روزہ رکھنے والی' عبادت کرنے والی اور جنت میں تیری بیوی ہے کی وجہ سے) رجعت کرلی۔

۲۰۱۷ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُؤَمَّلٌ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَلْعَبُونَ بِحُدُودِ اللهِ يَقُولُ أَحَدُهُمْ قَدْ طَلَّقْتُكِ قَدْ رَاجَعْتُكِ قَدْ طَلَّقْتُكِ .

۲۰۱۷ : ابوموسیٰ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اُن لوگوں کی کیا حالت ہوگئی ہے جو اللہ عزوجل کے احکامات سے کھیل کرتے ہیں۔ کوئی کہتا ہے' میں نے تجھ کو طلاق دی' نہیں رجوع کیا' نہیں طلاق دی۔

۲۰۱۸ : حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ عُبَيْدِ الْحِمْصِيُّ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ الْوَلِيدِ الْوَصَّافِيِّ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَبْغَضُ الْحَلَالِ إِلَى اللهِ الطَّلَاقُ .

۲۰۱۸ : حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حلال کیے گئے کاموں میں سے اللہ عزوجل کو سب سے زیادہ ناپسند (چیز) طلاق ہے۔

خلاصۃ الباب ☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے رجوع بحکم خداوندی کیا تھا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ وہ روزہ رکھنے والی اور عبادت گزار ہیں اور جنت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی ہیں۔ سبحان اللہ! حضرت حفصہؓ بہت قسمت والی اور خوش نصیب ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو یاد فرمایا۔

طلاق حلال ہونے کے باوجود اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہے اسی لئے بلا وجہ اور بغیر ضرورت کے مکروہ ہے۔

۲: بَابُ طَلَاقِ السُّنَّةِ

باب: سنت طلاق کا بیان

۲۰۱۹: حدثنا ابو بكر بن ابي شيبة ثنا عبد الله ابن ادريس عن عبيد الله عن نافع عن ابن عمر رضي الله تعالى عنهما قال طلقت امراتي وهي حائض فذكر ذالك عمر لرسول الله صلى الله عليه وسلم فقال مره فليراجعها حتى تطهر ثم تحيض ثم تطهر ثم ان شاء طلقها قبل ان يجامعها وان شاء امسكها فانها العدة التي امر الله.

۲۰۱۹: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ میں نے اپنی بیوی کو حالت حیض میں طلاق دی۔ حضرت عمرؓ نے نبیؐ سے اسکا ذکر کیا تو آپؐ نے فرمایا: اُسے کہو رجعت کر لے یہاں تک اُسکی بیوی حیض سے پاک ہو جائے پھر حیض آئے اور اس سے پاک ہو اسکے بعد اگر خواہش ہو تو طلاق دے جماع سے قبل اور اگر چاہے تو نکاح میں رکھے اور یہی عدت ہے عورتوں کی جس کا اللہ عزوجل نے حکم فرمایا۔

۲۰۲۰: حدثنا محمد بن بشار ثنا يحيى بن سعيد عن سفيان عن ابي اسحاق عن ابي الاحوص عن عبدالله قال طلاق السنة ان يطلقها طاهرا من غير جماع.

۲۰۲۰: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے کہا: سنت طریقے سے طلاق دینا یہ ہے کہ عورت کو حیض سے فراغت پانے کے بعد طلاق دے اور اس طہر میں جماع نہ کرے۔

۲۰۲۱: حدثنا علي بن ميمون الرقي ثنا حفص بن غياث عن الاعمش عن ابي اسحاق عن ابي الاحوص عن عبد الله. قال. في طلاق السنة يطلقها عند كل طهر تطليقة فاذا طهرت الثالثة طلقها وعليها بعد ذالك حيضة.

۲۰۲۱: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا: طلاق کا سنت طریقہ ہے کہ عورت کو طہر میں ایک طلاق دے جب تیسری بار پاک ہو تو آخری طلاق دے اور اس کے بعد عدت ایک حیض ہوگی۔

۲۰۲۲: حدثنا نصر بن علي الجهضمي ثنا عبد الاعلى ثنا هشام عن محمد عن يونس ابن جبير ابي غلاب قال سالت ابن عمر عن رجل طلق امراته وهي حائض فاتى عمر النبي صلى الله عليه وسلم فامره ان يراجعها قلت ايعتد بتلك؟ قال ارايت ان عجز واستحمق

۲۰۲۲: یونس بن جبیر سے مروی ہے کہ میں نے ابن عمرؓ سے پوچھا: ایک مرد نے عورت کو طلاق دی حالت حیض میں؟ انہوں نے کہا: ابن عمرؓ کو پہچانتا ہے۔ انہوں نے طلاق دی اپنی عورت کو حالت حیض میں تو عمرؓ نے نبیؐ سے دریافت کیا تو آپؐ نے حکم دیا کہ وہ رجوع کرے۔ میں نے کہا: یہ طلاق شمار ہوگی یا نہیں؟ انہوں نے کہا: تیرا کیا خیال ہے اگر وہ عاجز ہو یا حماقت کرے۔

خلاصۃ الباب ☆ رجوع کا حکم اس لئے دیا تھا کہ حیض کی حالت میں طلاق درست نہیں نیز عورت کی عدت طویل ہو جائے گی تو اس کو اذیت ہوگی احناف کے نزدیک طلاق سنت یہ ہے کہ ایک طلاق ایسے طہر میں دے جس میں جماع نہ کیا ہو اور پھر چھوڑے رکھے تاکہ وہ عدت گزار سکے تین طلاقیں ایک زمانہ میں ایک لفظ سے دینا بدعی طلاق کہلاتی ہیں اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت غصہ اور ناراضگی کا اظہار فرمایا ہے۔

۳ : بَابُ الْحَامِلِ كَيْفَ تُطَلَّقُ

باب : حاملہ عورت کو طلاق دینے کا طریقہ

۲۰۲۳ : حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَعَلِيُّ ابْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا ثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مَوْلٰى آلِ طَلْحَةَ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ طَلَّقَ امْرَاَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَذَكَرَ ذٰلِكَ عُمَرُ لِلنَّبِيِّ فَقَالَ مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا ثُمَّ يُطَلِّقُهَا وَهِيَ طَاهِرٌ اَوْ حَامِلٌ.

۲۰۲۳ : حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے طلاق دی اپنی عورت کو حالت حیض میں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رجوع کرے پھر طلاق دے جب وہ حیض سے پاک ہو یا حاملہ ہو جائے۔

خلاصۃ الباب ☆ مقصد یہ ہے کہ طہر کی حالت میں طلاق سے عورت کی عدت آسانی سے گزر جانے گی اسی طرح حالت حمل عدت وضع حمل ہوگی۔

۴ : بَابُ مَنْ طَلَّقَ ثَلَاثًا فِيْ مَجْلِسٍ وَاحِدٍ

باب : ایسا شخص جو اپنی بیوی کو ایک ہی مجلس میں تین طلاقیں دیدے

۲۰۲۴ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ اَنْبَانَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ اَبِيْ فَرْوَةَ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنْ عَامِرٍ الشَّعْبِيِّ قَالَ قُلْتُ لِفَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ حَدِّثِيْنِيْ عَنْ طَلَاقِكِ قَالَتْ طَلَّقَنِيْ زَوْجِيْ ثَلَاثًا وَهُوَ خَارِجٌ اِلَى الْيَمَنِ فَاَجَازَ ذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ.

۲۰۲۴ : عامر شعبی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے فاطمہ بنت قیس سے کہا: تم اپنی طلاق کی حدیث بیان کرو۔ انہوں نے کہا کہ میرے خاوند نے مجھ کو تین طلاقیں دیں اور وہ یمن کو جانے والا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس (طلاق) کو برقرار رکھا۔

خلاصۃ الباب ☆ فقہاء کرام رحمہم اللہ فرماتے ہیں کہ وقت اور محل کے لحاظ سے نفس طلاق کی تین قسمیں ہیں:

(۱) احسن (۲) حسن (اس کو سنی بھی کہتے ہیں)۔ (۳) بدعی۔

اور واقع ہونے کے اعتبار سے طلاق کی دو قسمیں ہیں:

(۱) رجعی۔ (۲) بائن۔

حکم اور نتیجے کے اعتبار سے بھی دو قسمیں ہیں: مغلظہ مخففہ۔

طلاق احسن یہ ہے کہ جس طہر میں وطی نہ ہوئی ہو اس میں ایک طلاق دے کر چھوڑ دے یہاں تک کہ اس کی عدت گزر جائے۔ کیونکہ صحابہ کرام اسی کو مستحب سمجھتے تھے طلاق حسن یہ ہے کہ شوہر اپنی مدخول بہا منکوحہ کو تین طہروں میں جدا جدا تین طلاقیں دے اگر عورت کو حیض آتا ہو اور اگر حیض نہ آتا ہو جیسے آئسہ (جو نا امید ہوگئی ہو حیض سے) صغیرہ اور حاملہ تو اس کو تین مہینے میں تین طلاق دے۔ امام مالک اس طلاق کو بدعت کہتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ طلاق میں اصل اس کا ممنوع

ہونا ہے مگر بعض اوقات اس کی ضرورت واقع ہوتی ہے اس لئے اس کو مباح کر دیا گیا اور ضرورت ایک سے پوری ہو سکتی ہے پس ایک سے زائد مسنون نہ ہوگی۔ پہلے مذہب والے کہتے ہیں اس طلاق حسن کے مسنون (مباح) ہونے کی دلیل حدیث ابن عمرؓ ہے جس کو دارقطنی نے سنن میں تخریج کیا ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنی بیوی کو حالت حیض میں ایک طلاق دی پھر دوسری دو طلاقیں دو طہروں میں دینے کا ارادہ کیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اس واقعہ کی خبر ملی تو آپؐ نے فرمایا۔ ابن عمر! ایسا کرنے کا تجھے اللہ نے حکم نہیں دیا تو سنت کو چوک گیا۔ سنت یہ ہے کہ تو طہر کا انتظار کرے اور ہر طہر میں طلاق دے چنانچہ حسب الحکم میں نے اپنی بیوی سے مراجعت کر لی۔ پھر آپ نے فرمایا جب وہ پاک ہو جائے تو اس کو طلاق دے یا روک لے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! بتلائیے اگر میں نے اسے تین طلاقیں دے دیں تو کیا اب بھی میرے لئے حلال ہوگا کہ اس سے رجعت کر لوں؟ آپؐ نے فرمایا: نہیں! وہ تجھ سے بائنہ ہو جائے گی اور گناہ ہوگا۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ متفق طور پر تین طہروں میں تین طلاقیں واقع کرنا سنت ہے طلاق کی تیسری قسم طلاق بدعی ہے اور وہ یہ ہے کہ ایک ہی طہر میں تین طلاقیں دے دے یا ایک حکم کے ساتھ تین طلاقیں دے دے تو یہ طلاقیں واقع ہوگی یا نہیں اور واقع ہونے کی صورت میں ایک طلاق واقع ہو یا تین۔ سو بیک وقت ایک مجلس میں ایک ہی لفظ کے ساتھ تین طلاقیں دینے سے وقوع اور عدم وقوع طلاق کی بابت حافظ ابن القیم نے زاد المعاد میں چار مذہب ذکر کئے ہیں:

(۱) تینوں طلاقیں واقع ہو جائیں گی قرآن وحدیث کی روشنی میں جمہور صحابہ تابعین محدثین فقہاء ائمہ مسلمین اسی کے قائل ہیں۔ چنانچہ خلفاء اربعہ ابن مسعودؓ ابو موسیٰ اشعری ابو ہریرہؓ انس بن مالک ابن عمرؓ عبداللہ بن عمرو بن العاص حسن بن علی عمران بن حصین مغیرہ بن شعبہ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہم کا یہی مذہب ہے اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما عبداللہ بن زبیرؓ اور عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے بھی صحیح روایت یہی ہے۔ جس کو تفصیل کے ساتھ ثابت کریں گے انشاء اللہ تعالیٰ۔ نیز محمد بن منصور نے کتاب الاعالی میں اپنی اسانید کے ساتھ اہل بیت سے بھی یہی روایت کیا ہے الجامع الکافی میں حسن بن یحییٰ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ہم نے اس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ علی بن الحسین زید بن علی محمد باقر محمد بن عمر بن علی جعفر بن محمد عبداللہ بن الحسن محمد بن عبداللہ اور خیار اہل بیت سے اسی کو روایت کیا ہے ائمہ اربعہ ان کے متبعین امام اوزاعی ابراہیم نخعی سفیان ثوری اسحاق ابو ثور اور ابو عبید وغیرہ خلق کثیر اسی کی قائل ہے۔

(۲) طلاق واقع نہ ہوگی۔ یہ مذہب ابو محمد بن حزم نے نقل کیا ہے جسے امام احمد کہتے ہیں کہ یہ رافضیوں کا قول ہے۔

(۳) ایک طلاق راجعی واقع ہوگی۔ یہ حضرت ابن عباسؓ علی اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہم سے ایک روایت ہے عبداللہ بن عوف اور زبیر بن عوام رضی اللہ عنہم کا فتویٰ بھی یہی ہے جس کو محمد بن وضاح نے حکایت کیا ہے اور ابن مغیث نے کتاب للوثائق میں نقل کیا ہے (مگر یہ نقل غلط ہے جیسا کہ عنقریب آئے گا) امام احمد فرماتے ہیں کہ محمد بن اسحاق کا مذہب بھی یہی ہے بعض حضرات نے تابعین میں سے داؤد بن علی اور اس کے اکثر اصحاب کا فتویٰ تلمسلی نے شرح تنزیغ

میں بعض مالکیہ کا قول ابوبکر رازی نے محمد بن قاتل سے بعض احناف کا اور ابن تیمیہ نے بعض حنابلہ کا فتوی۔ شیخ غنوی نے محمد بن تقی بن مخلد اور محمد بن عبدالسلام خشنی وغیرہ ومشائخ قرطبہ سے بھی یہی نقل کیا ہے اور خود ابن تیمیہ نے بھی اسی کو اختیار کیا ہے۔ (۴) اگر عورت مدخول بہا ہو تو تین طلاقیں واقع ہوں گی اور غیر مدخول بہا ہو تو ایک طلاق واقع ہوگی۔ یہ قول حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے اصحاب کی ایک جماعت کی طرف منسوب ہے۔ محمد بن نصر المروزی نے کتاب اختلاف العلماء میں اسحاق بن راہویہ کا بھی یہی مذہب نقل کیا ہے۔ عطاء طاؤس اور عمرو بن دینار کا بھی صحیح مذہب یہی ہے جیسا کہ منتقی الباجی اور محلی ابن حزم میں مرقوم ہے۔ مانعین وقوع طلاق یہ کہتے ہیں کہ ایک کلمہ کے ساتھ یکبارگی تین طلاقیں دینا بدعت محرمہ ہے اور بدعت مردود ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قول مبارک کی بناء پر من عمل عملا لیس علیہ امرنا فھو رد جواب یہ ہے کہ حافظ ابن حزم نے محلی میں تفصیل کے ساتھ ثابت کیا ہے کہ یہ بدعت اور معصیت نہیں بلکہ سنت ہے چنانچہ حضرت عویمر عجلانی کی روایت نقل کرنے کے بعد کہتے ہیں۔ قال ابو محمد لو کانت طلاق الثلث مجموعۃ معصیۃ اللہ تعالی لما سکت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لمن بیان ذالک فصح مباحۃ. ابو محمد کہتا ہے کہ اگر ایک لفظ سے تین طلاق دینا گناہ ہوتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بیان سے سکوت نہ فرماتے۔ معلوم ہوا کہ یہ سنت مباحہ ہے۔ جو لوگ ایک طلاق رجعی واقع ہونے کے قائل ہیں ان کے دلائل حسب ذیل ہیں (۱) آیت الطلاق مرتان فامساک بمعروف او تسریح باحسان کہ طلاق دو مرتبہ کی ہے (دو مرتبہ طلاق دینے کے بعد دو اختیار ہیں) خواہ یہ کہ رجعت کر کے عورت کو قاعدے کے مطابق رکھ لے خواہ (یہ کہ رجعت نہ کرے) عدت پوری ہونے دے اور اچھے طریقے سے اس کو چھوڑ دے۔ (۲) اذا طلقتم النساء فطلقوھن لعدتھن۔ وجہ استدلال یہ ہے کہ مرتان لغت میں اس امر کے لئے بولا جاتا ہے جس کا واقع ہونا یکے بعد دیگرے ہوا ہو اور دوسری آیت میں یہ حکم ہے کہ جب تم عورتوں کو طلاق دینا چاہو تو ان کی عدت یعنی طہر کی حالت میں طلاق دیا کرو مطلب یہ ہوا کہ ایک طلاق کے بعد طہر میں دوسری طلاق دو معلوم ہوا کہ بیک وقت ایک لفظ سے تین طلاقیں واقع نہ ہوں گی کیونکہ مرتان کے مصداق کے خلاف ہے۔

جواب یہ ہے کہ مرتان کے معنی یکے بعد دیگرے بھی ہیں اور دو دو گنا دو بار بھی ہیں نیز اس سے تکثیر بھی مقصود ہوتی ہے۔ چنانچہ آیت: ﴿نؤتھا اجرھا مرتین﴾ اور آیت ﴿سنعذبھم مرتین﴾ میں بھی دو گنا ہے کہ ہم مضاعف دوہرا دوگنا اجر عطا کریں گے اور ان کو دوہرا عذاب دیں گے۔ اور آیت: ﴿اولا یرون انھم یفتنون فی کل عام مرۃ او مرتین﴾ تکثیر مراد ہے۔ آیت ﴿الطلاق مرتان﴾ "لفظ مرتان تثنیہ ہے جس کے معنی دو کے ہیں۔ امام بخاری نے آیت کے یہی معنی سمجھے ہیں چنانچہ موصوف نے اس آیت کو "باب من اجاز الثلث بلفظ واحد" کے ذیل میں ذکر کیا ہے۔ علامہ کرمانی نے بھی اسی کی تائید کی ہے۔ علامہ ابن حزم نے محلی میں الطلاق مرتان کے معنی یکے بعد دیگرے کی تردید اور تغلیط کی ہے۔ فرماتے ہیں جس کا ترجمہ یہ ہے کہ قائلین وقوع طلاق رجعی کا یہ کہنا کہ الطلاق مرتان کے معنی یکے بعد دیگرے ہیں غلط ہیں

بلکہ یہ آیت تو قول باری تعالیٰ: نؤتھا اجرھا مرتین : کی طرح ہے کہ مرتین بھی مضاعف ہے۔ بہر کیف آیت میں یہ نہیں ہے کہ تکرار لفظ سے ایک طہر یا چند طہروں میں طلاق دی جائے تو واقع ہوگی اور حیض میں طلاق دی جائے تو واقع نہ ہوگی اسی طرح آیت میں یہ بھی مذکور نہیں کہ تین طلاق بتکرار لفظ چند مجلسوں میں دی جائیں تو واقع ہوں گی اور ایک مجلس میں چند بار طلاق دی جائے تو واقع نہ ہوگی بلکہ آیت طلاق واقع کرنے میں انت طالق' انت طالق' انت طالق کے لفظ کے تکرار سے سب صورتوں پر دال ہے۔ اور دوسری آیت میں صرف طہر میں طلاق دینے کا حکم ہے ایک طلاق دی جائے یا مجموعہ دو یا تین ہو آیت اس کی تفریق نہیں کرتی۔ اگر کسی نے طہر میں دو یا تین طلاقیں دے دیں تو آیت کریمہ اس سے مانع نہیں نہ اس کو باطل قرار دیتی ہے نہ اس سے ایک طلاق رجعی ثابت ہوتی ہے۔ اور اگر کسی نے طہر میں ایک طلاق دی پھر رجوع کر لیا اور اسی طہر میں دوسری طلاق دی پھر رجوع کر لیا اس کے بعد اسی طہر میں تیسری طلاق دے دی تو یہ صورت یقیناً آیت کے حکم کا مصداق ہے بلکہ اگر اس کو مسنون وسنت کہہ دیا جائے تو بے جا نہ ہوگا اس سے بیک وقت تین طلاقیں دینے کی ممانعت ثابت نہ ہوگی جب ایک طہر میں دو یا تین متفرق طلاقیں مذکورہ آیت سے ثابت ہیں تو مجموعہ دو یا تین طلاق بھی ایک طہر میں جائز ہوگا۔ (۳) حدیث ابن عباسؓ جس کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ عہد نبویؐ اور عہد صدیقی اور دو سال خلافت عمرؓ میں تین طلاق ایک شمار ہوتی تھی' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ لوگوں نے ایسے کام میں عجلت شروع کر دی جس میں ان کے لئے مہلت تھی سو اگر ہم ان کو جاری کر دیں (تو بہتر ہوگا) پس آپ نے ان کو جاری کر دیا۔ اور روایت طاؤس میں ہے کہ ابوالصہباء نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا: اپنے امور مستقر یرا (عجیب و غریب) بیان کرو کہا عہد نبوی وعہد صدیقی میں تین طلاقیں ایک نہیں تھیں؟ آپ نے فرمایا: تھیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں لوگ بکثرت طلاق دینے لگے تو آپ نے تینوں کو ان پر نافذ کر دیا۔ اس دلیل کے کئی جواب دیئے گئے ہیں۔ جواب نمبر (۱) یہ حدیث ان احادیث میں سے ایک ہے جس کی بابت شیخین نے اختلاف کیا ہے۔ امام مسلم نے اس کی تخریج کی ہے اور امام بخاری نے نہیں اس لئے کہ حدیث ابوالصہباء نہ سند کے لحاظ سے قابل حجت ہے اور نہ متن کے اعتبار سے اس کی کئی وجوہات ہیں جو مطولات میں دیکھی جا سکتی ہیں۔ اور حافظ بیہقیؒ کہتے ہیں میں اس کی وجہ یہی سمجھتا ہوں کہ حدیث ابوالصہباء حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی دیگر تمام روایات کے خلاف ہے۔ چنانچہ سعید بن جبیر' عطاء بن ابی رباح۔ مجاہد' عکرمہ' عمرو بن دینار' مالک بن الحارث' معاویہ بن ابی عیاش نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہی روایت کیا ہے کہ آپ نے تین طلاقوں کو جائز رکھا ہے۔ جواب نمبر (۲) طاؤس جو حضرت ابن عباسؓ کے شاگرد ہیں خود اس روایت کے منکر ہیں چنانچہ حسین بن علی کرابیسی نے اپنی کتاب ادب القضاء میں باخبار علی بن عبداللہ بن المدینی بطریق عبدالرزاق بروایت معمر بواسطہ ابن طاؤس' طاؤس سے روایت کیا ہے انہ قال من حدثک عن طاؤس انہ کان یروی طلاق الثلث واحدۃً کذبہ. : طاؤس نے اپنے لڑکے سے کہا کہ جو تجھ سے یہ کہے کہ طاؤس طلاق الثلث کو واحدۃ روایت کرتے ہیں تو اس کی تکذیب کر یعنی اس کو جھوٹا سمجھ میری طرف اس کی نسبت غلط ہے چنانچہ عبداللہ بن طاؤس یہ اس شخص کو جھوٹا کہتے تھے جو ان کے والد کی طرف طلاق الثلث واحدۃ کے روایت کرنے کی نسبت کرے جب خود راوی

حدیث طاؤس اس کا منکر ہے تو یہ حدیث کیسے صحیح ہو سکتی ہے۔ اسی طرح عطاء بن ابی رباح جو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے دیگر شاگردوں کی بہ نسبت آپ کے اقوال و احوال سے زیادہ واقف ہیں وہ بھی اس کے منکر ہیں۔ جواب (۳) راوی حدیث حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا فتوی خود اس کے خلاف ہے۔ مغنی ابن قدامہ میں دیکھا جا سکتا ہے یہ ابن رجب حنبلی نے فرمایا حضرت ابن عباسؓ سے بتواتر مروی ہے کہ آپ ایک لفظ سے تین طلاقوں کو تین ہی سمجھتے تھے اور تین کا ہی فتوی دیتے تھے اس کو علامہ ابن عبدالبر نے تمہید میں مسنداً بیان کیا ہے۔ ابن حزم نے سعید بن جبیر سے۔ بیہقی نے مجاہد سے اور امام محمد نے کتاب الآثار میں عطاء سے اسی طرح روایت کیا ہے۔ یہ تمام گزارش تو حدیث ابن عباس کے ناقابل احتجاج ہونے کی صورت میں ہے اور اگر ہم اس کو کسی درجہ میں صحیح بھی مان لیں تب بھی اس سے ایک طلاق رجعی ثابت نہیں ہوتی۔ (جواب (۴) کہ حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما میں اس کی تصریح نہیں کہ یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم یا آپ کی تقریر سے تھا ممکن ہے کہ آپ کے حکم کے بغیر ہو بایں معنی کہ زمانہ جاہلیت اور ابتداء اسلام میں یہی طریقہ تھا بعد میں منسوخ ہو گیا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کرخی کی روایت سے اس کی تائید ہوتی ہے جس کی تخریج ابوداؤد اور نسائی نے کی ہے اب جن لوگوں کو نسخ کا علم ہوا وہ تین شمار کرنے لگے اور جن کو نسخ کی اطلاع نہیں ملی وہ ایک پر عمل کرتے رہے۔ جواب (۵) اور اگر یہی جان لیا جائے کہ عہد نبوی میں بھی یہی ہوتا تھا ممکن ہے کہ اس میں اس شخص کے بارے میں ہوتا ہو جو انت طالق' انت طالق' انت طالق کہہ کر طلاق دے کہ ان متفرق الفاظ سے حرمت کی تاکید مقصود ہوتی تھی نہ کہ تین طلاق۔ اور اس دور میں سچائی و سلامتی غالب تھی حیلہ سازی اور مکاری کا نام بھی نہ تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں لوگوں کے حالات بدلے اور ایسے امور رونما ہونے جن کی وجہ سے آپ نے عام صحابہ کے مشورے سے الفاظ مذکورہ کو تاکید پر محمول کرنے سے منع کر کے تین طلاقوں کو لازم کر دیا علامہ قرطبی نے اس جواب کو پسند کیا ہے اور امام نووی نے اس کو اصح الاجوبہ کہا ہے۔ علامہ ابن القیمؒ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عمل کو تعزیر کا نام دیا ہے تا کہ لوگ یہ دھمکی سن کر متعدد طلاقیں دینے کی ناشائستہ حرکت سے باز آ جائیں۔ ابن قیم کی یہ توجیہ غلط ہے کیونکہ یہ کیسے ممکن ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جیسا شخص اپنی رائے سے شریعت کے حکم مستمر کو بدل دے اور جتنے صحابہ اس وقت موجود تھے وہ سب خاموش بیٹھے رہیں اس سے تو یہ ثابت ہوتا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ سے لے کر حضرت حسن بن علیؓ کے زمانہ تک سب ہی حکم شرعی کے مٹانے پر تلے ہوئے تھے' استغفر اللہ۔ یہ تو وہی شخص کہہ سکتا ہے جس کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور جمہور صحابہؓ سے بغض للہی ہوگا۔ رہی تعزیر جلاوطنی سو حنفیہ کے نزدیک یہ بھی شرعی حکم ہے۔ جمہور علماء کے دلائل حسب ذیل ہیں (۱) قرآن کریم نے تین طلاقوں کو قطعی طلاق مانا ہے جو آیت: فان طلقها فلا تحل له من بعد حتى تنكح زوجا غيره سے ثابت ہے اس آیت نے تین طلاق کے بعد رجوع کا حق چھین لیا ہے۔ (۲) حدیث عائشہ جس کی تخریج ائمہ ستہ نے کی ہے۔ کہ ایک شخص نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دیں اس نے کسی سے نکاح کر لیا اس نے بھی طلاق دی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت لیا گیا وہ عورت شوہر اول کے لئے حلال ہے؟ آپ نے فرمایا نہیں یہاں تک کہ وہ بھی پہلے کی طرح اس کا مزہ چکھ لے۔ اگر تین طلاقیں واقع نہ ہوتیں تو شوہروں کے لئے عورت کی حلت شوہر ثانی کے وطی کرنے پر موقوف نہ ہوتی۔ یہاں بھی یہ ذہن

میں رکھنا چاہئے کہ امام بخاری نے اس کی تخریج باب من اجاز طلاق الثلث کے ذیل میں کی ہے کیونکہ ابن حزم اور بیہقی نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے تین طلاقوں کے وقوع کو نقل کیا ہے۔ باقی محمد بن وضاح کی طرف سے ابن المغیث نے بلا اسناد ان روایات کو منسوب کیا ہے اور ان دونوں کی ملاقات ناممکن ہے اور زمانہ کے اعتبار سے بون بعید ہے۔ نیز ہماری بحث یہاں مدخول بہا کے بارے میں ہے۔ عطاء وطاؤس وعمرو بن دینار کا قول غیر مدخول بہا سے متعلق ہے۔ چنانچہ محلی ابن حزم میں تصریح موجود ہے نیز اور محمد بن اسحاق کی رائے صحابہ کے خلاف کوئی وقعت نہیں رکھتی کیونکہ یہ ائمہ فقہ میں سے نہیں ہے اس کا قول سیر ومغازی میں مقبول ہے حلت وحرمت میں مقبول نہیں۔ رہا بعض حنفیہ کا قول سو محقق ابن الہمام فرماتے ہیں کہ یہ باطل ہے اول اس لئے کہ صحابہ کا اجماع ظاہر ہے کہ کسی ایک صحابی سے بسند صحیح یہ منقول نہیں کہ اس نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی امضاء ثلث میں مخالفت کی ہو اور ایک ادھ آدمیوں کے نام نقل نہیں کئے جا سکتے۔ اس کے لئے بہت بڑے دفتر کی ضرورت ہے علاوہ ازیں یہ اجماع سکوتی ہے۔

۵ : بَابُ الرَّجْعَةِ

باب : رجوع (بعد از طلاق) کا بیان

۲۰۲۵ : حدثنا بشر بن هلال الصوّاف ثنا جعفر بن سليمان الضُّبعيُّ عن يزيد الرِّشك عن مطرِّف بن عبد الله بن الشِّخِّير انّ عمران بن الحصين سُئل عن رجل يُطلِّقُ امرأته ثمّ يقعُ بها ولم يُشهد على طلاقها ولا على رجعتها فقال عمران طلّقت بغير سُنّة وراجعت لغير سُنّة اشهد على طلاقها وعلى رجعتها .

۲۰۲۵ : مطرف بن شخیر سے روایت ہے' عمران بن حصین سے دریافت کیا گیا کہ ایک شخص طلاق دے اپنی بیوی کو پھر اُس سے جماع کرے اور نہ طلاق پر اُس نے کسی کو گواہ کیا اور نہ ہی رجوع پر؟ عمران نے کہا: اُس نے طلاق بھی سنت کے خلاف دی اور رجوع بھی خلاف سنت کیا۔ طلاق پر بھی لوگوں کو گواہ کرے اور رجوع پر بھی۔

خلاصۃ الباب ☆ اس سے ثابت ہوا کہ اس معاملہ میں گواہ بنانا مسنون ہے باقی طلاق اور رجوع دونوں بغیر گواہ کے بھی ثابت ہو جاتے ہیں گواہ بنانا شرط نہیں ہے۔

۶ : بَابُ الْمُطَلَّقَةِ الْحَامِلِ اِذَا وَضَعَتْ ذَابَطْنِهَا بَانَتْ

باب : بچہ کی پیدائش کے ساتھ ہی حاملہ خاتون بائنہ ہو جائے گی

۲۰۲۶ : حدثنا محمّد بن عمر بن هيّاج ثنا قبيصة بن عُقبة ثنا سُفيان عن عمرو بن ميمُون عن ابيه عن الزُّبير بن العوّام انّه كانت عندهُ امُّ كُلثُوم بنتُ عُقبة فقالت لهُ وهي حاملٌ طيِّب نفسي بتطليقة فطلّقها تطليقة ثُمّ خرج الى الصّلاة فرجع وقد وضعت فقال ما لها خدعتني خدعها

۲۰۲۶ : زبیر بن عوام سے مروی ہے کہ ان کے نکاح میں ام کلثوم بنت عقبہ تھیں۔ انہوں نے زبیر سے کہا: میرا دل خوش کر دو' ایک طلاق دے کر۔ انہوں نے ایک طلاق اُس کو دے دی۔ پھر نماز پڑھ کر واپس لوٹے تو وہ بچہ جن چکی تھی۔ زبیرؓ نے کہا: کیا ہوا اس کو اس نے مجھ سے مکر کیا' اللہ تعالیٰ

اللّٰهُ ثُمّ اتی النّبیّ ﷺ فقال سبق الکتابُ اجلهٗ اخطُبها الی نفسها .

اس سے مکر کرے (بدلہ دے) پھر جناب نبیؐ کے پاس آئے ۔آپؐ نے فرمایا: اللہ کی کتاب کی میعاد گزر گئی ۔

خلاصۃ الباب ☆ اس سے ثابت ہوا کہ حاملہ مطلقہ کی عدت وضع حمل بچہ جننا ہے) اسی طرح نکاح سے نکل گئی ہے اب نکاح جدید سے بیوی ہوسکتی ہے۔

۷: بَابُ الْحَامِلِ الْمُتَوَفّٰى عَنها زَوْجُها اِذَاوَضَعَتْ حَلّتْ لِلْاَزْوَاجِ

باب : وفات پا جانے والے شخص کی حاملہ بیوی کی عدت بچہ جنتے ساتھ ہی پوری ہو جائیگی

۲۰۲۷ : حدّثنا اَبُوْبكر بْنُ ابیْ شیبة ثنا ابُو الاحوص عن منصُورٍ عن ابراهیم عن الاسود عن ابی السّنابل قال وضعتْ سُبیعةُ الاسلمیّةُ بنتُ الحرث حملها بعد وفاة زوْجها ببضع وعشرین لیلة فلمّا تعلّت من نفاسها تشوّفت فعیب ذالک علیْها وذکر امرُها للنّبیّ ﷺ فقال ان تفعل فقدْ مضی اجلُها .

۲۰۲۷: ابوالسنابل سے مروی ہے' سبیعہ اسلمیہ جو حارث کی بیٹی تھی' اپنے خاوند کی وفات کے بعد بیس دن بعد بچہ جنی۔ جب نفاس سے فارغ ہوئی تو اس نے بناؤ سنگار کیا۔لوگوں کو اچنبھا ہوا اور انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اُس کا حال بیان کیا۔ آپؐ نے فرمایا۔ بے شک وہ سنگار کرے۔اُس کی عدت مکمل ہو چکی۔

۲۰۲۷ : حدّثنا ابُوبکر بْنُ ابیْ شیبة ثنا علیُّ بْنُ مُسْهِرٍ عنْ داوُد بْن ابیْ هنْد عن الشّعْبیّ عنْ مسْرُوْق وعمْرو بْن عُتبة انّهما کتبا الی سُبیْعة بنت الحارث یسْألانها عن امرها فکتبتْ الیْهما انّها وضعتْ بعْد وفاة زوْجها بخمسة وعشرین فتهیّاتْ تطْلُبُ الْخیر فمرّبهاابو السّنابل ابن بعْکک فقال قد اسْرعْت اعْتدّیْ آخر الاجلین اربعة اشْهر وعشْرا فاتیْتُ النّبیّ صلّی اللّٰهُ علیه وسلّم فقلْتُ یا رسُوْل اللّٰه! (صلّی اللّٰهُ علیه وسلّم) استغفرْ لیْ قال فیما ذاک ؟ فاخبرْتُهٗ . فقال ان وجدْت زوْجا صالحا فتزوّجیْ .

۲۰۲۸: مسروق اور عمرو بن عتبہؓ سے مروی ہے' ان دونوں نے سبیعہ بنت حارث کو لکھا' ان کا حال پوچھا۔انہوں نے جواب لکھا کہ انہوں نے اپنے خاوند کی وفات کے پچیس دن بعد بچہ جنا' پھر انہوں نے تیاری کی نکاح کی تو ان سے ابوالسنابل نے کہا: تو نے عجلت کی' عدت پوری کر یعنی چار مہینے دس دن ۔ یہ سن کر وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں اور عرض کیا: یارسول اللہؐ! میرے لیے دعا فرمائیے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا ہوا؟ اپنا پورا حال بیان کیا۔آپؐ نے فرمایا: اگر نیک شخص مل جائے تو نکاح کر لے۔

۲۰۲۹ : حدّثنا نصْر بْنُ علیّ . ومُحمّدُ بْنُ بشّار . قالا ثنا عبْدُاللّٰه بْنُ داوُد .ثنا هشامُ بْنُ عُرْوة عنْ ابیه .عن

۲۰۲۹: مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سبیعہ اسلمیہ کو حکم فرمایا کہ نکاح کر

الْمسور بن مخرمة انّ النبیّ ﷺ امر سُبیْعة انْ تنکح ، اذا تعلّتْ مِنْ نفاسها .

سکتی ہے جب اپنے نفاس سے فراغت حاصل کرے۔ یعنی پاک ہو جائے تو۔

۲۰۳۰ : حدّثنا محمّدُ بنُ الْمُثنّی .ثنا ابُوْ مُعاویة عن الاعمش ، عنْ مُسْلم ، عنْ مسْرُوْقٍ .عنْ عبد اللّٰه بن مسْعُوْدٍ ، قال واللّٰه ! لمنْ شاء لا عنّاهُ .لانْزلتْ سُوْرةُ النّساءِ الْقُصرٰی بعْد ارْبعة اشْهرٍ وعشْرًا .

۲۰۳۰: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے' انہوں نے کہا: اللہ کی قسم! جو کوئی چاہے ہم سے لعان کر لے کہ سورۂ نساء مختصر (سورۂ طلاق) اس آیت کے بعد اتری جس میں چار مہینے دس دن کی عدت کا حکم دیا گیا ہے۔

خلاصۃ الباب ☆ اس سے ثابت ہوا کہ حاملہ کی عدت وضع حمل ہے چاہے اس کا خاوند فوت ہو جائے۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ چھوٹی سورت نساء (سورۃ طلاق) نے لمبی سورۂ نساء کو منسوخ کر دیا ہے یعنی سورۂ بقرہ میں عدت وفات چار ماہ دس دن کا بیان ہے اور سورۂ طلاق میں حمل والیوں کی عدت وضع حمل مذکور ہے اور سورہ طلاق بعد میں نازل ہوئی ہے۔

۸ : بَابُ اَيْنَ تَعْتَدُّ الْمُتَوفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا

باب : بیوہ عدت کہاں پوری کرے؟

۲۰۳۱ : حدّثنا ابُوْ بكْرِبْنُ ابیْ شيْبة . ثنا ابُوْ خالد الْاحْمرُ ، سُليْمانُ بْنُ حيّان ، عنْ سعْد بْن اسْحاق بْن كعْبِ بْن عُجْرة ، عنْ زيْنب بنْت كعْب بْن عُجْرة (وكانتْ تحْت ابیْ سعيْد الْخُدْریّ) انّ اُخْتهُ الْفُريْعة بنْت مالكٍ . قالتْ خرج زوْجیْ فیْ طلب اعْلاجٍ لهٗ .فادْركهُمْ بطرف الْقدُوْم فقتلُوْهُ فجاء نعْیُ زوْجیْ وانا فیْ دارٍ منْ دُوْر الْانْصار شاسعةٍ عنْ دار اهْلیْ . فاتيْتُ النّبیّ صلّی اللّٰهُ عليْه وسلّم فقُلْتُ يا رسُوْل اللّٰه ! (صلّی اللّٰهُ عليْه وسلّم) انّهٗ جاء نعْیُ زوْجیْ وانا فیْ دارٍ شاسعةٍ عنْ دار اهْلیْ ودار اخْوتیْ . ولمْ يدعْ مالًا يُنْفقُ عليّ ، ولا مالًا ورثْتُهُ . ولا دارٌ يمْلكُها فانْ رايْت انْ تاْذن لیْ فالْحقُ بدار اهْلیْ ودار اخْوتیْ فانّهٗ احبُّ الیّ ، واجْمعُ لیْ فیْ بعْض امْریْ .قال فافْعلیْ انْ شئْت قالتْ فخرجْتُ قريْرةً عيْنیْ لما قضی اللّٰهُ لیْ علی لسان

۲۰۳۱: زینب بن کعب بن عجرہ سے مروی ہے' جو ابو سعید خدری کے نکاح میں تھیں کہ میری بہن فریعہ بنت مالک نے کہا: میرا خاوند اپنے عجمی غلاموں کو ڈھونڈنے نکلا اور انکو پایا (علاقہ) قدوم کے کنارہ پر لیکن غلاموں نے اسکو مار ڈالا' میرے خاوند کے مرنے کی خبر پہنچی جس وقت میں انصار کے گھر میں تھی جو میری رہائش سے دُور تھا۔ میں نبیؐ کے پاس آئی اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے خاوند کی موت کی اطلاع آئی ہے اور میں دوسرے گھر میں ہوں جو دُور ہے میرے اور میرے بھائیوں کے گھر سے اور میرے خاوند نے کچھ ورثہ نہیں چھوڑا جس کو خرچ کروں یا وارث بنوں۔ نہ ہی میرا ذاتی گھر ہے۔ اب اگر آپ اجازت مرحمت فرمائیں تو میں اپنے رشتہ داروں اور بھائیوں کے گھر میں چلی جاؤں۔ یہ مجھے مناسب لگتا ہے کہ اس سے مجھے سہولت ہو جائے گی۔ آپ نے فرمایا: اگر تو چاہتی ہے تو ایسے ہی کر لے۔ فریعہ نے کہا:

رسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلّم حتی اذا کنتُ فی المسجد ، او فی بعض الحجرۃ دعانی فقال کیف زعمت ، قالت فقصصت علیہ فقال امکثی فی بیتک الذی جاء فیہ نعی زوجک حتی یبلغ الکتاب اجلہ قالت فاعتددت فیہ اربعۃ اشھر وعشرًا ۔

میں یہ سن کر (مارے خوشی کے) نم آنکھوں سے نکلی کیونکہ اللہ نے اپنے رسول کی زبانِ مبارک پر میرے فائدہ کا حکم نازل کیا۔ میں مسجد میں ہی تھی یا کسی حجرے میں کہ پھر نبیؐ نے مجھے بلایا اور فرمایا: تو کیا کہتی ہے؟ میں نے سارا واقعہ بیان کیا۔ آپؐ نے فرمایا: اسی گھر میں رہ جہاں تیرے خاوند کے مرنے کی خبر آئی۔ یہاں تک کہ قرآن کی (بتائی گئی) مدت پوری ہو جائے۔

خلاصۃ الباب ☆ جس عورت کا شوہر فوت ہو جائے اس کے متعلق حکم ہے کہ دن میں اپنے کام اور ضرورت کے لئے گھر سے نکل سکتی ہے اپنے خرچہ وغیرہ کا انتظام کرنے کے لئے لیکن رات اس گھر میں گزارے جس میں عدت ہوئی۔

حدیث باب بھی جمہور کی دلیل ہے شیخین نے اسی طرح روایت کیا ہے فاطمہ بنت قیس سے روایت ہے کہ ان کے شوہر ابوحفص بن مغیرہ مخزومی نے ان کو تین طلاقیں دیں اور یمن چلے گئے تو حضرت خالد بن ولیدؓ ایک جماعت کے ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ام المومنین میمونہ کے گھر آئے اور کہا کہ ابوحفص نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دیں تو کیا اس کے لئے نفقہ ہے؟ آپ نے فرمایا: اس کے لئے نفقہ نہیں اور اس پر عدت واجب ہے اس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین طلاقوں کا وقوع تسلیم کیا تب بھی تو عدت واجب کی ورنہ ظاہر ہے کہ اگر تین طلاقیں نہ ہوتیں تو وعلیھا العدۃ (کہ اس پر عدت واجب ہے) کیوں فرماتے۔ (۴) مصنف عبدالرزاق میں ہے کہ عبادہ بن صامت فرماتے ہیں کہ میرے دادا نے اپنی عورت کو ایک ہزار طلاق دی۔ میرے والد نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر قصہ ذکر کیا۔ آپ نے فرمایا تمہارا دادا اللہ سے نہیں ڈرا۔ بہرحال تین طلاقیں واقع ہو گئیں رہیں ۹۹۷ تو یہ حد سے تجاوز اور ظلم ہے خدا اگر چاہے تو عذاب دے گا اور چاہے گا تو معاف کر دے گا۔ (۵) بیہقی طبرانی میں ہے کہ سوید بن غفلہ کہتے ہیں کہ عائشہ بنت فضل حضرت حسن کے نکاح میں تھی جب خلافت پر بیعت لی گئی عائشہ نے ان کو مبارکباد دی۔ حضرت حسن نے فرمایا امیر المؤمنین کے قتل پر خوشی کا اظہار کرتی ہے جا تجھے تین طلاق اور اسے دس ہزار درہم متعہ دیا پھر فرمایا اگر میں نے اپنے نانا صلی اللہ علیہ وسلم یا اپنے والد سے جو میرے نانا سے روایت کرتے ہیں سنا نہ ہوتا کہ جب کوئی اپنی عورت کو طہر میں تین طلاق یا طلقات ثلثہ مبہم دے تو عورت اس کے لئے حلال نہیں رہتی جب تک دوسرے سے نکاح نہ کر لے تو اس سے رجوع کر لیتا۔ یہ حدیث مرفوع ہے اس کی سند کی صحت میں کوئی کلام نہیں حضرت حسن صحابی ہیں انہوں نے ایک لفظ کے ساتھ ایک مجلس میں تین طلاقیں دیں پس یہ کہنا کیسے صحیح ہو سکتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں تین طلاقیں ایک شمار ہوتی تھیں جس میں رجوع کرنا جائز ہے۔ (۶) اسی طرح حدیث عویمر بن اشقر عجلانی جو صحیحین اور سنن ابوداؤد میں مروی ہے امام بخاری نے اس کی تخریج باب من اجاز الطلاق الثلث کے ذیل میں کی ہے

حالانکہ لعان کے بارے میں وارد ہے۔ (۷) حدیث عائشہؓ اس کو امام بخاری نے باب من اجاز اطلاق الثلث کے ذیل میں لاکر یہ بتایا کہ رفاعہ قرظی نے تین طلاقیں دفعۃ واحدۃ دی تھیں۔ (۸) اجماع صحابی اور اہل بیت بھی دیکھیں جب اس کی نقول ابن رجب حنبلیؒ کے رسالہ "بیان مشکل الاحادیث الواردة فی ان الطلاق الثلث واحدة" میں اور ابوالوفاء کے "التذکرہ" اور منتقی الاخبار میں اور بہت سارے علماء کرام نے پیش کی ہیں ان کے سامنے "اعلام الموقعین" کا وزن ہو سکتا ہے اس کا فیصلہ خود اہل علم کر سکتے ہیں۔ حضرت ابن مسعود اور عبداللہ بن عمر اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہم کی طرف نسبت کرنا کہ وہ تین طلاقوں کو ایک طلاق شمار کرتے تھے غلط ہے۔

۹ : بَابُ هَلْ تَخْرُجُ الْمَرْاَةِ فِيْ عِدَّتِهَا

باب : دورانِ عدت خاتون گھر سے باہر جا سکتی ہے یا نہیں؟

۲۰۳۲ : حدثنا محمد بن یحیی . ثنا عبد العزیز ابن عبد الله ثنا ابن ابی الزناد ، عن هشام بن عروة ، عن ابیه ، قال دخلت علی مروان فقلت له امراة من اهلک طلقت ، فمررت علیها وهی تنتقل . فقالت امرتنا فاطمة بنت قیس واخبرتنا ان رسول الله ﷺ امرها ان تنتقل . فقال مروان هی امرتهم بذلک ، قال عروة ، فقلت اما والله ! لقد عابت ذلک عائشة . وقالت ان فاطمة کانت فی مسکن وحش . فخیف علیها . فلذلک ارخص لها رسول الله ﷺ.

۲۰۳۲ : حضرت عروہ سے مروی ہے کہ میں مروان کے پاس گیا اور میں نے کہا: تمہاری ہم قوم عورت کو طلاق دی گئی اور وہ باہر گھومتی پھرتی ہے۔ میں اُس کے پاس سے گزرا تو اُس نے کہا ہم کو فاطمہ بنت قیس نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے گھر بدلنے کی اجازت دی۔ مروان نے کہا: بے شک فاطمہ بنت قیس نے اس کو حکم دیا؟ عروہ نے کہا: اللہ کی قسم! حضرت عائشہؓ نے عیب کیا' فاطمہ کی اس حدیث پر اور کہا: فاطمہؓ ایک خالی مکان میں تھی تو اسے خوف محسوس ہوا' اس لیے نبیؐ نے مکان بدلنے کی اجازت مرحمت فرمائی۔

۲۰۳۳ : حدثنا ابوبکر بن ابی شیبة ثنا حفص بن غیاث عن هشام بن عروة ، عن ابیه عن عائشة قالت قالت فاطمة بنت قیس ، یارسول الله ! انی اخاف ان یقتحم علیّ فامرها ان تتحول

۲۰۳۳ : حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا' فاطمہؓ بنت قیس نے کہا : یا رسول اللہ! کوئی (چور لٹیرا) میرے گھر میں نہ گھس آئے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کو اجازت مرحمت فرمائی کہ وہاں سے نکل لے۔

۲۰۳۴ : حدثنا سفیان بن وکیع . ثنا روح ح وحدثنا احمد بن منصور . ثنا حجاج بن محمد ، جمیعا عن ابن جریج . اخبرنی ابو الزبیر عن جابر بن عبد الله . قال طلقت خالتی فارادت ان تجد نخلها فزجرها رجل ان

۲۰۳۴ : حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ میری خالہ کو طلاق دی گئی پھر انہوں نے ارادہ کیا اپنی کھجوروں (کا باغ) کاٹنے کا تو ایک شخص نے انہیں گھر سے نکلنے پر تنبیہ کی۔ وہ نبیؐ کے پاس آئیں۔ آپؐ نے

تخرج اليه .فاتت النبی ﷺ. فقال بلی .فجذی نخلک فانک عسی ان تصدقی اوتفعلی معروفا . ارشاد فرمایا: نہیں! تو کاٹ اپنی کھجوروں کو اس لیے کہ تو صدقہ دے گی یا دیگر نیک کام سرانجام دے گی۔

خلاصۃ الباب ☆ مطلقہ کو عدت کے دوران گھر سے نکلنے کی اجازت نہیں کیونکہ قرآن کریم کی آیت لا یخرجن قطعی ہے قطعی آیت کے مقابلہ میں حدیث آحاد سے استدلال نہیں کیا جا سکتا۔ ہاں اگر بہت ہی مجبوری اور ضرورت ہو تو باجماع علماء باہر نکلنا جائز ہے اگر سفر کی حالت میں طلاق ہوگئی ہو اور عدت لازم ہو جائے اور قیام کی جگہ نہ ہو اور جس شہر سے سفر کرنے کے لئے نکلی تھی اس کا فاصلہ مسافت سفر سے کم ہو تو واپس آ جائے (سفر میں اقامت عدت نہ کرے اور سفر جاری رکھے) اور اگر منزل مقصود جہاں سے سفر شروع کیا تھا کا فاصلہ مقام طلاق سے برابر ہے تو عورت کو اختیار ہے چاہے تو واپس آ جائے اور چاہے منزل مقصود کی طرف سفر جاری رکھے خواہ ولی ساتھ نہ ہو واپس آنا زیادہ بہتر ہے شوہر کی پاسداری اور لحاظ میں کمی نہ ہو اور اگر طلاق بحالت سفر ایسے مقام پر ہوئی جہاں قیام ہو سکتا ہو تو امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک اسی مقام پر عدت پوری کرے صاحبین کا قول ہے کہ اگر ولی اس کے ساتھ ہو تو وطن کی طرف لوٹنا اور منزل مقصود کی طرف جانا دونوں حسب تفصیل مذکور جائز ہیں۔

١٠ : بَابُ الْمُطَلَّقَةِ ثَلاثًا هَلْ لَهَا سُكْنٰی وَنَفَقَةٌ

باب: جس عورت کو طلاق دی جائے تو عدت تک شوہر پر رہائش و نفقہ دینا واجب ہے یا نہیں؟

٢٠٣٥ : حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ ،وَعَلِیُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، قَالا ثَنَا وَكِيْعٌ ، ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِیْ بَكْرِ ابْنِ اَبِی الْجَهْمِ بْنِ صُخَيْرٍ الْعَدَوِیِّ ، قَالَ سَمِعْتُ فَاطِمَةَ بِنْتَ قَيْسٍ تَقُوْلُ اِنَّ زَوْجَهَا طَلَّقَهَا ثَلاثًا فَلَمْ يَجْعَلْ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ سُكْنٰی ولا نَفَقَةً .

٢٠٣٥ : حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے وہ کہتی تھیں کہ ان کے خاوند نے ان کو تین طلاقیں دیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ ان کے لیے سکنٰی دلائی اور نہ ہی نفقہ۔ (یعنی نہ ہی مکان دلوایا اور نہ ہی خرچہ)۔

٢٠٣٦ : حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ ثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مُغِيْرَةَ عَنِ الشُّعْبِیِّ ، قَالَ قَالَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ قَيْسٍ طَلَّقَنِیْ زَوْجِیْ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لا سُكْنٰی وَلا نَفَقَةَ .

٢٠٣٦ :حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ مجھے میرے خاوند نے عہد نبوی (صلی اللہ علیہ وسلم) میں تین طلاق دیں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (اے فاطمہؓ!) تیرے لیے نہ مکان ہے نہ نفقہ۔

خلاصۃ الباب ☆ جمہور علماء کے نزدیک تین طلاق والی معتدہ کیلئے بھی نفقہ اور رہائش ہے جمہور علماء نے فاطمہ بنت قیس کی بات قبول نہیں کی۔ حضرت عمرؓ اور حضرت عائشہؓ سے اسی طرح منقول ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم اپنے رب کی کتاب اور نبی کی سنت کو ایک عورت کے قول کی وجہ سے نہیں چھوڑ سکتے معلوم نہیں کہ اس نے یاد رکھا یا بھول گئی۔

۱۱ : بَابُ مُتْعَةِ الطَّلَاقِ

۲۰۳۷ : حدثنا احمدُ بْنُ الْمِقْدامِ ابو الاشعث الْعِجْلِيُّ ، ثنا عُبَيْدُ بنُ الْقاسم ثنا هِشَامُ بْنُ عُرْوة عن ابيه ، عن عائشة ، انّ عَمْرة بنْتَ الْجَوْنِ تعوّذتْ من رسُوْل اللهِ ﷺ حيْن اُدْخِلَتْ عليْه .فقال لَقَدْ عُذْتِ بمُعاذٍ فطلّقها . وَامر اُسامة او انسا ، فمتّعها بثلاثة اثْوابٍ رازِقيّةٍ .

باب : بوقتِ طلاق بیوی کو کپڑے دینا

۲۰۳۷ : حضرت عائشہؓ سے مروی ہے' عمرہ بنت جون نے اللہ کی پناہ مانگی' آنحضرتؐ سے۔ جب وہ آپؐ کے پاس لائی گئی تو اُس نے تعوذ پڑھا۔ آپؐ نے فرمایا: تو نے ایسے (اللہ عزوجل) کی پناہ طلب کی جس (کا ہی حق ہے) سے کہ پناہ مانگنی چاہیے۔

۱۲ : بَابُ الرَّجُلِ يَجْحَدُ الطَّلَاقَ

۲۰۳۸ : حدثنا مُحمّدُ بْنُ يحْيى ،ثنا عمْرُو بْنُ ابي سلمة ابوْ حفْص التّنِّيْسِيُّ ، قالَ اذا ادَّعتِ الْمَرْاَةُ طلاق زوْجها ، فجاءتْ على ذلك بشاهدٍ عدْلٍ ، استُحْلف زوْجُها . فانْ حلف بطلتْ شهادةُ الشّاهد وانْ نكل فنكُوْلهُ بمنزلة شاهدٍ اخر . وجازَ طلاقُهٗ .

باب : اگر مرد طلاق سے انکاری ہو؟

۲۰۳۸ : حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ سے مروی ہے کہ جب عورت یہ دعویٰ کرے کہ اس کے شوہر نے طلاق دے دی ہے اور طلاق پر ایک معتبر شخص کو گواہ بھی بنائے تو اس کے خاوند کو قسم دی جائے گی۔ اگر وہ قسم کھائے کہ میں نے طلاق نہیں دی تو اس گواہ کی گواہی باطل ہو جائے گی اور اگر وہ (شوہر) قسم نہ کھائے تو اس کا قسم سے انکار کرنا دوسرے گواہ کے مثل ہوگا اور طلاق مؤثر ہو جائے گی۔

۱۳ : بَابُ مَنْ طَلَّقَ اَوْ نَكَحَ اَوْ رَاجَعَ لَاعِبًا

۲۰۳۹ : حدثنا هشامُ بْنُ عمّارٍ . ثنا حاتمُ بْنُ اسْماعِيْلَ. ثنا عبْدُالرّحْمن بْنُ حبيْب بْنِ اَرْدَكَ . ثنا عطاءُ بْنُ ابي رباحٍ ،عنْ يُوْسُف ابْن ماهك ،عنْ ابي هُريْرة ، قال قال رسُوْلُ اللهِ ثلاثٌ جدُّهُنّ جدٌّ وهزْلُهُنّ جِدٌّ النّكاحُ والطّلاقُ والرّجْعةُ .

باب : ہنسی (مذاق) میں طلاق دینا' نکاح کرنا یا رجوع کرنا

۲۰۳۹ : حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ نبیؐ نے ارشاد فرمایا: تین باتوں میں مذاق بھی ایسے ہی ہے جیسے حقیقت۔ اور حقیقت میں کہنا تو (بہر حال) حقیقی طور پر ہی (متصور) ہوتا ہے۔ ۱: نکاح' ۲: طلاق' ۳: رجعت۔

خلاصۃ الباب ☆ جمہور ائمہ وعلماء کا یہی مذہب ہے کہ سچ مچ سے دل لگی سے یہ کام کئے سب صحیح ہو جاتے ہیں۔

۱۴ : بَابُ مَنْ طَلَّقَ فِيْ نَفْسِه وَلَمْ يَتَكَلَّمْ بِه

زیرِ لب طلاق دینا اور زبان سے کچھ ادا نہ کرنا

۲۰۴۰ : حدثنا ابوْ بكْر بْنُ ابي شيْبة ، ثنا عليُّ ابْنُ مُسْهِرٍ ،

۲۰۴۰ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ

وعبدة بن سليمان ح وحدثنا حميد بن مسعدة ثنا خالد بن الحارث جميعا عن سعيد بن ابي عروبة، عن قتادة عن زرارة ابن اوفى، عن ابي هريرة، قال قال رسول الله ان الله تجاوز لامتي عما حدثت به انفسها. مالم تعمل به او تكلم به.

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے میری اُمت سے دِل میں پیدا ہونے (والے خیالات و باتوں) سے درگزر کیا الا یہ کہ وہ (اُن خیالات) پر عمل پیرا ہو یا زبان سے ادا کرے۔

۱۵: بَابُ طَلَاقِ الْمَعْتُوْهِ وَالصَّغِيْرِ وَالنَّائِمِ

باب: دیوانے' نابالغ اور سونے والے کی طلاق کا بیان

۲۰۴۱: حدثنا ابو بكر بن ابي شيبة. ثنا يزيد ابن هارون. ح وحدثنا محمد بن خالد ابن خداش، ومحمد بن يحيى. قالا ثنا عبد الرحمن بن مهدي. ثنا حماد بن سلمة عن حماد، عن ابراهيم، عن الاسود، عن عائشة، ان رسول الله قال رفع القلم عن ثلاثة. عن النائم حتى يستيقظ، وعن الصغير حتى يكبر وعن المجنون حتى يعقل او يفيق.

قال ابو بكر في حديثه وعن المبتلى حتى يبرا.

۲۰۴۱: حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین اشخاص سے قلم اُٹھالیا گیا ۱) سونے والے سے الا کہ وہ بیدار ہو۔ ۲) نابالغ سے حتیٰ کہ بلوغت کو پہنچ جائے۔ ۳) دیوانے سے یہاں تک کہ وہ تندرست وتوانا ہو جائے۔

ابوبکرؓ کی روایت یوں ہے الا یہ کہ وہ تندرست ہو جائے۔

۲۰۴۲: حدثنا محمد بن بشار. ثنا روح ابن عبادة. ثنا ابن جريج، انبانا القاسم بن يزيد، عن على بن ابي طالب، ان رسول الله ﷺ قال يرفع القلم عن الصغير وعن المجنون وعن النائم.

۲۰۴۲: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قلم اُٹھالیا گیا نابالغ سے' دیوانے سے اور سونے والے سے۔ (الا کہ وہ اس حالت سے نکل کر ہوش وحواس میں آ جائیں)۔

۱۶: بَابُ طَلَاقِ الْمُكْرَهِ وَالنَّاسِيْ

باب: جبر سے یا بھول کر طلاق دینے کا بیان

۲۰۴۳: حدثنا ابراهيم بن محمد بن يوسف الفريابي. ثنا ايوب بن سويد. ثنا ابوبكر الهذلي، عن شهر بن حوشب، عن ابي ذر الغفاري، قال قال رسول الله ﷺ ان الله تجاوز عن امتي الخطا والنسيان وما استكرهوا عليه

۲۰۴۳: حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے میری امت سے بھول چوک اور زبردستی (کروائے گئے کام) معاف کردیئے۔

۲۰۴۴: حدثنا هشام بن عمار. ثنا سفيان بن عيينة،

۲۰۴۴: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی

عنْ مسْعرٍ ، عنْ قتادة عنْ زُرارة ابْن اوْفى ، عنْ ابى هُريْرة . قال قال رسُوْلُ اللّه ﷺ انّ اللّه تجاوز لأمّتىْ عمّا تُوسْوسُ به صُدُوْرُها . مالمْ تعْملْ به اوْ تتكلّمْ ۔وما اسْتُكْرهُوْ عليْه

کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے درگزر فرما دیا میری اُمت سے اس کام (وسوسوں) کو جو اُن کے دِلوں میں آئے اِلا یہ کہ عمل پیرا نہ ہو یا زبان سے ادا نہ کرے۔ اسی طرح درگزر کیا بوجہ اکراہ کیے گئے کاموں سے۔

۲۰۴۵ : حدّثنا محمّدُ بْنُ الْمُصفّى الْحمْصىُّ ثنا الْوليْدُ بْنُ مُسْلمٍ ، ثنا الْاوْزاعىُّ عنْ عطاءٍ عنِ ابْنِ عبّاسٍ ، عن النّبىّ ﷺ قال انّ اللّه وضع عنْ اُمّتىْ الْخطأ والنّسْيان وما اسْتُكْرهُوْا عليْه .

۲۰۴۵: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ عزوجل نے معاف کر دیا میری اُمت کو نسیان اور بامرِ مجبوری کیے گئے کام۔

۲۰۴۶ : حدّثنا ابُوْ بكْرِ بْنُ ابىْ شيْبة ثنا عبْدُ اللّه بْنُ نُميْرٍ ، عنْ مُحمّد بْنِ اسْحاق عنْ ثوْرٍ عنْ عُبيْد بْنِ ابىْ صالحٍ ، عنْ صفيّة بنْت شيْبة قالتْ حدّثتْنىْ عائشةُ انّ رسُوْل اللّه ﷺ قال لا طلاق ، ولا عتاق فىْ اغْلاقٍ .

۲۰۴۶: امّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: زبردستی (کرنے کی صورت میں) طلاق اور عتاق نہیں ہے۔

خلاصۃ الباب ☆ مکرہ اور مجبور شخص کی طلاق واقع ہو جاتی ہے یا نہیں امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ مجبور (یعنی جس پر زبردستی کر کے طلاق لی گئی ہو) کی طلاق واقع نہیں ہوتی دلیل حدیث باب ہے۔ حنفیہ کے نزدیک طلاق واقع ہو جاتی ہے اس لئے کہ مکرہ عاقل بالغ اور طلاق دینے کا اہل ہے اور اپنی بیوی کو قصداً طلاق دے رہا ہے اپنے آپ کو قتل یا ہاتھ پاؤں ٹوٹنے سے بچا رہا ہے لہٰذا اس کا حکم و مقتضی لازم ہونا چاہیے مضطر اور مکرہ دونوں باتوں کو سمجھتا ہے کہ یا طلاق دے یا اپنے آپ کو مروائے ایسے میں اسے جو کم تر اور معمولی نظر آتا ہے اسے اختیار کر لیتا ہے یہ اس کام کو قصد وارادہ اور اختیار سے کرنے کی علامت ہے البتہ وہ اس حکم کے نافذ ہونے کو پسند نہیں کرتا لیکن یہ طلاق واقع ہونے میں مخل نہیں بنتا جیسے مذاق میں طلاق دینے والا طلاق کا حکم لاگو ہونے کو پسند نہیں کرتا لیکن پھر بھی طلاق واقع ہو جاتی ہے اسی طرح یہاں بھی طلاق واقع ہو جائے گی البتہ طلاق کے رکھنے پر مجبور کرے اور زبان سے نہ کہے تو طلاق واقع نہ ہوگی یہی حکم غلام کو آزاد کرنے کا ہے اگر مجبوراً جبر واکراہ کی صورت آزاد کیا تب بھی غلام اور باندی آزاد ہو جائیں گے۔ حنفیہ حدیث باب کے متعلق کہتے ہیں کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ نے خطاء ونسیان اور اکراہ کا حکم اخروی یعنی گناہ سے درگزر کر دیا ہے ایسے لوگ عذاب اخروی سے بچ جائیں گے باقی دنیا کے احکام سے ان چیزوں کی بناء پر درگزر نہیں مثلاً بھولے سے کیونکہ دنیا دار العمل ہے نماز میں سہو ہو جائے تو سجدہ سہو واجب ہوتا ہے یا لا جماع خطا قتل موجب کفارہ ہے اگر کوئی خطا اپنے مورث کو قتل کر دے تو قاتل میراث سے محروم ہوتا ہے اسی طرح اور کئی مثالیں ہیں امام شافعی رحمہ اللہ بھول چوک کا اعتبار دنیوی احکام میں کرتے ہیں۔

١٧ : بَابُ لا طَلاقَ قَبْلَ النِّكَاحِ

باب: نکاح سے پہلے طلاق لغو (بات) ہے

۲۰۴۷ : حدّثنا ابو كريب ثنا هُشَيْمٌ انبانا عامرٌ الاحولُ . ح وحدّثنا ابُو كُرَيْب . ثنا حاتمُ بْنُ اسماعيل عن عبد الرّحمن بن الحارث جميعًا عن عمرو بن شُعيب ، عن ابيه ، عن جدّه انّ رسُوْلَ اللّهِ ﷺ قال لا طلاق فيما لا يملك .

۲۰۴۷: حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس عورت کا آدمی مالک (خاوند) ہی نہیں تو اس کو طلاق نہیں پڑتی۔

۲۰۴۸ : حدّثنا احمدُ بْنُ سعيد الدّارميُّ ثنا عليُّ بْنُ الحُسين بن واقد . ثنا هشامُ بْنُ سعْدٍ عن الزُّهْرِيّ ، عَنْ عُروة ، عن المسور بن مخرمة عن النّبيّ ﷺ قال لا طلاق قبل نكاحٍ . ولا عتق قبل مِلْكٍ .

۲۰۴۸: مسور بن مخرمہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نکاح سے قبل طلاق نہیں اور نہ ملک سے پہلے آزادی ہے۔ (یعنی جب کسی چیز کا ان چیزوں میں سے تو مالک نہیں یا وجود نہیں تو رد کیسا)۔

۲۰۴۹ : حدّثنا محمّدُ بْنُ يحيى ثنا عبْدُ الرّزاق انبانا معْمرٌ ، عنْ جُويْبِرٍ ، عن الضّحاك ، عن النّزّال بن سبْرة ، عنْ عليّ بْن ابي طالبٍ ، عن النّبيّ ﷺ قال لا طلاق قبل النّكاح .

۲۰۴۹: حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نکاح سے قبل طلاق کی کوئی حیثیت نہیں۔

١٨ : بَابُ مَا يَقَعُ بِهِ الطَّلاقُ من الْكَلام

باب: کن کلمات سے طلاق ہو جاتی ہے؟

۲۰۵۰ : حدّثنا عبْدُ الرّحمن بْنُ ابراهيم الدّمشقيُّ ثنا الوليدُ بْنُ مُسْلِمٍ . ثنا الاوزاعيُّ قال سالتُ الزُّهريَّ ايُّ ازواج النّبيّ ﷺ استعاذتْ منْهُ . فقال اخبرني عُروةُ عن عائشة انّ ابنة الجون لمّا دخلتْ على رسُوْل اللّه ﷺ فدنا منها ، قالتْ اعُوْذُ باللّهِ منْكَ . فقال رسُوْلُ اللّهِ ﷺ عُذْتِ بعظيمٍ الْحقيْ باهْلِكِ .

۲۰۵۰ : اوزاعی سے روایت ہے میں نے زہری سے دریافت کیا کہ نبیؐ کی کونسی بیوی نے آپؐ سے پناہ مانگی؟ انہوں نے کہا: مجھ سے عروہ نے بیان کیا حضرت عائشہؓ سے کہ جون کی بیٹی جب نبیؐ کے پاس لائی گئی اور آپؐ قریب ہوئے تو بولی: میں اللہ کی پناہ مانگی ہوں۔ آپؐ نے فرمایا: تو نے پناہ مانگی بڑے کی اب اپنے گھر والوں کے پاس چلی جا۔

خلاصۃ الباب ☆ طلاق صریح اور صاف الفاظ سے واقع ہوتی اور کن بات سے بھی واقع ہوتی الحقی باھلک کا لفظ کنایہ ہے طلاق کی نیت سے کیا تو ایک جائز طلاق واقع ہوتی ہے اور اگر تین طلاق کی نیت کرے تو تین واقع ہو جائیں گی اور اگر دو کی نیت کر لی تو ایک طلاق بائن ہوگی۔

۱۹ : بابُ طَلَاقِ الْبَتَّةِ

باب : طلاق بتہ (بائن) کا بیان

۲۰۵۱ : حدثنا ابو بکر بن ابی شیبة وعلی بن محمد. قالا ثنا وکیع عن جریر بن حازم عن الزبیر بن سعید، عن عبد الله بن علی بن یزید بن رکانة، عن ابیه عن جده انه طلق امراته البتة، فاتی رسول الله صلی الله علیه وسلم فسأله. فقال ما اردت بها؟ قال واحدة. قال آللّٰه! ما اردت بها الا واحدة؟ قال آللّٰه! ما اردت بها الا واحدة. قال فردها علیه.

قال محمد بن ماجة سمعت ابا الحسن علی بن محمد الطنافسی یقول ما اشرف هذا الحدیث. قال ابن ماجة ابو عبید ترکه ناحیة واحمد جبن عنه.

۲۰۵۱ : رکانہ سے روایت ہے انہوں نے اپنی عورت کو طلاق بتہ دی تو وہ نبیؐ کے پاس آئی۔ آپ نے فرمایا: بتہ سے تو نے کیا مراد لیا؟ انہوں نے کہا : ایک طلاق۔ آپ نے فرمایا: اللہ کی قسم! کیا تو نے ایک ہی مراد لی؟ رکانہ نے کہا: اللہ کی قسم! میں نے تو ایک ہی مراد لی۔ راوی نے کہا تب نبیؐ نے رکانہ کی زوجہ واپس لوٹا دی۔

محمد بن ماجہ نے کہا' میں نے ابوالحسن علی بن محمد طنافسی سے سناوہ کہتے تھے یہ حدیث کتنی عمدہ ہے یعنی اس کی سند بہت صحیح ہے۔ ابن ماجہ نے کہا: ابو عبید کو ناجیہ نے ترک کیا اور امام احمد اس سے روایت کرنا ناپسند کرتے تھے۔

خلاصۃ الباب ☆ یہ لفظ کنائی ہے اس میں صحابی نے تین کی نیت نہیں کی تو حضور نے اس کی بیوی کو رد کر دیا۔ البتہ تین طلاقوں کو بھی کہتے ہیں کیونکہ بتہ کا معنی قطع کرنا اور تین طلاق کے بعد خاوند رجوع نہیں کر سکتا عورت قطع ہو جاتی ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں بہت صادق اور دیانت و امانت والے جو ان کی زبان پر آتا وہ ہی ان کے دل میں ہوتا ہے اس لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت رکانہ سے ان کی مراد دریافت فرمائی تو سچ سچ بتایا تب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی بیوی کو واپس کر دیا۔

۲۰ : بابُ الرَّجُلِ یُخَیِّرُ امْرَاَتَهُ

باب : آدمی اپنی عورت کو اختیار دے دے تو؟

۲۰۵۲ : حدثنا ابو بکر بن ابی شیبة. ثنا ابو معاویة، عن الاعمش، عن مسلم، عن مسروق، عن عائشة، قالت خیرنا رسول الله صلی الله علیه وسلم فاخترناه فلم یره شیئا.

۲۰۵۲ : حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم (ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن) کو اختیار دیا لیکن ہم نے آپؐ ہی کو اختیار کیا۔ (تو) پھر آپؐ نے اس کو کچھ نہیں سمجھا۔

۲۰۵۳ : حدثنا محمد بن یحیی، ثنا عبد الرزاق. انبانا معمر عن الزهری عن عروة عن عائشة، قالت لما نزلت: ﴿وان کنتن تردن الله ورسوله﴾ [الاحزاب: ۲۹]

۲۰۵۳ : حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے' جب آیت: ﴿وان کنتن تردن الله ورسوله﴾ اتری تو نبیؐ میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا: اے عائشہ! میں تجھ

دخل عليّ رسُوْلُ اللّٰه صلّى اللّٰه عليه وسلّم فقال يا عائشةُ ! انّي ذاكرٌ لك امرًا فلا عليك ان لاتعجلي فيه حتّى تستامري ابويك ، قالتْ قد علم ، واللّٰه ! انّ ابويّ لم يكونا ليامُراني بفراقه قالتْ فقرا عليّ: ﴿يا ايّها النّبيُّ قُلْ لازْواجك انْ كُنْتُنّ تُرِدْن الحيوة الدُّنيا وزيْنتها﴾ [الاحزاب: ۲۸] . الْايات . فقلْتُ في هذا استامرُ ابويّ قد اخترْتُ اللّٰه ورسُوْلهٗ .

سے ایک بات کہتا ہوں اور اس میں کوئی برائی نہیں' اس میں جلدی نہ کرنا جب تک اپنے والدین سے مشورہ نہ کر لے۔ حضرت عائشہؓ نے کہا: اللہ کی قسم! آپ خوب جانتے تھے کہ میرے ماں باپ آپ کو چھوڑ دینے کیلئے نہیں کہیں گے۔ خیر آپؐ نے یہ آیت پڑھی: ﴿یا ایّھا النّبیُّ قُلْ لازْواجک انْ کُنْتُنّ تُرِدْن﴾ ''اے نبی! اپنی ازواج سے کہہ دو اگر تم دنیا کی زندگی اور اس کی آسائش پسند کرتی ہو تو آؤ میں تم کو کچھ دوں اور اچھی طرح رخصت کر دوا اور اگر تم اللہ کو اور اسکے رسولؐ کو چاہتی ہو تو اللہ نے جو تم میں سے نیک ہیں' ان کے لیے بڑا ثواب تیار کیا ہے۔ میں نے کہا: کیا اس بات میں میں اپنے والدین سے مشورہ کروں۔ (مجھے اس معاملے میں مشورے کی کوئی ضرورت نہیں) میرے دل نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کو اختیار کیا۔

خلاصۃ الباب ☆ ان احادیث سے ثابت ہوا کہ اگر عورت اختیار کو رد کر دے تو طلاق نہیں واقع ہوتی اگر اپنے اس حق کو اختیار کرے تو طلاق بائن واقع ہو جاتی ہے۔ یہی مذہب احناف کا ہے۔ سبحان اللہ! کیا شان ہے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی انہوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو پسند کیا دنیا کی مال و دولت کے مقابلہ میں آج کی خواتین اسلام کو بھی اللہ تعالیٰ دنیا کے مقابلہ میں آخرت کو ترجیح دینے والی بنا دیں اور امہات المؤمنین (رضی اللہ تعالیٰ عنہن) کی پیروی عطا فرما دیں۔

۲۱ : بابُ كراهية الْخُلْع للْمرْاة

باب : عورت کے لیے خلع لینے کی کراہت

۲۰۵۴ : حدّثنا بكْرُ بْنُ خلف ، ابُوْ عاصم عنْ جعْفر بْن يحْيى بْن ثوْبان ، عنْ عطاء ، عن ابْن عبّاس ، انّ النّبيّ ﷺ قال لا تسالُ الْمرْاةُ زوْجها الطّلاق في غيْر كُنْهه فتجد ريْح الْجنّة وانّ ريْحها ليُوْجدُ منْ مسيْرة ارْبعيْن عامًا .

۲۰۵۴: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبیؐ نے فرمایا: عورت اپنے خاوند سے تب تک طلاق نہ مانگے جب تک بہت مجبور نہ ہو جائے جو کوئی عورت ایسا کرے گی وہ جنت کی خوشبو بھی نہ پائے گی اور (جان لو) جنت کی خوشبو چالیس برس کی مسافت سے آ جاتی ہے۔

۲۰۵۵ : حدّثنا احْمدُ بْنُ الْازْهر ، ثنا مُحمّدُ ابْنُ الْفضْل ، عنْ حمّاد بْن زيْد ، عنْ ايُّوْب عنْ ابي قلابة ، عنْ ابي اسْماء ، عنْ ثوْبان ، قال قال رسُوْلُ اللّٰه ﷺ ايّما امْراة سالتْ زوْجها الطّلاق في غيْر ما باْس فحرامٌ عليْها رائحةُ

۲۰۵۵ : حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس عورت نے اپنے شوہر سے طلاق طلب کی بلا ضرورت (شرعی)

الجنة .

کے تو ایسی عورت پر جنت کی خوشبو سونگھنا بھی حرام کر دیا جاتا ہے۔

خلاصۃ الباب ☆ ان احادیث میں سخت مجبوری کے خلع پر وعید سنائی ہے کہ ایسی عورت جنت کی خوشبو سونگھنے کی ثابت ہوا کہ عورت کو صبر کرنا چاہئے ایسے شوہر کو اذیت نہ دے بلکہ اس کی تابعداری کرے اس کے پاس کوئی تنگی پیش آئے تو برداشت کرے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ حمل والیاں بچے جننے والیاں اپنے بچوں پر شفقت کرنے والیاں اگر اپنے خاوند کو ایذا نہ دیتیں تو جو ان میں سے نمازی ہیں وہ جنت میں جائیں۔

۲۲ : بَابُ الْمُخْتَلِعَةِ تَأْخُذُ مَا أَعْطَاهَا

باب : خلع کے بدل خاوند دیا گیا مال واپس لے سکتا ہے

۲۰۵۶ : حدّثنا ازهرُ بْنُ مروان . ثنا عبْدُ الاعْلى بْنُ عبْد الاعْلى . ثنا سعيْدُ بْنُ ابي عرُوبة ،عنْ قتادة ، عنْ عكْرمة عن ابن عبّاس ، انّ جميْلة بنْت سلُوْلٍ اتت النّبيّ صلّى اللهُ عليه وسلّم فقالتْ واللّه ! ما اعْتبُ على ثابتٍ فيْ ديْنٍ ولا خُلُقٍ . ولكنّيْ اكْرهُ الْكفْر في الاسْلام . لا اُطيْقُهُ بُغْضا . فقال لها النّبيُّ صلّى اللهُ عليه وسلّم اترُدّيْن عليه حديْقتهُ ؟ قالتْ نعمْ . فامرهُ رسُوْلُ اللّه صلّى اللهُ عليه وسلّم انْ يّاْخُذ منْها حديْقتهُ ولا يزْداد .

۲۰۵۶ : حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جمیلہ بنت سلول نبیؐ کے پاس آئی اور کہا: اللہ کی قسم! میں ثابت پر کسی دین یا خلق کی برائی سے غصہ نہیں ہوں لیکن میں سخت قباحت محسوس کرتی ہوں کہ مسلمان ہو کر شوہر کی ناشکری کروں میں کیا کروں؟ وہ مجھے ہر حال میں ناپسند ہیں۔ تب آپؐ نے فرمایا: تو اس کا دیا ہوا باغ واپس کر دے گی؟ بولی: جی ہاں پھیر دونگی۔ آخر آپؐ نے ثابت کو حکم دیا کہ عورت سے (فقط) اپنا باغ لیں زائد ہرگز نہ لیں۔

۲۰۵۷ : حدّثنا ابُوْ كُريْبٍ ، ثنا ابُوْ خالدٍ الاحْمرُ عنْ حجّاجٍ ، عنْ عمْرو بْن شُعيْبٍ عنْ ابيْه عنْ جدّه ، قال كانتْ حبيْبةُ بنْتُ سهْلٍ تحْت ثابت بْن قيْس بْن شمّاسٍ وكان رجُلا دميْما فقالتْ يا رسُوْل اللّه ! واللّه ! لوْلا مخافةُ اللّه اذا دخل عليّ ، لبصقْتُ فيْ وجْهه فقال رسُوْلُ اللّه ﷺ اترُدّيْن عليْه حديْقتهُ ؟ قالتْ نعمْ . قال . فردّتْ عليْه حديْقتهُ قال ففرّق بيْنهُما رسُوْلُ اللّه ﷺ .

۲۰۵۷ : عبداللہ بن عمرو بن عاص سے روایت ہے حبیبہ بنت سہل ثابت بن قیس بن شماس کے نکاح میں تھی۔ وہ خوبصورت نہ تھے تو حبیبہؓ نے کہا: یا رسول اللہؐ! اللہ کی قسم! اگر اللہ عزوجل کا خوف نہ ہوتا تو جب ثابت (پہلی دفعہ) میرے سامنے آئے تو میں اُنکے مُنہ پر تھوک دیتی۔ آپؐ نے فرمایا: اچھا! تو اس کا باغ لوٹاتی ہے؟ وہ بولی: ہاں! پھر اس نے ثابت کا دیا گیا باغ لوٹا دیا اور نبیؐ نے اُن میں تفریق کروادی۔

خلاصۃ الباب ☆ خلع کہتے ہیں کہ عورت کچھ مال اپنے خاوند کو دے اور شوہر اس کو طلاق دے اس خلع سے ایک طلاق بائن واقع ہوتی ہے اور عورت پر طے شدہ مال لازم ہوتا ہے اگر زیادتی مرد کی طرف سے ہو تو اسکے لئے خلع میں کچھ لینا مکروہ ہے لیکن اگر زیادتی عورت کی طرف سے ہو تو مرد نے عورت کو جو دیا ہے اس سے زائد لینا مکروہ ہے لیکن اگر لے لے تو فتویٰ کے لحاظ سے جائز ہے دیانۃً اسے ایسا نہیں کرنا چاہئے یہی ان احادیث میں بیان فرمایا ہے۔

۲۳ : بَابُ عِدَّةِ الْمُخْتَلِعَةِ

باب: خلع والی عورت عدت کیسے گزارے؟

۲۰۵۸ : حدثنا عليُّ بنُ سلمة النّيسا بوريُّ ثنا يعقوبُ بنُ ابراهيم بن سعدٍ . ثنا ابيْ عن ابن اسحاق . اخبرني عُبادةُ بنُ الصّامت ، عن الرُّبيّعِ بنتِ مُعوّذِ بن عفراء ، قال قُلْتُ لها حدّثيني حديثكِ . قالت اختلعتُ من زوجي ، ثمّ جئتُ عُثمان . فسألتُ ماذا عليّ من العدّة فقال لا عدّة عليكِ ، الّا ان يكون حديثُ عهدٍ بكِ ،فتمكثين عندهُ حتّى تحيضين حيضةً . قالت وانّما تبع في ذلك قضاء رسول الله ﷺ في مريم المغاليّة . وكانت تحت ثابت بن قيس فاختلعتْ منهُ .

۲۰۵۸: عبادہ بن ولید بن صامت سے روایت ہے کہ میں نے ربیع بنت معوذ بن عفراء سے کہا: تم اپنی حدیث مجھے سناؤ۔ انہوں نے کہا: میں نے اپنے شوہر سے خلع لی پھر میں حضرت عثمانؓ کے پاس آئی اور اُن سے پوچھا: مجھ پر کتنی عدت ہے؟ انہوں نے کہا: تجھ پر عدت نہیں مگر جب تیرے خاوند نے تجھ سے حال میں صحبت کی ہو۔ تو اس کے پاس رہ یہاں تک کہ تجھے ایک حیض آ جائے۔ ربیع نے کہا: سلیمان نے اس میں پیروی کی نبیؐ کے فیصلے کی۔ مریم مغالیہ کے باب میں۔ وہ ثابت بن قیس بن شماس کے نکاح میں تھیں اور ان سے خلع لی تھی۔

خلاصۃ الباب ☆ مُختلعة : خلع مصدر سے مشتق ہے بمعنی اُتارنا۔ اصطلاح میں ازالہ ملک کو کہتے ہیں جو لفظ خلع یا اس کے ہم معنی الفاظ کے ساتھ ہو اس کی صحت عورت کے قبول کرنے پر موقوف ہے۔ خلع طلاق بائن ہے اور عورت پر پوری عدت واجب ہوگی (یعنی تین حیض) یہی مذہب امام مالک و امام ابوحنیفہ اور مشہور قول امام شافعی کا ہے اور ایک روایت امام احمدؒ سے بھی یہی ہے۔ دوسرا قول امام احمد و شافعی کا یہ ہے کہ خلع فسخ نکاح ہے۔ حنفیہ کی دلیل وہ ہے جو امام مالک نے نافع سے نقل کی کہ ربیع بن معوذ عبداللہ بن عمرؓ کے پاس آئی اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں اپنے خاوند کے ساتھ خلع کا ذکر کیا تو ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تیری عدت مطلقہ والی ہے۔ اسی طرح ام بکرہ اسلمیہ نے اپنے خاوند سے خلع کیا اور مقدمہ حضرت عثمان کے پاس لائی تو حضرت عثمانؓ نے ان کو جائز قرار دیا اور فرمایا کہ یہ طلاق بائنہ ہے۔

۲۴ : بَابُ الْإِيلَاءِ

باب: ایلاء کا بیان

۲۰۵۹ : حدّثنا هشامُ بنُ عمّارٍ ثنا عبدُ الرّحمن ابن ابي الرّجال ، عن ابيه ، عن عمرة ، عن عائشة رضي الله تعالى عنها قالت اقسم رسولُ الله صلّى الله عليه وسلّم ان لا يدخل على نسائه شهرًا فمكث تسعةً وعشرين يومًا حتّى اذا كان مساء ثلاثين دخل عليّ . فقلتُ . انّك اقسمت ان لا تدخل علينا شهرًا . فقال الشّهرُ كذا يرسلُ

۲۰۵۹: حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ نبیؐ نے قسم کھائی کہ اپنی ازواج سے ایک ماہ تک صحبت نہ کریں گے پھر آپ اُنتیس دن تک رکے رہے جب تیسویں دن کی سہ پہر ہوئی تو آپؐ میرے ہاں تشریف لائے۔ میں نے کہا: آپؐ نے تو ایک ماہ کیلئے قسم کھائی تھی کہ ہمارے قریب نہ آئیں گے؟ آپؐ نے فرمایا: مہینہ اتنا ہوتا ہے اور تین بار سب انگلیوں کو

اصابعهٔ فیه ثلاث مرّات و الشّهرُ کذا وارسل اصابعهٔ کلّها وامسک اصبعًا واحدًا فی الثّالثة .

کھلا رکھا اور اتنا ہوتا ہے اور سب انگلیوں کو کھلا رکھا (ماسوا ایک) آج ۲۹ دن پورے ہو گئے تو قسم بھی پوری ہو گئی۔

۲۰۶۰ : حدّثنا سُوَیْدُ بْنُ سعیدٍ ثنا یَحْیی بْنُ زکریّا بْنِ ابیْ زائدة ، عنْ حارثة بْنِ مُحمّدٍ عنْ عمْرة ، عنْ عائشة ، انّ رسُوْل اللّه ﷺ انّما آلی ، لانّ زیْنب ردّتْ علیه هدیته . فقالتْ عائشةُ لقدْ اقْمأتْک . فغضب ﷺ فآلی منْهنّ

۲۰۶۰: حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ نبیؐ نے ایلاء کیا اس لیے کہ حضرت زینبؓ نے آپؐ کا بھیجا ہوا حصہ پھیر دیا تو حضرت عائشہؓ نے کہا: زینبؓ نے آپؐ کو شرمندہ کیا۔ یہ سن کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سخت ناراض ہوئے اور آپؐ نے ایلاء کیا ان (ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن) سے۔

۲۰۶۱ : حدّثنا احْمدُ بْنُ یُوْسُف السُّلمیُّ ثنا ابُوْعاصِمٍ . عن ابن جُریْجٍ عنْ یحْیی بْن عبْداللّهِ ابْنِ مُحمّد بْن صیْفیٍّ عنْ عکْرمة بْن عبْد الرّحْمن عنْ اُمّ سلمة ، انّ رسُوْل اللّه ﷺ آلی منْ بعْض نسائه شهْرًا . فلمّا کان تسْعة وعشْریْن راح اوْغدا . فقیْل یا رسُوْل اللّه ! انّما مضی تسْعٌ وعشْرُوْن . فقال الشّهْرُ تسْعٌ وعشْرُوْن .

۲۰۶۱: حضرت امّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبیؐ نے اپنی ازواج سے ایک ماہ تک ایلاء کیا' جب اُنتیس دن مکمل ہوئے تو آپ طلوعِ آفتاب کے بعد تشریف لائے۔ لوگوں نے کہا: یا رسول اللہ! ابھی تو انتیس دن ہوئے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مہینہ (کبھی) انتیس دن کا بھی تو ہوتا ہے۔

خلاصۃ الباب ☆ ایلاء یہ ہوتا ہے کہ کوئی شخص اپنی بیوی سے صحبت نہ کرنے کی قسم کھائے اگر چار مہینے سے کم کے لئے قسم ہو تو حلف کو پورا کرے ورنہ قسم کا کفارہ دے یہ شرعاً ایلاء نہیں ہوا اگر چار مہینے گزر جائیں اور خاوند نے اس سے صحبت نہ کی ہو تو عورت کو خود بخود ایک طلاق بائن واقع ہو جائے گی یہ مذہب حضرات حنفیہ کا ہے۔ روایات میں ہے کہ امہات المومنین نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے خرچہ میں وسعت کا مطالبہ کیا تھا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایلاء کر لیا تھا حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما نے اپنی بیٹیوں کو ڈانٹا اس کے بعد آیت تخییر نازل ہوئی۔

۲۵ : بَابُ الظِّهَارِ

باب : ظہار کا بیان

۲۰۶۲ : حدّثنا ابُوْ بکْر بْنُ ابیْ شیْبة ثنا عبْدُ اللّه ابْنُ نُمیْرٍ . ثنا مُحمّدُ بْنُ اسْحاق ، عنْ مُحمّد بْنِ عمْرِو بْنِ عطاءٍ ، عنْ سُلیْمان بْن یسارٍ عنْ سلمة بْن صخْرٍ البیاضیّ . قال کُنْتُ امْرأً اسْتکْثرُ من النّسآء . لا اُری رجُلًا کان یُصیْبُ منْ ذلک ما اُصیْبُ . فلمّا دخل رمضانُ ظاهرْتُ من امْراتیْ حتّی ینْسلخ رمضانُ . فبیْنما هی تُحدّثُنیْ ذات لیْلة انْکشف لیْ منْها شیْءٌ . فوثبْتُ

۲۰۶۲: سلمہ بن صخر بیاضی سے مروی ہے میں عورتوں کو بہت چاہتا تھا اور میں کسی مرد کو نہیں جانتا جو عورتوں سے اتنی صحبت کرتا ہو جیسے میں کرتا تھا۔ خیر رمضان آیا تو میں نے اپنی عورت سے ظہار کر لیا' اخیر رمضان تک۔ ایک رات میری بیوی مجھ سے گفتگو کر رہی تھی کہ اس کی راہ سے کپڑا اوپر ہو گیا۔ میں اُس سے صحبت کر بیٹھا۔ جب صبح ہوئی تو لوگوں کے پاس گیا اور ان سے بیان کیا اور عرض کی کہ میرے لیے یہ مسئلہ تم

عليها فواقعتها . فلما اصبحتُ غدوتُ على قومى. فاخبرتهم خبرى وقلتُ لهم سلوا لى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالوا: ما كنا نفعل . اذا ينزل الله فينا كتابا . او يكون فينا من رسول الله صلى الله عليه وسلم قول فيبقى علينا عاره ولكن سوف نسلمك بجريرتك اذهب انت فاذكر شانك لرسول الله صلى الله عليه وسلم قال فخرجتُ حتى جئته ، فاخبرته الخبر فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم انت بذاك ؟ فقلتُ انا بذاك وها انا، يارسول الله ! صابرٌ لحكم الله على قال فاعتق رقبة قال . قلتُ والذى بعثك بالحق ! ما اصبحتُ املك الا رقبتى هذه قال فصم شهرين متتابعين قال ، قلتُ يارسول الله ! (صلى الله عليه وسلم) وهل دخل على مادخل من البلاء الا بالصوم ؟ قال فتصدق او اطعم ستين مسكينا قال . قلتُ والذى بعثك بالحق ! لقد بتنا ليلتنا هذه ، مالنا عشاءٌ قال فاذهب الى صاحب صدقة بنى زريق فقل له فليدفعها اليك واطعم ستين مسكينا . وانتفع ببقيتها .

آنحضرتؐ سے دریافت کرو۔ انہوں نے کہا۔ ہم تو نہیں پوچھیں گے ایسا نہ ہو کہ ہماری شان (برائی) میں کتاب نازل ہو جو تا قیامت باقی رہے یا نبیؐ کچھ (غصہ) فرمادیں اور اس کی شرمندگی تا عمر ہمیں باقی رہے لیکن اب تو خود ہی اپنی غلطی کی سزا بھگت اور خود ہی جا اور نبیؐ سے اپنا حال بیان کر۔ سلمہ نے بیان کیا کہ آپؐ نے فرمایا: تو یہ کام کیا ہے؟ عرض کیا۔ جی ہاں! کیا ہے اور میں حاضر ہوں یا رسول اللہؐ! اور میں اللہ عزوجل کے حکم پر صابر رہوں گا جو میرے بارے میں اترے۔ آپؐ نے فرمایا: تو ایک بردہ آزاد کر۔ میں نے کہا: قسم اس کی جس نے آپ کو سچائی کے ساتھ بھیجا! میں تو بس اپنے ہی نفس کا مالک ہوں۔ آپؐ نے فرمایا: اچھا! دو ماہ لگاتار روزے رکھ۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہؐ! یہ جو بلا مجھ پر آئی یہ روزہ رکھنے ہی سے تو آئی۔ آپؐ نے فرمایا: تو صدقہ دے اور ساٹھ مساکین کو کھانا کھلا۔ میں نے کہا: قسم اُسکی جس نے آپ کو سچائی کے ساتھ بھیجا ہم تو اس رات بھی فاقے سے تھے ہمارے پاس رات کا کھانا نہ تھا۔ آپؐ نے فرمایا: بنی زریق کے پاس جا اور اس سے کہہ وہ تجھے جو مال دے اس میں سے ساٹھ مساکین کو کھلا اور جو بچے اُسے اپنے استعمال میں لا۔

۲۰۶۳ : حدثنا ابو بكر بن ابى شيبة ثنا محمد بن ابى عبيدة ثنا ابى عن الاعمش عن تميم ابن سلمة ، عن عروة بن الزبير ، قال ، قالت : عائشة تبارك الذى وسع سمعه كل شىء انى لاسمع كلام خولة بنت ثعلبة ، ويخفى على بعضه ، وهى تشتكى زوجها الى رسول الله صلى الله عليه وسلم وهى تقول يارسول الله (صلى الله عليه وسلم) اكل شبابى . ونثرتُ له بطنى حتى اذا كبرت سنى ، وانقطع ولدى ، ظاهر منى اللهم ! انى

۲۰۶۳: عروہ بن زبیرؓ سے مروی ہے کہ عائشہؓ نے کہا: وہ بڑی برکت والا ہے جو ہر چیز کو سنتا ہے۔ میں (ساتھ والے کمرے میں ہو کر) خولہ بنت ثعلبہ کی بات نہ سن پائی وہ شکایت کر رہی تھی اپنے خاوند سے متعلق کہ یا رسول اللہؐ! میرا خاوند میری جوانی کھا گیا اور میرا پیٹ اُسکے لیے چیرا گیا۔ جب میں ضعیف ہوئی اور اولاد پیدا کرنے کے قابل نہ رہی تو اس نے مجھ سے ظہار کیا۔ یا اللہ! میں اپنا شکوہ تجھ سے کرتی ہوں۔ پھر وہ یہی کہتی رہی یہاں تک کہ جبرئیل یہ آیات لے

اشکو الیک . فما برحتُ حتّٰی نزل جبرائیل بھٰؤلاء الآیات: ﴿قد سمع اللّٰہ قول التی تجادلک فی زوجھا وتشتکی الی اللّٰہ﴾ [المجادلۃ: ۱].

کراتر ے: ﴿قد سمع اللّٰہ قول التی تجادلک ﴾ ''یعنی سن لی اللہ نے اس عورت کی بات جو جھگڑتی تھی تجھ سے اپنے خاوند کے بارے میں اور اللہ سے شکوہ کرتی تھی۔''

خلاصۃ الباب ☆ ان احادیث میں ظہار کے کفارہ کا بیان ہے۔ اس حدیث میں جو آیا ہے کہ سلمہ ہی کو حضور نے اختیار دے دیا تھا تو ان کی خصوصیت تھی دوسرے لوگوں کو ان پر قیاس نہیں کرنا چاہئے۔

۲۶ : بَابُ الْمُظَاهِرِ يُجَامِعُ قَبْلَ اَنْ يُكَفِّرَ

باب: کفارہ سے قبل ہی اگر ظہار کرنے والا جماع کر بیٹھے

۲۰۶۴ : حدّثنا عبد اللّٰہ بن سعید ثنا عبد اللّٰہ ابن ادریس . عن محمد بن اسحاق ، عن محمد بن عمرو بن عطاء ، عن سلیمان ابن یسار ، عن سلمۃ بن صخر البیاضیّ ، عن النبیّ ﷺ فی المظاھر یُواقعُ قبل ان یکفّر . قال کفّارۃٌ واحدۃٌ .

۲۰۶۴: حضرت سلمہ بن صخر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ظہار کرنے والا اگر کفارے سے پہلے جماع کرے تو ایک ہی کفارہ لازم ہوگا۔ (یعنی دو دفعہ کفارہ نہیں دینا پڑے گا بلکہ ایک ہی کفارہ کفایت کرتا ہے)۔

۲۰۶۵ : حدّثنا العبّاس بن یزید . قال حدّثنا غندرٌ . ثنا معمرٌ عن الحکم بن ابان عن عکرمۃ ، عن ابن عبّاس رضی اللّٰہ تعالٰی عنھما ' انّ رجلًا ظاھر من امراتہ . فغشیھا قبل ان یکفّر . فاتی النبیّ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم ، فذکر ذلک لہ فقال ما حملک علٰی ذلک ؟ فقال یارسول اللّٰہ رایتُ بیاض حجلیھا فی القمر ، فلم املک نفسی ان وقعتُ علیھا . فضحک رسول اللّٰہ وامرہ الّا یقربھا حتّٰی یکفّر .

۲۰۶۵: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے' ایک شخص نے اپنی بیوی سے ظہار کیا اور کفارہ سے قبل اس سے صحبت کی پھر وہ نبیؐ کے پاس آیا اور آپؐ سے ذکر کیا۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا: تو نے (واقعی) ایسا کیا؟ وہ بولا: یا رسول اللہ! میں نے اس کی پنڈلی کی سفیدی دیکھی' چاندنی میں اور میں بے اختیار ہو گیا اور جماع کر بیٹھا۔ یہ سن کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسکرا دیئے اور آپؐ نے اُس کو حکم دیا کہ کفارہ دینے سے قبل (اب دوبارہ) جماع نہ کرے۔

خلاصۃ الباب ☆ جمہور علماء کے نزدیک اگر کفارہ سے قبل جماع کر لیا ہو تو ایک ہی کفارہ دینا ہوگا۔

۲۷ : بَابُ اللِّعَانِ

باب: لعان کا بیان

۲۰۶۶ : حدّثنا ابو مروان ، محمد بن عثمان العثمانیّ . ثنا ابراھیم بن سعید ، عن ابن شھاب ، عن سھل بن سعد السّاعدیّ . قال جاء عُویمرٌ الی عاصم بن عدیّ فقال سل

۲۰۶۶: حضرت سہل بن ساعدی سے مروی ہے کہ عویمر بن عجلانی' عاصم بن عدی کے پاس آیا اور کہا: نبیؐ سے میرے لیے یہ مسئلہ دریافت کرو کہ اگر کوئی مرد اپنی بیوی کے ساتھ

لي رسول الله ارء يت رجلا وجد مع امرأته رجلا فقتله أيقتل به ؟ ام كيف يصنع ؟ فسال عاصم رسول الله صلى الله عليه وسلم عن ذلك فعاب رسول الله صلى الله عليه وسلم السائل . ثم لقيه عويمر فسأله ، فقال ما صنعت فقال ما صنعت انك لم تأتني بخير سألت رسول الله صلى الله عليه وسلم فعاب السائل فقال عويمر والله ! لآتين رسول الله صلى الله عليه وسلم ولاسألنه فأتى رسول الله صلى الله عليه وسلم فوجده قد انزل عليه فيهما . فلاعن بينهما فقال عويمر والله لئن انطلقت بها يا رسول الله ! لقد كذبت عليها قال ،ففارقها قبل ان يأمره رسول الله رضي الله تعالى عنه صلى الله عليه وسلم فصارت سنة في المتلاعنين

ثم قال النبي صلى الله عليه وسلم انظروها فان جاءت به اسحم ، ادعج العينين عظيم الاليتين ، فلا اراه الا قد صدق عليها . وان جاءت به أحيمر كأنه وحرة فلا اراه الا كاذبا . قال فجاءت به على النعت المكروه .

کسی بیگانے شخص کو دیکھے (صحبت کرتے ہوئے) پھر اس کو مار ڈالے تو کیا خود اسکے بدلے مارا جائے یا پھر کیا کرے؟ خیر عاصم نے نبیؐ سے یہ مسئلہ پوچھا۔ آپؐ نے ایسے سوالوں کو برا جانا۔ پھر عویمر عاصم سے ملا اور پوچھا تو نے میرے لیے کیا کیا؟ عاصم نے کہا: میں نے پوچھا لیکن تجھ سے مجھے کبھی کوئی بھلائی نہیں پہنچی۔ میں نے نبیؐ سے پوچھا' آپؐ نے برا محسوس کیا' ان سوالوں کو۔ عویمر نے کہا: اللہ کی قسم! میں تو جناب رسول اللہؐ کے پاس جاؤں گا اور آپؐ سے پوچھوں گا پھر وہ آیا نبیؐ کے پاس تو دیکھا کہ آپؐ پر اسی بابت وحی نازل ہو رہی ہے۔ آخر آپؐ نے لعان کرایا۔ پھر عویمر نے کہا اللہ کی قسم! اگر میں اب اس عورت کو اپنے ساتھ لے گیا تو گویا میں نے اس پر جھوٹی تہمت لگائی۔ آخر عویمر نے اس کو نبیؐ کے بات کرنے سے پہلے ہی چھوڑ دیا۔ پھر یہ سنت ہوگئی لعان کرنے والے میں۔ اس کے بعد نبیؐ نے فرمایا: دیکھو اگر عویمر کی عورت کالا بچہ کالی آنکھوں والا' بڑے سرین والا جنے تو میں سمجھتا ہوں کہ عویمر نے سچی تہمت لگائی اور اگر سرخ رنگ کا بچہ جیسے وحرہ (کیڑا) تو میں سمجھتا ہوں کہ عویمر جھوٹا ہے۔ راوی نے کہا پھر اس عورت کا بچہ بری شکل کا پیدا ہوا۔

۲۰۶۷ : حدثنا محمد بن بشار . ثنا ابن ابي عدي . قال انبانا هشام بن حسان . ثنا عكرمة عن ابن عباس رضي الله تعالى عنهما ، ان هلال بن أمية قذف امرأته عند النبي بشريك بن سحماء . فقال النبي صلى الله عليه وسلم البينة او حد في ظهرك فقال هلال بن امية : والذي بعثك بالحق ! اني لصادق ولينزلن الله في امري مايبرئ ظهري . قال فنزلت : ﴿والذين يرمون ازواجهم ولم يكن لهم شهداء الا انفسهم﴾ حتى بلغ

۲۰۶۷: حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ ہلال بن امیہ نے تہمت لگائی اپنی بیوی پر نبیؐ کے سامنے شریک بن سحماء کے ساتھ۔ آپؐ نے فرمایا: تو گواہ لا نہیں تو قبول کر (حد) اپنی پیٹھ پر۔ ہلال نے کہا: قسم اس کی جس نے آپ کو سچائی کے ساتھ بھیجا میں سچا ہوں اور اللہ میرے بارے میں کوئی ایسا حکم ضرور اتارے گا جس سے میری پیٹھ بچ جائے۔ راوی نے کہا پھر یہ آیت اتری: ﴿والذین یرمون ازواجھم﴾ یعنی جو لوگ تہمت لگاتے ہیں اپنی بیویوں کو زنا کی اور ان کے پاس

﴿ والخامسة انّ غضب الله عليها ان كان من الصادقين ﴾ [النور: ٦ تا ٩] فانصرف النبيُّ صلّى الله عليه وسلّم. فارسل اليهما فجاء فقام هلالُ بنُ اُميّة فشهد، والنّبيُّ صلّى الله عليه وسلّم يقولُ انّ الله يعلمُ انّ احدكما كاذبٌ.

فهل من تائب ثمّ قامت فشهدت. فلمّا كان عند الخامسة انّ غضب الله عليها ان كان من الصّادقين قالوا لها انّها الموجبة.

قال ابن عباس فتلكّأت ونكصت. حتّى ظننا انّها سترجع فقالت والله! لا افضح قومي سائر اليوم فقال النّبيُّ صلّى الله عليه وسلّم انظروها. فان جاءت به اكحل العينين، سابغ الاليتين خدلّج السّاقين فهو لشريك بن سحماء. فجاءت به كذلك فقال النّبيُّ صلّى الله عليه وسلّم لولا ما مضى من كتاب الله لكان لي ولها شأنٌ

کوئی گواہ نہیں مگر ماسوا ان کے اپنے نفس کے ''آپ لوٹے اور ہلال اور اس کی بیوی کو بلوایا۔ وہ دونوں آئے۔ پہلے ہلال بن امیہ کھڑے ہوئے اور گواہی دی اور آپؐ یہی فرماتے جاتے بے شک اللہ بہتر جانتا ہے کہ تم میں سے ایک (ضرور) جھوٹا ہے۔ تو ہے کوئی توبہ کرنے والا۔ خیر! اس کے بعد عورت کھڑی ہوئی اور اس نے بھی گواہیاں دیں جب پانچویں گواہی کا وقت آیا یعنی یہ کہنے کا کہ اللہ تعالیٰ کا غضب عورت پر اترے اگر مرد سچا ہے تو لوگوں نے کہا: یہ گواہی ضرور واجب کردے گی رب ذوالجلال والاکرام کے غضب کو اور دوزخ کو اگر یہ جھوٹی ہوئی تو۔ یہ سن کر وہ خاتون جھجکی اور مڑی ہم نے خیال کیا شاید اب سنبھل جائے اور اپنی گواہی سے رجوع کرلے لیکن اس عورت نے کہا: اللہ کی قسم! میں اپنے قبیلہ کو رسوا کرنے والی نہیں۔ آخر نبیؐ نے فرمایا: دیکھو! اگر اس عورت کا بچہ کالی آنکھوں والا بھری سرین والا موٹی پنڈلیوں والا پیدا ہوا تو وہ شریک بن سحماء کا ہے۔ آخر اسی صورت کا لڑکا پیدا ہوا۔ تب نبیؐ نے ارشاد فرمایا: اگر اللہ کی کتاب میں (لعان کی بابت) حکم نہ ہوتا تو میں اس عورت کے ساتھ (ضرور) کچھ (حد نافذ) کرتا۔

۲۰۶۸ : حدّثنا ابوبكر بن خلّاد الباهليّ واسحاق بن ابراهيم بن حبيب، قالا ثنا عبدةُ بن سليمان، عن الاعمش، عن ابراهيم عن علقمة، عن عبد الله، قال كنّا في المسجد ليلة الجمعة. فقال رجلٌ لو انّ رجلا وجد مع امراته رجلا فقتله قتلتموهُ، وان تكلّم جلدتموهُ. والله! لاذكرنّ ذلك النّبيّ ﷺ فذكره للنّبيّ ﷺ. فانزل الله ايات اللّعان. ثمّ جاء الرّجلُ بعد ذلك يقذف امراته فلاعن النّبيُّ ﷺ بينهما. وقال عسى ان

۲۰۶۸: عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے ہم شب جمعہ کو مسجد میں تھے کہ ایک شخص نے کہا: اگر کوئی شخص اپنی عورت کے ساتھ ایک شخص کو دیکھے پھر اس کو مار ڈالے تو کیا تم اس کو مار ڈالو گے؟ اور اگر زبان سے کہے تو اس کو کوڑے لگاؤ گے۔ اللہ کی قسم! میں یہ تو نبیؐ سے کہوں گا۔ تب اللہ تعالیٰ نے آیاتِ لعان نازل فرمائیں۔ پھر وہ شخص آیا اور اس نے اپنی عورت پر زنا کی تہمت لگائی۔ نبیؐ نے دونوں میں لعان کرایا اور فرمایا: مجھے گمان ہے شاید اس عورت کے ہاں کالا بچہ پیدا ہو۔ ایسا

يجيء به اسود فجاءت به اسود جعدا .

ایسے ہی ہوا اس کے ہاں گھنگریالے بالوں والا بچہ پیدا ہوا۔

۲۰۶۹ : حدثنا احمد بن سنان ثنا عبد الرحمن ابن مهدي ، عن مالك بن انس ، عن نافع ، عن ابن عمر ، ان رجلا لاعن امرأته وانتفى من ولدها . ففرق رسول الله ﷺ بينهما . والحق الولد بالمرأة .

۲۰۶۹ : حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک شخص نے لعان کیا اپنی عورت سے اور اس سے پیدا ہوئے بچے کو اپنا بچہ ماننے سے انکاری ہوا تو نبیؐ نے دونوں میں جدائی کروادی اور بچہ ماں کے حوالے کر دیا۔

۲۰۷۰ : حدثنا علي بن سلمة النيسابوري ثنا يعقوب بن ابراهيم بن سعد . ثنا ابي عن ابن اسحاق . قال ذكر طلحة بن نافع ، عن سعيد بن جبير ، عن ابن عباس ، قال تزوج رجل من الانصار امرأة من بلعجلان فدخل بها . فبات عندها . فلما اصبح قال ما وجدتها عذراء فرفع شانها الى النبي ﷺ فدعا الجارية فسالها فقالت بلى قد كنت عذراء .فامر بها فتلاعنا واعطاها المهر .

۲۰۷۰ : حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک انصاری مرد نے (قبیلہ) عجلان کی خاتون سے نکاح کیا اور رات کو اس سے صحبت کی اسی کے پاس رہا۔ جب صبح ہوئی تو کہنے لگا میں نے اس کو باکرہ نہیں پایا۔ آخر دونوں کا مقدمہ نبیؐ کے پاس پہنچا۔ اس نے کہا: میں تو باکرہ تھی۔ آپؐ نے حکم دیا تو دونوں نے لعان کیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کو مہر دلوایا۔

۲۰۷۱ : حدثنا محمد بن يحيى . ثنا حيوة بن شريح الحضرمي ، عن ضمرة بن ربيعة عن ابن عطاء ، عن ابيه عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده ، ان النبي ﷺ قال اربع من النساء . لاملاعنة بينهن النصرانية تحت المسلم ،واليهودية تحت المسلم . والحرة تحت المملوك والمملوكة تحت الحر .

۲۰۷۱: حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چار اقسام کی عورتوں میں لعان واجب نہیں: ایک نصرانیہ جو مسلمان کے نکاح میں ہو دوسری یہودیہ جو مسلمان کے نکاح میں ہو تیسرے آزاد عورت جو غلام کے نکاح میں ہو چوتھی لونڈی جو آزاد کے نکاح میں ہو۔

خلاصۃ الباب ☆ لعان اس کو کہتے ہیں کہ جب کوئی شخص اپنی بیوی پر زنا کی تہمت لگائے یا بچہ کے پیدا ہونے پر کہہ دے کہ یہ بچہ میرا نہیں اور عورت زنا کا انکار کرتی ہے تو لعان واجب ہوتا ہے لعان کی صفت اور طریقہ قرآن کریم میں مذکور ہے کہ پہلے مرد چار بار گواہی دے کہ میں اللہ کو گواہ بناتا ہوں کہ اس عورت کو زنا کی تہمت لگانے میں سچا ہوں اور پانچویں بار یوں کہے اگر میں جھوٹا ہوں تو اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو مجھ پر پھر عورت چار بار گواہی دے اللہ تبارک وتعالیٰ کا نام لے کر کہ اس کا شوہر جھوٹا ہے اور پانچویں بار اس طرح کہے کہ اللہ تعالیٰ کا مجھ پر غضب نازل ہو اگر مرد اس تہمت میں سچا ہو۔ اس لعان میں یہ شرط ہے کہ دونوں شہادت کے ساتھ یمین بھی ہو کہ قسم اللہ تعالیٰ کی کہ میں گواہی دیتا ہوں یا دیتی ہوں اس کا حکم یہ ہے کہ اس کی وجہ سے لعان کے بعد بیوی سے وطی اور استفادہ حرام ہو جاتا ہے۔ خواہ قاضی نے تفریق نہ کی ہو یا مرد نے طلاق نہ دی ہو اگر مرد تہمت لگانے کے بعد لعان نہ کرے تو قاضی اسے قید کرے گا یہاں تک کہ یا لعان کرے یا

خود کو جھٹلائے اور اسے حد قذف لگے اگر مرد نے لعان کر لیا تو عورت پر لعان واجب ہوگا اگر نہیں کرے گی تو قاضی اسے قید کرے گا یہاں تک کہ یا لعان کرے یا مرد کی بات کی تصدیق کرے اور اسے حد زنا لگ جائے گی۔

یعنی بچہ ماں کے حوالے اور اس کا نسب باپ سے نہیں بلکہ ماں سے متعلق کر دیا وہ بچہ ماں کا وارث ہوگا۔

مطلب یہ ہے کہ لعان مؤمنہ اور آزاد عورت پر تہمت لگانے سے ہوتا ہے اگر عورت مومنہ نہیں بلکہ کافرہ ہے یا لونڈی ہو یا اس کو پہلے حد زنا لگ چکی ہو تو لعان نہیں ہوگا۔

۲۸ : بابُ الْحَرَامِ

باب : (عورت کو اپنے پر) حرام کرنے کا بیان

۲۰۷۲ : حدثنا الحسن بن قزعة ، ثنا مسلمة بن علقمة . ثنا داؤد بن ابی هند ، عن عامر ، عن مسروق عن عائشة قالت آلى رسول الله ﷺ من نسائه . وحرم فجعل الحلال حراما وجعل في اليمين كفارة .

۲۰۷۲: اُم المؤمنین عائشہ صدیقہؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایلاء کیا اپنی عورتوں (ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن) سے اور حرام کیا (زواج کو اپنے اوپر) اور قسم میں کفارہ مقرر کیا۔

۲۰۷۳ : حدثنا محمد بن يحيى . ثنا وهب ابن جرير . ثنا هشام الدستوائي عن يحيى ابن ابي كثير ، عن يعلى بن حكيم ، عن سعيد بن جبير ، قال : قال ابن عباس في الحرام يمين . وكان ابن عباس يقول لقد كان لكم في رسول الله اسوة حسنة .

۲۰۷۳ : حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا: حرام میں قسم کا کفارہ ہے اور ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہتے تھے تم پر اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرنا بہتر بہتر ہے۔

خلاصۃ الباب ☆ مطلب یہ ہے کہ کوئی شخص اپنی بیوی اپنے اوپر حرام کرے تو طلاق نہیں واقع ہوتی بس قسم کا کفارہ دینا ہوتا ہے سورۂ تحریم کی ابتدائی آیات میں اس کا ذکر ہے۔

۲۹ : بابُ خِيارِ الْأَمَةِ إِذا أُعْتِقَتْ

باب : لونڈی جب آزاد ہوگئی تو اپنے نفس پہ مختار ہے

۲۰۷۴ : حدثنا ابوبكر بن ابي شيبة . ثنا حفص بن غياث ، عن الاعمش ، عن ابراهيم عن الاسود ، عن عائشة ، انها اعتقت بريرة فخيرها رسول الله ﷺ وكان لها زوج حر .

۲۰۷۴: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ بریرہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کو میں نے آزاد کیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بریرہ کو اختیار دیا اور بریرہ کا خاوند آزاد تھا۔

۲۰۷۵ : حدثنا محمد بن المثنى ، ومحمد بن خلاد الباهلي . قالا ثنا عبد الوهاب الثقفي ثنا خالد الحذاء عن عكرمة ، عن ابن عباس قال كان زوج بريرة عبدا يقال له مغيث كاني انظر اليه يطوف خلفها ويبكي ودموعه تسيل على خده . فقال النبي صلى الله عليه وسلم للعباس ياعباس الا تعجب من حب مغيث بريرة ، ومن بغض بريرة مغيثا ؟ فقال لها النبي صلى الله عليه وسلم لو راجعتيه فانه ابو ولدك قالت يارسول الله ! تامرني ؟ قال انما اشفع قالت لا حاجة لي فيه

۲۰۷۵ : حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے بریرہ کا خاوند مغیث غلام تھا اور میں اس وقت بھی وہ لمحے یاد رکھتا ہوں جب وہ بریرہ کے پیچھے آنسو بہاتا پھرتا تھا۔ اُس کے آنسو گالوں سے بہہ رہے تھے۔ تب نبیؐ نے فرمایا: اے عباس! تم تعجب نہیں کرتے کہ مغیث بریرہ سے کس قدر محبت رکھتا ہے اور بریرہ کو مغیث سے کتنی نفرت ہے؟ آخر آپؐ نے بریرہ سے فرمایا: کاش تو لوٹ جا مغیث کے پاس وہ تیرے بچہ کا باپ ہے۔ اُس نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا آپؐ مجھے حکم دے رہے ہیں (لوٹنے کا)؟ آپؐ نے فرمایا: نہیں! بلکہ صرف سفارش کرتا ہوں۔

۲۰۷۶ : حدثنا علي بن محمد . ثنا وكيع عن اسامة بن زيد ، عن القاسم بن محمد ، عن عائشة رضي الله تعالى عنها قالت مضى في بريرة ثلاث سنن خيرت حين اعتقت . وكان زوجها مملوكا . وكانوا يتصدقون عليها فتهدي الى النبي صلى الله عليه وسلم فيقول هو عليها صدقة وهو لنا هدية وقال الولاء لمن اعتق .

۲۰۷۶ : حضرت عائشہ صدیقہؓ سے مروی ہے بریرہ (کے واسطے) تین سنتیں قیام پذیر ہوئیں۔ اوّل: وہ آزاد ہوئیں تو اُن کو اختیار دیا گیا اور ان کا خاوند (ہنوز) غلام تھا۔ دوم: لوگ بریرہ کو صدقہ دیتے وہ اُسے نبیؐ کی خدمت میں تحفہً بھیج دیتی۔ آپؐ فرماتے: یہ صدقہ تو بریرہ کے لیے ہے ہمارے لیے تو ہدیہ ہے۔ سوم: آپؐ نے بریرہ کو اختیار دیا اور فرمایا: ولاء اسی کا حق ہے جو آزاد ہے۔

۲۰۷۷ : حدثنا علي بن محمد ثنا وكيع عن سفيان ، عن منصور ، عن ابراهيم عن الاسود عن عائشة ، قالت امرت بريرة ان تعتد بثلاث حيض .

۲۰۷۷ : حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ بریرہ (رضی اللہ عنہا) کو حکم ہوا تین حیض کی مدت تک عدت کرنے کا۔

۲۰۷۸ : حدثنا اسماعيل بن توبة ثنا عباد ابن العوام ، عن يحيى بن ابي اسحاق عن عبد الرحمن بن اذينة ، عن ابي هريرة ان رسول الله ﷺ خير بريرة .

۲۰۷۸ : حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بریرہ کو اختیار دیا (یعنی جب وہ آزاد ہوئیں تو نکاح برقرار رکھنے کا)۔

خلاصۃ الباب ☆ اس مسئلہ میں اختلاف ہے کہ باندی منکوحہ جب آزاد ہو جائے تو اس کے بعد خیار عتق اس کو ہے یا نہیں تو امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ اگر اس کا شوہر غلام ہو تو اس کو اختیار ہے اگر آزاد ہو تو پھر نہیں امام ابوحنیفہ فرماتے ہیں کہ دونوں صورتوں میں باندی کو آزادی کے بعد اختیار ہے حدیث عائشہ امام صاحب کی دلیل ہے۔ نیز ان احادیث سے یہ بھی ثابت ہوا کہ ولاء آزاد کرنے والے کے لئے ہے۔

۳۰ : بَابُ فِيْ طَلَاقِ الْاَمَةِ وَعِدَّتِهَا

باب: لونڈی کی طلاق اور عدت کا بیان

۲۰۷۹ : حدثنا محمد بن طریف . وابراهیم ابن سعید الجوهری . قالا ثنا عمر بن شبیب المسلی ، عن عبد الله بن عیسی عن عطیة ، عن ابن عمر ، قال : قال رسول الله ﷺ طلاق الامة ثنتان وعدتها حیضتان .

۲۰۷۹: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لونڈی کی دو طلاقیں ہیں اور اس (لونڈی) کی عدت دو حیض ہیں۔ (یہ حدیث امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مستدل ہے)۔

۲۰۸۰ : حدثنا محمد بن بشار ثنا ابو عاصم ثنا ابن جریج ، عن مظاهر بن اسلم ، عن القاسم ، عن عائشة رضی الله تعالی عنها عن النبی صلی الله علیه وسلم ، قال طلاق الامة تطلیقتان وقرؤها حیضتان .

قال ابو عاصم . فذکرته لمظاهر فقلت حدثنی کما حدثت ابن جریج فاخبرنی عن القاسم، عن عائشة رضی الله تعالی عنها عن النبی صلی الله علیه وسلم قال طلاق الامة تطلیقتان وقرؤها حیضتان.

۲۰۸۰ : حضرت عائشہ صدیقہؓ سے مروی ہے کہ نبیؐ نے فرمایا: لونڈی کی دو طلاقیں ہیں اور اس کی عدت (بھی) دو حیض ہیں۔ ابو عاصم نے کہا جو اس حدیث کا راوی ہے کہ میں نے یہ حدیث خود مظاہر بن اسلم سے بیان کی کہا مجھ سے یہ حدیث بیان کرو جیسے تم نے یہ حدیث ابن جریج کو بیان کی تھی۔ انہوں نے روایت کیا قاسم سے انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہؓ سے کہ نبیؐ نے فرمایا: لونڈی کی دو طلاقیں اور اس کی عدت بھی دو حیض ہیں۔

خلاصۃ الباب ☆ اس سے حنفیہ کا مسلک ثابت ہوتا ہے کہ آزاد عورت کی طلاقیں تین ہیں اور باندی کی دو ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ طلاق کے عدد کا اعتبار عورت پر ہے مرد پر نہیں یعنی اگر عورت آزاد ہے تو شوہر کو تین طلاق کا اختیار ہے اگر عورت لونڈی ہے تو دو طلاقوں کے بعد مغلظہ ہو جائے گی اس حدیث سے ان کی عدت کا بھی ثبوت ہو گیا۔

۳۱ : بَابُ طَلَاقِ الْعَبْدِ

باب: غلام کے بارے میں طلاق کا بیان

۲۰۸۱ : حدثنا محمد بن یحیی . ثنا یحیی ابن عبد الله بن بکیر . ثنا ابن لهیعة ، عن موسی ابن ایوب الغافقی ، عن عکرمة ، عن ابن عباس قال اتی النبی صلی الله علیه وسلم رجل فقال یارسول الله ! ان سیدی زوجنی امته وهو یرید ان یفرق بینی وبینها ، قال فصعد رسول الله المنبر فقال یاایها الناس ! مابال احدکم یزوج عبده امته ثم یرید ان یفرق بینهما ؟ انما الطلاق لمن اخذ بالساق .

۲۰۸۱ : حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبیؐ کے پاس آیا اور کہا: یا رسول اللہؐ! میرے مالک نے اپنی لونڈی سے میرا نکاح کر دیا تھا۔ اب وہ کوشش کر رہا ہے کہ ہم دونوں میں جدائی کروا دے۔ یہ سن کر نبیؐ (غصہ کی حالت میں) منبر پر تشریف لائے اور کہا: اے لوگو! کیا حال ہے تم میں سے اُس کا کہ وہ نکاح کر دیتا ہے اپنے غلام کا لونڈی سے پھر دونوں میں جدائی چاہتا ہے۔ (یاد رکھو!) طلاق کا اختیار اُسی کو ہے جو پنڈلی تھامے۔

۳۲ : باب مَنْ طلّق امة تطليقتين ثُمّ اشتراها

۲۰۸۲ : حدثنا محمد بن عبد الملک بن زنجويه ابوبكر. ثنا عبد الرزاق ثنا معمر عن يحيى ابن ابى كثير، عن عمر بن معتب عن ابى الحسن، مولى بنى نوفل. قال سئل ابن عباس رضى الله تعالى عنهما عن عبد طلّق امراته تطليقتين ثُمّ أعتقا يتزوّجها ؟ قال نعم فقيل له عمّن ؟ قال قضى بذلک رسُوْلُ اللّه صلّى اللّٰه عليه وسلّم.

قال عبد الرّزّاق قال عبد اللّه بن المبارک لقد تحمّل ابو الحسن هذا صخرةً عظيمة على عُنقه.

باب: اُس شخص کا بیان جو لونڈی کو دو طلاقیں دے کر پھر خرید لے

۲۰۸۲: مولیٰ بنی نوفل حضرت ابوالحسنؒ سے مروی ہے کہ ابن عباسؓ سے ایسے غلام کی بابت سوال کیا گیا جو اپنی عورت کو دو طلاقیں دیں پھر دونوں آزاد ہو جائیں تو کیا وہ اُس (لونڈی) سے نکاح کر سکتا ہے؟ ابن عباسؓ نے کہا: ہاں! اُن سے کہا گیا' یہ فیصلہ کس نے کیا؟ انہوں نے کہا: نبیؐ نے۔ (راوی) عبدالرزاق نے عبداللہ بن مبارک سے کہا: ابوالحسن نے یہ حدیث بیان کر کے اپنے گردن پر بہت بھاری پتھر (بوجھ) اُٹھالیا۔

۳۳ : بَابُ عِدَّةِ اُمّ الْولد.

۲۰۸۳ : حدثنا علىُّ بْنُ محمّد. ثنا وكيع عن سعيد بن ابى عروبة، عن مطر الورّاق رجاء بن حيوة، عن قبيصة بن ذؤيب، عن عمرو بن العاص، قال لا تفسدوْا علينا سنّة نبينا محمد ﷺ. عدّةُ امّ الولد اربعةُ اشهر وعشرًا.

باب: اُمّ ولد کی عدت کا بیان

۲۰۸۳: حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے' انہوں نے کہا: ہمارے اوپر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو مشتبہ مت کرو۔ اُمّ ولد کی عدت چار ماہ دس دن تک ہے۔

۳۴ : بابُ كراهِيَة الزّيْنة للْمُتوفّى عنْها زَوْجُها

۲۰۸۴ : حدثنا ابوبكر بن ابى شيبة ثنا يزيد ابن هارون. انبانا يحيى بن سعيد عن حُميد بن نافع، انه سمع زينب ابنة امّ سلمة تحدّث انها سمعت امّ سلمة وامّ حبيبة تذكران انّ امراة اتت النّبىّ ﷺ فقالت: انّ ابنة لها توفّى عنها زوجها. فاشتكت عينها. فهى تريد ان تكحلها. فقال رسُوْلُ اللّه ﷺ قد كانت احداكنّ ترمى بالبعرة عند رأس الحول وانّما هى اربعة اشهر وعشرا.

باب: بیوہ عورت (دورانِ عدت) زیب و زینت نہ کرے

۲۰۸۴: حضرت اُمّ سلمہ اور اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے' ایک خاتون نبیؐ کے پاس آئی اور کہا: اس کی بیٹی کا شوہر وفات پا گیا اور اس (بیٹی کی) آنکھیں (آشوبِ چشم سے) دُکھ رہی ہیں۔ وہ چاہتی ہے کہ سرمہ (یا دوا) لگائے۔ آپ نے فرمایا: پہلے تم (عورتیں) ایک سال پورا ہونے پر اونٹ کی مینگنی پھینکتی تھیں (وہ تو تمہیں گوارا تھا) اور اب تو مدت (فقط) چار ماہ دس دن کی مدت ہے۔

خلاصۃ الباب ☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کا مطلب یہ ہے کہ دور جاہلیت میں تو ایسی سخت تکلیف ایک سال تک برداشت کرتی تھیں اب تو صرف چار ماہ دس دن عدت ہے یہ تو ایک بات فرمائی لیکن عذر کی بنا پر سرمہ لگانا جائز ہے از روئے حدیث۔

۳۵ : بَابُ هَلْ تُحِدُّ الْمَرْأَةُ عَلٰى غَيْرِ زَوْجِهَا

باب : کیا عورت اپنے شوہر کے علاوہ کسی دوسرے پہ سوگ کر سکتی ہے؟

۲۰۸۵ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ . ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا تَحِلُّ لِامْرَاَةٍ اَنْ تُحِدَّ عَلٰى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ . اَلَّا عَلٰى زَوْجٍ .

۲۰۸۵: ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کسی عورت کو زیبا نہیں کہ کسی میت پر سوگ کرے تین دن سے زیادہ ماسوا خاوند کے۔

۲۰۸۶ : حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ . ثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ ، عَنْ نَافِعٍ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ اَبِيْ عُبَيْدٍ ، عَنْ حَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَتْ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَحِلُّ لِامْرَاَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ تُحِدَّ عَلٰى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلٰثٍ ، اِلَّا زَوْجٍ .

۲۰۸۶: ام المؤمنین حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو عورت ایمان رکھتی ہو اللہ پر اور یوم آخرت پر اُس کو مناسب نہیں سوگ کرنا کسی میت پر تین روز سے زیادہ سوائے خاوند کے۔

۲۰۸۷ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ ، عَنْ حَفْصَةَ عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ ، قَالَتْ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تُحِدُّ عَلٰى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ اِلَّا امْرَاَةٌ تُحِدُّ عَلٰى زَوْجِهَا اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَعَشْرًا وَلَا تَلْبَسُ ثَوْبًا مَصْبُوْغًا، اِلَّا ثَوْبَ عَصْبٍ، وَلَا تَكْتَحِلُ وَلَا تَطَيَّبُ اِلَّا عِنْدَ اَدْنٰى طُهْرِهَا . بِنُبْذَةٍ مِنْ قُسْطٍ اَوْ اَظْفَارٍ .

۲۰۸۷: ام عطیہؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ نہ کیا جائے مگر عورت اپنے خاوند پر چار ماہ دس دن تک سوگ کرے اور رنگا ہوا کپڑا نہ پہنے مگر رنگین بنی ہوئی چادر اوڑھ سکتی ہے اور سرمہ مت لگائے' خوشبو نہ لگائے مگر جب حیض سے پاکی حاصل ہو تو تھوڑی سی مقدار عود ہندی (قسط) اور اظفار (خوشبو کی ایک قسم) لگالے۔

خلاصۃ الباب ☆ ان احادیث سے معلوم ہوا کہ سوگ صرف شوہر کی وفات کی وجہ سے ہے شوہر کے علاوہ رشتہ داروں کی وفات سے صرف تین دن سوگ ہے اس سے زائد نہیں۔

۳۶ : باب الرّجل یأمرہ ابوہ بطلاق امرأتہ

باب : والد اپنے بیٹے کو حکم دے کہ اپنی بیوی کو طلاق دو تو باپ کا حکم ماننا چاہیے

۲۰۸۸ : حدثنا محمّد بن بشار . ثنا یحیی ابن سعید القطان ، وعثمان بن عمر . قالا ثنا ابن ابی ذئب ، عن خالہ الحارث بن عبد الرّحمن ، عن حمزۃ بن عبد اللہ بن عمر عن عبد اللہ بن عمر ، قال کانت تحتی امرأۃ وکنت احبّھا . وکان ابی یبغضھا . فذکر ذٰلک عمر للنبی ﷺ فامرنی ان اطلّقھا ، فطلّقتھا .

۲۰۸۸ : حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں میرے نکاح میں ایک عورت تھی اور میں اُس سے محبت کرتا تھا اور میرے والد (سیدنا عمر رضی اللہ عنہ) اُس کو برا جانتے تھے۔ آخر انہوں نے نبیؐ سے ذکر کیا تو آپؐ نے مجھے حکم دیا کہ طلاق دیدو اُس عورت کو اور میں نے طلاق دیدی۔

۲۰۸۹ : حدثنا محمّد بن بشار . ثنا محمّد ابن جعفر ثنا شعبۃ عن عطاء بن السائب عن ابی عبد الرّحمن ، انّ رجلا امرہ ابوہ اوامّہ (شکّ شعبۃ) ان یطلّق امرأتہ فجعل علیہ مائۃ محرّر . فاتی ابا الدّرداء رضی اللہ تعالی عنہ فاذا ھو یصلّی الضّحی ویطیلھا . وصلّی مابین الظّھر والعصر فسألہ فقال ابو الدّرداء اوف بنذرک ، وبرّ والدیک .

۲۰۸۹ : حضرت ابوعبدالرحمٰن سے مروی ہے ایک شخص کو اس کے باپ یا اسکی ماں نے حکم دیا کہ وہ اپنی بیوی کو طلاق دے۔ اُس شخص نے نذر مانی کہ اُس نے اگر طلاق دی تو سو غلام آزاد کریگا۔ پھر وہ ابوالدرداء کے پاس آیا وہ چاشت کی نماز پڑھتے تھے اور اسکو طویل کرتے تھے اور انہوں نے نماز پڑھی ظہر اور عصر کے درمیان۔ آخر اُس شخص نے ابوالدرداء سے پوچھا تو انہوں نے کہا: اپنی نذر پوری کر اپنے والدین کی اطاعت کر۔

وقال ابو الدّرداء ، سمعت رسول اللہ ﷺ یقول الوالد اوسط ابواب الجنّۃ ، فحافظ علی والدیک اوتُرک .

ابوالدرداء نے کہا: میں نے رسول اللہؐ سے سنا آپؐ فرماتے تھے: ماں باپ بہتر دروازہ ہیں جنت جانے کا۔ اب تیری منشاء والدین کا خیال کر یا نہ کر۔

خلاصۃ الباب ☆ مطلب یہ ہے کہ ماں باپ کا اپنی اولاد پر بہت زیادہ حق ہے۔ حدیث: ۲۰۸۹: غرض یہ ہے کہ والدین کی اطاعت ایسی بہترین چیز ہے کہ اس اطاعت کی بدولت جنت ملتی ہے اور جنت کی تمنا ہر مسلمان کرتا ہے اور اس کی ضرورت بھی ہے ویسے بھی والدین کے ساتھ حسن سلوک کرنا ضروری ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

كِتَابُ الْكَفَّارَاتِ

کفاروں کا بیان

۱ : بَابُ يَمِيْنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَحْلِفُ بِهَا

باب: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کس چیز کی قسم کھاتے ؟

۲۰۹۰ : حدثنا ابوبكر بن ابي شيبة ثنا محمد ابن مصعب عن الاوزاعي ، عن يحيى بن ابي كثير ، عن هلال بن ابي ميمونة ، عن عطاء بن يسار ، عن رفاعة الجهني ، قال كان النبي ﷺ اذا حلف قال والذي نفس محمد بيده .

۲۰۹۰ : حضرت رفاعہ جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب قسم کھاتے تو یوں ارشاد فرماتے: قسم اُس کی جس کے ہاتھ میں میری (محمد ﷺ کی) جان ہے۔

۲۰۹۱ : حدثنا هشام بن عمار . ثنا عبد الملك ابن محمد الصنعاني . ثنا الاوزاعي ، عن يحي ابن ابي كثير ، عن هلال بن ميمونة عن عطاء ابن يسار ، عن رفاعة بن عرابة الجهني قال كانت يمين رسول الله ﷺ التي يحلف بها ، اشهد عند الله والذي نفسي بيده .

۲۰۹۱ : حضرت رفاعہ بن عرابہ جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جو قسم کھایا کرتے ' وہ یوں کھاتے : میں گواہی دیتا ہوں اللہ تعالیٰ کے ہاں یا قسم اُس کی جس کے ہاتھ میں میری (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کی جان ہے۔

۲۰۹۲ : حدثنا ابو اسحاق الشافعي ابراهيم ابن محمد بن العباس . ثنا عبد الله بن رجاء المكي ، عن عباد بن اسحاق عن ابن شهاب عن سالم ، عن ابيه ، قال كانت اكثر ايمان رسول الله ﷺ لا ومصرف القلوب .

۲۰۹۲ : حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے' اکثر قسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یوں ہوتی: ایسا نہیں ہے' قسم اُس (اللہ عز وجل) کی جو دلوں کو پھیر دینے والا ہے۔

۲۰۹۳ : حدثنا ابوبكر بن ابي شيبة ثنا حماد بن خالد ح وحدثنا يعقوب بن حميد بن كاسب . ثنا معن بن

۲۰۹۳ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قسم یوں

عیسی جمیعا عن محمد بن هلال، عن ابیه، عن ابی هریرة قال كانت يمين رسول الله ﷺ لا واستغفر الله.

ہوتی: یہ بات ہے اور میں اللہ جل جلالہ سے استغفار کرتا ہوں۔

خلاصۃ الباب ☆ ان احادیث مبارکہ سے قسم کا جائز ہونا معلوم ہوا اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قسم کے الفاظ بیان ہوئے ہیں۔

۲ : باب النهي ان يحلف بغير الله

باب: ماسوا اللہ (کی ذات کے) کی قسم کھانے کی ممانعت

۲۰۹۴ : حدثنا محمد بن ابی عمر العدنی ثنا سفیان بن عیینة عن الزهری، عن سالم بن عبد الله بن عمر، عن ابیه، عن عمر، ان رسول الله ﷺ سمعه یحلف بابیه. فقال رسول الله ﷺ ان الله ينهاكم ان تحلفوا بآبائكم قال عمر فما حلفت بها ذاكرا ولا آثرا.

۲۰۹۴: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو نبی کریمؐ نے قسم کھاتے سنا اپنے والد کی تو ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ تم کو منع کرتا ہے اپنے آباء و اجداد کی قسم کھانے سے۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا: اُس روز کے بعد میں نے کبھی باپ کی قسم نہیں کھائی۔ نہ اپنی طرف سے نہ دوسرے کی نقل کر کے۔

۲۰۹۵ : حدثنا ابو بكر بن ابی شيبة. ثنا عبد الاعلى، عن هشام، عن الحسن، عن عبد الرحمن بن سمرة، قال: قال رسول الله ﷺ لا تحلفوا بالطواغی ولا بآبائكم.

۲۰۹۵: حضرت عبدالرحمن بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مت قسم کھاؤں بتوں کی اور نہ اپنے آباء و اجداد (یعنی باپ دادوں) کی۔

۲۰۹۶ : حدثنا عبد الرحمن بن ابراهيم الدمشقي. ثنا عمر بن عبد الواحد، عن الاوزاعي عن الزهري، عن حميد، عن ابی هريرة، ان رسول الله ﷺ قال من حلف، فقال فی يمينه باللات والعزى فليقل لا اله الا الله.

۲۰۹۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے قسم کھائی اور اپنی قسم میں یوں کہا قسم لات یا عزیٰ کی تو وہ کہے: لا الہ الا اللہ۔

۲۰۹۷ : حدثنا علی بن محمد والحسن بن علی الخلال. قالا ثنا يحيى بن ادم، عن اسرائيل، عن ابی اسحاق، عن مصعب ابن سعد، عن سعد، قال حلفت باللات والعزى. فقال رسول الله ﷺ قل لا اله الا الله وحده لا شريك له، ثم انفث عن يسارك ثلاثا. وتعوذ. ولا تعد.

۲۰۹۷: حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے میں نے قسم کھائی لات اور عزیٰ کی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے سوا (ہرگز) کوئی سچا الہٰ نہیں ہے وہ (وحدہٗ لاشریک) اکیلا ہے اُس کا کوئی شریک نہیں۔ پھر اپنی بائیں طرف تین مرتبہ تھوک اور تعوذ کہہ اور پھر دوبارہ ایسا مت کرنا۔

خلاصۃ الباب ☆ غیر اللہ کی قسم کھانے سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا بلکہ اس کو شرک قرار دیا زمانہ جاہلیت میں غیر اللہ کے نام کی قسمیں کھائی جاتی تھیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے شرک کی بیخ کنی فرمائی اور ارشاد فرمایا کہ قسم صرف اللہ تعالیٰ کے نام کی کھائی چاہئے اس زمانے میں بھی لوگ غیر اللہ کے ناموں کی قسم کھاتے ہیں کوئی پیغمبر علیہ السلام کی قسم کھاتا ہے اور کوئی اولیاء وصالحین کی اور کوئی اپنے باپ دادا کی اور بعض لوگ اپنی اولاد کی قسم کھاتے ہیں یہ سب غلط اور شرکیہ قسمیں ہیں۔ شرک اس لئے کہ خدا تعالیٰ جیسی تعظیم مخلوق خدا کی کرنی شرک ہے۔ جیسے خدا تعالیٰ کے اختیارات کسی دوسرے کے لئے تفویض کرنا اور مخلوق میں سے کسی نیک ہستی کے بارے میں یہ عقیدہ رکھنا کہ وہ حاضر ناظر ہے اور عالم الغیب ہے اسی طرح ان کو اختیار ہے کہ جس کو چاہے نفع دے اور جس کو چاہے نقصان دے اور پھر ان کو پکارنا اور ان کے نام کی قسمیں کھانا یہ سب شرک ہے۔ اسی قسم کا شرک مشرکین عرب میں تھا اللہ تعالیٰ کو خالق و مالک' رزاق' زندہ کرنے والا' مارنے والا' تدبیریں کرنے والا مانتے ہوئے بھی اللہ کے نبیوں ولیوں کو غائبانہ پکارتے اور ان کے نام کی نیازیں دیتے اور کہتے یہ تھے ما نعبدھم الا لیقربونا الی اللہ زلفی کہ ہم ان کو اس لئے پوجتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا قرب ونزدیکی حاصل ہو جائے سورۂ یونس میں ہے کہ وہ کہتے تھے کہ ہم اپنے معبودوں کو اس لئے پکارتے ہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کے دربار میں ہمارے لئے سفارشی ہوں۔

۳ : بَابُ مَنْ حَلَفَ بِمِلَّةٍ غَيْرِ الْإِسْلَامِ

باب: جس نے ماسوا اسلام کے کسی دین میں چلے جانے کی قسم کھائی

۲۰۹۸ : حدثنا محمد بن يحيى ثنا ابن ابی عدیّ عن خالد الحذاء عن ابی قلابة عن ثابت بن الضحاک ، قال : قال رسول الله ﷺ من حلف بملة سوی الاسلام کاذبا متعمدا ، فهو کما قال .

۲۰۹۸: ثابت بن ضحاک سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسلام کے سوا اور کسی دیگر دین میں چلے جانے کی اگر کسی نے جان بوجھ کر قسم کھائی تو اس نے جیسا کہا ویسا ہی ہو بھی جائے گا۔

۲۰۹۹ : حدثنا هشام بن عمار . ثنا بقية عن عبد الله بن محرر ، عن قتادة عن انس قال سمع النبی ﷺ رجلا يقول انا ، اذا ، ليهودیّ . فقال رسول الله صلی الله عليه وسلم وجبت.

۲۰۹۹: حضرت انسؓ سے مروی ہے نبیؐ نے ایک شخص کو کہتے سنا کہ وہ کہتا تھا ایسا کروں تو میں یہودی ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (یہ سن کر) ارشاد فرمایا: اس کے لیے دوزخ واجب ہوگئی۔

۲۱۰۰ : حدثنا محمد بن اسماعيل بن سمرة ثنا عمرو بن رافع البجلیّ ثنا الفضل بن موسی ، عن الحسين بن واقد ، عن عبد الله ابن بريدة ، عن ابيه ، قال قال رسول

۲۱۰۰: حضرت بریدہؓ سے بیان ہے کہ نبیؐ نے فرمایا: جو شخص کہے اگر ایسا کروں تو اسلام سے بیزار ہوں' اگر وہ جھوٹ کہے اور وہ کام کر بیٹھے جس پر اسلام سے جدا ہونے کی اُس

اللہ ﷺ من قال انی بریء من الاسلام فان کان کاذبا فھو کما قال وان کان صادقا لم یعد الیہ الاسلام سالما

نے شرط قائم کی تھی تو جیسا اس نے کہا ویسا ہی ہوگا اور اگر اپنی بات سچ کرے جب بھی اسلام سلامتی کے ساتھ تو اُس کے پاس نہیں لوٹے گا۔

خلاصۃ الباب ☆ صاحب انجاح فرماتے ہیں کہ ائمہ میں سے بہت سے حضرات نے فرمایا کہ اس یمین سے حانث ہونے کے وقت کفارہ واجب ہوگا کیونکہ اس نے اس فعل پر کفر کو معلق کیا ہے تو فعل حرام ہوگیا اور حلال کو حرام قرار دینا یمین قسم ہوتا ہے یہی مذہب ہے حنفیہ اور امام احمد کی مشہور روایت بھی یہی ہے۔ امام مالک و شافعی نے فرمایا کہ یہ قسم نہیں لہذا کفارہ بھی نہیں ہوگا اور ایسے آدمی کے کفر کے بارے میں اختلاف کیا ہے علماء بعض فرماتے ہیں کہ اس آدمی نے اسلام کی حرمت کو پامال کیا ہے اور کفر پر راضی ہوا ہے اس لئے کافر ہوگیا اور بعض دوسرے حضرات فرماتے ہیں کہ قال سے مراد تہدید اور وعید میں مبالغہ ہے جس طرح تارک نماز کے بارے میں فرمایا کہ جان بوجھ کر نماز کا تارک کافر ہے۔

۴ : باب من حلف لہ باللہ فلیرض

باب: جس کے سامنے اللہ کی قسم کھائی جائے اُس کو راضی بہ رضا ہو جانا چاہیے

۲۱۰۱ : حدثنا محمد بن اسماعیل بن سمرۃ ثنا اسباط بن محمد ، عن محمد بن عجلان عن نافع ، عن ابن عمر ، قال سمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم رجلا یحلف بابیہ فقال لا تحلفوا باباٰئکم من حلف باللہ فلیصدق ومن حلف لہ باللہ فلیرض ، ومن لم یرض باللہ ، فلیس من اللہ.

۲۱۰۱ : حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے نبیؐ نے ایک شخص کو اپنے باپ کے نام کی قسم کھاتے ہوئے سنا تو فرمایا: مت قسم کھاؤ اپنے باپ دادوں کی جو شخص قسم کھائے اللہ کے نام کی کھائے اور سچی کھائے اور جس کسی کیلئے اللہ کی قسم اٹھائی جائے اُس کو راضی ہو جانا چاہیے اور جو شخص اللہ تعالیٰ کے نام پر راضی نہ ہو وہ اللہ تعالیٰ سے تعلق نہیں رکھتا۔

۲۱۰۲ : حدثنا یعقوب بن حمید بن کاسب ثنا حاتم بن اسماعیل ، عن ابی بکر بن یحیی بن النضر عن ابیہ ، عن ابی ھریرۃ ان النبی ﷺ قال رای عیسی بن مریم رجلا یسرق فقال اسرقت قال لا والذی لا الہ الا ھو . فقال عیسی امنت باللہ وکذبت بصری .

۲۱۰۲ : حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے نبیؐ نے فرمایا: حضرت عیسیٰ بن مریمؑ نے ایک شخص کو چوری کرتے دیکھا تو کہا: تو نے چوری کی۔ وہ بولا: نہیں! قسم اس کی جس کے سوا کوئی سچا معبود نہیں۔ عیسیٰ علیہ السلام نے کہا: میں ایمان لایا اللہ تعالیٰ پر اور میں نے جھٹلایا اپنی آنکھ (یعنی دیکھنے) کو۔

خلاصۃ الباب ☆ مطلب یہ ہے کہ جب ایک مسلمان نے قسم کھائی ہے تو جب اس کی بات کو قبول کرنا چاہئے ورنہ دوسری صورت میں اللہ سے تعلق ٹوٹ جانے کا خطرہ ہے۔

خلاصۃ الباب ☆ مطلب یہ ہے کہ جب ایک مسلمان نے قسم کھائی ہے تو پھر اس کی بات کو قبول کرنا چاہئے ورنہ دوسری صورت میں اللہ سے تعلق ٹوٹ جانے کا خطرہ ہے۔ حدیث ۲۱۰۲ : حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا یہ قول ہمارے لئے مشعل

راہ ہے کہ آدمی دوسرے مسلمان سے اچھا گمان رکھے۔

۵ : بَابُ الْيَمِيْنِ حِنْثٌ اَوْ نَدَمٌ

۲۱۰۳ : حدّثنا عليُّ بْنُ مُحمّدٍ . ثنا ابُوْ مُعاوية عنْ بشّار بْنِ كِدامٍ ، عنْ مُحمّد بْنِ زَيْدٍ ، عن ابْنِ عُمر ، قال قال رسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنّما الْحلِفُ حِنْثٌ اوْندمٌ .

باب: قسم کھانے میں یا قسم توڑنا ہوتا ہے یا شرمندگی

۲۱۰۳: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قسم کھانا یا تو حِنث (یعنی قسم توڑنا) ہے یا ندامت (شرمندگی) ہے۔

۶ : بَابُ الْاِسْتِثْنَاءِ فِي الْيَمِيْنِ

۲۱۰۴ : حدّثنا الْعبّاسُ بْنُ عبْد الْعظِيْم الْعنْبرِيُّ ثنا عبْدُ الرّزّاق . انْبانا مَعْمرٌ . عن ابْنِ طاوُسٍ عنْ ابِيْه ، عنْ ابِيْ هُريْرة قال: قال رسُوْلُ اللّٰه ﷺ منْ حلف فقال انْ شآء اللّٰهُ فلهُ ثُنْياهُ .

۲۱۰۵ : حدّثنا مُحمّدُ بْنُ زِيادٍ . ثنا عبْدُ الْوارِثِ بْنُ سعِيْدٍ ، عنْ ايُّوْب ، عنْ نافِعٍ ، عن ابْنِ عُمر قال : قال رسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ منْ حلف واسْتثْنى ، انْ شاء رجع ، وانْ شاء ترك ، غيْر حانِثٍ .

۲۱۰۶ : حدّثنا عبْدُ اللّٰه بْنُ مُحمّد الزُّهْريُّ ثنا سُفْيانُ بْنُ عُييْنة ، عنْ ايُّوْب ، عنْ نافِعٍ عن ابْنِ عُمر رِوايةً ، قال منْ حلف واسْتثْنى فلنْ يحْنثْ .

باب: قسم میں ان شاء اللہ (اگر اللہ نے چاہا) کہہ دیا تو؟

۲۱۰۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے قسم اٹھاتے وقت ان شاء اللہ (اگر اللہ نے چاہا) کہہ دیا تو یہ ان شاء اللہ کہنا اسے فائدہ دے گا۔

۲۱۰۵: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے قسم میں استثناء کر لیا (مثلاً انشاء اللہ یعنی اگر اللہ نے چاہا کہہ دیا) تو چاہے وہ رجوع کر لے اور چاہے تو چھوڑ دے حانث نہ ہوگا۔

۲۱۰۶ : حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ جس نے قسم میں استثناء کر لیا وہ ہرگز حانث نہ ہوگا۔

۷: بَابُ مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنٍ فَرَأٰى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا

۲۱۰۷ : حدّثنا احْمدُ بْنُ عبْدة . انْبانا حمّادُ ابْنُ زيْدٍ، ثنا غيْلانُ بْنُ جرِيْرٍ ، عنْ ابِيْ بُرْدة عنْ ابِيْهِ ابِيْ مُوْسى. قال اتيْتُ رسُوْل اللّٰـه صلّى اللّٰهُ عليْهِ وسلّم فِيْ رهْطٍ مِنْ

باب: قسم اٹھالی پھر خیال ہوا کہ اس کے خلاف کرنا بہتر ہے تو

۲۱۰۷: حضرت ابو موسیٰ فرماتے ہیں کہ میں اشعریین کی ایک جماعت کے ساتھ رسول اللہؐ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ ہم نے آپؐ سے سواری مانگی تو رسول اللہؐ نے

الاشعريين نستحمله ، فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم والله ما عندي ما احملكم عليه قال فلبثنا ماشاء الله . ثم أتي بابل .فامر لنا بثلاثة ابل ذود غر الذرى. فلما انطلقنا قال بعضنا لبعض اتينا رسول الله صلى الله عليه وسلم نستحمله فحلف الا يحملنا ثم حملنا. ارجعوا بنا . فاتيناه ، فقلنا : يا رسول الله صلى الله عليه وسلم ! انا اتيناك نستحملك فحلفت ان لا تحملنا ثم حملتنا . فقال والله ! ما انا حملتكم . بل الله حملكم. اني والله ! ان شاء لله . لا احلف على يمين فارى غيرها خيرا منها الا كفرت عن يميني واتيت الذي هو خير او قال اتيت الذي هو خير و كفرت عن يميني

فرمایا: اللہ کی قسم میرے پاس جانور نہیں ہیں کہ تمہیں سواری دوں۔ فرماتے ہیں ہم جتنا اللہ نے چاہا ٹھہرے رہے پھر کہیں سے اونٹ آئے تو رسول اللہؐ نے ہمارے لئے تین اچھی کوہان والے سفید اونٹوں کا حکم دیا جب ہم چلے تو ہمارے بعض ساتھیوں نے دوسروں سے کہا کہ جب ہم رسول اللہؐ سے سواری مانگنے گئے تھے تو آپ نے قسم اٹھائی تھی کہ ہمیں سواری نہ دیں گے پھر آپؐ نے ہمیں سواری دے دی۔ اس لئے واپس چلو ہم واپس رسول اللہؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہم آپؐ کے پاس سواری مانگنے آئے تھے تو آپؐ نے قسم اٹھائی تھی کہ ہمیں سواری نہ دینگے۔ آپؐ نے فرمایا: اللہ کی قسم میں نے تو تمہیں سواری دی ہی نہیں اللہ تعالیٰ نے تمہیں سواری دی اللہ کی قسم! اللہ چاہے تو جب بھی میں کوئی قسم اٹھاؤں پھر اس کے خلاف کرنے کو بہتر سمجھوں تو میں اسکے خلاف کر لیتا ہوں اور اپنی قسم کا کفارہ ادا کر دیتا ہوں یا فرمایا کہ میں بھلائی کی طرف رجوع کر لیتا ہوں اور اپنی قسم کا کفارہ ادا کرتا ہوں۔

۲۱۰۸ : حدثنا علي بن محمد ، وعبد الله بن عامر بن زرارة قالا ثنا ابوبكر بن عياش عن عبد العزيز بن رفيع ، عن تميم بن طرفة عن عدي بن حاتم ، قال قال رسول الله ﷺ من حلف على يمين فرای غيرها خيرا منها فليأت الذي هو خير وليكفر عن يمينه .

۲۱۰۸ : حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص کوئی قسم اٹھائے پھر اس کے خلاف (کام) کو بہتر سمجھے تو وہ جو بہتر ہو سمجھے وہ کر لے اور اپنی قسم کا کفارہ ادا کرے۔

۲۱۰۹ : حدثنا محمد بن ابي عمر العدني ثنا سفيان بن عيينة . ثنا ابو الزعراء عمرو بن عمرو عن عمه ابی الاحوص عوف بن مالك الجشمي عن ابيه . قال قلت يارسول الله ! يأتيني ابن عمي فاحلف ان لا اعطيه ولا اصله قال كفر عن يمينك .

۲۱۰۹: حضرت مالک جشمیؓ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس میرا چچازاد بھائی آئے اور میں یہ قسم اٹھالوں کہ نہ اسے کچھ دوں گا اور نہ ہی اس سے صلہ رحمی کروں گا تو؟ فرمایا: اپنی قسم (توڑ کر اس) کا کفارہ دے دے۔

خلاصۃ الباب ☆ مطلب یہ ہے کہ اگر دوسرا کام بہتر ہے تو اس کام کو کرے اور اپنی قسم کا کفارہ دے دے۔

٨ : بَابُ مَنْ قَالَ كَفَّارَتُهَا تَرْكُهَا

۲۱۱۰ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ . ثنا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ نُمَيْرٍ، عَنْ حَارِثَةَ بْنِ أَبِي الرِّجَالِ ، عَنْ عَمْرَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ حَلَفَ فِيْ قَطِيْعَةِ رَحِمٍ ، أَوْفِيْمَا لَا يَصْلُحُ ، فَبِرُّهُ أَنْ لَا يَتِمَّ عَلٰى ذٰلِكَ .

۲۱۱۱ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْمُؤْمِنِ الْوَاسِطِيُّ ، ثنا عَوْنُ بْنُ عُمَارَةَ . ثنا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيْهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنٍ فَرَأٰى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا فَلْيَتْرُكْهَا فَإِنَّ تَرْكَهَا كَفَّارَتُهَا .

باب : نامناسب قسم کا کفارہ اس نامناسب کام کو نہ کرنا ہے

۲۱۱۰ : حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے رشتہ ناتا توڑنے کی یا نامناسب کام کی قسم کھائی تو اس قسم کا پورا کرنا یہ ہے کہ اس کام کو نہ کرے۔

۲۱۱۱ : حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے کسی کام کی قسم کھائی پھر اس کے خلاف کو بہتر سمجھا تو اس کام کو چھوڑ دے یہ چھوڑ دینا ہی اس کی قسم کا کفارہ ہے۔

٩ : بَابُ كَمْ يُطْعَمُ فِيْ كَفَّارَةِ الْيَمِيْنِ

۲۱۱۲ : حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ يَزِيْدَ . ثنا زِيَادُ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَكَّائِيُّ . ثنا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَعْلَى الثَّقَفِيُّ عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ سَعِيْدِ ابْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ كَفَّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِصَاعٍ مِنْ تَمْرٍ . وَأَمَرَ النَّاسَ بِذٰلِكَ . فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَنِصْفُ صَاعٍ مِنْ بُرٍّ .

باب: قسم کے کفارہ میں کتنا کھلائے

۲۱۱۲ : حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجور کا ایک صاع کفارہ میں دیا اور لوگوں (صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم) کو بھی اس کا حکم دیا جس کے پاس کھجور نہ ہو تو وہ آدھا صاع گندم دے دے۔

١٠ : بَابُ مِنْ أَوْسَطِ مَا تُطْعِمُوْنَ أَهْلِيْكُمْ

۲۱۱۳ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ثنا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ مَهْدِيٍّ . ثنا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ سُلَيْمَانَ ابْنِ أَبِي الْمُغِيْرَةِ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ كَانَ الرَّجُلُ يَقُوْتُ أَهْلَهُ قُوْتًا فِيْهِ سَعَةٌ وَكَانَ الرَّجُلُ يَقُوْتُ أَهْلَهُ قُوْتًا فِيْهِ شِدَّةٌ . فَنَزَلَتْ: ﴿مِنْ أَوْسَطِ مَا تُطْعِمُوْنَ

باب: قسم کے کفارہ میں میانہ روی کے ساتھ کھلانا

۲۱۱۳ : حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ ایک مرد گھر والوں کو کھلاتا ہے جس میں وسعت اور فراوانی ہے اور ایک مرد گھر والوں کو کھلاتا ہے جس میں تنگی ہو تو یہ حکم نازل ہوا کہ قسم کے کفارہ میں فقراء کو کھلاؤ (ویسا ہی) جو اپنے گھر والوں کو کھلاتے ہوئے میانہ روی

أَهْلِيكُمْ﴾ [المائدة: ۸۹].

کے ساتھ۔

۱۱: بَابُ النَّهْيِ أَنْ يَسْتَلِجَّ الرَّجُلُ فِي يَمِينِهِ وَلَا يُكَفِّرُ

باب: اپنی قسم پر اصرار کرنے اور کفارہ نہ دینے سے ممانعت

۲۱۱۴: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ. ثنا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ الْمَعْمَرِيُّ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَلَجَّ أَحَدُكُمْ فِي الْيَمِينِ فَإِنَّهُ آثَمُ لَهُ عِنْدَ اللهِ مِنَ الْكَفَّارَةِ الَّتِي أُمِرَ بِهَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ صَالِحٍ الْوُحَاظِيُّ ثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَّامٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ

۲۱۱۴: حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ ابوالقاسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی قسم پر اصرار کرے (اور توڑے نہیں حالانکہ اس میں دینی یا لوگوں کا عام دنیوی جزر ہے) تو وہ اللہ کے ہاں زیادہ گناہگار ہے۔ بنسبت اس کفارہ کے جس کا اسے حکم دیا گیا۔ دوسری سند سے بھی یہی مضمون مروی ہے۔ استلج بیمینہ: اصرار کرنا اور یہ گمان کرتے ہوئے صادق ہے کفارہ ادا نہ کرنا۔

۱۲: بَابُ إِبْرَارِ الْمُقْسِمِ

باب: قسم کھانے والوں کو قسم پوری کرنے میں مدد دینا

۲۱۱۵: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثنا وَكِيعٌ عَنْ عَلِيِّ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ، عَنِ الْبَرَاءِ ابْنِ عَازِبٍ، قَالَ: أَمَرَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ بِإِبْرَارِ الْمُقْسِمِ.

۲۱۱۵: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ تعالیٰ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں قسم کھانے والے کی قسم پوری کرنے میں مدد کرنے کا حکم دیا۔

۲۱۱۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ. ثنا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ صَفْوَانَ، أَوْ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقُرَشِيِّ، قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ فَتْحِ مَكَّةَ جَاءَ بِأَبِيهِ. فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ! اجْعَلْ لِأَبِي نَصِيبًا مِنَ الْهِجْرَةِ فَقَالَ إِنَّهُ لَا هِجْرَةَ فَانْطَلَقَ فَدَخَلَ عَلَى الْعَبَّاسِ فَقَالَ قَدْ عَرَفْتَنِي؟ فَقَالَ أَجَلْ. فَخَرَجَ الْعَبَّاسُ فِي قَمِيصٍ لَيْسَ عَلَيْهِ رِدَاءٌ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ! قَدْ عَرَفْتَ فُلَانًا وَالَّذِي بَيْنَنَا وَبَيْنَهُ وَجَاءَ بِأَبِيهِ لِتُبَايِعَهُ عَلَى

۲۱۱۶: حضرت عبدالرحمٰن بن صفوان یا صفوان بن عبدالرحمٰنؒ فرماتے ہیں کہ فتح مکہ کے دن وہ اپنے والد کو لائے اور عرض کیا: اے اللہ کے رسولؐ! میرے والد کے لئے ہجرت کے ثواب میں سے ایک حصہ ٹھہرا دیجئے۔ آپ نے فرمایا: اب وہ ہجرت نہیں (جو فتح مکہ سے قبل مسلمانوں پر لازم تھی) وہ چلا گیا اور حضرت عباسؓ کے پاس سے جا کر کہا آپ نے مجھے پہچانا؟ انہوں نے کہا جی پہچان لیا سو حضرت عباسؓ ایک قمیص پہنے ہوئے نکلے (کندھے کی) چادر بھی نہ لی اور عرض کیا اے اللہ کے رسولؐ! آپ فلاں کو پہچانتے ہیں اور ہمارے اور

الھجرة فقال النبیُّ صلّی اللہ علیہ وسلّم انہ لا ھجرة فقال العبّاس اقسمتُ. فمدّ النبیُّ صلّی اللہ علیہ وسلّم یدہ فمسّ یدہ، فقال ابررتُ عمّیْ ولا ھجرة .

حدّثنا محمّدُ بنُ یحیٰی . ثنا الحسنُ بنُ الرّبیع ، عنْ عبْد اللّٰہ بن ادْریس ، عنْ یزیْد بن ابیْ زیادٍ ، باسْنادہ ، نحوہ.

قال یزیْدُ بنُ ابیْ زیادٍ ، یعْنیْ لا ھجْرة منْ دارٍ ، قد اسْلم اھلُھا .

اس کے باہمی تعلقات سے بھی واقف ہیں۔ وہ اپنے والد کو لایا ہے تا کہ آپ اس کے والد سے ہجرت پر بیعت لیں نبی ﷺ نے فرمایا: اب تو ہجرت ہی نہیں ہے حضرت عباسؓ نے کہا میں قسم دیتا ہوں۔ آپ نے ہاتھ بڑھایا اور اس کے ہاتھ سے ملایا پھر فرمایا: میں نے اپنے چچا کی قسم کو سچا کیا لیکن ہجرت نہیں رہی۔ دوسری سند سے بھی یہی مضمون مروی ہے۔ یزید بن ابی زیاد کہتے ہیں کہ جس دار کے لوگ مسلمان ہو جائیں وہاں سے ہجرت نہیں ہوتی۔

۱۳ : بابُ النّھْیِ انْ یُقالَ ماشآء اللّٰہُ وَشِئْتَ

باب : ماشآء اللّٰہُ وَشِئْتَ (جو اللہ اور آپ چاہیں) کہنے کی ممانعت

۲۱۱۷ : حدّثنا ھشامُ بنُ عمّارٍ . ثنا عیْسی ابنُ یوْنس . ثنا الاجْلحُ الکنْدیُّ ، عنْ یزیْد ابن الاصمّ ، عن ابن عبّاسٍ ، قال قال رسُوْل اللّٰہ ﷺ اذا حلف احدُکمْ فلا یقُلْ : ماشاء اللّٰہُ وشئْت ولکنْ لیقُلْ ماشاء اللّٰہُ ثُمّ شئْت .

۲۱۱۷: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی قسم اٹھائے تو یوں نہ کہے جو اللہ چاہے اور آپ چاہیں بلکہ یوں کہے جو اللہ چاہے پھر اس کے بعد آپ چاہیں۔

۲۱۱۸ : حدّثنا ھشامُ بنُ عمّارٍ . ثنا سُفْیانُ ابنُ عُییْنة ، عنْ عبْد الملک بْن عُمیْرٍ ، عنْ ربْعیّ ابْن حراشٍ ، عنْ حذیْفة بْن الیمان ، انّ رجُلا من المُسْلمیْن رای فی النّوْم انّہ لقی رجُلا منْ اھْل الْکتاب فقال نعْم الْقوْمُ انْتُمْ لوْلا انّکُمْ تُشْرکُوْن . تقُوْلُوْن ماشاء اللّٰہُ وشاء مُحمّدٌ . وذکر ذٰلک للنّبیّ ﷺ فقال اما واللّٰہِ ! انْ کُنْتُ لاعْرفُھا لکُمْ قُوْلُوْا ماشاء اللّٰہُ ثُمّ شاء مُحمّدٌ .

۲۱۱۸: حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مسلمان مرد نے خواب میں ایک کتابی مرد سے ملاقات کی کتابی (یہودی یا عیسائی) کہنے لگا تم بہت ہی اچھے لوگ ہو اگر شرک نہ کرو تم کہہ دیتے ہو جو اللہ چاہے اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) چاہیں۔ مسلمان نے اپنا خواب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا: اللہ کی قسم! میرے ذہن میں بھی یہ بات آتی تھی تم یوں کہہ سکتے ہو جو اللہ چاہے اور اللہ کے بعد محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) چاہیں۔

حدّثنا محمّدُ بْنُ عبْد الملکِ بْن ابی الشّوارب . ثنا ابُوْ عوانة ، عنْ عبْد الْملک عنْ رِبْعیّ بْن حراشٍ ، عن الطُّفیْل بْن سخْبرة اخیْ عائشة لاُمّھا ، عن النّبیّ ﷺ بنحْوہ .

دوسری سند سے یہی مضمون مروی ہے۔

۱۴ : بَابُ مَنْ وَرّٰى فِيْ يَمِيْنِهٖ

۲۱۱۹ : حدثنا ابو بكر بن ابى شيبة ثنا عبيد الله بن موسى ، عن اسرائيل ح وحدثنا يحيى بن حكيم ، عن عبدالرحمن بن مهدى عن اسرائيل ، عن ابراهيم بن عبد الاعلى عن جدته ، عن ابيها سويد بن حنظلة قال خرجنا نريد رسول الله صلى الله عليه وسلم ومعنا وائل بن حجر فاخذه عدوٌّ له . فتحرج الناس ان يحلفوا فحلفت انا انه اخى فخلى سبيله . فاتينا رسول الله صلى الله عليه وسلم فاخبرته ان القوم تحرجوا ان يحلفوا وحلفت انا انه اخى فقال صدقت . المسلم اخو المسلم .

۲۱۲۰ : حدثنا ابوبكر بن ابى شيبة . ثنا يزيد بن هارون انا هشيم ، عن عباد بن ابى صالح ، عن ابيه ، عن ابى هريرة قال قال رسول الله ﷺ انما اليمين على نية المستحلف .

۲۱۲۱ : حدثنا عمرو بن رافع . ثنا هشيم انبانا عبد الله بن ابى صالح عن ابيه ، عن ابى هريرة ، قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يمينك على ما يصدقك به صاحبك .

باب : قسم میں توریہ کر لینا

۲۱۱۹ : حضرت سوید بن حنظلہؓ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہؐ کی خدمت میں حاضری کے ارادہ سے نکلے ہمارے ساتھ وائل بن حجرؓ بھی تھے ان کو انکے ایک دشمن نے پکڑ لیا' لوگوں نے برا خیال کیا کہ (جھوٹ موٹ) قسم کھائیں (کہ یہ وائل نہیں ہیں) میں نے قسم کھالی کہ یہ میرے بھائی ہیں تو اس نے انکا راستہ چھوڑ دیا۔ جب رسول اللہؐ کی خدمت میں حاضری ہوئی تو میں نے عرض کیا کہ لوگوں نے قسم کھانا اچھا نہ خیال کیا اور میں نے قسم کھالی کہ یہ میرے بھائی ہیں۔ آپ نے فرمایا: تم نے سچ کہا مسلمان مسلمان کا بھائی ہے۔

۲۱۲۰ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قسم میں قسم لینے والے کی نیت کا اعتبار ہوتا ہے۔

۲۱۲۱ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہاری قسم کا وہی مطلب سمجھا جائے گا جس میں تمہارا ساتھی (قسم لینے والا) بھی تمہاری تصدیق کرے۔

۱۵ : بَابُ النَّهْيِ عَنِ النَّذْرِ

۲۱۲۲ : حدثنا علىّ بن محمد ثنا وكيع عن سفيان ، عن منصور ، عن عبد الله بن مرة ، عن عبد الله بن عمر ، قال نهى رسول الله ﷺ عن النذر وقال انما يستخرج به من اللئيم .

۲۱۲۳ : حدثنا احمد بن يوسف ثنا عبيد الله عن سفيان ، عن ابى الزناد عن الاعرج ، عن ابى هريرة رضى الله تعالى عنه ، قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلمان النذر لا ياتى ابن ادم بشىء الا ماقدر له . ولكن

باب : منت ماننے سے ممانعت

۲۱۲۲ : حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے منت ماننے سے منع فرمایا اور ارشاد فرمایا: اس کے ذریعے بخیل اور کمینے سے مال نکلتا ہے۔

۲۱۲۳ : حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: نذر ابن آدم کو کچھ نہیں دیتی سوائے اسکے جو اسکے مقدر میں ہو لیکن تقدیر اس پر غالب آجاتی ہے جو اس کے مقدر میں ہے (وہ ضرور ہوگا) نذر کی وجہ سے بخیل کے ہاتھ سے مال

يغلبُهُ القَدرُ ، ماقُدِرَ له ، فيُستخرجُ لهُ من البخيلِ فيُيَسَّرُ عليه مالم يكُنْ يُيَسَّرُ عليه منْ قبلِ ذلك . وقد قال اللّهُ انفقْ أُنفقْ عليْك .

نکلتا ہے اور اس کے لئے وہ بات (مال خرچ کرنا) آسان ہو جاتی ہے جو نذر سے قبل اسکے لئے آسان نہ تھی حالانکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے تو خرچ کر میں تجھ پر خرچ کرونگا۔

۱۶ : بَابُ النَّذْرِ فِي الْمَعْصِيَةِ

باب : معصیت کی منت ماننا

۲۱۲۴ : حدّثنا سهْلُ بْنُ ابي سهْلٍ . ثنا سُفيانُ بْنُ عُيَيْنَة . ثنا ايُوبُ عنْ ابي قلابة ، عنْ عمّه ، عنْ عمْران بْن الحُصيْنِ قال قال رسُولُ اللّه ﷺ لا نذْر في معْصيةٍ . ولا نذْر فيما لا يمْلكُ ابْنُ ادم .

۲۱۲۴ : حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : اللہ کی نافرمانی کی منت درست نہیں اور جو آدمی کی ملک میں نہ ہو اس کی نذر بھی درست نہیں۔

۲۱۲۵ : حدّثنا احمدُ بْنُ عمْرو بْن السَّرْحِ الْمصْريُّ ابُوْ طاهرٍ . ثنا ابْنُ وهْبٍ . انْبانا يُوْنُسُ ، عن ابْن شهابٍ ، عنْ ابيْ سلمة عنْ عائشة ، انَّ رسُوْل اللّه ﷺ قال لا نذْر في معْصيةٍ . وكفَّارتُهُ كفَّارةُ يميْنٍ .

۲۱۲۵ : ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا : نافرمانی کی منت درست نہیں لیکن اس کا کفارہ قسم کا کفارہ ہی ہے۔

۲۱۲۶ : حدّثنا ابُوْ بكْر بْنُ ابيْ شيْبة ، ثنا ابُوْ اُسامة ، عنْ عُبيْد اللّه ، عنْ طلْحة بْن عبْد الْملك ، عن الْقاسم بْن مُحمّدٍ ، عنْ عائشة ، قالتْ : قال رسُوْلُ اللّه ﷺ منْ نذر انْ يُطيْع اللّه فلْيُطعْهُ ومنْ نذر انْ يعْصي اللّه فلا يعْصه .

۲۱۲۶ : حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا : جس نے اللہ کی فرمانبرداری کی منت مانی وہ اللہ کی فرمانبرداری ضرور کرے (نذر پوری کرلے) اور جس نے نافرمانی کی منت مانی تو وہ نافرمانی نہ کرے (یعنی منت پوری نہ کرے بلکہ کفارہ دے دے)

۱۷ : بَابُ مَنْ نَذَرَ نَذْرًا وَلَمْ يُسَمِّهِ

باب : جس نے نذر مانی لیکن اسکی تعیین نہ کی (کہ کس بات پر منت مان رہا ہے؟)

۲۱۲۷ : حدّثنا عليُّ بْنُ مُحمّدٍ . ثنا وكيْعٌ ثنا اسْماعيْلُ بْنُ رافعٍ ، عنْ خالد بْن يزيْد عنْ عُقْبة بْن عامرٍ الْجُهنيّ ، قال قال رسُوْلُ اللّه ﷺ منْ نذر نذْرًا ولمْ يُسمّه ، فكفّارتُهُ كفّارةُ يميْنٍ .

۲۱۲۷ : حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا : جس نے منت مانی لیکن منت کی تعیین نہ کی تو اس کا کفارہ قسم کا کفارہ ہی ہے۔

۲۱۲۸ : حدّثنا هشامُ بْنُ عمّارٍ . ثنا عبْدُ الْملك ابْنُ مُحمّدٍ الصّنْعانيُّ . ثنا خارجةُ بْنُ مُصْعبٍ عنْ بُكيْر بْن عبْد

۲۱۲۸ : حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ؐ نے فرمایا : جس نے منت مانی لیکن اس کی تعیین

اللّٰہِ بْنِ الْاَشَجِّ ، عَنْ کُرَیْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ مَنْ نَذَرَ نَذْرًا وَلَمْ یُسَمِّہٖ فَکَفَّارَتُہٗ کَفَّارَۃُ یَمِیْنٍ . وَمَنْ نَذَرَ نَذْرًا لَمْ یُطِقْہُ فَکَفَّارَتُہٗ کَفَّارَۃُ یَمِیْنٍ . وَمَنْ نَذَرَ نَذْرًا اطَاقَہٗ فَلْیَفِ بِہٖ

نہ کی تو اس کا کفارہ قسم کا کفارہ ہی ہے اور جس نے ایسی منت مانی جس کو پورا کرنا اس کے بس میں نہیں ہے تو اس کا کفارہ بھی کفارہ قسم ہی ہے اور جس نے ایسی منت مانی جو اس کے بس میں ہے تو اسے چاہئے کہ منت پوری کرے۔

۱۸ : بَابُ الْوَفَاءِ بِالنَّذْرِ

باب : منت پوری کرنا

۲۱۲۹ : حَدَّثَنَا اَبُوْبَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَۃَ . ثَنَا حَفْصُ بْنُ غِیَاثٍ ، عَنْ عُبَیْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ نَذَرْتُ نَذْرًا فِی الْجَاھِلِیَّۃِ . فَسَاَلْتُ النَّبِیَّ ﷺ بَعْدَ مَا اَسْلَمْتُ فَاَمَرَنِیْ اَنْ اُوْفِیَ بِنَذْرِیْ .

۲۱۲۹ : حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے جاہلیت میں ایک منت مانی تھی اسلام لانے کے بعد میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا تو آپ نے مجھے منت پوری کرنے کا حکم دیا۔

۲۱۳۰ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یَحْیٰی وَعَبْدُ اللّٰہِ ابْنُ اِسْحَاقَ الْجَوْھَرِیُّ . قَالَا ثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ ابْنُ رَجَاءٍ اَنْبَانَا الْمَسْعُوْدِیُّ ، عَنْ حَبِیْبِ بْنِ اَبِیْ ثَابِتٍ ، عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَجُلًا جَاءَ اِلَی النَّبِیِّ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ نَذَرْتُ اَنْ اَنْحَرَ بِبُوَانَۃَ . فَقَالَ فِیْ نَفْسِکَ شَیْءٌ مِنْ اَمْرِ الْجَاھِلِیَّۃِ ؟ قَالَ لَا . قَالَ اَوْفِ بِنَذْرِکَ .

۲۱۳۰ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قسم میں قسم لینے والے کی نیت کا اعتبار ہے (کہ اس نے کیا معنی سمجھے یا جب وہ قسم کھا رہا تھا تو اس کے ذہن میں کونسی بات کارفرما تھی)۔

۲۱۳۱ : حَدَّثَنَا اَبُوْبَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَۃَ . ثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِیَۃَ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الطَّائِفِیِّ ، عَنْ مَیْمُوْنَۃَ بِنْتِ کَرْدَمٍ الْیَسَارِیَّۃِ ، اَنَّ اَبَاھَا لَقِیَ النَّبِیَّ ﷺ وَھِیَ رَدِیْفَۃٌ لَہٗ فَقَالَ اِنِّیْ نَذَرْتُ اَنْ اَنْحَرَ بِبُوَانَۃَ . فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ھَلْ بِھَا وَثَنٌ ؟ قَالَ : لَا . قَالَ اَوْفِ بِنَذْرِکَ .

۲۱۳۱ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہاری قسم کا وہی مطلب لیا جائے گا جس میں تمہارا ساتھی (قسم لینے والا) بھی تمہاری تصدیق کرے۔

حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَۃَ ثَنَا ابْنُ دُکَیْنٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ . عَنْ یَزِیْدَ بْنِ مِقْسَمٍ ، عَنْ مَیْمُوْنَۃَ بِنْتِ کَرْدَمٍ ، عَنِ النَّبِیِّ ﷺ ، بِنَحْوِہٖ .

۱۹ : بَابُ مَنْ مَاتَ وَعَلَیْہِ نَذْرٌ

باب : جو شخص مر جائے حالانکہ اس کے ذمہ نذر ہو

۲۱۳۲ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ . اَنْبَانَا اللَّیْثُ بْنُ سَعْدٍ . عَنِ ابْنِ شِھَابٍ ، عَنْ عُبَیْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

۲۱۳۲ : حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ ان کی والدہ کے ذمہ

ان سعد بن عبادة استفتى رسول الله ﷺ فى نذر كان على امه توفيت ولم تقضه ، فقال رسول الله ﷺ اقضه عنها

نذر تھی۔ وہ اسے پورا کرنے سے قبل ہی فوت ہو گئیں تو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ان کی طرف سے منت پوری کر دو۔

۲۱۳۳ : حدّثنا مُحمّدُ بْنُ يحيى . ثنا يحيى ابنُ بُكيرٍ . ثنا ابنُ لهيعة عنْ عمرو بن دينارٍ عنْ جابر بن عبد الله ، انّ امرأة اتت رسُول الله ﷺ فى نذرٍ كان على امّه توفيت ولم تقضه . فقال رسُولُ الله ﷺ ليصُمْ عنها الوليُّ .

۲۱۳۳: حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ ایک خاتون نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں کہ ان کی والدہ کے ذمہ نذر تھی ان کا انتقال ہو گیا اور وہ نذر پوری نہ کر سکیں تو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کا ولی اس کی طرف سے روزہ رکھ لے۔

۲۰ : بَابُ مَنْ نَذَرَ اَنْ يَحُجَّ مَاشِيًا

باب: پیدل حج کی منت ماننا

۲۱۳۴ : حدّثنا عليُّ بْنُ مُحمّدٍ . ثنا عبْدُ الله ابْنُ نُميرٍ ، عنْ يحيى بن سعيدٍ ، عنْ عُبيْدِ الله ابن زحرٍ ، عنْ ابى سعيد الرُّعيْنيّ ، انّ عبْد الله بن مالكٍ اخبرهُ انّ عُقْبة بن عامرٍ اخبرهُ انّ اُخْتهُ نذرتْ انْ تمشى حافيةً ، غير مُخْتمرةٍ وانّهُ ذكر ذلك لرسُول الله ﷺ ، فقال مُرْها فلْترْكبْ ولْتخْتمرْ ولْتصُمْ ثلاثة ايّامٍ .

۲۱۳۴: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ان کی ہمشیرہ نے منت مانی کہ سفر حج میں ننگے سر دوپٹہ کے بغیر پیدل چلے گی۔ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس سے کہو کہ سوار ہو جائے سر ڈھانپے اور تین روزے رکھ لے۔

۲۱۳۵ : حدّثنا يعْقُوبُ بْنُ حُميْدِ بْنِ كاسبٍ ثنا عبْدُ الْعزيز بْنُ مُحمّدٍ ، عنْ عمْرو بْن ابى عمْرٍو ، عن الاعْرج ، عنْ ابى هُريْرة ، قال راى النّبيُّ ﷺ شيْخًا يمْشى بيْن ابْنيْه . فقال ما شانُ هذا ؟ قال ابْناهُ نذْرٌ ، يا رسُول الله قال ارْكبْ ايُّها الشّيْخُ ! فانّ الله غنيٌّ عنْك وعنْ نذْرك .

۲۱۳۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک معمر شخص کو دیکھا کہ اپنے دو لڑکوں کے سہارے پیدل چل رہا ہے تو فرمایا اس کو کیا ہوا تو اس کے لڑکوں نے کہا کہ اے اللہ کے رسول منت مانی تھی۔ فرمایا: اے بڈھے سوار ہو جائے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ تجھ سے اور تیری نذر سے بے نیاز ہیں۔

۲۱ : بَابُ مَنْ خَلَطَ فِيْ نَذْرِهٖ طَاعَةً لِمَعْصِيَةٍ

باب: منت میں طاعت و معصیت جمع کر دینا

۲۱۳۶ : حدّثنا مُحمّدُ بْنُ يحيى . ثنا اسْحاقُ ابْنُ مُحمّدٍ الْفرْويُّ ، ثنا عبْدُ الله بْنُ عُمر ، عنْ عُبيْد الله بْن

۲۱۳۶: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں ایک مرد کے پاس سے

عُمَرَ، عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ، مَرَّ بِرَجُلٍ بِمَكَّةَ وَهُوَ قَائِمٌ فِي الشَّمْسِ فَقَالَ مَا هٰذَا؟ قَالُوْا نَذَرَ اَنْ يَصُوْمَ وَلَا يَسْتَظِلَّ اِلَى اللَّيْلِ. وَلَا يَتَكَلَّمَ. وَلَا يَزَالَ قَائِمًا. قَالَ لِيَتَكَلَّمْ وَلْيَسْتَظِلَّ وَلْيَجْلِسْ وَلْيُتِمَّ صَوْمَهُ.

گزرے وہ دھوپ میں کھڑا تھا۔ فرمایا: یہ کیا حرکت ہے۔ لوگوں نے عرض کیا اس نے منت مانی ہے کہ روزہ رکھے گا اور رات تک سایہ میں نہ آئے گا نہ بات کرے گا اور مسلسل کھڑا رہے گا۔ فرمایا: اسے چاہئے کہ بات کرے سائے میں آئے بیٹھ جائے اور روزہ پورا کرلے۔

حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شَيْبَةَ الْوَاسِطِيُّ. ثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ، عَنْ وَهْبٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ. وَاللّٰهُ اَعْلَمُ.

دوسری سند سے بھی یہی مضمون مروی ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

كِتَابُ التِّجَارَاتِ

تجارت ومعاملات کے ابواب

١ : بَابُ الْحَثِّ عَلَى الْمَكَاسِبِ

۲۱۳۷ : حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ . وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ حَبِيْبٍ قَالُوْا ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ ثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اَطْيَبَ مَا اَكَلَ الرَّجُلُ مِنْ كَسْبِهٖ وَاِنَّ وَلَدَهٗ مِنْ كَسْبِهٖ .

۲۱۳۸ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ . ثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ بَحِيْرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِ يْكَرِبَ الزُّبَيْدِيِّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَا كَسَبَ الرَّجُلُ كَسْبًا اَطْيَبَ مِنْ عَمَلِ يَدِهٖ وَمَا اَنْفَقَ الرَّجُلُ عَلٰى نَفْسِهٖ وَاَهْلِهٖ وَوَلَدِهٖ وَخَادِمِهٖ فَهُوَ صَدَقَةٌ .

۲۱۳۹ : حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ ثَنَا كَثِيْرُ ابْنُ هِشَامٍ ثَنَا كُلْثُوْمُ بْنُ جَوْشَنٍ الْقُشَيْرِيُّ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلتَّاجِرُ الْاَمِيْنُ الصَّدُوْقُ الْمُسْلِمُ مَعَ الشُّهَدَاءِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ .

۲۱۴۰ : حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ كَاسِبٍ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ الدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ ثَوْرِ ابْنِ زَيْدِ الدِّيْلِيِّ عَنْ اَبِي الْغَيْثِ

باب : کمائی کی ترغیب

۲۱۳۷ : حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا : پاکیزہ ترین چیز جو مرد کھائے وہ اس کی اپنی (ہاتھ کی) کمائی ہے اور آدمی کی اولاد بھی اس کی کمائی ہے۔

۲۱۳۸ : حضرت مقدام بن معدیکرب زبیدیؓ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مرد نے اپنے ہاتھ کی مزدوری سے زیادہ پاکیزہ کمائی نہیں حاصل کی اور مرد اپنے اوپر اپنی اہلیہ پر اپنے بچوں پر اور اپنے خادم پر جو بھی خرچ کرے تو وہ صدقہ ہے۔

۲۱۳۹ : حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا : مسلمان سچا امانت دار تاجر روز قیامت شہداء کے ساتھ ہوگا۔

۲۱۴۰ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بیواؤں مسکینوں کی

مؤلی بن مطیع عن ابی ھریرۃ ان النبی ﷺ قال الساعی علی الارملۃ والمسکین کالمجاھد فی سبیل اللہ و کالذی یقوم اللیل ویصوم النھار .

نگہداشت کرنے والا اللہ کی راہ میں لڑنے والے کی مانند ہے اوراس شخص کی مانند ہے جورات بھر قیام کرے اوردن بھر روزہ رکھے۔

۲۱۴۱ : حدثنا ابو بکر بن ابی شیبۃ . ثنا خالد بن مخلد ثنا عبد اللہ بن سلیمان عن معاذ بن عبد اللہ بن خبیب عن ابیہ عن عمہ قال کنا فی مجلس فجاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم وعلی راسہ اثر ماء فقال لہ بعضنا نراک الیوم طیب النفس فقال اجل والحمد للہ ثم افاض القوم فی ذکر الغنی فقال لاباس بالغنی لمن اتقی والصحۃ لمن اتقی خیر من الغنی وطیب النفس من النعیم

۲۱۴۱ : حضرت خبیب اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: ہم ایک مجلس میں تھے کہ نبی تشریف لائے آپؐ کے سر پر پانی کے اثرات تھے۔ہم میں سے کسی نے عرض کیا: ہم آپ کو (پہلے کی بنسبت زیادہ) خوش خوش محسوس کررہے ہیں۔آپؐ نے فرمایا: جی ہاں! الحمد للہ۔ پھر لوگوں نے مالداری کا ذکر شروع کردیا۔آپؐ نے فرمایا: جو تقویٰ اختیار کرے اسکے لئے مالداری میں کچھ حرج نہیں اور متقی کیلئے تندرستی مالداری سے بھی بہتر ہے اور دل کا خوش ہونا (طبیعت میں فرحت) بھی ایک نعمت ہے۔

خلاصۃ الباب ☆ مطلب یہ ہے کہ حلال کمائی کا پیشہ اختیار کرنا بہت عمدہ ہے اور پاکیزہ ہے اوراولاد کا مال کھانا بھی طیب اور پاکیزہ ہے یہ ایسا ہی ہے جیسا اپنا کمایا ہوا مال ہے۔حدیث ۲۱۳۹ : ان صفات کا حامل تاجر شہیدوں کا رتبہ حاصل کرے گا لیکن یہ صفات بہت مشکل ہیں اکثر لوگ سودی کاروبار کرتے ہیں اور جھوٹ بولتے ہیں اور جھوٹی قسمیں کھا کر مال فروخت کرتے ہیں۔حدیث ۲۱۴۱ : مطلب یہ ہے کہ سب سے بڑی مالداری صحت اور تندرستی ہے اور آدمی کے دل کا خوش رہنا اللہ تعالیٰ کی بڑی نعمت ہے۔

۲ : باب الاقتصاد فی طلب المعیشۃ

باب : روزی کی تلاش میں میانہ روی

۲۱۴۲ : حدثنا ھشام بن عمار ، ثنا اسماعیل بن عیاش عن عمارۃ بن غزیۃ عن ربیعۃ بن ابی عبد الرحمن عن عبد الملک بن سعید الانصاری عن ابی حمید الساعدی قال قال رسول اللہ ﷺ اجملوا فی طلب الدنیا فان کلا میسر لما خلق لہ .

۲۱۴۲ : حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دنیا کی طلب میں اعتدال سے کام لو اس لئے کہ ہرایک کو وہ (عہدہ یا مال) ضرور ملے گا جو اس کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔

۲۱۴۳ : حدثنا اسماعیل بن بھرام ثنا الحسن بن محمد بن عثمان زوج بنت الشعبی ثنا سفیان عن الاعمش عن

۲۱۴۳ : حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگوں میں

یزید الرقاشی عن انس بن مالک قال قال رسول اللہ ﷺ اعظم الناس المؤمن الذی یھمّ بامر دنیاہ وامر اٰخرتہ ۔ قال ابو عبداللہ ھذا حدیث غریب تفرّد بہ اسماعیل

سب سے زیادہ عظیم فکر والا شخص وہ ہے جو اپنی دنیا اور آخرت دونوں کے کاموں کی فکر کرتا ہو۔ (یعنی کسی بھی معاملے میں حد سے تجاوز نہیں کرتا بلکہ شریعت کے مطابق زندگی بسر کرنے کی حتی المقدور سعی کرتا ہے)۔

۲۱۴۴ : حدثنا محمد بن المصفی الحمصی ثنا الولید بن مسلم عن ابن جریج عن ابی الزبیر عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایھا الناس اتقوا اللہ واجملوا فی الطلب فان نفسا لن تموت حتی تستوفی رزقھا وان ابطأ عنھا فاتقوا اللہ واجملوا فی الطلب خذوا ما حلّ ودعوا ما حرم

۲۱۴۴ : حضرت جابر بن عبداللہؓ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: اے لوگو! اللہ سے ڈرو اور (دنیا کی) تلاش میں اعتدال سے کام لو اس لئے کہ کوئی جی ہر گز نہ مرے گا۔ یہاں تک کہ اپنی روزی لے لے اگر چہ وہ روزی اس کے کچھ وقت بعد ملے۔ اس لئے اللہ سے ڈرو اور طلب دنیا میں اعتدال سے کام لو حلال حاصل کرو اور حرام چھوڑ دو۔

خلاصۃ الباب ☆ مطلب یہ ہے کہ انسان کو آخرت کی فکر اور تیاری میں لگنا چاہئے بقدرِ ضرورت دنیا میں مشغول رہنا چاہئے جتنی روزی اللہ تعالیٰ نے مقدر میں لکھی ہے وہ انسان کو مل کے رہی گی۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حلال طلب کی تلقین فرمائی اور حرام سے اجتناب کا حکم فرمایا ہے۔

۳: بَابُ التَّوَقِّیْ فِی التِّجَارَۃِ

باب: تجارت میں تقویٰ اختیار کرنا

۲۱۴۵ : حدثنا محمد بن عبد اللہ ابن نمیر ثنا ابو معاویۃ عن الاعمش عن شقیق عن قیس بن غرزۃ قال کنا نسمی فی عھد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم السماسرۃ فمرّ بنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فسمانا باسم ھو احسن منہ فقال یا معشر التجار ان البیع یحضرہ الحلف واللغو فشوبوہ بالصدقۃ

۲۱۴۵ : حضرت قیس بن غرزہؓ فرماتے ہیں کہ ہمیں اللہ کے رسولؐ کے زمانہ میں دلال کہا جاتا تھا ایک مرتبہ اللہ کے رسولؐ ہمارے پاس سے گزرے تو ہمیں ایسے نام سے پکارا جو اس سے بہت اچھا تھا۔ فرمایا: اے سوداگروں کی جماعت خرید وفروخت میں قسم اُٹھائی جاتی ہے لغو بات زبان سے نکل جاتی ہے اسلئے اس میں صدقہ خیرات ملا دیا کرو۔

۲۱۴۶ : حدثنا یعقوب بن حمید بن کاسب ثنا یحیی بن سلیم الطائفی عن عبد اللہ بن عثمان بن سلیم عن اسماعیل ابن عبید بن رفاعۃ عن ابیہ عن جدہ رفاعۃ قال

۲۱۴۶ : حضرت رفاعہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ باہر آئے تو لوگ صبح صبح باہم خرید وفروخت میں مشغول تھے۔ آپؐ نے پکار

خرجنا مع رسُول الله ﷺ فاذا النّاسُ يتبايعُون بُكرةً فناداهُم يامعشر التّجار فلمّا رفعُوا ابصارهُم ومدُّوا اعناقهُم قال انّ التّجار يُبعثُون يوم القيامة فجّارًا الّا من اتّقى الله وبرّ وصدق.

کر فرمایا: اے تاجروں کی جماعت! جب انہوں نے نگاہیں اٹھائیں اور گردن تان لیں تو فرمایا تاجر قیامت کے روز فاجر اٹھائے جائیں گے سوائے ان کے جو اللہ سے ڈریں نیکی کریں اور سچ بولیں۔

خلاصۃ الباب ☆ مطلب یہ ہے کہ تقویٰ اور پرہیزگاری ہر وقت اختیار کرنی چاہئے تقویٰ یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے بچنا تاجر کا تقویٰ بھی یہی ہوگا ملاوٹ نہ کرے جھوٹی قسم نہ کھائے سچ بولے لوگوں کے ساتھ حسن سلوک کرے اگر کوئی مفلس ہے تو اس کو مہلت دے اگر ممکن ہو تو قرضہ معاف کرے اور صدقہ خیرات کرنے سے لغویات یا غیر ضروری قسم کا کفارہ ہو جائیگا ان الحسنات یذھبن السیئات۔

۴ : بَابُ اِذَا قُسِمَ لِلرَّجُلِ رِزْقٌ مِنْ وجْهٍ فَلْيَلْزَمْهُ

باب: جب مرد کو کوئی روزی کا ذریعہ مل جائے تو اسے چھوڑے نہیں

۲۱۴۷ : حدّثنا مُحمّدُ بْنُ بشّارٍ. ثنا مُحمّدُ بْنُ عبد الله ثنا فروةُ ابُو يُونُس عن هلال بْن جُبيرٍ، عن انس بن مالكٍ قال قال رسُولُ الله صلّى الله عليه وسلّم من اصاب من شيْءٍ فلْيلْزمْهُ.

۲۱۴۷: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جسے کسی ذریعہ سے رزق حاصل ہو وہ اسے تھامے رہے۔

۲۱۴۸ : حدّثنا مُحمّدُ بْنُ يحيى ثنا ابُو عاصم الحبرني ابي عن الزُّبير بن عُبيد عن نافعٍ قال كُنْتُ أُجهّز الى الشّام والى مصْر فجهّزْتُ الى العراق فاتيْتُ عائشة رضي الله تعالى عنها أُمّ المُؤمنين فقُلْتُ لها يا أُمّ المُؤمنين رضي الله تعالى عنها كُنْتُ احهّز الى الشّام فجهّزْتُ الى العراق فقالتْ لا تفْعلْ ما لك ولمتجرك؟ فانّي سمعْتُ رسُول الله صلّى الله عليه وسلّم يقُولُ اذا سبّب اللهُ لاحدكُمْ رزْقًا منْ وجْهٍ فلا يدعْهُ حتّى يتغيّر لهُ اوْ يتنكّر لهُ.

۲۱۴۸: حضرت نافعؒ فرماتے ہیں میں شام اور مصر کی طرف اپنے تجارتی نمائندوں کو بھیجا کرتا تھا۔ پھر میں نے عراق کی طرف بھی بھیج دیا۔ اسکے بعد میں عائشہؓ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میں شام کی طرف بھیجا کرتا تھا اب میں نے عراق بھیج دیا۔ فرمانے لگیں ایسا نہ کرو کیا تمہیں اپنی سابقہ منڈی میں کوئی دشواری ہے؟ بلاشبہ میں نے اللہ کے رسول کو فرماتے سنا جب اللہ تعالیٰ تم میں سے کسی کی روزی کا کوئی ذریعہ بنا دیں تو اسے نہ چھوڑے یہاں تک کہ وہ بدل جائے یا بگڑ جائے۔

خلاصۃ الباب ☆ مطلب یہ ہے کہ روزی کی ایک مرتبہ صورت بنی ہوئی ہے تو اس کو ترک نہ کرے جیسا کہ حضرت نافعؒ و ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ ایک طرف سے رزق کا سلسلہ ترک کر کے دوسری طرف شروع نہ

۵ : بَابُ الصِّنَاعَاتِ

باب : تجارت مختلف پیشے

۲۱۴۹ : حدثنا سويد بن سعيد ثنا عمرو ابن يحيى بن سعيد القرشي عن جده عن سعيد بن ابي احيحة عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم مابعث الله نبيا الا راعي غنم قال له اصحابه وانت يارسول الله صلى الله عليه وسلم قال وانا كنت ارعاها لاهل مكة بالقراريط قال سويد يعني كل شاة بقيراط .

۲۱۴۹ : حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا : اللہ تعالیٰ نے جسے بھی نبی بنا کر بھیجا اس نے بکریاں چرائیں ۔ صحابہ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول آپ نے بھی ؟ فرمایا اور میں بھی اہل مکہ کی بکریاں قیراطوں کے بدلے چرایا کرتا تھا ۔ امام ابن ماجہ کے استاذ سوید کہتے ہیں کہ مطلب یہ ہے کہ ایک بکری کی اجرت ایک قیراط تھی ۔

۲۱۵۰ : حدثنا محمد بن يحيى ثنا محمد ابن عبد الله الخزاعي والحاج والهيثم بن جميل قالوا ثنا حماد عن ثابت عن ابي رافع عن ابي هريرة ان رسول الله ﷺ قال كان زكريا نجارا .

۲۱۵۰ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا : حضرت زکریا علیہ السلام بڑھئی تھے ۔

۲۱۵۱ : حدثنا محمد بن رمح ثنا الليث ابن سعد عن نافع عن القاسم بن محمد عن عائشة ان رسول الله ﷺ قال ان اصحاب الصور يعذبون يوم القيامة يقال لهم احيوا ماخلقتم .

۲۱۵۱ : حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : تصویر بنانے والوں کو روز قیامت عذاب ہوگا ان سے کہا جائے گا زندہ کرو ان چیزوں کو جو تم نے بنائیں ۔

۲۱۵۲ : حدثنا عمرو بن رافع ثنا عمر بن هارون عن همام عن فرقد السبخي عن يزيد ابن عبد الله بن الشخير عن ابي هريرة قال قال رسول الله ﷺ اكذب الناس الصباغون والصواغون .

۲۱۵۲ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا : لوگوں میں سب سے زیادہ جھوٹے رنگریز اور زرگر ہوتے ہیں

خلاصۃ الباب ☆ معلوم ہوا کہ حلال اور جائز پیشہ کو معیوب نہیں سمجھنا چاہئے کیونکہ اللہ تعالیٰ کے پیغمبر یہ پیشے کرتے ہیں ۔

۶ : بَابُ الْحُكْرَةِ وَالْجَلَبِ

باب : ذخیرہ اندوزی اور اپنے شہر میں تجارت کے لئے دوسرے شہر سے مال لانا

۲۱۵۳ : حدثنا نصر بن علي الجهضمي ثنا ابو احمد ثنا اسرائيل عن علي بن سالم ابن ثوبان عن علي بن جدعان

۲۱۵۳ ۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا : دوسرے شہر سے مال

عن سعيد ابن المسيب عن عمر بن الخطاب قال قال رسول الله ﷺ الجالب مرزوق والمحتكر ملعون.

لانے والے کو رزق (اور روزی میں برکت ونفع) دیا جاتا ہے اور ذخیرہ اندوزی کرنے والا ملعون ہے۔

۲۱۵۴: حدثنا ابو بكر بن ابي شيبة ثنا يزيد بن هارون عن محمد بن اسحق عن محمد بن ابراهيم عن سعيد بن المسيب عن معمر بن عبد الله بن نضلة قال قال رسول الله ﷺ لايحتكر الا خاطئ.

۲۱۵۴: حضرت معمر بن عبداللہ بن نضلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ذخیرہ اندوزی صرف خطا کار گناہ گار کرتا ہے۔

۲۱۵۵: حدثنا يحيى بن حكيم، ثنا ابو بكر الحنفي ثنا الهيثم بن رافع حدثني ابو يحيى المكي عن فروخ مولى عثمان بن عفان عن عمر ابن الخطاب، قال سمعت رسول الله ﷺ يقول من احتكر على المسلمين طعاما ضربه الله بالجذام والافلاس.

۲۱۵۵: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا: جو مسلمانوں کے کھانے پینے کی اشیاء میں ذخیرہ اندوزی کرے اللہ تعالیٰ اسے کوڑھ کے مرض اور مفلسی میں مبتلا فرمائیں۔

<u>خلاصۃ الباب</u> ☆ احتکار یہ ہے کہ مال کو خرید کر رکھ لے جب مہنگا ہوگا تو فروخت کروں گا۔ جلب کا معنی یہ ہے کہ دوسرے شہر یا ملک سے مال لے کر آنا اور اپنے شہر میں فروخت کرنا۔ احتکار حرام ہے کہ اس کے رکنے کی وجہ سے لوگوں کو تنگی پیش آئے اور شہر میں [illegible] اور اس نے بند کر کے رکھا ہوا ہے۔

۷: باب اجر الراقي

باب: جھاڑ پھونک کی اجرت

۲۱۵۶: حدثنا محمد بن عبد الله بن نمير ثنا ابو معاوية ثنا الاعمش عن جعفر بن اياس عن ابي نضرة عن ابي سعيد الخدري قال بعثنا رسول الله ﷺ ثلاثين راكبا في سرية. فنزلنا بقوم فسألناهم ان يقرونا فابوا فلدغ سيدهم فاتونا فقالوا افيكم احد يرقي من العقرب فقلت نعم انا ولكن لا ارقيه حتى تعطونا غنما قالوا فانا نعطيكم ثلاثين شاة فقبلناها فقرأت عليه (الحمد) سبع مرات فبرئ وقبضنا الغنم فعرض في انفسنا منها شيء فقلنا لاتعجلوا حتى ناتي النبي ﷺ فلما قدمنا ذكرت له الذي صنعت فقال او ما علمت انها رقية؟ اقسموها

۲۱۵۶: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم تیس سواروں کو ایک سریہ میں بھیجا ہم نے ایک قوم کے ہاں پڑاؤ ڈالا (اور دستور کے مطابق) ہم نے ان سے مہمانی کا مطالبہ کیا تو انہوں نے انکار کر دیا پھر ان کے سردار کو کسی چیز نے ڈس لیا تو وہ ہمارے پاس آئے اور کہا تم میں کوئی بچھو کے ڈسے کا دم کرتا ہے؟ میں نے کہا جی میں کر لیتا ہوں۔ لیکن تمہارے سردار کو دم نہ کروں گا جب تک تم ہمیں بکریاں نہ دو کہنے لگے ہم تمہیں تیس بکریاں دیں گے۔ ہم نے قبول کر لیا میں نے سات بار سورۃ الحمد للہ

واضربُوا الیَّ معکُمْ سهْما .

پڑھ کر اس پر دم کیا وہ تندرست ہو گیا اور ہم نے بکریاں وصول کر لیں پھر ہمارے دلوں میں کھٹک پیدا ہوئی میں نے کہا جلدی نہ کرو یہاں تک کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوں جب ہم پہنچے تو میں نے جو کچھ کیا تھا آپؐ کی خدمت میں عرض کر دیا۔ آپؐ نے فرمایا: کیا تمہیں معلوم نہیں یہ دم بھی ہے؟ ان بکریوں کو تقسیم کر لو اور اپنے ساتھ میرا حصہ بھی رکھو۔

حدّثنا ابوْ کُریْبِ ثنا هُشیْمٌ ثنا ابوْ بشْرِ عن ابن ابی الْمتوکّل عن ابی الْمتوکّل عن ابی سعیْدِ عن النّبیّ صلّی اللهُ علیْه وسلّم بنحْوهٖ ح وحدّثنا مُحمّدُ بنُ بشّارٍ ثنا مُحمّدُ بنُ جعْفرٍ ثنا شُعْبةُ عن ابی بشْرِ عنْ ابی الْمتوکّل عنْ ابی سعیْدِ عن النّبیّ صلّی اللهُ علیْه وسلّم بنحْوهٖ قال ابوْ عبْد اللّٰه والصّوابُ هُو ابو الْمتوکّل .

دوسری سندوں سے بھی یہی مضمون مروی ہے۔

خلاصۃ الباب ☆ معلوم ہوا کہ دم اور تعویذ کی اجرت لینا جائز ہے لیکن یہ واجب ہے کہ دم اور تعویذ شرکیہ الفاظ پر مشتمل نہ ہو اور کسی کو اذیت اور نقصان پہنچانے کے لئے نہ ہو۔

۸ : بَابٌ عَلٰی تَعْلِیْمِ الْقُرْاٰنِ

باب: قرآن سکھانے پر اُجرت لینا

۲۱۵۷ : حدّثنا علیُّ بْنُ مُحمّدٍ ومُحمّدُ ابنُ اسْماعیْل قالا ثنا وکیْعٌ ثنا مُغیْرةُ ابنِ زیادِ الْمُوْصلیُّ عنْ عُبادة بْن نُسیّ عن الْاسْود بْن ثعْلبة عنْ عُبادة بْن الصّامت قال علّمْتُ ناسًا منْ اهْل الصُّفّة الْقُرْاٰن والْکتابة فاهْدی الیّ رجُلٌ منْهُمْ قوْسًا . فقُلْتُ لیْست بمالٍ وارْمیْ عنْها فیْ سبیْل اللّٰه فسالْتُ رسُوْل اللّٰه ﷺ عنْها فقال انْ سرّک انْ تُطوّق بها طوْقًا منْ نارٍ فاقْبلْها .

۲۱۵۷ : حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک مرد کو قرآن کریم سکھایا تو اس نے ایک کمان بطور ہدیہ مجھے دی میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اس کا ذکر کیا۔ آپؐ نے فرمایا: اگر تم نے لے لی ہے تو (دوزخ کی) آگ کی ایک کمان تم نے لے لی تو میں نے وہ واپس کر دی۔

۲۱۵۸ : حدّثنا سهْلُ بْنُ ابیْ سهْلٍ . ثنا یحْیی بْنُ سعیْدٍ، عنْ ثوْرٍ یزیْد . ثنا خالدُ بْنُ معْدان ثنا عبْدُ الرّحْمٰن بْن سلْمٍ عنْ عطیّة الْکلاعیّ عنْ اُبیّ بْن کعْبٍ رضی اللهُ تعالٰی عنْهُما قال علّمْتُ رجُلًا الْقُرْاٰن فاهْدی الیّ قوْسًا فذکرْتُ ذالک لرسُوْل اللّٰه صلّی اللهُ علیْه وسلّم فقال انْ اخذْتها اخذْت قوْسًا منْ نارٍ فردُدْتُها .

۲۱۵۸ : حضرت اُبی بن کعبؓ فرماتے ہیں کہ میں نے صفہ والوں میں بہت لوگوں کو قرآن لکھنا سکھایا' ان میں سے ایک مرد نے مجھے کمان بطور تحفہ دی میں نے سوچا کہ یہ قیمتی مال بھی نہیں ہے اور اس سے اللہ کی راہ میں تیر اندازی بھی کر لونگا پھر میں نے رسول اللہؐ سے اسکے متعلق دریافت کیا۔ فرمایا: اگر تمہیں اسکے بدلے دوزخ کی کمان گردن میں لٹکائے جانے سے خوشی ہو تو یہ قبول کر لو۔

خلاصۃ الباب ☆ ان احادیث کی بناء پر امام ابوحنیفہ کا مذہب یہ ہے کہ تعلیم قرآن پر اجرت ناجائز ہے ہمارے متاخرین فقہاء نے تعلیم قرآن پر اجرت لینا درست قرار دیا ہے اس لئے کہ دینی امور میں سستی واقع ہو رہی ہے اگر اجرت نہ لی جائے تو قرآن کا علم کے ضائع ہونے کا خوف ہے۔ علامہ طیبی فرماتے ہیں کہ حضرت عبادہ نے ابتداء محض ثواب کی نیت سے قرآن کی تعلیم دینا شروع کی تھی اس لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو یہ فرمایا اگر ابتداً اجرت کی شرط رکھی جائے تو پھر اس حدیث کے خلاف نہیں جیسا کہ کوئی شخص کسی کی گمشدہ چیز اس کے پاس لائے تو اس کی اجرت ناجائز ہے لیکن ابتداً تلاش کر کے لانے کی اجرت مقرر کرے تو جائز ہے اسی طرح تعلیم قرآن کی اجرت ابتداً مقرر کر لی جائے تو جائز ہے۔ ایک توجیہ اس حدیث کی یہ ہے کہ رقیہ کی حدیث سے الا ان احق ما اخذتم علیہ اجرا کتاب اللہ سے منسوخ ہے۔ نیز امام ذہبی فرماتے ہیں کہ اس حدیث کا مدار مغیرہ بن زیاد پر ہے عن عبادہ بن نسی عن الاسود بن ثعلبہ عن عبادۃ اور اسود معروف نہیں ہے۔ حضرت علی ابن المدینی نے ایسا فرمایا۔

٩ : بَابُ النَّهْيِ عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَمَهْرِ الْبَغِيِّ وَحُلْوَانِ الْكَاهِنِ وَعَسْبِ الْفَحْلِ

باب : کتے کی قیمت' زنا کی اُجرت' نجومی کی اُجرت اور سانڈ چھوڑنے کی اُجرت سے ممانعت

٢١٥٩ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَا ثَنَا سُفْيَانُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي بَكْرِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَمَهْرِ الْبَغِيِّ وَحُلْوَانِ الْكَاهِنِ.

۲۱۵۹ : حضرت ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتے کی قیمت' زنا کی اُجرت اور نجومی کی اجرت (ان تمام ناجائز اُجرتوں) سے منع فرمایا۔

٢١٦٠ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَمُحَمَّدُ ابْنُ طَرِيفٍ قَالَا ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَعَسْبِ الْفَحْلِ.

۲۱۶۰ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے کتے کی قیمت اور سانڈ چھوڑنے کی اجرت سے منع فرمایا۔

٢١٦١ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمَةَ أَنْبَأَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ ثَمَنِ السِّنَّوْرِ.

۲۱۶۱ : حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے بلی کی قیمت سے منع فرمایا۔

خلاصۃ الباب ☆ ان احادیث کی بنا پر امام شافعی فرماتے ہیں کہ مطلقاً کتے کی بیع ناجائز ہے۔ امام ابوحنیفہ فرماتے ہیں کہ جس کتے سے منفعت جائز ہے اس کی بیع بھی جائز ہے۔ نیز ان احادیث میں نر گھوڑا' اونٹ یا گدھا سے جفتی کرانے کی اجرت لینا منع ہے۔

١٠ : بَابُ كَسْبِ الْحَجَّامِ

٢١٦٢ : حدثنا محمد بن ابي عمر العدني ثنا سفيان بن عيينة عن ابن طاؤس عن ابيه عن ابن عباس ان النبي ﷺ احتجم واعطاه اجره .

تفرد به ابن ابي عمر وحده قاله ابن ماجة .

٢١٦٣ : حدثنا عمرو بن علي ابو حفص الصيرفي ثنا ابو داؤد ح وحدثنا محمد بن عبادة الواسطي ، ثنا يزيد ابن هارون قالا ثنا ورقاء عن عبد الاعلى عن ابي جميلة عن علي قال احتجم رسول الله ﷺ وامرني فاعطيت الحجام اجره .

٢١٦٤ : حدثنا عبد الحميد بن بيان الواسطي ثنا خالد بن عبد الله عن يونس عن ابن سيرين عن انس بن مالك ان النبي ﷺ احتجم واعطى الحجام اجره .

٢١٦٥ : حدثنا هشام بن عمار ثنا يحيى بن حمزة حدثني الاوزاعي عن الزهري عن ابي بكر بن عبد الرحمن بن الحارث ابن هشام عن ابي مسعود عقبة بن عمرو قال نهى رسول الله ﷺ عن كسب الحجام .

٢١٦٦ : حدثنا ابو بكر بن ابي شيبة ثنا شبابة بن سوار عن ابن ابي ذئب عن الزهري عن حرام بن محيصة رضي الله تعالى عنه عن ابيه انه سال النبي صلى الله عليه وسلم عن كسب الحجام فنهاه عنه فذكر له الحاجة فقال اعلفه نواضحك

باب : پچھنے لگانے والے کی کمائی

۲۱۶۲ : حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنے لگوائے اور پچھنے لگانے والے کو اجرت دی۔

ابن ماجہؒ نے کہا ابن عمرؓ اس حدیث میں متفرد ہیں۔

۲۱۶۳ : حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنے لگوائے اور مجھے حکم دیا تو میں نے پچھنے لگانے والے کو اس کی اجرت دی۔

۲۱۶۴ : حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنے لگوائے اور پچھنے لگانے والے کو اس کی اجرت دی۔

۲۱۶۵ : حضرت ابو مسعود عقبہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنے لگانے والے کی کمائی سے منع فرمایا۔

۲۱۶۶ : حضرت محیصہ رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پچھنے لگانے والی کی کمائی کے متعلق دریافت کیا۔ آپ نے ان کو اس سے منع فرمایا۔ انہوں نے اپنی احتیاج ظاہر کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنے پانی لانے والے اونٹوں کے چارہ میں صرف کر دو۔

١١ : بَابُ مَايَحِلُّ بَيْعُهُ

٢١٦٧ : حدثنا عيسى بن حماد المصري انبانا الليث بن سعد عن يزيد بن ابي حبيب انه قال قال عطاء بن ابي رباح سمعت جابر بن عبد الله يقول قال رسول الله صلى

باب : جن چیزوں کو بیچنا جائز ہے

۲۱۶۷ : حضرت جابر بن عبد اللہؓ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فتح مکہ کے سال مکہ میں فرمایا: اللہ اور اس کے رسول نے حرام فرمایا دیا شراب' مردار' خنزیر ' اور

اللهُ علیه وسلّم عام الفتح وهو بمکّة انّ الله ورسُوله حرّم بیع الخمر والمیتة والخنزیر والاصنام فقیل لهٗ عند ذٰلک یا رسُول الله ارئیت شحُوم المیتة فانّهٗ یُدهنُ بها السُّفنُ ویُدهنُ بها الجلُود ویستصبحُ بها النّاسُ ؟ قال هُنّ حرامٌ ثمّ قال رسُولُ الله صلّی اللهُ علیه وسلّم قاتل اللهُ الیهُود انّ الله حرّم علیهمُ الشّحُوم فاجملُوهُ باعُوهُ فاکلُوا ثمنهٗ .

بت بیچنا اس وقت کسی نے عرض کیا اے اللہ کے رسول بتایئے کہ مردار کی چربی بیچنا کیسا ہے کیونکہ یہ چربی کشتیوں پر ملتے ہیں اور کھالوں پر بھی اور لوگ (چراغ میں ڈال کر) اس سے روشنی حاصل کرتے ہیں۔ فرمایا یہ حرام ہے پھر اللہ کے رسولؐ نے فرمایا: اللہ یہود کو تباہ کرے اللہ تعالیٰ نے ان پر چربیوں کو حرام فرمایا تو انہوں نے چربی پگھلا کر (تیل بنا کر) بیچی اور اس کی قیمت استعمال کی۔

۲۱۶۸ : حدّثنا احمدُ بنُ مُحمّدبن یحیی ابن سعید القطّان ثنا هاشمُ بنُ القاسم ثنا ابُو جعفر الرّازیُّ عن عاصم عن ابی المُقلّب عن عُبید الله الافریقیّ عن ابی اُمامة قال نهی رسُولُ الله ﷺ عن بیع المُغنیات وعن شرائهنّ وعن کسبهنّ وعن اکل اثمانهنّ .

۲۱۶۸: حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (ممانعت کے بارے میں) ارشاد فرمایا: گانا گانے والی باندیوں کی خرید وفروخت سے اور ان کی کمائی سے اور ان کی قیمت کھانے سے بھی منع فرمایا۔

خلاصۃ الباب ☆ یہود نے اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ چیز کو حلال جانا اس لئے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر لعنت فرمائی لیکن اس سے شرعی حیلہ کا ناجائز ہونا تو معلوم نہیں ہوتا لوگ خواہ مخواہ فقہاء کرام پر طعن کر کے اپنی آخرت برباد کرتے ہیں۔

۱۲ : بابُ ما جاء فی النّهی عن المُنابذة والمُلامسة

باب : منابذہ اور ملامسہ سے ممانعت

۲۱۶۹ : حدّثنا ابُوبکر بنُ ابی شیبة ثنا عبدُ الله بنُ نُمیر وابُو اُسامة عن عُبید الله ابن عُمر عن خُبیب بن عبد الرّحمٰن عن حفص بن عاصم عن ابی هُریرة قال نهی رسُولُ الله ﷺ عن بیعتین عن المُلامسة والمُنابذة .

۲۱۶۹ : حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ تعالیٰ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو قسم کی بیع سے منع فرمایا : ۱) بیع ملامسہ سے اور ۲) بیع منابذہ سے۔

۲۱۷۰ : حدّثنا ابُوبکر بنُ ابی شیبة وسهلُ بنُ ابی سهل قالا ثنا سُفیانُ بنُ عُیینة عن الزُّهریّ عن عطاء بن یزید اللّیثیّ عن ابی سعید الخُدریّ انّ رسُول الله ﷺ نهی عن المُلامسة والمُنابذة .

۲۱۷۰: حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ملامسہ اور منابذہ سے منع فرمایا۔ سفیان کہتے ہیں کہ ملامسہ یہ ہے کہ مرد دیکھے بغیر چیز پر ہاتھ لگا دے (اور اس سے بیع لازم سمجھ لی جائے)

سہلٌ قال سُفیانُ الملامسۃُ ان یلمسَ الرّجلُ بیدہ الشّیءَ ولا یراہُ والمُنابذۃُ ان یقُول الق الیّ ما معک والقی الیک ما معی۔

اور منابذہ یہ ہے کہ جو تیرے پاس ہے وہ میری طرف پھینک دے او جو میرے پاس ہے وہ میں تیری طرف پھینک دیتا ہوں (اس سے بیع لازم ہو جائے گی)۔

خلاصۃ الباب ☆ منابذہ کی تعریف یہ ہے کہ فروخت کرنے والا ایسا کپڑا مشتری کی طرف پھینکے اور مشتری بائع کی طرف پھینک دے اور یہ کہے کہ یہ کپڑے اس کپڑے کے بدلہ میں ہے بعض نے منابذہ کی تعریف یہ کی ہے کہ کپڑا پھینکنے سے بیع مکمل ہو جائے۔ ملامسہ یہ ہے کہ ایک دوسرے سے یہ کہے کہ جب تو نے چھو یا میں نے تیرا کپڑا چھوا تو بیع واجب ہوگی (مغرب) ملامسہ یہ ہے کہ میں یہ سامان تیرے ہاتھ اتنے میں فروخت کرتا ہوں سو جب میں تجھ کو چھوڑوں یا ہاتھ لگاؤں تو بیع واجب ہے۔ (طحاوی) یا ایک دوسرے کا کپڑا چھوئے اور چھونے والے کو بلا خیار رویت بیع لازم ہو جائے (فتح) بیع کی یہ صورتیں زمانہ جاہلیت میں رائج تھیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے منع فرمایا۔

۱۳ : بَابُ لا یبیعُ الرّجلُ علٰی بیعِ اخیہ وَلا یسُومُ علٰی سَومِہٖ

باب: اپنے بھائی کی بیع پر بیع نہ کرے اور بھائی کی قیمت پر قیمت نہ لگائے

۲۱۷۱ : حدّثنا سُویدُ بنُ سعیدٍ ثنا مالکُ بنُ انسٍ عن نافعٍ عن ابنِ عُمر انّ رسُول اللہ ﷺ قال لا یبیعُ بعضُکُم علٰی بیعِ بعضٍ۔

۲۱۷۱: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک کی بیع پر دوسرا بیع نہ کرے۔

۲۱۷۲ : حدّثنا ہشامُ بنُ عمّارٍ ثنا سُفیانُ عن الزُّھریّ عنْ سعیدِ بن المُسیّبِ عنْ ابی ھُریرۃَ عن النّبیّ صلّی اللہُ علیہِ وسلّم قال لا یبیعُ الرّجلُ علٰی بیعِ اخیہ ولا یسُومُ علٰی سوْمِ اخیہ۔

۲۱۷۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آدمی اپنے بھائی کی بیع پر بیع نہ کرے اور اس کے قیمت لگانے کے بعد قیمت نہ لگائے۔

خلاصۃ الباب ☆ بیع پر بیع یہ ہے کہ بائع خریدار سے کہے کہ تو نے یہ چیز جو خریدی ہے واپس کر دے پھر میں اس سے بہتر تجھ کو اس قیمت پر دیتا ہوں۔ سوم (نرخ) یہ ہے کہ ایک آدمی نے ایک شے کا بھاؤ طے کر دیا ہے اب دوسرا ابھی جا کر اسی شے کا بھاؤ طے کرنا شروع کر دے خریدنے کا ارادہ ہو یا دوسرے آدمی کو بہکانے کے لئے تا کہ وہ زیادہ قیمت دے یہ سب کام منع فرما دیئے کیونکہ اس کی اس حرکت سے ایک مسلمان بھائی کو نقصان ہوگا۔

۱۴ : بَابُ مَا جَاءَ فِی النَّھیِ عَنِ النَّجشِ

باب: نجش[1] سے ممانعت

۲۱۷۳ : حدّثنا قرأتُ علٰی مُصعبِ بنِ عبْدِ اللہِ الزُّبیریّ

۲۱۷۳ : حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے

[1] نجش یہ ہے کہ خریدنے کا ارادہ نہ ہو صرف قیمت زیادہ لگوانے کے لئے خریدار کے سامنے یہ کہنا کہ مجھے اتنے میں دے دو۔ (مبہ۔ شیعہ)

عنْ مالكٍ ح وحدّثنا ابُوْ حُذافة ثنا مالكُ بْنُ انسٍ عنْ نافعٍ عن ابْنِ عُمر انّ النّبيَّ ﷺ نهى عن النّجْش۔

روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نجش سے منع فرمایا۔

۲۱۷۴ : حدّثنا هِشامُ بْنُ عمّارٍ وسهْلُ بْنِ ابيْ سهْلٍ قالا ثنا سُفْيانُ عنِ الزُّهْرِيّ عنْ سعِيْدٍ عنْ ابيْ هُريْرة عن النّبيّ ﷺ قال لا تناجشُوا۔

۲۱۷۴ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نجش مت کیا کرو۔

خلاصۃ الباب ☆ نجش یعنی بلا ارادۂ خریداری صرف دوسروں کو ابھارنے کے لئے شے کی قیمت بڑھانا مکروہ ہے۔

۱۵ : بابُ النّهْيِ انْ يّبِيْع حاضِرٌ لِبادٍ

باب: شہر والا باہر والے کا مال نہ بیچے

۲۱۷۵ : حدّثنا ابُوْ بكْرِ بْنُ ابيْ شيْبة ثنا سُفْيانُ بْنُ عُييْنة عنِ الزُّهْرِيّ عنْ سعِيْدِ بْنِ الْمُسيّبِ عنْ ابيْ هُريْرة انّ رسُوْل اللّهِ ﷺ قال لا يبِيْعُ حاضِرٌ لِبادٍ۔

۲۱۷۵ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: شہر والا باہر والے کا مال نہ بیچے۔

۲۱۷۶ : حدّثنا هشامُ بْنُ عمّارٍ ثنا سُفْيانُ بْنُ عُييْنة عنْ ابي الزُّبيْرِ عنْ جابِرِ بْنِ عبْدِ اللّهِ انّ النّبيّ ﷺ قال لا يبِيْعُ حاضِرٌ لِبادٍ دعُوا النّاس يرْزُقُ اللّهُ بعْضهُمْ مِنْ بعْضٍ۔

۲۱۷۶ : حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: شہر والا باہر والے کا مال نہ بیچے لوگوں کو چھوڑ دو اللہ بعض کو بعض سے روزی دیتے ہیں۔

۲۱۷۷ : حدّثنا الْعبّاسُ بْنُ عبْدِ الْعظِيْمِ الْعنْبرِيّ ثنا عبْدُ الرّزّاقِ انْبانا معْمرٌ عنِ ابْنِ طاوُسٍ عنِ ابْنِ عبّاسٍ رضي اللّهُ تعالى عنْهُما قال نهى رسُوْلُ اللّهِ صلّى اللّهُ عليْهِ وسلّم انْ يبِيْع حاضِرٌ لِبادٍ قُلْتُ لِابْنِ عبّاسٍ ماقوْلُهُ حاضِرٌ لِبادٍ؟ قال لايكُوْنُ لهُ سِمْسارًا۔

۲۱۷۷ : حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا کہ شہر والا باہر والے کا مال بیچے۔ حضرت طاؤس کہتے ہیں میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا کہ اس کا کیا مطلب ہے۔ فرمایا شہر والا دیہات والے کا دلال نہ بنے۔

خلاصۃ الباب ☆ حاضر شہری کو کہتے ہیں باد دیہاتی کو۔ بیع حاضر للبادی یہ ہے کہ قحط سالی میں باہر کا آدمی اناج فروخت کرنے کے لئے لایا شہری نے اس سے کہا: جلدی نہ کر میں اس کو گراں فروخت کر دوں گا تو یہ مکروہ ہے از روئے حدیث۔

۱۶ : بابُ النّهْيِ عنْ تلقِّي الْجلبِ

باب: باہر سے مال لانے والے سے شہر سے باہر جا کر ملنا منع ہے

۲۱۷۸ : حدّثنا ابُوْبكْرِ بْنُ ابيْ شيْبة وعليُّ بْنُ مُحمّدٍ قالا ثنا ابُوْ اُسامة عنْ هِشامِ بْنِ حسّانٍ عنْ مُحمّدِبْنِ سِيْرِيْن عنْ ابيْ هُريْرة عنِ النّبيّ ﷺ قال لا تلقّوْا

۲۱۷۸ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: باہر سے آنے والے قافلوں سے نہ ملو اگر کوئی ملا اور کچھ خرید لیا تو

الاجلاب فمن تلقی منہ شیئا فاشتری فصاحبہ بالخیار اذا اتی السوق .

بیچنے والا جب بازار میں پہنچے اسے اختیار ہوگا (کہ بیع قائم رکھے یا فسخ کر دے)

۲۱۷۹ : حدثنا عثمان بن ابی شیبۃ ثنا عبدۃ بن سلیمان عن عبید اللہ ابن عمر عن نافع عن ابن عمر قال نھی رسول اللہ ﷺ عن تلقی الجلب .

۲۱۷۹ : حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے باہر سے آنے والے قافلہ کو ملنے سے منع فرمایا۔

۲۱۸۰ : حدثنا یحیی بن حکیم ثنا یحی ابن سعید وحماد بن مسعدۃ عن سلیمان التیمی ح وحدثنا اسحق بن ابراھیم بن حبیب بن الشھید . ثنا معتمر بن سلیمان قال سمعت ابی قال ثنا ابو عثمان النھدی عن عبد اللہ بن مسعود قال نھی رسول اللہ ﷺ عن تلقی البیوع .

۲۱۸۰ : حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فروخت کرنے والوں سے (باہر جا کر) ملنے سے منع فرمایا۔

خلاصۃ الباب ☆ تلقی جلب یہ ہے کہ شہری آدمی کا آگے بڑھ کر اناج والے قافلہ سے مل کر غلہ سستا غلہ خرید نا جبکہ اہل قافلہ کو شہر کا نرخ معلوم نہ ہو مکروہ ہے۔

۱۷ : بَابُ الْبَیِّعَانِ بِالْخِیَارِ مَالَمْ یَفْتَرِقَا

باب : بیچنے اور خریدنے والے کو اختیار ہے جب تک جدا نہ ہو

۲۱۸۱ : حدثنا محمد بن رمح المصری انبانا اللیث بن سعد عن نافع عن عبد اللہ بن عمر عن رسول اللہ ﷺ قال اذا تبایع الرجلان فکل واحد منھما بالخیار مالم یفترقا وکانا جمیعا او یخیر احدھما الآخر فان خیر احدھما الاخر فتبایعا علی ذالک فقد وجب البیع وان تفرقا بعد ان تبایعا ولم یترک واحد منھما البیع فقد وجب البیع .

۲۱۸۱ : حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب دو مرد خرید و فروخت کریں تو ان میں سے ہر ایک کو اختیار ہے جب تک وہ (دونوں) جدا نہ ہوں (یعنی) اکٹھے رہیں۔

۲۱۸۲ : حدثنا احمد بن عبدۃ واحمد بن المقدام قالا ثنا حماد بن زید عن جمیل بن مرۃ عن ابی الوضیء عن ابی برزۃ الاسلمی قال قال رسول اللہ ﷺ البیعان بالخیار مالم یتفرقا .

۲۱۸۲ : حضرت ابو برزہ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خرید و فروخت کرنے والے جب تک جدا نہ ہوں انہیں اختیار ہے۔

۲۱۸۳ : حدثنا محمد بن یحیی واسحق ابن منصور

۲۱۸۳ : حضرت حسن بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان

قالا ثنا عبدالصمد : ثنا شعبة عن قتادة عن الحسن عن سمرة قال قال رسول الله ﷺ البيعان بالخيار مالم يتفرّقا .

فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خرید وفروخت کرنے والے جب تک جدا نہ ہوں انہیں اختیار ہے۔

خلاصۃ الباب ☆ ایجاب وقبول محقق ہو جانے کے بعد خیار باقی رہتا ہے اس کی بابت اختلاف ہے امام شافعی واحمد وغیرہ فرماتے ہیں کہ حدیث باب کی بناء پر خیار باقی رہتا ہے کیونکہ مالم یتفرّقا کے الفاظ اس پر دلالت کر رہے ہیں کہ جب تک بائع ومشتری جدا نہ ہوں دونوں کو اختیار ہے امام ابوحنیفہ وامام مالک فرماتے ہیں کہ ایجاب وقبول مکمل ہونے کے بعد خیار رویت وخیار عیب کے علاوہ کسی طرح بیع توڑنے کا اختیار باقی نہیں رہتا حدیث باب کا مطلب یہ بیان فرماتے ہیں کہ اس میں تفرق بالابدان یا تفرق مجلس مراد نہیں ہے بلکہ تفرق اقوال مراد ہے یعنی ایجاب کے بعد دوسرے کا یہ کہنا کہ میں نہیں خریدتا یا قبول کرنے سے پہلے ایجاب کرنے والے کا یہ کہنا کہ میں فروخت نہیں کرتا وجہ یہ ہے کہ حدیث میں البیعان کا حقیقی اطلاق اسی وقت ہوسکتا ہے جب ایک نے ایجاب کیا ہوا اور دوسرے نے ابھی قبول نہ کیا ہو۔ ایجاب وقبول سے پہلے ان کو بیعان اور متبایعان کہنا اسی طرح بیع مکمل ہو جانے کے بعد متبایعان یا بیعان کہنا مجازاً ہوگا جب حقیقی معنی لینے دشوار نہیں تو حقیقت پر محمول کرنا ہے تاکہ نصوص قرآنی کے خلاف نہ ہو۔

۱۸ : بَابُ بَيْعِ الْخِيَارِ

باب: بیع میں خیار کی شرط کر لینا

۲۱۸۴ : حدّثنا حرملة بن يحيى واحمد ابن عيسى المصريان قالا ثنا عبد الله ابن وهب اخبرني ابن جريج عن ابي الزبير عن جابر بن عبد الله قال اشترى رسول الله ﷺ من رجل من الاعراب حمل خبط فلمّا وجب البيع قال رسول الله ﷺ اختر فقال الاعرابي عمرك الله بيّعا .

۲۱۸۴: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دیہاتی سے چارے کا گٹھا خریدا جب بیع ہو چکی تو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (میری طرف سے) تمہیں اب بھی اختیار ہے (کہ بیع قائم رکھو یا فسخ کر دو) دیہاتی کہنے لگا اللہ آپ کی عمر دراز فرمائے میں بیع کو اختیار کرتا ہوں۔

۲۱۸۵ : حدّثنا العباس بن الوليد الدمشقي ثنا مروان محمّد . ثنا عبد العزيز بن محمّد عن داود بن صالح المدني عن ابيه قال سمعت ابا سعيد الخدري يقول قال رسول الله ﷺ انّما البيع عن تراض .

۲۱۸۵: حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیع تو دونوں (فریقوں) کی مکمل رضامندی سے ہی ہوتی ہے۔

۱۹ : بَابُ الْبَيِّعَانِ يَخْتَلِفَانِ

باب: بائع ومشتری کا اختلاف ہو جائے تو؟

۲۱۸۶ : حدّثنا عثمان بن ابي شيبة ومحمّد بن الصبّاح

۲۱۸۶: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے ایک سرکاری غلام

قالا ثنا هشيم انبانا ابن ابي ليلى عن القاسم بن عبد الرحمن عن ابيه ان عبد الله بن مسعود رضي الله تعالى عنه باع من الاشعث بن قيس رقيقا من رقيق الامارة . فاختلفا في الثمن فقال ابن مسعود رضي الله تعالى عنه بعتك بعشرين الفا وقال الاشعث بن قيس انما اشتريت منك بعشرة آلاف . فقال عبد الله ان شئت حدثتك بحديث سمعته من رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول او يترادان البيع قال فاني ارى ان ارد البيع فردہ .

اشعث بن قیس کے ہاتھ فروخت کیا ثمن میں دونوں کا اختلاف ہو گیا۔ ابن مسعودؓ نے فرمایا کہ میں نے بیس ہزار میں تمہارے ہاتھ فروخت کیا ہے۔ اشعث بن قیس نے کہا کہ میں نے تو آپ سے دس ہزار میں خریدا ہے۔ عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا تم چاہو تو میں تمہیں ایک حدیث سناؤں جو میں نے اللہ کے رسولؐ سے سنی ہے۔ آپؐ نے فرمایا: ایسی صورت میں بائع اور مشتری کو بیع فسخ کرنے کا اختیار بھی ہے۔ اس نے کہا میری رائے یہ ہو رہی ہے کہ بیع فسخ کر دوں۔ آپ نے بیع فسخ کر دی۔

۲۰ : بَابُ النَّهْيِ عَنْ بَيْعِ مَا لَيْسَ عِنْدَكَ وَعَنْ رِبْحِ مَالَمْ يَضْمَنْ

باب: جو چیز پاس نہ ہو اس کی بیع منع ہے اور جو چیز اپنی ضمان میں نہ ہو اس کا نفع منع ہے

۲۱۸۷ : حدثنا محمد بن بشار . ثنا محمد بن جعفر ثنا محمد شعبة عن ابي بشر قال سمعت يوسف بن ماهك يحدث عن حكيم بن حزام قال قلت يا رسول الله الرجل يسألني البيع وليس عندي افا بيعه ؟ قال لا تبع ماليس عندك .

۲۱۸۷: حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول کوئی مرد مجھ سے بیع کا مطالبہ کرے اور وہ چیز میرے پاس نہ ہو تو کیا میں اسے بیچ دوں؟ فرمایا: جو چیز تمہارے پاس نہ ہو وہ نہ بیچو۔

۲۱۸۸ : حدثنا ازهر بن مروان قال ثنا حماد بن زيد ح: وحدثنا ابو كريب ثنا اسمعيل بن علية قالا ثنا ايوب عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده قال قال رسول الله ﷺ لا يحل بيع ما ليس عندك ولا ربح مالم يضمن

۲۱۸۸: حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو چیز تمہارے پاس نہ ہو اس کی بیع حلال نہیں اور جو چیز تمہاری ضمان میں نہیں اس کا نفع بھی حلال نہیں۔

۲۱۸۹ : حدثنا عثمان بن ابي شيبة ثنا محمد بن الفضيل عن ليث عن عطاء عن عتاب بن اسيد قال لما بعثه رسول الله الى مكة نهاه عن شف مالم يضمن .

۲۱۸۹: حضرت عتاب بن اسید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو مکہ بھیجا تو جو چیز ضمان میں نہ ہو اس کا نفع لینے سے منع فرمایا۔

۲۱ : بَابُ اِذَا بَاعَ الْمُجِيْزَانِ فَهُوَ لِلْاَوَّلِ

۲۱۹۰ : حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ ثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ ثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ . اَوْ سَمُرَةَ ابْنِ جُنْدُبٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اَيُّمَا رَجُلٍ بَاعَ بَيْعًا مِنْ رَجُلَيْنِ فَهُوَ لِلْاَوَّلِ مِنْهُمَا .

۲۱۹۱ : حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اَبِي السَّرِيِّ الْعَسْقَلَانِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ قَالَا ثَنَا وَكِيْعٌ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ بَشِيْرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا بَاعَ الْمُجِيْزَانِ فَهُوَ لِلْاَوَّلِ .

باب: جب دو بااختیار شخص بیع کریں تو وہ پہلے خریدار کی ہوگی

۲۱۹۰: حضرت عقبہ بن عامر یا سمرۃ بن جندب رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے دو مردوں سے بیع کر لی تو بیع پہلے کی ہو گی۔

۲۱۹۱: حضرت حسن بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب دو بااختیار شخص بیع کر لیں تو پہلے کی بیع معتبر ہو گی۔

۲۲ : بَابُ بَيْعِ الْعُرْبَانِ

۲۱۹۲ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ، ثَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ قَالَ بَلَغَنِيْ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ جَدِّهِ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الْعُرْبَانِ .

۲۱۹۳ : حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ يَعْقُوْبَ الرُّخَامِيُّ ثَنَا حَبِيْبُ بْنُ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ اَبِيْ مُحَمَّدٍ كَاتِبِ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَامِرٍ الْاَسْلَمِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الْعُرْبَانِ .

قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الْعُرْبَانُ اَنْ يَشْتَرِيَ الرَّجُلُ دَابَّةً بِمِائَةِ دِيْنَارٍ فَيُعْطِيَهُ دِيْنَارَيْنِ عُرْبُوْنًا فَيَقُوْلُ اِنْ لَمْ اَشْتَرِ الدَّابَّةَ فَالدِّيْنَارَانِ لَكَ .

وَقِيْلَ يَعْنِيْ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ اَنْ يَشْتَرِيَ الرَّجُلُ الشَّيْءَ فَيَدْفَعَ اِلَى الْبَائِعِ دِرْهَمًا اَوْ اَقَلَّ اَوْ اَكْثَرَ . وَيَقُوْلُ اِنْ اَخَذْتُهُ وَاِلَّا فَالدِّرْهَمُ لَكَ .

باب: بیع میں بیعانہ کا حکم

۲۱۹۲: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بیع میں بیعانہ مقرر کرنے سے منع فرمایا۔

۲۱۹۳: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیع میں بیعانہ مقرر کرنے سے منع فرمایا۔

ابوعبداللہ کہتے ہیں کہ عربان کا مطلب یہ ہے کہ مرد سواری خریدے سو اشرفی کے بدلے اور دو اشرفی بطور بیعانہ دے دے اور یہ کہے کہ اگر میں نے سواری نہ خریدی تو بھی یہ دونوں اشرفیاں تمہاری ہوں گی۔

اور بعض نے کہا واللہ اعلم عربان یہ ہے کہ مرد کوئی چیز خریدے تو فروخت کنندہ کو ایک درہم کم یا زیادہ دیدے اور کہے: اگر میں نے یہ چیز لے لی تو ٹھیک ورنہ یہ درہم تمہارا۔

خلاصۃ الباب ☆ بیع عربان یہ ہے کہ بائع کو مشتری کہے کہ یہ اونٹ میں نے تجھ سے سو دینار میں خرید ا اور یہ دو دینار بطور بیعانہ کے قبول کر اگر میں یہ اونٹ نہ خریدوں تو یہ دو دینار تیرے ہیں یہ سراسر ظلم ہے اور شریعت کے خلاف ہے۔

۲۳ : بَابُ النَّهْيِ عَنْ بَيْعِ الْحَصَاةِ وَعَنْ بَيْعِ الْغَرَرِ

باب: بیع حصاۃ[1] اور بیع غرر[2] سے ممانعت

۲۱۹۴ : حَدَّثَنَا مُحْرِزُ بْنُ سَلَمَةَ الْعَدَنِيُّ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ الْغَرَرِ وَعَنْ بَيْعِ الْحَصَاةِ.

۲۱۹۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے دھوکہ کی بیع سے اور حصاۃ (کنکری) کی بیع (دونوں اقسام کی بیع) سے منع فرمایا۔

۲۱۹۵ : حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَالْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ الْعَنْبَرِيُّ قَالَ ثَنَا الْأَسْوَدُ ابْنُ عَامِرٍ ثَنَا أَيُّوبُ بْنُ عُتْبَةَ عَنْ يَحْيَى ابْنِ كَثِيرٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ عَنْ بَيْعِ الْغَرَرِ.

۲۱۹۵: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے دھوکہ والی بیع سے منع فرمایا۔

خلاصۃ الباب ☆ بیع حصاۃ یہ ہے کہ آدمی سنگریزہ پھینکے اور جس چیز پر وہ سنگریزہ لگے اس کی بیع ہو جائے یہ زمانہ جاہلیت میں رائج تھا۔ بیع غرر یہ ہے کہ جس چیز کے ملنے یا نہ ملنے میں تردد ہو جیسے پرندہ ہوا میں یا مچھلی دریا ہو اس کی بیع کرنا ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے۔

۲۴ : بَابُ النَّهْيِ عَنْ شِرَاءِ مَا فِيْ بُطُوْنِ الْأَنْعَامِ وَضُرُوْعِهَا وَضَرْبَةِ الْغَائِصِ

باب: جانوروں کا حمل خریدنا یا تھنوں میں جو دودھ ہے اسی حالت میں وہ خریدنا یا غوطہ خور کے ایک مرتبہ کے غوطہ میں جو بھی آئے (شکار کرنے سے قبل) اسے خریدنا منع ہے

۲۱۹۶ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ، ثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ثَنَا جَهْضَمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْيَمَانِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ

۲۱۹۶: حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسولؐ نے جانوروں کے حمل خریدنے سے منع فرمایا یہاں

---

[1] بیع حصاۃ یہ ہے کہ خریدار کنکری پھینکے گا وہ جس چیز کو بھی لگ گئی اس کی بیع ہو جانے گی جاہلیت میں اس کا رواج تھا۔ (عبد الرشید)

[2] بیع غرر میں یہ بھی داخل ہے کہ بائع بلا تکلف مبیع کو سپرد کرنے پر قادر نہ ہو جیسے مچھلی تالاب میں ہو یا پرندہ ہوا میں ہو اسی حالت میں اس کی بیع کر دی۔ (عبد الرشید)

الباھلیّ عن محمد بن زید العبدی عن شھر بن حوشب عن ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالی عنہ قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن شراء مافی بطون الانعام حتی تضع وعما فی ضروعھا الا بکیل وعن شراء العبد وھو ابق وعن شراء المغانم حتی تقسم و عن شراء الصدقات حتی تقبض وعن ضربۃ الغائص

تک کہ بچہ ہو جائے اور تھنوں میں دودھ خریدنے سے منع فرمایا الا یہ کہ ماپ لیں (یعنی دوہنے کے بعد) اور بھاگے ہوئے غلام کو (اسی حالت میں) خریدنے سے منع فرمایا اور غنیمت کا حصہ تقسیم سے قبل خریدنے سے منع فرمایا اور صدقات خریدنے سے منع فرمایا یہاں تک کہ وصول کر لئے جائیں اور غوطہ خور کا ایک غوطہ خریدنے سے منع فرمایا۔

۲۱۹۷ : حدثنا ھشام بن عمار ، ثنا سفیان عن ایوب عن سعید بن جبیر عن ابن عمر ان النبی ﷺ نھی عن بیع حبل الحبلۃ .

۲۱۹۷: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حمل کے حمل کی بیع سے منع فرمایا۔

خلاصۃ الباب ☆ جانوروں کے پیٹوں میں بچوں کی بیع کرنے سے منع فرمایا گیا ہے۔ اور ضربۃ الغائص یہ ہے کہ ایک مرتبہ جال پھینکا اس کی اتنی قیمت ہے خواہ جتنی مچھلیاں اس میں آئیں یا نہ آئیں یہ بیع بھی فاسد ہے۔

۲۵ : بَابُ بَیعِ الْمُزَایدَۃِ

باب: نیلامی کا بیان

۲۱۹۸ : حدثنا ھشام بن عمار ، ثنا عیسی بن یونس ثنا الاخضر بن عجلان ثنا ابو بکر الحنفی عن انس بن مالک ان رجلا من الانصار جاء الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم یسالہ فقال لک فی بیتک شیء قال بلی حلس نلبس بعضہ ونبسط بعضہ وقدح نشرب فیہ الماء قال ائتنی بھما قال فاتاہ بھما فاخذھما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیدہ ثم قال من یشتری ھذین فقال رجل انا آخذھما بدرھم قال من یزید علی درھم مرتین او ثلاثا قال رجل انا اخذھما بدرھمین فاعطاھما الانصاری وقال اشتر باحدھما طعاما فانبذہ الی اھلک واشتر بالآخر قدوما فاتنی بہ ففعل فاخذہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فشد فیہ عودا بیدہ وقال اذھب فاحتطب ولا اراک خمسۃ عشر یوما فجعل یحتطب ویبیع فجاء وقد

۲۱۹۸ : حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ ایک انصاری مرد نبیؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور سوال کیا۔ آپؐ نے فرمایا: تمہارے گھر میں کچھ ہے؟ عرض کیا: ایک ٹاٹ ہے۔ کچھ بچھا لیتے ہیں اور کچھ اوڑھ لیتے ہیں اور پانی پینے کا پیالہ ہے۔ فرمایا: دونوں لے آؤ۔ وہ دونوں چیزیں لے کر آئے۔ رسول اللہؐ نے دونوں چیزیں اپنے ہاتھوں میں لیں اور فرمایا: یہ دو چیزیں کون خریدے گا؟ ایک مرد نے عرض کیا کہ میں دونوں چیزیں ایک درہم میں لیتا ہوں آپؐ نے دو تین مرتبہ فرمایا کہ ایک درہم سے زائد میں کون لے گا؟ ایک مرد نے عرض کیا میں دو درہم میں لیتا ہوں تو آپ نے وہ دونوں درہم انصاری کو دیئے اور فرمایا: ایک درہم سے کھانا خرید کر گھر دو اور دوسرے سے کلہاڑا خرید کر میرے پاس

اصاب عشرة دراهم فقال اشتر ببعضها طعامًا وببعضها ثوبًا ثم قال هذا خيرٌ لك من ان تجئ والمسألة نكتة في وجهك يوم القيامة ان المسألة لا تصلح الّا لذى فقرٍ مُدقع اولذى غُرمٍ مُفظع اوذم مُوجع

لے آؤ اس نے ایسا ہی کیا۔ رسول اللہ نے کلہاڑا لیا اور اپنے دست مبارک سے اس میں دستہ ٹھونکا اور فرمایا: جاؤ لکڑیاں اکٹھی کرو اور پندرہ یوم تک میں تمہیں نہ دیکھوں وہ لکڑیاں چیرتا رہا اور بیچتا رہا پھر وہ حاضر ہوا تو اسکے پاس دس درہم تھے۔ فرمایا: کچھ کا کھانا خرید لو اور کچھ سے کپڑا۔ پھر فرمایا کہ خود کمانا تمہارے لئے بہتر ہے بنسبت اسکے کہ تم قیامت کے روز ایسی حالت میں حاضر ہو کہ مانگنے کا داغ تمہارے چہرہ پر ہو مانگنا درست نہیں سوائے اُسکے جو انتہائی محتاج ہو یا سخت مقروض ہو یا خون میں گرفتار ہو جو ستائے۔

خلاصۃ الباب ☆ اس کو نیلامی یعنی بولی لگانا کہتے ہیں از روئے حدیث جائز ہے بشرطیکہ خریدنے کا ارادہ ہو۔

۲۶ : بَابُ الْإِقَالَةِ

باب: بیع فسخ کرنے کا بیان

۲۱۹۹ : حدّثنا زيادبن يحيى ابو الخطّاب ثنا مالك بن سُعيرٍ : ثنا الاعمش عن ابى صالحٍ عن ابى هُرَيرةَ قال قال رسولُ اللّه ﷺ من اقال مُسلمًا اقالهُ اللّهُ عثرتهُ يوم القيامة .

۲۱۹۹: حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو کسی مسلمان سے اقالہ کرلے (یعنی بیچی ہوئی چیز واپس لے لے) اللہ تعالیٰ روزِ قیامت اس کی لغزشوں سے درگزر فرمائیں گے۔

خلاصۃ الباب ☆ اس حدیث میں اقالہ کا ثبوت اور سودا پھیرنے والے کو آخرت کی خوشخبری سنائی ہے۔

۲۷ : بَابُ مَنْ كَرِهَ اَنْ يُسَعِّرَ

باب: نرخ مقرر کرنا مکروہ (منع) ہے

۲۲۰۰ : حدّثنا مُحمّدُ بنُ المُثنّى ثنا حجّاجٌ ثنا حمّادُ بنُ سلمةَ عن قتادةَ وحُميدٌ وثابتٌ عن انسِ بنِ مالكٍ رضى اللّهُ تعالى عنهُ قال غلا السّعرُ على عهدِ رسولِ اللّه صلّى اللّهُ عليهِ وسلّم فقالوا يا رسُولَ اللّه صلّى اللّهُ عليهِ وسلّم قد غلا السّعرُ فسعّر لنا فقال انّ اللّهَ هو المُسعّرُ القابضُ الباسطُ الرّازقُ انّى لارجو انّ القى ربّى وليس احدٌ يطلُبُنى بمظلمة فى دمٍ ولا مالٍ .

۲۲۰۰: حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسولؐ کے عہد میں قیمتیں گراں ہوگئیں تو لوگوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! قیمتیں گراں ہوگئیں۔ اس لئے آپؐ ہمارے لئے قیمتیں متعین فرما دیں۔ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نرخ مقرر فرماتے ہیں وہ کبھی روک لیتے ہیں کبھی چھوڑ دیتے ہیں وہی رازق ہیں میں اُمید کرتا ہوں کہ اللہ کی بارگاہ میں ایسی حالت میں حاضر ہوں کہ کوئی مجھ سے خونی یا مالی ظلم کا مطالبہ کرنے والا نہ ہو۔

۲۲۰۱ : حدّثنا مُحمّدُ بنُ زيادٍ ، ثنا عبدُ الاعلى ثنا سعيدٌ عن قتادةَ عن ابى نضرةَ عن ابى سعيدٍ قال غلا السّعرُ على

۲۲۰۱: حضرت ابو سعید فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسولؐ کے عہد میں قیمتیں گراں ہوگئیں تو لوگوں نے عرض کیا: اے اللہ کے

عَهدِ رسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم فقالُوا لوْلا قوَّمت يا رسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِنِّىْ لارْجُوْ اَنْ اُفارقكُم ولا يَطْلُبنىْ احدٌ مّنكُم بمظْلمة ظَلَمْتُهُ.

رسول! اگر آپ قیمتیں متعین فرمادیں (تو بہتر ہوگا) فرمایا: میں اُمید کرتا ہوں کہ تم سے ایسی حالت میں جدا ہوں کہ کوئی مجھ سے ظلم کا مطالبہ کرنے والا نہ ہو جو میں نے اس پر کیا ہو۔

۲۸ : بَابُ السَّمَاحَةِ فِى الْبَيْعِ

باب: خرید و فروخت میں نرمی سے کام لینا

۲۲۰۲ : حَدَّثنَا مُحمَّدُ بنُ ابانَ الْبلخِىُّ ابُوْبَكرٍ ثنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عُلَيَّةَ عَنْ يُوْنُس ابْنِ عُبَيْدٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ فَرُّوْخَ قَالَ قَالَ عُثْمَانُ بْنُ عُثْمَانَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَدْخَلَ اللّٰهُ الْجَنَّةَ رَجُلًا كَانَ سَهْلًا بائعًا وَمُشْتَرِيًا.

۲۲۰۲: حضرت عثمان بن عثمان فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اس مرد کو جنت میں داخل فرمائیں جو خرید و فروخت میں نرمی کرتا ہو۔

۲۲۰۳ : حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيْدِ ابْنِ كَثِيْرِبْنِ دِيْنَارٍ الْحِمْصِىُّ ثنَا اَبِىْ ثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ مُحَمَّدُ بْنُ مُطَرِّفٍ عَنْ مُحَمَّدِ ابنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِبْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ رَحِمَ اللّٰهُ عَبْدًا اِذَا بَاعَ سَمْحًا اِذَا اشْتَرَى سَمْحًا اذَا اقْتَضَى.

۲۲۰۳: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ رحم فرمائے اُس بندہ پر جو نرمی کرے بیچنے میں، خریدنے میں تقاضہ اور مطالبہ کرنے میں۔

۲۹ : بَابُ السَّوْمِ

باب: نرخ لگانا

۲۲۰۴ : حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ كَاسِبٍ ثنَا يَعْلَى بْنُ شُعَيْبٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُثْمَانَ ابْنِ خُثَيْمٍ عَنْ قَيْلَةَ اُمِّ بَنِىْ اَنْمَارٍ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ فِىْ بَعْضِ عُمَرِهِ عِنْدَ الْمَرْوَةِ فَقُلْتُ يا رسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّى امْرَاَةٌ اَبِيْعُ وَاَشْتَرِىْ فاذا اردْتُ اَنْ اَبْتاعَ الشَّىْءَ سُمْتُ بِهِ اَقَلَّ مِمَّا اُرِيْدُ وَاِذَا اَرَدْتُ اَنْ اَبِيْعَ الشَّىْءَ سُمْتُ بِهِ اَكْثَرَ مِنَ الَّذِىْ اُرِيْدُ ثُمَّ وَضَعْتُ حَتّٰى اَبْلُغَ الَّذِىْ اُرِيْدُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لاتفعلِىْ يَا قَيْلَةُ اِذَا اَرَدْتِ اَنْ تَبْتَاعِىْ شَيْئًا فَاسْتَامِىْ بِهِ الَّذِىْ تُرِيْدِيْنَ. اُعْطِيْتِ اَوْمُنِعْتِ.

۲۲۰۴: حضرت قیلہ ام بنی انمارؓ فرماتی ہیں کہ میں ایک عمرہ کے موقع پر مروہ کے پاس نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا اے اللہ کے رسول میں ایک عورت ہوں خرید و فروخت کرتی ہوں جب میں خریدنے لگتی ہوں تو جتنی قیمت دینے کا ارادہ ہوتا ہے اس سے بھی کم بتاتی ہوں اور جب چیز بیچنے لگتی ہوں تو جتنی قیمت کا ارادہ ہوتا ہے اس سے زیادہ بتاتی ہوں پھر کم کرتے کرتے مطلوبہ قیمت پر آجاتی ہوں۔ تو اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا قیلہ ایسا نہ کیا کرو جب تم بیچنا چاہو تو مطلوبہ قیمت ہی ذکر کرو خواہ تم دو یا نہ دو۔

۲۲۰۵ : حَدَّثنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ثنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ عَنِ الْجُرَيْرِىِّ عَنْ اَبِىْ نَضْرَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِىَ اللّٰهُ

۲۲۰۵: حضرت جابر فرماتے ہیں میں ایک جنگ میں نبیؐ کے ساتھ تھا، آپؐ نے مجھ سے فرمایا: اللہ تمہاری بخشش

تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ کُنْتُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ غَزْوَۃٍ فَقَالَ لِیْ اَتَبِیْعُ نَاضِحَکَ ھٰذَا بِدِیْنَارٍ وَاللّٰہُ یَغْفِرُ لَکَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ! ھُوَ نَاضِحُکُمْ اِذَا اَتَیْتُ الْمَدِیْنَۃَ قَالَ فَتَبِیْعُہٗ بِدِیْنَارٍ وَاللّٰہُ یَغْفِرُ لَکَ قَالَ فَمَا زَالَ یَزِیْدُ نِیْ دِیْنَارًا دِیْنَارًا وَیَقُوْلُ مَکَانَ کُلِّ دِیْنَارًا وَاللّٰہُ یَغْفِرُ لَکَ حَتّٰی بَلَغَ عِشْرِیْنَ دِیْنَارًا فَلَمَّا اَتَیْتُ الْمَدِیْنَۃَ اَخَذْتُ بِرَاْسِ النَّاضِحِ فَاَتَیْتُ بِہِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا بَلَالُ اَعْطِہٖ مِنَ الْغَنِیْمَۃِ عِشْرِیْنَ دِیْنَارًا وَقَالَ انْطَلِقْ بِنَاضِحِکَ فَاذْھَبْ بِہٖ اِلٰی اَھْلِکَ ۔

فرمائے اپنا پانی لانے والا یہ اونٹ ایک اشرفی کے بدلے مجھے بیچتے ہو؟ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں مدینہ پہنچ جاؤں پھر یہ اونٹ آپ ہی کا ہے۔ فرمایا: کیا تم اسے ایک اور اشرفی کے بدلہ بیچتے ہو (یعنی کل دو اشرفی) اللہ تمہاری بخشش فرمائے۔ فرماتے ہیں کہ آپ مسلسل ایک ایک اشرفی میرے لئے بڑھاتے رہے اور ہر اشرفی کی جگہ یہ فرماتے رہے اور اللہ تمہاری بخشش فرمائے۔ یہاں تک کہ بیس اشرفیوں تک پہنچ گئے جب میں مدینہ پہنچا تو میں نے اونٹ کا سر تھاما اور نبیؐ کی خدمت میں لے آیا۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا: بلال! انکو غنیمت میں سے بیس اشرفیاں دیدو اور فرمایا: اپنا اونٹ لے جاؤ اور اپنے گھر والوں کے پاس جانا۔

۲۲۰۶ : حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَسَھْلُ بْنُ اَبِیْ سَھْلٍ قَالَ ثَنَا عُبَیْدُ اللّٰہِ بْنُ مُوْسٰی اَنْبَانَا الرَّبِیْعُ بْنُ حَبِیْبٍ عَنْ نَوْفَلِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِکِ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ عَلِیٍّ قَالَ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ عَنِ السَّوْمِ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَعَنْ ذَبْحِ ذَوَاتِ الدَّرِّ ۔

۲۲۰۶: حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ منع فرمایا اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے طلوع آفتاب سے قبل قیمت لگانے سے (کیونکہ یہ ذکر و عبادت کا وقت ہے) اور دودھ دینے والا جانور بیچنے سے منع فرمایا۔

۳۰ : بَابُ مَاجَاءَ فِیْ کَرَاھِیَۃِ الْاِیْمَانِ فِی الشِّرَاءِ وَالْبَیْعِ

باب: خرید و فروخت میں قسمیں اُٹھانے کی کراہت

۲۲۰۷ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَۃَ وَعَلِیُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَاَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ قَالُوْا ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِیَۃَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَۃٌ لَا یُکَلِّمُھُمُ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ وَلَا یَنْظُرُ اِلَیْھِمْ وَلَا یُزَکِّیْھِمْ وَلَھُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ رَجُلٌ عَلٰی فَضْلِ مَاءٍ بِالْفَلَاۃِ یَمْنَعُہُ ابْنَ السَّبِیْلِ وَرَجُلٌ بَایَعَ رَجُلًا سِلْعَۃً بَعْدَ الْعَصْرِ فَحَلَفَ بِاللّٰہِ لَاَخَذَھَا بِکَذَا وَکَذَا فَصَدَّقَہٗ وَھُوَ عَلٰی غَیْرِ ذٰلِکَ وَرَجُلٌ بَایَعَ اِمَامًا لَا یُبَایِعُہٗ

۲۲۰۷: حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسولؐ نے فرمایا: تین شخص ایسے ہیں کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے روز نہ اُن سے کلام فرمائیں گے' نہ نظر کرم فرمائیں گے' نہ گناہوں سے پاک فرمائیں گے اور انکو تکلیف دہ عذاب ہوگا۔ ایک وہ مرد جسکے پاس بیابان میں زائد پانی ہو اور مسافروں کو نہ دے اور ایک وہ مرد جس نے عصر کے بعد دوسرے مرد سے سامان کا سودا کیا تو اللہ کے نام سے یہ قسم اٹھائی کہ یہ سامان اتنے کا لیا ہے دوسرے نے اسکی تصدیق کر دی حالانکہ واقع میں ایسا نہ تھا

الَا لـدُنيـا فـان اعْطاهُ مِنها وفى له وانْ لم يُعطه منها لم يف له.

اور ایک وہ مرد جو دُنیا ہی کی خاطر کسی امام کے ہاتھ پر بیعت کرے اگر وہ امام اسے کچھ دُنیا دیدے تو بیعت کی پابندی کرے اور اگر نہ دے تو امام کے ساتھ وفا نہ کرے۔

۲۲۰۸ : حدّثـنـا عليُّ بْنُ مُحمَّدٍ ومُحمّدُ ابنُ اسماعيل قـالا ثـنـا وكيْعٌ عن الْمسْعُودىّ عنْ عليّ بن مُدرك عن خرشة بـن الْـحُـرّ عنْ ابىْ ذرٍ عن النّبىّ ﷺ ح وحدّثنا مُـحـمّدُ بْنُ بشّارٍ ثنا مُحمّدُ بنِ جعْفرٍ ثنا شُعبةُ عنْ عليّ بْن مُـدْرِكٍ عـنْ ابىْ زُرْعةَ بْن عمْرٍ وبْنِ جرْيرٍ عنْ خرشة بْن الْحرّ عليّ ابىْ ذرٍّ عنِ النّبىّ ﷺ قالَ ثلاثَةٌ لا يُكلّمُهُمُ اللّهُ يوْم الْقِيامة ولا ينْظُرُ اليْهِمْ ولا يزكّيهِمْ ولهُمْ عذابٌ اليْمٌ فـقُـلْـتُ مـنْ هُـمْ يـا رسُـوْل الـلّهِ فقدْ خابُوْا وخسرُوْا قالَ الْـمُـسْبـل ازارهُ والْـمنّانُ عطاءَهُ والْمُنفّقُ سلْعهُ بالْحلف الْكاذب.

۲۲۰۸ : حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا : تین شخص ایسے ہیں کہ روزِ قیامت اللہ نہ ان سے کلام فرمائیں گے نہ ان کی طرف نظر کرم فرمائیں گے نہ ان کو گناہوں سے پاک فرمائیں گے اور ان کو دردناک عذاب ہوگا میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول وہ کون ہیں وہ تو نامراد ہوئے اور گھاٹے میں پڑ گئے ۔ فرمایا : ازار (شلوار تہبند) ٹخنوں سے نیچے لٹکانے والا اور دے کر احسان جتانے والا اور جھوٹی قسم کھا کر سامان فروخت کرنے والا۔

۲۲۰۹ : حـدّثـنـا يـحْـيـى بـنْ خلفٍ ثنا عبْدُ الْاعلى (ح) وحـدّثـنـا هشـامُ بْـنُ عـمّارٍ ثنا اسْماعيْلُ بنُ عيّاشٍ قالا ثنا مُـحـمّدُابْنُ اسْحق عنْ سعيْد بْن كعْب بْن مالكٍ عنْ ابىْ قتادة قال قال رسُوْلُ الله ﷺ ايّاكُمْ والْحلف فى الْبيْع فانّهُ يُنفّقُ ثُمّ يمْحقُ.

۲۲۰۹ : حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا : بیچتے وقت قسم سے بہت بچو کیونکہ اس سے (بہرحال) سامان تو بک جاتا ہے لیکن پھر بے برکتی بھی (لازم) ہوتی ہے۔

خلاصۃ الباب ☆ ان احادیث میں تین آدمیوں کو وعید سنائی گئی ہے اللہ تعالیٰ سب گناہوں سے بچنے کی توفیق دے اور اپنے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی نصیب فرمادے۔

۳۱ : بَابُ مَاجَاءَ فِيْمَنْ بَاعَ نَخْلًا مُؤَبّرًا اَوْ عَبْدًالَّهٗ مَالٌ

باب : پیوند کیا ہوا کھجور کا درخت یا مال والا غلام بیچنا

۲۲۱۰ : حـدّثـنا هِشامُ بْنُ عمّارٍ ثنا مالكُ بْنُ انسٍ قال حـدّثـنـىْ نـافعٌ عن ابْنِ عُمر انّ النّبىّ صلّى اللّهُ عليْه وسلّم قـال مـن اشْـتـرى نـخْلًا قـدْ اُبـرتْ فثـمـرتُها للْبائع الّا انْ

۲۲۱۰ : حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبیؐ نے فرمایا : جس نے پیوند کیا ہوا کھجور کا درخت بیچا تو اس کا پھل فروخت کنندہ کا ہوگا الّا یہ کہ خریدار پہلے طے کر

يشترط المُبتاع.

لے (کہ پھل میں لونگا تو خریدار کا ہو جائیگا)۔

حدثنا محمّد بن رُمح انبانا الليث بن سعد عن نافع عن ابن عمر عن النبيّ ﷺ بنحوه.

دوسری سند سے یہی مضمون مروی ہے۔

۲۲۱۱ : حدّثنا محمّد بن رُمح انبانا الليث بن سعد (ح) وحدثنا هشام ابن عمّار ثنا سُفيان ابن عُيينة جميعًا عن ابن شهاب الزُّهري عن سالم بن عبد الله ابن عمر عن ابن عُمر انّ رسُول الله ﷺ قال من باع نخلًا قد ابرّت فثمرتها للّذي باعها الّا ان يشترط المُبتاع ومن ابتاع عبدًا وله مالٌ فماله للّذي باعه الّا ان يشترط المُبتاع.

۲۲۱۱: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے پیوند کیا ہوا کھجور کا درخت بیچا تو اس کا پھل فروخت کنندہ کا ہوگا الا یہ کہ خریدار پہلے سے شرط ٹھہرا لے اور جو مال والا غلام خریدے تو اس کا مال فروخت کنندہ کا ہوگا الا یہ کہ خریدار شرط ٹھہرا لے۔

۲۲۱۲ : حدّثنا محمّد بن الوليد ثنا محمّد بن جعفر ثنا شُعبة عن عبد ربه بن سعيد عن نافع عن ابن عُمر عن النبيّ صلّى الله عليه وسلّم انّه قال من باع نخلًا وباع عبدًا جمعهما جميعًا.

۲۲۱۲: دوسری سند سے یہی مضمون مروی ہے۔

۲۲۱۳ : حدّثنا عبد ربه بن خالد النُّميريُّ ابو المُغلّس ثنا الفُضيل بن سُليمان عن مُوسى بن عُقبة حدّثني اسحٰق بن يحيى بن الوليد عن عُبادة ابن الصّامت قال قضى رسُول الله ﷺ بثمر النّخل لمن ابّرها الّا ان يشترط المُبتاع وانّ مال المملُوك لمن باعه الّا ان يشترط المُبتاع.

۲۲۱۳ : حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فیصلہ صادر فرمایا: کھجور کا پھل پیوند کاری کرنے والا کا ہوگا الا یہ کہ خریدار پہلے ہی شرط ٹھہرا لے اور غلام کا مال فروخت کنندہ کا ہوگا الا یہ کہ خریدار شرط ٹھہرا لے۔

خلاصۃ الباب ☆ تابیر کا معنیٰ پیوند کرنا جب پیوند کرتے ہیں تو درخت میں کھجور ضرور پیدا ہوتی ہے اس میں اختلاف ہے علماء کا تابیر کے بعد اور پہلے ائمہ ثلاثہ کے نزدیک کھجور کے پھل میں تابیر شرط ہے اگر تابیر ہوئی تو پھل بائع کا ہوگا ورنہ مشتری (خریدار) کا ہوگا احادیث باب ائمہ ثلاثہ کا مستدل ہیں حنفیہ کے نزدیک اگر بائع نے پھل دار درخت فروخت کیا تو درخت کی بیع میں پھل شریک کئے بغیر داخل نہ ہوگا کیونکہ درخت کے ساتھ پھل کا متصل ہونا گو خلقتاً ہے مگر ہیشگی کے لئے نہیں ہے بلکہ کٹنے ہی کے لئے حنفیہ کی دلیل وہ حدیث مرفوع ہے جو امام محمدؒ نے ''اصل'' میں روایت کی ہے مفہوم حدیث کا یہ ہے کہ جو ایسی زمین خریدے جس میں کھجور کے درخت ہوں تو پھل بائع کا ہوگا۔ الا یہ کہ مشتری شرط لگا لے اس میں تابیر وعدم تابیر کی کوئی قید نہیں لہٰذا اپنے اطلاق پر رہے گی اور علامہ زیلعی نے گو اس کی بابت ''غریب بھذا اللفظ'' کہا مگر اس سے امام

محمد کا استدلال کرنا اس کی صحت کی دلیل ہے۔

غلام والا مسئلہ متفق علیہ ہے البتہ غلام اور باندی کے بدنی کپڑوں کے بارے میں اختلاف ہے۔

۳۲: بَابُ النَّهْيِ عَنْ بَيْعِ الْاَثْمَارِ قَبْلَ اَنْ يَّبْدُوَ صَلَاحُهَا

باب: پھل قابلِ استعمال ہونے سے قبل بیچنے سے ممانعت

۲۲۱۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ اَنْبَانَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَاتَبِيْعُوْا الثَّمَرَةَ حَتّٰى يَبْدُوَ صَلَاحُهَا نَهَى الْبَائِعَ وَالْمُشْتَرِيَ.

۲۲۱۴: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: پھل نہ بیچو یہاں تک کہ اس کا قابل استعمال ہونا ظاہر ہو جائے بیچنے والے اور خریدنے والے دونوں کو منع فرمایا۔

۲۲۱۵: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ الْعِيْسَى الْمِصْرِيُّ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ يَزِيْدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَاَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَبِيْعُوْا الثَّمَرَ حَتّٰى يَبْدُوَ صَلَاحُهُ.

۲۲۱۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پھل نہ بیچو یہاں تک کہ اس کا قابلِ استعمال ہونا ظاہر ہو جائے۔

۲۲۱۶: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ حَتّٰى يَبْدُوَ صَلَاحُهُ.

۲۲۱۶: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا: اس سے کہ پھل قابلِ استعمال ہونے سے قبل بیچا جائے۔

۲۲۱۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى ثَنَا حَجَّاجٌ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهَى عَنْ بَيْعِ الثَّمَرَةِ حَتّٰى تَزْهُوَ وَعَنْ بَيْعِ الْعِنَبِ حَتّٰى يَسْوَدَّ وَعَنْ بَيْعِ الْحَبِّ حَتّٰى يَشْتَدَّ.

۲۲۱۷: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے پھل پکنے سے قبل بیچنے سے منع فرمایا اور انگور سیاہ ہونے سے قبل بیچنے سے اور دانہ سخت ہونے سے قبل بیچنے سے۔

<u>خلاصۃ الباب</u> ☆ بیع ثمار کی چار صورتیں ہیں (۱) پھلوں کی بیع ان کے کارآمد ہونے سے پہلے ہوئی اور یہ شرط لگائی کہ لائق انتفاع کے پھلوں کو اتار لیا جائے گا یہ بالاتفاق صحیح ہے۔ (۲) نمودار ہونے کے بعد کارآمد ہونے سے پہلے ہوئی اور یہ شرط لگائی گئی کہ بائع پھلوں کو درخت پر رہنے دے گا۔ یہ بالاتفاق صحیح نہیں۔ (۳) کارآمد ہو جانے کے بعد فروخت کیا یہ بالاتفاق صحیح ہے۔ (۴) پھلوں کی بڑھوتری تمام ہو جانے کے بعد بیع ہوئی اور درخت پر رہنے دینے کی شرط لگائی گئی اس میں شیخین اور امام محمد کا اختلاف ہے۔ یعنی شیخین کے نزدیک یہ بیع فاسد ہے کیونکہ یہ شرط مقتضائے عقد کے خلاف ہے امام محمد اور ائمہ ثلاثہ کے نزدیک تعامل الناس کی وجہ سے بیع جائز ہے امام طحاوی نے اس کو اختیار کیا ہے۔

۳۳ : بَابُ بَيْعِ الثِّمَارِ سِنِيْنَ وَالْجَائِحَةِ

باب : کئی برس کے لئے میوہ بیچنا اور آفت کا بیان

۲۲۱۸ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَا: ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حُمَيْدِ الْاَعْرَجِ عَنْ سُلَيْمَانَ ابْنِ عَتِيْقٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنْ بَيْعِ السِّنِيْنَ

۲۲۱۸ : حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی سال کے لئے (باغ کا پھل) بیچنے سے منع فرمایا۔

۲۲۱۹ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ ثَنَا ثَوْرُ بْنُ يَزِيْدَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ بَاعَ ثَمَرًا فَاَصَابَتْهُ جَائِحَةٌ فَلَا يَاْخُذْ مِنْ مَالِ اَخِيْهِ شَيْئًا عَلَامَ يَاْخُذُ اَحَدُكُمْ مَالَ اَخِيْهِ الْمُسْلِمِ.

۲۲۱۹ : حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے کوئی پھل بیچا پھر اس پر آفت آن پڑی تو وہ اپنے بھائی کے مال میں سے کچھ نہ لے وہ اپنے مسلمان بھائی کا مال کس بنیاد پر لیتا ہے۔

۳۴ : بَابُ الرُّجْحَانِ فِي الْوَزْنِ

باب : جھکتا تولنا

۲۲۲۰ : حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ قَالُوْا ثَنَا وَكِيْعٌ سُفْيَانُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ جَلَبْتُ اَنَا وَمَخْرَفَةُ الْعَبْدِيُّ بَزًّا مِنْ هَجَرَ فَجَاءَ نَارَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاوَمَنَا سَرَاوِيْلَ وَعِنْدَنَا وَزَّانٌ يَزِنُ بِالْاَجْرِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاوَزَّانُ زِنْ وَاَرْجِحْ.

۲۲۲۰ : حضرت سوید بن قیسؓ فرماتے ہیں کہ میں اور مخرمہ عبدی ہجر کے علاقہ سے کپڑا لائے تو رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم سے ایک پائجامہ کا سودا کیا اور ہمارے پاس ایک تولنے والا تھا جو اجرت لے کر (قیمت ادا کرنے کے لئے اشرفی' درہم) تولتا تھا تو نبی ﷺ نے اس سے فرمایا: اے تولنے والے تول اور جھکتا تول۔

۲۲۲۱ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَمُحَمَّدُ ابْنُ جَعْفَرٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيْدِ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ سَمِعْتُ مَالِكًا اَبَا صَفْوَانَ بْنَ عُمَيْرَةَ قَالَ بِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ رِجْلَ سَرَاوِيْلَ قَبْلَ الْهِجْرَةِ فَوَزَنَ لِيْ فَاَرْجَحَ لِيْ.

۲۲۲۱ : حضرت مالک ابوصفوان بن عمیرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہجرت سے قبل میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ ایک پائجامہ فروخت کیا آپ نے میرے لئے (قیمت میں اشرفی یا درہم) تولا اور جھکتا تولا۔

۲۲۲۲ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا وَزَنْتُمْ فَاَرْجِحُوْا.

۲۲۲۲ : حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم تولو تو جھکتا تولو۔

۳۵ : بَابُ التَّوَقِّيْ فِي الْكَيْلِ وَالْوَزْنِ

۲۲۲۳ : حدثنا عبد الرحمن بن بشر ابن الحكم قالا : ثنا علي بن الحسين ابن واقد ومحمد بن عقيل بن خويلد حدثني ابي حدثني يزيد النحوي ان عكرمة حدثه عن ابن عباس قال لما قدم النبي ﷺ المدينة كانوا من اخبث الناس كيلا فانزل الله سبحانه: ﴿ويل للمطففين﴾ [المطففين : ۱] فاحسنوا الكيل بعد ذلك .

باب : ناپ تول میں احتیاط

۲۲۲۳ : حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ طیبہ تشریف لائے تو یہاں کے لوگ ناپ تول میں سب سے برے تھے جب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری'' ہلاکت ہے ناپ تول میں کمی کرنے والوں کے لئے......'' تو اس کے بعد انہوں نے ناپ تول اچھا کر دیا۔

۳۶ : بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْغِشِّ

۲۲۲۴ : حدثنا هشام بن عمار ثنا سفيان عن العلاء بن عبد الرحمن عن ابيه عن ابي هريرة قال مر رسول الله ﷺ برجل يبيع طعاما فادخل يده فيه فاذا هو مغشوش فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ليس منا من غش .

باب : ملاوٹ سے ممانعت

۲۲۲۴ : حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ ایک اناج بیچنے والے مرد کے پاس سے گزرے۔ آپؐ نے ڈھیر میں ہاتھ ڈالا تو اس میں ملاوٹ کی گئی تھی تو اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: ملاوٹ کرنے والا ہم میں سے نہیں ہے۔

۲۲۲۵ : حدثنا ابوبكر بن ابي شيبة ثنا ابو نعيم ثنا يونس بن ابي اسحق عن ابي اسحق عن ابي داود عن ابي الحمراء قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم مر بجنبات رجل عنده طعام في وعاء فادخل يده فيه فقال لعلك غششت من غشنا فليس منا .

۲۲۲۵ : حضرت ابوالحمراءؓ فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھا رسول اللہ ﷺ ایک شخص کے پہلو کی جانب سے گزرے اس کے پاس برتن میں اناج تھا۔ آپؐ نے اس میں ہاتھ ڈالا پھر فرمایا: لگتا ہے تم دھوکہ دے رہے ہو (اچھا اناج اوپر اور معیوب نیچے) جو دھوکہ دے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

۳۷ : بَابُ النَّهْيِ عَنْ بَيْعِ الطَّعَامِ قَبْلَ مَالَمْ يُقْبَضْ

۲۲۲۶ : حدثنا سويد بن سعيد ثنا مالك بن انس عن نافع عن ابن عمر ان النبي ﷺ قال من ابتاع طعاما فلا يبعه حتى يستوفيه .

باب : اناج کے اپنے قبضہ میں آنے سے قبل آگے بیچنے سے ممانعت

۲۲۲۶ : حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو اناج خریدے تو آگے نہ بیچے یہاں تک کہ اس پر قبضہ کر لے۔

۲۲۲۷ : حدثنا عمران بن موسى الليثي ثنا حماد بن زيد ح وحدثنا بشر بن معاذ الضرير ثنا ابو عوانة وحماد بن زيد قالا

۲۲۲۷ : حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو اناج

ثنا عمرو بن دينار عن طاوس عن ابن عباس قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من ابتاع طعاما فلا يبعه حتى يستوفيه.

خریدے تو وہ آگے فروخت نہ کرے یہاں تک کہ اسے وصول کرلے۔

قال ابو عوانة في حديثه قال ابن عباس رضي الله تعالى عنهما واحسب كل شيء مثل الطعام.

حضرت ابوعوانہ کی روایت میں ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا میں سمجھتا ہوں کہ ہر چیز (کا حکم) اناج کی مانند ہے۔

۲۲۲۸ : حدثنا على محمد ثنا وكيع عن ابن ابى ليلى عن ابن الزبير عن جابر قال نهى رسول الله ﷺ عن بيع الطعام حتى يجرى فيه الصاعان صاع البائع وصاع المشترى.

۲۲۲۸: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اناج بیچنے سے منع فرمایا۔ یہاں تک کہ اس میں دو صاع جاری ہوں بیچنے والے کا ماپ تول اور خریدار کا ماپ تول۔

خلاصۃ الباب ☆ اس حدیث کی بناء پر جمہور ائمہ کا مذہب یہی ہے جب تک مشتری کیل وزن نہ دھرا لے اس وقت اس کے لئے مکیل یا وزنی چیز کو فروخت کرنا جائز نہیں (مکروہ تحریمی ہے)۔

حدیث: ۲۲۲۸ سے ثابت ہوا کہ قبضہ سے پہلے منقولہ اشیاء کی فروخت جائز نہیں یہی مذہب ہے احناف کا اور امام شافعی کا۔ امام مالکؒ کے نزدیک صرف غلہ قبضہ سے پہلے فروخت کرنا جائز نہیں باقی چیزیں جائز ہیں امام احمد کا مذہب شیخ شاہ ولی اللہ دہلوی نے یہی نقل کیا ہے۔

۳۸ : باب بيع المجازفة

باب : اندازے سے ڈھیر کی خرید و فروخت

۲۲۲۹ : حدثنا سهل ابن ابى سهل ثنا عبد الله بن نمير عن عبيد الله عن نافع عن ابن عمر قال كنا نشترى الطعام من الركبان جزافا فنهانا رسول الله ﷺ ان نبيعه حتى ننقله من مكانه.

۲۲۲۹ : حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں ہم سواروں سے غلہ خریدتے ڈھیر کے ڈھیر اندازے سے تو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں وہ غلہ اپنی جگہ سے منتقل کئے بغیر آگے فروخت کرنے سے منع فرمایا۔

۲۲۳۰ : حدثنا على بن ميمون الرقى ثنا عبد الله بن يزيد عن ابن لهيعة عن موسى بن وردان عن سعيد بن المسيب عن عثمان بن عفان قال كنت ابيع التمر فى السوق فاقول كلت فى وسقى هذا كذا فادفع اوساق التمر بكيله وآخذ شفى فدخلنى من ذلك شىء

۲۲۳۰: حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں بازار میں چھوہارے فروخت کرتا تھا میں کہتا میں نے اپنے اس ٹوکرے میں ماپ کر اتنے صاع ڈالے ہیں تو میں اسی حساب سے کھجور کے ٹوکرے دے دیتا اور اپنا حصہ لے لیتا پھر مجھے اس میں تردد ہوا تو میں نے اللہ کے

فَسَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم فقال اذا سَمَّيْتَ الْكَيْلَ فَكِلْهُ .

رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا۔ آپ نے فرمایا: جب تم کہو کہ اتنے صاع ہیں تو خریدار کے سامنے ماپو۔

۳۹ : بَابُ مَايُرْجٰى فِيْ كَيْلِ الطَّعَامِ مِنَ الْبَرَكَةِ

باب : اناج ماپنے میں برکت کی توقع

۲۲۳۱ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْيَحْصَبِيُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ الْمَازِنِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ كِيْلُوْا طَعَامَكُمْ يُبَارَكْ لَكُمْ فِيْهِ .

۲۲۳۱: حضرت عبداللہ بن بسر مازنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا اپنا اناج ماپ لیا کرو تمہارے لئے اس میں برکت ہو جائے گی۔

۲۲۳۲ : حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ كَثِيْرِ بْنِ دِيْنَارٍ الْحِمْصِيُّ ثَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيْدِ عَنْ بَحِيْرِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيْكَرِبَ عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ كِيْلُوْا طَعَامَكُمْ يُبَارَكْ لَكُمْ فِيْهِ .

۲۲۳۲: حضرت ابوایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنا اناج ماپ لیا کرو اس میں تمہارے لئے برکت ہو جائے گی۔

۴۰ : بَابُ الْاَسْوَاقِ وَدُخُوْلِهَا

باب : بازار اور اُن میں جانا

۲۲۳۳ : حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ ثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعِيْدٍ حَدَّثَنِيْ صَفْوَانُ بْنُ سُلَيْمٍ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدٌ وَعَلِيٌّ اَنْبَاَنَا الْحَسَنُ بْنُ اَبِي الْحَسَنِ الْبَرَّادُ اَنَّ الزُّبَيْرَ بْنَ الْمُنْذِرِ ابْنِ اَبِيْ اُسَيْدٍ السَّاعِدِيَّ حَدَّثَهُمَا اَنَّ اَبَاهُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَهُ عَنْ اَبِيْ اُسَيْدٍ اَنَّ اَبَا اُسَيْدٍ حَدَّثَهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ذَهَبَ اِلٰى سُوْقِ النَّبِيْطِ فَنَظَرَ اِلَيْهِ فَقَالَ لَيْسَ هٰذَا لَكُمْ بِسُوْقٍ ثُمَّ ذَهَبَ اِلٰى سُوْقٍ فَنَظَرَ اِلَيْهِ فَقَالَ لَيْسَ هٰذَا لَكُمْ بِسُوْقٍ ثُمَّ رَجَعَ اِلٰى هٰذَا السُّوْقِ فَطَافَ فِيْهِ ثُمَّ قَالَ هٰذَا سُوْقُكُمْ فَلَا يُنْتَقَصَنَّ وَلَا يُضْرَبَنَّ عَلَيْهِ خَرَاجٌ .

۲۲۳۳: حضرت ابواسید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ سوق النبیط (نامی بازار) میں گئے اور اس میں خریداری کو (حال) دیکھا تو فرمایا یہ بازار تمہارے لئے (موزوں نہیں) کیونکہ (یہاں دھوکہ بہت ہوتا ہے) پھر ایک اور بازار میں گئے اور وہاں بھی دیکھ بھال کی اور فرمایا: یہ بازار بھی تمہارے لئے (موزوں) نہیں پھر اس بازار میں آئے اور چکر لگایا پھر فرمایا یہ ہے تمہارا بازار (یہاں خرید و فروخت کرو) یہاں لین دین میں کمی نہ کی جائے گی اور اس پر محصول مقرر نہ کیا جائے گا۔

۲۲۳۴ : حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُسْتَمِرِّ الْعُرُوْقِيُّ ثَنَا اَبِيْ ثَنَا عِيْسَى بْنُ مَيْمُوْنٍ ثَنَا عَوْنٌ الْعُقَيْلِيُّ عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ

۲۲۳۴: حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد

عَنْ سَلْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ مَنْ غَدَا اِلٰى صَلٰوةِ الصُّبْحِ غَدَا بِرَايَةِ الْاِيْمَانِ وَمَنْ غَدَا اِلَى السُّوْقِ غَدَا بِرَايَةِ اِبْلِيْسَ .

فرماتے سنا: جو صبح نماز کے لئے آیا اس نے ایمان کا جھنڈا اٹھایا اور جو صبح بازار کی طرف گیا اس نے ابلیس کا جھنڈا اٹھایا۔

۲۲۳۵ : حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ الضَّرِيْرُ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ مَوْلٰى آلِ الزُّبَيْرِ عَنْ سَالِمِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ حِيْنَ يَدْخُلُ السُّوْقَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ كُلُّهٗ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ اَلْفَ اَلْفِ حَسَنَةٍ وَمَحَا عَنْهُ اَلْفَ اَلْفِ سَيِّئَةٍ وَبَنٰى لَهٗ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ .

۲۲۳۵ : حضرت عمر بن خطابؓ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: جو بازار میں داخل ہوتے ہوئے یہ دعا پڑھے: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ كُلُّهٗ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے دس لاکھ نیکیاں لکھیں گے اور اس کے دس لاکھ گناہ معاف فرما دیں گے اور جنت میں اس کے لئے ایک محل تعمیر کروائیں گے۔

خلاصۃ الباب ☆ اس حدیث سے ثابت ہوا کہ مسجدیں اللہ تعالیٰ کو بہت محبوب ہیں بشرطیکہ ان مساجد میں شریعت کے خلاف امور کا ارتکاب نہ ہوتا ہو۔ ایسی مساجد جہاں شریعت کے موافق احکام ادا ہوتے ہیں ان ہی میں جانے کا ثواب ہے اور وہی خیر البقاع ہیں بازار تو دنیا کے کاموں کے لئے ہیں صبح سویرے پہلے تو مسجد ہی میں جانا چاہئے جو شخص مسجد کے بجائے بازار گیا وہ تو شیطان کا ساتھی ہے اور اس کا جھنڈا اٹھایا۔

بازار اللہ عزوجل کی یاد سے غفلت اور دنیا میں مشغول ہونے کی جگہ ہے اس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا بہت اجر عظیم کا باعث ہوا۔ (علوی)

حضرت ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے ارشاد فرمایا: ((احب البلاد الی اللہ مساجدها وابغض البلاد الی اللہ اسواقها)). [صحیح مسلم] ''زیادہ محبوب مکانوں شہروں کے طرف اللہ کی مسجدیں ہیں اور بہت مبغوض مکانوں شہروں کی طرف اللہ کے بازار ہیں۔'' صحیح مسلم ہی میں ابو ہریرہؓ سے ایک اور روایت ہے کہ: ''جو کوئی دن کے اوّل مسجد کی طرف جائے (اور) آخر وقت میں بھی اللہ اس کے لیے مہمانی کرنا لازم ہے بہشت میں......'' (ابو معاذ)

۴۱ : بَابُ مَا يُرْجٰى مِنَ الْبَرَكَةِ فِي الْبُكُوْرِ

باب : صبح کے وقت میں متوقع برکت

۲۲۳۶ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ حَدِيْدٍ عَنْ صَخْرٍ الْغَامِدِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لِاُمَّتِيْ فِيْ

۲۲۳۶ : حضرت صخر غامدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اللہ میری اُمت کو صبح میں برکت دیجئے۔ فرمایا کہ جب آپ صلی

بُكُورِهَا.

قَالَ وَكَانَ اِذَا بَعَثَ سَرِيَّةً اَوْ جَيْشًا بَعَثَهُمْ فِيْ اَوَّلِ النَّهَارِ.

قَالَ وَكَانَ صَخْرٌ رَجُلًا تَاجِرًا فَكَانَ يَبْعَثُ تِجَارَتَ فِيْ اَوَّلِ النَّهَارِ فَاَثْرٰى وَكَثُرَ مَالُهُ.

اللہ علیہ وسلم نے کوئی چھوٹا یا بڑا لشکر روانہ فرمانا ہوتا تو شروع دن میں روانہ فرماتے ۔ راوی کہتے ہیں حضرت صخرؓ مرد تاجر تھے تو وہ اپنے تجارتی قافلے شروع دن میں روانہ کرتے تو وہ بہت مالدار ہوئے اوران کا مال بہت بڑھ گیا۔

۲۲۳۷ : حَدَّثَنَا اَبُوْ مَرْوَانَ مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْعُثْمَانِيُّ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَيْمُوْنِ الْمَدَنِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي الزِّنَادِ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لِاُمَّتِيْ فِيْ بُكُوْرِهَا يَوْمَ الْخَمِيْسِ.

۲۲۳۷ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے اللہ! میری اُمت کو جمعرات کی صبح میں برکت دیجئے۔

۲۲۳۸ : حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ كَاسِبٍ ثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ الْجُدْعَانِيِّ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لِاُمَّتِيْ فِيْ بُكُوْرِهَا.

۲۲۳۸ : حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے اللہ میری اُمت کو صبح کے وقت میں برکت دے دیجئے۔

خلاصۃ الباب ☆ اس سے معلوم ہوا کہ صبح کی نماز کے بعد ہی لینے دینے کے کاموں میں مشغول ہونا اور تجارت وکاروبار کرنا برکت کا ذریعہ ہے۔

۴۲ : بَابُ بَيْعِ الْمُصَرَّاةِ

باب : مصراۃ[1] کی بیع

۲۲۳۹ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا ثَنَا اَبُوْ سَلَمَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنِ ابْتَاعَ مُصَرَّاةً فَهُوَ بِالْخِيَارِ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ فَاِنْ رَدَّهَا رَدَّ مَعَهَا مِنْ تَمْرٍ لَا سَمْرَاءَ يَعْنِي الْحِنْطَةَ.

۲۲۳۹ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے مصراۃ جانور خریدا اسے تین روز تک اختیار ہے اگر واپس کرے تو اس کے ساتھ کھجور بھی دے گندم ضروری نہیں۔

۲۲۴۰ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ ابْنِ اَبِي الشَّوَارِبِ ثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ ثَنَا صَدَقَةُ بْنُ سَعِيْدٍ الْحَنَفِيُّ ثَنَا جُمَيْعُ بْنُ عُمَيْرٍ التَّيْمِيُّ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ عُمَرَ

۲۲۴۰ : حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے لوگو جو مصراۃ بیچے تو خریدار کو تین روز

[1] مصراۃ: وہ جانور جس کا دودھ دو تین روز نہ دوہیں تا کہ تھن بھرے ہوئے معلوم ہوں اور خریدار زیادہ دام دینے پر آمادہ ہو جائے۔

(عبدالرشید)

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَا أَيُّهَا النَّاسُ مَنْ بَاعَ مُحَفَّلَةً فَهُوَ بِالْخِيَارِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَإِنْ رَدَّهَا رَدَّ مَعَهَا مِثْلَيْ لَبَنِهَا (أَوْقَالَ) مِثْلَ لَبَنِهَا قَمْحًا.

تک اختیار ہے اگر وہ جانور واپس کرے تو اس کے ساتھ اس کے دودھ سے دوگنا یا دودھ کے برابر گیہوں دے۔

۲۲۴۱ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ثَنَا وَكِيعٌ ثَنَا الْمَسْعُودِيُّ عَنْ جَابِرٍ عَنْ أَبِي الضُّحَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّهُ قَالَ أَشْهَدُ عَلَى الصَّادِقِ الْمَصْدُوقِ أَبِي الْقَاسِمِ ﷺ أَنَّهُ حَدَّثَنَا قَالَ بَيْعُ الْمُحَفَّلَاتِ خِلَابَةٌ وَلَا تَحِلُّ الْخِلَابَةُ لِمُسْلِمٍ.

۲۲۴۱ : حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں گواہی دیتا ہوں کہ صادق مصدوق ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں فرمایا : مصراۃ جانوروں کو بیچنا دھوکا ہے اور مسلمان کے لئے دھوکہ حلال نہیں۔

خلاصۃ الباب ☆ مصراۃ اُسے کہتے ہیں جس بکری یا گائے بھینس کا دودھ تین روز تک نہ دوھا جائے تاکہ خریدار سمجھے کہ اس کا دودھ زیادہ ہے۔ اس فعل سے منع کیا گیا اگر کسی نے ایسی بیع کی پھر مشتری اس جانور کو واپس کرتا ہے تو اس بارے میں اختلاف ہے۔

۴۳ : بَابُ الْخَرَاجِ بِالضَّمَانِ

باب : نفع ضمان کے ساتھ مربوط ہے

۲۲۴۲ : حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيعٌ عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ مُخْلَدِ بْنِ خُفَافِ بْنِ إِيْمَاءَ ابْنِ رَحَضَةَ الْغِفَارِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَضَى أَنَّ خَرَاجَ الْعَبْدِ بِضَمَانِهِ.

۲۲۴۲ : حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فیصلہ صادر فرمایا کہ غلام کی کمائی اس کے ضمان کے ساتھ مربوط ہے۔

۲۲۴۳ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ الزَّنْجِيُّ ثَنَا هِشَامُ ابْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَجُلًا اشْتَرَى عَبْدًا فَاسْتَغَلَّهُ ثُمَّ وَجَدَ بِهِ عَيْبًا فَرَدَّهُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللَّهِ إِنَّهُ قَدِ اسْتَغَلَّ غُلَامِي فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ الْخَرَاجُ بِالضَّمَانِ.

۲۲۴۳ : حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ ایک مرد نے غلام خریدا اسے کام میں لگایا پھر اس میں عیب دیکھا تو واپس کر دیا۔ فروخت کنندہ نے عرض کی اے اللہ کے رسول اس نے میرے غلام کو کام میں لگا کر فائدہ اٹھایا تو اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: نفع ضمان کے ساتھ مربوط ہے۔

۴۴ : بَابُ عُهْدَةِ الرَّقِيقِ

باب : غلام کو واپس کرنے کا اختیار

۲۲۴۴ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ نُمَيْرٍ ثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عُهْدَةُ الرَّقِيقِ

۲۲۴۴ : حضرت سمرۃ بن جندب رضی اللہ عنہ تعالیٰ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا : غلام کو واپس کرنے کا اختیار تین روز

ثلاثۃ ایام .

تک ہے۔

۲۲۴۵ : حدثنا عمرو بن رافع ثنا ھشیم عن یونس بن عبید عن الحسن عن عقبۃ بن عامر ان رسول اللہ ﷺ قال لا عھدۃ بعد اربع .

۲۲۴۵: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: چار یوم تک (بائع کی) کوئی ذمہ داری نہیں۔

۴۵ : بَابُ مَنْ بَاعَ عَيْبًا فَلْيُبَيِّنْهُ

باب : معیوب چیز بیچتے وقت عیب ظاہر کر دینا

۲۲۴۶ : حدثنا محمد بن بشار ثنا وھب بن جریر ثنا ابی سمعت یحیی ابن ایوب یحدث عن یزید ابن ابی حبیب عن عبد الرحمن بن شماسۃ عن عقبۃ بن عامر قال سمعت رسول اللہ ﷺ یقول المسلم اخو المسلم ولا یحل لمسلم باع من اخیہ بیعا فیہ عیب الا بینہ لہ .

۲۲۴۶: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا: مسلمان مسلمان کا بھائی ہے اور کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں کہ اپنے بھائی کے ہاتھ معیوب چیز فروخت کرے الا یہ کہ اس کے سامنے عیب ظاہر کر دے۔

۲۲۴۷ : حدثنا عبد الوھاب بن الضحاک ثنا بقیۃ بن الولید عن معاویۃ بن یحیی عن مکحول وسلیمان بن موسی عن واثلۃ بن الاسقع قال سمعت رسول اللہ ﷺ یقول من باع عیبا لم یبینہ لم یزل فی مقت اللہ ولم تزل الملائکۃ تلعنہ .

۲۲۴۷: حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا: جس نے عیب دار چیز عیب ظاہر کئے بغیر فروخت کی وہ مسلسل اللہ کی ناراضگی میں رہے گا اور فرشتے مسلسل اس پر لعنت کرتے رہیں گے۔

خلاصۃ الباب ☆ جب بائع عیب بیان کر دے پھر مشتری اس کو خریدے تو اب پھیرنے کا اختیار نہ ہوگا اگر بائع عیب بیان نہ کرے تو خیار عیب مشتری کے لئے ثابت ہوتا ہے۔

۴۶ : بَابُ النَّهْيِ عَنِ التَّفْرِيقِ بَيْنَ السَّبْيِ

باب : (رشتہ دار) قیدیوں میں تفریق سے ممانعت

۲۲۴۸ : حدثنا علی بن محمد و محمد بن اسماعیل قالا ثنا وکیع ثنا سفیان عن جابر عن القاسم بن عبد الرحمن عن ابیہ عن عبد اللہ ابن مسعود قال کان النبی ﷺ اذا اوتی بالسبی اعطی اھل البیت جمیعا کراھیۃ ان یفرق بینھم

۲۲۴۸ : حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب قیدی لائے جاتے تو آپ ایک گھرانہ اکٹھا ہی عطا فرما دیتے اس لئے کہ آپ کو یہ پسند نہ تھا کہ ان میں جدائی کرا دیں۔

۲۲۴۹ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا عَفَّانُ عَنْ حَمَّادٍ اَنْبَانَا الْحَجَّاجُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مَيْمُوْنِ بْنِ اَبِىْ شَبِيْبٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ وَهَبَ لِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ غُلَامَيْنِ اَخَوَيْنِ فَبِعْتُ اَحَدَهُمَا فَقَالَ مَا فَعَلَ الْغُلَامَانِ قُلْتُ بِعْتُ اَحَدَهُمَا قَالَ رُدَّهُ.

۲۲۴۹ : حضرت علی کرمؓ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دو غلام عطا فرمائے وہ آپس میں بھائی تھے میں نے ایک بیچ دیا۔ آپؐ نے فرمایا: دونوں غلاموں کا کیا ہوا؟ میں نے عرض کیا ان میں سے ایک میں نے فروخت کر دیا۔ فرمایا اسے واپس لے لو۔

۲۲۵۰ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ الْهَيَّاجِ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى اَنْبَانَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ عَنْ طَلِيْقِ بْنِ عِمْرَانَ عَنْ اَبِىْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِىْ مُوْسٰى قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الْوَالِدَةِ وَوَلَدِهَا وَبَيْنَ الْاَخِ وَبَيْنَ اَخِيْهِ.

۲۲۵۰ : حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی اس شخص پر جو ماں اور اولاد کے درمیان اور بھائی بھائی کے درمیان تفریق کرے۔

خلاصۃ الباب ☆ محارم غلاموں اور باندیوں میں تفریق کے بارے میں حنفیہ فرماتے ہیں کہ اگر ایک بڑا ہے دوسرا چھوٹا تو ان میں تفریق جائز نہیں۔ شافعیہ کا مسلک یہی ہے البتہ امام احمد فرماتے ہیں چاہے بڑے ہوں ان میں تفریق یعنی جدائی کرنا جائز نہیں۔

۴۷ : بَابُ شِرَاءِ الرَّقِيْقِ

باب : غلام کو خرید لینا

۲۲۵۱ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا عَبَّادُ بْنُ لَيْثٍ صَاحِبُ الْكَرَابِيْسِيِّ ثَنَا عَبْدُ الْمَجِيْدِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ قَالَ لِىَ الْعَدَّاءُ بْنُ خَالِدِ بْنِ هَوْذَةَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَلَا نُقْرِئُكَ كِتَابًا كَتَبَهُ لِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْتُ بَلٰى فَاَخْرَجَ لِىْ كِتَابًا فَاِذَا فِيْهِ هٰذَا مَا اشْتَرَى الْعَدَّاءُ بْنُ خَالِدِ بْنِ هَوْذَةَ مِنْ مُحَمَّدٍ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرٰى مِنْهُ عَبْدًا اَوْاَمَةً لَادَاءَ وَلَا غَائِلَةَ وَلَا خِبْثَةَ بَيْعَ الْمُسْلِمِ لِلْمُسْلِمِ.

۲۲۵۱: حضرت عبدالمجید بن وہب فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت عداء بن خالد بن ہوذہؓ نے فرمایا: میں تمہیں وہ مکتوب نہ پڑھاؤں جو رسول اللہؐ نے میرے لئے تحریر فرمایا؟ میں نے کہا: کیوں نہیں ضرور پڑھایئے۔ انہوں نے ایک مکتوب نکال کر مجھے دیا۔ اس میں تھا: یہ وہ ہے جو عداء بن خالد نے محمد رسول اللہؐ سے خریدا۔ ان سے ایک غلام خریدا یا (لکھا تھا) ایک لونڈی خریدی اس میں نہ کوئی بیماری ہے نہ چوری کا مال ہے نہ حرام مال۔ مسلمان کی بیع مسلمان سے ہے۔

۲۲۵۲ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ ثَنَا اَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اشْتَرٰى اَحَدُكُمُ الْجَارِيَةَ فَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْئَلُكَ خَيْرَهَا

۲۲۵۲ : حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسولؐ نے فرمایا: جب تم میں کوئی باندی خریدے تو یہ دعا مانگے: ''اے اللہ! میں آپ سے سوال کرتا ہوں اسکی بھلائی کی اور اسکی سرشت میں جو بھلائی آپ نے رکھی اسکا

وخیر ما جبلتها علیہ واعوذبک من شرّھا وشرّ ما جبلتھا علیہ ولیدع بالبرکۃ واذا اشتری احدکم بعیرا فلیاخذ بذروۃ سنامہ ولیدع بالبرکۃ ولیقل مثل ذلک ۔

اور آپ کی پناہ مانگتا ہوں اسکے شر سے اور اسکی سرشت میں جو شر آپ نے رکھا اس سے' اور برکت کی دعا مانگے اور جب تم میں سے کوئی اونٹ خریدے تو اسکی کوہان بالائی حصہ سے پکڑ کر برکت کی دعا مانگے اور یہ مذکورہ دعا بھی مانگے ۔

۴۸ : بَابُ الصَّرْفِ وَمَا لَا يَجُوْزُ مُتَفَاضِلًا يَدًا بِيَدٍ

باب : بیع صرف اور ان چیزوں کا بیان جنہیں نقد بھی کم وبیش بیچنا درست نہیں

۲۲۵۳ : حدثنا ابو بکر بن ابی شیبۃ وعلیّ بن محمّد وھشام بن عمّار ونصر بن علیّ ومحمّد بن الصّبّاح قالوا ثنا سفیان بن عیینۃ عن الزّھریّ عن مالک ابن اوس ابن الحدثان النّصریّ قال سمعت عمر بن الخطّاب یقول قال رسول اللّٰہ ﷺ الذّھب بالذّھب ربًا الّا ھاء وھاء والبرّ بالبرّ والشّعیر بالشّعیر ربًا الّا ھاء وھاء والتّمر بالتّمر ربًا الّا ھاء وھاء ۔

۲۲۵۳ : امیر المؤمنین سیدنا عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا : سونا' سونے کے عوض سود ہے مگر ہاتھوں ہاتھ بیچا جائے تو سود نہیں اور گندم' گندم کے عوض اور جو' جو کے عوض سود ہے الا یہ کہ ہاتھوں ہاتھ ہو اور کھجور کھجور کے عوض سود ہے الا یہ کہ ہاتھوں ہاتھ ہو۔

۲۲۵۴ : حدثنا حمید بن مسعدۃ ثنا یزید بن زریع ح حدّثنا محمّد بن خالد بن خداش ثنا اسماعیل بن علیّۃ قالا ثنا سلمۃ بن علقمۃ التّیمیّ ثنا محمّد بن سیرین انّ مسلم بن یسار وعبد اللّٰہ بن عبید حدّثاہ قالا جمع المنزل بین عبادۃ بن الصّامت ومعاویۃ امّا فی کنیسۃ وامّا فی بیعۃ فحدّثھم عبادۃ بن الصّامت رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ فقال نھانا رسول اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم عن بیع الورق بالورق والذّھب بالذّھب والبرّ بالبرّ والشّعیر بالشّعیر والتّمر بالتّمر قال احدھما والملح بالملح ولم یقلہ الآخر وامرنا ان نبیع البرّ بالشّعیر والشّعیر بالبرّ یدًا بید کیف شئنا ۔

۲۲۵۴ : حضرت مسلم بن یسار اور عبداللہ بن عبید سے روایت ہے کہ حضرت عبادہ بن صامتؓ اور حضرت معاویہؓ یہودیوں یا عیسائیوں کے گرجے میں جمع ہوئے تو حضرت عبادہؓ نے حدیث بیان کی فرمایا اللہ کے رسول ﷺ نے ہمیں چاندی کو چاندی کے عوض اور سونے کو سونے کے عوض اور گندم کو گندم کے عوض اور جو کو جو کے عوض اور چھوہارے کو چھوہارے کے عوض فروخت کرنے سے منع فرمایا۔ ایک راوی نے یہ بھی کہا کہ اور نمک کو نمک' دوسرے سے نمک کا تذکرہ نہیں کیا اور ہمیں حکم دیا کہ گندم جو کے عوض اور جو گندم کے عوض نقد در نقد جیسے چاہیں (کمی بیشی کے ساتھ بیچیں)۔

۲۲۵۵ : حدثنا ابوبکر بن ابی شیبۃ ثنا یعلی بن عبید ثنا

۲۲۵۵ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

فضیل بن غزوان عن ابن ابی نعم عن ابی ھریرۃ عن النبی ﷺ قال الفضۃ بالفضۃ والذھب بالذھب والشعیر بالشعیر والحنطۃ بالحنطۃ مثلا بمثل .

کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: چاندی کے بدلے چاندی اور سونے کے بدلے سونا اور جو کے بدلے جو اور گندم کے بدلے گندم برابر برابر بیچا کرو۔

۲۲۵۶ : حدثنا ابو کریب ثنا عبدۃ ابن سلیمان عن محمد بن عمرو عن ابی سلمۃ عن ابی سعید قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یرزقنا تمرا من تمر الجمع فنستبدل بہ تمرا ھو اطیب منہ ونزید فی السعر فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یصلح صاع تمر بصاعین ولا درھم بدرھمین والدرھم بالدرھم والدینار بالدینار ولا فضل بینھما الا وزنا .

۲۲۵۶ : حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں کھجور دیتے ہم اس کے بدلہ میں اچھی کھجور لے لیتے اور اپنی کھجور کچھ زیادہ دے دیتے تو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک صاع کھجور دو صاع کے عوض بیچنا درست نہیں اور ایک درہم ایک درہم کے عوض ایک اشرفی ایک اشرفی کے عوض جن کا وزن برابر ہو کسی طرف بھی زیادہ ہو بیچنا درست ہے۔

خلاصۃ الباب ☆ یہ احادیث ربوا (سود) کی حرمت کے بارے میں ہیں ربوا لغت میں مطلق زیادتی کو کہتے ہیں۔ شریعت میں ربوا مال کی اس زیادتی کو کہتے ہیں جو معاوضہ مال میں بلاعوض ہو یعنی دو ہم جنس چیزوں میں سے ایک کا دوسرے پر بمعیار شرعی زائد ہونا ربوا کہلاتا ہے۔ معیار شرعی سے مراد کیل اور وزن ہے نفس ربوا کی حرمت تو آیت: ﴿وحرم الربوا و لا تاکلوا الربوا﴾ سے ثابت ہے جس میں کوئی شک وشبہ نہیں لیکن آیت میں انتہائی اجمال ہے اس وجہ سے جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو تشفی نہ ہوئی اور انہوں نے السھم بین لنا بیانا شافیا سے مستجاب درخواست پیش کی تو زبانِ نبوت پر یہ کلمات شافیہ جاری ہوئے یہ جو ان احادیث میں مذکور ہیں باقی کتب حدیث میں بھی تقریباً سولہ صحابہ کرامؓ سے مروی ہے۔ اب اہل ظاہر تو ربوا کا دائرہ صرف انہی مذکورہ اشیاء تک محدود رکھتے ہیں لیکن علماء مجتہدین رحمہم اللہ کا اس پر اتفاق ہے کہ ان چھ چیزوں کے علاوہ دیگر اشیاء میں بھی ربوا ہو سکتا ہے جن کا حکم ان پر قیاس کر کے نکالا جائے گا اور اس پر بھی اتفاق ہے کہ ماخذ علت یہی حدیث ہے لیکن معیار حرمت اور علت ممانعت میں آراء مختلف ہیں۔ امام شافعی کے قول جدید میں گندم جو کھجور اور نمک میں طعم (کھانا) اور سونے چاندی سے ثمنیت اور دوسرا وصف جنس کا متحد ہونا علت قرار دیا ہے چونکہ چونہ وغیرہ میں یہ دونوں علتیں نہیں پائی جاتیں اس لئے شوافع کے یہاں اس میں کمی بیشی جائز ہوگی۔ امام مالک نے گندم، جو، کھجور، نمک میں غذائیت اور باقی اشیاء میں ذخیرہ کرنا علت مانی ہے۔ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے ان اشیاء کے مقابلہ سے اتحاد جنس اور مماثلت سے قدر معہود یعنی کیلی یا وزنی ہونا حرمت ربوا کی علت نکالی ہے۔ امام صاحب فرماتے ہیں کہ حدیث مذکور میں چھ اشیاء کو بطور مثال ذکر کر کے ایک قاعدہ کلیہ کی طرف اشارہ ہے اس واسطے سونا چاندی وزنی ہیں باقی اشیاء مکیلی ہیں تو گویا یوں ارشادِ نبوی ہوا کہ ہر کیلی اور موزونی چیز میں مماثلت ضروری ہے اور مماثلت دو اعتبار سے ہوتی ہے صورتاً اور معنیً۔

۴۹ : بَابُ مَنْ قَالَ لَارِبَا اِلَّا فِي النَّسِيئَةِ

باب : ان لوگوں کی دلیل جو کہتے ہیں کہ سود اُدھار ہی میں ہے

۲۲۵۷ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ ثنا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ الدِّرْهَمُ بِالدِّرْهَمِ وَالدِّيْنَارُ بِالدِّيْنَارِ فَقُلْتُ اِنِّيْ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ غَيْرَ ذٰلِكَ قَالَ اَمَا اِنِّيْ لَقِيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا فَقُلْتُ اَخْبِرْنِيْ عَنْ هٰذَا الَّذِيْ تَقُوْلُ فِي الصَّرْفِ اَشَيْءٌ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُوْلِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْءٌ وَجَدْتَهُ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ فَقَالَ مَا وَجَدْتُهُ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ وَلَا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَلٰكِنْ اَخْبَرَنِيْ اُسَامَةُ ابْنُ زَيْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا الرِّبَا فِي النَّسِيئَةِ .

۲۲۵۷ : حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں میں نے ابو سعید خدریؓ کو یہ فرماتے سنا : درم درم کے عوض اشرفی اشرفی کے عوض بیچنا جائز ہے ۔ میں نے کہا میں نے ابن عباسؓ سے کچھ اور بات سنی ہے تو ابو سعید خدریؓ نے کہا : سنو! میں ابن عباسؓ سے ملا اور میں نے ان سے کہا کہ یہ جو آپ بیع صرف کے متعلق کہتے ہیں اسکے متعلق بتایئے ۔ آپ نے اللہ کے رسولؐ سے کچھ سنا ہے یا اللہ کی کتاب میں غور کر کے سمجھا ہے کہنے لگے یہ مسئلہ نہ میں نے اللہ کی کتاب میں غور کر کے سمجھا نہ خود اللہ کے رسولؐ سے سنا البتہ (حضرت) اسامہ بن زیدؓ نے مجھے بتایا کہ اللہ کے رسولؐ نے فرمایا : سود ادھار میں ہی ہے ۔

۲۲۵۸ : حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ اَنْبَانَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ ابْنِ عَلِيِّ الرَّبْعِيِّ عَنْ اَبِي الْجَوْزَاءِ قَالَ سَمِعْتُهُ يَاْمُرُ بِالصَّرْفِ يَعْنِي ابْنَ عَبَّاسٍ وَيُحَدِّثُ ذٰلِكَ عَنْهُ ثُمَّ بَلَغَنِيْ اَنَّهُ رَجَعَ عَنْ ذٰلِكَ فَلَقِيْتُهُ بِمَكَّةَ فَقُلْتُ اِنَّهُ بَلَغَنِيْ اَنَّكَ رَجَعْتَ قَالَ نَعَمْ اِنَّمَا كَانَ ذٰلِكَ رَاْيًا مِنِّيْ وَهٰذَا اَبُوْ سَعِيْدٍ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ نَهٰى عَنِ الصَّرْفِ .

۲۲۵۸ : حضرت ابوالجوزاء فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباسؓ کو سنا کہ صرف کو جائز قرار دیتے ہیں پھر مجھے معلوم ہوا کہ انہوں نے اس سے رجوع کر لیا ہے میں مکہ میں ان سے ملا اور کہا مجھے معلوم ہوا کہ آپ نے رجوع کر لیا ہے ۔ فرمانے لگے جی ہاں یہ میری رائے تھی اور ان ابو سعید نے مجھے اللہ کے رسول ﷺ کی حدیث سنائی کہ آپ نے صرف سے منع فرمایا (جب برابر برابر یا نقد درنقد نہ ہو) ۔

خلاصۃ الباب ☆ ان احادیث سے سود والی اشیاء میں اُدھار کا حرام ہونا ثابت ہوا ۔

۵۰ : بَابُ صَرْفِ الذَّهَبِ بِالْوَرِقِ

باب : سونے کو چاندی کے بدلہ فروخت کرنا

۲۲۵۹ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثنا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ سَمِعَ مَالِكَ بْنَ اَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ يَقُوْلُ

۲۲۵۹ : حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : سونے کو چاندی کے

سَمِعْتُ عُمَرَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عُمَرَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الذَّهَبُ بِالْوَرِقِ رِبًا اِلَّاهَاءَ وَهَاءَ.

قَالَ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ سَمِعْتُ سُفْيَانَ يَقُوْلُ الذَّهَبُ بِالْوَرِقِ احْفَظُوْا.

عوض فروخت کرنا سود ہے الّا یہ کہ نقد درنقد ہو ابوبکر بن شیبہ فرماتے ہیں کہ میں نے امام سفیان کو یہ کہتے سنا یاد رکھنا سونے کو چاندی کے عوض فرمایا ہے (یعنی اختلاف جنس کے باوجود ادھار کو سود فرمایا ہے)۔

۲۲۶۰ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ اَنْبَانَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ قَالَ اَقْبَلْتُ اَقُوْلُ مَنْ يَصْطَرِفُ الدَّرَاهِمَ فَقَالَ طَلْحَةُ ابْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ وَهُوَ عِنْدَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَرِنَا ذَهَبَكَ ثُمَّ ائْتِنَا اِذَا جَاءَ خَازِنُنَا نُعْطِكَ وَرِقَكَ.

فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ كَلَّا وَاللّٰهِ لَتُعْطِيَنَّهُ وَرِقَهُ اَوْ لَتَرُدَّنَّ اِلَيْهِ ذَهَبَهُ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْوَرِقُ بِالذَّهَبِ رِبًا اِلَّا هَاءَ وَهَاءَ.

۲۲۶۰ : حضرت مالک بن اوس بن حدثان کہتے ہیں میں یہ کہتا ہوا آیا کہ کون دراہم کی بیع صرف کرے گا طلحہ بن عبید اللہ حضرت عمر بن خطابؓ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہنے لگے اپنا سونا ہمیں دکھاؤ پھر ٹھہر کر آنا جب ہمارا خزانچی آئے گا تو ہم دراہم دے دیں گے۔

اس پر حضرت عمرؓ نے فرمایا: ہرگز نہیں بخدا یا تم اس کو چاندی ابھی دو یا اس کا سونا اسے واپس کر دو اس لئے کہ اللہ کے رسولؐ نے فرمایا: چاندی سونے کے عوض فروخت کرنا سود ہے الّا یہ کہ نقد درنقد ہو۔

۲۲۶۱ : حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحٰقَ الشَّافِعِيُّ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْعَبَّاسِ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ اَبِيْهِ الْعَبَّاسِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ شَافِعٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الدِّيْنَارُ بِالدِّيْنَارِ وَالدِّرْهَمُ بِالدِّرْهَمِ لَا فَضْلَ بَيْنَهُمَا فَمَنْ كَانَتْ لَهُ حَاجَةٌ بِوَرِقٍ فَلْيَصْطَرِفْهَا بِذَهَبٍ وَمَنْ كَانَتْ لَهُ حَاجَةٌ بِذَهَبٍ فَلْيَصْطَرِفْهَا بِالْوَرِقِ وَالصَّرْفُ هَاءَ وَهَاءَ.

۲۲۶۱ : حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اشرفی اشرفی کے عوض اور درم درم کے عوض بیچو تو ان میں کمی بیشی نہ ہو جس کو چاندی کی ضرورت ہو وہ اس کو سونے کے عوض اور جس کو سونے کی ضرورت ہو وہ اس کو چاندی کے عوض لے لے اور بیع تو صرف ہاتھوں ہاتھ ہونا ضروری ہے۔

۵۱ : بَابُ اقْتِضَاءِ الذَّهَبِ مِنَ الْوَرِقِ وَالْوَرِقِ مِنَ الذَّهَبِ

باب : چاندی کے عوض سونا اور سونے کے عوض چاندی لینا

۲۲۶۲ : حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ ابْنِ حَبِيْبٍ وَسُفْيَانُ بْنُ وَكِيْعٍ وَمُحَمَّدُ ابْنُ عُبَيْدِ بْنِ ثَعْلَبَةَ الْحِمَّانِيُّ قَالُوْا حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عُبَيْدٍ الطَّنَافِسِيُّ ثَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ اَوْ سِمَاكٌ

۲۲۶۲ : حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں اونٹ فروخت کیا کرتا تھا تو میں چاندی (جو قیمت میں طے ہوتی) کے عوض سونا اور کبھی سونا (جو قیمت میں طے

ولا اعلمهٗ الّا سماكًا عن سعيد بن جبير عن ابن عمر قال كُنتُ ابيعُ الابل فكنتُ آخذ الذهب من الفضة والفضة من الذهب والدنانير من الدراهم والدراهم من الدنانير فسألتُ النبيّ ﷺ فقال اذا اخذتَ احدهما واعطيت الآخر فلا تفارق صاحبك وبينك وبينه لبسٌ

حدثنا يحيى بن حكيم ثنا يعقوب ابن اسحق انبانا حماد بن سلمة عن سماك بن حرب عن سعيد بن جبير عن ابن عمر عن النبي ﷺ نحوهٗ.

ہوتا اس کے) عوض چاندی اور دراہم کے عوض اشرفیاں اور اشرفیوں کے عوض دراہم لے لیتا تھا پھر میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تو آپ نے فرمایا: جب سونا چاندی میں سے ایک چیز لو اور دوسری دو تو اپنے ساتھی سے ایسی حالت میں جدا نہ ہو کہ تمہارے درمیان کچھ کھٹک اور اشتباہ ہو (بلکہ معاملہ بالکل صاف کر کے اور حساب بے باق کر کے جدا ہو)۔

دوسری سند سے یہی مضمون مروی ہے۔

۵۲ : بَابُ النَّهْيِ عَنْ كَسْرِ الدَّرَاهِمِ وَالدَّنَانِيرِ

باب : دراہم اور اشرفیاں توڑنے سے ممانعت

۲۲۶۳ : حدثنا ابو بكر بن ابى شيبة وسويد بن سعيد وهارون ابن اسحق قالوا انبانا المعتمر بن سليمان عن محمد بن فضاء عن ابيه عن علقمة بن عبد الله عن ابيه قال نهى رسول الله عن كسر سكة المسلمين الجائزة بينهم الا من باس.

۲۲۶۳ : حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمان کا رائج سکہ توڑنے سے منع فرمایا الا یہ کہ مجبوری ہو۔

۵۳ : بَابُ بَيْعِ الرُّطَبِ بِالتَّمْرِ

باب : تازہ کھجور چھوہارے کے عوض بیچنا

۲۲۶۴ : حدثنا على بن محمد ثنا وكيع واسحق بن سليمان قال ثنا مالك بن انس عن عبد الله بن يزيد مولى الاسود بن سفيان ان زيدا ابا عياش مولى لبنى زهرة اخبره انه سال سعد بن ابى وقاص رضى الله تعالى عنه عن اشتراء البيضاء بالسلت فقال له سعد ايهما افضل قال البيضاء فنهانى عنه وقال انى سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم سئل عن اشتراء الرطب بالتمر فقال اينقص الرطب اذا يبس قالوا نعم فنهى عن ذلك.

۲۲۶۴ : حضرت ابوعیاش زید نے سعد بن ابی وقاصؓ سے پوچھا کہ سفید گیہوں جو کے عوض خریدنا کیسا ہے؟ تو سعدؓ نے ان سے کہا: ان میں بہتر چیز کون سی ہے؟ میں نے کہا: سفید گیہوں۔ آپؓ نے مجھے اس سے منع فرمایا اور کہا: میں نے رسول اللہؐ سے سنا' آپؐ سے پوچھا گیا کہ تازہ کھجور چھوہارہ کے عوض خریدنا کیسا ہے؟ آپؐ نے فرمایا: تازہ کھجور جب خشک ہوگی تو کم ہو جائیگی؟ لوگوں نے عرض کیا: جی ہاں! آپؐ نے اس سے منع فرما دیا۔

خلاصۃ الباب ☆ یہ حدیث ائمہ ثلاثہ اور صاحبین کی دلیل ہے یہ حضرات فرماتے ہیں کہ پختہ کھجور کو چھوہارے کے عوض کیل کے اعتبار سے فروخت کرنا جائز نہیں کیونکہ بعد میں تر کھجور خشک ہو کر کم ہو جانے گی امام ابوحنیفہؒ فرماتے ہیں برابر سرابر فروخت کرنا جائز ہے امام صاحب کا کہنا یہ ہے کہ ان حدیثوں میں ادھار بیع کرنے سے منع کرنا مقصود ہے کیونکہ

سوال اسی کی بابت تھا' چنانچہ سنن ابی داؤد' مستدرک حاکم' دارقطنی اور طحاوی کی روایت میں اس کی تصریح موجود ہے۔ ان کے الفاظ کا ترجمہ یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پختہ کھجور کو خشک کھجور کے عوض اُدھار فروخت کرنے سے منع فرمایا ہے۔

۵۴ : بَابُ الْمُزَابَنَةِ وَالْمُحَاقَلَةِ

باب : مزابنہ اور محاقلہ

۲۲۶۵ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ اَنْبَانَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُزَابَنَةِ وَالْمُزَابَنَةُ اَنْ يَبِيْعَ الرَّجُلُ تَمْرَ حَائِطِهِ اِنْ كَانَتْ نَخْلًا بِتَمْرٍ كَيْلًا وَاِنْ كَانَتْ كَرْمًا اَنْ يَبِيْعَهُ بِزَبِيْبٍ كَيْلًا وَاِنْ كَانَتْ زَرْعًا اَنْ يَبِيْعَهُ بِكَيْلِ طَعَامٍ نَهٰى عَنْ ذٰلِكَ كُلِّهِ .

۲۲۶۵: حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسولؐ نے مزابنہ سے منع فرمایا اور مزابنہ یہ ہے کہ آدمی اپنے باغ کی کھجوریں تلی ہوئی کھجوروں کے بدلہ میں اندازے سے بیچے اور اپنے انگوروں کو ماپی ہوئی کشمش کے بدلے میں اندازے سے بیچے اور کھیتی کو ماپے ہوئے اناج کے بدلے اندازے سے بیچے۔ آپؐ نے ان سب سے منع فرمایا۔

۲۲۶۶ : حَدَّثَنَا اَزْهَرُ بْنُ مَرْوَانَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ وَسَعِيْدُ بْنُ مِيْنَاءَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ .

۲۲۶۶: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے محاقلہ اور مزابنہ سے منع فرمایا۔

۲۲۶۷ : حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ ثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ طَارِقِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ .

۲۲۶۷: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے محاقلہ اور مزابنہ سے منع فرمایا۔

خلاصۃ الباب ☆ ان احادیث میں بیع مزابنہ اور محاقلہ سے منع فرمایا ہے۔ بیع مزابنہ یعنی درخت خرما پہ پکی ہوئی کھجوروں کو خشک کٹی ہوئی کھجوروں کے عوض اندازہ کے ساتھ ماپ کر فروخت کرنا جائز نہیں ہے۔ امام شافعی پانچ وسق سے کم میں اس صورت کو جائز کہتے ہیں کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مزابنہ سے منع فرمایا ہے اور عرایا کی اجازت دی ہے عرایا جمع ہے عریت کی جس کی تفسیر امام شافعی کے یہاں وہی ہے جو اوپر مذکور ہوئی بشرطیکہ پانچ وسق سے کم میں ہو حنفیہ کہتے ہیں کہ عریت دراصل عطیہ کو کہتے ہیں اہل عرب کی عادت تھی کہ وہ اپنے باغ سے ایک آدھ درخت کے پھل مسکین کو ہبہ کر دیتے پھر جب پھل کے موسم میں باغ کا مالک اپنے اہل وعیال کے ساتھ باغ میں آتا تو اس اجنبی مسکین کی وجہ سے تنگی محسوس کرتا پس اس ضرورت کے پیش نظر مالک کو اس کی اجازت دی گئی کہ وہ مسکین کو ان پھلوں کے بجائے دوسرے کٹے ہوئے پھل دے دے تو ظاہر کے لحاظ سے گو یہ بیع کی صورت ہے لیکن درحقیقت بیع نہیں بلکہ ہبہ ہے۔

۵۵ : بَابُ بَيْعِ الْعَرَايَا بِخَرْصِهَا تَمْرًا

باب : بیع عرایا[1]

۲۲۶۸ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَا ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ حَدَّثَنِي زَيْدُ ابْنُ ثَابِتٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَخَّصَ فِي الْعَرَايَا .

۲۲۶۸ : حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے عرایا کی رخصت دی۔

۲۲۶۹ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَنْبَأَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَحْيَى ابْنِ سَعِيدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَرْخَصَ فِي بَيْعِ الْعَرِيَّةِ بِخَرْصِهَا تَمْرًا .

قَالَ يَحْيَى الْعَرَايَا أَنْ يَشْتَرِيَ الرَّجُلُ تَمْرَ النَّخَلَاتِ بِطَعَامِ أَهْلِهِ رُطَبًا بِخَرْصِهَا تَمْرًا .

۲۲۶۹ : حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے عریہ کو اندازاً اس کے برابر کھجور کے عوض فروخت کرنے کی اجازت دی۔

حضرت یحییٰ فرماتے ہیں کہ عرایا یہ ہے کہ مرد اپنے اہلخانہ کے کھانے کے لئے کھجوروں کے درخت خریدے اور اس کے بدلے میں اندازاً اتنی ہی کھجوریں دے۔

۵۶ : بَابُ الْحَيَوَانِ بِالْحَيَوَانِ نَسِيئَةً

باب : جانور کو جانور کے بدلہ میں اُدھار بیچنا

۲۲۷۰ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ بَيْعِ الْحَيَوَانِ بِالْحَيَوَانِ نَسِيئَةً .

۲۲۷۰ : حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے جانور کو جانور کے بدلہ میں اُدھار بیچنے سے منع فرمایا۔

۲۲۷۱ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ وَأَبُو خَالِدٍ عَنْ حَجَّاجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا بَأْسَ بِالْحَيَوَانِ وَاحِدًا بِاثْنَيْنِ يَدًا بِيَدٍ وَكَرِهَهُ نَسِيئَةً .

۲۲۷۱ : حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : ایک جانور کو دو جانوروں کے بدلہ ہاتھوں ہاتھ فروخت کرنے میں کوئی حرج نہیں اور ادھار کو پسند نہ فرمایا۔

---

[1] عرایا یہ ہے کہ کوئی شخص اپنے باغ میں سے دو تین درخت مثلاً مسکین کو دے دیتا ہے پھر وہ مسکین باغ میں پھل اتارنے کے لئے آتا ہے عام طور سے موسم میں باغوں والے اہل خانہ سمیت باغ میں ہی اقامت اختیار کر لیتے تھے اس لئے مالک کو اور اہل خانہ کو بار بار کی آمد و رفت سے دقت ہوتی تو مالک مسکین سے کہتا کہ جتنی کھجور پر ہے اندازاً اتنی ہی تم مجھ سے اتری ہوئی وصول کر لو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی اجازت دی کیونکہ پہلے جو درخت دیئے وہ ہبہ تھا جس پر مسکین کا قبضہ نہیں ہوا اس لئے ہبہ تام نہ ہونے کی وجہ سے مالک کے لئے رجوع جائز ہوا پھر اس نے اس ہبہ غیر تامہ کے عوض ایک اور ہبہ (اتری ہوئی کھجوریں دے) کر دیا تو اس میں بھی شرعاً کوئی قباحت نہیں بخلاف بیع مزابنہ کے کہ وہ درست نہیں کیونکہ وہ اس سے مختلف ہے۔ (عبدالرشید)

۵۷ : بَابُ الْحَيَوَانِ بِالْحَيَوَانِ مُتَفَاضِلًا يَدًا بِيَدٍ

۲۲۷۲ : حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عُرْوَةَ ح وحَدَّثَنَا اَبُوْ عُمَرَ حَفْصُ بْنُ عُمَرَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ مَهْدِيٍّ قَالَا ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اشْتَرٰى صَفِيَّةَ بِسَبْعَةِ اَرْؤُسٍ .

قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ مِنْ دِحْيَةَ الْكَلْبِيِّ .

باب : جانور کو جانور کے بدلہ میں کم وبیش لیکن نقد بیچنا

۲۲۷۲: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کو سات غلاموں کے بدلہ میں خریدا۔ حضرت عبدالرحمٰن کی روایت میں ہے کہ آپؐ نے حضرت دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ سے خریدا۔

۵۸ : بَابُ التَّغْلِيْظِ فِي الرِّبَا

۲۲۷۳ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ اَبِي الصَّلْتِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَيْتُ لَيْلَةَ اُسْرِيَ بِيْ عَلٰى قَوْمٍ بُطُوْنُهُمْ كَالْبُيُوْتِ فِيْهَا الْحَيَّاتُ تُرٰى مِنْ خَارِجِ بُطُوْنِهِمْ فَقُلْتُ مَنْ هٰؤُلَاءِ يَا جِبْرَائِيْلُ قَالَ هٰؤُلَاءِ اَكَلَةُ الرِّبَا .

باب : سود سے شدید ممانعت

۲۲۷۳ : حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: جس شب مجھے (معراج اور) سیر کرائی گئی میں ایک جماعت کے پاس سے گزرا جن کے پیٹ کمروں کی مانند تھے ان میں بہت سے سانپ پیٹوں کے باہر سے دکھائی دے رہے تھے میں نے کہا جبرائیل! یہ کون لوگ ہیں؟ کہنے لگے یہ سود خور ہیں۔

۲۲۷۴ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِدْرِيْسَ عَنْ اَبِيْ مَعْشَرٍ عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلرِّبَا سَبْعُوْنَ حُوْبًا اَيْسَرُهَا اَنْ يَنْكِحَ الرَّجُلُ اُمَّهُ .

۲۲۷۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سود (میں) ستر گناہ ہیں سب سے ہلکا گناہ ایسے ہے جیسے مرد اپنی ماں سے زنا کرے۔

۲۲۷۵ : حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ الصَّيْرَفِيُّ اَبُوْ حَفْصٍ ثَنَا ابْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ زُبَيْدٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الرِّبَا ثَلَاثَةٌ وَسَبْعُوْنَ بَابًا .

۲۲۷۵ : حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سود کے تہتر باب ہیں (یعنی تہتر گناہوں کے برابر ہے)

۲۲۷۶ : حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ ثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ ثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ اِنَّ آخِرَ مَا نَزَلَتْ آيَةُ الرِّبَا وَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُبِضَ وَلَمْ

۲۲۷۶ : حضرت عمر بن خطابؓ فرماتے ہیں (معاملات میں) سب سے آخر میں سود کی آیت نازل ہوئی (اسلئے وہ منسوخ نہیں) اور اللہ کے رسول ﷺ کا وصال ہو گیا اور آپ اس آیت کی پوری تفسیر نہ فرما سکے اسلئے سود کو

يُفَسِّرْهَا لَنَا فَدَعُوْا الرِّبَا وَالرِّيْبَةَ .

بھی چھوڑ دو اور جس میں سود کا شبہ ہو اسے بھی چھوڑ دو۔

۲۲۷۷ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ثَنَا شُعْبَةُ ثَنَا سِمَاكُ ابْنُ حَرْبٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَعَنَ آكِلَ الرِّبَا وَمُوْكِلَهُ وَ شَاهِدَيْهِ وَكَاتِبَهُ .

۲۲۷۷ : حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے سود کھانے والے کھلانے والے اس کی گواہی دینے والے اور اس کا معاملہ لکھنے والے سب پر لعنت فرمائی۔

۲۲۷۸ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ ثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عُلَيَّةَ ثَنَا دَاوٗدُ بْنُ اَبِيْ هِنْدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ خَيْرَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَيَاتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يَبْقَى مِنْهُمْ اَحَدٌ اِلَّا آكِلَ الرِّبَا فَمَنْ لَمْ يَاْكُلْ اَصَابَهٗ مِنْ غُبَارِهٖ .

۲۲۷۸ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا لوگوں پر ایسا زمانہ ضرور آئے گا کہ کوئی بھی ایسا نہ رہے گا جو سود خور نہ ہو اور جو سود نہ کھائے اسے بھی سود کا غبار لگے گا۔

۲۲۷۹ : حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ جَعْفَرٍ ثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِيْ زَائِدَةَ عَنْ اِسْرَائِيْلَ عَنْ رُكَيْنِ بْنِ الرَّبِيْعِ بْنِ عُمَيْلَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَا اَحَدٌ اَكْثَرَ مِنَ الرِّبَا اِلَّا كَانَ عَاقِبَةُ اَمْرِهٖ اِلٰى قِلَّةٍ .

۲۲۷۹ : حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو بھی سود (کا لین دین) زیادہ کرتا ہے اس کا انجام مال کی کمی کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے۔

خلاصۃ الباب ☆ ان احادیث میں سود کی برائی بیان کی گئی ہے سود کی حرمت کے بابت آیت قرآنیہ قطعی ہے نا قابل تنسیخ ہے اس لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جو یہ فرمایا کہ ایک زمانہ آئے گا کہ کوئی آدمی سود سے نہ بچے گا تو یہ پیشین گوئی اس زمانہ میں پوری ہو رہی ہے جتنا بھی کوئی سود سے بچنا چاہے نہیں بچ سکتا۔

۵۹ : بَابُ السَّلَفِ فِيْ كَيْلٍ مَعْلُوْمٍ وَوَزْنٍ مَعْلُوْمٍ اِلٰى اَجَلٍ مَعْلُوْمٍ .

باب : مقررہ ماپ تول میں مقررہ مدت تک سلف کرنا

۲۲۸۰ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ اَبِيْ نَجِيْحٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِي الْمِنْهَالِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ وَهُمْ يُسْلِفُوْنَ فِي التَّمْرِ السَّنَتَيْنِ وَالثَّلَاثَ فَقَالَ مَنْ اَسْلَفَ فِيْ تَمْرٍ فَلْيُسْلِفْ فِيْ كَيْلٍ مَعْلُوْمٍ وَوَزْنٍ مَعْلُوْمٍ اِلٰى اَجَلٍ مَعْلُوْمٍ .

۲۲۸۰ : حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے اس وقت اہل مدینہ کھجوریں دو تین سال تک کے لئے سلف کرتے تھے آپ نے فرمایا جو سلف کرے تو اسے چاہئے کہ معین ماپ تول میں معینہ مدت کے لئے سلف کرے۔

۲۲۸۱ : حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ كَاسِبٍ ثَنَا الْوَلِيْدُ

۲۲۸۱ : حضرت عبداللہ بن سلامؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرد

بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَمْزَةَ بْنِ يُوسُفَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ سَلَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ سَلَامٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ بَنِيْ فُلَانٍ اَسْلَمُوْا لِقَوْمٍ مِنَ الْيَهُوْدِ وَاِنَّهُمْ قَدْ جَاعُوْا فَاَخَافُ اَنْ يَرْتَدُّوْا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ مَنْ عِنْدَهُ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْيَهُوْدِ عِنْدِيْ كَذَا وَكَذَا لِشَيْءٍ قَدْ سَمَّاهُ اُرَاهُ قَالَ ثَلَاثُ مِائَةِ دِيْنَارٍ بِسِعْرِ كَذَا وَكَذَا مِنْ حَائِطِ بَنِيْ فُلَانٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ بِسِعْرِ كَذَا وَكَذَا اِلَى اَجَلِ كَذَا وَكَذَا وَلَيْسَ مِنْ حَائِطِ بَنِيْ فُلَانٍ.

نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ فلاں یہودی قوم مسلمان ہو گئی ہے اور وہ بھوک میں مبتلا ہے مجھے اندیشہ ہے کہ کہیں (العیاذ باللہ) مرتد نہ ہو جائیں تو نبی ﷺ نے فرمایا: جس کے پاس کچھ مال ہو وہ مجھ سے سلم کر لے تو ایک یہودی مرد نے کہا میرے پاس اتنا اتنا ہے مال کی مقدار بتائی میرا گمان ہے کہ تین سو دینار کہے اس نرخ پر غلہ لوں گا فلاں قبیلہ کے باغ یا کھیت سے تو اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: غلہ اس نرخ پر اتنی مدت کے بعد ملے گا اور اس قبیلہ کے کھیت کا ہونا ضروری نہیں۔

۲۲۸۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ اَبِي الْمُجَالِدِ قَالَ امْتَرَى عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ شَدَّادٍ وَاَبُوْ بَرْزَةَ فِي السَّلَمِ فَاَرْسَلُوْا اِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ اَبِيْ اَوْفَى رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ فَسَاَلْتُهُ فَقَالَ كُنَّا نُسْلِمُ عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَهْدِ اَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ فِي الْحِنْطَةِ وَالشَّعِيْرِ وَالزَّبِيْبِ وَالتَّمْرِ عِنْدَ قَوْمٍ مَا عِنْدَهُمْ.

فَسَاَلْتُ ابْنَ اَبْزٰى فَقَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ

۲۲۸۲: حضرت ابو مجالد فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن شداد اور حضرت ابو برزہ کا سلم کے بارے میں اختلاف ہوا انہوں نے مجھے حضرت عبداللہ بن اوفی رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا میں نے ان سے سوال کیا تو فرمایا ہم رسول اللہ اور حضرات ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کے زمانہ میں گندم جو کشمش اور کھجور میں جن لوگوں کے پاس یہ چیزیں ہوتیں ان سے سلم کرتے تھے میں نے اسکے بعد حضرت ابن ابزیٰ سے پوچھا تو انہوں نے بھی یہی جواب دیا۔

خلاصۃ الباب ☆ ان ابواب میں بیع سلم کے متعلق احکام ارشاد فرمائے گئے ہیں۔ از روئے قیاس سلم جائز نہیں کیونکہ بوقت عقد مسلم فیہ (مبیع) موجود نہیں ہوتی مگر یہ کتاب وسنت اور اجماع سب سے ثابت ہے اس لئے قیاس کو ترک کرنا پڑا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا بخدا حق تعالیٰ نے سلف (سلم) کو حلال فرمایا ہے اور اس کے بارے میں اطول آیت: یایھا الذین امنوا اذا تداینتم بدین الی اجل مسمی نازل فرمائی۔ امام ابوحنیفہ کے نزدیک بیع سلم سات شرطوں سے صحیح ہوگی (۱) مسلم فیہ (مبیع) کی جنس معلوم ہو کہ گیہوں ہے یا کھجور۔ (۲) نوع معلوم ہو کہ وہ گیہوں یا کھجور آدمیوں کے سینچے ہوئے ہوں گے یا بارش کے۔ (۳) حقیقت معلوم ہو کہ عمدہ قسم کے ہوں گے یا گھٹیا۔ (۴) مقدار معلوم ہو کہ دس من ہوں گے یا بیس من کیونکہ ان چیزوں کے اختلاف سے مسلم فیہ (مبیع) مختلف ہوتی ہے اس لئے بیان کر دینا ضروری ہے تا کہ جھگڑا نہ ہو۔ (۵) مدت معلوم ہو کہ پندرہ روز بعد لے گا یا بیس روز بعد۔ امام شافعی کے یہاں بلا مدت بھی صحیح ہے پھر حنفیہ کے یہاں اقل مدت (کم از کم) میں چند اقوال ہیں۔ (۶) رأس المال کی مقدار معلوم ہو اگر عقد رأس المال کی مقدار سے متعلق ہو۔ (۷) جن اشیاء میں بار برداری کی کلفت ہو ان میں مکان ایفاء (بیع ادا کرنے کی جگہ) کا بیان۔ صاحبین اور

ائمہ ثلاثہ کے نزدیک اس کی بھی ضرورت نہیں۔ نیز حنفیہ کے نزدیک جاندار میں بیع سلم صحیح نہیں۔ دلیل یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حیوان میں بیع سلم سے منع فرمایا ہے۔ اس حدیث کو حاکم' دارقطنی نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔ ائمہ ثلاثہ کے نزدیک حیوان میں بیع سلم درست ہے حدیث باب ان کی دلیل ہے امام ابو حنیفہ کی طرف سے جواب یہ دیا گیا ہے کہ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ حیوان کی بیع حیوان کے عوض میں ادھار جائز ہے حالانکہ صحیح احادیث جس کو ابن حبان' عبدالرزاق' دارقطنی' بزار' بیہقی' طبرانی' ترمذی' مسند احمد سے روایت کیا ہے اس کی مخالفت ثابت ہے۔

٦٠ : بَابُ مَنْ اَسْلَمَ فِيْ شَيْءٍ فَلَا يَصْرِفُهُ اِلٰى غَيْرِهٖ

باب : ایک مال میں سلم کی تو اسے دوسرے مال میں نہ پھیرے

۲۲۸۳ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ ثَنَا شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيْدِ ثَنَا زِيَادُ ابْنُ خَيْثَمَةَ عَنْ سَعْدٍ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اَسْلَفْتَ فِيْ شَيْءٍ فَلَا تَصْرِفْهُ اِلٰى غَيْرِهٖ ۔

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ ثَنَا شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيْدِ عَنْ زِيَادِ بْنِ خَيْثَمَةَ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ وَلَمْ يَذْكُرْ سَعْدًا ۔

۲۲۸۳ : حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم کسی ایک چیز میں سلم کرو تو اب اسے دوسری چیز میں نہ ٹھہراؤ۔

دوسری سند سے یہی مضمون مروی ہے۔

٦١ : بَابُ اِذَا اَسْلَمَ فِيْ نَخْلٍ بِعَيْنِهٖ لَمْ يُطْلِعْ

باب : معین کھجور کے درخت میں سلم کی اور اس سال اس پر پھل نہ آیا تو؟

۲۲۸۴ : حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ ثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنِ النَّجْرَانِيِّ قَالَ قُلْتُ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اُسْلِمُ فِيْ نَخْلٍ قَبْلَ اَنْ يُطْلِعَ قَالَ لَا قُلْتُ لِمَ قَالَ اِنَّ رَجُلًا اَسْلَمَ فِيْ حَدِيْقَةِ نَخْلٍ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَبْلَ اَنْ يُطْلِعَ النَّخْلُ فَلَمْ يُطْلِعِ النَّخْلُ شَيْئًا ذٰلِكَ الْعَامَ فَقَالَ الْمُشْتَرِيْ هُوَ لِيْ حَتّٰى يُطْلِعَ وَقَالَ الْبَائِعُ اِنَّمَا بِعْتُكَ النَّخْلَ هٰذِهِ السَّنَةَ فَاخْتَصَمَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِلْبَائِعِ اَخَذَ مِنْ نَخْلِكَ شَيْئًا قَالَ لَا قَالَ فَبِمَ تَسْتَحِلُّ مَالَهٗ اُرْدُدْ عَلَيْهِ مَا اَخَذْتَ مِنْهُ وَلَا تُسْلِمُوْا فِيْ

۲۲۸۴ : نجرانی کہتے ہیں میں نے عبداللہ بن عمرؓ سے کہا میں کھجور کے درخت میں پھل آنے سے قبل سلم کر لوں؟ فرمایا: نہیں میں نے عرض کیا کیوں؟ فرمایا نبیؐ کے زمانہ میں ایک مرد نے باغ میں سلم کی پھل آنے سے قبل۔ پھر اس سال باغ میں کچھ بھی پھل نہ آیا تو خریدار نے کہا جب تک پھل نہ آئے یہ میرا ہے اور فروخت کنندہ نے کہا کہ میں نے تو تمہیں اسی سال (کا پھل) بیچا تھا اور بس ان دونوں نے اپنا جھگڑا اللہ کے رسولؐ کی خدمت میں پیش کیا آپؐ نے فروخت کنندہ سے فرمایا: اس نے

نخلٍ حتی یبدو اصلاحہٗ . تمہارے باغ سے کچھ پھل لیا؟ اس نے کہا نہیں آپ نے فرمایا: پھر تم اسکا مال کیسے حلال سمجھ رہے ہو جو تم نے اس سے لیا ہے واپس کرو اور جب تک درخت کے پھلوں کا قابل استعمال ہونا معلوم نہ ہو درخت میں سلم نہ کرو۔

۶۲ : بابُ السَّلَمِ فِی الْحیوانِ

باب : جانور میں سلم کرنا

۲۲۸۵ : حدثنا ھشامُ بنُ عمّارٍ ثنا زیدُ بنُ اسلم عنْ عطاء بن یسارٍ عنْ ابی رافعٍ انّ النّبیّ صلی اللہُ علیہِ وسلّم استسلفَ مِنْ رجلٍ بکرًا وَّ قال اذا جاءتْ ابلُ الصّدقۃِ قضیناکَ فلمّا قدمتْ قال یا ابا رافعٍ اقْضِ ھذا الرّجلَ بکرہٗ فلمْ اجدْ الّا رُباعیًا فصاعدًا فاخبرتُ النّبیّ صلّی اللہُ علیہِ وسلّم فقالَ اعْطہِ فانّ خیرَ النّاسِ احْسنُھُمْ قضاءً .

۲۲۸۵ : حضرت ابو رافع سے روایت ہے کہ نبیؐ نے ایک مرد سے جوان اونٹ (بکر) میں سلم کی اور فرمایا: جب صدقہ کے اونٹ آئیں گے تو ہم تمہیں ادائیگی کر دیں گے جب صدقہ کے اونٹ آئے تو آپؐ نے فرمایا: اے ابو رافع اس مرد کو اسکا بکر (جوان اونٹ) ادا کرو مجھے (صدقہ کے اونٹوں میں) صرف رباعی یا اس سے بڑا ملا۔ میں نے نبی کو بتایا۔ آپؐ نے فرمایا: رباعی دے دو اسلئے کہ بہترین لوگ وہ ہیں جو ادائیگی اچھے طریقے سے کریں۔

۲۲۸۶ : حدثنا ابوبکرِ بنُ ابی شیبۃ ثنا زیدُ بنُ الْحباب ثنا معاویۃُ ابنُ صالحٍ حدثنی سعیدُ بنُ ھانیءٍ قال سمعتُ العرباض بن ساریۃ رَضِی اللہُ تعالی عنہ یقولُ کُنتُ عندَ النّبیّ صلّی اللہُ علیہِ وسلّم فقالَ اعرابیٌّ اقْضِنی بکْریْ فاعْطاہُ بعیْرًا مُسنًّا فقالَ الْاعْرابیُّ یا رسُوْلَ اللّٰہِ ھذا اسنُّ منْ بعیْریْ فقالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلّی اللہُ علیْہِ وسلّم خیْرُ النّاسِ خیْرُھُمْ قضاءً .

۲۲۸۶ : حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر تھا کہ ایک دیہاتی نے عرض کیا میرا بکر (جوان اونٹ) ادا کیجئے۔ آپؐ نے اسے مسن (اس سے بڑا اونٹ) دے دیا تو دیہاتی نے عرض کیا اے اللہ کے رسول یہ میرے اونٹ سے بڑا ہے۔ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: بہترین لوگ وہ ہیں جو اپنا قرض اچھے طریقہ سے ادا کریں۔

۶۳ : بابُ الشّرِکۃِ وَالْمُضارَبۃِ

باب : شرکت اور مضاربت

۲۲۸۷ : حدثنا عُثْمانُ وابوْبکرٍ ابنا ابی شیْبۃ قالا ثنا عبْدُ الرّحمٰنِ ابنُ مھْدیٍّ عَنْ سُفیانَ عَنْ ابْراھیْمَ ابنِ مُھاجرٍ عَنْ قائد السّائب عنِ السّائبِ قال للنّبیّ ﷺ کُنتَ شریْکیْ فی الْجاھلیّۃِ فکُنْتَ خیْر شریْکٍ کُنتَ لا تُداریْنیْ وَلا تُماریْنیْ .

۲۲۸۷ : حضرت سائب رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا: زمانہ جاہلیت میں آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) میرے شریک تھے۔ تو آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) بہترین شریک تھے نہ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) مجھ سے مقابلہ کرتے تھے نہ جھگڑتے تھے۔

۲۲۸۸ : حَدَّثَنَا اَبُو السَّائِبِ سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ ثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِيْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ اشْتَرَكْتُ اَنَا وَ سَعْدٌ وَعَمَّارٌ يَوْمَ بَدْرٍ فِيْمَا نُصِيْبُ فَلَمْ اَجِئْ اَنَا وَلَا عَمَّارٌ بِشَيْءٍ وَ جَاءَ سَعْدٌ بِرَجُلَيْنِ .

۲۲۸۸ : حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اور سعد اور عمار بدر کے روز غنیمت میں شریک ہوئے (یعنی یہ طے کیا کہ جنگ کریں گے غنیمت جس کو بھی ملے وہ تینوں کی مشترک ہوگی) تو میں اور عمار تو کچھ نہ لائے اور سعد نے دو مرد (کافروں کے) پکڑے۔

۲۲۸۹ : حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ الْخَلَّالُ ثَنَا بِشْرُ بْنُ ثَابِتِ الْبَزَّازُ ثَنَا نَصْرُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ (عَبْدِ الرَّحِيْمِ) بْنِ دَاوُدَ عَنْ صَالِحِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ثَلَاثٌ فِيْهِنَّ الْبَرَكَةُ الْبَيْعُ اِلَى اَجَلٍ وَالْمُقَارَضَةُ وَ اَخْلَاطُ الْبُرِّ بِالشَّعِيْرِ لِلْبَيْتِ لَا لِلْبَيْعِ .

۲۲۸۹ : حضرت صہیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین چیزوں میں برکت ہے مدت معینہ تک ادھار پر فروخت کرنا' مضاربت کرنا اور گندم جو میں ملانا گھر میں استعمال کے لئے نہ کہ فروخت کے لئے۔

خلاصۃ الباب ☆ مضاربت کی تعریف یہ ہے کہ آدمی دوسرے کو اپنا روپیہ دے وہ اس میں تجارت کرے اس شرط پر کہ نفع میں دونوں کا حصہ ہوگا۔ اس حدیث کے راوی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کریمانہ کو بیان فرماتے ہیں سبحان اللہ۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق شروع فطرت سے ایسے تھے کہ ایسے اخلاق تو تعلیم و تربیت اور مجاہدہ کے بعد بھی حاصل ہونا مشکل ہیں۔

۶۴ : بَابُ مَا لِلرَّجُلِ مِنْ مَّالِ وَلَدِهٖ

باب : مرد اپنی اولاد کا مال کس حد تک استعمال کر سکتا ہے

۲۲۹۰ : حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا ابْنُ اَبِيْ زَائِدَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَمَّتِهٖ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اَطْيَبَ مَا اَكَلْتُمْ مِنْ كَسْبِكُمْ وَاِنَّ اَوْلَادَكُمْ مِنْ كَسْبِكُمْ .

۲۲۹۰: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پاکیزہ ترین چیز جو تم کھاؤ وہ تمہاری اپنی کمائی ہے اور تمہاری اولاد (کی کمائی) بھی تمہاری کمائی ہے۔

۲۲۹۱ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ اِسْحٰقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِيْ مَالًا وَ وَلَدًا وَاِنَّ اَبِيْ يُرِيْدُ اَنْ يَّجْتَاحَ مَالِيْ فَقَالَ اَنْتَ وَمَا لُكَ لِاَبِيْكَ .

۲۲۹۱: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرد نے عرض کیا اے اللہ کے رسول میرا مال بھی ہے اور اولاد بھی اور میرا باپ چاہتا ہے کہ میرا تمام مال ہڑپ کر جائے۔ آپ نے فرمایا: تو اور تیرا مال دونوں تیرے باپ کے ہیں۔

۲۲۹۲ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى وَيَحْيٰى بْنُ حَكِيْمٍ قَالَا ثَنَا يَزِيْدُ ابْنُ هَارُوْنَ اَنْبَانَا حَجَّاجٌ عَنْ عَمْرِو ابْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ اَبِيْ اجْتَاحَ مَالِيْ فَقَالَ اَنْتَ وَمَالُكَ لِاَبِيْكَ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَوْلَادَكُمْ مِنْ اَطْيَبِ كَسْبِكُمْ فَكُلُوْا مِنْ اَمْوَالِهِمْ .

۲۲۹۲: حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ سے روایت ہے کہ ایک مرد نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا میرا باپ میرا مال ہڑپ کر گیا ہے۔ آپؐ نے فرمایا: تو اور تیرا مال دونوں تیرے باپ کے ہیں اور اللہ کے رسول ﷺ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ تمہاری اولاد تمہاری بہترین کمائی ہے اس لئے تم ان کا مال کھاؤ۔

خلاصۃ الباب ☆ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ باپ اپنے بیٹے کے مال میں تصرف کر سکتا ہے۔ بیٹا اپنے ماں باپ سے کسی صورت میں مقابلہ نہیں کر سکتا والدین کے اپنی اولاد پر بہت حقوق ہیں کما حقہ ان کو پورا کرنا مشکل ہے۔

۶۵ : بَابُ مَا لِلْمَرْاَةِ مِنْ مَالِ زَوْجِهَا

باب : بیوی کے لئے خاوند کا مال لینے کی کس حد تک گنجائش ہے؟

۲۲۹۳ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَاَبُوْ عُمَرَ الضَّرِيْرُ قَالُوْا ثَنَا وَكِيْعٌ ثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تعالى عَنْهَا قَالَتْ جَاءَتْ هِنْدٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ شَحِيْحٌ لَا يُعْطِيْنِيْ مَا يَكْفِيْنِيْ وَوَلَدِيْ اِلَّا مَا اَخَذْتُ مِنْ مَالِهِ وَهُوَ لَا يَعْلَمُ فَقَالَ خُذِيْ مَا يَكْفِيْكِ وَوَلَدَكِ بِالْمَعْرُوْفِ .

۲۲۹۳: ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت ہندہ رضی اللہ عنہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا اے اللہ کے رسول بخیل مرد ہے مجھے اتنا نہیں دیتا کہ مجھے اور میرے بچوں کو کافی ہو جائے الا یہ کہ میں اس کی لاعلمی میں اس کے مال میں سے کچھ لے لوں (تو اس سے گزارہ ہو جاتا ہے) آپؐ نے فرمایا: اتنا لے سکتی ہو جو دستور کے موافق تمہیں اور تمہارے بچوں کو کافی ہو جائے۔

۲۲۹۴ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ نُمَيْرٍ ثَنَا اَبِيْ وَاَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَنْفَقَتِ الْمَرْاَةُ وَقَالَ اَبِيْ فِيْ حَدِيْثِهِ اِذَا اَطْعَمَتِ الْمَرْاَةُ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا غَيْرَ مُفْسِدَةٍ كَانَ لَهَا اَجْرُهَا وَلَهُ مِثْلُهُ بِمَا اكْتَسَبَ وَلَهَا بِمَا اَنْفَقَتْ وَلِلْخَازِنِ مِثْلُ ذٰلِكَ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَنْقُصَ مِنْ اُجُوْرِهِمْ شَيْئًا .

۲۲۹۴: حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب بیوی خاوند کے گھر سے برباد اور ضائع کئے بغیر خرچ کرے یا فرمایا کھلائے تو اس کو بھی اس کا اجر ملے گا خاوند کو اس کا اجر ملے گا اس لئے کہ اس نے کمایا اور خازن کو اتنا ہی اجر ملے گا اور ان میں سے کسی کے اجر میں کمی نہیں کی جائے گی۔

۲۲۹۵ : حدثنا هشام بن عمار ثنا اسماعيل بن عياش حدثني شرحبيل ابن مسلم الخولاني قال سمعت ابا امامة الباهلي رضي الله تعالى عنه يقول سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لا تنفق المرأة من بيتها شيئا الا باذن زوجها قالوا يارسول الله ولا الطعام قال ذلك من افضل اموالنا .

۲۲۹۵ : حضرت ابوامامہ باہلیؓ فرماتے ہیں کہ میں نے اللہ کے رسول ﷺ کو یہ فرماتے سنا بیوی اپنے گھر سے کوئی چیز بھی خاوند کی اجازت کے بغیر خرچ نہ کرے صحابہ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ اور کھانے کی چیز بھی خرچ نہ کرے۔ آپؐ نے فرمایا: یہ تو ہمارے افضل ترین اور قیمتی و مرغوب اموال میں سے ہے۔

خلاصۃ الباب ☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بندہ کو اجازت دی تو معلوم ہوا کہ بیوی اپنے خرچہ کے لئے شوہر کے مال سے ضرورت کے موافق لے سکتی ہے۔

۶۶ : بَابُ مَالِلْعَبْدِ اَنْ يُعْطِيَ وَيَتَصَدَّقَ

باب : غلام کے لئے کس حد تک دینے اور صدقہ کرنے کی گنجائش ہے؟

۲۲۹۶ : حدثنا محمد بن الصباح ثنا سفيان ح وحدثنا عمرو بن رافع ثنا جرير عن مسلم الملائي سمع انس بن مالك يقول كان رسول الله يجيب دعوة المملوك .

۲۲۹۶ : حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم غلام کی دعوت بھی قبول فرما لیتے تھے۔

۲۲۹۷ : حدثنا ابو بكر بن ابي شيبة ثنا حفص بن غياث عن محمد ابن زيد عن عمير مولى ابي اللحم رضي الله تعالى عنه قال كان مولاي يعطيني الشيء فاطعم منه فمنعني اوقال فضربني فسألت النبي صلى الله عليه وسلم اوساله فقلت لا انتهي اولا ادعه فقال الاجر بينكما .

۲۲۹۷ : حضرت ابی اللحمؓ کے غلام عمیرؓ کہتے ہیں کہ میرا آقا مجھے کوئی چیز دیتا تو میں اس میں سے دوسروں کو بھی کھلا دیتا۔ اس نے مجھے روکا یا سرزنش کی تو میں نے یا اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا میں نے عرض کیا میں اس سے نہیں رک سکتا یا میں اسے چھوڑ نہیں سکتا۔ آپؐ نے فرمایا: ثواب تم دونوں کو ملے گا۔

خلاصۃ الباب ☆ سبحان اللہ! ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق! آج کے زمانے میں جب کہ ''نفسانفسی'' اور ''سٹیٹس'' کا دور دورہ ہے تو ہمیں یہ منارۂ اخلاق (ﷺ) ہمیں ایک ادنیٰ سے غلام کی دعوت قبول کرتے ہوئے اور بخوشی قبول کرتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ کاش کہ مسلمان آج اس بات کو سمجھ لیں کہ اسلام میں فضیلت صرف اور صرف تقویٰ والے کو حاصل ہے باقی مال و دولت یہ تو آنی جانی شے ہے آج اس کے پاس تو کل اُس کے پاس۔ حدیث ۲۲۹۷ میں غلام کو ایسے مال میں سے جو مالک نے اُسے بخش دیا صدقہ کرنے کی اجازت مرحمت ہو رہی ہے اور مالک کو بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے امر بالمعروف پہ ابھارنے کے لیے فرمایا کہ اس کے ثواب میں تو بھی حصہ دار ہے۔ (ابو معاذ)

٦٧ : بَابُ مَنْ مَرَّ عَلٰى مَا شِيَةِ قَوْمٍ اَوْ حَائِطٍ هَلْ يُصِيْبُ مِنْهُ

۲۲۹۸ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ بَشَّارٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيْدِ قَالَا ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ بِشْرٍ جَعْفَرِ ابْنِ اَبِيْ اِيَاسٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبَّادَ بْنَ شُرَحْبِيْلَ (رَجُلًا مِنْ بَنِيْ غُبَرَ) قَالَ اَصَابَنَا عَامُ مَخْمَصَةٍ فَاَتَيْتُ الْمَدِيْنَةَ فَاَتَيْتُ حَائِطًا مِنْ حِيْطَانِهَا فَاَخَذْتُ سُنْبُلًا فَفَرَكْتُهُ وَاَكَلْتُهُ وَجَعَلْتُهُ فِيْ كِسَائِيْ فَجَاءَ صَاحِبُ الْحَائِطِ فَضَرَبَنِيْ وَاَخَذَ ثَوْبِيْ فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرْتُهُ فَقَالَ لِلرَّجُلِ مَا اَطْعَمْتَهُ اِذْ كَانَ جَائِعًا اَوْسَاغِبًا وَلَا عَلَّمْتَهُ اِذْ كَانَ جَاهِلًا فَاَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَدَّ اِلَيْهِ ثَوْبَهُ وَاَمَرَ لَهُ بِوَسْقٍ مِنْ طَعَامٍ اَوْنِصْفِ وَسْقٍ .

باب : جانور کے گلہ یا باغ سے گزر ہو تو دودھ یا پھل کھانے کے لئے لینا

۲۲۹۸ : بنی غبر کے ایک صاحب عباد بن شرحبیل کہتے ہیں کہ ایک سال ہمارے ہاں قحط پڑا تو میں مدینہ گیا وہاں ایک باغ میں پہنچا اور اناج کی بالی لے کر ملی اور کھالی اور کچھ اناج اپنے کپڑے میں باندھ لیا اتنے میں باغ کا مالک آیا اس نے میری پٹائی کی اور میرا کپڑا بھی لے لیا۔ میں نبیؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور ساری بات عرض کر دی کہ بھوکا تھا۔ نبیؐ نے اس مرد سے فرمایا: تو نے اسے کھلایا بھی نہیں اور یہ جاہل تھا تو نے اسے بتایا بھی نہیں (کہ دوسرے کا مال بلا اجازت نہیں لیا کرتے) پھر نبیؐ نے اسے حکم دیا تو اس نے میرا کپڑا واپس کر دیا اور آپ نے میرے لئے ایک وسق یا آدھا وسق اناج کا حکم دیا۔

۲۲۹۹ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ وَيَعْقُوْبُ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ كَاسِبٍ قَالَ ثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ اَبِي الْحَكَمِ الْغِفَارِيَّ قَالَ حَدَّثَتْنِيْ جَدَّتِيْ عَنْ عَمِّ اَبِيْهَا رَافِعِ بْنِ عَمْرٍو الْغِفَارِيِّ قَالَ كُنْتُ وَاَنَا غُلَامٌ اَرْمِيْ نَخْلَنَا اَوْ قَالَ نَخْلَ الْاَنْصَارِ فَاُتِيَ بِيَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا غُلَامُ (وَ قَالَ ابْنُ كَاسِبٍ فَقَالَ يَابُنَيَّ) لِمَ تَرْمِي النَّخْلَ قَالَ قُلْتُ آكُلُ قَالَ فَلَا تَرْمِي النَّخْلَ وَكُلْ مِمَّا يَسْقُطُ فِيْ اَسَافِلِهَا قَالَ ثُمَّ مَسَحَ رَاْسِيْ وَقَالَ اَللّٰهُمَّ اَشْبِعْ بَطْنَهُ .

۲۲۹۹ : حضرت رافع بن عمر غفاریؓ فرماتے ہیں کہ بچپن میں میں اپنے یا فرمایا انصار کے کھجور کے درختوں پر پتھر مارتا تھا مجھے نبی ﷺ کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ فرمایا: اے لڑکے (ایک روایت میں ہے آپ نے فرمایا بیٹا) تم درختوں پر سنگباری کیوں کرتے ہو؟ میں نے عرض کیا کہ پھل کھاتا ہوں۔ آپ نے فرمایا آئندہ سنگباری مت کرنا اور جو خود نیچے گر جائے وہ کھا سکتے ہو پھر آپ نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا اے اللہ اس کا پیٹ بھر دے۔

۲۳۰۰ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ اَنْبَانَا الْجُرَيْرِيُّ عَنْ اَبِيْ نَضْرَةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَتَيْتَ عَلٰى رَاعٍ فَنَادِهِ ثَلَاثَ مِرَارٍ فَاِنْ اَجَابَكَ وَاِلَّا فَاشْرَبْ فِيْ غَيْرِ

۲۳۰۰ : حضرت ابو سعیدؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جب تم جانوروں کے گلہ پر پہنچو اور بھوک لگی ہو تو چرواہے کو تین بار آواز دو اگر وہ جواب دے (تو اس سے اجازت لے لو) ورنہ بقدر ضرورت پی لو اور ضائع

ان تفسد واذا اتیت علی حائط بستان فناد صاحب البستان ثلاث مرات فان اجابک والا فکل فی ان لا تفسد .

نہ کرو اور جب کسی باغ میں پہنچو (اور بھوک لگی ہو) تو باغ کے مالک کو تین بار آواز دو وہ جواب دے تو ٹھیک ورنہ بقدر ضرورت کھالو اور ضائع مت کرو۔

۲۳۰۱ : حدثنا هدیة بن عبد الوهاب وایوب بن حسان الواسطی وعلی بن سلمة قالوا ثنا یحیی بن سلیم الطائفی عن عبید اللہ بن عمر عن نافع عن ابن عمر قال رسول اللہ ﷺ اذا مر احدکم بحائط فلیاکل ولا یتخذ خبنة .

۲۳۰۱ : حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : جب تم میں سے کوئی باغ سے گزرے تو بقدر ضرورت کھالے اور کپڑے باندھے نہیں۔

خلاصۃ الباب ☆ علماء کا اس میں اختلاف ہے کہ جو پھل درخت سے گرتا ہے اس کا کھالینا بغیر مالک کی اجازت صحیح ہے یا نہیں۔ بعض نے فرمایا کہ ہر ملک کا دستور جدا ہے شاید مدینہ میں یہ دستور ہوگا جو پھل درخت سے گرے اس کے کھانے کی عام اجازت ہوگی اور اس سے منع نہ کرتے ہوں گے پس حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دستور کے مطابق اجازت مرحمت فرما دی۔ حدیث ۲۳۰۱ : امام احمد اور اسحاق فرماتے ہیں کہ ہر مسلمان کو یہ حق حاصل ہے جب کسی کھیت یا باغ سے گزرے تو مالک کو تین بار پکارے اگر وہ نہ بولے تو بقدر حاجت غلہ یا میوہ استعمال کر سکتا ہے۔ امام ابو حنیفہؒ امام مالک اور امام شافعی اور جمہور علماء کے نزدیک کسی کو حق حاصل نہیں کہ غیر کا پھل یا دودھ استعمال کرے مگر جب اضطراری حالت ہو تو بقدر رفع ضرورت استعمال جائز ہے اس حدیث کے بارے میں امام طحاوی نے فرمایا کہ اوائل اسلام کی ہیں کہ جب مہمانی واجب تھی بعد میں یہ احادیث منسوخ ہو گئیں اور ضیافت کا وجوب ختم ہو گیا۔

٦٨ : بَابُ النَّهْيِ اَنْ يُصِيبَ مِنْهَا شَيْئًا اِلَّا بِاِذْنِ صَاحِبِهَا

باب : مالک کی اجازت کے بغیر کوئی چیز استعمال کرنے سے ممانعت

۲۳۰۲ : حدثنا محمد بن رمح قال انبانا اللیث بن سعد عن نافع عن عبد اللہ بن عمر عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ قام فقال لا یحتلبن احدکم ماشیة رجل بغیر اذنه ایحب احدکم ان توتی مشربته فیکسر باب خزانته فینتثل طعامه فانما تخزن لهم ضروع مواشیهم اطعماتهم فلا یحتلبن احدکم ماشیة امری بغیر اذنه .

۲۳۰۲ : حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبیؐ کھڑے ہوئے اور فرمایا : تم سے کوئی بھی مالک کی اجازت کے بغیر اسکے گلے سے دودھ نہ دوہے کیا تم میں سے کسی کو پسند ہے کہ کوئی دوسرا اسکے بالا خانے پر جا کر اسکے خزانے کا دروازہ توڑے اور اناج نکال کرلے جائے جانور والوں کیلئے انکے جانوروں کے تھن انکے کھانے کا خزانہ (سٹور) ہیں اسلئے تم میں سے کوئی بھی مالک کی اجازت کے بغیر اس کا جانور نہ دوہے۔

۲۳۰۳ : حدثنا اسماعیل بن بشر ابن منصور ثنا عبد

۲۳۰۳ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں

بْنُ عَلِيٍّ عَنْ حَجَّاجٍ عَنْ سُلَيْطِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الطُّهَوِيِّ عَنْ ذُهَيْلِ بْنِ عَوْفِ بْنِ شَمَّاخٍ الطُّهَوِيِّ ثَنَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ اِذْ رَاَيْنَا بِلَا مَصْرُوْرَةً بِعِضَاهِ الشَّجَرِ فَثُبْنَا اِلَيْهَا فَنَادَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَجَعْنَا اِلَيْهِ فَقَالَ اِنَّ هٰذِهِ الْاِبِلَ لِاَهْلِ بَيْتٍ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ هُوَ قُوْتُهُمْ وَيُمْنُهُمْ بَعْدَ اللّٰهِ اَيَسُرُّكُمْ لَوْ رَجَعْتُمْ اِلٰى مَزَاوِدِكُمْ فَوَجَدْتُمْ مَا فِيْهَا قَدْ ذُهِبَ بِهٖ . اَتَرَوْنَ ذٰلِكَ عَدْلًا قَالُوْا لَا قَالَ فَاِنَّ هٰذَا كَذٰلِكَ قُلْنَا اَفَرَاَيْتَ اِنِ احْتَجْنَا اِلَى الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ فَقَالَ كُلْ وَلَا تَحْمِلْ وَاشْرَبْ وَلَا تَحْمِلْ .

کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر کے دوران ہم نے اونٹ دیکھے جن کے تھن بندھے ہوئے تھے وہ کانٹے دار درختوں میں چر رہے تھے ہم ان کی طرف تیزی سے بڑھے تو اللہ کے رسول ﷺ نے ہمیں آواز دی ہم آپ کے پاس واپس آ گئے۔ آپؐ نے فرمایا یہ اونٹ ایک مسلمان گھرانے کے ہیں یہ ان کی خوراک ہیں اور اللہ کے بعد یہی ان کا سب کچھ ہے (یعنی اللہ کے بعد اسباب کی دنیا میں ان کا سہارا یہی اونٹ اور ان کا دودھ ہے) کیا تم اس بات سے خوش ہو گے کہ جب تم واپس اپنے توشوں کے پاس پہنچو تو دیکھو کہ ان میں سے کھانا کوئی اور لے اُڑا ہے کیا تمہاری رائے میں یہ عدل ہے؟ صحابہؓ نے عرض کیا نہیں۔ آپؐ نے فرمایا: پھر یہ بھی اسی کی مانند ہے ہم نے عرض کیا: اگر ہمیں کھانے پینے کی حاجت ہو تو؟ فرمایا: کھا لو لیکن ساتھ مت اٹھاؤ' پی بھی لو مگر ساتھ مت لے جاؤ۔

۶۹ : بَابُ اتِّخَاذِ الْمَاشِيَةِ

باب : جانور رکھنا

۲۳۰۴ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ هِشَامِ ابْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اُمِّ هَانِئٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهَا اتَّخِذِيْ غَنَمًا فَاِنَّ فِيْهَا بَرَكَةً .

۲۳۰۴: حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: بکریاں رکھو ان میں برکت ہے۔

۲۳۰۵ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ نُمَيْرٍ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِدْرِيْسَ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ عَامِرٍ عَنْ عُرْوَةَ الْبَارِقِيِّ يَرْفَعُهُ قَالَ الْاِبِلُ عِزٌّ لِاَهْلِهَا وَالْغَنَمُ بَرَكَةٌ وَالْخَيْرُ مَعْقُوْدٌ فِيْ نَوَاصِي الْخَيْلِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ .

۲۳۰۵: حضرت عروہ بارقی سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اونٹ (پالنے) سے مالک میں غرور پیدا ہوتا ہے اور بکریاں برکت ہیں اور بھلائی قیامت تک کے لئے گھوڑوں کی پیشانی میں باندھ دی گئی ہے۔

۲۳۰۶ : حَدَّثَنَا عِصْمَةُ بْنُ الْفَضْلِ النَّيْسَابُوْرِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ فِرَاسٍ اَبُوْ هُرَيْرَةَ الصُّبَعِيُّ قَالَا ثَنَا حَرَمِيُّ بْنُ عُمَارَةَ ثَنَا زَرْبِيٌّ اِمَامُ مَسْجِدِ هِشَامِ بْنِ حَسَّانٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِيْرِيْنَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ

۲۳۰۶: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بکری جنت کے جانوروں میں سے ہے۔

الشَّاةُ مِنْ دَوَّابِ الْجَنَّةِ .

۲۳۰۷ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ثَنَا عَلِيُّ ابْنُ عُرْوَةَ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْاَغْنِيَآءَ بِاتِّخَاذِ الْغَنَمِ وَاَمَرَ الْفُقَرَآءَ بِاتِّخَاذِ الدَّجَاجِ وَقَالَ عِنْدَ اتِّخَاذِ الْاَغْنِيَاءِ الدَّجَاجَ يَاْذَنُ اللّٰهُ بِهَلَاكِ الْقُرَى .

۲۳۰۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے مالداروں کو بکریاں اور ناداروں کو مرغیاں پالنے کا حکم دیا اور فرمایا: جب مالدار بھی مرغیاں پال لیں تو اللہ تعالیٰ اس بستی کو تباہ کرنے کا حکم دے دیتے ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

كِتَابُ الْاَحْكَامِ

احکام اور فیصلوں کے ابواب

۱ : بَابُ ذِكْرِ الْقُضَاةِ

باب : قاضیوں کا ذکر

۲۳۰۸ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ ثنا مُعَلَّى بْنُ مَنْصُوْرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ عُثْمَانَ ابْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْمَقْبُرِیِّ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ مَنْ جُعِلَ قَاضِيًا بَيْنَ النَّاسِ فَقَدْ ذُبِحَ بِغَيْرِ سِكِّيْنٍ .

۲۳۰۸ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : جسے لوگوں کے درمیان قاضی مقرر کر دیا گیا اسے چھری کے بغیر ہی ذبح کر دیا گیا۔

۲۳۰۹ : حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْمَاعِيْلَ قَالَ ثنا وَكِيْعٌ ثنا اِسْرَائِيْلُ عَنْ عَبْدِ الْاَعْلٰى عَنْ بِلَالِ ابْنِ اَبِیْ مُوْسٰى عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ سَالَ الْقَضَاءَ وُكِلَ اِلٰى نَفْسِهٖ وَمَنْ جُبِرَ عَلَيْهِ نَزَلَ اِلَيْهِ مَلَكٌ فَسَدَّدَهٗ .

۲۳۰۹ : حضرت انس بن مالک فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : جس نے عہدہ قضا کا مطالبہ کیا اسے اس کے نفس کے سپرد کر دیا گیا اور جسے قاضی بننے پر مجبور کیا جائے تو اس پر ایک فرشتہ نازل ہو کر راہِ راست کی طرف اس کی راہنمائی کرتا رہتا ہے۔

۲۳۱۰ : حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثنا يَعْلٰى وَاَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ اَبِی الْبَخْتَرِیِّ عَنْ عَلِیٍّ قَالَ بَعَثَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْيَمَنِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تَبْعَثُنِیْ وَاَنَا شَابٌّ اَقْضِیْ بَيْنَهُمْ وَلَا اَدْرِیْ مَا الْقَضَاءُ قَالَ فَضَرَبَ بِيَدِهٖ فِیْ صَدْرِیْ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ اهْدِ قَلْبَهٗ وَثَبِّتْ لِسَانَهٗ قَالَ فَمَا شَكَكْتُ بَعْدُ فِیْ قَضَاءٍ بَيْنَ اثْنَيْنِ .

۲۳۱۰ : حضرت سیدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ جب اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے (عامل بنا کر) یمن بھیجا تو میں نے عرض کیا : اے اللہ کے رسول ! آپ مجھے (عامل بنا کر) بھیج رہے ہیں حالانکہ میں نوجوان ہوں میں ان کے درمیان فیصلے کروں گا حالانکہ مجھے فیصلہ کرنے کا سلیقہ نہیں فرماتے ہیں کہ آپ نے میرے سینہ پر ہاتھ مارا پھر فرمایا : اے اللہ

اس کے دل کو ہدایت پر رکھ اور اس کی زبان کو مضبوط کر۔ فرماتے ہیں کہ اس کے بعد میں دو آدمیوں کے درمیان فیصلہ میں کبھی تردد نہ ہوا۔

خلاصۃ الباب ☆ مطلب یہ ہے کہ قضاء کا عہدہ بڑے خطرے اور مواخذے کا کام ہے اس میں آخرت میں تباہ ہونے کا بھی ڈر ہے مگر جس کو اللہ تعالیٰ بچالے پس اس لئے سلف صالحینؒ نے تکلیف اور مصیبتیں جھیلنا گوارہ کرلیا لیکن قضاء کا عہدہ قبول نہ کیا۔ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا واقعہ مشہور ہے کہ ان کو منصور نے قید کیا اور مارا بھی لیکن قاضی بننا قبول نہیں کیا۔ (فجزاہ اللہ احسن الجزاء)۔

۲ : بَابُ التَّغْلِيظِ فِي الْحَيْفِ وَالرِّشْوَةِ

باب: ظلم اور رشوت سے شدید ممانعت

۲۳۱۱ : حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِيُّ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ ثَنَا مُجَالِدٌ عَنْ عَامِرٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ حَاكِمٍ يَحْكُمُ بَيْنَ النَّاسِ اِلَّا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَلَكٌ اٰخِذٌ بِقَفَاهُ ثُمَّ يَرْفَعُ رَأْسَهُ اِلَى السَّمَاءِ فَاِنْ قَالَ اَلْقِهِ اَلْقَاهُ فِي مَهْوَاةٍ اَرْبَعِينَ خَرِيفًا.

۲۳۱۱ : حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: جو حاکم بھی لوگوں کے درمیان فیصلہ کرتا ہوگا وہ روزِ قیامت اس حالت میں حاضر ہوگا کہ ایک فرشتہ اس کی گردن سے پکڑے ہوئے ہوگا پھر وہ فرشتہ آسمان کی طرف سر اٹھائے گا اگر یہ حکم ہوگا کہ اس کو پھینک دو تو وہ اسے پھینک دے گا ایک خندق میں جس میں چالیس سال تک وہ گرتا چلا جائے گا۔

۲۳۱۲ : حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ عِمْرَانَ الْقَطَّانِ عَنْ حُسَيْنٍ يَعْنِي بْنَ عِمْرَانَ عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَوْفٰى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الْقَاضِي مَا لَمْ يَجُرْ فَاِذَا جَارَ وَكَلَهُ اِلٰى نَفْسِهِ.

۲۳۱۲ : حضرت عبداللہ بن اوفیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تک قاضی ظلم نہ کرے اللہ اس کے ساتھ ہوتے ہیں اور جب وہ ظلم کر بیٹھے تو اللہ اسے اس کے نفس کے حوالہ کر دیتے ہیں۔

۲۳۱۳ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيعٌ ثَنَا ابْنُ اَبِي ذِئْبٍ عَنْ خَالِدِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الرَّاشِي وَالْمُرْتَشِي.

۲۳۱۳ : حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کی لعنت ہے رشوت دینے والے پر اور رشوت لینے والے پر۔

خلاصۃ الباب ☆ ان احادیث میں ظلم اور رشوت کے لینے دینے پر شدید وعید بیان کی گئی ہے رشوت لینے والے پر تو ظاہر ہے کہ وہ رشوت لے کر ضرور اس فریق کی رعایت کرے گا اور رشوت دینے والے پر اس لئے کہ وہ رشوت دے کر دوسرے کا مال ناحق کھائے گا۔ متاخرین علماء نے فرمایا ہے کہ اگر ایک آدمی کا مقدمہ حق ہے اور کوئی حاکم بغیر رشوت کے حق فیصلہ نہ

کرتا ہو تو ظلم کو دفع کرنے کے لئے اگر رشوت دے کر اپنا جائز کام کرواتا ہے تو گناہ گار نہ ہوگا۔ بہر حال حدیث میں مطلقاً دونوں پر وعید ہے۔

۳ : بَابُ الْحَاكِمِ يَجْتَهِدُ فَيُصِيبُ الْحَقَّ

باب: حاکم اجتہاد کر کے حق کو سمجھ لے

۲۳۱۴ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ ابْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيُّ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ اَبِي قَيْسٍ مَوْلَى عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اِذَا حَكَمَ الْحَاكِمُ فَاجْتَهَدَ فَاَصَابَ فَلَهُ اَجْرَانِ وَاِذَا حَكَمَ فَاجْتَهَدَ فَاَخْطَاَ فَلَهُ اَجْرٌ .

قَالَ يَزِيدُ فَحَدَّثْتُ بِهِ اَبَا بَكْرِ بْنَ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ فَقَالَ هٰكَذَا حَدَّثَنِيهِ اَبُو سَلَمَةَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ .

۲۳۱۴ : حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا جب حاکم فیصلہ کرتے وقت خوب اجتہاد و کوشش کرے اور حق سمجھ لے تو اس کو دو اجر ملیں گے اور جب فیصلہ کرتے وقت اجتہاد کرے اور اس سے خطا ہو جائے تو اس کو ایک اجر ملے گا۔

یزید کہتے ہیں کہ میں نے یہ حدیث ابو بکر بن عمرو بن حزم کو سنائی تو انہوں نے فرمایا کہ ابو سلمہ نے حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کر کے یہ حدیث مجھے اسی طرح سنائی۔

۲۳۱۵ : حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ تَوْبَةَ ثَنَا خَلَفُ ابْنُ خَلِيفَةَ ثَنَا اَبُو هَاشِمٍ قَالَ قَالَ لَوْلَا حَدِيثُ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْقُضَاةُ ثَلَاثَةٌ اثْنَانِ فِي النَّارِ وَوَاحِدٌ فِي الْجَنَّةِ رَجُلٌ عَلِمَ الْحَقَّ فَقَضَى بِهِ فَهُوَ فِي الْجَنَّةِ وَرَجُلٌ قَضَى لِلنَّاسِ عَلَى جَهْلٍ فَهُوَ فِي النَّارِ وَرَجُلٌ جَارَ فِي الْحُكْمِ فَهُوَ فِي النَّارِ فَقُلْنَا . اِنَّ الْقَاضِيَ اِذَا اجْتَهَدَ فَهُوَ فِي الْجَنَّةِ .

۲۳۱۵ : حضرت ابو ہاشم فرماتے ہیں کہ اگر بریدہ کی اپنے والدہ سے مروی یہ حدیث نہ ہوتی کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: قاضی تین قسم کے ہیں دو دوزخی اور ایک جنتی۔ ایک وہ مرد جس نے حق کو جانا پھر اس کے مطابق فیصلہ کیا تو وہ جنتی ہے اور ایک مرد جس نے جہالت کے باوجود لوگوں کے فیصلے کئے وہ دوزخی ہے اور ایک وہ مرد جس نے فیصلہ کرنے میں ظلم و جور سے کام لیا وہ بھی دوزخی ہے تو ہم یہ کہہ دیتے کہ قاضی جب اجتہاد کرے تو وہ جنتی ہے۔

خلاصۃ الباب ☆ ان احادیث میں اجتہاد کی فضیلت بیان ہوئی ہے اجتہاد کی تعریف یہ ہے کہ حامل اوصاف آدمی کا اپنی طاقت و کوشش کو احکام شرعیہ کے استنباط کرنے میں صرف کر دینے کو اجتہاد کہتے ہیں اس کا حکم خود شارع علیہ السلام نے دیا ہے اور خود بھی اس پر عمل کیا ہے اور اس کو پسند بھی فرمایا ہے چنانچہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یمن کا قاضی بنا کر بھیجنا چاہا تو بطور امتحان کے دریافت کیا کہ فیصلہ کس طرح کرو گے تو حضرت معاذ نے عرض کیا کتاب سے کروں گا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کتاب اللہ میں نہ پاؤ؟ عرض کیا اس سے فیصلہ کروں گا جس سے اللہ کے رسول (ﷺ) نے کیا۔ فرمایا اگر یہ بھی نہ پاؤ؟ عرض کیا اپنی رائے سے اجتہاد کروں گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

اللہ کا شکر ہے کہ اس نے اپنے رسول کے فرستادہ کو اس بات کی توفیق دی جو اس کے رسول کو پسند ہے پس حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا تصویب فرمانا اور خدا کا شکر ادا کرنا دلیل صریح ہے کہ جب کوئی حکم کتاب اللہ وسنت رسول میں مصرح نہ ہو تو اجتہاد سے کام لیا جائے۔ حدیث باب میں تو اجتہاد صحیح پر دو نیکیاں ملنے کی بشارت سنائی اور غلطی پر ایک اجر و نیکی۔ امام ابو بکر جصاص نے احکام القرآن میں حضرت عقبہ بن عامر سے روایت کیا ہے کہ دو آدمیوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مخاصمہ کیا آپ نے فرمایا: ان کا فیصلہ کرو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کی موجودگی میں فیصلہ کروں؟ آپ نے فرمایا: فیصلہ کر اس لئے کہ اگر تو نے صحیح فیصلہ کیا تو تجھے دس نیکیاں ملیں گی اور اگر تو نے خطاء کی تو صرف ایک نیکی ملے گی اس سلسلہ میں صاحب ترجمان السنۃ نے کیا خوب بات کہی ہے کہ خالق نے اپنے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کو منصب تشریع سے نوازا تھا اس کے رسول نے اپنے صحابہ کرام کو منصب اجتہاد سے نواز دیا اور اس طرح جو نعمت رسول کے حصہ میں آئی تھی امت کا بھی اس میں حصہ لگ گیا۔ (ہر کس ناکس کو اجتہاد کی اجازت نہیں) جس شخص کو قوت اجتہادیہ حاصل نہ ہو اس کو اجتہاد کرنے کی اجازت نہیں۔ ابوداؤد میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک شخص کے زکام لگ گیا پھر اس کو احتلام ہو گیا ساتھیوں نے اس کو غسل کا حکم کیا اس نے غسل کیا اور مر گیا آپ کو یہ خبر پہنچی تو فرمایا: لوگوں نے اس کو قتل کیا خدا ان کو قتل کرے' کیا ناواقفی کا علاج یہ نہ تھا کہ پوچھ لیتے اس کو تو یہ کافی تھا کہ تیمم کرتا اور اپنے زخم پر پٹی باندھ لیتا اور اس پر مسح کر کے باقی بدن کو دھو لیتا۔ ساتھیوں نے اپنی رائے سے آیت "وان کنتم جنبا فاطھروا" : کو معذور و غیر معذور کے حق میں اور آیت "وان کنتم مرضی ..... ": کو حدث اصغر کے ساتھ خاص سمجھ کر فتویٰ دے دیا اس فتویٰ پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا رد و انکار فرمانا اس بات کی دلیل ہے کہ یہ فتویٰ دینے والے صلاحیت اجتہاد نہ رکھتے تھے اس لئے اجتہاد سے فتویٰ دینا ان کے لئے جائز نہیں رکھا گیا۔ مؤطا امام مالک میں عطاء بن یسار سے روایت ہے ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے اس شخص کی بابت مسئلہ پوچھا جس نے اپنی بیوی کو قبل از صحبت تین طلاقیں دیں عطاء نے کہا کہ باکرہ کو ایک ہی طلاق پڑتی ہے حضرت عبداللہ بولے تم تو نرے واعظ آدمی ہو ایک طلاق سے بائن ہو جاتی ہے اور تین طلاق سے حلال کرنے تک حرام ہو جاتی ہے۔ حضرت عطاء کے فتویٰ کے باوجود ان کے اتنے بڑے محدث عالم ہونے کے حضرت عبداللہ نے محض ان کی قوت اجتہادیہ کی کمی کی وجہ سے معتبر و معتد نہیں سمجھا اور "انما انت قاص" سے ان کے مجتہد ہونے کی طرف ارشاد فرمایا جس کا حاصل یہ ہے کہ نقل روایت اور بات ہے اور فقہ و اجتہاد اور بات ہے۔ تو عالم ہونے کے باوجود بعض لوگوں میں درجہ اجتہاد نہیں ہوتا تعجب ہے ان لوگوں پر جو اس کے قائل ہیں کہ چند کتابیں دیکھنے سے مجتہد ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں اور سلف صالحین سے بھی آگے بڑھنے کی ناکام کوشش کرتے ہیں اس سے زیادہ تعجب ان پر ہے جو یہ کہتے ہیں پہلے بزرگوں کے پاس علم کی کمی تھی آج کے لوگوں کے پاس علم زیادہ ہے خصوصا امام ابو حنیفہؒ کے بارے میں یہ سمجھتے ہیں کہ ان کی مرویات ڈیڑھ سو ہیں ایسے لوگ امام صاحبؒ کے مقام اور مرتبہ سے ناواقف ہوتے ہیں تقریباً چار ہزار شیوخ سے حدیث کا علم حاصل کیا تعجب کی پٹی آنکھوں سے کھول کر دیکھیں تو امام ابو حنیفہؒ کے مقام رفیع کا علم ہو جائے گا۔

۴ : بَابُ لَا يَحْكُمُ الْحَاكِمُ وَهُوَ غَضْبَانُ

باب: حاکم غصہ کی حالت میں فیصلہ نہ کرے

۲۳۱۶ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ وَ مُحَمَّدُ ابْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ وَ اَحْمَدُ بْنُ ثَابِتٍ الْجَحْدَرِيُّ قَالُوْا ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ اَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ ابْنَ اَبِيْ بَكْرَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ لَا يَقْضِي الْقَاضِيْ بَيْنَ اثْنَيْنِ وَهُوَ غَضْبَانُ.

۲۳۱۶ : حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا : قاضی غصہ کی حالت میں دو فریقوں کے درمیان فیصلہ نہ کرے۔

قَالَ هِشَامٌ فِيْ حَدِيْثِهِ لَا يَنْبَغِيْ لِلْحَاكِمِ اَنْ يَقْضِيَ بَيْنَ اثْنَيْنِ وَهُوَ غَضْبَانُ.

ہشام نے یوں کہا کہ حاکم جب حالتِ غصب (غصہ) میں ہو تو اُسے فیصلے صادر نہیں کرنا چاہیے۔

خلاصۃ الباب ☆ اس حدیث کی بناء پر علماء نے فرمایا کہ حاکم قاضی یا مفتی غصہ کی حالت میں یا غم یا بھوک یا نیند کے غلبہ کی حالت میں فیصلہ نہ کرے اگر غصہ کی حالت میں فیصلہ کر دے تو جمہور علماء کے نزدیک وہ فیصلہ صحیح اور حق نہیں ہے۔ باقی روایات میں جو آتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ غصہ کی حالت میں فیصلہ فرمایا تو یہ حضور کی خصوصیت تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر غصہ غالب نہیں آتا تھا۔

۵ : بَابُ قَضِيَّةِ الْحَاكِمِ لَا تُحِلُّ حَرَامًا وَلَا تُحَرِّمُ حَلَالًا

باب: حاکم کا فیصلہ حرام کو حلال اور حلال کو حرام نہیں کر سکتا

۲۳۱۷ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ شَيْبَةَ ثَنَا وَكِيْعٌ ثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ اُمِّ سَلَمَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّكُمْ تَخْتَصِمُوْنَ اِلَيَّ وَاِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ وَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ اَنْ يَكُوْنَ اَلْحَنَ بِحُجَّتِهِ مِنْ بَعْضٍ وَاِنَّمَا اَقْضِيْ لَكُمْ عَلٰى نَحْوِ مِمَّا اَسْمَعُ مِنْكُمْ فَمَنْ قَضَيْتُ لَهُ مِنْ حَقِّ اَخِيْهِ شَيْئًا فَلَا يَاْخُذْهُ فَاِنَّمَا اَقْطَعُ لَهُ قِطْعَةً مِنَ النَّارِ يَاْتِيْ بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

۲۳۱۷ : حضرت ام سلمہؓ فرماتی ہیں کہ اللہ کے رسولؐ نے فرمایا: تم میرے پاس جھگڑے لاتے ہو اور میں تو بشر ہی ہوں (غیب نہیں جانتا) اور شاید تم میں سے کوئی دلیل بیان کرنے میں دوسرے سے بہتر ہو اور میں تمہارے درمیان فیصلہ تمہارا بیان سننے پر کرتا ہوں لہٰذا میں جسے بھی اسکے بھائی کا حق دلا دوں تو وہ (یہ سمجھ کر کہ میرے دلانے سے وہ چیز اسکی ہوگئی) اسے نہ لے کیونکہ میں تو اُسے آگ کا ایک ٹکڑا دے رہا ہوں جسے وہ روزِ قیامت لے کر آئیگا۔

۲۳۱۸ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ

۲۳۱۸ : حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : میں تو بشر

ابی هُرَیْرَةَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ انّما انا بشرٌ وَلعلَّ بعضکُمْ انْ یَکُوْنَ الْحَنَ بِحُجّتِهٖ منْ بَعْضٍ فمَنْ قطعْتُ لَهٗ منْ حقّ اخِیْهِ قطعةً فانّما اَقْطَعُ لَهٗ قطعةً من النّار .

ہوں اور شاید تم میں ایک دلیل دینے میں دوسرے سے بڑھ کر ہو۔لہٰذا میں جسے اس کے بھائی کا تھوڑا سا حق بھی دلا دوں تو میں اس کو آگ کا ایک ٹکڑا دلا رہا ہوں۔

خلاصۃ الباب ☆ نہایہ میں ہے کہ :اللحن المیل عن جمعة الاستقامة کہ درستی کی جانب پلٹ جانے کو لحن کہتے ہیں۔ اور امام شافعی فرماتے ہیں کہ علماء کا حکم کسی حرام کو حلال نہیں بنا سکتا۔

٦ : بَابُ مَنِ ادَّعٰی مَا لَیْسَ لَهٗ وَ خَاصَمَ فِیْهِ

باب: پرائی چیز کا دعویٰ کرنا اور اس میں جھگڑا کرنا

٢٣١٩ : حدّثنا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عبدِ الصّمدِ ابْنِ عَبْدِ الْوَارِثِ بْنِ سَعِیْدٍ اَبُوْ عُبَیْدَةَ حدّثنِیْ اَبِیْ ثنی الْحُسَیْنُ بْنُ ذکْوَانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ بُرَیْدَةَ قَالَ حدّثنِیْ یَحْیَی بْنُ یَعْمَرَ اَنَّ اَبَا الْاَسْوَدِ الدِّیْلِیَّ حدّثَهٗ عَنْ اَبِیْ ذرٍّ اَنَّهٗ سمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ یَقُوْلُ منِ ادّعی مَا لَیْسَ لَهٗ فَلَیْسَ منّا وَلْیَتَبَوّاْ مَقْعَدَهٗ مِن النّارِ .

٢٣١٩: حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے سنا: جس نے ایسی چیز کا دعویٰ کیا جو اُس کی نہیں تھی تو وہ ہم میں سے نہیں ہے اور وہ دوزخ کو اپنا ٹھکانہ بنالے۔

٢٣٢٠ : حدّثنا مُحمّدُ بْنُ ثعْلبَةَ بْنِ سَوَاءٍ حدّثنِیْ عَمِّیْ مُحمّدُ بْنُ سَوَاءٍ عَنْ حُسَیْنِ الْمُعَلّمِ عَنْ مَطَرٍ الْوَرَّاقِ عَنْ نافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ اَعَانَ عَلٰی خُصُوْمَةٍ بِظُلْمٍ (اَوْ یُعِیْنُ عَلٰی ظُلْمٍ) لمْ یَزَلْ فِیْ سَخَطِ اللّٰهِ حَتّٰی یَنْزِعَ .

٢٣٢٠: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کسی خصومت میں ظلم کی مدد کرتا ہے وہ مسلسل اللہ کی ناراضگی میں رہتا ہے یہاں تک کہ وہ مدد سے باز آجائے۔

خلاصۃ الباب ☆ ان احادیث سے یہ ہدایت ملی ہے کہ ظلم کرنے سے بہت بچنا چاہئے اگر نفس کی شامت سے کسی ظالم کی اعانت کی ہے تو توبہ کرنی چاہئے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ نیکی اور پرہیز گاری پر تو ایک دوسرے کا تعاون کرو لیکن اللہ تعالیٰ کی نافرمانی اور گناہ میں اعانت وتعاون نہ کرو۔

٧ : بَابُ الْبَیِّنَةُ عَلَی الْمُدَّعِیْ وَ الْیَمِیْنُ عَلَی الْمُدَّعٰی عَلَیْهِ

باب: مدعی پر گواہ ہیں اور مدعیٰ علیہ پر قسم

٢٣٢١ : حدّثنا حَرْمَلَةُ بْنُ یَحْیَی الْمِصْرِیُّ ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ اَنْبَانَا ابْنُ جُرَیْجٍ عَنِ ابْنِ اَبِیْ مُلَیْکَةَ عَنِ ابْنِ عَبّاسٍ اَنّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسلّمَ قَالَ لَوْ یُعْطَی النّاسُ

٢٣٢١: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر لوگوں کو محض ان کے دعویٰ کی وجہ سے دے دیا جائے تو کچھ لوگ

بِدَعْوَاهُمْ ادَّعَى نَاسٌ دِمَاءَ رِجَالٍ وَ اَمْوَالَهُمْ وَلٰكِنِ الْيَمِيْنُ عَلَى الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ .

دوسروں کے خون اور مالوں کا دعویٰ کرنے لگیں لیکن مدعی علیہ کے ذمہ قسم ہے۔

۲۳۲۲ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا ثَنَا وَكِيْعٌ وَاَبُوْ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَا ثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ شَقِيْقٍ عَنِ الْاَشْعَثِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ كَانَ بَيْنِيْ وَبَيْنَ رَجُلٍ مِنَ الْيَهُوْدِ اَرْضٌ فَجَحَدَنِيْ فَقَدَّمْتُهُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ لَكَ بَيِّنَةٌ قُلْتُ لَا قَالَ لِلْيَهُوْدِيِّ احْلِفْ قُلْتُ اِذًا يَحْلِفَ فِيْهِ فَيَذْهَبَ بِمَا لِيْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ سُبْحَانَهُ: ﴿ اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلًا...... ﴾ [آل عمران: ۷۸] اِلٰى آخِرِ الْآيَةِ .

۲۳۲۲: حضرت اشعث بن قیس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک زمین میرے اور ایک یہودی کے درمیان مشترک تھی یہودی میرے حصہ سے انکاری ہوگیا تو میں نے اسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا۔ آپؐ نے فرمایا: تمہارے پاس کوئی ثبوت ہے میں نے عرض کیا نہیں آپ نے یہودی سے فرمایا: قسم اٹھاؤ میں نے عرض کیا وہ تو قسم اٹھا کر میرا مال ہڑپ کر جائے گا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی جو لوگ اللہ کے عہد اور قسم کے عوض تھوڑا سا مال لیتے ہیں آخر تک۔

خلاصۃ الباب ☆ حنفیہ کا اسی حدیث پر عمل ہے کہ مدعی کے ذمہ یمین نہیں بلکہ گواہی ہے اور مدعی علیہ پر یمین (قسم) عائد ہوتی ہے۔

۸ : بَابُ مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنٍ فَاجِرَةٍ لِيَقْتَطِعَ بِهَا مَالًا

باب: جھوٹی قسم کھا کر مال حاصل کرنا

۲۳۲۳ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ ثَنَا وَكِيْعٌ وَاَبُوْ مُعَاوِيَةَ قَالَا ثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ شَقِيْقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنٍ وَهُوَ فِيْهَا فَاجِرٌ يَقْتَطِعُ بِهَا مَالَ امْرِئٍ مُسْلِمٍ لَقِيَ اللّٰهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ .

۲۳۲۳: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: جس نے کوئی قسم اٹھائی اور وہ اس قسم میں جھوٹا تھا اور اس قسم کے ذریعہ کسی بھی مسلمان کا مال ناحق لے لیا تو وہ اللہ سے ایسی حالت میں ملے گا کہ اللہ اس پر غصہ ہوں گے۔ (العیاذ باللہ من غضبہ)

۲۳۲۴ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ كَثِيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ اَنَّهُ سَمِعَ اَخَاهُ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ كَعْبٍ اَنَّ اَبَا اُمَامَةَ الْحَارِثِيَّ حَدَّثَهُ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ لَا يَقْتَطِعُ رَجُلٌ حَقَّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ بِيَمِيْنِهِ اِلَّا حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَاَوْجَبَ لَهُ النَّارَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ

۲۳۲۴ : حضرت ابوامامہ حارثیؓ فرماتے ہیں کہ انہوں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا: جو مرد کسی مرد مسلم کا حق قسم کھا کر ناجائز طور پر حاصل کرلے اللہ تعالیٰ اس پر جنت کو حرام فرما دیتے ہیں اور دوزخ اس کے لئے واجب فرما دیتے ہیں اس پر لوگوں میں سے

یا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَاِنْ کَانَ شَیْئًا یَسِیْرًا قَالَ وَاِنْ کَانَ سِوَاکًا مِنْ اَرَاکٍ ۔

ایک مرد نے عرض کیا اے اللہ کے رسول اگر چہ وہ ذرا سی چیز ہو۔ فرمایا اگر چہ پیلو کی ایک مسواک ہی ہو۔

خلاصۃ الباب ☆ جھوٹی قسم کھا کر اپنے مسلمان بھائی پر ظلم کیا اور اس کا مال ظلماً حاصل کیا اور اللہ تعالیٰ کے نام کی بے حرمتی کی تو اللہ تعالیٰ کے غصہ کی تاب کون لا سکتا ہے۔

۹ : بَابُ الْیَمِیْنِ عِنْدَ مَقَاطِعِ الْحُقُوْقِ

باب: قسم کہاں کھائے؟

۲۳۲۵ : حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ رَافِعٍ ثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِیَۃَ ح وحَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ ثَابِتٍ الْجَحْدَرِیُّ ثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عِیْسٰی قَالَا ثَنَا ھَاشِمُ بْنُ ھَاشِمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ ابْنِ نِسْطَاسٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ مَنْ حَلَفَ بِیَمِیْنٍ اٰثِمَۃٍ عِنْدَ مِنْبَرِیْ ھٰذَا فَلْیَتَبَوَّاْ مَقْعَدَہٗ مِنَ النَّارِ وَلَوْ عَلٰی سِوَاکٍ اَخْضَرَ ۔

۲۳۲۵ : حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے میرے اس منبر کے پاس جھوٹی قسم کھائی تو وہ دوزخ میں اپنا ٹھکانہ بنا لے اگر چہ تر مسواک کی خاطر ہو۔

۲۳۲۶ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یَحْیٰی وَزَیْدُ ابْنُ اَخْزَمَ قَالَا ثَنَا الضَّحَّاکُ بْنُ مَخْلَدٍ ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ یَزِیْدَ بْنِ فَرُّوْخَ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ یَحْیٰی وَھُوَ اَبُوْ یُوْنُسَ الْقَوِیُّ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا سَلَمَۃَ یَقُوْلُ سَمِعْتُ اَبَا ھُرَیْرَۃَ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ لَا یَحْلِفُ عِنْدَ ھٰذَا الْمِنْبَرِ عَبْدٌ وَلَا اَمَۃٌ عَلٰی یَمِیْنٍ اٰثِمَۃٍ وَلَوْ عَلٰی سِوَاکٍ رَطْبٍ اِلَّا وَجَبَتْ لَہُ النَّارُ ۔

۲۳۲۶ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس منبر کے پاس جو بھی جھوٹی قسم کھائے گا (خواہ) غلام ہو یا باندی (خواہ مرد ہو یا عورت) اگر چہ تر (تازی) مسواک کی خاطر ہو اس کے لئے دوزخ واجب ہو جائے گی۔

خلاصۃ الباب ☆ متبرک مقامات میں نیکی کرنے کا ثواب بہت اور بڑا ہوتا ہے تو گناہ کا وبال بھی زیادہ ہوتا ہے۔

۱۰ : بَابُ بِمَا یُسْتَحْلَفُ اَھْلُ الْکِتَابِ

باب: اہل کتاب سے کیا قسم لی جائے؟

۲۳۲۷ : حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِیَۃَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مُرَّۃَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ دَعَا رَجُلًا مِنْ عُلَمَاءِ الْیَھُوْدِ فَقَالَ اَنْشُدُکَ بِالَّذِیْ اَنْزَلَ التَّوْرَاۃَ عَلٰی مُوْسٰی ۔

۲۳۲۷: حضرت براء بن عازبؓ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک یہودی مرد عالم کو بلایا اور فرمایا میں تجھے قسم دیتا ہوں اس ذات کی جس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر تورات نازل فرمائی۔

۲۳۲۸ : حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا اَبُوْ اُسَامَۃَ عَنْ مُجَالِدٍ اَنْبَاَنَا عَامِرٌ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ لِیَھُوْدِیَّیْنِ اَنْشُدُکُمَا بِاللّٰہِ الَّذِیْ اَنْزَلَ التَّوْرَاۃَ عَلٰی مُوْسٰی

۲۳۲۸: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے دو یہودیوں سے فرمایا: میں تم دونوں کو اس اللہ کی قسم دیتا ہوں جس

عليه السّلام.

نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر تورات نازل فرمائی۔

خلاصۃ الباب ☆ یہود کے دل میں توریت کی قدر زیادہ ہے ہوسکتا ہے کہ اس کی تعلیم کی بناء پر جھوٹی قسم نہ کھائے گا اور اسی طرح نصرانی سے قسم لی جائے گی کہ تم اس اللہ کی قسم کھاؤ جس نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر انجیل اتاری۔

۱۱ : بَابُ الرَّجُلانِ يَدَّعِيَانِ السِّلْعَةِ وَلَيْسَ بَيْنَهُمَا بَيِّنَةٌ

باب: دو مرد کسی سامان کا دعویٰ کریں اور کسی کے پاس ثبوت نہ ہو

۲۳۲۹ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ خِلَاسٍ عَنْ اَبِيْ رَافِعٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّهُ ذَكَرَ اَنَّ رَجُلَيْنِ ادَّعَيَا دَابَّةً وَلَمْ يَكُنْ بَيْنَهُمَا بَيِّنَةٌ فَاَمَرَهُمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَسْتَهِمَا عَلَى الْيَمِيْنِ.

۲۳۲۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ دو مردوں نے ایک سواری کا دعویٰ کیا کسی کے پاس ثبوت نہ تھا تو ان کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ قرعہ ڈال کر قسم اٹھائیں جس کے نام قرعہ نکلے وہ قسم اٹھائے اور سواری کا مالک ہو جائے۔

۲۳۳۰ : حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ وَمُحَمَّدُ ابْنُ مَعْمَرٍ وَزُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالُوْا ثَنَا رَوْحُ ابْنُ عُبَادَةَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيْدِ ابْنِ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ مُوْسَى اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اخْتَصَمَ اِلَيْهِ رَجُلَانِ بَيْنَهُمَا دَابَّةٌ وَلَيْسَ لِوَاحِدٍ مِنْهُمَا بَيِّنَةٌ فَجَعَلَهَا بَيْنَهُمَا نِصْفَيْنِ.

۲۳۳۰: حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں دو مردوں نے ایک سواری کے متعلق اپنا جھگڑا پیش کیا کسی کے پاس ثبوت نہ تھا۔ آپ نے اس کو دونوں کے درمیان نصف نصف تقسیم فرما دیا۔

خلاصۃ الباب ☆ علامہ طیبیؒ فرماتے ہیں مسئلہ کی صورت یہ ہے کہ دو آدمیوں نے ایک سامان کا دعویٰ کیا جو تیسرے آدمی کے پاس ہو وہ تیسرا کہے کہ میں اصل مالک کو جانتا ہوں' تو قرعہ ڈالا (تو جس کے نام قرعہ نکلے وہ قسم اٹھا کر وہ سامان لے جائے۔ اس میں ائمہ کا اختلاف ہے کہ امام شافعی فرماتے ہیں کہ وہ سامان تیسرے آدمی کے پاس رہے گا اگر دونوں نے بینہ قائم کئے تو ان کا کوئی اعتبار نہیں۔ امام ابوحنیفہ فرماتے ہیں ان دو شخصوں کے درمیان نصف نصف تقسیم کر دیں گے۔ اس طرح اگر دو شخص ایک چیز کا دعویٰ کریں اور دونوں گواہ قائم کریں امام احمد فرماتے ہیں کہ قرعہ اندازی ہوگی کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قرعہ اندازی کی تھی۔ حنفیہ اس کے جواب میں کہتے ہیں کہ آپ کے زمانہ میں دو آدمیوں نے جھگڑا کیا تھا ایک اونٹ میں اور دونوں نے گواہ قائم کئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں میں آدھا آدھا تقسیم کر دیا' رہی قرعہ اندازی... ! سو یہ حکم ابتداء اسلام میں تھا پھر منسوخ ہو گیا جیسا کہ امام طحاوی نے ثابت کیا ہے۔

۱۲ : بَابُ مَنْ سُرِقَ لَهُ شَیْءٌ فَوَجَدَهُ فِیْ یَدِ رَجُلٍ اشْتَرَاهُ

باب: کسی کی کوئی چیز چوری ہو گئی پھر اسے کسی مرد کے پاس ملی جس نے وہ چیز خریدی ہے

۲۳۳۱ : حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِیَةَ ثَنَا حَجَّاجٌ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ عُبَیْدِ بْنِ زَیْدِ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا ضَاعَ لِلرَّجُلِ مَتَاعٌ اَوْ سُرِقَ لَهُ مَتَاعٌ فَوَجَدَهُ فِیْ یَدِ رَجُلٍ یَبِیْعُهُ فَهُوَ اَحَقُّ بِهِ وَیَرْجِعُ الْمُشْتَرِیْ عَلَی الْبَائِعِ بِالثَّمَنِ .

۲۳۳۱: حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کسی مرد کا مال جاتا رہے یا اس کا سامان چوری ہو جائے پھر وہ کسی مرد کے قبضہ میں ملے جو اسے بیچ رہا ہو تو مالک اس کا زیادہ حقدار ہے اور خریدنا والا فروخت کنندہ سے زرِ ثمن واپس لے لے۔

۱۳ : بَابُ الْحُکْمِ فِیْمَا اَفْسَدَتِ الْمَوَاشِیْ

باب: جو مال جانور خراب کر دیں اس کا حکم

۲۳۳۲ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ الْمِصْرِیُّ اَنْبَاَنَا اللَّیْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ ابْنَ مُحَیِّصَةَ الْاَنْصَارِیَّ اَخْبَرَهُ اَنَّ نَاقَةً لِلْبَرَاءِ کَانَتْ ضَارِیَةً دَخَلَتْ فِیْ حَائِطِ قَوْمٍ فَاَفْسَدَتْ فِیْهِ فَکُلِّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِیْهَا فَقَضٰی اَنَّ حِفْظَ الْاَمْوَالِ عَلٰی اَهْلِهَا بِالنَّهَارِ وَعَلٰی اَهْلِ الْمَوَاشِیْ مَا اَصَابَتْ مَوَاشِیْهِمْ بِاللَّیْلِ .

حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِیِّ بْنِ عَفَّانَ ثَنَا مُعَاوِیَةُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ سُفْیَانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عِیْسٰی عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ حَرَامِ بْنِ مُحَیِّصَةَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ اَنَّ نَاقَةً لِاٰلِ الْبَرَاءِ اَفْسَدَتْ شَیْئًا فَقَضٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِمِثْلِهِ .

۲۳۳۲ : حضرت ابن محیصہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت براء رضی اللہ عنہ کی ایک اونٹنی شریر تھی وہ لوگوں کے باغ میں گھس گئی اور ان کا باغ خراب کر دیا تو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے بات کی گئی آپؐ نے یہ فیصلہ فرمایا کہ دن میں اموال کی حفاظت مالکوں کے ذمہ ہے اور رات کو جانور خراب کر دیں تو اس کا تاوان جانوروں کے مالکوں پر ہے۔

دوسری سند سے یہی مضمون مروی ہے۔

خلاصۃ الباب ☆ یہ حکم اس لئے ہے کہ باغ والے لوگ باغ کی حفاظت دن کے وقت کرتے ہیں اور مویشی والے رات کو باندھ کر رکھتے ہیں جب جانور رات کو کسی کے کھیت میں گئے تو معلوم ہوا کہ انہوں نے جانوروں کی رکھوالی نہیں کی یہ اس صورت میں ہے کہ جب جانور کا مالک اس کے ساتھ نہ ہو اور جب اس کے ساتھ ہو پھر کسی کا کھیت ضائع کر دے تو مالک پر تاوان واجب ہوگا خواہ وہ سوار ہو یا ہانکنے والا یا آگے آگے چل رہا ہو یہ مذہب امام مالک اور امام شافعی رحمہما اللہ کا ہے حنفیہ فرماتے ہیں اگر جانور کا مالک ساتھ نہ ہو تو ضمان نہیں چاہیے رات ہو یا دن کا وقت ہو۔

۱۴ : بَابُ الْحُكْمِ فِيمَنْ كَسَرَ شَيْئًا

۲۳۳۳ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ ثَنَا شَرِيْكُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ قَيْسِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِیْ سُوَاْةَ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ اَخْبِرِيْنِیْ عَنْ خُلُقِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ اَوَمَا تَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ: ﴿وَاِنَّكَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِيْمٍ﴾؟ [القلم: ٤] قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ اَصْحَابِهٖ فَصَنَعْتُ لَهٗ طَعَامًا وَصَنَعَتْ لَهٗ حَفْصَةُ طَعَامًا قَالَتْ فَسَبَقَتْنِیْ حَفْصَةُ فَقُلْتُ لِلْجَارِيَةِ : انْطَلِقِیْ فَاَكْفِئِیْ قَصْعَتَهَا فَلَحِقَتْهَا وَقَدْ هَمَّتْ اَنْ تَضَعَ بَيْنَ يَدَیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَكْفَأَتْهَا فَانْكَسَرَتِ الْقَصْعَةُ وَانْتَشَرَ الطَّعَامُ قَالَتْ فَجَمَعَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا فِيْهَا مِنَ الطَّعَامِ عَلَی النِّطَعِ فَاَكَلُوْا ثُمَّ بَعَثَ بِقَصْعَتِیْ فَدَفَعَهَا اِلٰی حَفْصَةَ فَقَالَ خُذُوْا ظَرْفًا مَكَانَ ظَرْفِكُمْ وَكُلُوْا مَا فِيْهَا قَالَتْ رَاَيْتُ ذٰلِكَ فِیْ وَجْهِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۲۳۳۴ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی ثَنَا خَالِدُ ابْنُ الْحَارِثِ ثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ اِحْدٰی اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ فَاَرْسَلَتْ اُخْرٰی بِقَصْعَةٍ فِيْهَا طَعَامٌ فَضَرَبَتْ يَدَ الرَّسُوْلِ فَسَقَطَتِ الْقَصْعَةُ فَانْكَسَرَتْ فَاَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكِسْرَتَيْنِ فَضَمَّ اِحْدَاهُمَا اِلَی الْاُخْرٰی فَجَعَلَ يَجْمَعُ فِيْهَا الطَّعَامَ وَيَقُوْلُ غَارَتْ اُمُّكُمْ كُلُوْا فَاَكَلُوْا حَتّٰی جَاءَتْ بِقَصْعَتِهَا الَّتِیْ فِیْ بَيْتِهَا فَدَفَعَ الْقَصْعَةَ الصَّحِيْحَةَ اِلَی

باب: کوئی شخص کسی چیز کو توڑ ڈالے تو اس کا حکم

۲۳۳۳: بنو سواہ کے ایک مرد کہتے ہیں کہ میں نے سیدہ عائشہؓ سے عرض کیا کہ مجھے اللہ کے رسولؐ کے اخلاق کے متعلق بتایئے ۔ فرمانے لگیں: کیا تم قرآن نہیں پڑھتے ﴿وَاِنَّكَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِيْمٍ﴾ آپؐ بڑے اخلاق والے ہیں ۔ نیز فرمایا کہ اللہ کے رسولؐ اپنے اصحاب کے ساتھ تھے ۔ میں نے آپؐ کیلئے کھانا تیار کیا اور حفصہ نے بھی آپؐ کیلئے کھانا تیار کیا تو میں نے اپنی چھوکری سے کہا جاؤ حفصہ کا پیالہ الٹ دو۔ وہ اس وقت پہنچی جب حفصہ آپؐ کے سامنے پیالہ رکھنے لگی تھیں تو پیالہ اُلٹ دیا۔ پیالہ ٹوٹ گیا اور کھانا بکھر گیا اللہ کے رسولؐ نے وہ پیالہ اور کھانا دستر خوان پر جمع کیا سب نے کھا لیا پھر آپ نے میرا پیالہ حفصہ کے پاس بھیجا اور فرمایا اپنے برتن کے بدلہ برتن لے لو اور جو اس میں ہے وہ کھا لو فرماتی ہیں اسکے بعد میں نے آپ کے چہرہ پر اسکا کوئی اثر محسوس نہ کیا۔

۲۳۳۴: حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ نبیؐ اپنی ایک زوجہ مطہرہ کے پاس تھے کہ دوسری نے کھانے کا ایک پیالہ بھیجا پہلی نے (ناراضگی سے) لانے والے کے ہاتھ پر مارا' پیالہ گر کر ٹوٹ گیا تو اللہ کے رسولؐ نے دونوں ٹکڑوں کو اٹھا کر ایک کو دوسرے کے ساتھ جوڑا اور اس میں کھانا جمع کرنے لگے اور (حاضرین صحابہؓ سے) فرمانے لگے کہ تمہاری ماں کو غیرت آئی (کہ میرا کھانا تیار نہ ہوا اور دوسری نے تیار کر کے بھیج دیا) اب یہ کھا لو سب نے کھانا کھایا پھر پہلی زوجہ اپنے گھر سے

الرَّسُوْل وَترک الْمَكْسُوْرَة فِیْ بَیت التی کسرتها .

ایک پیالہ لے کر آئیں تو آپ نے سالم پیالہ کھانا لانے والے کو دے دیا اور ٹوٹا ہوا پیالہ اپنی زوجہ کے گھر رہنے دیا جنہوں نے پیالہ توڑا تھا۔

خلاصۃ الباب ☆ ایک دوسری حدیث میں آتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تمہاری ماں کو رشک آ گیا سبحان اللہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عالی اخلاق کہ خفگی کا اظہار نہ فرمایا کوئی اور ہوتا تو بیوی پر بہت ناراض ہوتا اس قصہ میں پیالہ کے بدلہ میں پیالہ اس لئے دیا کہ دونوں برتن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے تھے اور کھانا بھی حضور ہی کا تھا ورنہ برتن دوسرے برتن کی مثال نہیں ہوتا بلکہ ذوات القیم میں سے ہے۔

۱۵ : بَابُ الرَّجُلِ يَضَعُ خَشَبَةً عَلٰى جِدَارِ جَارِهٖ

باب: مرد اپنے ہمسایہ کی دیوار پر چھت رکھے

۲۳۳۵ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَا ثنا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عن الزُّهْرِيّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ قَالَ سَمِعْتُ ابا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تعالى عَنْهُ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسلّم قَالَ اذا اسْتَاْذَنَ اَحَدَكُمْ جَارُهُ اَنْ يَغْرِزَ خَشَبَةً فِيْ جِدَارِهِ فَلَا يَمْنَعْهُ فَلَمَّا حَدَّثَهُمْ اَبُوْ هُرَيْرَةَ طَأْطَأُوْا رُءُوْسَهُمْ فَلَمَّا رَآهُمْ قَالَ مَا لِيْ اَرَاكُمْ عَنْهَا مُعْرِضِيْنَ وَاللّٰهِ لَاَرْمِيَنَّ بِهَا بَيْنَ اَكْتَافِكُمْ .

۲۳۳۵ : حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ نبیؐ نے فرمایا جب تم میں سے کسی کا پڑوسی اس سے اس کی دیوار پر لکڑی گاڑنے کی اجازت مانگے تو وہ اسے روکے نہیں۔ جب ابو ہریرہؓ نے لوگوں کو یہ حدیث سنائی تو انہوں نے سر جھکا لئے۔ ابو ہریرہؓ نے دیکھا تو فرمایا: کیا ہوا؟ میں دیکھ رہا ہوں کہ تم اس سے روگردانی کر رہے ہو اللہ کی قسم! میں تمہارے کندھوں کے درمیان اسے ماروں گا یعنی یہ حدیث خوب سناؤں گا۔

۲۳۳۶ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بِشْرٍ بَكْرُ بْنُ خلف ثنا اَبُوْ عاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَمْرِو ابْنِ دِيْنَارٍ اَنَّ هشام بن يحيى اَخْبَرَهُ اَنَّ عِكْرِمَةَ بْنَ سَلَمَةَ اَخْبَرَهُ اَنَّ اَخَوَيْنِ مِن بَلْمُغِيْرَةِ اَعْتَقَ اَحَدُهُمَا اَنْ لَا يَغْرِزَ خَشَبًا فِيْ جِدَارِهِ فَاَقْبَلَ مُجَمِّعُ بْنُ يَزِيْدَ وَرِجَالٌ كَثِيْرٌ مِنَ الْاَنْصَارِ فَقَالُوْا نَشْهَدُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسلّم قَالَ لَا يَمْنَعْ اَحَدُكُمْ جَارَهُ اَنْ يَغْرِزَ خَشَبَةً فِيْ جِدَارِهِ فَقَالَ يَا اَخِيْ ! اِنَّكَ مَقْضِيٌّ لَكَ عَلَيَّ وَقَدْ حَلَفْتُ فَاجْعَلْ اُسْطُوَانًا دُوْنَ حَائِطِيْ اَوْ جِدَارِيْ

۲۳۳۶ : حضرت عکرمہ بن سلمہ فرماتے ہیں کہ بنو مغیرہ کے دو شخصوں میں سے ایک نے یہ کہا کہ اسکا غلام آزاد ہے اگر دوسرا اسکی دیوار میں لکڑی گاڑے تو؟ مجمع بن یزید اور بہت سے انصاری صحابہ آئے اور کہنے لگے کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ اللہ کے رسولؐ نے فرمایا: تم میں سے کوئی اپنے پڑوسی کو اپنی دیوار میں لکڑی گاڑنے سے نہ روکے تو اس نے کہا اے بھائی! (شریعت کا) فیصلہ تمہارے موافق اور میرے خلاف ہے جبکہ میں قسم بھی اٹھا چکا ہوں لہٰذا تم میری دیوار

فاجعل علیه خشبک.

کے اس طرف ستون بنا کر اس پر اپنی لکڑیاں رکھ لو۔

۲۳۳۷ : حدثنا حرملة بن یحیی ثنا عبد الله بن وهب اخبرنی ابن لهیعة عن ابی الاسود عن عکرمة عن ابن عباس ان النبی ﷺ قال لا یمنع احدکم جاره ان یغرز خشبة علی جداره.

۲۳۳۷ : حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں کوئی بھی اپنے پڑوسی کو اپنی دیوار میں لکڑی گاڑنے سے نہ روکے۔

خلاصۃ الباب ☆ ائمہ کا اختلاف ہے اس مسئلہ میں امام احمد بن حنبل اور اصحاب الحدیث کے نزدیک یہ حکم وجوبی ہے اور امام شافعی کے دو قول ہیں ان میں سے زیادہ صحیح ندب کا ہے اور امام ابوحنیفہ کے نزدیک یہ حکم استحبابی ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا یہ کہنا کہ یہ حدیث تمہارے مونڈھوں پر ماروں گا مطلب یہ ہے کہ میں ہر وقت بیان کروں گا۔ بعض نے یہ مطلب بھی بیان کیا ہے تمہارے مونڈھوں کے درمیان لٹکا دوں گا ہر آدمی اس کو دیکھے گا۔ ایک توجیہ یہ بھی کی گئی ہے کہ تم لوگ لکڑیاں رکھنے کو گوارہ نہیں کرتے ہو میں تمہارے کندھوں پر بھی رکھوں گا (واللہ اعلم بالصواب)۔

حدیث ۲۳۳۶: سبحان اللہ! صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایسی شان تھی کہ شریعت اور صاحب شریعت صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے سامنے جھک جاتے تھے۔

۱۶ : باب اذا تشاجروا فی قدر الطریق

باب: راستہ کی مقدار میں اختلاف ہو جائے تو؟

۲۳۳۸ : حدثنا ابو بکر بن ابی شیبة ثنا وکیع ثنا مثنی بن سعید الضبعی عن قتادة عن بشیر بن کعب عن ابی هریرة قال رسول الله ﷺ اجعلوا الطریق سبعة اذرع.

۲۳۳۸: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: راستہ سات ہاتھ رکھو۔

۲۳۳۹ : حدثنا محمد بن یحیی ومحمد ابن عمر بن هیاج قال ثنا قبیصة ثنا سفیان عن سماک عن عکرمة عن ابن عباس قال رسول الله ﷺ اذا اختلفتم فی الطریق فاجعلوه سبعة اذرع.

۲۳۳۹ : حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب رستہ کی مقدار میں تمہارا اختلاف ہو جائے تو سات ہاتھ رکھ لو۔

خلاصۃ الباب ☆ یعنی جب راستہ کئی لوگوں کے درمیان مشترک ہو اور کوئی ایک تعمیر کرنا چاہتا ہو تو راستہ کی جتنی مقدار پر اتفاق ہو جائے تو وہ درست ہے لیکن اگر راستہ کی مقدار پر ان کا اختلاف ہو تو پھر سات ہاتھ راستہ متعین ہوگا یہ حدیث کا مطلب اور مراد ہے اور اگر پہلے راستہ متعین ہو اور اس کی مقدار بھی معلوم ہو تو کسی کو گلی اور راستہ تنگ کرنا درست نہیں اور اس کو اختیار بھی نہیں ہے۔

۱۷ : بَابُ مَنْ بَنٰى فِيْ حَقِّهٖ مَا يَضُرُّ بِجَارِهٖ

باب: اپنے حصہ میں ایسی چیز بنانا جس سے ہمسایہ کا نقصان ہو

۲۳۴۰ : حَدَّثَنَا عَبْدُ رَبِّهٖ بْنُ النُّمَيْرِيِّ ثَنَا اَبُو الْمُغَلِّسِ ثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ ثَنَا مُوْسٰى ابْنُ عُقْبَةَ ثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ يَحْيَى بْنِ الْوَلِيْدِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَضٰى اَنْ لَا ضَرَرَ وَلَا ضِرَارَ .

۲۳۴۰ : حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فیصلہ فرمایا کہ کسی کو نہ ابتداء نقصان پہنچایا جائے اور نہ بدلے میں۔

۲۳۴۱ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَنْبَاَنَا مَعْمَرٌ عَنْ جَابِرٍ الْجُعْفِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا ضَرَرَ وَلَا ضِرَارَ .

۲۳۴۱ : حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی یہی مضمون مروی ہے۔

۲۳۴۲ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ اَنْبَاَنَا اللَّيْثُ ابْنُ سَعْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ لُؤْلُؤَةَ عَنْ اَبِيْ صِرْمَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مَنْ ضَارَّ اَضَرَّ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَمَنْ شَاقَّ شَقَّ اللّٰهُ عَلَيْهِ .

۲۳۴۲ : حضرت ابوصرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو دوسرے کو نقصان پہنچائے اللہ اس کو نقصان پہنچائے اور جو دوسرے پر سختی کرے اللہ اس پر سختی فرمائے۔

خلاصۃ الباب ☆ ان احادیث میں ہمسائے کی رعایت کرنے کا حکم دیا گیا ہے اس بارے میں قاعدہ کلیہ یہ بیان کیا گیا ہے کہ اگر ہمسائے کے مکان کی طرف روشندان یا باہر پرنالہ لگانے سے اس کو نقصان وضرر ہوتا ہو تو درست نہیں ورنہ درست ہوگا۔

۱۸ : بَابُ الرَّجُلَانِ يَدَّعِيَانِ فِيْ خُصٍّ

باب: دو مرد ایک جھونپڑی کے دعویدار ہوں

۲۳۴۳ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ وَعَمَّارُ ابْنُ خَالِدٍ الْوَاسِطِيُّ قَالَا ثَنَا اَبُوْبَكْرِ ابْنُ عَيَّاشٍ عَنْ دَهْثَمِ بْنِ قُرَّانٍ عَنْ نِمْرَانَ ابْنِ جَارِيَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ قَوْمًا اخْتَصَمُوْا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ خُصٍّ كَانَ بَيْنَهُمْ فَبَعَثَ حُذَيْفَةَ يَقْضِيْ بَيْنَهُمْ فَقَضٰى لِلَّذِيْنَ يَلِيْهِمُ الْقِمْطُ فَلَمَّا رَجَعَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرَهٗ فَقَالَ اَصَبْتَ وَاَحْسَنْتَ .

۲۳۴۳ : حضرت جاریہ فرماتے ہیں کہ کچھ لوگوں نے ایک جھونپڑی سے متعلق جو انکے درمیان تھی کے متعلق اپنا مقدمہ رسول اللہؐ کی خدمت میں پیش کیا۔ آپ نے ان کے درمیان فیصلہ کیلئے حذیفہؓ کو بھیجا انہوں نے انکے حق میں فیصلہ دیا جن کے پاس رسیوں کے کھونٹے تھے جب وہ نبیؐ کی خدمت میں واپس ہوئے تو ساری بات عرض کردی آپؐ نے فرمایا: تم نے درست اور اچھا فیصلہ کیا۔

خلاصۃ الباب ☆ اگر یہ حدیث صحیح ہے تو دلیل ہے اس بارے میں کہ فیصلہ ظاہر کی بناء پر ہوتا ہے اس واسطے علماء نے فرمایا اگر دیوار میں جھگڑا ہو تو جس کی کڑیاں اس پر لگی ہوئی ہوں تو دیوار بھی اسی کی سمجھی جائے گی یہ اس صورت میں ہے کہ جب گواہ نہ ہوں۔

۱۹ : بَابُ مَنِ اشْتَرَطَ الْخَلَاصَ

۲۳۴۴ : حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ ثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ ثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا بِيعَ الْبَيْعُ مِنْ رَجُلَيْنِ فَالْبَيْعُ لِلْأَوَّلِ.

قَالَ الْوَلِيدُ فِي هَذَا الْحَدِيثِ إِبْطَالُ الْخَلَاصِ.

باب: قبضہ کی شرط لگانا

۲۳۴۴ : حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب مال دو شخصوں کو بیچ دیا جائے تو پہلے خریدار کو ملے گا۔

ابو الولید کہتے ہیں کہ اس حدیث سے قبضہ کی شرط ٹھہرانا باطل ہو جاتا ہے۔

خلاصۃ الباب ☆ حدیث سے خلاص کی شرط کا ابطال ثابت ہوتا ہے اس سے یہ بھی ثابت ہوا کہ پہلی بیع درست ہے۔

۲۰ : بَابُ الْقَضَاءِ بِالْقُرْعَةِ

۲۳۴۵ : حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ وَمُحَمَّدُ ابْنُ الْمُثَنَّى قَالَا ثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى ثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ رَجُلًا كَانَ لَهُ سِتَّةُ مَمْلُوكِينَ لَيْسَ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُمْ فَأَعْتَقَهُمْ عِنْدَ مَوْتِهِ فَجَزَّأَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْتَقَ اثْنَيْنِ وَأَرَقَّ أَرْبَعَةً.

۲۳۴۶ : حَدَّثَنَا جَمِيلُ بْنُ الْحَسَنِ الْعَتَكِيُّ ثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ خِلَاسٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَجُلَيْنِ تَدَارَآ فِي بَيْعٍ لَيْسَ لِوَاحِدٍ مِنْهُمَا بَيِّنَةٌ فَأَمَرَهُمَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يَسْتَهِمَا عَلَى الْيَمِينِ أَحَبَّا ذَلِكَ أَمْ كَرِهَا.

۲۳۴۷ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانٍ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا سَافَرَ أَقْرَعَ بَيْنَ نِسَائِهِ.

باب: قرعہ ڈال کر فیصلہ کرنا

۲۳۴۵ : حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرد کے چھ غلام تھے ان کے علاوہ اس کے پاس کچھ مال نہ تھا مرتے وقت اس نے ان سب کو آزاد کر دیا تو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے دو دو حصے کر کے قرعہ ڈالا اور دو کو آزاد کر دیا اور چار کو بدستور غلام رہنے دیا۔

۲۳۴۶ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک بیع میں دو مردوں کا اختلاف ہو گیا ان میں سے کسی کے پاس گواہ یا ثبوت نہ تھا تو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قسم اٹھانے کے لئے تم قرعہ ڈالو تمہیں پسند ہو یا ناپسند۔

۲۳۴۷ : حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سفر کرتے تو اپنی ازواج کے درمیان قرعہ ڈالتے (جس کے نام قرعہ نکلتا اسے سفر میں ساتھ رکھتے)

۲۳۴۸ : حدثنا اسحاق بن منصور انبانا عبد الرزاق انبانا الثوری عن صالح الھمدانی عن الشعبی عن عبد خیر الحضرمی عن زید بن ارقم قال اتی علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالی عنہ وھو بالیمن فی ثلاثۃ قد وقعوا علی امرأۃ فی طھر واحد فسأل اثنین فقال اتقران لھذا بالولد؟ فقالا لا ثم سال اثنین فقال اتقران لھذا بالولد فقالا لا فجعل کلما سال اثنین اتقران لھذا بالولد قالا: لا فاقرع بینھم الحق الولد بالذی اصابتہ القرعۃ وجعل علیہ ثلثی الدیۃ فذکر ذلک للنبی صلی اللہ علیہ وسلم فضحک بدت نواجذہ

۲۳۴۸ : حضرت زید بن ارقمؓ فرماتے ہیں کہ یمن میں حضرت علیؓ کے پاس ایک مقدمہ آیا کہ تین مردوں نے ایک عورت سے ایک ہی طہر میں صحبت کی (پھر حمل کے بعد اس عورت کے یہاں بچہ ہوا تو تینوں نے اس بچہ کا دعویٰ کر دیا) حضرت علیؓ نے دو سے پوچھا کہ تم یہ اقرار کرتے ہو کہ یہ بچہ تیسرے کا ہے؟ کہنے لگے: نہیں پھر دوسرے دو کو الگ کر کے پوچھا کہ تم اس تیسرے کے حق میں بچے کے نسب کا اقرار کرتے ہو؟ کہنے لگے: نہیں۔ اس طرح انہوں نے جن سے دو بھی پوچھا کہ تم اقرار کرتے ہو کہ بچہ تیسرے کا ہے؟ تو وہ انکار کرتے۔ اس پر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے قرعہ ڈالا اور جس کے نام قرعہ نکلا بچہ اس کو دے دیا اور دو تہائی دیت اس پر لازم کی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس کا ذکر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہنسے یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ڈاڑھیں ظاہر ہو گئیں۔

خلاصۃ الباب ☆ ان احادیث سے قرعہ اندازی کا جواز معلوم ہوتا ہے اس سے قلبی اطمینان حاصل ہو جاتا ہے۔ حدیث ۲۳۴۸: تہائی دیت اس لئے دلوائی کہ دعویٰ کے بموجب اس لڑکے میں تین آدمی شریک تھے اور گواہ کسی کے پاس نہیں تھا تو قرعہ اندازی کی ضرورت سمجھی پس قرعہ نے نسب کے طوق کا فائدہ دیا اس آدمی کے لئے جس کے نام قرعہ نکلا یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا اجتہاد تھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ہنسی اس وجہ سے تھی کہ یہ فیصلہ بہت عجیب اسلوب پر کیا گیا تھا۔ لیکن ابوداؤد نے حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی صورت میں یہ حکم فرمایا کہ وہ بچہ اپنی ماں کے پاس رہے گا اور کسی سے اس کا نسب ثابت نہ ہوگا۔

۲۱ : بَابُ الْقَافَۃِ

باب : قیافہ کا بیان

۲۳۴۹ : حدثنا ابو بکر بن ابی شیبۃ وھشام بن عمار ومحمد ابن الصباح قالوا ثنا سفیان بن عیینۃ عن الزھری عن عائشۃ رضی اللہ تعالی عنھا قالت دخل رسول اللہ ذات یوم مسرورا وھو یقول یاعائشۃ الم تری ان مجززا المدلجی دخل علی فرای اسامۃ وزیدا علیھما قطیفۃ قد غطیا رء وسھما وقد بدت اقدامھما فقال ان

۲۳۴۹ : حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز بہت خوش خوش تشریف لائے اور فرمایا اری عائشہ تمہیں معلوم نہیں کہ مجزز مدلجی (قیافہ شناس) میرے پاس آیا اور اس نے اسامہ اور زید کو دیکھا ان دونوں کے پاس ایک چادر تھی ان کے پاؤں چادر سے باہر تھے کہنے لگا یہ پاؤں ایک

هٰذِهِ الْاَقْدَامُ بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ .

دوسرے سے ملتے ہیں (باپ بیٹے کے ہیں)

۲۳۵۰ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ يُوْسُفَ ثَنَا اِسْرَائِيْلُ ثَنَا سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ قُرَيْشًا اَتَوُا امْرَاَةً كَاهِنَةً فَقَالُوْا لَهَا اَخْبِرِيْنَا اَشْبَهَنَا اَثَرًا بِصَاحِبِ الْمَقَامِ فَقَالَتْ اِنْ اَنْتُمْ جَرَرْتُمْ كِسَاءً عَلٰى هٰذِهِ السَّهْلَةِ ثُمَّ مَشَيْتُمْ عَلَيْهَا اَنْبَاْتُكُمْ قَالَ فَجَرُّوْا كِسَاءً ثُمَّ مَشَى النَّاسُ عَلَيْهَا فَاَبْصَرَتْ اَثَرَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ هٰذَا اَقْرَبُكُمْ اِلَيْهِ شَبَهًا ثُمَّ مَكَثُوْا بَعْدَ ذٰلِكَ عِشْرِيْنَ سَنَةً اَوْمَاشَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ بَعَثَ اللّٰهُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

۲۳۵۰ : حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ قریش کے لوگ ایک کاہنہ (نجومی) عورت کے پاس گئے اور اس سے کہا ہمیں بتاؤ کہ ہم میں سے کون مقامِ ابراہیم والے (یعنی ابراہیمؑ) کے ساتھ زیادہ مشابہ ہے؟ کہنے لگی: اگر تم اس نرم جگہ پر چادر تان دو پھر اس پر چلو تو میں تمہیں بتا دونگی۔ فرماتے ہیں لوگوں نے ایک چادر تان دی پھر سب اس پر چلے اس نے اللہ کے رسول کا نشانِ قدم دیکھا تو بولی تم میں انکے سب سے زیادہ مشابہ یہ ہیں پھر اسکے بعد بیس برس یا جتنا اللہ نے چاہا لوگ ٹھہرے رہے پھر اللہ تعالیٰ نے محمدؐ کو نبوت عطا فرمائی۔

خلاصۃ الباب ☆ قیافہ یہ ہے کہ اعضاء کی مناسبت کا علم اور حرکات وسکنات سے اندازہ لگانا۔ منافقین حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کے نسب میں عیب لگاتے تھے اس لئے کہ حضرت زید تو گورے رنگ والے تھے لیکن حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سانولے رنگ کے کیونکہ ان کی والدہ ام ایمن سیاہ فام تھیں منافقین کی اس قبیح حرکت سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو رنج اور قلق ہوا جب قیافہ شناس نے دونوں کو اکٹھا لیٹے ہوئے دیکھا تو اس نے پاؤں دیکھ کر ایک طرح کے بتلائے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو خوشی حاصل ہوئی اور منافق روسیاہ ہوئے۔

۲۲ : بَابُ تَخْيِيْرِ الصَّبِيِّ بَيْنَ اَبَوَيْهِ

باب: بچہ کو اختیار دینا کہ ماں باپ میں سے جس کے پاس چاہے رہے

۲۳۵۱ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ زِيَادِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ هِلَالِ ابْنِ اَبِيْ مَيْمُوْنَةَ عَنْ اَبِيْ مَيْمُوْنَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَيَّرَ غُلَامًا بَيْنَ اَبِيْهِ وَاُمِّهِ وَقَالَ يَا غُلَامُ هٰذِهِ اُمُّكَ وَهٰذَا اَبُوْكَ .

۲۳۵۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لڑکے کو اختیار دیا کہ اپنے ماں باپ میں سے جس کے پاس چاہے رہے اور فرمایا: اے لڑکے یہ تیری والدہ ہیں اور یہ تیرے والد ہیں۔

۲۳۵۲ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عُلَيَّةَ عَنْ عُثْمَانَ الْبَتِّيِّ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيْدِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ اَنَّ اَبَوَيْهِ اخْتَصَمَا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

۲۳۵۲: حضرت عبدالحمید اپنے والد سے وہ دادا سے روایت کرتے ہیں کہ ان کے ماں باپ نبیؐ کے پاس اپنا جھگڑا لے کر گئے ان میں ایک کافر اور دوسرا مسلمان تھا آپؐ نے

عليه وسلم احدهما كافرٌ والآخر مُسلمٌ فخيره فتوجّه اِلى الكافر فقال اللّهُمّ اهدِه فتوجّه اِلى المُسلم فقضى له به .

انہیں اختیار دیا تو یہ کافر کی طرف متوجہ ہوئے۔ آپؐ نے فرمایا: اے اللہ اسے ہدایت فرما تو یہ مسلمان کی طرف متوجہ ہو گئے پھر آپؐ نے مسلمان کے حق میں انکا فیصلہ کر دیا۔

خلاصۃ الباب ☆ یہ احادیث امام شافعی کا مستدل ہیں ان کا مذہب یہ ہے کہ لڑکے کو اختیار ہوگا ماں باپ میں سے جس کے پاس چاہے رہے۔ احناف کہتے ہیں کہ بچہ اپنی ماں کے پاس رہے گا جب تک خود کھانے پینے اور لباس پہننے اور استنجا کرنے کے لائق نہ ہو جائے۔ حضرت ابوبکر خصافؒ فرماتے ہیں کہ سات سال تک اپنی ماں کے پاس رہے گا حنفیہ کے نزدیک یہی مفتی بہ ہے۔

۲۳ : بَابُ الصُّلْحِ

باب: صلح کا بیان

۲۳۵۳ : حَدَّثنا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَة ثنا خالِد بن مَخْلَدٍ ثنا كَثِيْرُ بْنُ عَبْد اللّهِ ابْنِ عَمْرِو ابْنِ عَوْفٍ عنْ ابِيه عنْ جدّه قال سمعْتُ رسُوْلَ اللّه ﷺ يقُوْلُ الصُّلْحُ جائزٌ بيْن الْمُسْلِمِيْن اِلَّا صُلْحًا حَرَّمَ حَلالًا اَوْاَحلّ حرامًا .

۲۳۵۳ : حضرت عمرو بن عوف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا: مسلمانوں کے درمیان صلح جائز ہے لیکن وہ صلح جائز نہیں جس میں کسی حلال کو حرام یا حرام کو حلال کیا گیا ہو۔

خلاصۃ الباب ☆ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مسلمانوں کی صلح ہر قسم کی جائز ہے البتہ خلافِ شریعت جائز نہیں۔ اس حدیث کو امام ابوداؤد و ترمذی وغیرہما نے بھی روایت کیا ہے۔

۲۴ : بَابُ الْحَجْرِ عَلٰى مَنْ يُفْسِدُ مَالَهٗ

باب: اپنا مال برباد کرنے والے پر پابندی لگانا

۲۳۵۴ : حَدَّثنا اَزْهَرُ بْنُ مَرْوَان ثنا عَبْدُ الْاَعْلٰى ثنا سَعِيْدٌ عَنْ قتادة عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رجُلًا كان فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّهِ صَلَّى اللّهُ عليْه وَسَلَّمَ فِيْ عُقْدَتِه ضَعْفٌ وكان يُبايِعُ وانّ اَهْلَهٗ اَتَوُا النّبِيَّ صَلَّى اللّهُ عليه وسلَّم فقالُوْا يارسُوْلَ اللّه صَلَّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ! احْجُرْ عليْه فدعَاهُ النّبِيُّ صَلَّى اللّهُ عليْه وسلَّم فنهاهُ عنْ ذٰلِك فقال يا رسُوْلَ اللّه صَلَّى اللّهُ عليْه وسلَّم! اِنّيْ لا اصْبِرُ عنِ الْبَيْعِ فقال اِذا بايَعْتَ فقُلْ ها ولا خلابة .

۲۳۵۴ : حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ کے زمانہ میں ایک شخص کی عقل میں فتور تھا اور وہ خرید و فروخت کیا کرتا تھا اس کے گھر والے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی اے اللہ کے رسول اس پر پابندی لگا دیجئے۔ نبیؐ نے اسے بلا کر خرید و فروخت سے منع فرمایا تو عرض کرنے لگا کہ میں خرید و فروخت سے رک نہیں سکتا۔ آپؐ نے فرمایا: اگر تم خرید و فروخت کرو تو کہہ دیا کرو کہ دیکھو دھوکا نہیں ہے۔

۲۳۵۵ : حَدَّثنا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِي شيبة ثنا عَبْدُ الْاَعْلٰى

۲۳۵۵ : محمد بن یحییٰ بن حبان کہتے ہیں کہ میرے جدامجد

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانِ قَالَ هُوَ جَدِّي مُنْقِذُ بْنُ عَمْرٍو وَكَانَ رَجُلًا قَدْ اَصَابَتْهُ آمَّةٌ فِي رَاسِهِ فَكَسَرَتْ لِسَانَهُ وَكَانَ لَا يَدَعُ عَلَى ذٰلِكَ التِّجَارَةَ وَكَانَ لَا يَزَالُ يُغْبَنُ فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ لَهُ اِذَا اَنْتَ بَايَعْتَ فَقُلْ لَا خِلَابَةَ ثُمَّ اَنْتَ فِي كُلِّ سِلْعَةٍ ابْتَعْتَهَا بِالْخِيَارِ ثَلَاثَ لَيَالٍ فَاِنْ رَضِيْتَ فَاَمْسِكْ وَاِنْ سَخِطْتَ فَارْدُدْهَا عَلَى صَاحِبِهَا .

منقذ بن عمر کے سر میں چوٹ لگی تھی جس کی وجہ سے زبان میں شکستگی آ گئی تھی اس کے باوجود وہ خرید وفروخت نہیں چھوڑتے تھے اور انہیں نقصان اٹھانا پڑتا تھا۔ تو وہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ساری بات عرض کی۔ آپؐ نے فرمایا: جب تم خرید وفروخت کرو تو یوں کہہ دیا کرو کہ دھوکہ نہیں ہونا چاہئے پھر جو سامان بھی تم خریدو تمہیں اس میں تین شب تک اختیار ہے کہ پسند ہو تو رکھ لو ناپسند ہو تو فروخت کنندہ کو واپس کر دو۔

خلاصۃ الباب ☆ لا خِلَابَةَ کا معنی یہ ہے کہ مجھے دھوکہ نہ دو اگر دھوکا ثابت ہو گیا تو معاملہ فسخ کرنے کا مجھے اختیار ہوگا۔ دوسری روایت میں یہ ہے کہ مجھے تین دن تک اختیار ہے اس حدیث میں ائمہ کا اختلاف ہے بعض علماء نے حضرت منقذ کے لئے اس حدیث کو خاص قرار دیا ہے۔ اس کو کسی فریب خوردہ کے لئے اختیار نہیں یہی مذہب ہے امام شافعی اور امام ابوحنیفہ اور دوسرے ائمہ کا ہے اور امام مالک کی صحیح روایت بھی یہی ہے۔ بعض مالکیہ یہ کہتے ہیں کہ اس حدیث کی بناء پر فریب خوردہ کے لئے اختیار ہوگا بشرطیکہ ایک تہائی قیمت کے برابر ہو۔

۲۵ : بَابُ تَفْلِيْسِ الْمُعْدِمِ وَالْبَيْعِ عَلَيْهِ لِغُرَمَائِهِ

باب: جس کے پاس مال نہ رہے اسے مفلس قرار دینا اور قرض خواہوں کی خاطر اس کا مال فروخت کرنا

۲۳۵۶ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ ثَنَا شَبَابَةُ ثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ الْاَشَجِّ عَنْ عِيَاضٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ اُصِيْبَ رَجُلٌ فِي عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِي ثِمَارٍ ابْتَاعَهَا فَكَثُرَ دَيْنُهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَصَدَّقُوْا عَلَيْهِ فَتَصَدَّقَ النَّاسُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَبْلُغْ ذٰلِكَ وَفَاءَ دَيْنِهِ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذُوْا مَا وَجَدْتُمْ وَلَيْسَ لَكُمْ اِلَّا ذٰلِكَ يَعْنِي الْغُرَمَاءَ.

۲۳۵۶: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں ایک مرد کو ان پھلوں میں نقصان ہوا جو اس نے خریدے تھے اور اس پر بہت قرضہ ہو گیا اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: اس کو صدقہ دو لوگوں نے اس کو صدقہ دیا لیکن اتنی مقدار نہ ہوئی کہ اس کا تمام قرضہ ادا ہو سکے تو آپؐ نے فرمایا: جو تمہیں مل گیا وہ لے لو اور تمہیں (فی الحال) اور کچھ نہ ملے گا۔

۲۳۵۷ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ

۲۳۵۷: حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ اللہ

بْنُ مُسْلِمِ بْنِ هُرْمُزٍ عَنْ سلمة الْمَكِّيِّ عَنْ جابرِ بْنِ عبدِ الله اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ خلع مُعَاذَ بْنَ جبلٍ مِنْ غُرَمَاءِهٖ ثُمَّ اسْتَعْمَلَهٗ عَلَى الْيَمَنِ فقال مُعَاذٌ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ اسْتَخْلَصَنِيْ بِمَا لِيْ ثُمَّ اسْتَعْمَلَنِيْ۔

کہ رسول ﷺ نے حضرت معاذ بن جبل کو قرض خواہوں سے چھڑایا پھر انہیں یمن کا عامل مقرر فرمایا۔ حضرت معاذؓ کہتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے میرا مال بیچ کر میری جان چھڑائی پھر مجھے عامل مقرر فرمایا۔

خلاصۃ الباب ☆ لیس لکم الا ذلک کا معنی یہ ہے کہ اے قرض خواہو تم اس کو قید اور ڈانٹ نہیں سکتے کیونکہ اس کا افلاس ظاہر ہو گیا ہے اور جب کسی آدمی کا افلاس (بھوکا ہونا) ثابت ہو جائے تو اس کو قید میں نہیں ڈالا جا سکتا بلکہ اُسے مال کے حصول تک مہلت دی جائے گی جب اور مال اس کو حاصل ہو جائے تو وہ مال قرض خواہ لے لیں گے۔ دوسرا معنی یہ ہے کہ اس وقت تم لوگوں کے لئے یہی مال ہے بعد میں جب اور مال اس کو مل جائے تو اس وقت تم لے لینا اس حدیث کا یہ معنی نہیں کہ فقط یہی مال تم لوگوں کے لئے ہے اور کچھ نہیں یعنی قرآن وحدیث سے قرض دار کے لئے مہلت دینا ثابت ہے۔

۲۶ : بَابُ مَنْ وَجَدَ مَتَاعَهٗ بِعَيْنِهٖ عِنْدَ رَجُلٍ قَدْ اَفْلَسَ

باب: ایک شخص مفلس ہو گیا اور کسی نے اپنا مال بعینہٖ اس کے پاس پالیا

۲۳۵۸ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ اَنْبَاَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ جَمِيْعًا عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو ابْنِ حَزْمٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ ابْنِ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ مَنْ وَجَدَ مَتَاعَهٗ بِعَيْنِهٖ عِنْدَ رَجُلٍ قَدْ اَفْلَسَ اَحَقُّ بِهٖ مِنْ غَيْرِهٖ۔

۲۳۵۸ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو مفلس ہونے والے مرد کے پاس اپنا سامان بعینہٖ پالے تو وہ دوسروں کی بنسبت اس کا زیادہ حقدار ہے۔

۲۳۵۹ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا اِسْمَاعِيْلُ ابْنُ عَيَّاشٍ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَيُّمَا رَجُلٍ بَاعَ سِلْعَةً فَاَدْرَكَ سِلْعَةً بِعَيْنِهَا عِنْدَ رَجُلٍ وَقَدْ اَفْلَسَ وَلَمْ يَكُنْ قَبَضَ مِنْ ثَمَنِهَا شَيْئًا فَهِيَ لَهٗ وَاِنْ كَانَ قَبَضَ مِنْ ثَمَنِهَا شَيْئًا فَهُوَ اُسْوَةٌ لِلْغُرَمَاءِ۔

۲۳۵۹ : حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی آدمی نے کوئی سامان فروخت کیا پھر خریدار کے پاس وہ سامان بعینہٖ پایا جبکہ وہ خریدار مفلس ہو چکا تھا تو اگر اس نے سامان کی قیمت کا کچھ حصہ بھی وصول نہیں کیا تو وہ سامان اس فروخت کنندہ کا ہے اور اس نے سامان کی کچھ بھی قیمت وصول کر لی تھی تو اب وہ باقی قرض خواہوں کی مانند ہوگا۔

۲۳۶۰ : حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ ابْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ وَعَبْدُ

۲۳۶۰ : حضرت ابن خلدۃ زرقیؒ جو مدینہ کے قاضی تھے

الرَّحمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الدِّمَشْقِيُّ قَالَا ثَنَا ابْنُ اَبِيْ فُدَيْكٍ عَنِ ابْنِ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنْ اَبِي الْمُعْتَمِرِبْنِ عَمْرِو بْنِ رَافِعٍ عَنِ ابْنِ خلدة الزُّرَقِيِّ وَكَانَ قَاضِيًا بِالْمَدِيْنَةِ قَالَ جِئْنَا اَبَا هُرَيْرَةَ فِيْ صَاحِبٍ لَنَا قَدْ اَفْلَسَ فَقَالَ هٰذَا الَّذِيْ قَضٰى فِيْهِ النَّبِيُّ ﷺ اَيُّمَا رَجُلٍ مَاتَ اَوْ اَفْلَسَ فَصَاحِبُ الْمَتَاعِ اَحَقُّ بِمَتَاعِهٖ اِذَا وَجَدَهٗ بِعَيْنِهٖ.

فرماتے ہیں کہ ہم نے اپنے ایک ساتھی کے بارے میں جو مفلس ہو گیا تھا حضرت ابو ہریرہؓ کے پاس گئے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ایسے ہی شخص کے بارے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فیصلہ فرمایا: جو شخص بھی مر جائے یا مفلس ہو جائے تو سامان والا اپنے سامان کا زیادہ حقدار ہے بشرطیکہ بعینہٖ اس سامان کو پالے۔

۲۳۶۱: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ ابْنِ سَعِيْدِ بْنِ كَثِيْرِ بْنِ دِيْنَارٍ الْحِمْصِيُّ ثَنَا الْيَمَانُ ابْنُ عَدِيٍّ حَدَّثَنِي الزُّبَيْدِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَيُّمَا امْرِئٍ مَاتَ وَعِنْدَهٗ مَالُ امْرِئٍ بِعَيْنِهٖ اقْتَضٰى مِنْهُ شَيْئًا اَوْلَمْ يَقْتَضِ، فَهُوَ اُسْوَةٌ لِلْغُرَمَاءِ.

۲۳۶۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو آدمی مر جائے اور اس کے پاس کسی دوسرے شخص کا مال بعینہٖ موجود ہو خواہ اس نے اس سے کچھ وصول کیا ہو یا نہ وصول کیا ہو بہرصورت وہ باقی قرض خواہوں کی مانند ہو گا۔

خلاصۃ الباب ☆ علماء کا اختلاف ہے کہ ایک شخص مفلس قرار دیا گیا اور اس کے پاس ایک شخص کی کوئی چیز بعینہٖ موجود ہے جو اس شخص سے خریدی تھی تو احناف کے نزدیک وہ شخص دیگر قرض خواہوں کے ساتھ برابر کا شریک رہے گا بشرطیکہ افلاس قبضہ کے بعد ہوا امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ وہ شخص اپنی چیز کا حقدار ہے معاملہ فسخ کر کے اپنی چیز لے سکتا ہے احناف کی دلیل دار قطنی کی روایت ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے جس آدمی نے اپنا سامان کسی شخص کے ہاتھ فروخت کیا پھر وہ سامان مفلس کے پاس موجود پایا تو وہ شخص دوسرے قرض خواہوں کے ساتھ برابر کا شریک ہو گا۔ اگرچہ یہ حدیث مرسل ہے مگر حدیث مرسل ہماری حجت ہے اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایات مختلف ہیں احناف کا مسلک احادیث کے مطابق ہے نہ کہ خلافِ حدیث۔

۲۷: بَابُ كَرَاهِيَةِ الشَّهَادَةِ لِمَنْ لَمْ يُسْتَشْهَدْ

باب: جس سے گواہی طلب نہیں کی گئی اس کے لئے گواہی دینا مکروہ ہے

۲۳۶۲: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَعَمْرُو ابْنُ رَافِعٍ قَالَا ثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبِيْدَةَ السَّلْمَانِيِّ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ قَالَ قَرْنِيْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ

۲۳۶۲: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کون سے لوگ بہتر ہیں۔ فرمایا: میرے زمانہ کے لوگ پھر ان کے بعد آنے والے پھر اُن کے بعد والے پھر

يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ يجِيُّ قَوْمٌ تَبْدُرُ شَهَادَةُ احدهم يمِيْنَهُ وَيمِيْنُهُ شَهَادَتَهُ.

ایسے لوگ آئیں گے کہ ان کی گواہی قسم سے پہلے ہوگی اور قسم گواہی سے پہلے ہوگی۔

۲۳۶۳: حدثنا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْجَرَّاحِ ثنا جريرٌ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ جابِرِ ابْنِ سَمُرَةَ قال خطبنا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ بِالْجَابِيَةِ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ فِيْنَا مِثْلَ مُقَامِيْ فِيْكُمْ فقال احْفَظُوْنِيْ فِيْ اَصْحَابِيْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ يَفْشُوْ الْكَذِبُ حَتّٰى يَشْهَدَ الرَّجُلُ وَمَا يُسْتَشْهَدُ وَيَحْلِفَ وَمَا يُسْتَحْلَفُ.

۲۳۶۳: حضرت جابر بن سمرہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطابؓ نے جابیہ نامی مقام میں ہمیں خطبہ ارشاد فرمایا اس میں فرمایا رسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان ایسے ہی کھڑے ہوئے جیسے میں تم میں کھڑا ہوا اور فرمایا: میرے صحابہ کے متعلق میرا خیال رکھنا (یعنی ان کو ایذا نہ پہنچانا اور ان کی بے احترامی نہ کرنا) پھر ان کے بعد والوں کے متعلق پھر اُن کے بعد والوں کے متعلق (میرا خیال رکھنا) پھر جھوٹ پھیل جائے گا اور مرد گواہی دے گا حالانکہ اس سے گواہی کا مطالبہ نہیں کیا گیا ہوگا اور قسم اٹھائے گا حالانکہ اس سے قسم نہیں مانگی گئی ہوگی۔

<u>خلاصۃ الباب</u> ☆ مطلب یہ ہے کہ خیر القرون کے بعد لوگ بہت بے احتیاط ہوں گے بن بلائے بھی گواہی دیں گے آج کل اس کا مشاہدہ عدالتوں میں ہو رہا ہے کہ ہر وقت گواہی دینے کے لئے بہت لوگ تیار رہتے ہیں اور جھوٹی قسمیں کھانے میں دریغ نہیں کرتے جھوٹی گواہی اور جھوٹی قسم اکبر الکبائر گناہوں میں سے ہے۔ حدیث ۲۳۶۳: اس حدیث میں دو چیزوں سے بچنے کی تاکید کی گئی ہے: (۱) بلا مطالبہ گواہی اور قسم کھانے سے۔ (۲) صحابہ کرام اور تابعین کرام اور تبع تابعین کو ایذا دینے سے بچنے کی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اور ارشادات بھی اس باب میں موجود ہیں مثلاً میرے صحابہ کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرنا اور یہ بھی فرمایا کہ جب کسی کو دیکھو کہ میرے صحابہ پر سب وشتم کرتا ہو تو جواب میں کہو کہ تمہاری اس شرارت پر خدا تعالیٰ کی لعنت ہو اس طرح تابعین رحمہم اللہ کی عزت کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔ اس کی تنقیص کرنا اور اس پر طعن کرنا سخت گناہ ہے۔ ان لوگوں کو خدا تعالیٰ کے عذاب سے خوف کرنا چاہئے کہ جو صحابہ پر طعن کرتے ہیں اور امام ابو حنیفہ جو کہ تابعی ہیں ان پر زبان درازی کرتے ہیں۔

۲۸۰ : بَابُ الرَّجُلِ عِنْدَهُ الشَّهَادَةُ لا يَعْلَمُ بِهَا صَاحِبُهَا

باب: کسی کو معاملہ کا علم ہو لیکن صاحبِ معاملہ کو اس کے گواہ ہونے کا علم نہ ہو

۲۳۶۴: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْجُعْفِيُّ قَالَا ثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ الْعُكْلِيُّ اَخْبَرَنِيْ اُبَيُّ بْنُ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَمْرِ بْنِ حَزْمٍ

۲۳۶۴: حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ انہوں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے سنا: بہترین گواہ وہ ہے جو گواہی دے

حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرِو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ حَدَّثَنِیْ خَارِجَۃُ بْنُ زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَخْبَرَنِیْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِیْ عَمْرَۃَ الْاَنْصَارِیِّ اَنَّہٗ سَمِعَ زَیْدَ بْنَ خَالِدِ الْجُھَنِیِّ یَقُوْلُ اِنَّہٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ خَیْرُ الشُّھُوْدِ مَنْ اَدّٰی شَھَادَتَہٗ قَبْلَ اَنْ یُسْاَلَھَا۔

قبل ازیں کہ اس سے گواہی دینے کا مطالبہ کیا جائے۔

خلاصۃ الباب ☆ مطلب یہ ہے کہ ایک مسلمان کا حق مارا جا رہا ہے یا اس کی عزت یا جان کے نقصان ہو رہا ہو تو بن بلائے گواہی دینا درست ہے پہلی حدیثوں کے مضمون سے یہ مستثنیٰ ہے۔

۲۹ : بَابُ الْاِشْھَادِ عَلَی الدُّیُوْنِ

باب: قرضوں پر گواہ بنانا

۲۳۶۵ : حَدَّثَنَا عُبَیْدُ اللّٰہِ بْنُ یُوْسُفَ الْجُبَیْرِیُّ وَجَمِیْلُ بْنُ الْحَسَنِ الْعَتَکِیُّ قَالَا ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَرْوَانَ الْعِجْلِیُّ ثَنَا عَبْدُ الْمَلِکِ بْنِ اَبِیْ نَضْرَۃَ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ تَلَا ھٰذِہِ الْاٰیَۃَ: ﴿یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا تَدَایَنْتُمْ بِدَیْنٍ اِلٰٓی اَجَلٍ مُّسَمًّی﴾ حَتّٰی بَلَغَ: ﴿فَاِنْ اَمِنَ بَعْضُکُمْ بَعْضًا﴾ [البقرۃ: ۲۸۲، ۲۸۳] فَقَالَ ھٰذِہٖ نَسَخَتْ مَا قَبْلَھَا.

۲۳۶۵ : حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ آیت مبارکہ پڑھی: ''اے اہل ایمان جب تم ایک مدت کے لئے باہم قرضہ کا معاملہ کرو تو لکھ لو......'' (البقرۃ: ۲۸۲، ۲۸۳) پڑھتے پڑھتے یہاں پہنچے ''اگر تم میں سے ایک کو دوسرے پر اطمینان ہو......'' فرمایا: اس حصہ سے (بحالت اطمینان) پہلا حصہ منسوخ ہوگا۔

خلاصۃ الباب ☆ نسخ سے اصطلاحی نسخ مراد نہیں ہے ماقبل میں لکھنے کا حکم استحبابا ہے یعنی اگر امن نہیں ہے تو معاملہ کو تحریر میں لاؤ اور اگر اطمینان اور امن ہو تو کوئی حرج نہیں نہ لکھنے اور نہ گواہ بنانے اور گروی نہ رکھنے میں۔

۳۰ : بَابُ مَنْ لَا تَجُوْزُ شَھَادَتُہٗ

باب: جس کی گواہی جائز نہیں

۲۳۶۶ : حَدَّثَنَا اَیُّوْبُ بْنُ مُحَمَّدِ الرَّقِّیُّ ثَنَا مَعْمَرُ بْنُ سُلَیْمَانَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یَحْیٰی ثَنَا یَزِیْدُ بْنُ ھَارُوْنَ قَالَا ثَنَا حَجَّاجُ ابْنُ اَرْطَاۃَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَجُوْزُ شَھَادَۃُ خَائِنٍ وَلَا خَائِنَۃٍ وَلَا مَحْدُوْدٍ فِی الْاِسْلَامِ وَلَا ذِیْ غِمْرٍ عَلٰی اَخِیْہِ.

۲۳۶۶ : حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خیانت کرنے والے مرد اور خیانت کرنے والی عورت کی گواہی جائز نہیں اور نہ ہی اس شخص کی جس کو حالت اسلام میں حد لگی ہو اور نہ کینہ رکھنے والی کی اپنے بھائی کے خلاف (جس سے وہ کینہ رکھتا ہے)

۲۳۶۷ : حَدَّثَنَا حَرْمَلَۃُ بْنُ یَحْیٰی ثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ وَھْبٍ اَخْبَرَنِیْ نَافِعُ بْنُ یَزِیْدَ عَنِ ابْنِ الْھَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءِ ابْنِ یَسَارٍ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّہٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰہِ

۲۳۶۷ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا: جنگل میں رہنے والے کی گواہی بستی میں

يَقُوْلُ لَا تَجُوْزُ شَهَادَةُ بَدَوِيٍّ عَلٰى صَاحِبِ قَرْيَةٍ . رہنے والے کے خلاف جائز نہیں۔

خلاصۃ الباب ☆ خیانت اور کینہ کی وجہ سے آدمی فاسق ہو جاتا ہے اور فاسق کی گواہی کے قبول نہ ہونے پر اجماع ہے اور محدود فی القذف کی گواہی بھی مقبول نہیں مطلب یہ ہے کہ شاہد کے لئے مسلمان ہونا' آزاد ہونا' بالغ اور عادل ہونا شرط ہے۔

۳۱ : بَابُ الْقَضَاءِ بِالشَّاهِدِ وَالْيَمِيْنِ

باب: ایک گواہ اور قسم پر فیصلہ کرنا

۲۳۶۸ : حَدَّثَنَا اَبُوْ مُصْعَبٍ الْمَدِيْنِيُّ اَحْمَدُ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الزُّهْرِيُّ وَيَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ قَالَا ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَضٰى بِالْيَمِيْنِ مَعَ الشَّاهِدِ .

۲۳۶۸ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم اور ایک گواہ کے ساتھ فیصلہ فرمایا۔

۲۳۶۹ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ ثَنَا جَعْفَرُ ثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَضٰى بِالْيَمِيْنِ مَعَ الشَّاهِدِ .

۲۳۶۹ : حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم اور ایک گواہ پر فیصلہ فرمایا۔

۲۳۷۰ : حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ الْهَرَوِيُّ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَاتِمٍ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ الْحَارِثِ الْمَخْزُوْمِيُّ ثَنَا سَيْفُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمَكِّيُّ اَخْبَرَنِيْ قَيْسُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ بِالشَّاهِدِ وَالْيَمِيْنِ .

۲۳۷۰ : حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک گواہ اور قسم پر فیصلہ فرمایا۔

۲۳۷۱ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ اَنْبَاَنَا جُوَيْرِيَةُ بْنُ اَسْمَاءَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ عَنْ رَجُلٍ مِنْ اَهْلِ مِصْرَ عَنْ سُرَّقٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اَجَازَ شَهَادَةَ الرَّجُلِ وَيَمِيْنَ الطَّالِبِ .

۲۳۷۱ : حضرت سرق سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مرد کی گواہی اور مدعی کی قسم (پر فیصلہ) کو نافذ قرار دیا۔

۳۲ : بَابُ شَهَادَةِ الزُّوْرِ

باب: جھوٹی گواہی

۲۳۷۲ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ ثَنَا سُفْيَانُ الْعُصْفُرِيُّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ حَبِيْبِ النُّعْمَانِ الْاَسَدِيِّ عَنْ خُرَيْمِ ابْنِ فَاتِكٍ الْاَسَدِيِّ قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ ﷺ

۲۳۷۲ : حضرت خریم بن فاتک اسدی کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز صبح ادا فرمائی سلام پھیر کر کھڑے ہوئے اور تین بار فرمایا: جھوٹی گواہی اللہ کے

الصُّبحَ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَامَ قَائِمًا فَقَالَ عُدِلَتْ شَهَادَةُ الزُّوْرِ بِالْإِشْرَاكِ بِاللّٰهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ تَلا هٰذِهِ الْآيَةَ: ﴿وَاجْتَنِبُوا قَوْلَ الزُّوْرِ حُنَفَاءَ لِلّٰهِ غَيْرَ مُشْرِكِيْنَ بِهٖ﴾ [الحج: ۳۰، ۳۱]

ساتھ شریک ٹھہرانے کے مترادف ہے۔ پھر یہ آیت مبارکہ تلاوت فرمائی ''بچو جھوٹی بات سے اللہ کے لئے یکسو ہو کر اس حال میں کہ اس کے ساتھ شریک نہ ٹھہراتے ہو''۔

۲۳۷۳: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيْدٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفُرَاتِ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنْ تَزُوْلَ قَدَمَا شَاهِدِ الزُّوْرِ حَتّٰى يُوْجِبَ اللّٰهُ لَهُ النَّارَ.

۲۳۷۳: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جھوٹی گواہی دینے والے کے پاؤں سرک نہ سکیں گے یہاں تک کہ اللہ اس کے لئے دوزخ واجب کر دیں۔

۳۳: بَابُ شَهَادَةِ اَهْلِ الْكِتَابِ بَعْضِهِمْ عَلٰى بَعْضٍ

باب: یہود و نصاریٰ کی گواہی ایک دوسرے کے متعلق

۲۳۷۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَرِيْفٍ ثَنَا اَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرُ عَنْ مُجَالِدٍ عَنْ عَامِرٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَجَازَ شَهَادَةَ اَهْلِ الْكِتَابِ بَعْضِهِمْ عَلٰى بَعْضٍ.

۲۳۷۴: حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے یہود و نصاریٰ کی ایک دوسرے کے بارے میں گواہی کو معتبر قرار دیا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

كِتَابُ الْهِبَاتِ

ہبہ کے ابواب

۱ : بَابُ الرَّجُلِ يَنْحَلُ وَلَدَهُ

باب: مرد کا اپنی اولاد کو عطیہ دینا

۲۳۷۵ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بِشْرٍ بَكْرُ بْنُ خَلَفٍ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِيْ هِنْدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ انْطَلَقَ بِهِ اَبُوْهُ يَحْمِلُهُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اشْهَدْ اِنِّيْ قَدْ نَحَلْتُ النُّعْمَانَ مِنْ مَالِيْ كَذَا وَكَذَا قَالَ فَكُلَّ بَنِيْكَ نَحَلْتَ مِثْلَ الَّذِيْ نَحَلْتَ النُّعْمَانَ ؟ قَالَ لَا قَالَ فَاَشْهِدْ عَلٰى هٰذَا غَيْرِيْ قَالَ اَلَيْسَ يَسُرُّكَ اَنْ يَكُوْنُوْا لَكَ فِي الْبِرِّ سَوَاءً قَالَ بَلٰى قَالَ فَلَا اِذًا .

۲۳۷۵: حضرت نعمان بن بشیرؓ فرماتے ہیں کہ انکے والد انہیں اُٹھا کر نبیؐ کی خدمت میں لے گئے اور عرض کی کہ آپؐ گواہ رہئے کہ میں نے اپنے مال میں سے اتنا اتنا نعمان کو دیا۔ آپؐ نے فرمایا: کیا تم نے اپنے تمام بیٹوں کو اتنا ہی دیا جتنا نعمان کو دیا؟ عرض کیا نہیں۔ فرمایا پھر میرے علاوہ کسی اور کو گواہ بنالو فرمایا کیا تم اس سے خوش نہ ہو گے کہ سب تمہاری فرمانبرداری میں برابر ہوں؟ عرض کیا کیوں نہیں فرمایا پھر پہلی بات کا جواب نفی میں کیوں۔

۲۳۷۶ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَمُحَمَّدِ بْنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ اَخْبَرَاهُ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ اَنَّ اَبَاهُ نَحَلَهُ غُلَامًا وَاَنَّهُ جَاءَ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ يُشْهِدُهُ فَقَالَ اَكُلَّ وَلَدِكَ نَحَلْتَهُ ؟ قَالَ لَا قَالَ فَارْدُدْهُ

۲۳۷۶: حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کے والد نے انہیں ایک غلام ہبہ کیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تا کہ آپ کو گواہ بنائیں۔ آپؐ نے فرمایا: اپنی تمام اولاد کو تم نے (غلام) ہبہ کیا عرض کیا نہیں فرمایا پھر یہ (غلام بھی) واپس لے لو۔

خلاصۃ الباب ☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کا مطلب یہ تھا ایک بیٹے کو دے دیا دوسروں کو محروم رکھا ایسا کرنے سے دوسری اولاد کے دل میں بغض وکینہ پیدا ہوگا وہ بھلائی نہیں کریں گے یہ واقعہ حدیث کی دوسری کتابوں میں بھی آتا ہے صحیحین میں ہے کہ اے بشیر رضی اللہ عنہ جو آپ نے دیا ہے وہ واپس کر دو۔ مسلم میں آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور اپنی اولاد میں انصاف کرو نعمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آخر میرے والد نے صدقہ میں رجوع کیا۔ ثابت یہ ہوا کہ اولاد کو کم یا

زیادہ دینا ظلم ہے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اولاد میں برابری نہ کرنا مکروہ ہے لیکن تصرف نافذ ہو جائے گا جیسا کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے امّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو دوسری اولاد سے زیادہ دیا بعض لوگوں کے نزدیک برابری واجب ہے۔

۲ : بَابُ مَنْ اَعْطَى وَلَدَهُ ثُمَّ رَجَعَ فِيهِ

باب: اولاد کو دے کر پھر واپس لے لینا

۲۳۷۷ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَاَبُوْ بَكْرِ ابْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِيُّ قَالَا ثَنَا ابْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ عَنْ حُسَيْنٍ الْمُعَلِّمِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ عُمَرَ يَرْفَعَانِ الْحَدِيْثَ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا يَحِلُّ لِلرَّجُلِ اَنْ يُعْطِيَ الْعَطِيَّةَ ثُمَّ يَرْجِعَ فِيْهَا اِلَّا الْوَالِدَ فِيْمَا يُعْطِيْ وَلَدَهُ.

۲۳۷۷ : حضرات ابن عباس و ابن عمر رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مرد کے لئے حلال نہیں کہ کوئی چیز دے پھر واپس لے لے۔ الا یہ کہ والد اپنی اولاد کو کوئی چیز دے (تو وہ واپس لے سکتا ہے)۔

۲۳۷۸ : حَدَّثَنَا جَمِيْلُ بْنُ الْحَسَنِ ثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى ثَنَا سَعِيْدٌ عَنِ الْاَحْوَلِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا يَرْجِعُ اَحَدُكُمْ فِيْ هِبَتِهٖ اِلَّا الْوَالِدَ مِنْ وَلَدِهٖ.

۲۳۷۸ : حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی اپنے ہدیہ میں رجوع نہ کرے مگر والد اپنی اولاد کو ہدیہ دے تو (واپس لے سکتا ہے)

خلاصۃ الباب ☆ یہ احادیث امام شافعیؒ کا مستدل ہیں ان کے نزدیک کوئی واجب رجوع کا حق نہیں رکھتا سوائے باپ کے یعنی والد ہبہ کر کے واپس لے سکتا ہے حنفیہ کے نزدیک ہر ہبہ کرنے والا خواہ کوئی ہو واپس لینے کا حق رکھتا ہے حنفیہ کی دلیل دوسری احادیث ہیں جس میں رجوع کا ذکر ہے۔

۳ : بَابُ الْعُمْرٰى

باب: عمر بھر کے لئے کوئی چیز دینا

۲۳۷۹ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ اَبِيْ زَائِدَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا عُمْرٰى فَمَنْ اُعْمِرَ شَيْئًا فَهُوَ لَهُ.

۲۳۷۹ : حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عمریٰ کچھ نہیں ہے لہٰذا جس کو عمر بھر کے لئے کوئی چیز دی گئی تو وہ اسی کی ہے۔

۲۳۸۰ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ اَنْبَاَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ اَعْمَرَ رَجُلًا عُمْرٰى لَهُ وَلِعَقِبِهٖ فَقَدْ قَطَعَ قَوْلُهُ حَقَّهُ فِيْهَا فَهِيَ

۲۳۸۰ : حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا: جس نے کسی مرد کو عمر بھر کے لئے کوئی چیز دی اور اس کی اولاد کو دی تو اس کے اس قول نے اس چیز میں اس کا حق ختم کر دیا اب وہ چیز اس کی ہے جس

لِمَنْ أُعْمِرَ وَلِعَقِبِه .

کو عمریٰ کے طور پر دی اور اس کی اولاد کی ہے۔

۲۳۸۱ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ حُجْرِ الْمَدَرِيّ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ جَعَلَ الْعُمْرٰى لِلْوَارِثِ .

۲۳۸۱ : حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عمریٰ وارث کو دلایا۔

خلاصۃ الباب ☆ عمریٰ اعمار کا اسم یقال اعمرته الدار عمریٰ میں نے اس کو اپنا مکان زندگی بھر کے لئے دے دیا جب وہ مر جائے گا تو واپس لے لوں گا۔ اس طرح ہبہ کرنا صحیح ہے اور واپسی کی شرط باطل ہے پس مدت العمر وہ مکان معمر لہ (جس کو عمر بھر کے لئے دیا گیا) کے لئے ہوگا اور اس کے مرنے کے بعد اس کے ورثہ کے لئے ہوگا۔ حنفیہ اور امام شافعی کا قول جدید اور امام احمد اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور ابن عمر رضی اللہ عنہما کا یہی قول ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ شریح' مجاہد' طاؤس اور سفیان ثوری سے بھی یہی مروی ہے۔ امام مالک اور لیث کا قول یہ ہے کہ عمریٰ میں منافع کی تملیک ہوتی ہے نہ کہ عین شے کی تملیک۔ پس تا دم حیات مکان معمر لہ کے لئے ہوگا اور بعد مرگ اصل مالک کو واپس کیا جائے گا۔ احادیث باب حنفیہ کی دلیل ہیں۔

۴ : بَابُ الرُّقْبٰى

باب : رقبیٰ کا بیان

۲۳۸۲ : حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ أَنْبَأَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنْبَأَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ أَبِيْ ثَابِتٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا رُقْبٰى فَمَنْ أُرْقِبَ شَيْئًا فَهُوَ لَهُ حَيَاتَهُ وَمَمَاتَهُ .

۲۳۸۲ : حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : رقبیٰ کچھ نہیں لہٰذا جس کو کوئی چیز رقبیٰ کے طور پر دی گئی تو وہ اسی کی ہے زندگی میں بھی اور مرنے کے بعد بھی۔

قَالَ وَالرُّقْبٰى أَنْ يَقُوْلَ هُوَ لِلْآخِرِ مِنِّيْ وَمِنْكَ مَوْتًا .

راوی کہتے ہیں کہ رقبیٰ کا مطلب یہ ہے کہ یوں کہے کہ یہ چیز ہم تم میں سے جو بعد میں مرے اس کی ہے۔

۲۳۸۳ : حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ رَافِعٍ ثَنَا هُشَيْمٌ ح وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ قَالَا ثَنَا دَاوُدُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْعُمْرٰى جَائِزَةٌ لِمَنْ أُعْمِرَهَا وَالرُّقْبٰى جَائِزَةٌ لِمَنْ أُرْقِبَهَا .

۲۳۸۳ : حضرت جابر بن عبد اللہؓ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عمریٰ جائز ہے اس کے لئے جس کو عمریٰ کے طور پر دیا جائے۔ اور رقبیٰ جائز ہے اس کے لئے جسے رقبیٰ کے طور پر دیا جائے۔

خلاصۃ الباب ☆ رقبیٰ یہ ہے کہ مالک یوں کہے : داری لک رقبی یعنی اگر میں تجھ سے پہلے مر جاؤں تو یہ گھر تیرا ہے اور اگر مجھ سے پہلے تو مر جائے تو میرا ہے۔ (ابو حنیفہ اور امام محمد) طرفین اور امام مالک کے نزدیک ہبہ کی یہ صورت جائز نہیں کیونکہ اس میں ان میں سے ہر ایک دوسرے کی موت کا منتظر رہتا ہے۔ امام ابو یوسف اور امام شافعی کے نزدیک رقبیٰ جائز ہے۔ احادیث باب ان کی دلیل ہیں۔

۵ : بَابُ الرُّجُوْعِ فِي الْهِبَةِ

باب : ہدیہ واپس لینا

۲۳۸۴ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ عَوْفٍ عَنْ خِلَاسٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مَثَلَ الَّذِيْ يَعُوْدُ فِيْ عَطِيَّتِهِ كَمَثَلِ الْكَلْبِ اَكَلَ حَتّٰى اِذَا شَبِعَ قَاءَ ثُمَّ عَادَ فِيْ قَيْئِهِ فَاَكَلَهُ .

۲۳۸۴ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس شخص کی مثال جو اپنے عطیہ ہدیہ میں رجوع کرے کتے کی سی ہے کہ وہ کھاتا ہے جب سیر ہو جاتا ہے تو قے کر دیتا ہے پھر دوبارہ قے چاٹ لیتا ہے۔

۲۳۸۵ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَا ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْعَائِدُ فِيْ هِبَتِهِ كَالْعَائِدِ فِيْ قَيْئِهِ .

۲۳۸۵ : حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنا ہدیہ واپس لینے والا ایسا ہی ہے جیسے اپنی قے چاٹنے والا۔

۲۳۸۶ : حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يُوْسُفَ الْعَرْعَرِيُّ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ اَبِيْ حَكِيْمٍ ثَنَا الْعُمَرِيُّ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْعَائِدُ فِيْ هِبَتِهِ كَالْكَلْبِ يَعُوْدُ فِيْ قَيْئِهِ .

۲۳۸۶ : حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنے ہدیہ میں رجوع کرنے والا کتے کی مانند ہے جو اپنی قے چاٹ لیتا ہے۔

خلاصۃ الباب ☆ ان احادیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ کوئی شے ہبہ کر کے واپس لینا بہت بڑی کم ظرفی اور سفلہ پن کا بدترین مظاہرہ ہے۔

۶ : بَابُ مَنْ وَهَبَ هِبَةً رَجَاءَ ثَوَابِهَا

باب : جس نے ہدیہ دیا اس اُمید سے کہ اُس کا بدل ملے گا

۲۳۸۷ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْمَاعِيْلَ قَالَ ثَنَا وَكِيْعٌ ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ ابْنُ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ مُجَمِّعِ بْنِ جَارِيَةَ الْاَنْصَارِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الرَّجُلُ اَحَقُّ بِهِبَتِهِ مَالَمْ يُثَبْ مِنْهَا .

۲۳۸۷ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مرد اپنے ہبہ (کو واپس لینے) کا حق رکھتا ہے جب تک اسے ہبہ کا بدل نہ دیا جائے۔

۷ : بَابُ عَطِيَّةِ الْمَرْأَةِ بِغَيْرِ اِذْنِ زَوْجِهَا

باب: خاوند کی اجازت کے بغیر بیوی کا عطیہ دینا

۲۳۸۸ : حَدَّثَنَا اَبُوْ يُوْسُفَ الرَّقِّيُّ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الصَّيْدَلَانِيُّ ثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ سَلَمَةَ عَنِ الْمُثَنَّى بْنِ الصَّبَّاحِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فِيْ خُطْبَةٍ خَطَبَهَا لَا يَجُوْزُ لِامْرَاَةٍ فِيْ مَالِهَا اِلَّا بِاِذْنِ زَوْجِهَا اِذَا هُوَ مَلَكَ عِصْمَتَهَا .

۲۳۸۸ : حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خطبہ میں ارشاد فرمایا : عورت کے لئے اپنے مال میں بھی خاوند کی اجازت کے بغیر تصرف جائز نہیں جبکہ خاونداس کی عصمت کا مالک ہو۔

۲۳۸۹ : حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَحْيَى (رَجُلٌ مِنْ وَلَدِ كَعْبِ ابْنِ مَالِكٍ) عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ اَنَّ جَدَّتَهُ خَيْرَةَ امْرَاَةَ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ اَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحُلِيٍّ لَهَا فَقَالَتْ اِنِّيْ تَصَدَّقْتُ بِهٰذَا فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَجُوْزُ لِلْمَرْاَةِ فِيْ مَالِهَا اِلَّا بِاِذْنِ زَوْجِهَا فَهَلِ اسْتَاْذَنْتِ كَعْبًا ؟ قَالَتْ نَعَمْ فَبَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى كَعْبِ ابْنِ مَالِكٍ زَوْجِهَا فَقَالَ هَلْ اَذِنْتَ لِخَيْرَةَ اَنْ تَتَصَدَّقَ بِحُلِيِّهَا فَقَالَ نَعَمْ فَقَبِلَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهَا .

۲۳۸۹ : حضرت کعب بن مالکؓ کی اہلیہ خیرۃ اپنا زیور لے کر رسول ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا کہ میں نے یہ صدقہ کر دیا تو اللہ کے رسول ﷺ نے ان سے فرمایا : عورت کے لئے اپنے مال میں بھی خاوند کی اجازت کے بغیر تصرف جائز نہیں تو کیا تم نے کعب سے اجازت لی ؟ عرض کرنے لگیں : جی ہاں ! تو اللہ کے رسول ﷺ نے کسی کو حضرت کعب بن مالکؓ کے پاس بھیجا کہ کیا آپ نے خیرہ کو اپنا زیور صدقہ کرنے کی اجازت دی ؟ انہوں نے کہا : جی ہاں ! تب آپؐ نے وہ زیور خیرہ سے قبول فرمالیا۔

خلاصۃ الباب ☆ یہ حکم مصلحتاً دیا ہے کیونکہ عورتیں زیادہ تر ناقص العقل ہوتی ہیں بے جا خرچ کرتی ہیں اور جہاں خرچ کرنا ہوتا ہے وہاں کنجوس بن جاتی ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

كِتَابُ الصَّدَقَاتِ

صدقات کے ابواب

۱: بَابُ الرُّجُوعِ فِي الصَّدَقَةِ

باب: صدقہ دے کر واپس لینا

۲۳۹۰: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَكِيْعٌ ثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ ابْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا تَعُدْ فِيْ صَدَقَتِكَ.

۲۳۹۰: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: صدقہ دے کر واپس مت لو۔

۲۳۹۱: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الدِّمَشْقِيُّ ثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْعَبَّاسِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَثَلُ الَّذِيْ يَتَصَدَّقُ ثُمَّ يَرْجِعُ فِيْ صَدَقَتِهِ مَثَلُ الْكَلْبِ يَقِيْءُ ثُمَّ يَرْجِعُ فَيَاْكُلُ قَيْئَهُ.

۲۳۹۱: حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس شخص کی مثال جو صدقہ دے کر واپس لے کتے کی سی ہے جو قے کرتا ہے پھر لوٹ کر اپنی قے چاٹ لیتا ہے۔

خلاصۃ الباب ☆ ان حدیثوں میں صدقہ دے کر واپس لینے کی قباحت بیان کی گئی ہے کتے کی بری حرکت سے تشبیہ دی ہے اس شخص کی حرکت کو۔

۲: بَابُ مَنْ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَوَجَدَهَا تُبَاعُ هَلْ يَشْتَرِيْهَا

باب: کوئی چیز صدقہ میں دی پھر دیکھا کہ وہ فروخت ہو رہی ہے تو کیا صدقہ کرنے والا وہ چیز خرید سکتا ہے

۲۳۹۲: حَدَّثَنَا تَمِيْمُ بْنُ الْمُنْتَصِرِ الْوَاسِطِيُّ ثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ يُوْسُفَ عَنْ شَرِيْكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عُمَرَ ابْنِ

۲۳۹۲: حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں انہوں نے ایک گھوڑا

عبد اللّٰہ بن عمر یعنی عن ابیہ عن جدہ عمر انہ تصدق بفرس علی عهد رسول اللہ ﷺ فابصر صاحبها یبیعها بکسر فاتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فسالہ عن ذلک فقال لا یبتع صدقتک.

صدقہ کیا۔ پھر دیکھا کہ جس کو صدقہ میں دیا تھا وہ اس کو کم قیمت میں فروخت کر رہا ہے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اس کے متعلق دریافت کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اپنا صدقہ نہ خریدو۔

۲۳۹۳ : حدثنا یحیی بن حکیم ثنا یزید بن هارون ثنا سلیمان التیمی عن ابی عثمان النهدی عن عبد اللہ ابن عامر عن الزبیر بن العوام انہ حمل علی فرس یقال لہ غمر او غمرۃ فرای مهرا او مهرۃ من افلائها یباع ینسب الی فرسه فنهی عنها

۲۳۹۳ : حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ نے راہِ خدا میں ایک گھوڑا دیا جس کا نام غمر یا غمرۃ تھا پھر دیکھا کہ اس کی نسل میں سے ایک بچھیرا یا بچھیری فروخت ہو رہی ہے (تو خریدنا چاہا) لیکن آپؐ کو خریدنے سے منع کر دیا گیا۔

خلاصۃ الباب ☆ ابن الملکؒ فرماتے ہیں ظاہریہ میں سے بعض علماء کا مذہب ہے کہ صدقہ دینے والے کے لئے اپنی شے خریدنا حرام ہے۔ جمہور علماء کے نزدیک مکروہ تنزیہی ہے۔

۳ : بَابُ مَنْ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ ثُمَّ وَرِثَهَا

باب: کسی نے کوئی چیز صدقہ میں دی پھر وہی چیز وراثت میں اس کو ملے

۲۳۹۴ : حدثنا علی بن محمد ثنا وکیع عن سفیان عن عبد اللّٰہ بن عطاء عن عبد اللہ بن بریدۃ رضی اللہ تعالی عنہ عن ابیہ قال جاء ت امراۃ الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالت یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی تصدقت علی امی بجاریۃ وانها ماتت فقال آجرک اللہ ورد علیک المیراث.

۲۳۹۴ : حضرت بریدہؓ فرماتے ہیں کہ ایک خاتون نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا اے اللہ کے رسول میں نے اپنی والدہ کو ایک باندی صدقہ میں دی تھی اور ان کا انتقال ہو گیا ہے۔ آپؐ نے فرمایا: اللہ نے تمہیں اجر بھی دیا اور میراث (میں وہ باندی) بھی تمہیں واپس دے دی۔

۲۳۹۵ : حدثنا محمد بن یحیی ثنا عبد اللہ بن جعفر الرقی ثنا عبید اللہ عن عبد الکریم عن عمرو بن شعیب عن ابیه عن جده قال جاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال انی اعطیت امی حدیقۃ لی وانها ماتت ولم تترک وارثا غیری فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وجبت صدقتک ورجعت الیک حدیقتک.

۲۳۹۵ : حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاصؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرد نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا میں نے اپنی والدہ کو اپنا باغ عطیہ میں دیا تھا ان کا انتقال ہو گیا ہے اور انہوں نے میرے علاوہ اور کوئی وارث نہیں چھوڑا تو اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: تمہارا صدقہ قبول ہوا اور تمہارا باغ واپس تمہیں مل گیا۔

خلاصۃ الباب ☆ یعنی جس طرح والدہ کو دیا ہوا عطیہ اور مال اس شخص کیلئے میراث ہے اسی طرح یہ باندی بھی میراث ہوگی۔

۴ : بَابُ مَنْ وَقَفَ

باب: وقف کرنا

۲۳۹۶ : حدّثنا نصرُ بْنُ عليّ الْجَهْضَميُّ ثنا مُعْتمرُ بْنُ سُليمان عن ابن عونٍ عَنْ نافعٍ عَن ابن عُمر رضی اللہ تعالیٰ عنْهما قال اصاب عُمرُ بْنُ الْخطّاب رضی اللہ تعالیٰ عنه ارْضا بخيبر فاتى النّبيّ صلّى الله عليه وسلّم فاستأمرهُ فقال يا رسُولَ اللّٰه صلّى اللهُ عليْه وسلّم اِنّيْ اصبْتُ مالًا بخيْبر لمْ اُصبْ مالًا قطُّ هُو انْفسُ عِندىْ منْهُ فما تامُرُنيْ به فقال انْ شئْت حبّسْت اصْلها وتصدّقْت بها قال فعمل بها عُمرُ رضی اللہ تعالیٰ عنْه على انْ لا يُباع اصْلُها ولا يُورث تصدّق بها للفُقراء وفي الْقُرْبٰى وفي الرّقاب وفي سبيْل اللّٰه وابْن السّبيْل والضّيف لا جُناح على منْ وليها انْ ياْكُلها بالْمعْرُوْف اوْيُطْعم صديْقًا غير مُتموّلٍ.

۲۳۹۶: حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ عمر بن خطابؓ کو خیبر میں زمین ملی تو مشورہ کی غرض سے نبیؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! مجھے خیبر میں ایسا مال ملا ہے کہ اس سے زیادہ مرغوب اور نفیس مال مجھے پہلے کبھی نہ ملا آپؐ مجھے اسکے بارے میں کیا حکم دینگے؟ آپؐ نے فرمایا: اگر چاہو تو اصل (زمین اپنی ملک) میں روک رکھو اور اسکی پیداوار و آمدن صدقہ کردو۔ فرماتے ہیں کہ عمرؓ نے اسی پر عمل کیا کہ یہ زمین بیچی نہ جائے اور نہ وراثت میں تقسیم کی جائے اسکی پیداوار صدقہ ہے ناداروں رشتہ داروں پر اور غلاموں کو آزاد کرانے کیلئے مجاہدین کیلئے مسافروں کیلئے اور مہمانوں کیلئے اس کا متولی اگر دستور کے مطابق خود کھائے یا دوستوں کو کھلائے تو کچھ حرج نہیں بشرطیکہ بطور سرمایہ جمع نہ کرے۔

۲۳۹۷ : حدّثنا مُحمّدُ بْنُ ابيْ عُمر الْعدنيّ ثنا سُفْيانُ عنْ عُبيْد اللّٰه بْن عُمر عنْ نافعٍ عن ابْن عُمر رضی اللہ تعالیٰ عنْهما قال عُمرُ بْنُ الْخطّاب رضی اللہ تعالیٰ عنْه يا رسُوْل اللّٰه صلّى اللهُ عليْه وسلّم انّ الْمائة سهْمٍ الّتيْ بخيْبر لمْ اُصبْ مالًا قطُّ هُو احبُّ اِليّ منْها وقدْ اردْتُ انْ اتصدّق بها فقال النّبيُّ صلّى اللهُ عليْه وسلّم احْبسْ اصْلها وسبّلْ ثمرتها .

۲۳۹۷ : حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ عمرؓ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول خیبر کے سو حصوں سے زیادہ پسندیدہ اور میرے نزدیک قابل قدر مال مجھے کبھی نہ ملا اور میں نے ارادہ کرلیا ہے کہ اسے صدقہ کردوں تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اصل زمین (اپنی ملک میں) روک رکھو اور اس کی پیداوار راہِ خدا میں وقف کردو۔

قال ابْنُ ابيْ عُمر فوجدْتُ هٰذا الْحديْث فيْ موْضعٍ اٰخر فيْ كتابيْ عنْ سُفْيان عنْ عبْد اللّٰه عنْ نافعٍ عن ابْن عُمر قال قال عُمرُ رضی اللہ تعالیٰ عنْه فذكر نحْوهٗ .

امام ابن ماجہ کے استاذ ابن ابی عمر کہتے ہیں کہ میں نے یہ حدیث اپنی کتاب (بیاض) میں دوسری جگہ بھی دیکھی ۔سفیان سے وہ روایت کرتے ہیں عبداللہ سے وہ نافع سے وہ ابن عمر سے کہ عمرؓ نے اسی کی مثل فرمایا۔

خلاصۃ الباب ☆ معلوم ہوا کہ وقف کرنے والا بھی اپنی ضرورت کے بقدر اپنے لئے موقوف شے سے نفع حاصل کر سکتا ہے۔ مگر بطور سرمایہ کے جمع کرنے سے منع کیا گیا ہے۔

۵ : بَابُ الْعَارِيَةِ

باب : عاریت کا بیان

۲۳۹۸ : حدثنا هشام بن عمار ثنا اسماعيل بن عياش حدثنا شرحبيل ابن مسلم قال سمعت اباامامة رضى الله تعالى عنه يقول سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول العارية مؤداة والمنحة مردودة .

۲۳۹۸ : حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا : عاریت لی ہوئی چیز ادا کی جائے اور جو جانور دودھ پینے کے لئے دیا جائے وہ بعد میں واپس کر دیا جائے۔

۲۳۹۹ : حدثنا هشام بن عمار و عبد الرحمن بن ابراهيم الدمشقيان قالا ثنا محمد بن شعيب عن عبد الرحمن ابن يزيد عن سعيد بن ابى سعيد عن انس بن مالك قال سمعت رسول الله العارية مؤداة والمنحة مردودة .

۲۳۹۹ : حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا کہ مانگی ہوئی چیز ادا کی جائے اور جو جانور دودھ پینے کے لئے دیا جائے وہ واپس کر دیا جائے۔

۲۴۰۰ : حدثنا ابراهيم بن المستمر ثنا محمد بن عبد الله ح وحدثنا يحيى ابن حكيم ثنا ابن ابى عدى جميعا عن سعيد عن قتادة عن الحسن عن سمرة ان رسول الله ﷺ قال على اليد ما اخذت حتى تؤديه .

۲۴۰۰ : حضرت سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہاتھ کے ذمہ ہے جو کچھ اس نے لیا یہاں تک کہ ادا کرے۔

خلاصۃ الباب ☆ عرب کی اصطلاح میں عاریہ کو منحہ کہتے ہیں۔ حنفیہ کے نزدیک عاریت کا حکم امانت جیسا ہے کہ جس طرح امانت کی ضمان و تاوان نہیں ہوتا اسی طرح مانگی چیز کا بھی تاوان نہیں بشرطیکہ اس کی حفاظت معروف طریقہ پر کی ہو۔

۶ : بَابُ الْوَدِيعَةِ

باب : امانت کا بیان

۲۴۰۱ : حدثنا عبيد الله بن الجهم الانماطى ثنا ايوب بن سويد عن المثنى عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده قال قال رسول الله ﷺ من اودع وديعة فلا ضمان عليه .

۲۴۰۱ : حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کے پاس کوئی چیز امانت رکھی گئی تو اس پر کوئی تاوان نہیں ہے۔

۷ : بَابُ الْاَمِيْنَ يَتَّجِرُ فِيْهِ فَيَرْبَحُ

باب : امین مال امانت سے تجارت کرے اور اس کو اس میں نفع ہو جائے تو

۲۴۰۲ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ شَبِيْبِ بْنِ غَرْقَدَةَ عَنْ عُرْوَةَ الْبَارِقِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْطَاهُ دِيْنَارًا يَشْتَرِيْ لَهُ شَاةً فَاشْتَرٰى لَهُ شَاتَيْنِ فَبَاعَ اِحْدَاهُمَا بِدِيْنَارٍ وَشَاةٍ فَدَعَا لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَرَكَةِ قَالَ قَالَ فَكَانَ لَوِ اشْتَرَى التُّرَابَ لَرَبِحَ فِيْهِ .

۲۴۰۲ : حضرت عروہ بارقیؓ سے روایت ہے کہ نبیؐ نے اپنے واسطے بکری خریدنے کیلئے ایک اشرفی دی انہوں نے آپؐ کیلئے دو بکریاں خرید لیں پھر ایک بکری ایک اشرفی میں فروخت کر دی اور نبیؐ کی خدمت میں ایک بکری اور ایک اشرفی پیش کر دی تو اللہ کے رسولؐ نے انکو برکت کی دعا دی ۔ راوی کہتے ہیں کہ آپ کی دعا کا اثر تھا کہ اگر وہ مٹی بھی خریدتے تو اس میں بھی انکو نفع ہوتا ۔

حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَعِيْدٍ الدَّارِمِيُّ ثَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ يَزِيْدَ عَنِ الزُّبَيْرِ ابْنِ الْخِرِّيْتِ عَنْ اَبِيْ لَبِيْدٍ لُمَازَةَ بْنِ زَبَّارٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ الْبَارِقِيِّ قَالَ قَدِمَ جَلَبٌ فَاَعْطَانِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِيْنَارًا فَذَكَرَ نَحْوَهُ .

دوسری روایت میں ہے کہ حضرت عروہ بن جعد بارقی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایک قافلہ آیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ایک اشرفی دی آگے وہی مضمون ہے جو اوپر مذکور ہوا ۔

۸ : بَابُ الْحَوَالَةِ

باب : حوالہ کا بیان

۲۴۰۳ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّلْمُ مَطْلُ الْغَنِيِّ وَاِذَا اُتْبِعَ اَحَدُكُمْ عَلٰى مَلِيٍّ فَلْيَتْبَعْ .

۲۴۰۳ : حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول نے فرمایا : ظلم یہ ہے کہ مالدار ادائیگی میں تاخیر کرے اور جب تم میں سے کسی کو مالدار کے حوالہ کیا جائے (کہ جو قرض ہم سے لیا ہے وہ اُس سے لو) تو وہ مالدار کا پیچھا کرے ۔

۲۴۰۴ : حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ تَوْبَةَ ثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَطْلُ الْغَنِيِّ ظُلْمٌ وَاِذَا اُحِلْتَ عَلٰى مَلِيْءٍ فَاتْبَعْهُ .

۲۴۰۴ : حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : مال دار کا ٹال مٹول کرنا ظلم ہے اور جب تجھے مالدار کے حوالہ کیا جائے تو تو مالدار کا پیچھا کر ۔

خلاصۃ الباب ☆ حوالہ کی تعریف یہ ہے کہ مقروض شخص قرض دوسرے آدمی کے حوالہ کر دے کہ وہ ادا کر دے گا اور وہ شخص اس کو قبول کر لے ان احادیث میں قرض ادا کرنے میں ٹال مٹول کرنے کی مذمت بیان فرمائی ہے کہ یہ فعل ظلم کے زمرے میں شمار ہوتا ہے ۔

۹ : بَابُ الْكَفَالَةِ

باب: ضمانت کا بیان

۲۴۰۵ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ وَالْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ قَالَا ثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ حَدَّثَنِي شُرَحْبِيلُ بْنُ مُسْلِمِ الْخَوْلَانِيُّ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا اُمَامَةَ الْبَاهِلِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ الزَّعِيمُ غَارِمٌ وَالدَّيْنُ مَقْضِيٌّ .

۲۴۰۵ : حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے سنا: ضامن جواب دہ ہے اور قرض ادا کرنا چاہئے۔

۲۴۰۶ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ اَبِي عَمْرٍو عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا اَنَّ رَجُلًا لَزِمَ غَرِيمًا لَهُ بِعَشَرَةِ دَنَانِيرَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا عِنْدِي شَيْءٌ اُعْطِيكَهُ فَقَالَ لَا وَاللّٰهِ لَا اُفَارِقُكَ حَتَّى تَقْضِيَنِي اَوْ تَاْتِيَنِي بِحَمِيلٍ فَجَرَّهُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمْ تَسْتَنْظِرُهُ فَقَالَ شَهْرًا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَنَا اَحْمِلُ لَهُ فَجَاءَهُ فِي الْوَقْتِ الَّذِي قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَيْنَ اَصَبْتَ هٰذَا ؟ قَالَ مِنْ مَعْدِنٍ قَالَ لَا خَيْرَ فِيهَا وَقَضَاهَا عَنْهُ .

۲۴۰۶ : حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ کے عہد مبارک میں ایک مرد نے اپنے دس دینار کے مقروض کا پیچھا کیا اس نے کہا میرے پاس کچھ بھی نہیں کہ تمہیں دوں بولا اللہ کی قسم میں تمہارا پیچھا نہ چھوڑوں گا یہاں تک کہ تم میرا قرض ادا کرو یا ضامن دو وہ اسے نبیؐ کے پاس کھینچ لایا تو نبیؐ نے قرض خواہ سے کہا تم اسے کتنی مہلت دیتے ہو؟ کہنے لگا ایک ماہ۔ آپؐ نے فرمایا: میں اسکی ضمانت دیتا ہوں پھر وہ قرضدار اسی وقت قرض خواہ کے پاس پہنچا جس وقت کا آپؐ نے فرمایا تھا۔ نبیؐ نے اس سے پوچھا کہ یہ مال تم نے کہاں سے حاصل کیا؟ کہنے لگا ایک خزانہ (کان) سے۔ آپ نے فرمایا: اس میں کوئی بھلائی نہیں اور اس کا قرضہ خود ادا فرما دیا۔

۲۴۰۷ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ اَبُو عَامِرٍ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اَبِي قَتَادَةَ عَنْ اَبِيهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِيَ بِجَنَازَةٍ لِيُصَلِّيَ عَلَيْهَا فَقَالَ صَلُّوا عَلَى صَاحِبِكُمْ فَاِنَّ عَلَيْهِ دَيْنًا فَقَالَ اَبُو قَتَادَةَ اَنَا اَتَكَفَّلُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْوَفَاءِ قَالَ بِالْوَفَاءِ وَكَانَ الَّذِي عَلَيْهِ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ اَوْ تِسْعَةَ عَشَرَ دِرْهَمًا .

۲۴۰۷ : حضرت ابوقتادہؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک جنازہ لایا گیا تا کہ اس کی نماز جنازہ ادا کریں آپ نے فرمایا: اپنے ساتھی کی نماز جنازہ ادا کرو کیونکہ اس کے ذمہ قرض ہے حضرت ابوقتادہؓ نے عرض کیا میں اس کا ذمہ دار ہوں نبی ﷺ نے فرمایا: پورا قرض ادا کرو گے عرض کیا پورا ادا کروں گا۔ اس میت کے ذمہ اٹھارہ یا انیس درہم قرض نکلے۔

خلاصۃ الباب ☆ کفالہ یہ ہے کہ کوئی آدمی کسی مقروض کا کفیل (ضامن) ہو جائے تو اب وہ ضامن ہوگا۔

دیکھا قرض کتنی بڑی اور بری بلا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس کی وجہ سے نماز جنازہ پڑھنے اور پڑھانے سے تامل فرما رہے ہیں اس سے یہ بھی ثابت ہوا کہ شہادت کی وجہ سے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں مگر حقوق العباد جیسے یہ قرض وغیرہ معاف نہیں ہوتے۔ بعض علماء نے اس سے یہ بھی ثابت کیا ہے کہ میت کی طرف سے ضمانت دینا درست ہے اگرچہ اس نے قرض کے موافق مال نہ چھوڑا ہو۔ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اگر قرض جتنا مال چھوڑا ہو تو ضمانت درست ہے ورنہ نہیں۔

۱۰ : بَابُ مَنِ ادَّانَ دِيْنًا وَهُوَ يَنْوِيْ قَضَاءَهُ

باب : جو قرض اس نیت سے لے کہ (جلد) ادا کروں گا

۲۴۰۸ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا عُبَيْدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ زِيَادِ بْنِ عَمْرِو بْنِ هِنْدٍ عَنِ ابْنِ حُذَيْفَةَ هُوَ عِمْرَانُ عَنْ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ مَيْمُوْنَةَ قَالَ كَانَتْ تَدَّانُ دَيْنًا فَقَالَ لَهَا بَعْضُ اَهْلِهَا لَا تَفْعَلِيْ وَاَنْكَرَ ذٰلِكَ عَلَيْهَا قَالَتْ بَلٰى اِنِّيْ سَمِعْتُ نَبِيِّيْ وَخَلِيْلِيْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَدَّانُ دَيْنًا يَعْلَمُ اللّٰهُ مِنْهُ اَنَّهُ يُرِيْدُ اَدَاءَهُ اِلَّا اَدَّاهُ اللّٰهُ عَنْهُ فِي الدُّنْيَا۔

۲۴۰۸ : ام المؤمنین سیدہ میمونہؓ قرض لے لیا کرتی تھیں ان کے بعض گھر والوں نے ان سے کہا کہ آپ ایسا نہ کیا کریں اور ان کے لئے اسے معیوب کہا۔ فرمانے لگیں کیوں نہ لیا کروں (جبکہ) میں نے اپنے نبی اور پیارے صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا : جو مسلمان بھی قرض لے اور اللہ کو اس کے متعلق یہ معلوم ہو کہ یہ ادا کرنا چاہتا ہے تو اللہ اس کی طرف سے دنیا میں ادا کر دیتے ہیں۔

۲۴۰۹ : حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ ثَنَا ابْنُ اَبِيْ فُدَيْكٍ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ سُفْيَانَ مَوْلَى الْاَسْلَمِيِّيْنَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اللّٰهُ مَعَ الدَّائِنِ حَتّٰى يَقْضِيَ دَيْنَهُ مَالَمْ يَكُنْ فِيْمَا يَكْرَهُ اللّٰهُ قَالَ فَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ يَقُوْلُ لِخَازِنِهِ اذْهَبْ فَخُذْ لِيْ بِدَيْنٍ فَاِنِّيْ اَكْرَهُ اَنْ اَبِيْتَ لَيْلَةً اِلَّا وَاللّٰهُ مَعِيْ بَعْدَ الَّذِيْ سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۲۴۰۹ : حضرت عبداللہ بن جعفرؓ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : اللہ تعالیٰ قرض لینے والے کے ساتھ ہیں یہاں تک کہ اپنا قرضہ ادا کرے بشرطیکہ قرضہ ایسے مقصد کے لئے نہ ہو جو اللہ کو ناپسند ہو۔ راوی کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن جعفرؓ اپنے خزانچی سے فرماتے کہ جاؤ اور میرے لئے قرضہ لاؤ اسلئے کہ مجھے ناپسند ہے کہ میں ایک رات بھی گزاروں الا یہ کہ اللہ میرے ساتھ ہو جب سے میں نے اللہ کے رسولؐ سے یہ حدیث سنی۔

خلاصۃ الباب ☆ مطلب یہ ہے کہ جو قرض اپنے ضروری خرچ کے لئے اور اہل وعیال کی ضرورت کے لئے لیا ہو تو اللہ تعالیٰ اس کی اچھی نیت کو جانتے ہیں لہٰذا اس کی ضرور مدد فرماتے ہیں اور اس کا قرض ادا کر دیتے ہیں اور بغیر ضرورت کے قرض لینا کسی طرح بھی محمود نہیں سلف صالحین اور نیک لوگ قرض سے ڈرتے ہیں اور بعض اولیاء اللہ سے جو منقول ہے کہ وہ قرض بہت لیتے تھے تو وہ اپنی خواہش نفسانی کے لئے نہیں بلکہ محتاجوں اور مساکین کو دینے کے لئے۔

۱۱ : بَابُ مَنِ ادَّانَ دَیْنًا لَمْ ینوِ قَضَاءَهُ

باب : جوقرضہ ادا نہ کرنے کی نیت سے لے

۲۴۱۰ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثنا يُوْسُفُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَيْفِيِّ بْنِ صُهَيْبِ الْخَيْرِ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ زِيَادِ ابْنِ صَيْفِيِّ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ شُعَيْبِ بْنِ عَمْرٍو حَدَّثَنَا صُهَيْبُ الْخَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَيُّمَا رَجُلٍ يَدِيْنُ دَيْنًا وَهُوَ مُجْمِعٌ اَنْ لَا يُوَفِّيَهُ اِيَّاهُ لَقِيَ اللّٰهَ سَارِقًا .

۲۴۱۰ : حضرت صہیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو مرد بھی قرض لے اور اس کی نیت یہ ہو کہ قرضہ ادا نہ کرے گا وہ اللہ سے (اس حال میں) ملے گا۔ (یعنی) چور ہوکر۔

حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ ثنا يُوْسُفُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَيْفِيٍّ ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيْدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ صُهَيْبٍ عَنِ النَّبِيِّ نَحْوَهُ .

دوسری سند سے یہی مضمون مروی ہے۔

۲۴۱۱ : حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ كَاسِبٍ ثنا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ الدِّيْلِيِّ عَنْ اَبِي الْغَيْثِ مَوْلَى ابْنِ مُطِيْعٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ مَنْ اَخَذَ اَمْوَالَ النَّاسِ يُرِيْدُ اِتْلَافَهَا اَتْلَفَهُ اللّٰهُ .

۲۴۱۱ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو لوگوں کے اموال تلف کرنے کے ارادہ سے حاصل کرے اللہ تعالیٰ اسے تلف فرمائے۔

خلاصۃ الباب ☆ ان احادیث میں اس قرض کی مذمت کا بیان ہے جو نہ واپس کرنے کی نیت سے لیا گیا ہو ایسا شخص چور کی صورت میں اللہ عزوجل کے سامنے پیش ہوگا۔ کاش کہ لوگ ان احادیث میں سنائی گئی وعید سے محفوظ رہنے کے لیے اپنی زندگیاں صرف کر ڈالیں ورنہ اب تو انفرادی شخص کیا اور ادارے کیا بلکہ حکومتیں تک عوام سے اس نیت سے مال حاصل کرتی ہیں کہ کوئی نہ کوئی طریقہ نکال کر ہضم کر لیں گے۔ پاکستان میں حال ہی میں ہوئے سب سے بڑی مالیاتی بحران جس میں بنک' کارپوریشنیں' مالیاتی ادارے' انشورنس کمپنیاں' فاریکس کمپنیاں وغیرہ جنہوں نے بھی عوام سے پیسہ لے کر ہڑپ کیا وہ سب اس وعید کی مستحق ہیں۔ اللہ مسلمانوں کو سمجھ کی توفیق عطا کرے۔ (العیاذ باللہ)

۱۲ : بَابُ التَّشْدِيْدِ فِي الدَّيْنِ

باب : قرض کے بارے میں شدید وعید

۲۴۱۲ : حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ ثنا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ ثنا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ عَنْ مَعْدَانَ ابْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

۲۴۱۲ : رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کی روح اس کے جسم سے ایسی

وَسَلَّمَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ مَنْ فَارَقَ الرُّوْحُ الْجَسَدَ وَهُوَ بَرِئٌ مِنْ ثَلاثٍ دَخَلَ الْجَنَّةَ مِنَ الْكِبْرِ وَالْغُلُوْلِ وَالدَّيْنِ.

حالت میں جدا ہو کہ وہ تین باتوں سے بری ہو تو وہ جنت میں داخل ہوگا تکبر سے اور مال غنیمت (اور دیگر اموالِ اجتماعیہ) میں خیانت سے اور قرضہ سے۔

۲۴۱۳ : حَدَّثَنَا اَبُوْ مَرْوَانَ الْعُثْمَانِيُّ ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ نَفْسُ الْمُؤْمِنِ مُعَلَّقَةٌ بِدَيْنِهِ حَتّٰى يُقْضٰى عَنْهُ.

۲۴۱۳ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مؤمن کی جان اس کے قرضہ کے ساتھ معلق رہتی ہے یہاں تک کہ اس کی طرف سے قرضہ ادا کر دیا جائے۔

۲۴۱۴ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ ثَعْلَبَةَ ابْنِ سَوَاءٍ ثَنَا عَمِّيْ مُحَمَّدُ بْنُ سَوَاءٍ عَنْ حُسَيْنٍ الْمُعَلِّمِ عَنْ مَطَرٍ الْوَرَّاقِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ دِيْنَارٌ اَوْ دِرْهَمٌ قُضِيَ مِنْ حَسَنَاتِهِ لَيْسَ ثَمَّ دِيْنَارٌ وَلَا دِرْهَمٌ.

۲۴۱۴ : حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کی موت ایسی حالت میں آئے کہ اس کے ذمہ ایک اشرفی یا ایک درہم بھی ہو تو اس کی ادائیگی اس کی نیکیوں سے کی جائے گی کیونکہ وہاں اشرفی یا درہم نہ ہوں گے۔

۱۳ : بَابُ مَنْ تَرَكَ دَيْنًا اَوْ ضِيَاعًا فَعَلَى اللّٰهِ وَعَلٰى رَسُوْلِهِ

باب : جو قرضہ یا بے سہارا بال بچے چھوڑے تو اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) کے ذمہ ہیں

۲۴۱۵ : حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ الْمِصْرِيُّ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ اِذَا تُوُفِّيَ الْمُؤْمِنُ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ الدَّيْنُ فَيَسْاَلُ هَلْ تَرَكَ لِدَيْنِهِ مِنْ قَضَاءٍ فَاِنْ قَالُوْا نَعَمْ صَلّٰى عَلَيْهِ وَاِنْ قَالُوْا لَا قَالَ صَلُّوْا عَلٰى صَاحِبِكُمْ فَلَمَّا فَتَحَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْفُتُوْحَ قَالَ اَنَا اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ فَمَنْ تُوُفِّيَ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ فَعَلَيَّ قَضَاؤُهُ وَمَنْ تَرَكَ مَالًا فَهُوَ لِوَرَثَتِهِ.

۲۴۱۵ : حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسولؐ کے ابتدائی زمانہ میں جب کوئی مؤمن فوت ہو جاتا درآنحالیکہ اسکے ذمہ قرض بھی ہوتا تو آپؐ دریافت فرماتے کہ اس ترکہ میں قرض کی ادائیگی کی گنجائش ہے؟ اگر کہتے کہ جی ہاں تو آپ اسکی نمازِ جنازہ ادا فرماتے اور اگر نفی میں جواب ملتا تو آپؐ فرماتے اپنے ساتھی کی نمازِ جنازہ خود ہی ادا کرو پھر جب اللہ نے آپؐ پر فتوحات فرمائیں تو آپؐ نے فرمایا: میں مسلمانوں کی جانوں سے بھی زیادہ انکے قریب ہوں لہٰذا جو مر جائے اور اسکے ذمہ دَین ہو تو اسکی ادائیگی میرے ذمہ ہے اور جو مال چھوڑ کر مرے تو وہ مال اسکے وارثوں کا ہے۔

۲۴۱۶ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثنا وكيعٌ ثنا سُفْيَانُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِوَرَثَتِهِ وَمَنْ تَرَكَ دَيْنًا اَوْضِيَاعًا فَعَلَيَّ وَاِلَيَّ وَاَنَا اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ .

۲۴۱۶: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو مال چھوڑے تو وہ اس کے ورثاء کا ہے اور جو قرضہ یا عیال چھوڑے تو ان کا ذمہ مجھ پر ہے اور وہ عیال میرے سپرد ہیں اور میں اہلِ ایمان کے بہت قریب ہوں۔

۱۴ : بَابُ اِنْظَارِ الْمُعْسِرِ

باب : تنگدست کومہلت دینا

۲۴۱۷ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثنا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ يَسَّرَ عَلٰی مُعْسِرٍ يَسَّرَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ .

۲۴۱۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو تنگدست پر آسانی کرے اللہ تعالیٰ اس پر دُنیا اور آخرت میں آسانی فرمائیں گے۔

۲۴۱۸ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ نُمَيْرٍ ثنا اَبِيْ ثنا الْاَعْمَشُ عَنْ نُفَيْعٍ اَبِيْ دَاوٗدَ عَنْ بُرَيْدَةَ الْاَسْلَمِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَنْظَرَ مُعْسِرًا كَانَ لَهٗ بِكُلِّ يَوْمٍ صَدَقَةٌ وَمَنْ اَنْظَرَهُ بَعْدَ حِلِّهِ كَانَ لَهٗ مِثْلُهٗ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ صَدَقَةٌ .

۲۴۱۸: حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو تنگدست کو مہلت دے تو اس کو ہر یوم کے بدلہ صدقہ کا اجر ملے گا اور جو ادائیگی کی میعاد گزرنے کے بعد بھی مہلت دے تو اس کو ہر روز قرضہ کے بقدر صدقہ کا اجر ملے گا۔

۲۴۱۹ : حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ ثنا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مُعَاوِيَةَ عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ قَيْسٍ عَنْ اَبِي الْيَسَرِ صَاحِبِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ اَحَبَّ اَنْ يُظِلَّهُ اللّٰهُ فِيْ ظِلِّهِ فَلْيُنْظِرْ مُعْسِرًا اَوْ لِيَضَعْ لَهٗ .

۲۴۱۹: صحابی رسول حضرت ابوالیسر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جسے پسند ہو کہ اللہ تعالیٰ اسے (روزِ قیامت) اپنے عرش کا سایہ عطا فرمائیں تو وہ تنگدست کو مہلت دے یا اس کا قرض (تھوڑا بہت) معاف کر دے۔

۲۴۲۰ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ ثنا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ رِبْعِيَّ بْنَ حِرَاشٍ يُحَدِّثُ عَنْ حُذَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّ رَجُلًا مَاتَ فَقِيْلَ لَهٗ مَا عَمِلْتَ ؟ (فَاِمَّا ذَكَرَ اَوْ ذُكِّرَ) قَالَ اِنِّيْ كُنْتُ اَتَجَوَّزُ فِي السِّكَّةِ وَالنَّقْدِ وَاُنْظِرُ الْمُعْسِرَ فَغَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ .

قَالَ اَبُوْ مَسْعُوْدٍ اَنَا قَدْ سَمِعْتُ هٰذَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی

۲۴۲۰: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک مرد مر گیا۔ اس سے کہا گیا تو نے کیا عمل کیا؟ اسے خود یاد آیا یا اسے یاد دلایا گیا کہنے لگا میں سکہ اور نقد میں چشم پوشی کرتا تھا اور تنگدست کو مہلت دیتا تھا تو اللہ نے اس کی بخشش فرما دی حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ بات میں نے بھی

اللہ علیہ وسلم۔

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی۔

۱۵ : بَابُ حُسْنُ الْمُطَالَبَةِ وَاَخْذِ الْحَقِّ فِيْ عِفَافٍ

باب : اچھے طریقہ سے مطالبہ کرنا اور حق لینے میں برائی سے بچنا

۲۴۲۱ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَلَفٍ الْعَسْقَلَانِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى قَالَا ثَنَا ابْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ جَعْفَرٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ طَالَبَ حَقًّا فَلْيَطْلُبْهُ فِيْ عَفَافٍ وَافٍ اَوْ غَيْرِ وَافٍ۔

۲۴۲۱ : حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اور عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو کسی حق کا مطالبہ کرے تو عفاف و تقویٰ کے ساتھ مطالبہ کرے خواہ اس کا حق پورا ادا ہو یا نہ ہو۔

۲۴۲۲ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُؤَمَّلِ ابْنِ الصَّبَّاحِ الْقَيْسِيُّ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُحَبَّبٍ الْقُرَشِيُّ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ السَّائِبِ الطَّائِفِيُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَامِيْنَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ لِصَاحِبِ الْحَقِّ خُذْ حَقَّكَ فِيْ عَفَافٍ وَافٍ اَوْ غَيْرِ وَافٍ۔

۲۴۲۲ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے صاحب حق سے ارشاد فرمایا: اپنا حق عفاف وتقویٰ سے لو پورا ہو یا نہ ہو۔

۱۶ : بَابُ حُسْنُ الْقَضَاءِ

باب : عمدگی سے ادا کرنا

۲۴۲۳ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَا ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ سَمِعْتُ اَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ خَيْرَكُمْ (اَوْمِنْ خَيْرِكُمْ) اَحَاسِنُكُمْ قَضَاءً۔

۲۴۲۳ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے بہترین لوگ وہ ہیں جو اچھے طریقے سے دوسروں کے حقوق ادا کریں۔

۲۴۲۴ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا وَكِيْعٌ ثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ اَبِيْ رَبِيْعَةَ الْمَخْزُوْمِيُّ عَنْ اَبِيْهِ الْمَخْزُوْمِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اسْتَلَفَ مِنْهُ حِيْنَ غَزَا حُنَيْنًا ثَلَاثِيْنَ اَوْ اَرْبَعِيْنَ اَلْفًا فَلَمَّا قَدِمَ قَضَاهَا اِيَّاهُ ثُمَّ قَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ فِيْ اَهْلِكَ وَمَالِكَ اِنَّمَا جَزَاءُ السَّلَفِ الْوَفَاءُ وَالْحَمْدُ۔

۲۴۲۴ : حضرت ابن ابی ربیعہ مخزومی سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ حنین کے موقع پر ان سے تیس یا چالیس ہزار قرض لیا جب آپ تشریف لائے تو سارا قرض ادا کر دیا پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہیں گھر میں اور مال میں برکت دے قرض کا بدلہ یہ ہے کہ پورا ادا کیا جائے اور شکریہ ادا کیا جائے۔

[1] مضاربت کا مطلب ہے کہ سرمایہ ایک کا ہو محنت دوسرا کرے اور نفع دونوں میں مشترک ہو۔

۱۷ : بَابُ لِصَاحِبِ الْحَقِّ سُلْطَانٌ

باب : صاحبِ حق کو سخت بات کہنے کا حق ہے

۲۴۲۵ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰی الصَّنْعَانِیُّ ثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَیْمَانَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ حَنَشٍ عَنْ عِکْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا قَالَ جَاءَ رَجُلٌ یَطْلُبُ نَبِیَّ اللّٰهِ بِدَیْنٍ اَوْ بِحَقٍّ فَتَکَلَّمَ بِبَعْضِ الْکَلَامِ فَهَمَّ صَحَابَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَهْ اِنَّ صَاحِبَ الدَّیْنِ لَهٗ سُلْطَانٌ عَلٰی صَاحِبِهٖ حَتّٰی یَقْضِیَهٗ .

۲۴۲۵ : حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک مرد آیا اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے قرض یا حق کا مطالبہ کر رہا تھا اس نے کوئی سخت بات کہی تو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ نے اس کو سزا دینے کا ارادہ کیا تو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ٹھہر جاؤ اس لئے کہ قرض خواہ کو مقروض پر غلبہ حاصل ہے یہاں تک کہ اس کا قرضہ ادا کرے۔

۲۴۲۶ : حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُثْمَانَ اَبُوْ شَیْبَةَ ثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُبَیْدَةَ (اَظُنُّهٗ قَالَ) ثَنَا اَبِیْ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ جَاءَ اَعْرَابِیٌّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَتَقَاضَاهُ دَیْنًا کَانَ عَلَیْهِ فَاشْتَدَّ عَلَیْهِ حَتّٰی قَالَ لَهٗ اُحَرِّجُ عَلَیْکَ اِلَّا قَضَیْتَنِیْ فَانْتَهَرَهٗ اَصْحَابُهٗ وَقَالُوْا وَیْحَکَ تَدْرِیْ مَنْ تُکَلِّمُ قَالَ اِنِّیْ اَطْلُبُ حَقِّیْ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هَلَّا مَعَ صَاحِبِ الْحَقِّ کُنْتُمْ ثُمَّ اَرْسَلَ اِلٰی خَوْلَةَ بِنْتِ قَیْسٍ فَقَالَ لَهَا اِنْ کَانَ عِنْدَکِ تَمْرٌ فَاَقْرِضِیْنَا حَتّٰی یَاْتِیَنَا تَمْرُنَا فَنَقْضِیَکِ فَقَالَتْ نَعَمْ بِاَبِیْ اَنْتَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاَقْرَضَتْهُ فَقَضَی الْاَعْرَابِیَّ وَاَطْعَمَهٗ فَقَالَ اَوْفَیْتَ اَوْفَی اللّٰهُ لَکَ فَقَالَ اُولٰئِکَ خِیَارُ النَّاسِ اِنَّهٗ لَا قُدِّسَتْ اُمَّةٌ لَا یَاْخُذُ الضَّعِیْفُ فِیْهَا حَقَّهٗ غَیْرَ مُتَعْتَعٍ .

۲۴۲۶ : حضرت ابوسعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ ایک دیہاتی نبیؐ کے پاس آیا اور آپ سے دین کا مطالبہ کیا جو آپ کے ذمہ تھا اس نے آپؐ کے ساتھ سختی کا معاملہ کیا حتیٰ کہ یہ کہا کہ میں تمہیں تنگ کر دوں گا ورنہ میرا قرض ادا کرو۔ آپؐ کے صحابہؓ نے اسے ڈانٹا اور کہا تجھ پر افسوس ہے تجھے معلوم نہیں کہ تو کس سے گفتگو کر رہا ہے۔ کہنے لگا میں تو اپنا حق مانگ رہا ہوں تو نبیؐ نے فرمایا: تم حق مانگنے والے کے ساتھ کیوں نہیں ہوتے (اس کی حمایت کیوں نہیں کرتے) پھر خولہ بنت قیس کے پاس کسی کو بھیجا اور یہ فرمایا کہ اگر تمہارے پاس کھجور ہو تو ہمیں قرض دے دو جب ہماری کھجور آئے گی تو ہم ادائیگی کر دیں گے۔ کہنے لگی: جی ہاں میرے والد آپ پر قربان اے اللہ کے رسول! راوی کہتے ہیں کہ خولہ نے کھجور قرض دی پھر آپ نے دیہاتی کا قرضہ ادا کیا اور اسے کھانا کھلایا پھر اس نے کہا کہ آپؐ نے میرا حق پورا دیا اللہ آپ کو پورا دے تو نبیؐ نے فرمایا: یہی لوگ بہترین ہیں وہ اُمت کبھی پاک نہ ہوگی جس میں ناتواں و کمزور اپنا حق بغیر مشقت کے وصول نہ کر سکے۔

خلاصۃ الباب ☆ اس حدیث سے حضورؐ کے اخلاقِ عالیہ معلوم ہوتے ہیں اور اس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی سچی دلیل ہے کہ ایسے اخلاق نبوت ہی کے ہوتے ہیں اگر کوئی بادشاہ یا حاکم ہوتا تو اس کی تذلیل کر کے بھگا دیتا۔

۱۸ : بَابُ الْحَبْسِ فِي الدَّيْنِ وَالْمُلَازَمَةِ

باب : قرض کی وجہ سے قید کرنا اور قرض دار کا پیچھا نہ چھوڑنا اس کے ساتھ رہنا

۲۴۲۷ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا ثَنَا وَكِيْعٌ ثَنَا وَبْرُ بْنُ اَبِيْ دُلَيْلَةَ الطَّائِفِيُّ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ مَيْمُوْنِ بْنِ مُسَيْكَةَ (قَالَ وَكِيْعٌ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ خَيْرًا) عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيْدِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَيُّ الْوَاجِدِ يُحِلُّ عِرْضَهُ وَعُقُوْبَتَهُ.

قَالَ عَلِيٌّ الطَّنَافِسِيُّ يَعْنِيْ عِرْضَهُ شِكَايَتَهُ وَعُقُوْبَتَهُ سِجْنَهُ.

۲۴۲۷ : حضرت شرید رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کے پاس قرض ادا کرنے کو ہو اس کا تاخیر کرنا اس کی عزت اور سزا کو حلال کر دیتا ہے۔

علی طنافسی کا قول ہے عرض سے مراد شکایت کرنا ہے اور سزا سے مراد قید کرنا ہے۔

۲۴۲۸ : حَدَّثَنَا هَدِيَّةُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ ثَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ ثَنَا الْهِرْمَاسُ بْنُ حَبِيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ بِغَرِيْمٍ لِيْ فَقَالَ لِيَ الْزَمْهُ ثُمَّ مَرَّبِيْ اٰخِرَ النَّهَارِ فَقَالَ مَا فَعَلَ اَسِيْرُكَ يَا اَخَابَنِيْ تَمِيْمٍ.

۲۴۲۸ : ہرماس بن حبیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ میں نبیؐ کے پاس اپنے ایک مقروض کو لایا آپؐ نے مجھ سے فرمایا: اس کا پیچھا مت چھوڑو پھر دن کے آخر میں میرے قریب سے گزرے تو فرمایا اے بنو تمیمی تمہارے قیدی کا کیا ہوا۔

۲۴۲۹ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى وَيَحْيٰى بْنُ حَكِيْمٍ قَالَا ثَنَا عُثْمَانُ ابْنُ عُمَرَ اَنْبَاَنَا يُوْنُسُ بْنُ يَزِيْدَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبِ ابْنِ مَالِكٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهُ تَقَاضٰى ابْنَ اَبِيْ حَدْرَدٍ دَيْنًا لَهُ عَلَيْهِ فِي الْمَسْجِدِ حَتّٰى ارْتَفَعَتْ اَصْوَاتُهُمَا حَتّٰى سَمِعَهُمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِيْ بَيْتِهٖ فَخَرَجَ اِلَيْهِمَا فَنَادٰى كَعْبًا فَقَالَ لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دَعْ مِنْ دَيْنِكَ هٰذَا وَاَوْمَا بِيَدِهٖ اِلَى الشَّطْرِ فَقَالَ قَدْ فَعَلْتُ قَالَ قُمْ فَاقْضِهٖ.

۲۴۲۹ : حضرت کعب بن مالکؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے مسجد میں ابن ابی حدرد سے اپنے قرضہ کا مطالبہ کیا جو اُن کے ذمہ تھا۔ یہاں تک کہ ان دونوں کی آوازیں اتنی بلند ہوئیں کہ اللہ کے رسولؐ نے اپنے گھر میں سن لیں۔ آپ نے کعب کو آواز دی انہوں نے کہا لبیک! اے اللہ کے رسول! فرمایا: اپنے قرضہ میں سے اتنا چھوڑ دو اور ہاتھ سے نصف کا اشارہ فرمایا۔ کعبؓ نے کہا میں نے آدھا چھوڑ دیا آپ نے (ابن ابی حدرد) سے فرمایا: اُٹھو اور ادائیگی کرو۔

۱۹ : بَابُ الْقَرْضِ

باب : قرض دینے کی فضیلت

۲۴۳۰ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَلَفٍ الْعَسْقَلَانِيُّ ثَنَا يَعْلٰى ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ يُسَيْرٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ رُوْمِيٍّ قَالَ كَانَ سُلَيْمَانُ ابْنُ

۲۴۳۰ : حضرت قیس بن رومی کہتے ہیں کہ سلمان بن اذنان نے حضرت علقمہ کو تنخواہ ملنے تک کے لئے ہزار

اذنان يقرض علقمة الف درهم الى عطائه فلما خرج عطاؤه تقاضاها منه واشتد عليه فقضاه فكان علقمة عضب فمكث اشهرا ثم اتاه فقال اقرضني الف درهم الى عطائي قال نعم وكرامة يا ام عتبة هلمي تلك الخريطة المختومة التي عندك فجاءت بها فقال اما والله انها لدراهمك التي قضيتني ما حركت منها درهما واحدا قال فلله ابوك ما حملك على ما فعلت بي قال ما سمعت منك قال ما سمعت مني قال سمعتك تذكر عن ابن مسعود رضي الله تعالى عنهما ان النبي صلى الله عليه وسلم قال ما من مسلم يقرض مسلما قرضا مرتين الا كان كصدقتها مرة .

قال كذلك انبأني ابن مسعود

درہم قرض دیئے تھے جب ان کو تنخواہ ملی تو سلمان نے ادائیگی کا مطالبہ کیا اور ان پر سختی کی تو علقمہ نے ادائیگی کر دی لیکن یوں لگا کہ علقمہ ناراض ہوئے ہیں پھر علقمہ کئی ماہ تک ٹھہرے اس کے بعد سلمان کے پاس (دوبارہ) گئے اور کہا کہ مجھے ہزار درہم تنخواہ ملنے تک کے لئے قرض دیجئے کہنے لگے جی ہاں بڑی خوشی سے اے ام عتبہ وہ سر بمہر تھیلی جو تمہارے پاس ہے لاؤ وہ لائیں تو کہا سنئے اللہ کی قسم یہ وہی آپ والے درہم ہیں جو آپ نے ادا کئے تھے میں نے ان میں سے ایک درہم بھی نہیں ہلایا۔ علقمہ نے کہا اللہ ہی کے لئے تمہارے والد کی خوبی (عرب بطور تعریف یہ جملہ کہا کرتے تھے) (جب تمہیں پیسوں کی ضرورت نہ تھی تو) تم نے میرے ساتھ وہ سلوک کیوں کیا تھا سلمان نے کہا اس حدیث کی وجہ سے جو میں نے آپ سے سنی۔ فرمایا کون سی حدیث آپ نے مجھ سے سنی کہا میں نے آپ کو حضرت ابن مسعودؓ سے روایت کرتے سنا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جو مسلمان بھی دوسرے مسلمان کو دوبارہ قرض دے تو اسے ایک مرتبہ اتنا مال صدقہ کرنے کا ثواب ملے گا (اس لئے آپ سے مطالبہ کیا تا کہ دوبارہ ضرورت پڑے اور آپ دوبارہ مانگیں) فرمایا حضرت ابن مسعود نے یہ حدیث مجھے اسی طرح سنائی۔

۲۴۳۱ : حدثنا عبيد الله بن عبد الكريم ثنا هشام بن خالد ثنا خالد ابن يزيد وحدثنا ابو حاتم ثنا هشام ابن خالد ثنا خالد بن يزيد بن ابي مالك عن ابيه عن انس بن مالك قال : قال رسول الله ﷺ رايت ليلة اسري بي على باب الجنة مكتوبا الصدقة بعشر امثالها والقرض بثمانية عشر فقلت يا جبريل ما بال القرض افضل من الصدقة قال لان السائل يسال وعنده والمستقرض لا يستقرض الا من حاجة

۲۴۳۱ : حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے شب اسراء میں جنت کے دروازہ پر یہ لکھا دیکھا کہ صدقہ کا اجر دس گنا ملے گا اور قرض دینے کا اٹھارہ گنا اجر ملے گا۔ میں نے کہا اے جبرائیل کیا وجہ ہے کہ قرض دینا صدقہ دینے سے افضل ہے؟ جبرائیل نے کہا اس کی وجہ یہ ہے کہ بسا اوقات سائل کے پاس کچھ ہوتا پھر بھی وہ سوال کرتا ہے جبکہ قرض مانگنے والا بغیر حاجت کے قرض نہیں مانگتا۔

۲۴۳۲ : حدثنا هشام بن عمار ثنا اسماعيل بن عياش حدثني عتبة بن حميد الضبي عن يحيى بن ابي اسحاق

۲۴۳۲ : حضرت یحییٰ بن ابی اسحاق ھنائی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالکؓ سے پوچھا کہ ہم میں سے

الْهُنَائِيِّ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ الرَّجُلُ مِنَّا يُقْرِضُ أَخَاهُ الْمَالَ فَيُهْدِي لَهُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَرَضَ أَحَدُكُمْ قَرْضًا فَأَهْدٰى لَهُ أَوْحَمَلَهُ عَلَى الدَّابَّةِ فَلَا يَرْكَبْهَا وَلَا يَقْبَلْهُ إِلَّا أَنْ يَكُوْنَ جَرٰى بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ قَبْلَ ذٰلِكَ.

ایک مرد اپنے بھائی کو قرض دیتا ہے پھر وہ اسے ہدیہ دیتا ہے۔ فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی قرضہ دے پھر وہ اسے ہدیہ دے یا جانور پر سوار کرے تو وہ سوار نہ ہو اور ہدیہ قبول نہ کرے الا یہ کہ ان دونوں کے درمیان قرض سے قبل بھی ایسا معاملہ رہا ہو۔

خلاصۃ الباب ☆ اس لئے حضرت سلیمانؒ نے شدید تقاضا کر کے ایسا قرض علقمہ سے وصول کر لیا تاکہ علقمہ دوبارہ قرض لیں اور انہیں زیادہ ثواب ملے یہ ہمارے اسلاف تھے نیز دوسری حدیثوں میں بھی قرض دینے کا ثواب ذکر کیا گیا معلوم ہوا کہ مطلق قرض دینے کا ثواب بھی ہے۔ حدیث: ۲۴۳۲ سے ثابت ہوا کہ قرض خواہ اپنے مقروض سے کسی قسم کا نفع اور فائدہ حاصل نہ کرے الا یہ کہ پہلے سے ان کے درمیان ایسے معاملات ہوتے رہتے تھے۔

٢٠ : بَابُ اَدَاءِ الدَّيْنِ عَنِ الْمَيِّتِ

باب: میت کی جانب سے دین ادا کرنا

۲۴۳۳ : حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عَفَّانُ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ أَبُوْ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ الْأَطْوَلِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ أَخَاهُ مَاتَ وَتَرَكَ ثَلَاثَ مِائَةِ دِرْهَمٍ وَتَرَكَ عِيَالًا فَأَرَدْتُّ أَنْ أُنْفِقَهَا عَلٰى عِيَالِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَخَاكَ مُحْتَبَسٌ بِدَيْنِهِ فَاقْضِ عَنْهُ فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَدَّيْتُ عَنْهُ إِلَّا دِيْنَارَيْنِ ادَّعَتْهُمَا امْرَأَةٌ وَلَيْسَ لَهَا بَيِّنَةٌ قَالَ فَأَعْطِهَا فَإِنَّهَا مُحِقَّةٌ.

۲۴۳۳: حضرت سعد بن اطولؓ سے روایت ہے کہ ان کے بھائی کا انتقال ہو گیا اور اس نے تین سو درہم چھوڑے اور عیال بھی چھوڑے تو میں نے چاہا کہ یہ درہم اس کے عیال پر خرچ کروں نبیؐ نے فرمایا: تمہارا بھائی اپنے قرضہ میں محبوس ہے تو اسکی طرف سے ادائیگی کرو۔ انہوں نے عرض کیا اے اللہ کے رسولؐ میں نے اس کی طرف سے تمام ادائیگی کر دی سوائے دو اشرفیوں کے کہ ایک عورت دو اشرفیوں کی دعویدار ہے اور اسکے پاس کوئی ثبوت نہیں ہے۔ فرمایا: اس کو بھی دیدو کیونکہ وہ برحق ہے۔

۲۴۳۴ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الدِّمَشْقِيُّ ثَنَا شُعَيْبُ بْنُ إِسْحَاقَ ثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ أَبَاهُ تُوُفِّيَ وَتَرَكَ عَلَيْهِ ثَلَاثِيْنَ وَسْقًا لِرَجُلٍ مِنَ الْيَهُوْدِ فَاسْتَنْظَرَهُ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ فَأَبٰى أَنْ يُنْظِرَهُ فَكَلَّمَ جَابِرٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَشْفَعَ لَهُ إِلَيْهِ فَجَاءَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمَ الْيَهُوْدِيَّ لِيَأْخُذَ ثَمَرَ نَخْلِهِ بِالَّذِيْ لَهُ عَلَيْهِ فَأَبٰى عَلَيْهِ

۲۴۳۴: حضرت جابر بن عبد اللہؓ سے روایت ہے کہ ان کے والد کا انتقال ہو گیا اور ان کے ذمہ ایک یہودی کے تیس ٹوکرے تھے تو حضرت جابر بن عبد اللہؓ نے اس یہودی سے مہلت مانگی اس نے مہلت دینے سے انکار کیا تو حضرت جابرؓ نے رسول اللہ ﷺ سے بات کی کہ اس یہودی سے میری سفارش کر دیں رسول اللہ ﷺ اس یہودی کے پاس تشریف لے گئے اور اس سے یہ بات کی

فکلمہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم فابی ان ینظرہ فدخل رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم النخل فمشی فیھا ثم قال لجابر جُدَّ لہ فاوفہ الذی لہ فجدہ لہ بعد مارجع رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم ثلاثین وسقًا وفضل لہ اثنا عشر وسقًا فجاء جابر رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم لیخبرہ بالذی کان فوجد رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم غائبًا فلما انصرف رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم جاءہ فاخبرہ انہ قد اوفاہ واخبرہ بالفضل الذی فضل فقال رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم اخبر بذلک عمر بن الخطاب فذھب جابر الی عمر فاخبرہ فقال لہ عمر لقد علمت حین مشی فیہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم لیبارکن اللہ فیھا.

کہ اپنے قرضہ کے بدلہ جابر کے درخت پر جو کھجوریں ہیں لے لے وہ نہ مانا پھر آپ نے اس سے کہا کہ جابر کو مہلت دے دے اس نے مہلت دینے سے بھی انکار کیا تو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے (جابر کے) باغ میں گئے اور اس میں چلے پھرے پھر جابر سے فرمایا کھجوریں کاٹ کر یہودی کا قرض ادا کرو حضرت جابرؓ نے رسول اللہ کے واپس آنے کے بعد تیس ٹوکرے کھجوریں اتاریں اور بارہ ٹوکرے مزید اتارے تو حضرت جابرؓ یہ بتانے کے لئے کہ کھجوروں میں برکت و اضافہ ہوگیا رسول اللہ کے پاس آئے آپ موجود نہ تھے جب آپ واپس تشریف لائے تو حضرت جابرؓ آئے اور بتایا کہ یہودی کا قرضہ (تیس ٹوکرے) بھی ادا کر دیا اتنا اتنا باقی بھی بچ گیا (حالانکہ پہلے وہ اتنا کم تھا کہ یہودی لینے کو تیار نہ تھا پھر آپ کے باغ میں چلنے کی برکت سے اس میں اضافہ ہوا) تو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عمر بن خطاب کو بھی یہ بات بتاؤ۔ حضرت جابرؓ سیدنا عمر بن خطابؓ کے پاس گئے اور ان کو ساری بات بتائی حضرت عمرؓ نے ان سے فرمایا کہ جب اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اس باغ میں چل پھر رہے تھے مجھے اسی وقت یقین ہوگیا تھا کہ اللہ تعالیٰ اس میں برکت عطا فرمائیں گے۔

خلاصۃ الباب ☆ عرب کے لوگ کھجوروں کے اندازہ کرنے میں بڑی مہارت رکھتے تھے وہ کھجوریں تیس وسق سے کم تھیں اسی لئے تو انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سفارش کرائی اس یہودی کے پاس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا سے اللہ تعالیٰ نے برکت عطا فرمائی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ معجزہ ہے کہ تھوڑی سی کھجوریں قرض سے بھی زیادہ ہوگئیں اس کے علاوہ اور واقعہ میں تھوڑا سا کھانا بہت بڑی جماعت کو کافی ہوگیا بلکہ بچ بھی گیا۔

۲۱ : بَابُ ثَلَاثٌ مَنِ ادَّانَ فِیْهِنَّ قَضَی اللّٰہُ عَنْہُ

باب: تین چیزیں ایسی ہیں کہ ان میں کوئی مقروض ہوجائے تو اللہ تعالیٰ اس کا قرضہ ادا کریں گے

۲۴۳۵ : حدثنا ابو کریب ثنا رشدین ابن سعد وعبد الرحمن المحاربی وابو اسامۃ وجعفر بن عون عن ابن

۲۴۳۵ : حضرت عبداللہ بن عمروؓ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسولؐ نے فرمایا مقروض سے روز قیامت قرضہ ادا کرایا

انعُم قال ابو کریب وحدثنا وکیع عن سفیان عن ابن انعُم عن عمران بن عبد المعافری عن عبد الله بن عمرو قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الدین یقضی من صاحبه یوم القیامة اذا مات الا من یدین فی ثلاث خلال الرجل تضعف قوته فی سبیل الله فیستدین یتقوی به لعدو الله وعدوه ورجل یموت عندہ مسلم لا تجد ما یکفنه ویواریه الا بدین و رجل خاف الله علی نفسه العزبة فینکح خشیة علی دینه فان الله یقضی عن هؤلاء یوم القیامة۔

جائے گا اگر وہ (قرض ادا کئے بغیر) مر گیا مگر جو تین باتوں میں قرض لے تو ان کا قرض روزِ قیامت اللہ تعالیٰ ادا فرمائیں گے۔ ایک مرد راہِ خدا میں (جہاد میں) اس کی قوت کم ہو جائے تو وہ قرض لے کر قوت حاصل کرے اللہ کے اور اپنے دشمنوں کے مقابلے کے لئے دوسرے ایک مرد کے پاس کوئی مسلمان فوت ہو جائے اور اسکے پاس کفن دفن کیلئے خرچہ نہ ہو سوائے قرض کے تیسرے وہ مرد جو بے نکاح رہنے میں اللہ سے ڈرے اور اپنے دینی خدشہ کے پیش نظر نکاح کرلے (قرض لے کر)۔

خلاصۃ الباب ☆ سبحان اللہ حق تعالیٰ شانہ کتنے کریم ہیں جو شخص ان کے دین کی سربلندی کے لئے قرض لیتا ہے یا کسی آدمی کو کفن دفن کے لئے یا اپنے دین وایمان کی حفاظت کے لئے قرض لیتا ہے تو حق تعالیٰ اس کے قرض خواہ کو اپنی طرف سے جنت کی نعمتیں عطا کر کے خوش کر دیں گے اور قرضدار کی نیکیاں اس کو نہیں دی جائیں گی اس سے ثابت ہوا کہ کوئی بھی شخص اگر باعث اجر وثواب کاموں میں مقروض ہو جائے مثلاً مسلمانوں کے ساتھ حسن سلوک کرنے میں یا یتیموں اور مساکین کی پرورش میں تو اللہ تعالیٰ سے امید ہے کہ قیامت کے دن اس کی قرض کی ادائیگی کی صورت پیدا کر دیں گے لیکن شرط یہ ہے کہ ادا کرنے کی نیت ہو اور یہ بھی کہ اتنا مال قرض دار کو نہ ملے جس سے قرض ادا کر سکے۔ واللہ اعلم۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

كِتَابُ الرُّهُوْنِ

گروی رکھنے کے ابواب

۱ : بَابُ الرَّهْنِ

باب: گروی رکھنا

۲۴۳۶ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ ثَنَا حَفْصُ ابْنُ غِيَاثٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنِی الْاَسْوَدُ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ اشْتَرٰی مِنْ يَهُوْدِیٍّ طَعَامًا اِلٰی اَجَلٍ وَرَهَنَهٗ دِرْعَهٗ .

۲۴۳۶ : حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک یہودی سے ادھار اناج خریدا اور اپنی زرّہ اس کے پاس گروی رکھی۔

۲۴۳۷ : حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِیٍّ الْجَهْضَمِیُّ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ ثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ لَقَدْ رَهَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ دِرْعَهٗ عِنْدَ يَهُوْدِیٍّ بِالْمَدِيْنَةِ فَاَخَذَ لِاَهْلِهٖ مِنْهُ شَعِيْرًا .

۲۴۳۷ : حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ میں ایک یہودی کے پاس اپنی زرہ گروی رکھی اور اس سے اپنے اہلِ خانہ کے لئے جو لئے۔

۲۴۳۸ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ ثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيْدِ بْنِ بَهْرَامَ ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ تُوُفِّیَ وَدِرْعُهٗ مَرْهُوْنَةٌ عِنْدَ يَهُوْدِیٍّ بِطَعَامٍ .

۲۴۳۸ : حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات اس حالت میں ہوئی کہ آپؐ کی زرہ ایک یہودی کے پاس اناج کے بدلہ میں گروی رکھی ہوئی تھی۔

۲۴۳۹ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْجُمَحِیُّ ثَنَا ثَابِتُ بْنُ يَزِيْدَ (رضی اللہ تعالٰی عنہا) ثَنَا هِلَالُ بْنُ خَبَّابٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاتَ وَدِرْعُهٗ رَهْنٌ عِنْدَ يَهُوْدِیٍّ بِثَلَاثِيْنَ صَاعًا مِنْ شَعِيْرٍ .

۲۴۳۹ : حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال اس حالت میں ہوا کہ آپ کی زرہ ایک یہودی کے پاس تیس صاع جو کے بدلہ میں گروی رکھی ہوئی تھی۔

خلاصۃ الباب ☆ رہن لغت میں کسی چیز کے روک لینے کو کہتے ہیں۔ لیکن اصطلاحِ شریعت میں رہن ایسی مالی چیز کو کسی حق کے عوض میں روک لینے کو کہتے ہیں جس سے پورا حق یا بعض حق وصول کر لینا ممکن ہو جیسے مرہون سے قرض کا وصول کر لینا خواہ دین (قرض) حقیقی ہو یا حکماً' رہن کی مشروعیت نص کتاب اللہ سے ثابت ہے حق تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿وان کنتم علی سفر ولم تجدوا کاتبا فرهان مقبوضه﴾ اگر تم سفر میں ہو اور نہ پاؤ لکھنے والا تو گروی قبضہ رکھنی چاہئے اور حدیث باب بھی اس کی مشروعیت پر نص ہے یہ حدیث صحیحین میں حضرت عائشہؓ سے' بخاری میں حضرت انس سے اور نسائی میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس یہودی سے تیس صاع جو خریدے اور اس کے عوض میں اپنی ایک زرہ رہن رکھی۔

۲ : بَابُ الرَّهْنُ مَرْكُوبٌ وَمَحْلُوبٌ

باب: گروی کے جانور پر سواری کی جا سکتی ہے اور اُس کا دودھ پیا جا سکتا ہے

۲۴۴۰ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ ثَنَا وَكِیْعٌ عَنْ زَكَرِیَّا عَنِ الشَّعْبِیِّ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الظَّهْرُ یُرْكَبُ اِذَا كَانَ مَرْهُوْنًا وَلَبَنُ الدَّرِّ یُشْرَبُ اِذَا كَانَ مَرْهُوْنًا وَعَلَى الَّذِیْ یَرْكَبُ وَیَشْرَبُ نَفَقَتُهٗ.

۲۴۴۰: حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: جانور پر سواری کی جا سکتی ہے جب وہ گروی ہو اور دودھ دینے والے جانور کا دودھ پیا جا سکتا ہے جب وہ گروی ہو اور سواری کرنے والے اور دودھ پینے والے کے ذمہ اس جانور کا خرچہ ہے۔

خلاصۃ الباب ☆ اس میں اختلاف ہے کہ مرتہن شے مرہون سے کسی قسم کا فائدہ لے سکتا ہے یا نہیں تو ائمہ ثلاثہ (امام ابو حنیفہ' مالک اور امام شافعی) کے نزدیک مرتہن کسی قسم کا فائدہ نہیں لے سکتا بلکہ فائدہ راہن لے گا اور خرچ بھی وہی کرے گا ان حضرات کی دلیل وہ ہے جو امام شافعی نے مرسلاً حضرت سعید سے روایت کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ گروی رکھنا مرہون چیز کو راہن سے نہیں روک سکتا اور اس کے منافع راہن کے لئے ہیں اور اس کا غرم (یعنی خرچ وغیرہ بھی اسی کے لئے ہے۔ یہ حدیث دارقطنی' حاکم اور بیہقی اور ابن حبان میں بھی آتی ہے۔ دارقطنی نے فرمایا کہ اس کی سند حسن ہے۔

۳ : بَابُ لَا یُغْلَقُ الرَّهْنُ

باب: رہن روکا نہ جائے

۲۴۴۱ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَیْدٍ ثَنَا اِبْرَاهِیْمُ ابْنُ الْمُخْتَارِ عَنْ اِسْحٰقَ ابْنِ رَاشِدٍ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ (لَا یُغْلَقُ الرَّهْنُ).

۲۴۴۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: رہن روکا نہ جائے۔

۴ : بَابُ اَجْرِ الْاُجَرَاءِ

باب : مزدوروں کی مزدوری

۲۴۴۲ : حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيْدٍ ثَنَا يَحْيَى ابْنُ سُلَيْمٍ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اُمَيَّةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ اَنَا خَصْمُهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَنْ كُنْتُ خَصْمَهُ خَصَمْتُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَجُلٌ اَعْطٰى بِيْ ثُمَّ غَدَرَ وَرَجُلٌ بَاعَ حُرًّا فَاَكَلَ ثَمَنَهُ وَرَجُلٌ اسْتَأْجَرَ اَجِيْرًا ، فَاسْتَوْفٰى مِنْهُ وَلَمْ يُوْفِهِ اَجْرَهُ .

۲۴۴۲: حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسولؐ نے فرمایا: تین شخص ایسے ہیں کہ روزِ قیامت میں انکا مدمقابل بنوں گا اور جس کا مدمقابل میں ہوا تو میں روزِ قیامت اس پر غالب آؤنگا جو شخص میرے ساتھ معاہدہ کرے پھر بدعہدی کرے اور جو شخص آزاد کو فروخت کر کے اسکی قیمت کھا جائے اور جو شخص کسی کو مزدور مقرر کرے پھر اس سے پورا کام لے اور اسکی مزدوری پوری نہ دے۔

۲۴۴۳ : حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيْدِ الدِّمَشْقِيُّ ثَنَا وَهْبُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ عَطِيَّةَ السَّلَمِيُّ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ (اَعْطُوا الْاَجِيْرَ اَجْرَهُ قَبْلَ اَنْ يَجِفَّ عَرَقُهُ) .

۲۴۴۳: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مزدور کو اس کی مزدوری اس کا پسینہ خشک ہونے سے قبل دے دو۔

خلاصۃ الباب ☆ مطلب یہ ہے کہ محنت ختم ہوتے ہی اس کی اُجرت و مزدوری دے دو ایسے کرنا جائز نہیں کہ حیلہ اور تدبیر سے کام لے لے اور اجرت دینے میں ٹال مٹول کرے اور کھا جائے یہ تو ظلم ہے۔

۵ : بَابُ اِجَارَةِ الْاَجِيْرِ عَلٰى طَعَامِ بَطْنِهِ

باب : پیٹ کی روٹی کے بدلہ مزدور رکھنا

۲۴۴۴ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفّٰى الْحِمْصِيُّ ثَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيْدِ عَنْ مَسْلَمَةَ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ اَيُّوْبَ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبَاحٍ قَالَ سَمِعْتُ عُتْبَةَ بْنَ النُّدَّرِ يَقُوْلُ كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَاَ ۞ طٰسٓمٓ ۞ حَتّٰى اِذَا بَلَغَ قِصَّةَ مُوْسٰى قَالَ (اِنَّ مُوْسٰى ﷺ اَجَرَ نَفْسَهُ ثَمَانِيَ سِنِيْنَ اَوْ عَشْرًا عَلٰى عِفَّةِ فَرْجِهِ وَطَعَامِ بَطْنِهِ) .

۲۴۴۴: حضرت عتبہ بن ندر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے آپؐ نے ۞ طٰسٓمٓ ۞ (سورۃ ق) کی تلاوت شروع فرمائی جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کے قصہ پر پہنچے تو فرمایا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے آٹھ یا دس سال اپنے آپ کو مزدوری میں رکھا اس شرط پر کہ اپنی شرم گاہ کی حفاظت کریں گے اور پیٹ کی روٹی لیں گے۔

۲۴۴۵ : حَدَّثَنَا اَبُوْ عُمَرَ حَفْصُ بْنُ عَمْرٍو ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ثَنَا سَلِيْمُ بْنُ حَيَّانَ سَمِعْتُ اَبِيْ يَقُوْلُ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ نَشَاْتُ يَتِيْمًا

۲۴۴۵: حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ میری نشو ونما یتیمی کی حالت میں ہوئی میں نے ہجرت مسکینی کی حالت میں کی اور میں بنت غزوان کا مزدور و غلام تھا۔ پیٹ کی روٹی کے بدلے

وھاجرتُ مسکینًا وکنتُ اجیرًا لابنۃ غزوان بطعام بطنی وعقبۃ رجلی احطب لھم اذا نزلوا واحدو لھم اذا رکبوا فالحمد للہ الذی جعل الدین قوامًا وجعل ابا ھریرۃ اماما.

اور اونٹ پر چڑھنے کی باری کے بدلے جب وہ پڑاؤ ڈالتے تو میں انکے لئے ایندھن چنتا اور جب وہ سوار ہوکر سفر کرتے تو میں گا گا کر انکے جانوروں کو ہانکتا سو تمام تعریفیں اس اللہ کیلئے ہیں جس نے دین کو مضبوط بنایا اور ابو ہریرہ کو لوگوں کا پیشوا بنایا۔

خلاصۃ الباب ☆ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام مصر سے بھاگ کر مدین میں پہنچے تو وہاں حضرت شعیب علیہ السلام کے نوکر ہوئے معاہدہ یہ تھا کہ آٹھ یا دس برس تک ان کی خدمت کریں عفت و پاکدامنی کے ساتھ اور پیٹ بھر کر کھانا کھاویں یہ واقعہ قرآن کریم میں تفصیل کے ساتھ مذکور ہے۔ حدیث: ۲۴۴۵ یہ کلمات حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بطور تحدیث بالنعمة اور شکر کے طور پر کہیں نہ کہ فخر وغرور سے اور قرآن کریم میں ہے: ﴿واما بنعمة ربک فحدث﴾ یعنی اپنے رب کی عنایت بیان کر اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی اسی طرح کے تحدیثی کلمات منقول ہیں۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو اللہ تعالیٰ نے لوگوں کا پیشوا بنایا بہت زیادہ احادیث ان سے مروی ہیں اور لوگوں نے ان سے احادیث حاصل کیں اور حق تعالیٰ شانہ نے ان کو گورنری بھی عطا فرمائی تھی۔

٦ : بَابُ الرَّجُلِ يَسْتَقِيْ كُلَّ دَلْوٍ بِتَمْرَةٍ وَيَشْتَرِطُ جَلِدَةً

باب: ایک کھجور کے بدلہ ایک ڈول کھینچنا اور عمدہ کھجور کی شرط ٹھہرانا

۲۴۴٦ : حدثنا محمد بن عبد الاعلی الصنعانی ثنا المعتمر بن سلیمان عن ابیہ عن حنش عن عکرمۃ عن ابن عباس قال اصاب نبیَّ اللہ علیہ وسلم خصاصۃٌ فبلغ ذلک علیًا فخرج یلتمس عملًا یصیب فیہ شیئًا لیقیتَ بہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاتی بستانًا لرجل من الیھود فاستقی لہ سبعۃ عشر دلوًا کل دلو بتمرۃ فخیّرہ الیھودی من تمرہ سبع عشرۃ عجوۃ فجاء بھا الی نبیّ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم.

۲۴۴٦: حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ کو شدید بھوک لگی حضرت علیؓ کو معلوم ہوا تو کام کی تلاش میں نکلے تا کہ کچھ ملے تو رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں کھانے کے لئے پیش کر دیں حضرت علیؓ ایک یہودی مرد کے باغ میں آئے اور اس کے لئے سترہ ڈول کھینچے ہر ڈول ایک کھجور کے عوض تو یہودی نے اپنی کھجوروں میں سے سترہ عجوہ کھجوریں چننے کا انہیں اختیار دیا وہ یہ کھجوریں لے کر اللہ کے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔

۲۴۴۷ : حدثنا محمد بن بشار ثنا عبد الرحمن ثنا سفیان عن ابی اسحق عن ابی حیۃ عن علیٍّ قال کنتُ ادلو الدلو بتمرۃ واشترط انھا جلدۃ.

۲۴۴۷: حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ میں ایک کھجور کے عوض ڈول کھینچتا تھا اور یہ شرط ٹھہرا لیتا تھا کہ عمدہ کھجور لوں گا۔

۲۴۴۸ : حدثنا علیّ بن المنذر ثنا محمد ابن فضیل ثنا

۲۴۴۸: حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ ایک انصاری مرد آیا

عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ، قَالَ جَآءَ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَالِيْ اَرٰى لَوْنَكَ مُنْكَفِئًا قَالَ (الْخَمَصُ) فَانْطَلَقَ الْاَنْصَارِيُّ اِلٰى رَحْلِهٖ فَلَمْ يَجِدْ فِيْ رَحْلِهٖ شَيْئًا فَخَرَجَ يَطْلُبُ فَاِذَا هُوَ بِيَهُوْدِيٍّ يَسْقِيْ نَخْلًا فَقَالَ الْاَنْصَارِيُّ لِلْيَهُوْدِيِّ اَسْقِيْ نَخْلَكَ ؟ قَالَ نَعَمْ قَالَ كُلُّ دَلْوٍ بِتَمْرَةٍ وَاشْتَرَطَ الْاَنْصَارِيُّ اَنْ لَا يَاْخُذَ خَدِرَةً وَلَا تَارِزَةً وَلَا حَشَفَةً وَلَا يَاْخُذَ اِلَّا جَلِدَةً فَاسْتَقٰى بِنَحْوٍ مِنْ صَاعَيْنِ فَجَاءَ بِهٖ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

اورعرض کیا: اے اللہ کے رسولؐ! کیا بات ہے آپ کا رنگ بدلا ہوا لگ رہا ہے؟ فرمایا: ''بھوک'' وہ انصاری اپنے گھر گئے تو گھر میں کچھ نہ ملا وہ کام کی تلاش میں نکلے دیکھا کہ ایک یہودی کھجور کے باغ کو پانی دے رہا ہے۔ انصاری نے یہودی سے کہا تمہارے باغ کو میں پانی دوں؟ کہنے لگا: ٹھیک ہے انہوں نے ہر ڈول ایک کھجور کے عوض نکالا اور انصاری نے یہ شرط بھی ٹھہرائی کہ کالی' سوکھی اور خراب کھجور نہیں لونگا بلکہ اچھی اور عمدہ کھجور لونگا انہوں نے باغ سینچ کر دو صاع کے قریب کھجوریں حاصل کیں اور نبیؐ کی خدمت میں پیش کر دیں۔

۷ : بَابُ الْمُزَارَعَةِ بِالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ

باب: تہائی یا چوتھائی پیداوار کے عوض بٹائی پر دینا

۲۴۴۹ : حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ ثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ طَارِقِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ وَقَالَ (اِنَّمَا يَزْرَعُ ثَلَاثَةٌ رَجُلٌ لَهُ اَرْضٌ فَهُوَ يَزْرَعُهَا وَرَجُلٌ مُنِحَ اَرْضًا فَهُوَ يَزْرَعُ مَا مُنِحَ وَرَجُلٌ اسْتَكْرٰى اَرْضًا بِذَهَبٍ اَوْ فِضَّةٍ).

۲۴۴۹ : حضرت رافع بن خدیجؓ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے محاقلہ اور مزابنہ سے منع فرمایا (ان کی تشریح کتاب البیوع میں گزر چکی) اور فرمایا تین قسم کے آدمی زمین کاشت کریں ایک وہ مرد جس کے پاس زمین ہو وہ اسے کاشت کرے اور دوسرے وہ مرد جسے زمین بطور عطیہ دی گئی ہو وہ اسے کاشت کرے تیسرے وہ مرد جو زمین سونے چاندی کے عوض کرایہ پر لے۔

۲۴۵۰ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ وَمُحَمَّدُ ابْنُ الصَّبَّاحِ قَالَا ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ كُنَّا نُخَابِرُ وَلَا نَرٰى بِذٰلِكَ بَاْسًا حَتّٰى سَمِعْنَا رَافِعَ بْنَ خَدِيْجٍ يَقُوْلُ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْهُ فَتَرَكْنَاهُ لِقَوْلِهٖ.

۲۴۵۰ : حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ہم مزارعت کیا کرتے تھے اور اس میں کچھ حرج نہیں سمجھتے تھے یہاں تک کہ ہم نے رافع بن خدیجؓ کو یہ کہتے سنا کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا تو ان کے کہنے پر ہم نے مزارعت چھوڑ دی۔

۲۴۵۱ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الدِّمَشْقِيُّ ثَنَا

۲۴۵۱ : حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِيْ عَطَاءٌ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ كَانَتْ لِرِجَالٍ مِنَّا فُضُوْلُ اَرَضِيْنَ يُؤَاجِرُوْنَهَا عَلَى الثُّلُثِ وَالرُّبُعِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَتْ لَهٗ فُضُوْلُ اَرَضِيْنَ فَلْيَزْرَعْهَا اَوْ لِيُزْرِعْهَا اَخَاهُ فَاِنْ اَبٰى فَلْيُمْسِكْ اَرْضَهٗ .

کہ ہم میں سے کچھ مردوں کے پاس زائد زمینیں تھیں وہ یہ زمینیں تہائی یا چوتھائی پیداوار کے عوض بٹائی پر دیتے تھے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کے پاس زائد زمینیں ہوں تو وہ یا خود کاشت کرے یا اپنے بھائی کو کاشت کے لئے دے ورنہ اپنی زمین روکے رکھے (بٹائی پر نہ دے)۔

۲۴۵۲ : حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعِيْدٍ الْجَوْهَرِيُّ ثَنَا اَبُوْ تَوْبَةَ الرَّبِيْعُ بْنُ نَافِعٍ ثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَّامٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ كَانَتْ لَهٗ اَرْضٌ فَلْيَزْرَعْهَا اَوْ لِيَمْنَحْهَا اَخَاهُ فَاِنْ اَبٰى فَلْيُمْسِكْ اَرْضَهٗ .

۲۴۵۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کے پاس زمین ہو تو اسے کاشت کرے یا اپنے بھائی کو عطیہ کے طور پر دے ورنہ اپنی زمین روکے رکھے۔

خلاصۃ الباب ☆ مزارعت یہ ہے کہ زمین ایک کی ہو دوسرا آدمی اس میں محنت کرے اور جو کچھ پیداوار ہو اس میں سے ایک حصہ زمین کا مالک لے لے اور ایک حصہ کاشتکار آج کل اس کو بٹائی کہتے ہیں جمہور ائمہ کے نزدیک جائز ہے۔ امام ابو حنیفہ کے نزدیک جائز نہیں دلیل رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کی وہ حدیث ہے جس میں محاقلہ سے منع کیا گیا ہے۔ جمہور ائمہ اور صاحبین کی دلیل یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کا نخلستان وہاں کے لوگوں کو بطریق معاملہ اور اس کی زمین بطور مزارعت عنایت فرمائی تھی۔ اخرجہ الجماعۃ الانسائی: اسی پر صحابہ اور تابعین کا عمل رہا ہے جو آج تک جاری ہے لہٰذا خبر واحد اور قیاس متروک ہو جائے گا۔ صاحبین کے نزدیک مزارعت کی چار صورتیں ہیں تین جائز اور ایک ناجائز۔ جائز صورتیں یہ ہیں (۱) زمین اور بیج ایک آدمی کا ہو اور بیل اور کام دوسرے کا ہو۔ (۲) زمین ایک کی ہو اور باقی (بیج' عمل' بیل دوسرے کا ہو۔ (۳) عمل ایک کا ہو اور باقی دوسرے کا ہو یہ تینوں صورتیں جائز ہیں۔ (۴) زمین اور بیل ایک کا ہو اور بیج اور عمل (کام) دوسرے کا ہو ظاہر الروایہ کے لحاظ سے صورت باطل اور ناجائز ہے۔ کیونکہ اس میں بیل بعض پیداوار کے عوض میں اجرت پر لینا لازم آتا ہے جو جائز نہیں نیز اگر بیج اور بیل (ٹریکٹر) ایک کا ہو اور زمین اور عمل (کام) دوسرے کا ہو۔ یا صرف بیل (ٹریکٹر) ایک کا ہو اور باقی دوسرے کا' یا صرف بیج ایک کا ہو اور باقی دوسرے کا تو یہ تینوں صورتیں بھی فاسد ہیں تفصیل کے لئے درمختار کا مطالعہ کیجئے۔

۸ : بَابُ كِرَاءِ الْاَرْضِ

باب: زمین اُجرت پر دینا

۲۴۵۳ : حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ ثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ وَاَبُوْ

۲۴۵۳ : حضرت نافعؒ کہتے ہیں کہ عبداللہ بن عمرؓ اپنی

اسامة ومحمد بن عبيد عن عبيد الله راو قال عبد الله بن عمر) عن نافع عن ابن عمر رضی الله تعالى عنهما انه كان يكرى ارضا له مزارعا فاتاه انسان فاخبره عن رافع بن خديج ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن كراء المزارع فذهب ابن عمر وذهبت معه حتى اتاه بالبلاط فسأله عن ذلك فاخبره ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن كراء المزارع فترك عبد الله كراء ها .

زمین کھیت اجرت پر دیا کرتے تھے انکے پاس ایک صاحب آئے اور رافع بن خدیجؓ سے روایت کرتے ہوئے سنایا کہ اللہ کے رسولؐ نے کھیت اجرت پر دینے سے منع فرمایا ہے تو ابن عمرؓ گئے میں بھی انکے ساتھ ہو لیا مقام بلاط میں رافع بن خدیجؓ کے پاس پہنچے اور اس بارے میں دریافت کیا انہوں نے فرمایا کہ اللہ کے رسولؐ نے کھیت اجرت پر دینے سے منع فرمایا تو حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے کھیت کرائے پر دینا ترک فرما دیئے۔

۲۴۵۴ : حدثنا عمرو بن عثمان بن سعيد ابن كثير بن دينار الحمصى ثنا ضمرة بن ربيعة عن ابن شوذب عن مطرف عن عطاء عن جابر بن عبد الله قال خطبنا رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال (من كانت له ارض فليزرعها او ليزرعها ، ولا يؤاجرها)

۲۴۵۴ : حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیا اور اس میں ارشاد فرمایا: جس کے پاس زمین ہو تو اسے خود کاشت کرے یا دوسرے کو کاشت کرنے کے لئے دے دے اور اجرت پر نہ دے۔

۲۴۵۵ : حدثنا محمد بن يحيى ثنا مطرف ابن عبد الله ثنا مالك عن داؤد بن الحصين عن ابى سفيان مولى ابن ابى احمد انه اخبره انه سمع ابا سعيد الخدرى يقول نهى رسول الله عن المحاقلة . والمحاقلة استكراء الارض .

۲۴۵۵ : حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے محاقلہ سے منع فرمایا۔

اور محاقلہ زمین کو کرایہ پر لینے کو کہتے ہیں۔

۹ : باب الرخصة فى كراء الارض البيضاء بالذهب والفضة

باب: خالی زمین کو سونے چاندی کے عوض کرایہ پر دینے کی اجازت

۲۴۵۶ : حدثنا محمد بن رمح انا الليث بن سعد عن عبد الملك بن عبد العزيز ابن جريج عن عمرو بن دينار عن طاوس عن ابن عباس انه لما سمع اكثار الناس فى كراء الارض قال سبحان الله انما قال رسول الله ﷺ (الا منحها احدكم اخاه) ولم ينه عن كرائها .

۲۴۵۶ : حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے جب لوگوں کو زمین اجرت پر دینے کے متعلق بکثرت گفتگو کرتے دیکھا تو فرمایا کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے تو بس یہی فرمایا تھا کہ تم میں سے ایک اپنے بھائی کو مفت کیوں نہیں دیتا اور کرایہ پر دینے سے منع نہ فرمایا تھا۔

۲۴۵۷ : حدثنا العباس بن عبد العظيم العنبرى ثنا عبد

۲۴۵۷ : حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ

الرَّزَّاقِ اَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ (لَاَنْ يَمْنَحَ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ اَرْضَهُ خَيْرٌ لَّهُ مِنْ اَنْ يَاْخُذَ عَلَيْهَا كَذَا وَكَذَا) لِشَيْءٍ مَعْلُوْمٍ.

فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ هُوَ الْحَقْلُ، وَهُوَ بِلِسَانِ الْاَنْصَارِ الْمُحَاقَلَةُ.

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے ایک اپنے بھائی کو مفت زمین دے (کاشتکاری کے لئے) یہ اس کے لئے بہتر ہے اس کے عوض اتنے اتنے (پیسے یا) کوئی چیز لینے سے حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ یہی حق ہے انصار اس کو محاقلہ کہتے ہیں۔

۲۴۵۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ قَيْسٍ قَالَ سَاَلْتُ رَافِعَ بْنَ خَدِيْجٍ قَالَ كُنَّا نُكْرِى الْاَرْضَ عَلٰى اَنَّ لَكَ مَا اَخْرَجَتْ هٰذِهٖ وَلِىْ مَا اَخْرَجَتْ هٰذِهٖ فَنُهِيْنَا اَنْ نُكْرِيَهَا بِمَا اَخْرَجَتْ وَلَمْ نُنْهَ اَنْ نُكْرِىَ الْاَرْضَ بِالْوَرِقِ.

۲۴۵۸: حضرت حنظلہ بن قیس کہتے ہیں کہ میں نے رافع بن خدیجؓ سے پوچھا انہوں نے فرمایا کہ ہم زمین کرایہ پر دیتے تھے اس شرط پر کہ جو پیداوار اس جگہ سے ہوگی وہ تمہاری اور جو پیداوار اس جگہ سے ہوگی وہ میری پھر ہمیں پیداوار کے عوض زمین کرایہ پر دینے سے منع کر دیا گیا اور چاندی کے عوض کرایہ پر دینے سے منع نہیں کیا گیا۔

۱۰: بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنَ الْمُزَارَعَةِ

باب: جو مزارعت مکروہ ہے

۲۴۵۹: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الدِّمَشْقِيُّ ثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِيْ اَبُو النَّجَاشِيِّ اَنَّهُ سَمِعَ رَافِعَ بْنَ خَدِيْجٍ يُحَدِّثُ عَنْ عَمِّهٖ ظُهَيْرٍ قَالَ نَهَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ اَمْرٍ كَانَ لَنَا رَافِقًا فَقُلْتُ مَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَهُوَ حَقٌّ فَقَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ (مَا تَصْنَعُوْنَ بِمَحَاقِلِكُمْ) قُلْنَا نُؤَاجِرُهَا عَلَى الثُّلُثِ وَالرُّبُعِ وَالْاَوْسُقِ مِنَ الْبُرِّ وَالشَّعِيْرِ فَقَالَ (فَلَا تَفْعَلُوْا اِزْرَعُوْهَا اَوْ اَزْرِعُوْهَا).

۲۴۵۹: حضرت رافع بن خدیجؓ اپنے چچا ظہیرؓ سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ہمیں ایک مفید کام سے منع فرمایا میں نے کہا: جو اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: وہ حق ہے فرمایا کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: تم اپنے زمین کا کیا کرتے ہو ہم نے عرض کیا کہ ہم تہائی، چوتھائی یا چند وسق گندم، جو کے عوض اجرت پر دیتے ہیں فرمایا ایسا مت کرو خود کاشت کرو یا کسی دوسرے کو کاشتکاری کیلئے دے دو۔

۲۴۶۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى اَنْبَاَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَنَا الثَّوْرِيُّ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ اُسَيْدِ بْنِ ظُهَيْرٍ ابْنِ اَخِىْ رَافِعِ ابْنِ خَدِيْجٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ.

قَالَ كَانَ اَحَدُنَا اِذَا اسْتَغْنٰى عَنْ اَرْضِهٖ اَعْطَاهَا بِالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ وَالنِّصْفِ وَاشْتَرَطَ ثَلَاثَ جَدَاوِلَ وَالْقُصَارَةَ وَمَا يَسْقِى الرَّبِيْعُ وَكَانَ الْعَيْشُ اِذْ ذَاكَ شَدِيْدًا وَكَانَ يَعْمَلُ

۲۴۶۰: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم میں سے کوئی جب اپنی زمین سے مستغنی ہوتا تو تہائی چوتھائی اور آدھی پیداوار کے عوض کاشت کیلئے دے دیتا اور تین نالیوں کی شرط ٹھہرا لیتا کہ انکی پیداوار میں لونگا اور بھوسہ میں لونگا اور ربیع کے پانی سے جو پیداوار ہو وہ میں لونگا اور اس وقت زندگی پُر مشقت تھی

فِيهَا بِالْحَدِيدِ وَبِمَا شَاءَ اللّٰهُ وَيُصِيبُ مِنْهَا مَنْفَعَةً فَأَتَانَا رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَاكُمْ عَنْ أَمْرٍ كَانَ لَكُمْ نَافِعًا وَطَاعَةُ اللّٰهِ وَطَاعَةُ رَسُولِهِ أَنْفَعُ لَكُمْ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَاكُمْ عَنِ الْحَقْلِ وَيَقُولُ (مَنِ اسْتَغْنَى عَنْ أَرْضِهِ فَلْيَمْنَحْهَا أَخَاهُ أَوْ لِيَدَعْ).

(گزارہ مشکل سے ہوتا تھا) اور کاشتکار لوہے اور دوسری چیزوں سے زمین میں محنت کرتا پھر اس سے فائدہ حاصل کرتا کہ ہمارے پاس رافع بن خدیج آئے اور کہا کہ اللہ کے رسولؐ نے تمہیں ایک ایسے کام سے منع فرما دیا ہے جس میں تمہارا نفع تھا بلا شبہ اللہ اور رسول کی اطاعت میں تمہارے لئے زیادہ نفع تھا اور اسکے رسول تمہیں منع فرماتے ہیں بٹائی پر دینے سے اور فرماتے ہیں کہ جس کو اپنی زمین کاشت کرنے کی حاجت نہ ہو تو وہ اپنے بھائی کو کاشت کیلئے مفت ہی دے دے یا زمین خالی پڑی رہنے دے۔

۲۴۶۱: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ إِسْحٰقَ حَدَّثَنِي أَبُو عُبَيْدَةَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ أَبِي الْوَلِيدِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ قَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ يَغْفِرُ اللّٰهُ لِرَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ أَنَا، وَاللّٰهِ أَعْلَمُ بِالْحَدِيثِ مِنْهُ إِنَّمَا أَتَى رَجُلَانِ النَّبِيَّ ﷺ وَقَدِ اقْتَتَلَا فَقَالَ (إِنْ كَانَ هٰذَا شَأْنَكُمْ فَلَا تُكْرُوا الْمَزَارِعَ) فَسَمِعَ رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ قَوْلَهُ (فَلَا تُكْرُوا الْمَزَارِعَ).

۲۴۶۱: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ (حضرت) رافع بن خدیج (رضی اللہ عنہ) کی مغفرت فرمائے بخدا اس حدیث کو میں ان کی بنسبت زیادہ جانتا ہوں بات یہ تھی کہ دو مرد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور وہ باہم لڑ چکے تھے تو آپ نے فرمایا: اگر تمہارا یہی حال ہے تو کھیت اجرت پر مت دو تو رافع بن خدیج (رضی اللہ عنہ) نے یہ آخری الفاظ کہ ''کھیت اجرت پر مت دو'' سن لئے۔

۱۱: بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الْمُزَارَعَةِ بِالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ

باب: تہائی اور چوتھائی پیداوار کے عوض مزارعت کی اجازت

۲۴۶۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ أَنْبَأَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ قُلْتُ لِطَاوُسٍ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ لَوْ تَرَكْتَ هٰذِهِ الْمُخَابَرَةَ فَإِنَّهُمْ يَزْعُمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْهُ فَقَالَ: أَيْ عَمْرُو إِنِّي أُعِينُهُمْ وَأُعْطِيهِمْ وَإِنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ أَخَذَ النَّاسَ عَلَيْهَا عِنْدَنَا وَإِنَّ أَعْلَمَهُمْ (يَعْنِي ابْنَ عَبَّاسٍ) أَخْبَرَنِي أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَنْهَ عَنْهَا وَلٰكِنْ قَالَ (لَأَنْ يَمْنَحَ أَحَدُكُمْ

۲۴۶۲: حضرت عمرو بن دینار کہتے ہیں کہ میں نے طاؤس سے کہا اے ابو عبدالرحمٰن اگر تم یہ بٹائی پر دینا چھوڑ دو (تو بہتر ہے) کیونکہ لوگوں کا خیال ہے کہ اللہ کے رسولؐ نے اس سے منع فرمایا ہے۔ فرمانے لگے: اے عمرو! میں تو لوگوں کی مدد کرتا ہوں اور انکو دیتا ہوں اور معاذ بن جبلؓ نے ہمارے سامنے لوگوں سے یہ معاملہ کیا (اور زمین کی اجرت وصول کی) اور صحابہ میں بڑے عالم ابن عباسؓ نے مجھے

اَخاهُ خيرٌ لهُ مِنْ اَنْ يَاخُذ عَلَيْهَا اَجْرًا معلُوْمًا).

بتایا کہ اللہ کے رسولؐ نے اس سے منع نہیں فرمایا بلکہ یہ فرمایا: تم میں سے کوئی اپنے بھائی کو مفت دے یہ اسکے لئے بہتر ہے اس سے کہ اسکے عوض متعین اجرت وصول کرے۔

۲۴۶۳ : حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ ثَابِتٍ الْجَحْدَرِيُّ ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ خَالِدٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ طَاوُسٍ اَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ اَكْرَى الْاَرْضَ عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَاَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ عَلَى الثُّلُثِ وَالرُّبُعِ فَهُوَ يُعْمَلُ بِهِ اِلَى يَوْمِكَ هٰذَا .

۲۴۶۳ : حضرت طاؤس رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرات ابوبکر وعمر وعثمان رضی اللہ عنہم کے ادوار میں تہائی اور چوتھائی پیداوار کے عوض زمین اجرت پر دی اور آج تک اس پر عمل جاری ہے۔

۲۴۶۴ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ قَالَا ثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ طَاوُسٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اِنَّمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ (لَاَنْ يَمْنَحَ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ الْاَرْضَ خَيْرٌ لَهُ مِنْ اَنْ يَاْخُذَ خَرَاجًا مَعْلُوْمًا) .

۲۴۶۴: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے تو صرف یہ فرمایا تھا کہ تم میں سے کوئی اپنے بھائی کو مفت زمین دے یہ اس کے لئے بہتر ہے اس سے کہ اس کے بدلے متعین ٹھیکہ (اُجرت) وصول کرے۔

خلاصۃ الباب ☆ یہ احادیث جید ائمہ اور صاحبین کی دلیل ہیں نیز ان احادیث کی روشنی میں رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے مروی احادیث کا مطلب بھی واضح ہو جاتا ہے اور تعارض رفع ہو جاتا ہے۔

۱۲ : بَابُ اسْتِكْرَاءِ الْاَرْضِ بِالطَّعَامِ

باب: اناج کے بدلہ زمین اجرت پر لینا

۲۴۶۵ : حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ ثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ عَرُوْبَةَ عَنْ يَعْلَى بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ كُنَّا نُحَاقِلُ عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَزَعَمَ اَنَّ بَعْضَ عُمُوْمَتِهِ اَتَاهُمْ فَقَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (مَنْ كَانَتْ لَهُ اَرْضٌ فَلَا يُكْرِيْهَا بِطَعَامٍ مُسَمًّى)

۲۴۶۵: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں زمین بٹائی پر دیا کرتے تھے پھر ہمارے ایک چچا ہمارے پاس آئے اور کہا کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کے پاس زمین ہو تو وہ متعین اناج کے عوض اسے کرایہ پر نہ دے۔

خلاصۃ الباب ☆ یہ مزارعت فاسدہ کی ایک صورت بیان فرمائی ہے کہ اس طرح متعین معاملہ کرنے سے مزارعت فاسد ہو جاتی ہے۔

۱۳ : بَابُ مَنْ زَرَعَ فِي أَرْضِ قَوْمٍ بِغَيْرِ إِذْنِهِمْ

باب : کسی قوم کی زمین میں ان کی اجازت کے بغیر کاشت کرنا

۲۴۶۶ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَامِرِ بْنِ زُرَارَةَ ثَنَا شَرِيكٌ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ (مَنْ زَرَعَ فِي أَرْضِ قَوْمٍ بِغَيْرِ إِذْنِهِمْ، فَلَيْسَ لَهُ مِنَ الزَّرْعِ شَيْءٌ وَتُرَدُّ عَلَيْهِ نَفَقَتُهُ.

۲۴۶۶: حضرت رافع بن خدیجؓ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: جو کسی قوم کی زمین ان کی اجازت کے بغیر کاشت کرے تو اس کو پیداوار میں سے کچھ نہ ملے گا البتہ اس کا خرچہ اسے واپس کیا جائے گا۔

خلاصۃ الباب ☆ یہ احادیث بھی صاحبین رحمہما اللہ اور جمہور ائمہ کرام رحمہم اللہ کی دلیل ہیں نیز ساقات کا جائز ہونا بھی معلوم ہوا۔

۱۴ : بَابُ مُعَامَلَةِ النَّخِيلِ وَالْكَرْمِ

باب: کھجور اور انگور بٹائی پر دینا

۲۴۶۷ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ وَسَهْلُ ابْنُ أَبِي سَهْلٍ وَإِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالُوا ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَامَلَ أَهْلَ خَيْبَرَ بِالشَّطْرِ مِمَّا يَخْرُجُ مِنْ ثَمَرٍ أَوْ زَرْعٍ.

۲۴۶۷: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل خیبر کو زمین بٹائی پر دی پھل یا اناج کی نصف پیداوار کے عوض۔

۲۴۶۸ : حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ تَوْبَةَ ثَنَا هُشَيْمٌ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنِ الْحَكَمِ ابْنِ عُتَيْبَةَ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَعْطَى خَيْبَرَ أَهْلَهَا عَلَى النِّصْفِ نَخْلِهَا وَأَرْضِهَا.

۲۴۶۸ : حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل خیبر کی زمین نصف کھجور اور اناج کی پیداوار کے عوض بٹائی پر دی۔

۲۴۶۹ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ ثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ مُسْلِمٍ الْأَعْوَرِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا افْتَتَحَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ خَيْبَرَ أَعْطَاهَا عَلَى النِّصْفِ.

۲۴۶۹: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر فتح کیا تو نصف پیداوار کے عوض زمین بٹائی پر دی۔

۱۵ : بَابُ تَلْقِيحِ النَّخْلِ

باب: کھجور میں پیوند لگانا

۲۴۷۰ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسٰى عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ سِمَاكٍ أَنَّهُ سَمِعَ مُوسَى بْنَ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ مَرَرْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَخْلٍ فَرَأَى قَوْمًا يُلَقِّحُونَ النَّخْلَ فَقَالَ

۲۴۷۰: حضرت طلحہ بن عبیداللہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہؐ کے ساتھ ایک باغ میں سے گزرا۔ آپؐ نے دیکھا کہ کچھ لوگ کھجور کو پیوند لگا رہے ہیں۔ فرمایا: یہ لوگ کیا کر رہے ہیں؟ لوگوں نے عرض کیا: نر کا گابھا لے کر مادہ میں ملاتے ہیں۔

(ما یصنع ھؤلاء) قالوا یأخذون من الذکر فیجعلونہ فی الانثی قال (ما اظن ذلک یغنی شیئا) فبلغھم فترکوہ فنزلوا عنھا فبلغ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال (انما ھو الظن ان کان یغنی شیئا فاصنعوہ فانما انا بشر مثلکم وان الظن یخطئ ویصیب ولکن ماقلت لکم قال اللہ فلن اکذب علی اللہ).

فرمایا: مجھے نہیں خیال کہ اس سے کچھ فائدہ ہو لوگوں کو آپ کا یہ فرمان معلوم ہوا تو انہوں نے پیوندکاری ترک کر دی انہیں اندازہ ہوا کہ اس بار پھل کم ہوا نبیؐ کو اسکا علم ہوا تو فرمایا: وہ تو میرا خیال تھا اگر اس میں کچھ فائدہ ہے تو کر لیا کرو میں تو بس تمہاری مانند انسان ہوں اور خیال کبھی غلط ہوتا ہے کبھی صحیح لیکن جو بات میں تمہیں کہوں کہ اللہ نے فرمائی ہے (تو اس میں غلطی نہیں ہوسکتی) کیونکہ میں ہرگز اللہ پر جھوٹ نہ بولونگا۔

۲۴۷۱ : حدثنا محمد بن یحیی ثنا عفان ثنا حماد ثنا ثابت عن انس بن مالک وھشام بن عروۃ عن ابیہ عن عائشۃ رضی اللہ تعالی عنھا ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم سمع اصواتا فقال (ماھذا الصوت) قالوا النخل یؤبرونھا فقال (لو لم یفعلوا لصلح) فلم یؤبروا عامئذ فصار شیصا فذکروا للنبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال (ان کان شیئا من امر دنیاکم فشانکم بہ وان کان من امور دینکم فالی).

۲۴۷۱: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ آوازیں سنیں تو فرمایا: یہ کیسی آواز ہے صحابہ نے عرض کیا کھجور کو پیوند لگا رہے ہیں۔ فرمایا: اگر یہ ایسا نہ کریں تو بھی پھل اچھا ہو اس سال انہوں نے پیوندکاری نہ کی تو اس سال کھجور خراب ہوئی لوگوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کر دیا۔ فرمایا: اگر تمہارا دنیا کا کام ہو تو اس کو تم سمجھو اور اگر کوئی دینی امر ہو تو اس کا تعلق مجھ سے ہے۔

خلاصۃ الباب ☆ معلوم ہوا کہ نبی دنیا میں اللہ تعالیٰ کا دین سکھانے آتے ہیں دنیا کے امور میں پیغمبر کو غلطی بھی لگ سکتی ہے۔فانما انا بشر مثلکم :یعنی میں تمہاری طرح ایک آدمی ہوں اس حدیث میں یہ الفاظ بہت واضح ہیں کہ نبی بشر ہوتے ہیں نبی علیہ الصلوۃ والسلام کی بشریت قرآن وحدیث سے ثابت ہے بعض لوگ اتنی ظاہر بات کو بھی سمجھنے کی کوشش نہیں کرتے جب پیغمبر کی والدہ اور والد' دادا اور اولا د رشتہ دار بیویاں ہوں وہ بشر ہی ہوگا وہ نوری تو نہیں ہوسکتا لیکن فرشتوں کی کوئی رشتہ داری' ماں' باپ' بیوی' بچے نہیں ہیں۔ نیز ان احادیث سے یہ بھی ثابت ہوا کہ عالم الغیب صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہے اگر نبی علم غیب رکھتے تو صحابہ کرام کو یہ مشورہ نہ دیتے کہ اس دفعہ پیوندکاری نہ کرو۔ اللہ تعالیٰ دین کا فہم عطا فرمائے۔ آمین

۱۶ : باب المسلمون شرکاء فی ثلاث

باب: اہلِ اسلام تین چیزوں میں شریک ہیں

۲۴۷۲ : حدثنا عبد اللہ بن سعید ثنا عبد اللہ بن خراش

۲۴۷۲: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ

بن حوشب الشیبانیؒ عن العوام بن حوشب عن مجاهد عن ابن عباس قال قال رسول اللہ ﷺ (المسلمون شرکاء فی ثلاث فی الماء والکلاء والنار وثمنه حرام) قال ابو سعید یعنی الماء الجاری .

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اہل اسلام تین چیزوں میں شریک ہیں پانی' چارہ اور آگ اور ان کی قیمت حرام ہے۔ ابو سعید کہتے ہیں کہ اس حدیث میں جاری پانی مراد ہے۔

۲۴۷۳ : حدثنا محمد بن عبد اللہ بن یزید ثنا سفیان عن ابی الزناد عن الاعرج عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ ﷺ قال (ثلاث لا یمنعن الماء والکلاء والنار)

۲۴۷۳ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین چیزیں روکی نہ جائیں پانی' چارہ اور آگ۔

۲۴۷۴ : حدثنا عمار بن خالد الواسطی ثنا علی بن غراب عن زھیر بن مرزوق عن علی بن زید بن جدعان عن سعید بن المسیب عن عائشة رضی اللہ تعالی عنها انها قالت یا رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم ما الشیء الذی لا یحل منعه قال (الماء والملح والنار) قالت قلت یارسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم هذا الماء قد عرفناہ فما بال الملح والنار قال (یا حمیراء ! من اعطی نارا فکانما تصدق بجمیع ما انضجت تلک النار ومن اعطی ملحا فکانما تصدق بجمیع ما طیب ذلک الملح ومن سقی مسلما شربة من ماء حیث لا یوجد الماء فکانما اعتق رقبة لا یوجد الماء فکانما احیاها).

۲۴۷۴ : حضرت عائشہؓ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول کون سے چیز روکنا حلال نہیں۔ فرمایا پانی نمک اور آگ فرماتی ہیں میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول پانی کی وجہ تو ہمیں معلوم ہے نمک اور آگ میں کیا وجہ ہے۔ فرمایا اری حمیراء جس نے آگ دے دی گویا اس نے اس آگ پر پکنے والی تمام چیز صدقہ کی اور جس نے نمک دیا گویا اس نے اس نمک سے خوش ذائقہ ہونے والا تمام کھانا صدقہ کیا اور جہاں پانی ہو وہاں کوئی مسلمان کو ایک گھونٹ پانی پلائے تو گویا اس نے ایک غلام آزاد کیا اور جہاں پانی نہ ہو وہاں کوئی مسلمان کو پانی پلائے تو گویا اس نے ایک جان کو زندگی بخشی۔

خلاصۃ الباب ☆ اس حدیث کی سند میں عبداللہ بن خراش متروک راوی ہے اس وجہ سے یہ حدیث ضعیف ہے لیکن بعض ائمہ نے اس کو صحیح کہا ہے۔ حدیث: ۲۴۷۴ ابن جوزی نے اس کو موضوع فرمایا ہے۔ امام ابوداؤد اور احمد نے ابوخراش سے تخریج کی ہے اور بھی حدیث کی کتابوں میں یہ روایت دوسری سند کے ساتھ وارد ہوئی ہے۔ ان تین چیزوں میں سب مسلمان شریک ہیں لیکن اگر کسی خاص مقام یا برتن میں پانی جمع کیا گیا ہو تو وہ خاص آدمی ہی کا ہوگا جس کا برتن یا مقام ہے پھر بھی احادیث سے ثابت ہوا کہ یہ تین چیز مانگنے والے کو بلا معاوضہ دینے کی تاکید استحبابا ثابت ہوتی ہے۔

۱۷ : باب اقطاع الانهار والعیون

باب: نہریں اور چشمے جاگیر میں دینا

۲۴۷۵ : حدثنا محمد بن ابی عمر العدنی ثنا فرج بن سعید بن علقمة بن سعید بن ابیض بن حمال حدثنی

۲۴۷۵ : حضرت ابیض بن حمالؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے اس نمک کی جاگیر چاہی جس کو سد مارب کا

عَمّی ثابتُ بْنُ سعیدِ بْنِ اَبْیضَ بْنِ حَمّالٍ رضی اللہ تعالٰی عَنْہ عن ابیہ سعیدٍ عَنْ اَبِیْہِ ابیضَ بْنِ حَمّالٍ اَنّہُ اسْتَقْطَعَ الْمِلْحَ الَّذِیْ یُقالُ لَہُ مِلْحُ سُدِّ مَأْرِبٍ فَاَقْطَعَہُ لَہُ ثُمّ اِنَّ الْاَقْرَعَ ابْنَ حابِسٍ التَّمِیمِیَّ اَتٰی رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمِ فقال یا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنّیْ قَدْ وَرَدْتُ الْمِلْحَ فِی الْجاہِلِیّۃِ وَھُوَ بِاَرْضٍ لَیْسَ بِھا مَاءٌ وَمَنْ وَرَدَہُ اَخَذَہُ وَھُوَ مِثْلُ الْمَاءِ الْعِدِّ فَاسْتَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمِ اَبْیَضَ بْنَ حَمّالٍ فِیْ قَطِیْعَتِہٖ فِی الْمِلْحِ فقال قَدْ اَقَلْتُکَ مِنْہُ عَلٰی اَنْ تَجْعَلَہُ مِنّیْ صَدَقَۃً فقال رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمِ (ھُوَ مِنْکَ صَدَقَۃٌ وَھُوَ مِثْلُ الْمَاءِ الْعِدِّ مَنْ وَرَدَہُ اَخَذَہُ).

قال فَرَجٌ وَھُوَ الْیَوْمَ عَلٰی ذٰلِکَ مَنْ وَرَدَہُ اَخَذَہُ.

قال فَقَطَعَ لَہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمِ اَرْضًا وَنَخْلًا بِالْجُرْفِ جُرْفِ مُرادٍ مَکانَہُ حِیْنَ اَقالَہُ مِنْہُ.

نمک کہا جاتا ہے (سد مارب جگہ کا نام ہے) آپ نے انہیں وہ جاگیر دے دی پھر اقرع بن حابس تمیمی آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا اے اللہ کے رسول میں زمانہ جاہلیت میں نمک کی ایک کان پر گیا تھا اور وہ ایسی جگہ ہے جہاں کچھ پانی نہیں ہے جو جائے نمک لے لے وہ جاری پانی کی طرح ختم نہیں ہوتا تو اللہ کے رسول ﷺ نے ابیض بن حمال کو جو جاگیر دی تھی اسے فسخ کرنا چاہا تو ابیض نے کہا میں اس شرط پر فسخ کرتا ہوں کہ آپ اس کو میری طرف سے صدقہ کر دیں تو آپ نے فرمایا: وہ تمہاری طرف سے صدقہ ہے اور وہ جاری پانی کی طرح ہے جو وہاں جائے نمک لے لے حدیث کے راوی فرج کہتے ہیں کہ وہ اب بھی اسی طرح ہے جو جاتا ہے نمک لے لیتا ہے۔ ابیض کہتے ہیں جب آپ نے یہ جاگیر فسخ فرمائی تو اس کے بدلہ جرف مراد (نامی جگہ) میں مجھے زمین اور کھجور کے درخت بطور جاگیر عطا فرمائے۔

<u>خلاصۃ الباب</u> ☆ اس سے یہ مسئلہ نکلا کہ نمک کی کان اور معدنیات کی کانیں ایک آدمی کی ملک نہیں ہوتیں بلکہ عام مسلمانوں کا اس میں حق ہوتا ہے جس طرح دریا سمندر چشمے یہ تمام مسلمانوں کے ہیں اور اس سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اعلیٰ اخلاق کا ثبوت بھی ہے۔

۱۸ : بَابُ النَّھْیِ عَنْ بَیْعِ الْمَاءِ

باب: پانی بیچنے سے ممانعت

۲۴۷۶ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَۃَ ثَنَا سُفْیَانُ بْنُ عُیَیْنَۃَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِیْنَارٍ عَنْ اَبِی الْمِنْھَالِ سَمِعْتُ اِیَاسَ بْنَ عَبْدٍ الْمُزَنِیَّ وَرَاٰی نَاسًا یَبِیْعُوْنَ الْمَاءَ فَقَالَ لَا تَبِیْعُوا الْمَاءَ فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ نَھٰی اَنْ یُبَاعَ الْمَاءُ.

۲۴۷۶: حضرت ایاس بن عبد مزنی رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ لوگ پانی بیچ رہے ہیں تو فرمایا: پانی مت بیچو اس لئے کہ میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو پانی بیچنے سے منع فرماتے سنا۔

۲۴۷۷ : حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَ اِبْرَاھِیْمُ بْنُ سَعِیْدٍ الْجَوْھَرِیُّ قَالَا ثَنَا وَکِیْعٌ ثَنَا ابْنُ جُرَیْجٍ عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ

۲۴۷۷: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ضرورت سے زائد پانی کی بیع

جابر قال نهى رسول الله ﷺ عن بيع فضل الماء — سے منع فرمایا۔

خلاصۃ الباب ☆ پانی جب کسی نہر دریا یا چشمہ میں موجود ہو تو وہ کسی کی ملکیت میں نہیں ہوتی ہے اس کا فروخت کرنا جائز نہیں البتہ اگر کسی نے ایسے برتن میں بھر لیا ہو تو پھر بیچنا جائز ہے۔ اور اس آدمی کی اجازت کے بغیر استعمال کرنا بھی جائز نہیں۔

۱۹ : بَابُ النَّهْيِ عَنْ مَنعِ فَضْلِ الْمَاءِ لِيمْنَعَ بِهِ الْكَلاءَ

باب: زائد پانی سے اس لئے روکنا کہ اس کے ذریعہ گھاس سے روکے منع ہے

۲۴۷۸ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثنا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ (لَا يَمْنَعُ أَحَدُكُمْ فَضْلَ مَاءٍ لِيَمْنَعَ بِهِ الْكَلَاءَ).

۲۴۷۸: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے ایک زائد پانی سے نہ روکے تا کہ اس کے ذریعے گھاس سے روکے۔

۲۴۷۹ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ ثنا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ حَارِثَةَ عَنْ عُمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (لَا يُمْنَعُ فَضْلُ الْمَاءِ وَلَا يُمْنَعُ نَقْعُ الْبِئْرِ).

۲۴۷۹ : حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: ضرورت سے زائد پانی نہ روکا جائے اور جو پانی کنوئیں میں بچ رہے اس سے نہ روکا جائے۔

خلاصۃ الباب ☆ ان احادیث سے ثابت ہوا کہ جنگل کا پانی اور گھاس جو خود اُگا ہو کسی کی ملک میں ہو تو ضرورت سے زائد دوسرے لوگوں سے روکنا منع ہے بلکہ اصحاب حنفیہ فرماتے ہیں کہ حاجت سے زائد جنگلی گھاس اور پانی دوسرے لوگوں پر خرچ کرنا واجب ہے اور امام نووی فرماتے ہیں کہ اگر اس کے پانی روکنے سے دوسرے لوگوں کو مویشی چرانے میں تکلیف ہو تو پانی روکنا حرام ہے۔

۲۰ : بَابُ الشُّرْبِ مِنَ الْأَوْدِيَةِ وَمِقْدَارِ حَبْسِ الْمَاءِ

باب: کھیت اور باغ میں پانی لینا اور پانی روکنے کی مقدار

۲۴۸۰ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَنْبَأَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ خَاصَمَ الزُّبَيْرَ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شِرَاجِ الْحَرَّةِ الَّتِي يَسْقُونَ بِهَا النَّخْلَ فَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ سَرِّحِ الْمَاءَ يَمُرَّ فَأَبَى عَلَيْهِ فَاخْتَصَمَا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۲۴۸۰ : حضرت عبداللہ بن زبیرؓ سے روایت ہے کہ ایک انصاری مرد نے اللہ کے رسولؐ کے سامنے زبیرؓ سے حرہ کی اس نہر کے بارے میں جھگڑا کیا جس سے کھجور کے درختوں کو سینچتے ہیں۔ انصاری نے کہا پانی چھوڑ دو تا کہ بہتا رہے۔ زبیرؓ نہ مانے یہ دونوں اپنا جھگڑا اللہ کے رسولؐ کے پاس لے گئے تو اللہ کے رسولؐ نے فرمایا: اے زبیر تم سینچو پھر اپنے

فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (اسْقِ يَازُبَيْرُ ! ثُمَّ أَرْسِلِ الْمَاءَ إِلَى جَارِكَ) فَغَضِبَ الْأَنْصَارِيُّ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ! أَنْ كَانَ ابْنَ عَمَّتِكَ ؟ فَتَلَوَّنَ وَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ (يَا زُبَيْرُ اسْقِ ، ثُمَّ احْبِسِ الْمَاءَ حَتَّى يَرْجِعَ إِلَى الْجَدْرِ) قَالَ فَقَالَ الزُّبَيْرُ وَاللّٰهِ ! إِنِّيْ لَأَحْسِبُ هٰذِهِ الْآيَةَ نَزَلَتْ فِيْ ذٰلِكَ: ﴿فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْ أَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا﴾

[النساء: ٦٥]

پڑوسی کی طرف پانی چھوڑ دو (زبیرؓ کی زمین نہر کی طرف تھی) اس پر انصاری غضبناک ہوا اور کہا: اے اللہ کے رسول! (آپؐ نے فیصلہ میں زبیر کی رعایت کی) اس لئے کہ وہ آپ کا پھوپھی زاد بھائی ہے اس پر اللہ کے رسولؐ کے چہرہ کا رنگ متغیر ہو گیا پھر آپ نے فرمایا: تم درخت سینچو پھر پانی روکے رکھو یہاں تک کہ پانی دیوار تک پہنچا جائے (اندازاً ٹخنے تک) (آپ کا یہ فیصلہ ضابطہ کے موافق تھا پہلے فیصلہ میں آپ نے اس انصاری کی رعایت کی تھی) حضرت زبیرؓ فرماتے ہیں بخدا میرا گمان ہے کہ یہ آیت اسی بارے میں نازل ہوئی: ''قسم ہے آپؐ کے رب کی یہ لوگ اس وقت تک مؤمن نہ ہونگے جب تک اپنے اختلاف میں آپ کو حکم نہ بنائیں پھر آپ کے فیصلے سے اپنے دل میں تنگی محسوس نہ کریں اور اسے دل سے تسلیم کر لیں''۔

۲۴۸۱ : حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ ثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ مَنْظُوْرِ بْنِ ثَعْلَبَةَ ابْنِ أَبِيْ مَالِكٍ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عُقْبَةَ ابْنِ أَبِيْ مَالِكٍ عَنْ عَمِّهِ ثَعْلَبَةَ بْنِ أَبِيْ مَالِكٍ قَالَ قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ سَيْلِ مَهْزُوْرٍ الْأَعْلٰى فَوْقَ الْأَسْفَلِ يَسْقِي الْأَعْلٰى إِلَى الْكَعْبَيْنِ ثُمَّ يُرْسِلُ إِلٰى مَنْ هُوَ أَسْفَلُ مِنْهُ.

۲۴۸۱ : حضرت ثعلبہ بن ابی مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے مہزور کے نالے کے بارے میں یہ فیصلہ فرمایا کہ اوپر والا نیچے والے سے پہلے سینچے اور اوپر والا ٹخنوں تک پانی روکے پھر نیچے والے کے لئے پانی چھوڑ دے۔

۲۴۸۲ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ أَنْبَأَنَا الْمُغِيْرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنِيْ أَبِيْ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَضٰى فِيْ سَيْلِ مَهْزُوْرٍ أَنْ يُمْسِكَ حَتّٰى يَبْلُغَ الْكَعْبَيْنِ ثُمَّ يُرْسِلَ الْمَاءَ .

۲۴۸۲ : حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فیصلہ فرمایا: پانی روکے رکھے یہاں تک کہ ٹخنوں تک پہنچ جائے پھر پانی چھوڑ دے۔

۲۴۸۳ : حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغَلِّسِ ثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ ثَنَا مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ إِسْحٰقَ ابْنِ يَحْيَى بْنِ الْوَلِيْدِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَضٰى فِيْ شُرْبِ النَّخْلِ مِنَ السَّيْلِ أَنَّ الْأَعْلٰى فَالْأَعْلٰى يَشْرَبُ قَبْلَ الْأَسْفَلِ

۲۴۸۳ : حضرت عبادہ بن صامتؓ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے نالے سے کھجور کے درختوں کو سینچنے میں یہ فیصلہ فرمایا: اوپر والا پہلے سینچے پھر نیچے والا سینچے اور اوپر والا ٹخنوں تک پانی بھر لے پھر اپنے

ويترك الماء الى الكعبين ثم يرسل الماء الى الاسفل الذي يليه و كذلك حتى ينقضي الحوائط او يفنى الماء.

بعد والے کیلئے چھوڑ دے اور یہی سلسلہ چلتا رہے یہاں تک سب باغ سیراب ہو جائیں یا پانی ختم ہو جائے۔

خلاصۃ الباب ☆ اس قصہ سے یہ سبق ملا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلہ کو دل سے تسلیم کرنا اور اس پر راضی رہنا فرض ہے کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم تو بہت عادل اور انصاف کرنے والے تھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تو فیصلہ میں اس آدمی کی رعایت ملحوظ خاطر رکھی تھی لیکن وہ راضی نہ ہوا تو آپ نے یہ فرمایا کہ اے زبیر اپنے درختوں کو سینچ لو پھر پانی کو روکے رکو یہاں تک کہ مینڈھوں تک بھر جائے اس کے بعد ہمسایہ کی طرف چھوڑ۔ بہر حال ایمان کا تقاضا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے سچے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلہ پر راضی برضا رہنا چاہئے اس کے بغیر ایمان ہی نہیں۔ لیکن یہ مغالطہ نہ رہے کہ قرآن و حدیث کے علاوہ کسی کتاب میں کوئی حق کی بات نہیں یہ مغالطہ اپنے ذہن میں نہیں لانا چاہئے اس لئے کہ احادیث میں اجمال ہے اس اجمال کی تشریح وتفصیل ائمہ کرام (امام ابوحنیفہ و مالک وشافعی اور احمد بن حنبل) نے کی ہے ان ائمہ کرام کے فقہوں کے بغیر قرآن وحدیث سمجھ میں نہیں آتے ان فقہاء کی کتابوں میں جو مسئلہ ہوتا ہے وہ حدیث کی تشریح ہوتا ہے تو گویہ کہ حدیث ہی کا مسئلہ ہوا۔

۲۱ : باب قِسْمَةِ الْمَاءِ

باب: پانی کی تقسیم

۲۴۸۴ : حدثنا ابراهيم بن المنذر الحزامي انبانا ابو الجعد عبد الرحمن ابن عبد الله عن كثير بن عبد الله بن عمرو بن عوف المزني عن ابيه عن جده قال قال رسول الله ﷺ (يبدأ بالخيل يوم وردها).

۲۴۸۴ : حضرت عوف مزنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب گھوڑے پانی پلانے کے لئے لائے جائیں تو الگ الگ[1] لائے جائیں۔

۲۴۸۵ : حدثنا العباس بن جعفر ثنا موسى ابن داؤد ثنا محمد بن مسلم الطائفي عن عمرو بن دينار عن ابي الشعثاء عن ابن عباس قال قال رسول الله ﷺ (كل قسم قسم في الجاهلية فهو على ماقسم وكل قسم ادركه الاسلام فهو على قسم الاسلام)

۲۴۸۵ : حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو تقسیم جاہلیت میں ہو چکی وہ اسی پر برقرار رہے گی اور جو تقسیم اسلام کے بعد ہو گی تو وہ اسلامی اصولوں کے مطابق ہو گی۔

۲۲ : باب حَرِيمِ الْبِئْرِ

باب: کنویں کا حریم (احاطہ)

۲۴۸۶ : حدثنا الوليد بن عمرو بن سكين ثنا محمد بن عبد الله بن المثنى ح وحدثنا الحسن بن محمد بن

۲۴۸۶ : حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے

---

[1] تا کہ کھٹے لانے میں ایذا نہ پہنچے۔ (عبدالرشید)

الصَّبَاح ثنا عَبْدُ الْوَهَّابِ ابْنُ عَطَاءٍ قَالَا ثنا اسْمَاعِيْلُ الْمَكِّيُّ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ (مَنْ حَفَرَ بِئْرًا فَلَهُ اَرْبَعُوْنَ ذِرَاعًا عَطَنًا لِمَا شِيَتِهِ) .

ارشاد فرمایا کہ جس نے کنواں کھودا تو چالیس ہاتھ جگہ اس کے گرد جانور بٹھانے کے لئے اُس (کھودنے والے) کی ہوگی۔

۲۴۸۷ : حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ اَبِي الصُّغْدِيّ ثنا مَنْصُوْرُ بْنُ صُقَيْرٍ ثنا ثَابِتُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ نَافِعٍ اَبِيْ غَالِبٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ (حَرِيْمُ الْبِئْرِ مُدُّ رِشَائِهَا) .

۲۴۸۷ : حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کنویں کا حریم وہاں تک ہوگا جہاں تک اس کی رسّی جائے۔

خلاصۃ الباب ☆ حریم احاطہ کو کہتے ہیں مطلب یہ ہے کہ کنویں کے اردگرد احاطہ چالیس گز ہے یہی مذہب امام ابو یوسف اور محمد کا ہے۔ اس کے اردگرد ہر طرف سے چالیس گز تک دوسرا کوئی شخص کنواں نہیں کھود سکتا۔

۲۳ : بَابُ حَرِيْمِ الشَّجَرِ

باب : درخت کا حریم

۲۴۸۸ : حَدَّثَنَا عَبْدُ رَبِّهِ بْنُ خَالِدٍ النُّمَيْرِيُّ اَبُو الْمُغَلِّسِ ثنا الْفُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ ثنا مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ اَخْبَرَنِيْ اِسْحٰقُ بْنُ يَحْيَى ابْنِ الْوَلِيْدِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَضٰى فِي النَّخْلَةِ وَالنَّخْلَتَيْنِ وَالثَّلَاثَةِ لِلرَّجُلِ فِي النَّخْلِ فَيَخْتَلِفُوْنَ فِيْ حُقُوْقِ ذٰلِكَ فَقَضٰى اَنَّ لِكُلِّ نَخْلَةٍ مِنْ اُولٰئِكَ مِنَ الْاَسْفَلِ مَبْلَغَ جَرِيْدِهَا حَرِيْمٌ لَهَا .

۲۴۸۸ : حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ فرمایا: کھجور کے ایک دو تین درختوں میں جو کسی باغ میں ایک مرد کے ہوں اور ان کے حقوق میں اختلاف ہو جائے آپ نے یہ فیصلہ فرمایا کہ ہر درخت کے نیچے اتنی ہی زمین ملے گی جہاں تک اس کی شاخیں پھیلی ہوں۔

۲۴۸۹ : حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ اَبِي الصُّغْدِيّ ثنا مَنْصُوْرُ بْنُ صُقَيْرٍ ثنا ثَابِتُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَبْدِيُّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ (حَرِيْمُ النَّخْلَةِ مَدُّ جَرِيْدِهَا)

۲۴۸۹ : حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کھجور کے درخت کا احاطہ وہاں تک ہوگا جہاں تک اس کی شاخیں پھیلیں۔

۲۴ : بَابُ مَنْ بَاعَ عَقَارًا وَلَمْ يَجْعَلْ ثَمَنَهُ فِيْ مِثْلِهِ

باب : جو جائیداد بیچے اور اس کی قیمت سے جائیداد نہ خریدے

۲۴۹۰ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثنا وَكِيْعٌ ثنا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُهَاجِرٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ سَعِيْدِ ابْنِ حُرَيْثٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ (مَنْ بَاعَ دَارًا اَوْ عَقَارًا فَلَمْ يَجْعَلْ ثَمَنَهُ فِيْ مِثْلِهِ كَانَ

۲۴۹۰ : حضرت سعید بن حریث رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا: جو گھر یا جائیداد فروخت کرے اور پھر قیمت کو اس جیسی چیز (جائیداد یا مکان خریدنے) میں نہ صرف کرے ...

قِمَنًا اَنْ لَا يُبَارَكَ فِيْهِ).

اس لائق ہے کہ اس میں اس کے لئے برکت نہ ہو۔

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيْدِ حَدَّثَنِيْ اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُهَاجِرٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ اَخِيْهِ سَعِيْدِ بْنِ حُرَيْثٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ.

دوسری سند سے یہی مضمون مروی ہے۔

۲۴۹۱ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ وَ عَمْرُو بْنُ رَافِعٍ قَالَا ثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ثَنَا اَبُوْ مَالِكٍ النَّخَعِيُّ عَنْ يُوْسُفَ بْنِ مَيْمُوْنٍ عَنْ اَبِيْ عُبَيْدَةَ بْنِ حُذَيْفَةَ عَنْ اَبِيْهِ حُذَيْفَةَ ابْنِ الْيَمَانِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ (مَنْ بَاعَ دَارًا وَلَمْ يَجْعَلْ ثَمَنَهَا فِيْ مِثْلِهَا لَمْ يُبَارَكْ لَهُ فِيْهَا).

۲۴۹۱ : حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا : جو گھر فروخت کرے اور اس کی قیمت دوسرا گھر وغیرہ خریدنے میں صرف نہ کرے تو اس کے لئے اس میں برکت نہ ہوگی۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

كِتَابُ الشُّفْعَةِ

شفعہ کے ابواب

۱ : بَابُ مَنْ بَاعَ رِبَاعًا فَلْيُؤْذِنْ شَرِيكَهُ

باب: غیر منقولہ جائیداد فروخت کرے تو اپنے شریک کو اطلاع دے

۲۴۹۲ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَا ثنا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (مَنْ كَانَتْ لَهُ نَخْلٌ أَوْ أَرْضٌ فَلَا يَبِيعُهَا حَتَّى يَعْرِضَهَا عَلَى شَرِيكِهِ)

۲۴۹۲: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کا کھجوروں کا باغ یا زمین ہو تو وہ اسے اپنے شریک پر پیش کرنے سے قبل فروخت نہ کرے۔

۲۴۹۳ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ وَالْعَلَاءُ ابْنُ سَالِمٍ قَالَا ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَنْبَأَنَا شَرِيكٌ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ (مَنْ كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ فَأَرَادَ بَيْعَهَا فَلْيَعْرِضْهَا عَلَى جَارِهِ)

۲۴۹۳: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کی زمین ہو اور وہ اسے بیچنا چاہے تو اسے اپنے پڑوسی پر پیش کرے۔

خلاصۃ الباب ☆ شفعة بروزنِ فعلة: بمعنی مفعول ہے امام مطرزی نے ذکر کیا ہے کہ اس کا فعل عربوں سے نہیں سنا گیا البتہ فقہاء بولتے ہیں "باع الشفيع الارض التي يشفع بها" لغت میں اس کے معنی جفت کرنا اور ملانا ہے۔ اسی سے شفاعت ہے کہ اس کے ذریعہ مذنبین گناہ گار' فائزین' نیکوکار اور کامیاب لوگوں کے ساتھ ملیں گے۔ چونکہ شفیع (شفعہ کرنے والا) ماخوذ بالشفع کو اپنی ملک کے ساتھ ملتا ہے اس لئے اس کا نام شفعہ ہے۔ اصطلاح میں شفعہ کہتے ہیں مشتری پر زبردستی کر کے اس کے مال کے عوض زمین کا مالک ہو جانا۔ حق شفعہ متعدد احادیث سے ثابت ہے: (۱) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ "شفعہ پر ایسی شرکت میں ہے جس میں بٹوارہ نہیں ہوا ہو مکان میں ہو یا زمین میں۔ یہ حدیث مسلم اور دارقطنی نے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ (۲) احادیث میں حق شفعہ کا ثبوت ہے از روئے حدیث حنفیہ کے نزدیک شفعہ پہلے اس کے لئے ثابت ہوتا ہے جو نفس مبیع میں شریک ہو اگر وہ طلبگار نہ ہو تو اس کے لئے جو حق مبیع میں شریک ہو اگر وہ بھی

علیحدہ نہ ہو تو اس پڑوسی کے لئے جو مشفوعہ مکان سے متصل ہو۔ مثلاً ایک مکان دو شریکوں میں مشترک تھا ایک شریک نے اس کو کسی غیر کے ہاتھ فروخت کر دیا تو حق شفعہ اولاً شریک مکان کے لئے ہوگا اگر وہ نہ لے تو اس کا حق ختم ہو جائے گا اور اگر اس مکان کے حقوق میں کچھ لوگ شریک ہوں مثلاً اس مکان میں کسی وقت بٹوارہ ہوا تھا اور سب نے اپنا حصہ متعین کر لیا تھا مگر راستہ میں سب کی شرکت باقی ہے اور نفس مبیع کے شریک نے حق شفعہ چھوڑ دیا تو حق شفعہ شریک حق مبیع کیلئے ہوگا اگر وہ بھی چھوڑ دے تو پڑوسی کے لئے ہوگا یہی مذہب شریح' شعبی' ابن سیرین' حکم' حماد' حسن' طاؤس' سفیان ثوری' ابن ابی لیلیٰ' ابن شبرمہ کا ہے۔ ترتیب مذکور کی دلیل مصنف عبدالرزاق میں ہے کہ شعبی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شفیع اولیٰ ہے پڑوسی سے اور پڑوسی اولیٰ ہے جب سے۔ نیز حضرت شریح فرماتے ہیں الخليط احق من الشفيع والشفيع احق من الجار والجار ممن سواه : (ابن ابی شیبہ) حضرت ابراہیم نخعی بھی اسی طرح فرماتے ہیں۔ نیز شفعہ کی حکمت یہ ہے کہ آدمی اجنبی شخص کی ہمسائیگی سے تکلیف نہ پائے اور یہ حکمت تینوں شفعیوں کو شامل ہے البتہ عین ملک میں شرکت سب سے قوی ہے لہٰذا وہ سب سے مقدم ہے پھر مبیع کے حقوق میں اتصال واشتراک اقوی ہے کیونکہ یہ بھی ایک قسم کی شرکت ہے اس کے بعد جوار (ہمسائیگی) کے اتصال سے جو حق شفعہ ہے لامحالہ تیسرے درجہ پر ہوگا۔

۲ : بَابُ الشُّفْعَةِ بِالْجِوَارِ

باب : پڑوس کی وجہ سے شفعہ کا استحقاق

۲۴۹۴ : حدثنا عثمان ابن ابی شيبة ثنا هشيم انبانا عبد الملک عن عطاء عن جابر قال قال رسول الله ﷺ (الجار احق بشفعة جاره ينتظر بها وان كان غائبا اذا كان طريقهما واحدا).

۲۴۹۴ : حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول نے فرمایا : پڑوسی اپنے پڑوسی کے شفعہ کا زیادہ حقدار ہے۔ اس کے شفعہ کا انتظار کیا جائے گا اگر چہ وہ غائب ہو بشرطیکہ ان دونوں کا راستہ ایک ہو۔

۲۴۹۵ : حدثنا ابو بكر بن ابی شيبة وعلی ابن محمد قال ثنا سفيان ابن عيينة عن ابراهيم بن ميسرة عن عمرو بن الشريد عن ابی رافع ان النبی ﷺ قال (الجار احق بسقبه)

۲۴۹۵ : حضرت ابورافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا : پڑوسی زیادہ حقدار ہے نزدیکی کی وجہ سے (کہ شفع کر کے لے لے)۔

۲۴۹۶ : حدثنا ابو بكر بن ابی شيبة ثنا ابو اسامة عن حسين المعلم عن عمرو ابن شعيب عن عمر بن الشريد بن سويد عن ابيه شريد بن سويد قال قلت يا رسول الله ارض ليس فيها لاحد قسم ولا شرک الا الجوار؟ قال (الجار احق بسقبه).

۲۴۹۶ : حضرت شرید بن سوید رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا : اے اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) ! ایک زمین میں کسی کا حصہ نہیں کوئی بھی شریک نہیں البتہ پڑوسی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا : ہمسایہ نزدیکی کی وجہ سے زیادہ حق دار ہے۔

خلاصۃ الباب ☆ احادیث باب حنفیہ اور دوسرے ائمہ کی دلیل ہیں۔ ائمہ ثلاثہ اور امام اوزاعی کے نزدیک ہمسائیگی کی وجہ سے حق شفعہ نہیں ہوتا۔

٣ : بَابُ اِذَا وَقَعَتِ الْحُدُوْدُ فَلاَ شُفْعَةَ

باب: جب حدیں مقرر ہو جائیں تو شفعہ نہیں ہوسکتا

٢٤٩٧ : حدَّثنا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَعَبْدُ الرَّحْمنِ ابْنُ عُمر قال ثنا ابُوْ عاصِمٍ ثنا مالكٌ ابْنُ انَسٍ عنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَابِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمنِ عَنْ ابِيْ هُرَيْرَةَ انَّ رَسُوْلَ اللَّهِ ﷺ قَضَى بِالشُّفْعَةِ فِيْمَا لَمْ يُقْسَمْ فَاذا وَقَعَتِ الْحُدُوْدُ فَلا شُفْعَةَ .

۲۴۹۷: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے شفع کا فیصلہ اس جائیداد میں فرمایا جو ابھی تقسیم نہیں ہوئی اور جب حدیں مقرر ہو جائیں تو اب (شراکت کی بنیاد پر) کوئی شفع نہیں ہوسکتا۔

حدَّثنا مُحَمَّدُ بْنُ حَمَّادٍ الطِّهْرَانِيُّ ثنا ابُوْ عاصِمٍ عَنْ مالكٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَابِيْ سَلَمَةَ عَنْ ابِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ .

دوسری سند سے یہی مضمون مروی ہے۔

قال ابُوْ عاصِمٍ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ مُرْسَلٌ وابُوْ سَلَمَةَ عَنْ ابِيْ هُرَيْرَةَ مُتَّصِلٌ .

مذکورہ روایت سے متصل ہے۔

٢٤٩٨ : حدَّثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْجرَّاحِ ثنا سُفْيانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ اِبْراهِيْمَ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيْدِ عَنْ ابِيْ رَافِعٍ قال قال رسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (الشَّرِيْكُ احقُّ بِسقبِهِ ما كانَ).

۲۴۹۸: حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: شریک (شفعہ کا) زیادہ حق دار ہے اپنے نزدیک ہونے کی وجہ سے' کوئی بھی چیز ہو۔

٢٤٩٩ : حدَّثنا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ ابِيْ سَلَمَةَ عَنْ جابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قال انَّما جعل رسُوْلُ اللَّهِ ﷺ الشُّفْعَةَ فِيْ كُلِّ ما لَمْ يُقْسَمْ فاذا وَقَعَتِ الْحُدُوْدُ وَصُرِّفَتِ الطُّرُقُ فلا شُفْعَةَ)

۲۴۹۹: حضرت جابر بن عبداللہؓ فرماتے ہیں اللہ کے رسولؐ نے ہر اس چیز کو قابل شفعہ قرار دیا جو ابھی تقسیم نہیں ہوئی اور جب حدیں مقرر ہو گئیں اور راستے جدا جدا ہو گئے تو اب (شرکت کی بنیاد پر) کوئی شفعہ نہیں ہوسکتا۔

خلاصۃ الباب ☆ یہ احادیث مبارکہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا مستدل ہیں امام شافعی کا مذہب یہ ہے کہ غیر قابل تقسیم چیزوں میں شفعہ نہیں ہوتا کیونکہ ان کے نزدیک سبب شفعہ تقسیم کی مشقت وغیرہ سے بچاؤ ہے تو غیر قابل چیزوں میں اس سبب کے نہ پائے جانے کی وجہ سے شفعہ نہ ہوگا۔ امام مالک کی ایک روایت بھی یہی ہے اور ایک روایت میں احناف کے ساتھ ہے

ساتھ ہے اور احناف کے نزدیک شفعہ بالعقد صرف اس زمین میں ہوتا ہے جو بعوض مال مال مملوک ہو قابل تقسیم ہو یا نہ ہو جیسے حمام، پن چکی، کنواں وغیرہ۔ دلیل یہ ہے کہ شفعہ کی نصوص مطلق ہیں۔

۴ : بَابُ طَلَبِ الشُّفْعَةِ

باب : طلب شفعہ

۲۵۰۰ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثنا مُحَمَّدُ ابْنُ الْحَارِثِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْبَيْلَمانِيِّ عَنْ اَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ (الشُّفْعَةُ كَحَلِّ الْعِقَالِ).

۲۵۰۰ : حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا : شفعہ ایسے ہے جیسے اونٹ کی رسّی کھولنا۔

۲۵۰۱ : حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ ثنا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْبَيْلَمانِيِّ عَنْ اَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ (لا شُفْعَةَ لِشَرِيكٍ عَلَى شَرِيكٍ اِذَا سَبَقَهُ بِالشِّرَاءِ وَلَا لِصَغِيرٍ وَلَا لِغَائِبٍ).

۲۵۰۱ : حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا : ایک شریک کو دوسرے شریک پر شفعہ کا حق نہیں جب وہ اس سے پہلے خرید لے اور نہ کم سن کو اور نہ غائب کو

خلاصۃ الباب ☆ ثبوت شفعہ چونکہ طلب پر موقوف ہے اس لئے اس باب میں طلب شفعہ کی اہمیت بیان فرمائی حنفیہ کے نزدیک شفیع (شفعہ کرنے والا) کے لئے تین قسم کی طلب ضروری ہے' اول یہ کہ بیع علم ہوتے ہی اپنا شفعہ طلب کرلے اس کو طلب مواثبہ کہتے ہیں۔ دوم یہ کہ طلب مواثبہ کے بعد بائع (فروخت کرنے والا) یہ گواہ قائم کرے اگر زمین اس کے قبضہ میں ہو یا مشتری پر گواہ قائم کرے یا زمین کے پاس اس طلب کو طلب اشہاد' طلب تملیک اور طلب استحقاق کہتے ہیں اس کا طریقہ یہ ہے کہ شفعہ کرنے والا یوں کہے یہ مکان فلاں نے خریدا ہے اور میں اس کا شفیع ہوں اور مجلس علم میں شفعہ طلب کر چکا ہوں اور میں اس کو طلب کرتا ہوں۔ دوم یہ کہ لوگ اس پر گواہ ہوں۔ سوم یہ کہ ان طلبوں کے بعد قاضی کے پاس طلب کرے اس کو طلب تملیک اور طلب خصومت کہتے ہیں اس کا طریقہ یہ ہے کہ شفیع یوں کہے : فلاں شخص نے فلاں مکان خریدا ہے اور میں اس کا فلاں سبب سے شفیع ہوں لہٰذا آپ اس کو مجھے دلا دینے کا حکم کر دیجئے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

کِتَابُ اللُّقَطَۃِ

گمشدہ اشیاء اُٹھالینے کے ابواب

لقطہ القاط سے ہے وہ چیز جو اٹھائی جائے اور لقطہ اٹھانے والے کو کہتے ہیں۔ جیسے ضحکۃ (جس آدمی پر لوگ ہنسیں) اسم فاعل ہے اور ضُحکَۃ (جو لوگوں پر ہنسے) اسم مفعول ہے یہ خلیل کی رائے ہے۔ اصمعی، ابن الاعرابی اور فراء نے اسم مفعول ہونے کی حالت میں قاف کے فتحہ کو جائز رکھا ہے۔ گری پڑی چیز کو اٹھالینا بہتر ہے اور اگر ضائع ہونے کا اندیشہ ہو تو ضروری ہے بشرطیکہ مالک کے پاس پہنچنے کی نیت سے اٹھائے اور اس پر لوگوں کو گواہ کرلے یعنی یہ کہہ دے کہ جس کو تم گمشدہ کی تلاش کرتا پاؤ اس کو میرے پاس بھیج دو پس وہ چیز اس کے پاس امانت ہوگی۔ (علوی)

لقطہ کی شرعی، اصطلاحی وفقہی تعریف:

لفظ ''لقطہ'' لام کی پیش اور قاف کی زبر (لُقَطہ) کے ساتھ تلفظ کرنا جائز ہے اور قاف پر جزم کے ساتھ بھی (لقطہ) کا تلفظ جائز ہے اور یہ اسم (لقطہ) ملتقط کے مال کے لئے وضع کیا گیا ہے (یعنی موضوع ہے) کذا فی درمختار و شرح عینی۔ لقطہ ''لقط'' سے ماخوذ ہے۔ بمعنی اخذ (لینا) رفع (اٹھانا) کیونکہ گری پڑی چیز (یعنی لقطہ) عام طور پر لی جاتی ہے اور بلند کی جاتی ہے یا اٹھائی جاتی ہے۔ فصل کاٹنے والے سے گرے ہوئے ان خوشوں کو لقط کہتے ہیں جو بعد میں چنے جاتے ہیں۔ ان (گرے خوشوں) پر ''لقاط'' کے لفظ کا اطلاق بھی ہوتا ہے۔ لقاط۔ بمعنی گرے ہوئے خوشوں کو جمع کرنا۔ منہ در منہ ملنا۔ لقاط۔ بمعنی گرے ہوئے خوشے۔ گری ہوئی بے قیمت چیز۔ لقاطہ کی جمع القاط ہے۔ لاقط بمعنی گرے ہوئے خوشے چننے والا آزاد غلام پر بھی ''لاقط'' کا اطلاق ہوتا ہے۔ لاقطہ (مؤنث) لکل ساقطة لاقطة ''زبان سے نکلی ہوئی ہر بات کو سننے والا۔ یہ احتیاط سے بولنے پر نصیحت ہے۔ ناکارہ مرد یا عورت پر بھی لفظ ''لاقطہ'' استعمال ہوتا ہے۔ پرندے کا پوٹا، سنگ دانہ کے لئے لفظ ''لاقطة الحصى'' استعمال ہوتا ہے۔ لقاط و لقاطہ بمعنی بہت اٹھانے والا۔ رذیل مرد کو لقیط کہتے ہیں۔ اگر لفظ ''لقطہ کی اضافت العلم من الکتب کے ساتھ ہو تو اس کا معنی ادھر ادھر سے جمع کرنا ہوگا۔ اگر اس کی اضافت الشے کے ساتھ ہو تو معنی ہوگا۔ زمین سے اٹھالینا۔ اگر اس (لقط) کی اضافت الثوب (کپڑا) کے ساتھ ہو تو یہ پیوند لگانے کے معنی میں مستعمل ہوگا۔ اگر اس (لقطہ) کی اضافت الطائر الحب کے ساتھ ہو تو بمعنی پرندے کا چونچ سے دانہ چگنا ہوگا۔ لاقطہ

وملاقطة بمعنی ''مقابل'' ہونا التقط اگر اس (التقط) کی اضافت الشئی کے ساتھ ہو تو یہ اتفاقیہ معلوم ہونا۔ زمین سے اٹھانا کے معنی دیتا ہے۔ اللقط (واحد لقط) بمعنی اٹھائی ہوئی چیز۔ لقط المعدن بمعنی کان کی پکی دھات کے ٹکڑے۔ في المكان لقط للماشية بمعنی مکان میں جانوروں کے لئے تھوڑا سا چارہ۔ چغل خوری کے لئے ادھر اُدھر سے خبریں بٹورنے والے شخص کو ''رجل لقيطى خنيطى'' کہتے ہیں۔ الالقاط بمعنی آوارہ، اوباش لوگ۔ تھوڑے۔ متفرق لوگ۔ الملقط بمعنی دھات کی کان، مطلب، احمق۔ الملقط چمٹا۔ دست پناہ۔ اللقاط بمعنی نقش کرنے کا آلہ، قلم، مکڑی، جمع ملاقیط آتی ہے۔ الملقوط جمع ملاقیط بمعنی نومولود پھینکا ہوا بچہ۔ التقط الصوره بمعنی فوٹو لینا۔ لقطه بمعنی منظر بچی کچھی چیز جو سستی خریدی جائے اُسے لقطه کہتے ہیں۔

اصطلاح شریعت میں لقطہ ایسے مال کو کہتے ہیں جو غیر محفوظ ہو یا جس کا مالک معلوم نہ ہو یا جو مال ضائع پایا جائے۔ فتاویٰ تاتارخانیہ (بحوالہ درمختار) میں مضمرات سے لقطہ کی شرعی تعریف یہ ہے کہ: ''جو مال پایا جائے اور اس کا مالک معلوم نہ ہو اور وہ (مال) حربی کے مال کی طرح مباح نہ ہو۔ لقطہ مرفوع شے ہے رفع نہیں ہے۔ چنانچہ بمعنی مرفوع کے ہے۔ (حافظ)

۱ : بَابُ ضَالَّةِ الْاِبِلِ وَالْبَقَرِ وَالْغَنَمِ

باب: گمشدہ اونٹ، گائے اور بکری

۲۵۰۲ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى ثنا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الشِّخِّيرِ عَنْ اَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (ضَالَّةُ الْمُسْلِمِ حَرْقُ النَّارِ).

۲۵۰۲: حضرت عبداللہ بن شخیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسلمان کی گمشدہ چیز (خود استعمال کرنے کی نیت سے اٹھا لینا) دوزخ کی جلتی ہوئی آگ ہے۔

۲۵۰۳ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثنا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ثنا اَبُو حَيَّانَ التَّيْمِيُّ ثنا الضَّحَّاكُ خَالُ بْنِ الْمُنْذِرِ بْنِ جَرِيرٍ عَنِ الْمُنْذِرِ بْنِ جَرِيرٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ اَبِي بِالْبَوَازِيجِ فَرَاحَتِ الْبَقَرُ فَرَاَى بَقَرَةً اَنْكَرَهَا فَقَالَ مَا هٰذِهِ قَالُوا بَقَرَةٌ لَحِقَتْ بِالْبَقَرِ قَالَ فَاَمَرَ بِهَا فَطُرِدَتْ حَتّٰى تَوَارَتْ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ (لَا يُؤْوِي الضَّالَّةَ اِلَّا ضَالٌّ).

۲۵۰۳: حضرت منذر بن جریر فرماتے ہیں کہ میں اپنے والد کے ساتھ بوازیج (نامی مقام) میں تھا کہ گائیں نکلیں تو انہوں نے ایک گائے کو اجنبی (اور باہر کی) خیال کیا اور فرمایا یہ گائے کیسی ہے؟ لوگوں نے کہا: کسی کی گائے ہماری گائیوں میں آملی۔ آپ نے حکم دیا تو اُسے ہانک کر نکال دیا گیا۔ یہاں تک کہ وہ نگاہوں سے اوجھل ہوگئی پھر فرمایا کہ میں نے اللہ کے رسول کو یہ فرماتے سنا: گمشدہ چیز کو اپنے گھر گمراہ ہی لاتا ہے۔

۲۵۰۴ : حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ بْنِ الْعَلَاءِ الْاَيْلِيُّ ثنا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ اَبِي عَبْدِ

۲۵۰۴: حضرت زید بن خالد جہنیؓ سے روایت ہے کہ نبیؐ سے گمشدہ اونٹ لے لینے کے متعلق دریافت کیا گیا تو

الرَّحمٰن عن یزید بن خالد الْجُهنی فلقیتُ ربیعة فسالتُهٗ فقال حدّثنی یزید عن زید بن خالد الْجُهنی عن النّبیّ صلّی اللّٰه علیه وسلّم قال سُئل عن ضالّة الإبل فغضب واحمرّت وجنتاهُ فقال (ما لک ولها معها الحذاءُ والسّقاءُ تَرِدُ الماءَ و تأكُلُ الشّجر حتّٰی یلقاها ربُّها) وسُئل عن ضالّة الغنم فقال (خذها فانّما هی لک او لاخیک او للذّئب) وسُئل عن اللُّقطة فقال (اعْرِف عفاصها و وکاءها وعرّفها سنةً فان اعْتُرِفتْ والّا فاخلطها بما لک)

آپؐ غصہ میں آ گئے اور آپؐ کے رخسار مبارک سرخ ہو گئے اور فرمایا: تمہیں اس سے کیا غرض اسکے پاس اس کا جوتا ہے اور مشکیزہ (پیٹ جس میں پانی ذخیرہ کر لیتا ہے) اور وہ خود پانی پر جا کر پانی پیتا ہے اور درختوں کے پتے کھاتا ہے یہاں تک کہ اسکا مالک اس تک پہنچ جائے اور اسے پکڑ لے اور آپؐ سے گمشدہ بکری کے متعلق پوچھا گیا۔ آپؐ نے فرمایا اسے پکڑ لو وہ تمہاری ہے یا تمہارے بھائی کی ورنہ پھر بھیڑیئے کی اور آپؐ سے گمشدہ چیز کے متعلق پوچھا گیا آپؐ نے فرمایا اس کی تھیلی اور بندھن کو خوب یاد رکھو اور سال بھر اسکی تشہیر کرو اگر کوئی اسے پہچان لے تو ٹھیک ورنہ اپنے مال میں شامل کر سکتے ہو۔

خلاصۃ الباب ☆ ان احادیث سے ثابت ہوا کہ گمشدہ چیز کو بغیر ضرورت کے استعمال کرنا سخت گناہ ہے۔

اس حدیث سے یہ راہنمائی ملی ہے کہ لقطہ کی تعریف اور مشہوری کرنی چاہئے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اس کی مدت یہ ہے کہ اگر وہ چیز دس درہم سے کم کی ہو تو چند روز اس کی تشہیر کرے اور اگر اس سے زیادہ ہو تو سال بھر تک تشہیر کرے۔ امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کی ''اصل'' (مبسوط) میں قلیل وکثیر کی کوئی تفصیل کئے بغیر سال بھر تک تشہیر کے لئے کہا گیا۔ امام مالکؒ بھی اسی کے قائل ہیں۔ اور فتویٰ اسی پر ہے کہ اتنی مدت تک اعلان کرے کہ جس سے غالب گمان ہو جائے کہ اب اس کا مالک تلاش نہ کرتا ہوگا۔ ہدایہ میں اسی طرح ہے۔ (علوی)

بطور لقطہ چوپایوں کو پکڑنے کا جواز' لقطہ سے دفع ضرر کی بحث:

اگر کسی شخص کو بکری یا گائے یا اونٹ بطور لقطہ (گری پڑی چیز) مل جائے تو احناف کے نزدیک اسے (بکری' گائے' اونٹ) بغرض حفاظت پکڑنا جائز ہے۔ کیونکہ گائے و اونٹ اور بکری وغیرہ بھی ایک لقطہ ہے اور لقطہ (گری پڑی چیز) کو اٹھانے کا عمل شرعی رو سے جائز ہے خواہ وہ جنگل و صحرا میں ہو یا گاؤں اور شہر میں ہو۔ مطلق چوپایہ لقطہ کی مانند ہے۔

واضح باد کہ مذکورہ زیر بحث میں تین امور بیان کئے گئے ہیں: (۱) بطور لقطہ چوپایوں کو پکڑنے کا جواز۔ (۲) لقطہ سے دفع ضرر کی بحث۔ (۳) امام مالکؒ و امام شافعیؒ کا موقف۔ چنانچہ و باللہ التوفیق تینوں امور کی تفصیلی بحث ملاحظہ ہو۔

(۱) بطور لقطہ چوپایوں کو پکڑنے کا جواز:

چوپائے کا اطلاق ایسے جانور پر ہوتا ہے جس میں مندرجہ ذیل تین اوصاف پائے جائیں: (۱) چار پاؤں ہونا۔

(۲) صرف چارہ (گھاس وغیرہ) کو بطور خوراک استعمال کرنا۔ (۳) منہ کے ساتھ بالا جھکا خوراک استعمال کرنا۔ دوسری اور تیسری صفت سے کتا و دیگر درندہ صفت جانور خارج ہو گئے۔ کیونکہ کتا اور دیگر درندے مثل شیر ریچھ وغیرہ کے چار پاؤں تو ہوتے ہیں۔ لیکن چارہ (گھاس) ان کی خوراک نہیں۔ زمین پر رینگنے والے جانوروں (کیڑے مکوڑے، سانپ، بچھو وغیرہ) کے چار پاؤں نہیں ہوتے۔ اس بنا پر ان کا شمار چوپایوں میں نہیں ہوتا۔ جب کہ بکری، گائے، اونٹ گھوڑا وغیرہ چوپائے کے مذکورہ تینوں اوصاف کے حامل ہیں۔ لہٰذا ان کا شمار چوپایوں میں ہوتا ہے۔ چنانچہ احناف کے موقف کے بموجب بکری کے ساتھ گائے اور اونٹ بھی ایک لقطہ (گری پڑی شے یا گم شدہ چیز) ہیں۔ جنہیں بوقت ضیاع خوف کے پکڑنا اور تعریف (شناخت) کرنا مستحب ہے تاکہ لوگوں کے مال محفوظ رہیں۔ لوگوں کے مال کی حفاظت ایک طرح کی بھلائی ہے اور اسلام بھی بھلائی کا خواہاں ہے۔ چنانچہ جس امر میں بھلائی کا عنصر نمایاں طور پر موجود ہو اسے کر گزرنا جائز ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ چوپایوں کو بغرض حفاظت بطور لقطہ پکڑنے کا جواز محقق (ثابت) ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

(۲) لقطہ سے دفع ضرر کی بحث:

مطلق لقطہ کے بارے میں جب ضائع ہونے کا خوف لاحق ہو تو اس وقت یہ امر (ضیاع) نقصان کے زمرے میں شامل ہوتا ہے۔ چنانچہ دفع ضرر (نقصان دور کرنا) کی وجہ سے لقطہ اخذ کرنا مستحسن ہے۔ حضرت زید بن خالد کی روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام سے لقطہ دریافت کیا تو رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ ایک سال تعریف (شناخت) کر پھر اس نے پوچھا کہ بھٹکی ہوئی بکری کا کیا حکم ہے۔ آپؐ نے فرمایا کہ اس کو پکڑ لے وہ تیری ہے یا تیرے بھائی (اصل مالک) کی ہے یا بھیڑیے کی۔ پھر اس نے پوچھا کہ اے اللہ کے رسولؐ! بھٹکے ہوئے اونٹ کا کیا حکم ہے تو اس پر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم غصے ہو گئے۔ حتیٰ کہ آپؐ کے رخسار مبارک سرخ ہو گئے اور فرمایا کہ تیرا اس سے کیا تعلق ہے اس (اونٹ) کے ساتھ اس کا حدا و سقاء موجود ہے۔ حتیٰ کہ اس (اونٹ) کا مالک اسے پائے گا۔ اس حدیث سے اونٹ کی صورت میں لقطہ کے دفع ضرر کا تحقق (ثبوت) ہوتا ہے۔ یعنی اگر کسی ایسے لقطے کے ساتھ دفع ضرر کا سامان موجود ہونے کے باعث اس کے ضائع ہونے کا خوف نہ ہو تو لقطہ نہ پکڑنے میں کوئی حرج نہیں ورنہ بحالت خوفِ ضیاع اسے (اونٹ کو) پکڑنا بہتر ہے۔

(۳) امام مالکؒ وامام شافعیؒ کا موقف:

ان حضرات (مالک وشافعیؒ) کا موقف یہ ہے کہ اگر اونٹ یا گائے کو جنگل میں پائے تو چھوڑ دینا افضل ہے۔ کیونکہ غیر کے اخذ مال میں اصل حرمت (حرام ہونا) ہے۔ البتہ اگر ضائع ہونے کا اندیشہ ہو تو غیر کا مال اخذ کرنا مباح (جائز) ہے جب لقطہ کے ساتھ ایسی چیز ہو جس سے وہ (لقطہ مثل اونٹ) اپنی ذات کی حفاظت کرتے ہوئے نقصان کو دور کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ تو اس کے ضیاع کا خوف کم درجے کا ہے لیکن ضائع ہونے کا وہم پایا جاتا ہے۔ اس لئے ایسے لقطہ (مثل اونٹ) کا پکڑنا مکروہ اور چھوڑنا بہتر ہے۔

اس کا جواب یہ ہے کہ اونٹ کی مثل لقطہ جنگل میں بھٹکنے کی صورت میں اپنی ذات کا تحفظ صرف خوراک (حدو

سقاء) کے ذریعے کرسکتا ہے۔ لیکن کسی جنگلی درندے کا شکار ہونے کی صورت میں وہ (لقطہ مثل اونٹ) اپنی جان کی حفاظت کرنے پر قادر نہیں۔ لہٰذا غالب گمان ضائع ہونے کا ہے۔ چنانچہ گائے' اونٹ وغیرہ بھی بکری کے حکم میں ہوں گے۔ جس کے بارے میں رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ بھٹکی ہوئی بکری ملتقط کی ہوگی یا اصل مالک کی یا پھر بھیڑیے کی ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ امام مالکؒ وامام شافعیؒ کا قول محل نظر ومرجوح ہے اور احناف کا قول راجح ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

۲ : بَابُ اللُّقَطَةِ

باب : گمشدہ چیز کا بیان

۲۵۰۵ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ عَنْ اَبِی الْعَلَاءِ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ عِيَاضِ ابْنِ حِمَارٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ (مَنْ وَجَدَ لُقَطَةً فَلْيُشْهِدْ ذَا عَدْلٍ اَوْ ذَوَیْ عَدْلٍ ثُمَّ لَا يُغَيِّرْهُ وَلَا يَكْتُمْ فَاِنْ جَاءَ رَبُّهَا فَهُوَ اَحَقُّ بِهَا وَاِلَّا فَهُوَ مَالُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَشَاءُ .)

۲۵۰۵ : حضرت عیاض بن حمار فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسولؐ نے فرمایا : جسے گمشدہ چیز ملے تو وہ ایک یا دو دینداروں کو گواہ بنالے پھر اس میں کوئی تبدیلی نہ کرے اسے چھپائے نہیں۔ اگر اس کا مالک آ جائے (معلوم ہو جائے) تو وہی اسکا حقدار ہے ورنہ وہ اللہ کا مال ہے اللہ جسے چاہیں دیدے۔

۲۵۰۶ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيْعٌ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ سُوَيْدِ ابْنِ غَفَلَةَ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ زَيْدِ بْنِ صُوْحَانَ وَسُلَيْمَانَ بْنِ رَبِيْعَةَ حَتّٰی اِذَا كُنَّا بِالْعُذَيْبِ الْتَقَطْتُ سَوْطًا فَقَالَا لِیْ اَلْقِهِ فَاَبَيْتُ فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ اَتَيْتُ اُبَيَّ ابْنَ كَعْبٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ اَصَبْتَ الْتَقَطْتُ مِائَةَ دِيْنَارٍ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلْتُهُ فَقَالَ (عَرِّفْهَا سَنَةً) فَعَرَّفْتُهَا فَلَمْ اَجِدْ اَحَدًا يَعْرِفُهَا فَسَاَلْتُهُ فَقَالَ (عَرِّفْهَا) فَعَرَّفْتُهَا فَلَمْ اَجِدْ اَحَدًا يَعْرِفُهَا فَقَالَ (اعْرِفْ وِعَاءَهَا وَوِكَاءَهَا وَعَدَدَهَا ثُمَّ عَرِّفْهَا سَنَةً فَاِنْ جَاءَ مَنْ يَعْرِفُهَا وَاِلَّا فَهِیَ كَسَبِيْلِ مَالِكَ)

۲۵۰۶ : حضرت سوید بن غفلہ کہتے ہیں کہ میں زید بن صوحان اور سلیمان بن ربیعہ کے ساتھ باہر گیا جب ہم عذیب نامی جگہ پر پہنچے تو مجھے ایک کوڑا ملا۔ ان دونوں حضرات نے مجھے کہا کہ اسے پھینک دو میں نہ مانا۔ جب ہم مدینہ پہنچے تو میں ابی بن کعبؓ کی خدمت میں حاضر ہوا اور یہ بات اُن سے ذکر کی۔ فرمایا: تم نے درست کیا۔ رسول اللہؐ کے عہد مبارک میں مجھے سو اشرفیاں ملیں میں نے آپؐ سے دریافت کیا تو فرمایا: سال بھر انکی تشہیر کرو میں نے انکی تشہیر کی مجھے کوئی بھی نہ ملا جو ان اشرفیوں کے متعلق جانتا (یا انکا مالک ہوتا) میں نے پھر دریافت کیا' فرمایا انکی تشہیر مزید کرو پھر بھی مجھے کوئی نہ ملا جو اشرفیوں کے متعلق جانتا ہو تو آپؐ نے فرمایا: انکی تھیلی اور بندھن خوب پہچان لو اور انکو شمار کرلو پھر سال بھر انکی تشہیر کرو اگر کوئی انکو پہچاننے والا (مالک) آجائے تو ٹھیک ورنہ وہ تمہارے مال کی طرح ہے۔

۲۵۰۷ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ ح:

۲۵۰۷ : حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے

وحدثنا حرملة بن يحيٰ ثنا عبد الله بن وهب قال ثنا الضحاك بن عثمان القرشيّ حدّثني سالم ابو النضر عن بسر بن سعيد عن زيد ابن خالد الجهنيّ ان رسول الله ﷺ سُئل عن اللُّقطة فقال (عرّفها سنة فان اعترفت فأدّها فان لم تُعترف فاعرف عفاصها ووعاءها ثم كُلها فان جاء صاحبُها فأدّها اليه)

روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے لقطہ کے متعلق دریافت کیا گیا تو فرمایا: سال بھر اس کی تشہیر کرو اگر کوئی اسے پہچان لے تو اسے وہ دے دو اور اگر کوئی بھی اسے نہ پہچانے تو اس کی تھیلی اور بندھن کو خوب یاد رکھو پھر اسے خرچ کر لو پھر اگر اس کا مالک آ جائے تو اس کو ادا کرو۔

۳ : بَابُ الْتِقَاطِ مَا أَخْرَجَ الْجُرَذُ

باب: چوہا بل سے جو مال نکال لائے وہ لینا

۲۵۰۸ : حدثنا محمد بن بشار ثنا محمد بن خالد بن عثمة حدثني موسى بن يعقوب الزّمعيّ حدّثني عمّتي قُريبة بنت عبد الله ان امّها كريمة بنت المقداد بن عمرو اخبرتها عن ضباعة بنت الزُّبير عن المقداد بن عمرو انّه خرج ذات يوم الى البقيع وهو المقبُرة لحاجته وكان الناس لا يذهب احدهم في حاجته الّا في اليومين والثلاثة فانّما يبعر كما تبعر الابل ثمّ دخل خربة فبينما هو جالسٌ لحاجته اذا راى جرذا اخرج من جحر دينارا ثمّ دخل فاخرج آخر حتّى اخرج سبعة عشر دينارا ثمّ اخرج طرف خرقة حمراء.

قال المقداد فسللت الخرقة فوجدت فيها دينارا فتمّت ثمانية عشر دينارا فخرجت بها حتى اتيت بها رسول الله صلّى الله عليه وسلّم فاخبرته خبرها فقلت خذ صدقتها يارسول الله صلّى الله عليه وسلم! قال (ارجع بها لا صدقة فيها بارك الله لك فيها) ثمّ قال (لعلك اتبعت يدك في الجحر) قلت لا والّذي اكرمك بالحق .

۲۵۰۸ : حضرت مقداد بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک روز وہ مدینہ کے قبرستان بقیع کی طرف قضاء حاجت کے لئے نکلے اور اس وقت لوگ قضاء حاجت کے لئے دو تین روز بعد ہی جاتے تھے اور اونٹوں کی طرح مینگنیاں کرتے تھے خیر وہ ایک ویران جگہ پہنچے آپ قضاء حاجت کے لئے بیٹھے ہوئے تھے کہ دیکھا ایک چوہا بل سے اشرفی نکال کر لایا پھر بل میں گیا اور ایک اور اشرفی نکال لایا اسی طرح وہ ایک ایک کر کے سترہ اشرفیاں نکال لایا پھر ایک سرخ رنگ کا چیتھڑا نکال کر لایا۔

مقدادؓ فرماتے ہیں کہ میں نے اس چیتھڑے کو اٹھایا تو اس میں بھی ایک اشرفی تھی تو کل اٹھارہ اشرفیاں ہوئیں وہ اشرفیاں لے کر اللہ کے رسول کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے آپؐ کو سارا ماجرا سنایا۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اسکی زکوٰۃ لے لیجئے۔ آپؐ نے فرمایا: یہ تم واپس لے لو اس میں کوئی زکوٰۃ نہیں اللہ تمہیں اس میں برکت دے۔ پھر آپؐ نے فرمایا: شاید تم نے اس بل میں ہاتھ ڈالا ہوگا؟ میں

نے عرض کیا قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ذریعہ عزت دی میں نے بل میں ہاتھ نہیں ڈالا۔

قال فلم يفن آخرها حتى مات.

راوی کہتے ہیں کہ مقداد کے انتقال تک وہ اشرفیاں ختم نہ ہوئیں (کیونکہ برکت کی دُعا اللہ کے رسولؐ نے کی تھی)۔

خلاصۃ الباب ☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دُعا کی برکت سے حضرت مقداد رضی اللہ عنہ عمر بھر تک ان دیناروں سے کھاتے رہے جب دینار ختم ہوئے تو ان کی عمر بھی ختم ہوگئی۔

۴ : بَابُ مَنْ اَصَابَ رِكَازًا

باب : جسے کان ملے

۲۵۰۹ : حدثنا محمد بن ميمون المكي وهشام بن عمار قالا ثنا سفيان بن عيينة عن الزهري عن سعيد وابي سلمة عن ابي هريرة ان رسول الله ﷺ قال (في الركاز الخمس).

۲۵۰۹ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا : کان میں پانچواں حصہ (بیت المال کا) ہے۔

۲۵۱۰ : حدثنا نصر بن علي الجهضمي ثنا ابو احمد عن اسرائيل عن سماك عن عكرمة عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم (في الركاز الخمس).

۲۵۱۰ : حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کان میں پانچواں حصہ (خمس بیت المال کا) ہے۔

۲۵۱۱ : حدثنا احمد بن ثابت الجحدري ثنا يعقوب بن اسحاق الحضرمي ثنا سليمان ابن حيان سمعت ابي يحدث عن ابي هريرة رضي الله تعالى عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال (كان فيمن كان قبلكم رجل اشترى عقارا فوجد فيها جرة من ذهب فقال اشتريت منك الارض ولم اشتر منك الذهب فقال الرجل انما بعتك الارض بما فيها فتحاكما الى رجل فقال الكما ولد فقال احدهما لي غلام و قال الآخر لي جارية قال فانكحا

۲۵۱۱ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم سے پہلے لوگوں میں ایک مرد نے کوئی زمین خریدی اس میں (سے سونے کا ایک گھڑا ملا تو اس نے (فروخت کنندہ سے) کہا میں نے تم سے زمین خریدی ہے سونا نہیں خریدا (اس لئے یہ سونا تمہارا ہے) تو اس نے کہا کہ میں نے تمہیں جو کچھ زمین میں ہے اس سمیت زمین بیچی ہے (اسلئے اسکے مالک تم ہو) بالآخر انہوں نے ایک تیسرے مرد کو فیصل ٹھہرایا اس نے کہا: کیا تمہاری اولاد

الْغُلَامَ الْجَارِيَةَ وَلْيُنْفِقَا عَلَى انْفُسِهِمَا مِنْهُ وَلْيَتَصَدَّقَا).

ہے؟ تو ایک نے کہا: میرا ایک لڑکا ہے۔ دوسرے نے کہا: میری ایک لڑکی ہے۔ اس نے کہا: اس لڑکے اور لڑکی کی آپس میں شادی کر دو اور وہ میاں بیوی یہ سونا خرچ بھی کریں اور صدقہ بھی کریں۔

خلاصۃ الباب ☆ رکاز کی تعریف حاجب مغرب نے یہ کی ہے کہ رکاز وہ معدن یعنی کان یا دفینہ ہے جو زمین میں مستقر ہو۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ رکاز میں خمس ہے۔ وجہ استدلال یہ ہے کہ رکاز رکز سے ہے (بمعنی گاڑنا) جو معدن کو بھی شامل ہے چنانچہ بیہقی نے سنن میں اور کتاب المعرفہ میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ رکاز وہ ہے جو زمین میں پیدا ہو۔ نیز بیہقی نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً یہ بھی روایت کیا ہے کہ رکاز میں خمس ہے' صحابہ رضی اللہ عنہ نے سوال کیا: یارسول اللہ رکاز کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: رکاز وہ سونا چاندی ہے جنہیں اللہ تعالیٰ نے زمین میں اس کی تخلیق کے وقت ہی پیدا فرمایا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

كِتَابُ العِتْقِ

آزاد کرنے کے متعلق ابواب

١ : بَابُ الْمُدَبَّرِ

باب: مدبر[1] کا بیان

٢٥١٢ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا ثَنَا وَكِيعٌ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ بَاعَ الْمُدَبَّرَ .

۲۵۱۲ : حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے مدبر بیچا۔

٢٥١٣ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ دَبَّرَ رَجُلٌ مِنَّا غُلَامًا وَلَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُ فَبَاعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاشْتَرَاهُ ابْنُ النَّحَّامِ رَجُلٌ مِنْ بَنِي عَدِيٍّ .

۲۵۱۳: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم میں سے ایک مرد نے غلام کو مدبر کر دیا اس غلام کے علاوہ اس کے پاس کچھ مال نہ تھا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مدبر غلام کو بیچ دیا اسے بنو عدی کے ایک مرد ابن نحام نے خرید لیا۔

٢٥١٤ : حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ ظَبْيَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ (الْمُدَبَّرُ مِنَ الثُّلُثِ) .

۲۵۱۴: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مدبر تہائی میں سے آزاد ہوگا۔

قَالَ ابْنُ مَاجَةَ سَمِعْتُ عُثْمَانَ يَعْنِي ابْنَ شَيْبَةَ يَقُولُ هٰذَا خَطَاءٌ يَعْنِي حَدِيثَ (اَلْمُدَبَّرُ مِنَ الثُّلُثِ)

امام ابن ماجہؒ فرماتے ہیں امام عثمان بن ابی شیبہ کو سنا فرما رہے تھے حدیث مدبر (تہائی سے آزاد ہوگا) خطا ہے۔

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ لَيْسَ لَهُ أَصْلٌ .

ابو عبداللہ فرماتے ہیں کہ یہ بے اصل ہے۔

---

[1] مدبر وہ غلام یا باندی جسے مالک نے کہا ہو کہ تو میرے مرنے کے بعد آزاد ہے۔ (عبدالرشید)

خلاصۃ الباب ☆ امام نووی فرماتے ہیں کہ جمہور علماء کے نزدیک مدبر کو بیچنا جائز نہیں حنفیہ کا بھی یہی مذہب ہے۔ امام شافعی کا مذہب یہ ہے کہ جب مدبر کا مالک محتاج ہو تو مدبر کو بیچ سکتا ہے۔

۲ : بَابُ اُمَّهَاتِ الْاَوْلَادِ

باب: ام ولد کا بیان

۲۵۱۵ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ قَالَا ثَنَا وَكِيْعٌ ثَنَا شَرِيْكٌ عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَيُّمَا رَجُلٍ وَلَدَتْ اَمَتُهُ مِنْهُ فَهِيَ مُعْتَقَةٌ عَنْ دُبُرٍ مِنْهُ.

۲۵۱۵ : حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس مرد کی باندی سے اس کی اولاد ہو جائے تو وہ باندی اس کے (انتقال) کے بعد آزاد ہو جائے گی۔

۲۵۱۶ : حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْسُفَ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ ثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ يَعْنِيْ النَّهْشَلِيَّ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ ذُكِرَتْ اُمُّ اِبْرَاهِيْمَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ (اَعْتَقَهَا وَلَدُهَا)

۲۵۱۶ : حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حضرت ابراہیم کی والدہ کا تذکرہ ہوا تو فرمایا: اسے اس کے بچے نے آزاد کرا دیا۔

۲۵۱۷ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى وَاِسْحَاقُ ابْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَا ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِيْ اَبُو الزُّبَيْرِ اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ كُنَّا نَبِيْعُ سَرَارِيَنَا وَاُمَّهَاتِ اَوْلَادِنَا وَالنَّبِيُّ ﷺ فِيْنَا حَيٌّ لَا نَرٰى بِذٰلِكَ بَاْسًا .

۲۵۱۷ : حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ طیبہ میں ہم اپنی باندیوں اور ام ولد لونڈیوں کو فروخت کیا کرتے تھے اور اس میں کچھ حرج نہ سمجھتے تھے۔

خلاصۃ الباب ☆ حنفیہ کے نزدیک ام ولد کی بیع جائز نہیں کیونکہ دارقطنی میں حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے امہات الاولاد کی بیع سے منع فرمایا۔ نیز حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جس باندی کے اس کے آقا سے بچہ ہو جائے تو اس کا آقا نہ اس کو فروخت کرے نہ ہبہ کرے ہاں زندگی بھر اس سے نفع اٹھائے۔

۳ : بَابُ الْمُكَاتَبِ

باب: مکاتب کا بیان

۲۵۱۸ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَا ثَنَا اَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (ثَلَاثَةٌ كُلُّهُمْ حَقٌّ عَلَى اللّٰهِ عَوْنُهُ الْغَازِيْ فِيْ سَبِيْلِ

۲۵۱۸ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: تین شخص ایسے ہیں کہ ان کی مدد کرنا اللہ نے اپنے ذمہ لے رکھا ہے راہِ خدا میں لڑنے والا اور وہ مکاتب غلام جس کا بدل کتابت

اللّٰہ والمکاتب الّذی یرید الاداء والناکح الّذی یرید التعفف)۔

ادا کرنے کا ارادہ ہو اور وہ شادی شدہ جو پاکدامن رہنا چاہتا ہو۔

۲۵۱۹: حدّثنا ابو کریب ثنا عبد اللّٰہ ابن نمیر ومحمّد بن فضیل عن حجّاج عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدّہ قال قال رسول اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم (ایّما عبد کوتب علی مائۃ اوقیۃ فاداھا الّا عشر اوقیات فھو رقیق)۔

۲۵۱۹: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس غلام کو بھی سو اوقیہ کے عوض مکاتب بنایا گیا پھر اس نے سب ادا کر دیا صرف دس اوقیہ رہ گیا تو بھی وہ غلام ہے۔

۲۵۲۰: حدّثنا ابو بکر بن ابی شیبۃ ثنا سفیان بن عیینۃ عن الزّھری عن نبھان مولٰی امّ سلمۃ عن امّ سلمۃ انّھا اخبرت عن النّبیّ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم انّہ قال (اذا کان لاحداکنّ مکاتب وکان عندہ ما یؤدّی فلتحتجب منہ)۔

۲۵۲۰: ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبیؐ نے فرمایا: جب تم عورتوں میں سے کسی کا مکاتب ہو اور اس کے پاس اتنا ہو کہ وہ ادائیگی کر سکے تو اسے چاہئے کہ مکاتب سے پردہ شروع کر دے۔

۲۵۲۱: حدّثنا ابو بکر بن ابی شیبۃ وعلیّ بن محمّد قالا ثنا وکیع عن ھشام بن عروۃ عن ابیہ عن عائشۃ رضی اللّٰہ تعالٰی عنھا زوج النّبیّ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم انّ بریرۃ اتتھا وھی مکاتبۃ قد کاتبھا اھلھا علی تسع اواق فقالت لھا ان شاء اھلک عددت لھم عدّۃ واحدۃ وکان الولاء لی قال فاتت اھلھا فذکرت ذلک لھم فابوا الّا ان تشترط الولاء لھم فذکرت عائشۃ رضی اللّٰہ تعالٰی عنھا ذلک للنّبیّ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم فقال (افعلی) قال فقام النّبیّ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم فخطب النّاس فحمد اللّٰہ واثنی علیہ ثمّ قال (ما بال رجال یشترطون شروطا لیست فی کتاب اللّٰہ کلّ شرط لیس فی کتاب اللّٰہ فھو باطل وان کان مائۃ شرط کتاب اللّٰہ احقّ وشرط اللّٰہ اوثق والولاء لمن اعتق)

۲۵۲۱: ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ بریرہ ان کے پاس آئی اور وہ مکاتبہ تھی اس کے مالکوں نے اسے مکاتب کر دیا تھا نو اوقیہ کے عوض حضرت عائشہؓ نے اس سے کہا اگر تمہارے مالک چاہیں تو میں انہیں یہ معاوضہ یکمشت ادا کر دوں اور تیرا ولاء (حق میراث) میرے لئے ہو۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر بریرہ اپنے مالکوں کے پاس گئی اور ان سے یہ بات ذکر کی تو انہوں نے قبول نہ کیا مگر اس شرط کے ساتھ کہ ولاء (حق میراث) ان مالکوں کے لئے ہو۔ تو سیدہ عائشہؓ نے نبیؐ سے اس کا تذکرہ فرمایا۔ آپؐ نے فرمایا: تم ایسا کر لو۔ پھر نبیؐ کھڑے ہوئے اور آپؐ نے خطبہ دیا اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کی پھر فرمایا: کچھ مردوں کو کیا ہوا کہ ایسی شرطیں[1] ٹھہراتے ہیں جو اللہ کی کتاب میں نہیں ہر وہ شرط جو اللہ کی کتاب میں نہیں وہ باطل ہے اگرچہ سو بار وہ شرط ٹھہرائی ہو۔ اللہ کی کتاب زیادہ لائق اتباع ہے اور اللہ کی شرط مضبوط و مستحکم ہے کہ ولاء اسی کیلئے ہے جو آزاد کرے۔

---

[1] چونکہ بریرہ بدل کتابت ادا کرنے سے عاجز تھی اسلئے باندی ہو گئی اور ام المومنین نے اسے خرید کر آزاد کیا اسی لئے وہ ولاء کی حقدار ہوئیں۔ (عبدالرشید)

خلاصۃ الباب ☆ حدیث ۲۵۱۸: مکاتب وہ غلام یا باندی جس سے مالک یہ کہے کہ تو اتنا مال ادا کرے تو تو آزاد ہے۔ حدیث ۲۵۱۹: اس حدیث کو ابوداؤد' ترمذی' حاکم' احمد نے بھی روایت کیا اور کہا ہے کہ یہ حدیث صحیح ہے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور اکثر اہل علم کا یہی مذہب ہے کہ مکاتب غلام ہے جب تک اس پر ایک درہم بھی باقی رہے۔ حدیث ۲۵۲۰ حنفیہ کے نزدیک مکاتب جب بدل کتابت ادا کردے تو اس کی مالکن اس سے پردہ کرے۔ حدیث: ۲۵۲۱ سبحان اللہ! نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جیسا معلم و مربی قیامت تک پیدا نہ ہوگا۔ غلام باندی کے متعلق بھی ایک ایک جزئی تک واضح طریقہ سے بیان فرمادی۔ (صلی اللہ علیہ وسلم)

۴ : بَابُ الْعِتْقِ

باب: غلام کو آزاد کرنا

۲۵۲۲ : حدّثنا ابو كُرَيْبٍ ثنا ابُوْ مُعاوية عن الاعمش عَنْ عمرو بن مُرّةَ عَنْ سالم بْنِ ابي الْجَعْد عَنْ شُرَحبِيْل بْنِ السّمط قال قُلْتُ لكعبٍ يا كَعْبَ بْنَ مُرّة حدّثنا عَنْ رسُوْل اللّه صلّى اللهُ عليه وسلّم واحْذرْ قال سمعْتُ رسُوْل اللّه صلّى اللهُ عليْه وسلّم يقوْلُ (من اعْتق امْرأً مُسْلمًا كان فكاكهُ من النّارِ يُجْزِئُ كُلّ عظْمٍ منْهُ بكُلّ عظْمٍ منْهُ ومنْ اعْتقَ امْرأتيْنِ مُسْلمتيْنِ كانتا فكاكهُ من النّارِ يُجْزِئُ بكُلّ عظْميْن منْهما عظْمٌ منْهُ).

۲۵۲۲ : حضرت شرحبیل بن سمط کہتے ہیں کہ میں نے کعب بن مرہؓ سے درخواست کی کہ بڑی احتیاط سے کام لیتے ہوئے مجھے اللہ کے رسولؐ کی کوئی بات سنائیے۔ فرمایا کہ میں نے اللہ کے رسولؐ کو یہ فرماتے سنا: جس نے مسلمان غلام کو آزاد کیا تو وہ غلام اس کے دوزخ سے چھٹکارے کا باعث ہوگا اسکی ہر ہڈی کے بدلہ میں (دوزخ سے آزادی کیلئے) کافی ہے اور جو دو مسلمان باندیوں کو آزاد کرے تو وہ دونوں باندیاں دوزخ سے اسکی خلاصی کا باعث ہوں گی ان میں سے ہر ایک کی دو ہڈیوں کے بدلہ میں اسکی ایک ہڈی کافی ہوگی۔

۲۵۲۳ : حدّثنا احْمدُ بْنُ سِنانٍ ثنا ابُوْ مُعاوية ثنا هشامُ بْنُ عُرْوة عَنْ ابيْه عَنْ ابيْ مُراوِحٍ عَنْ ابيْ ذرٍّ قال قُلْتُ يارسُوْل اللّه ايُّ الرّقابِ افْضلُ قال (انْفسُها عنْد اهْلها واغْلاها ثمنًا).

۲۵۲۳: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول (آزاد کرنا ہو تو) کون سا غلام افضل ہے۔ فرمایا: جو مالک کے نزدیک سب سے نفیس و پسندیدہ ہو اور قیمت میں سب سے گراں ہو۔

۵ : بَابُ مَنْ مَلَكَ ذَا رَحِمٍ مَحْرَمٍ فَهُوَ حُرٌّ

باب: جو محرم رشتہ دار کا مالک ہو جائے تو وہ (رشتہ دار) آزاد ہے

۲۵۲۴ : حدّثنا عُقْبةُ بْنُ مُكْرمٍ واسْحقُ ابْنُ منْصُوْرٍ قالا ثنا مُحمّدُ بْنُ بكْرٍ الْبُرْسانيُّ عَنْ حمّاد بن سلمة عَنْ قتادة

۲۵۲۴: حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

وعاصمٍ عن الحسن عن سمرة ابن جندب عن النبيّ ﷺ قال (من ملک ذا رحمٍ محرمٍ فهو حرٌّ)

جو محرم رشتہ دار کا مالک ہو جائے تو وہ رشتہ دار آزاد ہے۔

۲۵۲۵ : حدثنا راشد ابن سعيد الرملي وعبيد الله بن الجهم الانماطي قالا : ثنا ضمرة بن ربيعة عن سفيان عن عبد الله بن دينار عن ابن عمر قال قال رسول الله ﷺ (من ملک ذا رحمٍ محرمٍ فهو حرٌّ).

۲۵۲۵ . حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو محرم رشتہ دار کا مالک ہو جائے تو وہ آزاد ہے۔

۲ : بَابُ مَنْ اَعْتَقَ عَبْدًا وَاشْتَرَطَ خِدْمَتَهُ

باب: غلام کو آزاد کرنا اور اس پر اپنی خدمت کی شرط ٹھہرانا

۲۵۲۶ : حدثنا عبد الله بن معاوية الجمحي ثنا حماد بن سلمة عن سعيد ابن جمهان عن سفينة ابي عبد الرحمن قال اعتقتني ام سلمة واشترطت عليّ ان اخدم النبيّ ﷺ ما عاش .

۲۵۲۶ : حضرت سفینہ ابو عبد الرحمٰن رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے مجھے آزاد کیا اور میرے ساتھ یہ شرط ٹھہرائی کہ حیاتِ طیبہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کروں۔

۷ : بَابُ مَنْ اَعْتَقَ شِرْكًا لَهُ فِي عَبْدٍ

باب: غلام میں سے اپنا حصہ آزاد کرنا

۲۵۲۷ : حدثنا ابو بكر بن ابي شيبة ثنا علي بن مسهر ومحمد بن بشر عن سعيد بن ابي عروبة عن قتادة عن النضر بن انس عن بشير بن نهيك عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم (من اعتق نصيبًا له في مملوكٍ او شقصًا فعليه خلاصه من ماله ان كان له مالٌ فان لم يكن له مالٌ استسعى العبد قيمته غير مشقوقٍ عليه)

۲۵۲۷ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : جو شخص غلام میں سے اپنا حصہ آزاد کر دے تو اس پر لازم ہے کہ اس کے باقی حصوں کو بھی چھڑائے اپنے مال سے اگر اس کے پاس مال ہو اور اگر اس کے پاس مال نہ ہو تو غلام اپنی (قیمت ادا کرنے کیلئے) قیمت کی بقدر مزدوری کرے لیکن اس پر (طاقت سے زیادہ) مشقت نہ ڈالی جائے۔

۲۵۲۸ : حدثنا يحيى بن حكيم ثنا عثمان ابن عمر ثنا مالک بن انس عن نافع عن بن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم (من اعتق شركًا له في عبدٍ اقيم عليه بقيمة عدلٍ فاعطى شركاءه حصصهم ان كان له من المال ما يبلغ ثمنه وعتق عليه العبد والا فقد عتق

۲۵۲۸ : حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسولؐ نے فرمایا: جو غلام میں سے اپنا حصہ آزاد کر دے تو ایک عادل دیندار اسکی قیمت لگائے پھر یہ آزاد کرنے والا باقی شرکاء کو انکے حصوں کی بقدر ادائیگی کرے بشرطیکہ اسکے پاس اتنا مال ہو کہ انکے حصوں کی بقدر ادائیگی کر سکے اور اس

مِنْهُ مَا عَتَقَ).

صورت میں غلام صرف اسکی طرف سے آزاد متصور ہوگا ورنہ جتنا حصہ اس نے آزاد کیا وہ تو آزاد ہو ہی چکا۔

٨ : بَابُ مَنْ اَعْتَقَ عَبْدًا وَلَهُ مَالٌ

باب: جو کسی غلام کو آزاد کرے اور اس غلام کے پاس مال بھی ہو

۲۵۲۹ : حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِيْ ابْنُ لَهِيْعَةَ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ اَنْبَاَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ جَمِيْعًا عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ جَعْفَرٍ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْاَشَجِّ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ (مَنْ اَعْتَقَ عَبْدًا وَلَهُ مَالٌ فَمَالُ الْعَبْدِ لَهُ اِلَّا اَنْ يَشْتَرِطَ السَّيِّدُ مَالَهُ ، فَيَكُوْنَ لَهُ)

وَ قَالَ ابْنُ لَهِيْعَةَ اِلَّا اَنْ يَسْتَثْنِيَهُ السَّيِّدُ .

۲۵۲۹: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کسی غلام کو آزاد کرے اور اس غلام کے پاس مال ہو تو غلام کا مال اس (غلام) کا ہی ہے الا یہ کہ مالک یہ کہہ دے کہ مال میرا ہوگا تو اس صورت میں مال غلام کے مالک کا ہو جائے گا۔

۲۵۳۰ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجَرْمِيُّ ثَنَا الْمُطَّلِبُ بْنُ زِيَادٍ عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ جَدِّهِ عُمَيْرٍ وَهُوَ مَوْلٰى ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ قَالَ لَهُ يَا عُمَيْرُ اِنِّيْ اَعْتَقْتُكَ عِتْقًا هَنِيْئًا ، اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ (اَيُّمَا رَجُلٍ اَعْتَقَ غُلَامًا وَلَمْ يُسَمِّ مَالَهُ فَالْمَالُ لَهُ) فَاَخْبِرْنِيْ مَا مَالُكَ .

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ ثَنَا الْمُطَّلِبُ بْنُ زِيَادٍ عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ لِجَدِّيْ فَذَكَرَ نَحْوَهُ .

۲۵۳۰: حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے آزاد کردہ غلام عمیر کہتے ہیں کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے فرمایا: اے عمیر! میں تجھے آزاد کرتا ہوں، آرام و راحت کے ساتھ۔ میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے سنا: جو شخص کسی غلام کو آزاد کرے اور اس کے مال کا تذکرہ نہ کرے تو وہ مال غلام کو ہی ملے گا تو تو مجھے بتادے کہ تیرے پاس کیا مال ہے۔

دوسری سند سے یہی مضمون مروی ہے۔

٩ : بَابُ عِتْقِ وَلَدِ الزِّنَا

باب: ولد الزنا کو آزاد کرنا

۲۵۳۱ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ثَنَا اِسْرَائِيْلُ عَنْ زَيْدِ ابْنِ جُبَيْرٍ عَنْ اَبِيْ يَزِيْدَ الضَّبِّيِّ ، عَنْ مَيْمُوْنَةَ بِنْتِ سَعْدٍ مَوْلَاةِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ سُئِلَ عَنْ وَلَدِ الزِّنَا فَقَالَ (نَعْلَانِ اُجَاهِدُ فِيْهِمَا خَيْرٌ مِنْ اَنْ

۲۵۳۱: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی باندی میمونہ بنت سعد رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ولد الزنا کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا: دو جوتے جن میں جہاد کروں بہتر ہیں اس سے

اُعْتِقَ وَلَدَ الزِّنَا) .

کہ میں ولد الزنا کو آزاد کروں ۔

١٠ : بَابُ مَنْ اَرَادَ عِتْقَ رَجُلٍ وَامْرَأَتِهِ فَلْيَبْدَأْ بِالرَّجُلِ

باب : مرد اور اس کی بیوی کو آزاد کرنا ہو تو پہلے مرد کو آزاد کرے

۲۵۳۲ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا حَمَّادُ ابْنُ مَسْعَدَةَ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَلَفٍ الْعَسْقَلَانِيُّ وَاِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَا ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيْدِ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا كَانَ لَهَا غُلَامٌ وَجَارِيَةٌ زَوْجٌ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اُرِيْدُ اَنْ اُعْتِقَهُمَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ (اِنْ اَعْتَقْتِهِمَا فَابْدَئِيْ بِالرَّجُلِ قَبْلَ الْمَرْاَةِ) .

۲۵۳۲ : حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ان کا ایک غلام اور ایک باندی خاوند بیوی تھے ۔ انہوں نے عرض کی : اے اللہ کے رسول ! (صلی اللہ علیہ وسلم) میں ان دونوں کو آزاد کرنا چاہتی ہوں تو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : اگر تم ان دونوں کو آزاد کرو تو باندی سے پہلے غلام کو آزاد کرنا ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

كِتَابُ الْحُدُوْدِ

حدود[1] کے ابواب

١ : بَابُ لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ اِلَّا فِيْ ثَلَاثٍ

باب: مسلمان کا خون حلال نہیں سوائے تین صورتوں کے

۲۵۳۳ : حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ اَنْبَانَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ اَنَّ عُثْمَانَ ابْنَ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَشْرَفَ عَلَيْهِمْ فَسَمِعَهُمْ وَهُمْ يَذْكُرُوْنَ الْقَتْلَ فَقَالَ اِنَّهُمْ لَيَتَوَاعَدُوْنِيْ بِالْقَتْلِ فَلِمَ يَقْتُلُوْنِيْ وَقَدْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ (لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ اِلَّا فِيْ اِحْدَى ثَلَاثٍ رَجُلٌ زَنٰى وَهُوَ مُحْصَنٌ فَرُجِمَ اَوْ رَجُلٌ قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ اَوْ رَجُلٌ ارْتَدَّ بَعْدَ اِسْلَامِهِ) فَوَاللّٰهِ! مَا زَنَيْتُ فِيْ جَاهِلِيَّةٍ وَلَا فِيْ اِسْلَامٍ، وَلَا قَتَلْتُ نَفْسًا مُسْلِمَةً وَلَا ارْتَدَدْتُ مُنْذُ اَسْلَمْتُ.

۲۵۳۳ : حضرت ابو امامہ بن سہل بن حنیف سے روایت ہے کہ حضرت عثمانؓ نے باغیوں کی طرف جھانکا' سنا تو وہ (آپ کے) قتل کرنے کا ذکر کر رہے تھے۔ آپؓ نے فرمایا: یہ مجھے قتل کی دھمکی دے رہے ہیں یہ مجھے کیوں قتل کر رہے ہیں حالانکہ میں نے اللہ کے رسولؐ کو یہ فرماتے سنا مسلمان کا خون حلال نہیں سوائے تین صورتوں کے۔ کوئی مرد بحالت احصان زنا کرے تو اسے سنگسار کیا جائے یا کوئی مرد ناحق قتل کر دے یا کوئی مرد اسلام لانے کے بعد مرتد ہو جائے تو اللہ کی قسم! میں نے نہ زمانہ جاہلیت میں زنا کیا نہ اسلام لانے کے بعد اور نہ ہی میں نے کسی مسلمان کو قتل کیا اور نہ ہی میں جب سے مسلمان ہوا اس کے بعد مرتد ہوا۔

۲۵۳۴ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَاَبُوْ بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِيُّ قَالَ ثَنَا وَكِيْعٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ

۲۵۳۴ : حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ

[1] حدود وہ سزائیں جو شریعت میں بعض گناہوں پر مقرر کی گئی ہیں جیسے چوری کی سزا ہاتھ کاٹنا' زنا کی سزا سو کوڑے لگانا یا پتھروں سے مارنا' شراب کی سزا کوڑوں سے مارنا' تہمت لگانے کی سزا اسی درے مارنے اور ڈاکے کی سزا قتل یا سولی یا ہاتھ پاؤں کاٹنا۔ (عبد الرشید)

عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ وَهُوَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ يَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَّا اَحَدُ ثَلَاثَةٍ نَفْرِ النَّفْسُ بِالنَّفْسِ وَالثَّيِّبُ الزَّانِيْ وَالتَّارِكُ لِدِيْنِهِ الْمُفَارِقُ لِلْجَمَاعَةِ).

مسلمان جو اس بات کی شہادت دیتا ہے کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں اس کا خون حلال نہیں سوائے تین صورتوں کے قصاص میں اور شادی شدہ ہو کر زنا کرنے والا اور اپنے دین کو چھوڑتے والا جماعت سے جدا ہونے والا۔

خلاصۃ الباب ☆ حدیث ۲۵۳۳: یہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان باغیوں پر حجت قائم کی ہے جو آپ ؓ کو قتل کرنے کے درپے تھے لیکن ان ظالموں نے گھر میں گھس کر بہت بے دردی سے امیر المؤمنین کو قتل کر دیا۔ واہ کیا شان تھی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی ان سے جنگ بھی نہ کی مدینہ منورہ کی حرمت کی وجہ سے۔ خدائے پاک غارت کرے ان لوگوں کو جنہوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو شہید کر کے مسلمانوں میں فتنہ وفساد پھیلایا۔ حدیث: ۲۵۳۴ معلوم ہوا کہ توحید و رسالت پر ایمان لایا تو مسلمان ہو گیا۔ اب اس کا قتل مذکورہ فی الحدیث اسباب کے علاوہ اسباب سے جائز نہیں۔ ان لوگوں کو خدا تعالیٰ سے ڈرنا چاہئے جو من گھڑت رسم و رواج اور بدعات کو پھیلاتے ہیں اور جو سنت کے پیروکار ہیں ان کے خلاف لوگوں کو بھڑ کاتے ہیں اور قتل کے فتوے دیتے ہیں۔

۲ : بَابُ الْمُرْتَدِّ عَنْ دِيْنِهٖ

باب: جو شخص اپنے دین سے پھر جائے (العیاذ باللہ)

۲۵۳۵ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ اَنْبَانَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ (مَنْ بَدَّلَ دِيْنَهُ فَاقْتُلُوْهُ).

۲۵۳۵: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو (مسلمان) اپنا دین بدل ڈالے اسے قتل کر دو۔

۲۵۳۶ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْ مُشْرِكٍ اَشْرَكَ بَعْدَ مَا اَسْلَمَ عَمَلًا حَتّٰى يُفَارِقَ الْمُشْرِكِيْنَ اِلَى الْمُسْلِمِيْنَ).

۲۵۳۶: حضرت بہز بن حکیم اپنے والد سے وہ دادا سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: جو شخص اسلام لائے پھر شرک کرے اسلام کے بعد اللہ تعالیٰ اس کا کوئی عمل قبول نہیں فرماتے یہاں تک کہ شرک کرنے والوں کو چھوڑ کر مسلمان میں شامل ہو جائے۔

۳ : بَابُ اِقَامَةِ الْحُدُوْدِ

باب: حدود کو نافذ کرنا

۲۵۳۷ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا الْوَلِيْدُ ابْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ سِنَانٍ، عَنْ اَبِ الزَّاهِرِيَّةِ عَنْ اَبِيْ شَجَرَةَ كَثِيْرِ بْنِ

۲۵۳۷: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حدود اللہ میں

مُرَّة عن ابنِ عُمرَ انَّ رسُوْلَ اللّٰه ﷺ قَالَ (اقامةُ حدٍّ منْ حُدُوْدِ اللّٰه خَيْرٌ منْ مطرِ اربعيْن ليلةً فِيْ بلادِ اللّٰه عزَّوجلَّ)

سے کسی ایک حد کو نافذ کرنا (برکت کے اعتبار سے) اللہ کی زمین میں چالیس روز کی بارش سے زیادہ بہتر ہے۔

۲۵۳۸ : حدَّثنا عمْرُو بْنُ رَافِعٍ ثنا عَبْدُ اللّٰه ابْنُ الْمُبارَك انْبانا عِيْسى بْنُ يَزِيْد (اظُنُّهُ عَنْ جرِيْرِ بْنِ يَزِيْد) عَنْ ابِيْ زُرْعَة بْن جرِيْرٍ عَنْ ابِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰه ﷺ (حدٌّ يُعْملُ بِهٖ فِي الْارْضِ خَيْرٌ لِاهْلِ الْارْضِ منْ انْ يُمْطرُوْا اربعيْن صباحًا)

۲۵۳۸ : حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا : ایک حد جس پر زمین میں عملدرآمد کیا جائے اہلِ زمین کے لئے چالیس روز کی بارش سے بہتر ہے۔

۲۵۳۹ : حدَّثنا نصْرُ بْنُ عليِّ الْجهْضَمِيُّ ثنا حفْصُ بْنُ عُمر ثنا الْحكَمُ بْنُ ابانَ عنْ عِكْرِمَة عَنِ ابْنِ عبَّاسٍ قَالَ قَالَ رسُوْلُ اللّٰه ﷺ (منْ جحد آيةً منَ الْقُرْآنِ فقدْ حلَّ ضرْبُ عُنُقِهٖ ومنْ قَال لا الٰه الَّا اللّٰهُ وحْدهُ لا شريْك لهٗ وانَّ مُحمَّدًا عبْدُهٗ ورسُوْلُهٗ فلا سبِيْلَ لِاحدٍ عليْه ، الَّا انْ يُصِيْب حدًّا فيُقامُ عليْهِ)

۲۵۳۹ : حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : جو قرآن کی ایک بھی آیت کا انکار کردے اس کی گردن اڑانا حلال ہے اور جو یہ کہے : '' لا الٰہ الّا اللّٰہ وحدہٗ لا شریک لہٗ........'' اس پر کسی کے لئے راہ نہیں الّا یہ کہ کسی حد کا مرتکب ہو جائے تو وہ حد اس پر قائم کی جائے۔

۲۵۴۰ : حدَّثنا عبْدُ اللّٰه بْنُ سالِمٍ الْمَفْلُوْجُ ثنا عُبيْدةُ بْنُ الْاسْودِ عنِ الْقَاسِمِ ابْنِ الْوَلِيْدِ عَنْ ابِيْ صَادِقٍ ، عنْ ربِيْعة بْنِ ناجِدٍ عَنْ عُبادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰه ﷺ (اَقِيْمُوْا حُدُوْدَ اللّٰهِ فِي الْقَرِيْبِ وَالْبعِيْدِ وَلَا تاخُذْكُمْ فِي اللّٰهِ لَوْمةُ لائِمٍ).

۲۵۴۰ : حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : حدود اللہ کو نافذ کرو قریبی اور دور والے سب پر اور اللہ کے معاملہ میں تمہیں کسی ملامت کرنے والا کی ملامت نہ آ پکڑے۔

خلاصۃ الباب ☆ حدیث ۲۵۳۷ : جیسے بارش سے ملک کی آبادی (یعنی اَن گنت فوائد) ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ کی مخلوق کو سکون عافیت اور صحت حاصل ہوتی ہے ایسے ہی حدود قائم کرنے سے مجرمین کو سزا ملتی ہے اور لوگوں کی جان و مال آبرو کی حفاظت ہوتی ہے خلق خدا کو راحت حاصل ہوتی ہے۔

۴ : بَابُ مَنْ لَا يُجِبُ عَلَيْهِ الْحَدُّ

باب : جس پر حد واجب نہیں

۲۵۴۱ : حدَّثنا ابُوْ بكْرِ بْنُ ابِيْ شيْبَةَ وَ عليُّ بْنُ مُحمَّدٍ قالا ثنا وكِيْعٌ عَنْ سُفْيان عَنْ عَبْدِ الْمَلِك بْن عُميْرٍ قَالَ سمِعْتُ عَطِيَّةَ الْقُرَظِيَّ رضي اللّٰهُ تَعالى عنْهُ يقُوْلُ عُرِضْنا عَلى رَسُوْلِ اللّٰهِ صلَّى اللّٰهُ عليْه وسلَّم يوْمَ قُريْظة فكان منْ

۲۵۴۱ : حضرت عطیہ قرظی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ قریظہ کے دن (جب سب بنو قریظہ مارے گئے) ہمیں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا گیا تو جو بالغ تھا اسے قتل کر دیا گیا اور جو بالغ نہ تھا اسے چھوڑ

انبت قتل ومن لم ینبت خلّی سبیلہ فکنت فیمن لم ینبت فخلّی سبیلی .

دیا گیا تو میں نابالغوں میں تھا اس لئے مجھے بھی چھوڑ دیا گیا۔

۲۵۴۲ : حدثنا محمد بن الصّباح انبانا سفیان بن عیینۃ عن عبد الملک بن عمیر قال سمعت عطیّۃ القرظیّ یقول فھا انا ذا بین اظھرکم .

۲۵۴۲ : حضرت عبدالملک بن عمیر کہتے ہیں میں نے عطیہ قرظی رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے سنا: دیکھو اب میں تم لوگوں کے درمیان موجود ہوں۔

۲۵۴۳ : حدثنا علیّ بن محمد ثنا عبد اللہ بن نمیر وابو معاویۃ وابو اسامۃ قالوا ثنا عبید اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنھما عن نافع عن ابن عمر رضی اللہ تعالی عنھما قال عرضت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم احد وانا ابن اربع عشرۃ سنۃ فلم یجزنی وعرضت علیہ یوم الخندق وانا ابن خمس عشرۃ سنۃ فاجازنی .

قال نافع فحدثت بہ عمر بن عبد العزیز فی خلافتہ فقال ھذا فصل ما بین الصّغیر والکبیر .

۲۵۴۳ : حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جنگ احد کے موقع پر بعمر چودہ سال مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ آپؐ نے مجھے اجازت مرحمت نہ فرمائی اور جنگ خندق کے موقع پر مجھے بعمر پندرہ سال آپ کی خدمت میں پیش کیا گیا تو آپؐ نے مجھے اجازت مرحمت فرما دی۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے شاگرد حضرت نافع رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کے زمانہ خلافت میں میں نے انہیں یہ حدیث سنائی تو فرمایا کہ بچے اور بڑے میں فرق یہی ہے۔

خلاصۃ الباب ☆ بلوغ کی کئی نشانیاں احتلام ہونا پندرہ برس کی عمر ہو جانا زیر ناف بال اُگ آنا علماء کرام نے ہر ایک کو اختیار کیا ہے۔

۵ : باب السّتر علی المؤمن ودفع الحدود بالشّبھات

باب : اہل ایمان کی پردہ پوشی اور حدود کو شبہات کی وجہ سے ساقط کرنا

۲۵۴۴ : حدثنا ابو بکر بن ابی شیبۃ ثنا ابو معاویۃ عن الاعمش عن ابی صالح عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (من ستر مسلما سترہ اللہ فی الدّنیا والآخرۃ)

۲۵۴۴ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے کسی مسلمان کی پردہ پوشی کی اللہ تعالیٰ دنیا آخرت میں اس کی پردہ پوشی فرمائیں گے۔

۲۵۴۵ : حدثنا عبد اللہ ابن الجرّاح ثنا وکیع عن ابراھیم بن الفضل عن سعید ابن ابی سعید عن ابی ھریرۃ

۲۵۴۵ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ (ادْفَعُوا الْحُدُوْدَ مَا وَجَدْتُمْ لَهٗ مَدْفَعًا)

جب تک تم حد کو ساقط کرنے کی صورت پاؤ حد کو ساقط کر دو۔

۲۵۴۶ : حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ كَاسِبٍ اَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْجُمَحِيُّ ثَنَا الْحَكَمُ بْنُ اَبَانَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (مَنْ سَتَرَ عَوْرَةَ اَخِيْهِ الْمُسْلِمِ سَتَرَ اللّٰهُ عَوْرَتَهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَنْ كَشَفَ عَوْرَةَ اَخِيْهِ الْمُسْلِمِ كَشَفَ اللّٰهُ عَوْرَتَهٗ حَتّٰى يَفْضَحَهٗ بِهَا فِيْ بَيْتِهٖ).

۲۵۴۶ : حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے اپنے مسلمان بھائی کی عیب پوشی کی اللہ تعالیٰ روز قیامت اس کی عیب پوشی فرمائیں گے۔ اور جس نے مسلمان کی پردہ دری کی اللہ تعالیٰ اس کی پردہ دری فرمائیں گے کہ گھر بیٹھے اسے رسوا فرما دیں گے۔

خلاصۃ الباب ☆ مسلمان کی ستر پوشی پر بہت بڑی بشارت سنائی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ قیامت کے دن اللہ پاک اس کی پردہ پوشی فرمائیں گے اس کو رسوائی سے محفوظ رکھیں گے اور جو اس کے برعکس کسی مسلمان کی پردہ دری کرے اللہ تعالیٰ اس کو گھر میں بیٹھے ہی ذلیل خوار کر دیتے ہیں اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے مسلمان بھائیوں کی پردہ پوشی کی توفیق عنایت فرمادے۔ آمین۔

۶ : بَابُ الشَّفَاعَةِ فِي الْحُدُوْدِ

باب : حدود میں سفارش

۲۵۴۷ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ الْمِصْرِيُّ اَنْبَاَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ قُرَيْشًا اَهَمَّهُمْ شَاْنُ الْمَرْاَةِ الْمَخْزُوْمِيَّةِ الَّتِيْ سَرَقَتْ فَقَالُوْا مَنْ يُكَلِّمُ فِيْهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوْا وَمَنْ يَجْتَرِئُ عَلَيْهِ اِلَّا اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ حِبُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمَهٗ اُسَامَةُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (اَتَشْفَعُ فِيْ حَدٍّ مِنْ حُدُوْدِ اللّٰهِ) ثُمَّ قَامَ فَاخْتَطَبَ فَقَالَ (يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّمَا هَلَكَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا ، اِذَا سَرَقَ فِيْهِمُ الشَّرِيْفُ تَرَكُوْهُ وَاِذَا سَرَقَ فِيْهِمُ الضَّعِيْفُ اَقَامُوْا عَلَيْهِ الْحَدَّ وَايْمُ اللّٰهِ لَوْ اَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ يَدَهَا).

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ سَمِعْتُ اللَّيْثَ ابْنَ سَعْدٍ يَقُوْلُ قَدْ اَعَاذَهَا اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اَنْ تَسْرِقَ وَكُلُّ مُسْلِمٍ يَنْبَغِيْ

۲۵۴۷ : حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ مخزومی عورت جس نے چوری کی تھی کے معاملے نے قریش کو سخت پریشانی میں مبتلا کر دیا (وہ چاہتے تھے کہ اس کی معافی ہو جائے اور ہاتھ نہ کٹے) کہنے لگے اس کی سفارش اللہ کے رسولؐ سے کون کرے؟ لوگوں نے کہا اس کی ہمت کسی میں نہیں سوائے اُسامہ بن زید کے کہ اللہ کے رسولؐ کے چہیتے ہیں۔ آخر اُسامہ بن زید نے آپؐ سے بات کی تو اللہ کے رسولؐ نے فرمایا: کیا تم اللہ کی حدود میں سے ایک حد کے بارے میں سفارش کر رہے ہو پھر آپ کھڑے ہوئے اور خطبہ بیان کیا پھر فرمایا: تم سے پہلے لوگ اسی وجہ سے ہلاک ہوئے کہ جب کوئی بڑا آدمی ان میں چوری کا مرتکب ہوتا تو اس کو بغیر سزا کے چھوڑ دیتے اور جب کوئی کمزور ان میں چوری کرتا تو اس پر حد قائم کرتے

لہ ان یقول ھذا . اللہ کی قسم اگر محمدؐ کی بیٹی فاطمہ بھی چوری کرتی تو میں اس کا ہاتھ ضرور کاٹ دیتا۔

امام ابن ماجہ کے استاذ محمد بن رمح فرماتے ہیں کہ میں نے لیث ابن سعد کو یہ فرماتے سنا کہ فاطمہؓ کو تو اللہ نے چوری سے بچایا ہوا ہے کہ فرمایا: ﴿اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیُذْھِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَھْلَ الْبَیْتِ وَیُطَھِّرَکُمْ تَطْھِیْرًا﴾ [الاحزاب:۳۳] اور ہر مسلمان کو یہ الفاظ کہنے چاہئیں۔

۲۵۴۸ : حدثنا ابو بکر بن ابی شیبۃ ثنا عبد اللہ بن نمیر ثنا محمد بن اسحاق عن محمد بن طلحۃ بن رکانۃ عن امہ عائشۃ بنت مسعود بن الاسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن ابیھا قال لما سرقت المرأۃ تلک القطیفۃ من بیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعظمنا ذلک وکانت امرأۃ من قریش فجئنا الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم نکلمہ وقلنا نحن نفدیھا باربعین اوقیۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (تطھر خیر لھا) فلما سمعنا لین قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتینا اسامۃ فقلنا کلمھم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما رای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذلک قام خطیبا فقال (ما اکثارکم علی فی حد من حدود اللہ عزوجل وقع علی امۃ من اماء اللہ والذی نفس محمد بیدہ لو کانت فاطمۃ (رضی اللہ تعالیٰ عنھا) ابنۃ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نزلت بالذی نزلت بہ لقطع محمد یدھا .

۲۵۴۸: حضرت مسعود بنت اسودؓ فرماتے ہیں جب اس عورت نے اللہ کے رسولؐ کے گھر سے وہ چادر چرائی تو ہمیں اس کی بہت فکر ہوئی کہ یہ قبیلہ قریش کی عورت تھی چنانچہ ہم اللہ کے رسولؐ کی خدمت میں بات کرنے کے لئے حاضر ہوئے اور عرض کی کہ ہم اس کے بدلہ چالیس اوقیہ چاندی دیتے ہیں (ایک ہزار چھ سو درہم) تو اللہ کے رسولؐ نے فرمایا: یہ گناہ سے پاک ہو جائے (حد کے ذریعہ) یہ اس کے لئے بہتر ہے جب ہم نے اللہ کے رسولؐ کی گفتگو میں نرمی دیکھی تو ہم اسامہ کے پاس گئے اور کہا کہ اللہ کے رسولؐ سے سفارش کرو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دیکھا تو کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرمایا اور فرمایا: تم کس قدر زیادہ کوشش کر رہے ہو میرے پاس آ کر اللہ عزوجل کی حدود میں سے ایک حد کے متعلق جو اللہ کی ایک بندی کو لگے گی اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں محمد کی جان ہے اگر اللہ کے رسول کی بیٹی فاطمہ وہ کام کرتی جو اس عورت نے کیا تو بھی محمد اس کا ہاتھ کاٹتا۔

خلاصۃ الباب ☆ یعنی آپ کا یہ ارشاد کہ اگر فاطمہ چوری کرے' یہ بالفرض والمحال ہے ورنہ حضرت فاطمہؓ کی شان بہت اُونچی ہے کہ وہ ایسے گناہ میں مبتلا ہوں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہؓ کا نام شاید اس لئے لیا کہ دوسری بیٹیاں دُنیا سے آخرت میں رخصت ہو گئی تھیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا سارا گھرانہ ایسے گناہوں سے پاک تھا۔ بہر حال ثابت ہوا کہ یہ شفاعت سیئہ کے زمرے میں آتا ہے اس لئے آپؐ نے اس سفارش کو قبول نہیں فرمایا بلکہ خطبہ ارشاد فرما کر ساری امت کو تعلیم دے دی کہ ایسی سفارش کر کے خدا تعالیٰ کے عذاب کو دعوت دینے کے مترادف ہے۔

۷ : بَابُ حَدِّ الزِّنَا

۲۵۴۹ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالُوْا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ وَشِبْلٍ (رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمْ) قَالُوْا كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ اَنْشُدُكَ اللّٰهَ لَمَّا قَضَيْتَ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللّٰهِ فَقَالَ خَصْمُهُ وَكَانَ اَفْقَهَ مِنْهُ اقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللّٰهِ وَائْذَنْ لِيْ حَتّٰى اَقُوْلَ قَالَ (قُلْ) قَالَ : اِنَّ ابْنِيْ كَانَ عَسِيْفًا عَلٰى هٰذَا وَاِنَّهُ زَنٰى بِامْرَاَتِهِ فَافْتَدَيْتُ مِنْهُ بِمِائَةِ شَاةٍ وَخَادِمٍ فَسَاَلْتُ رِجَالًا مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ فَاُخْبِرْتُ اَنَّ عَلَى ابْنِيْ جَلْدَ مِائَةٍ وَتَغْرِيْبَ عَامٍ وَاَنَّ عَلَى امْرَاَةِ هٰذَا الرَّجْمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ لَاَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللّٰهِ الْمِائَةُ الشَّاةُ وَالْخَادِمُ رَدٌّ عَلَيْكَ وَعَلَى ابْنِكَ جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيْبُ عَامٍ وَاغْدُ يَا اُنَيْسُ عَلَى امْرَاَةِ هٰذَا فَاِنِ اعْتَرَفَتْ فَارْجُمْهَا.)

قَالَ هِشَامٌ فَغَدَا عَلَيْهَا فَاعْتَرَفَتْ فَرَجَمَهَا .

باب: زنا کی حد

۲۵۴۹: حضرات ابو ہریرہؓ و زید بن خالد اور شبلؓ فرماتے ہیں کہ ہم اللہ کے رسولؐ کے پاس تھے کہ ایک مرد حاضر ہوا اور کہا: میں آپؐ کو قسم دیتا ہوں کہ آپؐ ہمارے درمیان اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلہ فرمائیں گے۔ اس کے فریق مخالف نے کہا جو کہ اس سے سمجھدار تھا کہ آپ ہمارے درمیان اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلہ فرمائیں اور مجھے کچھ عرض کرنے کی اجازت دیجئے آپؐ نے فرمایا: کہو۔ کہنے لگا میرا بیٹا اس کے ہاں ملازم تھا اور وہ اس کی اہلیہ سے زنا کا مرتکب ہوا تو میں نے اس کا فدیہ سو بکریاں اور ایک غلام دیں پھر میں نے چند اہلِ علم مردوں سے دریافت کیا تو مجھے بتایا گیا کہ میرے بیٹے کو سو کوڑے لگیں گے اور ایک سال کی جلاوطنی کی سزا ہوگی اور اسکی بیوی کو سنگسار کیا جائے گا تو اللہ کے رسولؐ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے میں تمہارے درمیان اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلہ کروں گا۔ سو بکریاں اور غلام تمہیں واپس ملے گا اور تمہارے بیٹے کو سو کوڑے لگیں گے اور ایک سال کی جلاوطنی ہوگی اور اے انس! اسکی اہلیہ کے پاس صبح جانا اگر وہ زنا کا اعتراف کرلے تو اسکو سنگسار کر دینا۔ ہشام کہتے ہیں کہ انس صبح اسکی اہلیہ کے پاس گئے اس نے اعتراف کرلیا تو انہوں نے اسکو سنگسار کر دیا۔

۲۵۵۰ : حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ خَلَفٍ اَبُوْ بِشْرٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عُبَادَةَ ابْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (خُذُوْا عَنِّيْ قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لَهُنَّ سَبِيْلًا الْبِكْرُ بِالْبِكْرِ جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيْبُ سَنَةٍ وَالثَّيِّبُ بِالثَّيِّبِ جَلْدُ مِائَةٍ

۲۵۵۰ : حضرت عبادہ بن صامتؓ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسولؐ نے فرمایا: دین کا حکم مجھ سے معلوم کرلو (پہلے اللہ نے فرمایا تھا کہ ان کو گھروں میں رکھو یہاں تک اللہ ان کیلئے راہ (حکم) متعین فرمادیں۔ سو اللہ نے ان عورتوں کیلئے راستہ متعین فرمادیا بکر' بکر سے زنا کرے تو سو کوڑے اور ایک سال جلاوطنی کی سزا ہوگی اور ثیب' ثیب سے زنا

والرَّجْمُ) . . کرے تو اسے سو کوڑے لگیں گے اور سنگسار کیا جائے گا۔

خلاصۃ الباب ☆ غیر شادی شدہ یعنی غیر محصن کی سزا سو کوڑے لگانا ہے۔ اور محصن کی سزا سنگسار کرنا ہے۔ جمہور علماء اور احناف کے نزدیک جلا وطنی سیاست کے طور پر تو ہو سکتی ہے اب یہ حد نہیں ہے بلکہ یہ حکم منسوخ ہو گیا۔ اسی طرح کوڑے اور سنگسار کرنا دونوں کو جمع کرنا بھی جمہور کے نزدیک جائز نہیں کیونکہ احادیث کثیرہ سے ثابت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ماعز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو رجم کیا اور کوڑے نہیں مارے۔ معلوم ہوا کہ حدیث باب میں جمع کا حکم منسوخ ہے۔

٨ : بَابُ مَنْ وَقَعَ عَلٰی جَارِيَةِ امْرَأَتِهٖ

باب: جو اپنی بیوی کی باندی سے صحبت کر بیٹھا

٢٥٥١ : حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ ثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ اَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ سَالِمٍ قَالَ اُتِيَ النُّعْمَانُ ابْنُ بَشِيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ بِرَجُلٍ غَشِيَ جَارِيَةَ امْرَأَتِهٖ فَقَالَ لَا اَقْضِيْ فِيْهَا اِلَّا بِقَضَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنْ كَانَتْ اَحَلَّتْهَا لَهٗ جَلَدْتُهٗ مِائَةً وَاِنْ لَمْ تَكُنْ اَذِنَتْ لَهٗ رَجَمْتُهٗ .

٢٥٥١ : حضرت نعمان بن بشیرؓ کے پاس ایک مرد لایا گیا جس نے اپنی بیوی کی باندی سے صحبت کی تھی انہوں نے فرمایا: میں اسکے متعلق وہی فیصلہ کروں گا جو اللہ کے رسولؐ کا فیصلہ ہے۔ فرمایا اگر اسکی بیوی نے یہ باندی اسکے لئے حلال کر دی تھی تو میں اسکو سو کوڑے لگاؤں گا اور اگر بیوی نے اسکو اجازت نہیں دی تھی تو میں اسکو سنگسار کروں گا۔

٢٥٥٢ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْمُحَبِّقِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ رُفِعَ اِلَيْهِ رَجُلٌ وَطِئَ جَارِيَةَ امْرَأَتِهٖ فَلَمْ يَحُدَّهٗ .

٢٥٥٢ : حضرت سلمہ بن محبق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک مرد پیش کیا گیا جس نے اپنی اہلیہ کی باندی سے صحبت کی تھی آپؐ نے اسے حد نہیں لگائی۔

٩ : بَابُ الرَّجْمِ

باب: سنگسار کرنا

٢٥٥٣ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ ابْنُ الصَّبَّاحِ قَالَا ثَنَا سُفْيَانُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ لَقَدْ خَشِيْتُ اَنْ يَطُوْلَ بِالنَّاسِ زَمَانٌ حَتّٰی يَقُوْلَ قَائِلٌ مَا اَجِدُ الرَّجْمَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ فَيَضِلُّوْا بِتَرْكِ فَرِيْضَةٍ مِنْ فَرَائِضِ اللّٰهِ اَلَا وَاِنَّ

٢٥٥٣ : حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ سیدنا عمر بن خطابؓ نے فرمایا: مجھے اندیشہ ہے کہ طویل زمانہ گزرنے کے بعد کوئی یہ کہنے لگے کہ مجھے اللہ کی کتاب میں سنگسار کرنے کی سزا نہیں ملتی پھر لوگ اللہ کے فرائض میں سے ایک اہم فریضہ ترک کر کے گمراہ ہو جائیں غور سے سنو سنگسار کرنا حق ہے بشرطیکہ مرد محصن ہو

الرَّجْمَ حَقٌّ إِذَا أُحْصِنَ الرَّجُلُ وَقَامَتِ الْبَيِّنَةُ أَوْكَانَ حَمْلٌ أَوِاعْتِرَافٌ وَقَدْ قَرَأْتُهَا (الشَّيْخُ وَالشَّيْخَةُ إِذَا زَنَيَا فَارْجُمُوْهَا الْبَتَّةَ) رَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجَمْنَا بَعْدَهُ .

اور گواہ قائم ہوں یا حمل ہو یا اعتراف زنا ہو اور میں نے یہ آیت پڑھی ہے شادی شدہ مرد اور شادی عورت جب زنا کریں تو ان کو ضرور سنگسار کرو اور اس کے بعد اللہ کے رسولؐ نے سنگسار کیا اور ہم نے بھی سنگسار کیا۔

۲۵۵۴ : حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو وَعَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ جَاءَ مَاعِزُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّيْ زَنَيْتُ فَأَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ قَالَ إِنِّيْ قَدْ زَنَيْتُ فَأَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ قَالَ إِنِّيْ زَنَيْتُ فَأَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ قَالَ قَدْ زَنَيْتُ فَأَعْرَضَ عَنْهُ حَتّٰى أَقَرَّ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ فَأَمَرَ بِهِ أَنْ يُرْجَمَ فَلَمَّا أَصَابَتْهُ الْحِجَارَةُ أَدْبَرَ يَشْتَدُّ فَلَقِيَهُ رَجُلٌ بِيَدِهِ لَحْيُ جَمَلٍ فَضَرَبَهُ فَصَرَعَهُ فَذُكِرَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِرَارُهُ حِيْنَ مَسَّتْهُ الْحِجَارَةُ قَالَ (فَهَلَّا تَرَكْتُمُوْهُ).

۲۵۵۴ : حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ ماعز بن مالکؓ نبیؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: میں نے بدکاری کی۔ آپؐ نے ان کی طرف سے منہ پھیر لیا پھر عرض کیا: مجھ سے بدکاری سرزد ہوئی۔ آپؐ نے اعراض فرمایا پھر عرض کیا کہ مجھ سے بدکاری سرزد ہوئی۔ آپؐ نے پھر اعراض فرمایا پھر عرض کیا کہ مجھ سے بدکاری سرزد ہوئی۔ آپؐ نے پھر ان سے اعراض فرمایا حتیٰ کہ انہوں نے چار مرتبہ اقرار کیا تو آپؐ نے ان کو سنگسار کرنے کا حکم دیا جب انہیں پتھر لگے تو وہ تیزی سے بھاگے ایک مرد سامنے آیا جس کے ہاتھ اونٹ کا جبڑا تھا اس نے وہ مارا جس سے وہ گر گئے جب نبیؐ سے پتھر لگنے کے بعد بھاگنے کا ذکر کیا گیا تو آپؐ نے فرمایا: تم نے اسے چھوڑ کیوں نہ دیا۔

۲۵۵۵ : حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عُثْمَانَ الدِّمَشْقِيُّ ثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا أَبُوْ عَمْرٍو وَحَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ أَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ أَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْمُهَاجِرِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ أَنَّ امْرَأَةً أَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَاعْتَرَفَتْ بِالزِّنَا فَأَمَرَ بِهَا فَشُكَّتْ عَلَيْهَا ثِيَابُهَا ثُمَّ رَجَمَهَا ثُمَّ صَلّٰى عَلَيْهَا .

۲۵۵۵ : حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک عورت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور بدکاری کا اعتراف کیا۔ آپؐ نے حکم دیا تو اس کے کپڑے اس پر باندھے گئے پھر اس کو سنگسار کیا پھر اس کا جنازہ پڑھایا۔

خلاصۃ الباب ☆ حنفیہ کا یہی مذہب ہے کہ چار مرتبہ اقرار کرنا ضروری ہے کیونکہ ہر اقرار ایک گواہی کے قائم مقام ہے اور ہر مرتبہ امام کو چاہئے توجہ والتفات نہ کرے بلکہ یوں کہے کہ تو نے بوسہ لیا ہوگا یا ہاتھ ہی لگایا ہوگا جمہور ائمہ کا بھی یہی مذہب ہے۔

١٠ : بَابُ رَجْمِ الْيَهُوْدِيِّ وَالْيَهُوْدِيَّةِ

باب : یہودی اور یہودن کو سنگسار کرنا

۲۵۵۶ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ نُمَيْرٍ

۲۵۵۶ : حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ

عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجَمَ يَهُوْدِيَّيْنِ اَنَا فِيْمَنْ رَجَمَهُمَا فَلَقَدْ رَاَيْتُهُ وَاِنَّهُ يَسْتُرُهَا مِنَ الْحِجَارَةِ۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہودی مرد و زن کو سنگسار کرنے کا حکم فرمایا: میں بھی ان کو سنگسار کرنے والوں میں تھا میں نے دیکھا کہ وہ مرد اس عورت کو پتھروں سے بچا رہا تھا کہ اس کو آڑ میں کر کے خود پتھر کھا رہا تھا۔

۲۵۵۷ : حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مُوْسٰى ثَنَا شَرِيْكٌ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَجَمَ يَهُوْدِيًّا وَيَهُوْدِيَّةً۔

۲۵۵۷ : حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک یہودی اور ایک یہودن کو سنگسار کیا۔

۲۵۵۸ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَهُوْدِيٍّ مُحَمَّمٍ مَجْلُوْدٍ فَدَعَاهُمْ فَقَالَ (هٰكَذَا تَجِدُوْنَ فِيْ كِتَابِكُمْ حَدَّ الزَّانِيْ) قَالُوْا نَعَمْ فَدَعَا رَجُلًا مِنْ عُلَمَائِهِمْ فَقَالَ : (اَنْشُدُكَ بِاللّٰهِ الَّذِيْ اَنْزَلَ التَّوْرَاةَ عَلٰى مُوْسٰى اَهٰكَذَا تَجِدُوْنَ حَدَّ الزَّانِيْ) قَالَ لَا وَ لَوْلَا اَنَّكَ نَشَدْتَنِيْ لَمْ اُخْبِرْكَ نَجِدُ حَدَّ الزَّانِيْ فِيْ كِتَابِنَا الرَّجْمَ وَلٰكِنَّهُ كَثُرَ فِيْ اَشْرَافِنَا الرَّجْمُ فَكُنَّا اِذَا اَخَذْنَا الشَّرِيْفَ تَرَكْنَاهُ وَكُنَّا اِذَا اَخَذْنَا الضَّعِيْفَ اَقَمْنَا عَلَيْهِ الْحَدَّ فَقُلْنَا تَعَالَوْا فَلْنَجْتَمِعْ عَلٰى شَيْءٍ نُقِيْمُهُ عَلَى الشَّرِيْفِ وَالْوَضِيْعِ فَاجْتَمَعْنَا عَلَى التَّحْمِيْمِ وَالْجَلْدِ مَكَانَ الرَّجْمِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَوَّلُ مَنْ اَحْيَا اَمْرَكَ اِذْ اَمَاتُوْهُ) وَاَمَرَ بِهِ فَرُجِمَ۔

۲۵۵۸ : حضرت براء بن عازبؓ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسولؐ ایک یہودی کے پاس سے گزرے اسکا منہ کالا کیا گیا تھا اور اسے کوڑے مارے گئے تھے۔آپؐ نے یہودیوں کو بلا کر پوچھا تم اپنی کتاب میں زانی کی سزا یہی پاتے ہو؟ انہوں نے کہا: جی۔ پھر آپؐ نے ان کے ایک عالم کو بلایا اور فرمایا میں تمہیں اس اللہ کی قسم دیتا ہوں جس نے موسیٰ پر تورات نازل فرمائی تم (اپنی کتاب میں) زانی کی حد یہی پاتے ہو؟ کہنے لگا نہیں اور اگر آپ مجھے یہ قسم نہ دیتے تو میں آپؐ کو کبھی نہ بتاتا ہم اپنی کتاب میں زانی کی حد رجم پاتے ہیں پھر جب ہم کسی معزز کو پکڑتے تو اسے چھوڑ دیتے' سنگسار نہ کرتے اور جب کمزور کو پکڑتے تو اس پر حد قائم کرتے پھر ہم نے کہا آؤ کوئی ایسی سزا طے کرلیں جو معزز اور کمزور دونوں پر قائم کی جا سکے تو ہم نے سنگسار کرنے کی بجائے منہ کالا کرنا اور کوڑے لگانا طے کرلیا تو نبیؐ نے فرمایا: اے اللہ میں وہ پہلا شخص ہوں جس نے آپ کا حکم زندہ کیا جب سے انہوں نے آپ کا حکم مٹایا اور آپ نے حکم دیا تو اسے سنگسار کیا گیا۔

۱۱ : بَابُ مَنْ اَظْهَرَ الْفَاحِشَةَ

باب : جو بدکاری کا اظہار کرے

۲۵۵۹ : حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيْدِ الدِّمَشْقِيُّ ثَنَا زَيْدُ بْنُ يَحْيٰى بْنُ عُبَيْدٍ ثَنَا اللَّيْثُ ابْنُ سَعْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ

۲۵۵۹ : حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جعفر عن ابى الاسود عن عروة عن ابن عباس قال قال رسول الله ﷺ (لو كنت راجما احدا بغير بينة لرجمت فلانة فقد ظهر منها الريبة فى منطقها وهيئتها ومن يدخل عليها).

اگر میں کسی کو بغیر گواہی کے سنگسار کرتا تو فلاں عورت کو ضرور سنگسار کرتا اس کی گفتگو اور حالت اور اس کے پاس آنے جانے والوں سے اس کا بدکار ہونا معلوم ہوتا ہے۔

۲۵۶۰: حدثنا ابو بكر بن خلاد الباهلى ثنا سفيان عن ابى الزناد عن القاسم بن محمد قال ذكر ابن عباس رضى الله تعالى عنهما المتلاعنين فقال له ابن شداد هى التى قال لها رسول الله صلى الله عليه وسلم (لو كنت راجما احدا بغير بينة لرجمتها) فقال ابن عباس تلك امرأة اعلنت.

۲۵۶۰: حضرت قاسم بن محمد فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباسؓ نے دولعان کرنے والوں کا ذکر کیا تو ابن شداد نے ان سے کہا یہ وہی ہے جس کے بارے میں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر میں کسی کو بغیر ثبوت گواہوں کے سنگسار کرتا تو اس کو سنگسار کرتا حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات اس عورت کے متعلق فرمائی تھی جو علانیہ بدکاری کرے۔

خلاصۃ الباب ☆ معلوم ہوا کہ قرائن سے کسی عورت کا فاحشہ ہونا معلوم ہو تب بھی اس کو حد زنا نہ لگائی جائے البتہ حاکم وقت ایسی عورت پر تعزیر کر سکتا ہے۔

۱۲: بَابُ مَنْ عَمِلَ عَمَلَ قَوْمِ لُوْطٍ

باب: جو قومِ لوط کا عمل کرے

۲۵۶۱: حدثنا محمد بن الصباح وابو بكر بن خلاد قالا ثنا عبد العزيز ابن محمد عن عمرو بن ابى عمرو عن عكرمة عن ابن عباس ان رسول الله ﷺ قال (من وجدتموه يعمل عمل قوم لوط فاقتلوا الفاعل والمفعول به).

۲۵۶۱: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جسے تم قوم لوط کا عمل کرتا ہوا پاؤ تو فاعل و مفعول دونوں کو قتل کر دو۔

۲۵۶۲: حدثنا يونس بن عبد الاعلى اخبرنى عبد الله بن نافع اخبرنى عاصم بن عمر عن سهيل عن ابيه عن ابى هريرة عن النبى ﷺ فى الذى يعمل عمل قوم لوط قال (ارجموا الاعلى والاسفل ارجموهما جميعا).

۲۵۶۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قوم لوط کا عمل کرنے والے کے متعلق فرمایا: اوپر والے اور نیچے والے سب کو سنگسار کر دو۔

۲۵۶۳: حدثنا ازهر بن مروان ثنا عبد الوارث بن سعيد ثنا القاسم ابن عبد الواحد، عن عبد الله بن محمد بن عقيل عن جابر بن عبد الله قال قال رسول الله ﷺ (ان اخوف ما اخاف على امتى عمل قوم لوط).

۲۵۶۳: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے اپنی امت پر سب سے زیادہ جس چیز کا خوف ہے وہ قوم لوط کا عمل ہے۔

۱۳ : بَابُ مَنْ اَتٰى ذَاتَ مَحْرَمٍ وَمَنْ اَتٰى بَهِيْمَةً

۲۵۶۴ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الدِّمَشْقِيُّ ثَنَا ابْنُ اَبِيْ فُدَيْكٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ اِسْمَاعِيْلَ عَنْ دَاوٗدَ ابْنِ الْحُصَيْنِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ (مَنْ وَقَعَ عَلٰى ذَاتِ مَحْرَمٍ فَاقْتُلُوْهُ وَمَنْ وَقَعَ عَلٰى بَهِيْمَةٍ فَاقْتُلُوْهُ وَاقْتُلُوا الْبَهِيْمَةَ).

باب: جو محرم سے بدکاری کرے یا جانور سے

۲۵۶۴ : حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو محرم سے بدکاری کرے اسے قتل کر دو اور جو جانور سے منہ کالا کرے تو اسے بھی قتل کر دو اور جانور کو بھی۔

۱۴ : بَابُ اِقَامَةِ الْحُدُوْدِ عَلَى الْاِمَاءِ

۲۵۶۵ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَا ثَنَا سُفْيَانُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ ابْنِ خَالِدٍ وَشِبْلٍ (رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمْ) قَالُوْا كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَهُ رَجُلٌ عَنِ الْاَمَةِ تَزْنِيْ قَبْلَ اَنْ تُحْصَنَ فَقَالَ (اجْلِدْهَا فَاِنْ زَنَتْ فَاجْلِدْهَا) ثُمَّ قَالَ فِي الثَّالِثَةِ اَوْفِي الرَّابِعَةِ (فَبِعْهَا وَلَوْ بِحَبْلٍ مِنْ شَعْرٍ).

باب: لونڈیوں پر حد قائم کرنا

۲۵۶۵ : حضرات ابو ہریرہ اور زید بن خالد اور شبل رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں کہ ہم اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے ایک مرد نے پوچھا کہ باندی محصن ہونے سے قبل بدکاری کرے تو اس کا کیا حکم ہے فرمایا: اسے کوڑے لگاؤ پھر اگر بدکاری کرے تو پھر کوڑے لگاؤ پھر تیسری یا چوتھی مرتبہ کے بارے میں فرمایا کہ اسے فروخت کر دو گو بالوں کی ایک رسی کے عوض۔

۲۵۶۶ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ قَالَ اَنْبَاَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ عَمَّارِ بْنِ اَبِيْ فَرْوَةَ اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ مُسْلِمٍ حَدَّثَهُ اَنَّ عُرْوَةَ حَدَّثَهُ اَنَّ عَمْرَةَ بِنْتَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَتْهُ اَنَّ عَائِشَةَ حَدَّثَتْهَا ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ (اِذَا زَنَتِ الْاَمَةُ فَاجْلِدُوْهَا ثُمَّ بِيْعُوْهَا وَلَوْ بِضَفِيْرٍ) وَالضَّفِيْرُ الْحَبْلُ.

۲۵۶۶ : حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب باندی بدکاری کرے تو اسے کوڑے مارو اگر پھر بدکاری کرے تو پھر کوڑے مارو پھر اگر بدکاری کرے تو پھر کوڑے مارو پھر اگر بدکاری کرے تو اس کو کوڑے مارو پھر اسے بیچ دو اگر چہ ایک رسی کے عوض بکے۔

۱۵ : بَابُ حَدِّ الْقَذْفِ

۲۵۶۷ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا ابْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا نَزَلَ عُذْرِيْ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى

باب: حد قذف کا بیان

۲۵۶۷ : ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب میری براءت نازل ہوئی تو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر کھڑے ہوئے اور اس کا ذکر کیا اور

الْمِنبر فذکر ذلِک وتَلا الْقرآن فلمّا نزل امر برجُلَين وامرأةٍ فضُربُوا حدّهُم.

قرآن کی آیات پڑھیں جب آپ منبر سے اترے تو حکم دیا پس دو مردوں اور ایک عورت کو حد لگائی گئی۔

۲۵۶۸: حدّثنا عَبدُ الرّحمٰن بْنُ ابراهيم ثنا ابْنُ ابی فُديْک حدّثنی ابْنُ ابی حبيبة عنْ دَاوُد بن الْحُصيْنِ عَنْ عِكرمة عن ابن عبّاس عَن النّبیّ ﷺ قال (اذا قال الرَّجُلُ للرَّجُلِ يا مُخَنَّثُ فَاجْلِدُوْهُ عشْرِيْن واذا قال الرَّجُلُ للرَّجُلِ يا لُوْطِیُّ فاجْلدُوْهُ عشرين).

۲۵۶۸: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب ایک مرد دوسرے مرد سے کہے اے مخنث تو اس کو بیس کوڑے مارو اور جب ایک مرد دوسرے مرد سے کہے اے لوطی تو اس کو بیس کوڑے مارو۔

خلاصۃ الباب ☆ قذف یہ ہے کہ کسی عفیفہ عورت یا مرد پر زنا کی تہمت لگائے اس پر حد قذف لگائی جائے گی اور اس کی حد اسّی کوڑے ہیں از روئے نص قرآن۔

۱۶: بَابُ حَدِّ السَّکْرانِ

باب: نشہ کرنے والے کی حد

۲۵۶۹: حدّثنا اِسْماعِيْلُ بْنُ مُوْسى ثنا شرِيْکٌ عن ابی حصينٍ عنْ عُمير ابْنِ سعِيْدٍ ح: وحدَّثنا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحمّدٍ الزُّهْرِیُّ ثنا سُفيانُ بْنُ عُيَيْنَة ثنا مُطرّفٌ سمِعْتُهُ عنْ عُميْرِ بْنِ سعيدٍ قال قال علِیُّ بْنُ ابی طَالِبٍ ما كُنْتُ اَدِیْ مَنْ اَقَمْتُ عليهِ الْحدّ الّا شارِبَ الْخمْرِ فاِنّ رسُوْل اللهِ ﷺ لَمْ يسُنّ فِيْهِ شيْئًا انّما هُو شیْءٌ جعلْناهُ نحْنُ.

۲۵۶۹: حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ میں جس پر حد قائم کروں (اگر وہ اس میں مر جائے) تو میں اس کی دیت نہ دوں گا مگر خمر پینے والا اس لئے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بارے میں کوئی حد مقرر نہ فرمائی بلکہ ہم نے اس کی حد مقرر کی۔

۲۵۷۰: حدّثنا نصْرُ بْنُ علِیّ الْجَهْضَمِیُّ ثنا يزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ ثنا سعِيْدٌ ح: وحدّثنا علِیُّ بْنُ مُحمّدٍ ثنا وكِيْعٌ عنْ هشام الدَّسْتوائِیّ جمِيْعًا عنْ قتادة عنْ انس بْن مالِکٍ قال كان رسُوْلُ اللهِ ﷺ يضْرِبُ فِی الْخمْرِ بالنِّعال والْجرِيْدِ.

۲۵۷۰: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم خمر کی وجہ سے جوتوں اور چھڑیوں سے مارتے تھے۔

۲۵۷۱: حدّثنا عُثْمانُ بْنُ ابی شَيْبة ثنا ابْنُ عُلَيّة عنْ سعِيْدِ بْنِ ابی عرُوْبة عنْ عبْدِ اللهِ بْنِ الدَّاناجِ سمِعْتُ حُضيْنَ ابْنَ الْمُنْذِرِ الرّقاشِیَّ ح: وحدّثنا مُحمّدُ ابْنُ عبْدِ الْملِکِ بْنِ ابی الشّوارِبِ ثنا عبْدُ الْعزِيْزِ بْنُ الْمُخْتارِ ثنا عبْدُ اللهِ ابْنُ فَيْرُوْزَ الدَّاناجُ قال حدّثنی حُضيْنُ ابْنُ الْمُنْذِرِ قال لمّا جِیْءَ بالْوليْدِ بْنِ عُقْبة الى عُثْمان قدْ

۲۵۷۱: حضرت حضین بن منذر فرماتے ہیں کہ جب ولید بن عقبہ کو حضرت عثمانؓ کے پاس لایا گیا اور لوگوں نے اسکے خلاف گواہی دی (کہ اس نے شراب پی ہے) تو حضرت عثمانؓ نے حضرت علی کرمؒ سے فرمایا: اٹھو اپنے چچا زاد بھائی پر حد قائم کرو۔ حضرت علیؓ نے اسے کوڑے لگائے اور فرمایا کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے

شَهِدُوْا عَلَيْهِ قَالَ لِعَلِيٍّ دُوْنَكَ ابْنَ عَمِّكَ فَاَقِمْ عَلَيْهِ الْحَدَّ فَجَلَدَهُ عَلِيٌّ وَ قَالَ جَلَدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَرْبَعِيْنَ وَجَلَدَ اَبُوْبَكْرٍ اَرْبَعِيْنَ وَجَلَدَ عُمَرُ ثَمَانِيْنَ وَكُلٌّ سُنَّةٌ .

چالیس کوڑے مارے اور ابوبکرؓ نے چالیس کوڑے مارے اور حضرت عمرؓ نے اسی کوڑے مارے اور سب سنت ہیں۔

خلاصۃ الباب ☆ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں اسی کوڑے لگانے پر اجماع ہو گیا ہے یہی احناف کا مذہب ہے اور اگر غلام نے شراب پی ہو تو چالیس کوڑے اس کی سزا ہو گی۔

۱۷ : بَابُ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ مِرَارًا

باب : جو بار بار خمر پئے

۲۵۷۲ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا شَبَابَةُ عَنِ ابْنِ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَكِرَ فَاجْلِدُوْهُ فَاِنْ عَادَ فَاجْلِدُوْهُ فَاِنْ عَادَ فَاجْلِدُوْهُ ثُمَّ فِي الرَّابِعَةِ فَاِنْ عَادَ فَاضْرِبُوْا عُنُقَهُ .

۲۵۷۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کوئی نشہ کرے تو اسے کوڑے مارو اگر دوبارہ کرے تو دوبارہ کوڑے مارو اور سہ بارہ کرے تو پھر کوڑے مارو پھر اگر چوتھی بار پئے تو اس کی گردن اڑا دو۔

۲۵۷۳ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اِسْحَاقَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ عَرُوْبَةَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ بَهْدَلَةَ عَنْ ذَكْوَانَ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ اَبِيْ سُفْيَانَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ (اِذَا شَرِبُوا الْخَمْرَ فَاجْلِدُوْهُمْ ثُمَّ اِذَا شَرِبُوْا فَاجْلِدُوْهُمْ ثُمَّ اِذَا شَرِبُوْا فَاجْلِدُوْهُمْ ثُمَّ اِذَا شَرِبُوْا فَاقْتُلُوْهُمْ)

۲۵۷۳: حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب لوگ خمر پئیں تو ان کو کوڑے لگاؤ پھر اگر پئیں تو پھر کوڑے لگاؤ پھر اگر پئیں تو پھر کوڑے لگاؤ پھر اگر پئیں تو ان کو قتل کر دو۔

خلاصۃ الباب ☆ باتفاق ائمہ اربعہ یہ حدیث منسوخ ہے اس کی ناسخ حدیث ۲۵۳۳ بھی ہے کہ مسلمان کا قتل تین وجہ ہی سے ہوتا ہے اس کے علاوہ جائز نہیں۔

۱۸ : بَابُ الْكَبِيْرِ وَالْمَرِيْضِ يَجِبُ عَلَيْهِ الْحَدِّ

باب : سن رسیدہ اور بیمار پر بھی حد واجب ہوتی ہے

۲۵۷۴ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ عَنْ يَعْقُوْبَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَشَجِّ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ قَالَ كَانَ بَيْنَ اَبْيَاتِنَا رَجُلٌ مُخْدَجٌ ضَعِيْفٌ فَلَمْ يُرَعْ اِلَّا وَهُوَ عَلٰى اَمَةٍ مِنْ اِمَاءِ الدَّارِ يَخْبُثُ بِهَا فَرَفَعَ شَانَهُ سَعْدُ

۲۵۷۴: حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمارے گھروں کے درمیان ایک اپاہج و ناتوان مرد رہتا تھا اس نے لوگوں کو حیرت میں ڈال دیا جب وہ گھر کی لونڈیوں میں سے ایک لونڈی کے ساتھ منہ کالا کرتا پکڑا گیا۔ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے اس کا

بْنُ عُبَادَةَ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ (اجْلِدُوْهُ ضَرْبَ مِائَةِ سَوْطٍ) فَقَالُوْا: يَانَبِيَّ اللّٰهِ هُوَ اَضْعَفُ مِنْ ذٰلِكَ لَوْ ضَرَبْنَاهُ مِائَةَ سَوْطٍ مَاتَ قَالَ (فَخُذُوْا لَهٗ عِثْكَالًا فِيْهِ مِائَةُ شِمْرَاخٍ فَاضْرِبُوْهُ ضَرْبَةً وَاحِدَةً).

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيْعٍ ثنا الْمُحَارِبِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ عَنْ يَعْقُوْبَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ ابْنِ سَهْلٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهٗ.

معاملہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں رکھا۔ آپ نے فرمایا: اس کو سو کوڑے مارو۔ لوگوں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول وہ ناتواں ہے یہ سزا برداشت نہیں کر سکتا اگر ہم اسے سو کوڑے لگائیں تو وہ مرجائے گا فرمایا: ایک خوشہ لو جس میں سو شاخیں ہوں اور ایک ہی دفعہ اس کو مارو۔

دوسری سند سے یہی مضمون مروی ہے۔

خلاصۃ الباب ☆ بیمار کو حد لگانے میں توقف کریں یہاں تک کہ وہ تندرست ہو جائے یہ اس وقت ہے جب حد رجم (سنگسار) سے کم ہو اگر سنگسار کرنا ہو تو توقف کی ضرورت نہیں ہے۔

۱۹ : بَابُ مَنْ شَهَرَ السِّلَاحَ

باب: مسلمان پر ہتھیار سونتنا

۲۵۷۵ : حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ كَاسِبٍ ثنا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ وَحَدَّثَنَا الْمُغِيْرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ وَثنا اَنَسُ ابْنُ عِيَاضٍ عَنْ اَبِيْ مَعْشَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ كَعْبٍ وَمُوْسَى بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ (مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السِّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا).

۲۵۷۵ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے ہم پر ہتھیار اٹھایا وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

۲۵۷۶ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَامِرِ بْنِ الْبَرَّادِ بْنِ يُوْسُفَ بْنِ بُرَيْدِ بْنِ اَبِيْ بُرْدَةَ بْنِ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ قَالَ ثنا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ (مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السِّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا).

۲۵۷۶ : حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے ہم (مسلمانوں) پر ہتھیار اٹھایا وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

۲۵۷۷ : حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ وَ اَبُوْ كُرَيْبٍ وَيُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى وَ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ الْبَرَّادِ قَالُوْا ثنا اُسَامَةُ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ (مَنْ شَهَرَ عَلَيْنَا السِّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا).

۲۵۷۷ : حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے ہم پر ہتھیار سونتا وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

خلاصۃ الباب ☆ بہت بڑی وعید ہے اس شخص کے لئے جو مسلمان پر ہتھیار اٹھائے یہ جو فرمایا کہ ہم سے نہیں اکثر علماء فرماتے ہیں کہ مراد یہ ہے کہ مسلمانوں کے اخلاق میں سے اس کو کچھ حصہ نہیں ہے۔

۲۰ : بَابُ مَنْ حَارَبَ وَسَعٰى فِي الْاَرْضِ فِسَادًا

باب: جو رہزنی کرے اور زمین پر فساد برپا کرے

۲۵۷۸ : حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيِّ الْجَهْضَمِيُّ ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ ثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ اُنَاسًا مِنْ عُرَيْنَةَ قَدِمُوْا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاجْتَوُا الْمَدِيْنَةَ فَقَالَ (لَوْ خَرَجْتُمْ اِلٰى ذَوْدٍ لَنَا فَشَرِبْتُمْ مِنْ اَلْبَانِهَا وَاَبْوَالِهَا) فَفَعَلُوْا فَارْتَدُّوْا عَنِ الْاِسْلَامِ وَقَتَلُوْا رَاعِيَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتَاقُوْا ذَوْدَهُ فَبَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ طَلَبِهِمْ فَجِيْئَ بِهِمْ فَقَطَعَ اَيْدِيَهُمْ وَاَرْجُلَهُمْ وَسَمَرَ اَعْيُنَهُمْ وَتَرَكَهُمْ بِالْحَرَّةِ حَتّٰى مَاتُوْا .

۲۵۷۸ : حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ قبیلہ عرینہ کے کچھ لوگ رسول اللہؐ کے عہدِ مبارک میں آئے مدینہ کی آب وہوا انہیں موافق نہ آئی تو آپؐ نے فرمایا: اگر تم (صدقہ کے) اونٹوں میں چلے جاؤ اور انکا دودھ اور پیشاب استعمال کرو (تو شاید تمہیں افاقہ ہو) انہوں نے ایسا ہی کیا (اور تندرست ہوگئے) پھر اسلام سے پھر گئے (اعاذنا اللہ منہ) ۔نبیؐ کی جانب سے مقرر کردہ چرواہے کو قتل کر دیا اور اونٹ ہانک کر لے گئے آپ نے انکی تلاش میں لوگوں کو بھیجا انکو لایا گیا' انکے ہاتھ پاؤں کاٹے گئے' انکی آنکھوں میں سلائی پھیری اور انہیں گرم زمین میں ڈال دیا یہاں تک مر گئے۔

۲۵۷۹ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَ مُحَمَّدُ ابْنُ الْمُثَنّٰى قَالَا ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اَبِي الْوَزِيْرِ ثَنَا الدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ قَوْمًا اَغَارُوْا عَلٰى لِقَاحِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَيْدِيَهُمْ وَاَرْجُلَهُمْ وَ سَمَلَ اَعْيُنَهُمْ .

۲۵۷۹ : حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ کچھ لوگوں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے جانور لوٹ لئے آپؐ نے ان کے ہاتھ پاؤں کٹوائے اور آنکھوں میں سلائی پھروائی۔

خلاصۃ الباب ☆ ائمہ کا اختلاف ہے کہ حلال جانوروں کا پیشاب حلال ہے یا نجس ہے۔ امام مالک واحمد اور امام محمدؒ کے نزدیک پاک ہے حدیث باب ان کا مستدل ہے۔ امام ابوحنیفہؒ اور ابو یوسف کے نزدیک نجس ہے۔ حدیث باب کا جواب یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو وحی سے معلوم ہوا کہ ان کا علاج پیشاب سے کیا جائے۔ دوسرا جواب یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دودھ پینے کا حکم فرمایا اور پیشاب جسموں پر ملنے کا۔ اس حدیث اور قرآن کی آیت کے قطع طریق کی سزا کا بیان ہے' امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک ڈاکو پر نہ نماز جنازہ پڑھیں گے اور نہ اس کو غسل دیں گے۔ امام شافعیؒ کے نزدیک غسل دیں گے اور نماز پڑھیں گے۔

۲۱ : بَابُ مَنْ قُتِلَ دُوْنَ مَالِهٖ فَهُوَ شَهِيْدٌ

باب: جسے اُس کے مال کی خاطر قتل کر دیا جائے وہ بھی شہید ہے

۲۵۸۰ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ

۲۵۸۰ : حضرت سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ

عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ (مَنْ قُتِلَ دُوْنَ مَالِهِ فَهُوَ شَهِيْدٌ).

تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جسے اپنے مال کی خاطر قتل کر دیا گیا وہ بھی شہید ہے۔

۲۵۸۱: حَدَّثَنَا الْخَلِيْلُ بْنُ عَمْرٍو ثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ الْجَزَرِيُّ عَنْ مَيْمُوْنِ بْنِ مِهْرَانَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ (مَنْ أُتِيَ عِنْدَ مَالِهِ فَقُوْتِلَ فَقَاتَلَ فَقُتِلَ فَهُوَ شَهِيْدٌ).

۲۵۸۱: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کے مال کے پاس کوئی آیا اور اس سے لڑائی کی پھر اس مالک نے بھی لڑائی کی اور قتل کر دیا گیا تو یہ شہید ہے۔

۲۵۸۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ الْمُطَّلِبِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ (مَنْ أُرِيْدَ مَالُهُ ظُلْمًا فَقُتِلَ فَهُوَ شَهِيْدٌ).

۲۵۸۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کا مال ناحق کسی نے لینا چاہا اور اس کو بچانے میں یہ قتل کر دیا گیا تو یہ شہید ہے۔

۲۲: بَابُ حَدِّ السَّارِقِ

باب: چوری کرنے والے کی حد (سزا)

۲۵۸۳: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِيْ صَالِحٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ (لَعَنَ اللّٰهُ السَّارِقَ يَسْرِقُ الْبَيْضَةَ فَتُقْطَعُ يَدُهُ وَيَسْرِقُ الْحَبْلَ فَتُقْطَعُ يَدُهُ).

۲۵۸۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: چور پر اللہ کی لعنت ہو انڈا چراتا ہے انجام کار اس کا ہاتھ کاٹا جاتا ہے اور رسی چراتا ہے انجام کار اس کا ہاتھ کاٹا جاتا ہے۔

۲۵۸۴: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَطَعَ النَّبِيُّ ﷺ فِيْ مِجَنٍّ قِيْمَتُهُ ثَلَاثَةُ دَرَاهِمَ.

۲۵۸۴: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ڈھال جس کی قیمت تین درہم تھی کی وجہ سے ہاتھ کاٹا۔

۲۵۸۵: حَدَّثَنَا أَبُوْ مَرْوَانَ الْعُثْمَانِيُّ ثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ عَمْرَةَ أَخْبَرَتْهُ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ (لَا تُقْطَعُ الْيَدُ إِلَّا فِيْ رُبْعِ دِيْنَارٍ فَصَاعِدًا).

۲۵۸۵: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چور کا ہاتھ نہ کاٹا جائے مگر چوتھائی دینار یا اس سے زیادہ چوری کرنے پر۔

۲۵۸۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا أَبُوْ هِشَامٍ الْمَخْزُوْمِيُّ ثَنَا وُهَيْبٌ ثَنَا أَبُوْ وَاقِدٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ (تُقْطَعُ يَدُ السَّارِقِ فِيْ ثَمَنِ الْمِجَنِّ).

۲۵۸۶: حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ڈھال کی قیمت چوری کرنے پر چور کا ہاتھ کاٹا جائے۔

خلاصۃ الباب ☆ دوسرے کی چیز چھپا کر لینے کو سرقہ (چوری) کہتے ہیں اصطلاح شریعت میں سرقہ یہ ہے کہ عاقل بالغ شخص کسی دوسرے کی ایسی چیز چھپا کر لے لے جس کی قیمت سکہ دار دس درہموں کے برابر ہو اور مکان یا کسی محافظ کے ذریعہ سے محفوظ ہو۔ پھر اہل ظاہر اور خارجیوں کے نزدیک ہاتھ کاٹنے کے لئے کوئی مقدار معین نہیں کیونکہ آیت میں اطلاق ہے۔ جواب یہ ہے کہ پھر تو گندم کے ایک دانہ پر بھی ہاتھ کاٹنا چاہئے حالانکہ اس کا کوئی قائل نہیں۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں ربع دینار میں اور امام مالک کے نزدیک تین درہم میں قطع ید ہے احادیث باب ان کی دلیل ہیں۔ حنفیہ کے نزدیک چوری کا نصاب دس درہم ہے کیونکہ حدیث میں ہے کہ قطع ید (ہاتھ کاٹنا) نہیں مگر دس درہم میں۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ جس ڈھال میں ہاتھ کاٹا گیا تھا اس کی قیمت دس درہم تھی۔

(نسائی' ابن ابی شیبہ' دارقطنی' احمد' ابن راہویہ)

۲۳ : بَابُ تَعْلِيقِ الْيَدِ فِي الْعُنُقِ

باب: ہاتھ گردن میں لٹکانا

۲۵۸۷ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَ اَبُوْ بِشْرٍ بَكْرُ بْنُ خَلَفٍ وَ مُحَمَّدُ ابْنُ بَشَّارٍ وَ اَبُوْ سَلَمَةَ الْجُوْبَارِيُّ يَحْيَى بْنُ خَلَفٍ قَالُوْا ثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَطَاءِ ابْنِ مُقَدَّمٍ عَنْ حَجَّاجٍ عَنْ مَكْحُوْلٍ عَنِ ابْنِ مُحَيْرِيْزٍ قَالَ سَاَلْتُ فَضَالَةَ ابْنَ عُبَيْدٍ عَنْ تَعْلِيْقِ الْيَدِ فِي الْعُنُقِ فَقَالَ السُّنَّةُ قَطَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَدَ رَجُلٍ ثُمَّ عَلَّقَهَا فِيْ عُنُقِهٖ.

۲۵۸۷ : حضرت ابن محیریز فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت فضالہ بن عبید سے ہاتھ گردن میں لٹکانے کے متعلق دریافت کیا تو فرمایا سنت یہ ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرد کا ہاتھ کاٹ کر اس کی گردن میں لٹکایا۔

خلاصۃ الباب ☆ ہاتھ اس لئے لٹکانے کا حکم ہے کہ لوگ دیکھیں گے اور چور کی دوسروں کو عبرت ہو۔

۲۴ : بَابُ السَّارِقِ يَعْتَرِفُ

باب: چور اعتراف کر لے

۲۵۸۸ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا ابْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ اَنْبَانَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ يَزِيْدَ ابْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَعْلَبَةَ الْاَنْصَارِيِّ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ عَمْرَو بْنَ سَمُرَةَ بْنِ حَبِيْبِ بْنِ عَبْدِ شَمْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ جَاءَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ سَرَقْتُ جَمَلًا لِبَنِيْ فُلَانٍ فَطَهِّرْنِيْ فَاَرْسَلَ اِلَيْهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا اِنَّا افْتَقَدْنَا جَمَلًا لَنَا فَاَمَرَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُطِعَتْ يَدُهٗ.

۲۵۸۸ : حضرت عمرو بن سمرہ بن حبیب بن عبد شمس رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا اے اللہ کے رسول میں فلاں قبیلہ کا اونٹ چوری کر بیٹھا۔ آپؐ مجھے پاک کر دیجئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو بلا بھیجا انہوں نے عرض کیا کہ ہمارا اونٹ گم ہوا ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا تو عمرو رضی اللہ عنہ کا ہاتھ کاٹ دیا گیا حضرت ثعلبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب ان کا ہاتھ کاٹ کر گرا تو میں دیکھا

قَالَ ثَعْلَبَةُ اَنَا اَنْظُرُ اِلَيْهِ حِيْنَ وَقَعَتْ يَدُهُ وَهُوَ يَقُوْلُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ طَهَّرَنِیْ مِنْكِ اَرَدْتِ اَنْ تُدْخِلِیْ جَسَدِی النَّارَ .

رہا تھا وہ کہہ رہے تھے تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس نے (اے ہاتھ) تجھ سے مجھے پاک کر دیا تیرا تو ارادہ تھا کہ میرے پورے جسم کو دوزخ میں بھجوائے۔

خلاصۃ الباب ☆ یہ صحابہ کی شان تھی ان کے دور میں چوری کرنے کے بعد یا زنا کا ارتکاب ہو جانے کے بعد حق تعالیٰ شانہ سے بہت خائف رہتے جب تک اپنے اوپر حد جاری نہ کروا لیتے تب تک چین نہ لیتے تھے حق تعالیٰ ان کے گناہ معاف فرمائے اور ان کو اونچے اونچے مرتبے ملیں گے' اس توبہ کی وجہ سے وہ لوگ اس حالت میں بھی اس زمانہ کے بڑے اولیاء اور بزرگوں سے قوتِ ایمان میں بڑھ کر تھے۔

۲۵ : بَابُ الْعَبْدِ يَسْرِقُ

باب: غلام چوری کرے تو

۲۵۸۹ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ ثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ اَبِیْ عَوَانَةَ عَنْ عُمَرَ ابْنِ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ (اِذَا سَرَقَ الْعَبْدُ فَبِيْعُوْهُ وَلَوْ بِنَشٍّ) .

۲۵۸۹ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب غلام چوری کرے تو اسے بیچ ڈالو اگر چہ نصف اوقیہ کے عوض ہی بکے۔

۲۵۹۰ : حَدَّثَنَا جُبَارَةُ بْنُ الْمُغَلِّسِ ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ تَمِيْمٍ عَنْ مَيْمُوْنِ بْنِ مِهْرَانَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ عَبْدًا مِنْ رَقِيْقِ الْخُمُسِ سَرَقَ مِنَ الْخُمُسِ فَرُفِعَ ذٰلِكَ اِلَى النَّبِیِّ ﷺ فَلَمْ يَقْطَعْهُ وَ قَالَ (مَالُ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ سَرَقَ بَعْضُهُ بَعْضًا) .

۲۵۹۰ : حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ خمس کے ایک غلام نے خمس میں سے ہی چوری کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے یہ بات رکھی گئی تو آپ نے اسکا ہاتھ نہ کاٹا اور فرمایا کہ اللہ ہی کا مال ہے' اس کا کچھ حصہ بعض نے چوری کیا ہے۔

۲۶ : بَابُ الْخَائِنِ وَالْمُنْتَهِبِ وَالْمُخْتَلِسِ

باب: امانت میں خیانت کرنے والے لوٹنے والے اور اچکے کا حکم

۲۵۹۱ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ اَبِی الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (لَا يُقْطَعُ الْخَائِنُ وَلَا الْمُنْتَهِبُ وَلَا الْمُخْتَلِسُ.)

۲۵۹۱ : حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول نے ارشاد فرمایا: خیانت کرنے والے' لوٹنے والے اور اچکے کا ہاتھ نہ کاٹا جائے۔

۲۵۹۲ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ عَاصِمِ بْنِ جَعْفَرِ الْمِصْرِیُّ ثَنَا الْمُفَضَّلُ ابْنُ فُضَالَةَ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ يَزِيْدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ عَوْفٍ عَنْ اَبِيْهِ

۲۵۹۲ : حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے سنا: اُچکے کا ہاتھ نہ

قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ يَقُوْلُ (لَيْسَ عَلَى الْمُخْتَلِسِ قَطْعٌ).

کاٹا جائے۔

۲۷ : بَابُ لَا يُقْطَعُ فِيْ ثَمَرٍ وَ لَا كَثَرٍ

باب: پھل اور گابھہ کی چوری پر ہاتھ نہ کاٹا جائے

۲۵۹۳ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ عَمِّهِ وَاسِعِ ابْنِ حَبَّانَ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ (لَا قَطْعَ فِيْ ثَمَرٍ وَ لَا كَثَرٍ).

۲۵۹۳ : حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا : پھل اور گابھہ کی چوری پر ہاتھ نہ کاٹا جائے۔

۲۵۹۴ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا سَعْدُ ابْنُ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ اَخِيْهِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ (لَا قَطْعَ

۲۵۹۴ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : پھل اور گابھہ کی چوری پر ہاتھ نہ کاٹا جائے۔

خلاصۃ الباب ☆ اس فعل کی وجہ سے حد اس لئے جاری نہ ہوگی کہ سرقہ کی تعریف اس پر صادق نہیں آتی۔ کثر گابھا جو پھل کے اندر سے سفید سفید نکلتا ہے اس حدیث کی بناء پر امام ابوحنیفہؒ کا مذہب یہ ہے کہ سبزیوں اور کھجور اور میوے کی چوری میں ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا لکڑی گھاس وغیرہ کو اسی پر قیاس کیا جائے گا امام شافعیؒ فرماتے ہیں اگر یہ چیزیں محرز ہوں جیسے باغ کی چار دیواری میں یا کسی مکان میں تو ہاتھ کاٹا جائے گا۔

۲۸ : بَابُ مَنْ سَرَقَ مِنَ الْحِرْزِ

باب: حرز میں سے چرانے کا بیان

۲۵۹۵ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا شَبَابَةُ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ صَفْوَانَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهُ نَامَ فِي الْمَسْجِدِ وَتَوَسَّدَ رِدَاءَهُ فَاُخِذَ مِنْ تَحْتِ رَأْسِهِ فَجَاءَ بِسَارِقِهِ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَ بِهِ النَّبِيُّ اَنْ يُقْطَعَ فَقَالَ صَفْوَانُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَمْ اُرِدْ هٰذَا رِدَائِيْ عَلَيْهِ صَدَقَةٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (فَهَلَّا قَبْلَ اَنْ تَاْتِيَنِيْ بِهٖ).

۲۵۹۵ : حضرت صفوانؓ مسجد میں سو گئے اور اپنی چادر سر کے نیچے رکھ لی کسی نے چادر انکے سر کے نیچے سے نکال لی وہ اس چور کو نبیؐ کے پاس لائے۔ نبیؐ نے (چوری ثابت ہونے پر) حکم دیا کہ اس کا ہاتھ کاٹا جائے تو صفوان نے عرض کیا میرا یہ مقصد نہ تھا (کہ اس کا ہاتھ کاٹا جائے بلکہ کوئی ہلکی سی سزا تجویز فرما دیں) میری یہ چادر اس پر صدقہ ہے تو اللہ کے رسولؐ نے فرمایا: اگر ایسا کرنا تھا تو میرے پاس لانے سے قبل کیوں نہ کیا۔

۲۵۹۶ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ كَثِيْرٍ عَنْ عَمْرِو ابْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَجُلًا

۲۵۹۶ : حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ سے روایت ہے کہ قبیلہ مزینہ کے ایک مرد نے نبیؐ سے پھلوں کے

مِنْ مُزَيْنَةَ سَالَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الثِّمَارِ فَقَالَ (مَا أَخَذَنِيْ أَكْمَامِهِ فَاحْتُمِلَ فَثَمَنُهُ وَمِثْلُهُ مَعَهُ وَمَا كَانَ مِنَ الْجَرِيْنِ فَفِيْهِ الْقَطْعُ إِذَا بَلَغَ ثَمَنَ الْمِجَنِّ وَإِنْ أَكَلَ وَلَمْ يَأْخُذْ فَلَيْسَ عَلَيْهِ) قَالَ الشَّاةُ الْحَرِيْسَةُ مِنْهُنَّ يَا رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (ثَمَنُهَا وَ مِثْلُهُ مَعَهُ وَالنَّكَالُ وَ مَا كَانَ فِي الْمُرَاحِ فَفِيْهِ الْقَطْعُ إِذَا كَانَ مَا يَأْخُذُ مِنْ ذٰلِكَ ثَمَنَ الْمِجَنِّ)

متعلق دریافت کیا۔ آپؐ نے فرمایا: جو خوشوں سے توڑ کر ساتھ لے جائے تو اس پر دگنی قیمت ہے اور جو جرین (کھجور خشک کرنے کی جگہ) سے لے جائے تو اسکا ہاتھ کٹے گا بشرطیکہ ڈھال کی قیمت کے برابر ہو اور اگر کچھ کھا لے اور ساتھ اٹھائے نہیں تو اس پر کوئی سزا نہیں اس نے عرض کیا اگر بکری محفوظ ہو اس کا کیا حکم ہے اے اللہ کے رسول؟ فرمایا: دگنی قیمت اور سزا بھی اور جو باڑے میں ہو تو اسکی وجہ سے ہاتھ کٹے گئے بشرطیکہ وہ ڈھال کی قیمت کے برابر ہو۔

خلاصۃ الباب ☆ جمہور ائمہ کے نزدیک ہاتھ کاٹنے کے لئے حرز یعنی مال کا محفوظ ہونا ضروری ہے۔ اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ اگر مسجد میں یا جنگل وغیرہ میں کوئی مال کی حفاظت کرنے والا موجود ہو تو وہ محرز ہے اس مال کے جرمانے میں ہاتھ کاٹا جائے گا۔ یہ حدیث ابوداؤد نسائی موطا امام مالک میں بھی موجود ہے۔

۲۹ : بَابُ تَلْقِيْنِ السَّارِقِ

باب: چور کو تلقین کرنا

۲۵۹۷ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ يَحْيٰى ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ أَبِيْ طَلْحَةَ سَمِعْتُ أَبَا الْمُنْذِرِ مَوْلٰى أَبِيْ ذَرٍّ يَذْكُرُ أَنَّ أَبَا أُمَيَّةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِلِصٍّ فَاعْتَرَفَ اعْتِرَافًا وَلَمْ يُوْجَدْ مَعَهُ الْمَتَاعُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (مَا إِخَالُكَ سَرَقْتَ) قَالَ بَلٰى ثُمَّ قَالَ (مَا إِخَالُكَ سَرَقْتَ) قَالَ بَلٰى فَأَمَرَ بِهِ فَقُطِعَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (قُلْ أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَ أَتُوْبُ إِلَيْهِ) قَالَ أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَ أَتُوْبُ إِلَيْهِ قَالَ (اَللّٰهُمَّ تُبْ عَلَيْهِ) مَرَّتَيْنِ .

۲۵۹۷ : حضرت ابو امیہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہؐ کے پاس ایک چور لایا گیا اس نے اعتراف کر لیا اور اسکے پاس سے سامان برآمد نہ ہوا تو اللہ کے رسولؐ نے فرمایا: مجھے نہیں لگتا کہ تم نے چوری کی ہو؟ کہنے لگا: کیوں نہیں (میں نے تو چوری کی ہے)۔ آپؐ نے پھر فرمایا کہ لگتا نہیں کہ تم نے چوری کی ہو؟ کہنے لگا: کیوں نہیں پھر آپؐ نے حکم دیا تو اُسکا ہاتھ کاٹا گیا تو نبیؐ نے فرمایا: کہو ''أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَ أَتُوْبُ إِلَيْهِ'' - ''میں اللہ سے بخشش اور معافی طلب کرتا ہوں اور اللہ کی طرف رجوع کرتا ہوں''۔ اس نے کہا: ''أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَ أَتُوْبُ إِلَيْهِ'' آپؐ نے دوبارہ فرمایا: اے اللہ! اس کی توبہ قبول فرمالیجئے۔

خلاصۃ الباب ☆ اس حدیث سے ثابت ہوا کہ حد سے سارے گناہ معاف نہیں ہوتے۔ قاضی فرماتے ہیں کہ حاکم کو چاہئے کہ چور کو رجوع کی تلقین کرے۔ جمہور ائمہ کے نزدیک ایک مرتبہ اقرار کرنے سے قطع ید واجب ہو جاتا ہے۔

۳۰ : بَابُ الْمُسْتَكْرَهِ

باب: جس پر زبردستی کی جائے

۲۵۹۸ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَيْمُوْنِ الرَّقِّيُّ وَ اَيُّوْبُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَزَّانُ وَ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ سَعِيْدٍ قَالُوْا ثَنَا مَعْمَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ اَنْبَانَا الْحَجَّاجُ بْنُ اَرْطَاةَ عَنْ عَبْدِ الْجَبَّارِ ابْنِ وَائِلٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اسْتُكْرِهَتْ امْرَاَةٌ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَدَرَأَ عَنْهَا الْحَدَّ وَ اَقَامَهُ عَلَى الَّذِيْ اَصَابَهَا وَ لَمْ يَذْكُرْ اَنَّهُ جَعَلَ لَهَا مَهْرًا.

۲۵۹۸ : حضرت وائل رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک عورت سے زبردستی کی گئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے حد معاف فرما دی اور اس کے ساتھ کرنے والے پر حد قائم فرمائی اور یہ ذکر نہیں کیا کہ اس عورت کو مہر دلوایا۔

۳۱ : بَابُ النَّهْيِ عَنْ اِقَامَةِ الْحُدُوْدِ فِي الْمَسَاجِدِ

باب: مسجدوں میں حدود قائم کرنے سے ممانعت

۲۵۹۹ : حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيْدٍ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ح: وَحَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ ثَنَا اَبُوْ حَفْصٍ الْاَبَّارُ جَمِيْعًا عَنْ اِسْمَاعِيْلَ ابْنِ مُسْلِمٍ عَنْ عَمْرِو ابْنِ دِيْنَارٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ (لَا تُقَامُ الْحُدُوْدُ فِي الْمَسَاجِدِ).

۲۵۹۹ : حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مساجد میں حدود قائم نہ کی جائیں۔

۲۶۰۰ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ اَنْبَانَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ اَنَّهُ سَمِعَ عَمْرَو بْنَ شُعَيْبٍ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنْ اِقَامَةِ الْحَدِّ فِي الْمَسَاجِدِ.

۲۶۰۰ : حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجدوں میں حد قائم کرنے کی ممانعت ارشاد فرمائی ہے۔

خلاصۃ الباب ☆ مسجد کے احترام کو ملحوظ رکھنا ضروری ہے اگر حد جاری ہوگی تو محدود چیخے گا اور چلائے گا مساجد میں آواز بلند کرنا گناہ ہے۔ ملا علی قاریؒ فرماتے ہیں مسجدوں میں آوازیں بلند کرنا حرام ہے اگرچہ ذکر ہی کیوں نہ ہو آج کل لوگ مساجد کا احترام نہیں کرتے اکثر بدعات مسجدوں میں کرتے ہیں اونچی اونچی آوازیں نکالتے ہیں۔ یہ قیامت کی نشانیوں میں سے ہے۔

۳۲ : بَابُ التَّعْزِيْرِ

باب: تعزیر کا بیان

۲۶۰۱ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ اَنْبَانَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَشَجِّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جَابِرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ

۲۶۰۱ : حضرت ابو بردہ بن نیار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرمایا کرتے تھے کہ اللہ عزوجل کی حدود کے

عَنْ ابِیْ بُرْدَةَ بْنِ نِیَارٍ انَّ رَسُوْلَ اللّٰہ ﷺ کان یقُوْلُ (لا یُجلدُ احدٌ فوْق عشْرِ جلداتٍ الّا فِیْ حدٍّ مِنْ حُدُوْدِ اللّٰہ.)

علاوہ میں کسی کو دس کوڑوں سے زیادہ نہ مارے جائیں۔

۲۶۰۲ : حدّثنا هِشامُ بْنُ عمّارٍ ثنا اسماعیلُ بْنُ عیّاش ثنا عبّادُ بْنُ کثیرٍ عَنْ یَحْیی بْنِ ابِیْ کثیرٍ عن ابِیْ سلمةَ عَنْ ابِیْ هُریْرةَ قال قال رسُوْلُ اللّٰہِ (لا تُعزِّرُوْا فوْق عشرة اسْواطٍ).

۲۶۰۲ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دس کوڑوں سے زیادہ سزامت دو۔

خلاصۃ الباب ☆ طیبی فرماتے ہیں کہ ہمارے اصحاب نے کہا ہے کہ یہ حدیث منسوخ ہے یہ حضرات فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم دس کوڑوں سے زیادہ مارتے تھے۔ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک تعزیر کی اکثر مقدار اُنتالیس کوڑے' امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک پچھتر کوڑے ہیں۔ امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کو بعض نے امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ کہا ہے اور بعض نے امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ۔

۳۳ : بَابُ الْحَدُّ كَفَّارَةٌ

باب: حد کفارہ ہے

۲۶۰۳ : حدّثنا مُحمّدُ بْنُ الْمُثنّی ثنا عبْدُ الْوهّاب وابْنُ ابِیْ عدِیٍّ عنْ خالِدِ الْحذّاءِ عَنْ ابِیْ قِلابة عنْ ابِی الْاشْعثِ عَنْ عُبادة بْنِ الصّامِتِ قالَ قالَ رسُوْلُ اللّٰہ ﷺ (منْ اصاب منْکُمْ حدًّا فعُجّلتْ لهٗ عقُوْبتُهٗ فهُو کفّارتُهٗ و الّا فامْرُهٗ الی اللّٰہ) .

۲۶۰۳ : حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں جو بھی حد (کے موجب) کا مرتکب ہوا پھر اسے جلدی (دنیا میں) سزا مل گئی تو وہ اس کا کفارہ ہے ورنہ اس کا معاملہ اللہ کے سپرد ہے۔

۲۶۰۴ : حدّثنا هرُوْنُ بْنُ عبْدِ اللّٰہ الْحمّالُ ثنا حجّاجُ بْنُ مُحمّدٍ ثنا یُوْنُسُ ابْنُ ابِیْ اسْحاق عنْ ابِیْ اسْحاق . عَنْ ابِیْ جُحیْفة عنْ علِیٍّ قالَ قالَ رسُوْلُ اللّٰہ صلّی اللّٰہُ علیْهِ وسلّم (منْ اصاب فِی الدُّنْیا ذنْبًا فعُوْقِب بهٖ فاللّٰہُ اعْدلُ منْ انْ یُثنّی عُقُوْبتهٗ علی عبْدِهٖ ومنْ اذْنب ذنْبًا فِی الدُّنْیا فستروُ اللّٰہُ علیْهِ فاللّٰہُ اکْرمُ منْ انْ یعُوْد فِیْ شیْءٍ قدْ عفا عنهُ

۲۶۰۴ : حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس سے دنیا میں کوئی گناہ سرزد ہوا پھر اسے سزا بھی مل گئی تو اللہ تعالیٰ انصاف فرمانے والے ہیں اپنے بندہ کو دوبارہ سزا نہ دیں گے اور جس نے دنیا میں گناہ کا ارتکاب کیا پھر اللہ نے اس پر پردہ ڈال دیا تو اللہ مہربان ہیں جو معاف کر دیں دوبارہ اس کی باز پرس نہ فرمائیں گے۔

خلاصۃ الباب ☆ اس بارے میں علماء کے دو قول ہیں بعض علماء کے نزدیک حدود سے گناہ معاف ہو جاتا ہے اور بعض علماء فرماتے ہیں کہ گناہ کی معافی کیلئے توبہ ضروری ہے اس کی دلیل کئی ہیں ان میں پہلے ابو امیہ مخزومی کی حدیث گزر چکی ہے کہ آپ نے چور سے فرمایا جب اس کا ہاتھ کاٹا گیا کہ اللہ تعالیٰ سے استغفار کرو۔

۳۴ : بَابُ الرَّجُلِ يَجِدُ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا

باب: مرد اپنی بیوی کے ساتھ اجنبی مرد کو پائے

۲۶۰۵ : حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ وَمُحَمَّدُ ابْنُ عُبَيْدٍ الْمَدِينِيُّ اَبُوْ عُبَيْدٍ قَالَا ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ الْاَنْصَارِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّجُلُ يَجِدُ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا اَيَقْتُلُهُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (لَا) قَالَ سَعْدٌ بَلٰى وَالَّذِيْ اَكْرَمَكَ بِالْحَقِّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (اسْمَعُوْا مَا يَقُوْلُ سَيِّدُكُمْ) .

۲۶۰۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت سعد بن عبادہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! مرد اپنی بیوی کے ساتھ غیر مرد کو پائے کیا اس غیر مرد کو قتل کر سکتا ہے۔ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں۔ حضرت سعد نے کہا کیوں نہیں قسم اُس ذات کی جس نے حق کے ذریعہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو عزت دی تو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سنو تمہارا سردار کیا کہہ رہا ہے۔

۲۶۰۶ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيْعٌ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ دَلْهَمٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ قَبِيْصَةَ بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْمُحَبِّقِ قَالَ قِيْلَ لِاَبِيْ ثَابِتٍ سَعْدِ ابْنِ عُبَادَةَ حِيْنَ نَزَلَتْ آيَةُ الْحُدُوْدِ وَكَانَ رَجُلًا غَيُوْرًا: اَرَاَيْتَ لَوْ اَنَّكَ وَجَدْتَ مَعَ امْرَاَتِكَ رَجُلًا اَيَّ شَيْءٍ كُنْتَ تَصْنَعُ قَالَ كُنْتُ ضَارِبَهُمَا بِالسَّيْفِ اَنْتَظِرُ حَتّٰى اَجِيْءَ بِاَرْبَعَةٍ اِلٰى مَا ذَاكَ قَدْ قَضٰى حَاجَتَهُ وَذَهَبَ اَوْ اَقُوْلُ رَاَيْتُ كَذَا وَكَذَا فَتَضْرِبُوْنِيْ الْحَدَّ وَلَا تَقْبَلُوْا لِيْ شَهَادَةً اَبَدًا قَالَ فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ (كَفٰى بِالسَّيْفِ شَاهِدًا) ثُمَّ قَالَ (لَا اِنِّيْ اَخَافُ اَنْ يَتَتَابَعَ فِيْ ذٰلِكَ السَّكْرَانُ وَالْغَيْرَانُ) .

قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ يَعْنِيْ ابْنَ مَاجَةَ سَمِعْتُ اَبَا زُرْعَةَ يَقُوْلُ هٰذَا حَدِيْثُ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ الطَّنَافِسِيِّ وَفَاتَنِيْ مِنْهُ .

۲۶۰۶: حضرت سلمہ بن محبق فرماتے ہیں کہ ابو ثابت سعد بن عبادہؓ بہت غیور مرد تھے جب حدود کی آیت نازل ہوئی تو کسی نے ان سے کہا بتایئے اگر آپ اپنی اہلیہ کے ساتھ کسی مرد کو دیکھیں تو کیا کریں گے۔ کہنے لگے میں ان دونوں کو تلوار سے ماروں گا کیا میں انتظار کروں یہاں تک کہ چار گواہ لاؤں اور اس وقت تک وہ اپنا کام پورا کر کے فرار ہو چکا ہو یا میں کہوں کہ میں نے یہ یہ دیکھا تو تم مجھے حد لگاؤ گے اور کبھی بھی میری گواہی قبول نہ کرو گے۔ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا تذکرہ کسی نے کر دیا تو آپؐ نے فرمایا: تلوار ہی کافی گواہ ہے۔ پھر فرمایا نہیں کیونکہ مجھے اندیشہ ہے کہ نشئی اور غیرت مند مسلسل ایسا کرنے لگیں[1] امام ابن ماجہ کہتے ہیں کہ میں نے ابو زرعہ کو یہ فرماتے سنا کہ یہ روایت علی بن طنافسی کی ہے اور مجھے اس میں سے کچھ بھول ہوگئی۔

---

[1] کہ لوگ قتل کر دیں پھر مواخذہ ہو تو یہ الزام لگا دیں حالانکہ واقع میں ایسا نہ ہو لہٰذا اگر کوئی ایسی حالت میں قتل کر دے تو اس کو قصاصاً قتل کیا جائے گا البتہ اگر وہ اپنے بیان میں سچا ہو تو آخرت میں اس سے مواخذہ نہ ہوگا۔ واللہ اعلم (عبدالرشید)

خلاصۃ الباب ☆ آپ کا مطلب یہ تھا کہ حضرت سعدؓ کا یہ کہنا بظاہر غیرت کی وجہ سے معلوم ہوتا ہے مگر مجھ کو اس سے زیادہ غیرت ہے اور اللہ تعالیٰ کو مجھ سے زیادہ غیرت ہے اس پر بھی اللہ تعالیٰ نے جو شریعت کا حکم نازل کیا اسی پر چلنا بہتر ہے۔ جمہور ائمہ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی آدمی اپنی بیوی کے پاس کسی مرد کو پا کر قتل کرے تو وہ بھی قصاصاً قتل کیا جائے گا مگر جب گواہ قائم کرے زنا پر۔

۳۵ : بَابُ مَنْ تَزَوَّجَ امْرَاَةَ اَبِيهِ مِنْ بَعْدِهٖ

باب : والد کے انتقال کے بعد اُس کی اہلیہ سے شادی کرنا

۲۶۰۷ : حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مُوْسَى ثنا هُشَيْمٌ ح : و حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ اَبِيْ سَهْلٍ ثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ جَمِيْعًا عَنْ اَشْعَثَ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ مَرَّ بِيْ خَالِيْ (سَمَّاهُ هُشَيْمٌ فِيْ حَدِيْثِهٖ الْحَارِثَ بْنَ عَمْرٍو) وَقَدْ عَقَدَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِوَاءً فَقُلْتُ لَهٗ اَيْنَ تُرِيْدُ فَقَالَ بَعَثَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَاَةَ اَبِيْهِ مِنْ بَعْدِهٖ فَاَمَرَنِيْ اَنْ اَضْرِبَ عُنُقَهٗ .

۲۶۰۷ : حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے ماموں (ہشیم راوی نے ان کا نام حارث بن عمرو بتایا ہے) میرے قریب سے گزرے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو جھنڈا باندھ دیا تھا میں نے ان سے پوچھا آپ کہاں جا رہے ہیں؟ کہنے لگے مجھے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرد کی طرف بھیجا ہے جس نے والد کے انتقال کے بعد اس کی اہلیہ سے شادی کر لی اور مجھے حکم دیا ہے کہ اسکی گردن اڑا دوں۔

۲۶۰۸ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنُ اَخِي الْحُسَيْنِ الْجُعْفِيُّ ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مَنَازِلَ التَّمِيْمِيُّ ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِدْرِيْسَ عَنْ خَالِدِ بْنِ اَبِيْ كَرِيْمَةَ عَنْ مُعَاوِيَةَ ابْنِ قُرَّةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ بَعَثَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِلٰى رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةَ اَبِيْهِ اَنْ اَضْرِبَ عُنُقَهٗ وَاُصَفِّيَ مَالَهٗ .

۲۶۰۸ : حضرت قرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ایک مرد کی طرف بھیجا جس نے اپنے والد کی اہلیہ سے شادی کی کہ میں اس کی گردن اڑا دوں اور اس کا مال لے لوں۔ (یعنی اُسے قتل کر کے اُس کا مال ضبط کر لیا جائے)۔

خلاصۃ الباب ☆ ان احادیث کی بناء پر ائمہ ثلاثہ کے نزدیک باپ کی منکوحہ سے نکاح کرنے پر حد جاری ہوگی امام ابو حنیفہ کے نزدیک حد جاری نہ ہوگی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تعزیراً قتل کرایا تھا۔

۳۶ : بَابُ مَنِ ادَّعٰى اِلٰى غَيْرِ اَبِيْهِ وَتَوَلّٰى غَيْرَ مَوَالِيْهِ

باب : باپ (یا اُس کے قبیلہ) کے علاوہ کی طرف نسبت کرنا اور اپنے آقاؤں کے علاوہ کسی کو اپنا آقا بتانا

۲۶۰۹ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بِشْرٍ بَكْرُ بْنُ خَلَفٍ ثَنَا ابْنُ اَبِى الضَّيْفِ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ (مَنِ انْتَسَبَ اِلٰى غَيْرِ اَبِيْهِ اَوْ تَوَلّٰى غَيْرَ مَوَالِيْهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ) .

۲۶۰۹ : حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسولؐ نے فرمایا : جس شخص نے اپنے باپ (یا اس کے قبیلہ) کے علاوہ کسی اور طرف نسبت کی یا جس غلام نے اپنے آقاؤں کے علاوہ کسی اور کی طرف نسبت کی تو اس پر اللہ کی اور فرشتہ کی اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔

۲۶۱۰ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ عَنْ اَبِىْ عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدًا وَاَبَا بَكْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا وَكُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا يَقُوْلُ : سَمِعَتْ اُذُنَایَ وَوَعٰى قَلْبِیْ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ (مَنِ ادَّعٰى اِلٰى غَيْرِ اَبِيْهِ وَهُوَ يَعْلَمُ اَنَّهُ غَيْرُ اَبِيْهِ فَالْجَنَّةُ عَلَيْهِ حَرَامٌ) .

۲۶۱۰ : حضرت سعد اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہما میں سے ہر ایک نے یہ کہا کہ میرے دونوں کانوں نے سنا اور میرے دل نے محفوظ کیا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : جس نے باپ (یا اس کے قبیلہ) کے علاوہ کی طرف اپنی نسبت کی حالانکہ اسے معلوم بھی ہے کہ یہ میرا باپ نہیں تو اس پر جنت حرام ہے۔

۲۶۱۱ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ اَنْبَاَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (مَنِ ادَّعٰى اِلٰى غَيْرِ اَبِيْهِ لَمْ يَرِحْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ وَاِنَّ رِيْحَهَا لَيُوْجَدُ مِنْ مَسِيْرَةِ خَمْسِ مِائَةِ عَامٍ) .

۲۶۱۱ : حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : جس نے اپنے باپ (یا اس کے قبیلہ) کے علاوہ کی طرف اپنی نسبت کی تو جنت کی خوشبو بھی نہ سونگھے گا حالانکہ جنت کی خوشبو پانچ سو سال کی مسافت سے محسوس ہوتی ہے۔

خلاصۃ الباب ☆ معلوم ہوا کہ یہ سخت گناہ ہے جنت حرام ہونے سے مراد یہ ہے کہ جو اس فعل کو جائز سمجھے تو وہ کافر ہو جائے گا اور کافر پر جنت حرام ہے۔ یا یہ تشدداً فرمایا کیونکہ مسلمان ایمان کی بدولت ہمیشہ دوزخ میں نہیں رہے گا۔

۳۷ : بَابُ مَنْ نَفٰى رَجُلًا مِنْ قَبِيْلَةٍ

باب : کسی مرد کی قبیلہ سے نفی کرنا

۲۶۱۲ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ح : وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ ح : وَ حَدَّثَنَا هَارُوْنُ ابْنُ حَيَّانَ اَنْبَاَنَا عَبْدُ

۲۶۱۲ : حضرت اشعث بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں قبیلہ کندہ کے وفد کے ساتھ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ سب

الْعزيز ابْنُ الْمغيْرة قالا ثنا حمّادُ بْنُ سلمة عنْ عقِيْلِ ابْن طلْحة السّلميّ عنْ مُسْلِمِ ابْنِ هيْضم عن الْاشْعث بْن قيْسٍ قال اتيْتُ رسُوْل اللّهِ صلّى اللّهُ عليْه وسلّم فِيْ وفْد كنْدة ولا يروْنِيْ الّا افْضلهُمْ فقُلْتُ يارسُوْل اللّه ! الستُمْ منّا فقال (نحْنُ بنُو النّضْر كنانة لا نقْفُوْا امّنا ولا ننْتفِيْ منْ ابِيْنا) .

قال فكان الْاشْعثُ بْنُ قيْسٍ يقُوْلُ لا اُوْتى برجُلٍ نفى رجُلا منْ قُريْشٍ مِن النّضْرِ بْن كنانة الّا جلدْتُهُ الْحدّ .

شرکاء وفد مجھے اپنے میں افضل خیال کرتے تھے ۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہم میں سے نہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہم نضر بن کنانہ کی اولاد میں سے ہیں۔ ہم اپنی والدہ پر تہمت نہیں لگاتے اور اپنے والد سے اپنی نفی نہیں کرتے۔

راوی کہتے ہیں کہ پھر اشعث بن قیس فرمایا کرتے تھے کہ میرے پاس اگر کوئی ایسا شخص لایا گیا جو کسی قریشی کے متعلق کہے کہ نضر بن کنانہ کی اولاد نہیں تو میں اسکو حد قذف لگاؤنگا (کیونکہ نبیؐ نے فرمادیا کہ قریش نضر بن کنانہ کی اولاد ہیں)۔

۳۸ : بَابُ الْمُخَنَّثِيْنَ

باب: ہیجڑوں کا بیان

۲۶۱۳ : حدّثنا الْحسنُ بْنُ ابي الرّبيْع الْجرْجانيُّ انْبانا عبْد الرّزّاق اخْبرنِيْ يحْيى بْنُ الْعلاء انّهُ سمع بشْر بْن نُميْرٍ انّهُ سمع مكْحُوْلا يقُوْلُ انّهُ سمع يزيْد بْن عبْد اللّهِ انّهُ سمع صفْوان بْن اُميّة قال كُنّا عنْد رسُوْل اللّه صلّى اللّهُ عليْه وسلّم فجاء عمْرُو بْنُ مُرّة فقال يا رسُوْل اللّه صلّى اللّهُ عليْه وسلّم انّ اللّه قدْ كتب عليّ الشّقْوة فما اُرانِيْ اُرْزقُ الّا منْ دُفّيْ بكفّيْ فاْذنْ لِيْ فِي الْغناء فِيْ غيْرِ فاحشةٍ فقال رسُوْلُ اللّهِ صلّى اللّهُ عليْهِ وسلّم (لا آذنُ لك ، ولا كرامة ولا نعْمة عيْنٍ كذبْت ايْ عدُوّ اللّه لقدْ رزقك اللّهُ طيّبًا حلالا فاخْترْت ما حرّم اللّهُ عليْك منْ رزْقهٖ مكان ما احلّ اللّهُ عزّوجلّ لك منْ حلالهٖ ولوْ كُنْتُ تقدّمْتُ اليْك لفعلْتُ بك وفعلْتُ قُمْ عنّيْ و تُبْ الى اللّهِ اما انّك انْ فعلْت بعْد التّقْدمة اليْك ضربْتُك ضرْبًا وجيْعًا و حلقْتُ رأْسك مُثْلةً و نفيْتُك منْ اهْلك و احْللْتُ سلبك نُهْبةً لفتْيان اهْل

۲۶۱۳: حضرت صفوان بن اُمیہؓ فرماتے ہیں کہ ہم اللہ کے رسولؐ کی خدمت میں حاضر تھے کہ عمرو بن مرہ آیا اور کہنے لگا: اے اللہ کے رسول! اللہ تعالیٰ نے میرے لئے بدبختی لکھ دی تو میرا خیال نہیں کہ مجھے روزی ملے الا یہ کہ اپنے ہاتھ سے دَف بجاؤں (اور روٹی حاصل کروں) لہٰذا آپ مجھے بغیر فسق و فجور (یعنی ناچنا اور لواطت وغیرہ) کے گانے کی اجازت دیجئے تو اللہ کے رسولؐ نے فرمایا: میں تجھے اسکی اجازت نہیں دوں گا اور تیری کوئی عزت نہیں اور نہ تیری آنکھیں ٹھنڈی ہوں (کہ تجھے گانے کا موقع ملے) اے اللہ کے دشمن! اللہ نے تجھے پاکیزہ اور حلال روزی دی پھر جو روزی اللہ نے تیرے لئے حلال فرمائی اس کی جگہ تو نے اس روزی کو اختیار کیا جو اللہ نے تجھ پر حرام فرمائی اور اگر میں تجھے اس سے قبل منع کر چکا ہوتا تو اب تجھے سخت سزا دیتا اور تیرا برا حشر کرتا۔ میرے پاس سے اٹھ کھڑا ہو اور اللہ کی

الْمَدِيْنَةِ) .

فَقَامَ عُمَرٌو وَبِهِ مِنَ الشَّرِّ وَالْخِزْيِ مَا لَا يَعْلَمُهُ إِلَّا اللّٰهُ .

فَلَمَّا وَلَّى قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (هٰؤُلَاءِ الْعُصَاةُ مَنْ مَاتَ مِنْهُمْ بِغَيْرِ تَوْبَةٍ حَشَرَهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَمَا كَانَ فِي الدُّنْيَا مُخَنَّثًا عُرْيَانًا لَا يَسْتَتِرُ مِنَ النَّاسِ بِهُدْبَةٍ كُلَّمَا قَامَ صُرِعَ) .

طرف رجوع وتوبہ کراورغور سے سن! اب منع کرنے کے بعد اگر تو نے پھر ایسا کیا تو میں تیری سخت پٹائی کروں گا' دردناک سزا دوں گا اور تیری صورت بگاڑنے کیلئے تیرا سر منڈوا دوں گا اور تجھے گھر والوں سے جدا کر دوں گا اور تیرا لباس و سامان لوٹنا مدینہ کے جوانوں کیلئے حلال کر دوں گا تو عمرو کھڑا ہوا اور اس پر ایسی ذلت و رسوائی چھائی ہوئی تھی جس کا علم اللہ ہی کو ہے۔ جب وہ جا چکا تو نبیؐ نے فرمایا: یہی خدا کے نافرمان ہیں جو ان میں سے بغیر توبہ کے مر جائے اللہ تعالیٰ اس کو روزِ قیامت اسی طرح حشر فرمائے گا جس طرح دنیا میں تھا ہیجڑا ہوگا اور ننگا لوگوں سے اسکا ستر پوشیدہ نہ ہوگا جب کھڑا ہوگا گر جائے گا۔

۲۶۱۴ : حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا فَسَمِعَ مُخَنَّثًا وَهُوَ يَقُوْلُ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي أُمَيَّةَ إِنْ يَفْتَحِ اللّٰهُ الطَّائِفَ غَدًا دَلَلْتُكَ عَلَى امْرَأَةٍ تُقْبِلُ بِأَرْبَعٍ وَ تُدْبِرُ بِثَمَانٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (أَخْرِجُوْهُمْ مِنْ بُيُوْتِكُمْ).

۲۶۱۴: ام المؤمنین حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ نبیؐ ان کے پاس تشریف لائے تو سنا ایک مخنث عبداللہ بن ابی اُمیہ سے کہہ رہا ہے اگر اللہ کل طائف کی فتح دیں تو میں تمہیں ایک عورت دکھاؤں گا جو چار بٹوں کے ساتھ آتی ہے اور آٹھ بٹوں کے ساتھ واپس جاتی ہے (یعنی جب مڑتی ہے تو وہی چار بٹ دونوں طرف کے مل کر آٹھ بن (سلوٹیں) جاتے ہیں الغرض وہ موٹی اور پُر گوشت اور عرب ایسی عورت کو پسند کرتے تھے) تو نبیؐ نے فرمایا: ان کو اپنے گھروں سے نکال دیا کرو۔

خلاصۃ الباب ☆ یہ مخنث وہ ہے جو اپنے اختیار سے ہیجڑے بن جاتے ہیں ان پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے۔ ایسے لوگ قیامت کے دن ننگے کیے جائیں گے دوسرے لوگوں کو تو اللہ تعالیٰ قدرتی لباس سے ڈھانپ دیں گے اور مخنث کھلا رہے گا کیونکہ وہ دنیا میں بھی اپنا ستر کھولتا اور شرم نہ کرتا۔ اس حدیث سے ثابت ہوا کہ گانا بجانا حرام ہے اور سننا بھی حرام ہے۔ اور یہ بھی ثابت ہوا کہ اہل معاصی وفواحشیت کو ذلیل کرنا اور ان کا سر مونڈنا درست ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کِتَابُ الدِّيَاتِ

قتل' قصاص و دیت کے ابواب

١ : بَابُ التَّغْلِيظِ فِي قَتْلِ مُسْلِمٍ ظُلْمًا

باب: مسلمان کو ناحق قتل کرنے کی سخت وعید

٢٦١٥ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ و عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالُوْا ثَنَا وَكِيعٌ ثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ (اَوَّلُ مَا يُقْضَى بَيْنَ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي الدِّمَاءِ).

۲۶۱۵: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگوں کے درمیان روزِ قیامت سب سے پہلے خونوں کا فیصلہ ہو گا۔

٢٦١٦ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ (لَا تُقْتَلُ نَفْسٌ ظُلْمًا ، اِلَّا كَانَ عَلَى ابْنِ آدَمَ الْاَوَّلِ كِفْلٌ مِنْ دَمِهَا لِاَنَّهُ اَوَّلُ مَنْ سَنَّ الْقَتْلَ).

۲۶۱۶: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک جان بھی ناحق قتل ہو تو حضرت آدم ؑ کے پہلے بیٹے کو اس کے خون کا گناہ ہوتا ہے اس لئے کہ سب قبل اس نے قتل کا طریقہ جاری کیا۔

٢٦١٧ : حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ يَحْيَى بْنُ الْاَزْهَرِ الْوَاسِطِيُّ ثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ يُوْسُفَ الْاَزْرَقُ عَنْ شَرِيْكٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ اَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ اَوَّلُ مَا يُقْضَى بَيْنَ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي الدِّمَاءِ.

۲۶۱۷: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: روزِ قیامت لوگوں کے درمیان سب سے پہلے خونوں کا حساب ہوگا۔

٢٦١٨ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ ثَنَا وَكِيعٌ ثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اَبِي خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَائِذٍ عَنْ عُقْبَةَ

۲۶۱۸: حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو اللہ

بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم (مَنْ لَقِيَ اللّٰهَ لَا يُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا لَمْ يَتَنَدَّ بِدَمٍ حَرَامٍ دَخَلَ الْجَنَّةَ) .

سے اس حال میں ملا کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو اور ناحق خون نہ کیا ہو وہ جنت میں داخل ہو گا۔

۲۶۱۹ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا مَرْوَانُ بْنُ جَنَاحٍ عَنْ أَبِي الْجَهْمِ الْجُوْزَجَانِيِّ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ (لَزَوَالُ الدُّنْيَا أَهْوَنُ عَلَى اللّٰهِ مِنْ قَتْلِ مُؤْمِنٍ بِغَيْرِ حَقٍّ) .

۲۶۱۹ : حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دنیا کو فنا کرنا اللہ کے ہاں ایک مؤمن کو ناحق قتل کرنے سے آسان اور ہلکا ہے۔

۲۶۲۰ : حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ رَافِعٍ ثَنَا مَرْوَانُ ابْنُ مُعَاوِيَةَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زِيَادٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ (مَنْ أَعَانَ عَلَى قَتْلِ مُؤْمِنٍ بِشَطْرِ كَلِمَةٍ لَقِيَ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ مَكْتُوْبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ آيِسٌ مِنْ رَحْمَةِ اللّٰهِ) .

۲۶۲۰ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے مؤمن کو قتل کرنے میں ایک لفظ بھر بھی مدد کی تو وہ اللہ تعالیٰ سے ایسی حالت میں ملے گا کہ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھا ہو گا'' اللہ کی رحمت سے نا اُمید''۔

خلاصۃ الباب ☆ شاید مراد یہ ہے کہ حقوق العباد میں خون کا فیصلہ سب سے پہلے ہوگا جس نے ظلماً کسی کو قتل کیا ہوگا اس کو سزا دی جائے گی۔ حدیث ۲۶۱۶ : یعنی قابیل نے دنیا میں بری رسم ڈالی اس لئے اس پر یعنی ناحق قتل کے عذاب کا ایک حصہ رکھا جائے گا ایسی احادیث میں بہت غور کی ضرورت ہے۔ جو لوگ طرح طرح کی بدعات گھڑتے ہیں اور لوگوں میں مشہور کرتے ہیں ان کو خدا تعالیٰ کے عذاب سے ڈرنا چاہئے۔

۲ : بَابُ هَلْ لِقَاتِلِ مُؤْمِنٍ تَوْبَةٌ

باب : کیا مؤمن کو قتل کرنے والے کی توبہ قبول ہوگی

۲۶۲۱ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمَّارٍ الدُّهْنِيِّ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ قَالَ سُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَمَّنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا ثُمَّ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ اهْتَدَى ؟ قَالَ وَيْحَهُ ! وَأَنَّى لَهُ الْهُدَى سَمِعْتُ نَبِيَّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم يَقُوْلُ (يَجِيءُ الْقَاتِلُ وَالْمَقْتُوْلُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُتَعَلِّقٌ بِرَأْسِ صَاحِبِهٖ يَقُوْلُ رَبِّ ! سَلْ هٰذَا لِمَ قَتَلَنِي) وَاللّٰهِ لَقَدْ أَنْزَلَهَا اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ عَلَى نَبِيِّكُمْ ثُمَّ مَا

۲۶۲۱ : حضرت سالم بن ابی الجعد کہتے ہیں کہ سیدنا ابن عباسؓ سے اس شخص کے متعلق پوچھا گیا جس نے کسی مؤمن کو قصداً قتل کیا پھر توبہ کر لی اور ایمان و اعمال صالحہ کو اختیار کر لیا اور ہدایت پر آ گیا۔ فرمایا: اس پر افسوس' اسکے لئے ہدایت کہاں؟ میں نے تمہارے نبیؐ کو یہ فرماتے سنا: '' قاتل و مقتول روزِ قیامت آئیں گے مقتول قاتل کے سر سے لٹکا ہوا ہو گا اور کہہ رہا ہو گا:

نسخها بعد ما انزلها۔ "اے میرے پروردگار! اس سے پوچھئے کہ اس نے مجھے کیوں قتل کیا؟" اللہ کی قسم! اللہ عزوجل نے تمہارے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) پر یہ آیت نازل فرمائی اور اسے نازل فرمانے کے بعد منسوخ نہیں فرمایا۔

۲۶۲۲ : حدثنا ابو بكر بن ابی شيبة ثنا يزيد بن هارون انبانا همام بن يحيى عن قتادة عن ابی الصديق الناجی عن ابی سعيد الخدری قال الا اخبركم بما سمعت من فی رسول الله صلى الله عليه وسلم سمعته اذناى ووعاه قلبی (ان عبدا قتل تسعة وتسعين نفسا ، ثم عرضت له التوبة فسال عن اعلم اهل الارض فدل على رجل فاتاه فقال انی قتلت تسعة و تسعين نفسا ، فهل لی من توبة قال بعد تسعة و تسعين نفسا قال فانتضى سيفه فقتله فاكمل به المائة ثم عرضت له التوبة فسال عن اعلم اهل الارض فدل على رجل فاتاه فقال انی قتلت مائة نفس فهل لی من توبة ؟ قال فقال ويحك ومن يحول بينك و بين التوبة اخرج من القرية الخبيثة التی انت فيها الی القرية الصالحة قرية كذا وكذا فاعبد ربك فيها فخرج يريد القرية الصالحة فعرض له اجله فی الطريق فاختصمت فيه ملائكة الرحمة وملائكة العذاب قال ابليس انا اولى به انه لم يعصنی ساعة قط قال فقالت ملائكة الرحمة انه خرج تائبا) .

قال همام فحدثنی حميد الطويل عن بكر بن عبد الله عن ابی رافع قال فبعث الله عزوجل ملكا فاختصموا اليه ثم رجعوا فقال انظروا ، ای القريتين

۲۶۲۲: حضرت ابوسعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ کیا میں تمہیں وہ بات نہ سناؤں جو میں نے اللہ کے رسولؐ کی زبانِ مبارک سے سنی اس بات کو میرے دونوں کانوں نے سنا اور میرے دل نے محفوظ رکھا کہ ایک بندے نے ننانوے جانوں کو قتل کیا پھر اسے توبہ کا خیال آیا تو اس نے پوچھا کہ اہلِ زمین میں سب سے بڑا عالم کون ہے؟ اسے ایک مرد کے متعلق بتایا گیا وہ اسکے پاس گیا اور کہا میں نے ننانوے انسانوں کو قتل کیا ہے تو کیا میری توبہ قبول ہو جائے گی؟ اس نے کہا ننانوے انسانوں کو مارنے کے بعد بھی؟ (بھلا توبہ قبول ہو سکتی ہے) اس نے تلوار سونتی اور اس بڑے عالم کو بھی قتل کر کے سو جانیں پوری کر دیں پھر اسے توبہ کا خیال آیا تو اس نے پوچھا کہ اہلِ زمین میں سب سے زیادہ علم والا کون ہے اسے ایک مرد کے متعلق بتایا گیا وہ اس کے پاس گیا اور کہا میں نے سو جانیں قتل کی ہیں کیا میری توبہ قبول ہو سکتی ہے؟[1] اس نے کہا تجھ پر افسوس ہے کون ہے جو تیرے اور توبہ کے درمیان حائل ہو تو اس ناپاک علاقہ سے نکل جہاں تو رہتا ہے (اور اتنے گناہ کرتا ہے) اور فلاں نیک بستی میں چلا جا اور اس میں اللہ کی بندگی کر تو وہ اس نیک بستی میں جانے کے ارادہ سے نکلا راستے میں اس کا وقت پورا

---

[1] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا مذہب یہی ہے جمہور اہل سنت کے نزدیک اگر قاتل توبہ کر لے تو اس کی معافی ہو جائے گی اور اس آیت میں خلود سے مراد عرصہ دراز تک دوزخ میں رہنا ہے آیت کا ترجمہ یہ ہے اور جو کوئی مؤمن کو قصداً قتل کرے اس کی سزا جہنم ہے اس میں ہمیشہ رہے گا اور اس پر اللہ کا غضب ہوا اور اللہ کی لعنت برسی اور اللہ نے اس کے لئے بڑا عذاب تیار رکھا۔ (عبدالرشید)

كَانَتْ اَقْرَب فَاُلحِقُوْهُ بِاَهْلِهَا .

قَالَ قَتَادَةُ فَحَدَّثَنَا الْحَسَنُ قَالَ لَمَّا حَضَرَهُ الْمَوْتُ احْتَفَزَ بِنَفْسِهِ فَقَرُبَ مِنَ الْقَرْيَةِ الصَّالِحَةِ وَبَاعَدَ مِنْهُ الْقَرْيَةَ الْخَبِيْثَةَ فَاَلْحَقُوْهُ بِاَهْلِ الْقَرْيَةِ الصَّالِحَةِ .

حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ اِسْمَاعِيْلَ الْبَغْدَادِيُّ ثَنَا عَفَّانُ ثَنَا هَمَّامٌ فَذَكَرَ نَحْوَهُ .

ہو گیا تو رحمت اور عذاب کے فرشتوں میں اختلاف ہوا ابلیس (بھی آ گیا اور) بولا میں اس کا زیادہ حقدار ہوں اس نے ایک گھڑی بھی میری نافرمانی نہیں کی (لہٰذا اسے دوزخ میں جانا چاہئے اور عذاب کے فرشتوں کے سپرد کرنا چاہئے) رحمت کے فرشتوں نے کہا یہ توبہ تائب ہو کر نکلا تھا اس حدیث کے راوی ہمام کہتے ہیں کہ مجھے حمید طویل نے بکر بن عبداللہ کے واسطے سے سنایا کہ حضرت ابو رافع نے فرمایا کہ اس کے بعد اللہ عزوجل نے ایک فرشتہ بھیجا سب نے اپنا اختلاف اس کے سامنے رکھا اور اس کی طرف رجوع کیا اس نے کہا دیکھو ان دونوں بستیوں میں سے کون سی بستی زیادہ قریب ہے جو قریب ہو اس بستی والوں کے ساتھ اس میت کو ملا دو۔ قتادہ کہتے ہیں کہ حسن نے ہمیں یہ بھی بتایا کہ جب اس کی موت کا وقت قریب ہوا تو وہ گھسٹ گھسٹ کر نیک بستی کے قریب ہوا اور بری بستی سے دور ہوا چنانچہ فرشتوں نے اسے نیک بستی والوں میں شامل کر لیا۔

دوسری سند سے یہی مضمون مروی ہے۔

خلاصۃ الباب ☆ معتزلہ اور خوارج کا یہی مذہب ہے کہ قاتل مؤمن کی توبہ قبول نہیں اور وہ ہمیشہ دوزخ میں رہے گا اور جمہور ائمہ کا یہ مذہب ہے کہ قتل گناہ کبیرہ ہے اس میں تو کوئی شک نہیں لیکن دوسری آیات اور احادیث میں ثابت ہوتا ہے کہ مرتکب کبیرہ کافر نہیں ہوتا ایک نہ ایک دن ضرور اس کو جہنم سے خلاصی ملے گی گو مدت دراز کے بعد اور آیت کریمہ میں جو خالدا فیھا کہ ہمیشہ جہنم میں رہے گا اس سے مراد مکث طویل یعنی مدت دراز تک رہنا ہے۔ حدیث: ۲۶۲۲ سے ثابت ہوا کہ آدمی کے گناہ جس قدر ہوں توبہ کا خیال ترک نہیں کرنا چاہئے اور گناہوں کی وجہ سے حق تعالیٰ شانہ کی رحمت سے ناامید و مایوس نہیں ہونا چاہئے۔ وہ ارحم الراحمین خود فرماتا ہے۔ **یا عبادی الذین اسرفوا علی انفسھم لا تقنطوا من رحمۃ اللہ.** اے میرے گناہ گار بندو کہ تم نے اپنے اوپر ظلم کیا میری رحمت سے ناامید نہ ہو بےشک اللہ سارے گناہ معاف فرما دے گا بےشک وہ غفور و رحیم ہے۔ البتہ شرک و کفر کو کبھی معاف نہیں کرے گا آدمی کو چاہئے کہ عقیدۂ توحید و سنت کو مضبوطی سے پکڑے رہے۔

۳ : بَابُ مَنْ قُتِلَ لَهُ قَتِيْلٌ فَهُوَ بِالْخِيَارِ بَيْنَ اِحْدٰى ثَلَاثٍ

باب: جس کا کوئی عزیز قتل کر دیا جائے تو اسے تین باتوں میں سے ایک کا اختیار ہے

۲۶۲۳ : حَدَّثَنَا عُثْمَانُ وَ اَبُوْ بَكْرٍ ابْنَا اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَا ثَنَا اَبُوْ خَالِدِ الْاَحْمَرُ ح: وَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ وَعُثْمَانُ ابْنَا اَبِيْ شَيْبَةَ

۲۶۲۳: حضرت ابو شریح خزاعی فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص کا خون کیا

قالا ثنا جریرٌ وَعَبْدُ الرّحیم بْنُ سُلَیمان جمیعًا عنْ مُحمّد بن اسحاق عن الحارث ابن فضیل (اظنُّهٗ عن ابن ابی العَوْجاء واسْمُهٗ سُفْیَانُ) عَنْ ابی شُرَیح الخزاعیّ قال قال رسُوْلُ اللّٰه ﷺ (مَنْ اُصیب بدمٍ اوْ خبْلٍ والخبْلُ الجُرْح) فهو بالخیار بیْنَ اِحْدٰی ثَلاثٍ فَاِنْ اراد الرّابعة فخُذُوْا علٰی یدیْه اَنْ یَقْتُل اَوْ یاْخُذ الدِّیة فمَنْ فَعَل شیْئًا منْ ذٰلک فعاد فاِنّ لهٗ نار جهنّم خالدًا مُخلّدًا فیْها ابدًا) .

گیا یا اس کو زخمی کیا گیا تو اس کو (یا اس کے ورثہ کو) تین باتوں میں سے ایک کا اختیار ہے اگر وہ کوئی چوتھی بات کرنا چاہے تو اس کے ہاتھ پکڑلو وہ تین باتیں یہ ہیں کہ یا اس کو قتل کردے یا معاف کردے یا خون بہا (یا تاوان) لے لے جو کوئی ان تین باتوں میں سے کوئی ایک بات کر لے پھر کچھ اور زیادتی بھی کرے تو اس کے لئے دوزخ کی آگ ہے اس میں ہمیشہ ہمیشہ رہے گا۔

۲۶۲۴ : حدّثنا عَبْدُ الرّحْمن بْنُ ابراهیم الدّمشْقیُّ ثنا الْوَلیْدُ ثنا الْاَوْزاعیُّ حدّثنیْ یحْیی بْنُ ابی کثیْرٍ عنْ اَبیْ سلمة عنْ ابیْ هُرَیْرَة قال قال رسُوْلُ اللّٰه ﷺ (منْ قُتلَ لهٗ قتیْلٌ فهو بخیْر النّظرَیْن امّا انْ یقْتل و امّا انْ یفْدی) .

۲۶۲۴ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : جس کا کوئی عزیز قتل کر دیا جائے تو اسے دو چیزوں کا اختیار ہے چاہے قتل کر دے چاہے فدیہ اور دیت لے لے۔

خلاصۃ الباب ☆ اس حدیث کو امام ابوداؤد اور احمد نے بھی روایت کیا ہے اس مضمون کی حدیث حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے مسلم میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہ سے بھی ایسی روایت ہے یہ مضمون قرآن کریم کی آیت ﴿ولکم فی القصاص حیوٰة﴾ میں بھی موجود ہے۔غرض تین باتوں میں سے کوئی ایک اختیار کرنا چاہئے۔

۴ : بَابُ مَنْ قَتَلَ عَمْدًا فَرَضُوْا بِالدِّيَةِ

باب : کسی نے عمداً قتل کیا پھر مقتول کے ورثہ دیت پر راضی ہو گئے

۲۶۲۵ : حدّثنا اَبُوْ بکْر بْنُ ابی شیْبة ثنا اَبُوْ خالدٍ الْاَحْمرُ عنْ مُحمّد بْن اسْحق حدّثنیْ مُحمّدُ بْنُ جعْفرٍ عنْ زَیْد بْن ضُمیْرة حدّثنیْ ابیْ وعمّیْ و کانا شهدا حُنیْنًا مع رسُوْل اللّٰه صلّی اللّٰهُ علیْه وسلّم قالا صلّی النّبیُّ صلّی اللّٰهُ علیْه وسلّم الظُّهْر ثُمّ جلس تحْت شجرةٍ فقام الیْه الْاَقْرعُ بْنُ حابسٍ وَهُو سیّدُ خنْدفٍ یرُدُّ عنْ دم مُحلّم ابْن جثّامة وقام عُیَیْنَةُ بْنُ حصْنٍ یطْلُبُ بدم عامر بْن الْاَضْبط وکان اَشْجعیًّا فقال لهُمُ النّبیُّ صلّی اللّٰهُ علیْه وسلّم (تقْبلُوْن الدِّیَة) فابوْا فقام رجُلٌ منْ بنیْ لیْثٍ یُقال

۲۶۲۵ : حضرت زید بن ضمیرہ کہتے ہیں کہ میرے والد اور چچا نے روایت کی اور یہ دونوں حضرات جنگ حنین میں اللہ کے رسولؐ کے ساتھ شریک ہوئے تھے۔فرماتے ہیں کہ نبیؐ نے ظہر کی نماز پڑھائی پھر ایک درخت کے نیچے تشریف فرماتے ہوئے تو قبیلہ خندف کے سردار اقرع بن حابسؓ آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور محلم بن جثامہ کے قصاص کو رد کرنے لگے (محلم بن جثامہ نے عامر بن اضبط اشجعی کو قتل کیا تھا۔ اقرع کی درخواست یہ تھی کہ محلم سے قصاص نہ لیا جائے) اور عیینہ

مکیتل فقال یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واللہ ما شبھت ھذا القتیل فی غرۃ الاسلام الا کغنم وردت فرمیت فنفر آخرھا فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم (لکم خمسون فی سفرنا و خمسون اذا رجعنا) فقبلوا الدیۃ۔

بن حصن نے حاضر ہو کر عامر بن اضبط کے قصاص کا مطالبہ کیا اور عیینہ اشجعی تھے۔تو نبیؐ نے ان سے فرمایا: کیا تم دیت قبول کرتے ہو؟ انہوں نے انکار کیا تو بنی لیث کے ایک مرد جنہیں مکیتل کہا جاتا ہے کھڑے ہوئے اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! غلبہ اسلام میں اس قتل کی حالت ایسی ہی ہے کہ کچھ بکریاں پانی پینے کو آئیں تو انہیں ہانک دیا گیا[1] اسکی وجہ سے انکے پیچھے والی بکریاں بھی بھاگ گئیں تو نبیؐ نے فرمایا: تمہیں دیت کے پچاس اونٹ ہمارے اسی سفر میں ملیں گے اور پچاس اونٹ اس وقت جب ہم سفر سے واپس ہوں گے اس پر انہوں نے دیت قبول کر لی۔

۲۶۲۶ : حدثنا محمود بن خالد الدمشقی ثنا ابی ثنا محمد بن راشد عن سلیمان ابن موسی عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (من قتل عمدا دفع الی اولیاء القتیل فان شاء و اقتلوا وان شاء وا اخذوا الدیۃ وذلک ثلاثون حقۃ و ثلاثون جذعۃ و اربعون خلفۃ و ذلک عقل العمد ما صولحوا علیہ فھو لھم و ذلک تشدید العقل)۔

۲۶۲۶ : حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو عمداً قتل کرے اسے مقتول کے ورثہ کے سپرد کر دیا جائے اگر چاہیں تو اسے قتل کر دیں اور اگر چاہیں تو دیت لے لیں اور دیت تیس تین سالہ اونٹ ہیں اور تیس چار سالہ اونٹ اور چالیس حاملہ اونٹنیاں یہ قتل عمد کی دیت ہے اور جس پر صلح ہو جائے اور مقتول یہ کے ورثہ کو ملے گا لیکن یہ دیت کی سخت ترین صورت ہے۔

خلاصۃ الباب ☆ مطلب یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا فیصلہ فرمایا کہ دنگا فساد کی نوبت نہیں۔یہی مراد تھی مکیتل کی۔

۵ : باب دیۃ شبہ العمد مغلظۃ

باب: شبہ عمد میں دیت مغلظہ ہے

۲۶۲۷ : حدثنا محمد بن بشار ثنا عبد الرحمن بن مھدی و محمد بن جعفر قالا ثنا شعبۃ عن ایوب سمعت القاسم بن ربیعۃ عن عبد اللہ بن عمر، عن النبی ﷺ قال (قتیل الخطاء شبہ العمد قتیل السوط والعصا مائۃ من الابل اربعون منھا خلفۃ فی بطونھا اولادھا)۔

۲۶۲۷ : حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: شبہ میں عمد یعنی خطا کا مقتول وہ ہے جسے کوڑے یا لاٹھی سے قتل کیا جائے اس میں سو اونٹ ہیں جن میں سے چالیس حاملہ اونٹنیاں ہیں جن کے پیٹ میں بچے ہوں۔

---

[1] اس تشبیہ کا مطلب یہ ہے کہ جیسے اگر ان پہلے آنے والی بکریوں کو ہانکا نہ جاتا تو ان کے پیچھے والی بکریاں بھی آ موجود ہوتیں اسی طرح اگر اس مقدمہ کو نہ نمٹایا گیا تو اس کے بعد اور فسادات بھی کھڑے ہو سکتے اور مسلمان آپس میں دست و گریباں ہو سکتے ہیں۔ (عبدالرشید)

حدثنا مُحمّدُ بْنُ يحيى ثنا سُليمانُ ابْنُ حرْب ثنا حمّادُ بْنُ زيْدٍ عنْ خالِدٍ الْحذّاءِ عنِ الْقاسِمِ بْنِ ربِيْعة ، عنْ عُقْبة بْنِ اوْسٍ عنْ عبْدِ اللهِ بْنِ عمْرٍو عنِ النّبِيّ ﷺ نحْوهُ

دوسری سند سے یہی مضمون مروی ہے۔

۲۶۲۸ : حدّثنا عبْدُ اللهِ بْنُ مُحمّدٍ الزُّهْرِيُّ ثنا سُفْيانُ بْنُ عُيينة عنِ ابْنِ جُدْعان سمِعهُ مِن الْقاسِمِ بْنِ ربِيْعة عنِ ابْنِ عُمر انّ رسُوْل اللّهِ صلّى اللّهُ عليْهِ وسلّم قام يوْم فتْحِ مكّة وهُو على درجِ الْكعْبةِ فحمِد الله واثْنى عليْهِ فقال (الْحمْدُ لِلّهِ الّذِيْ صدق وعْدهُ ونصر عبْدهُ وهزم الْاحْزاب وحْدهُ ، الا انّ قتِيْل السّوْطِ والْعصا فِيْهِ مِائةٌ مِن الْإِبِلِ مِنْها ارْبعُوْن خلِفةً فِيْ بُطُوْنِها اوْلادُها الا انّ كُلّ مأْثُرةٍ كانتْ فِي الْجاهِلِيّةِ ودمٍ تحْت قدمِيّ هاتيْنِ اِلّا ما كان مِنْ سِدانةِ الْبيْتِ وسِقايةِ الْحاجّ الا انّي قدْ امْضيْتُهُما لِاهْلِهِما كما كانا) .

۲۶۲۸: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسولؐ فتح مکہ کے روز کعبہ کی سیڑھی پر کھڑے ہوئے اور اللہ کی حمد وثنا کی فرمایا: تمام تعریفیں اس اللہ کیلئے ہیں جس نے اپنا وعدہ سچا کیا اور اپنے بندہ کی مدد کی اور لشکروں کو تنہا اسی نے شکست دی غور سے سنو جسے کوڑے یا لاٹھی کے ذریعہ قتل کیا گیا اس کی دیت سو اونٹ ہیں جن میں چالیس حاملہ اونٹنیاں ہیں جن میں بچے ہوں غور سے سنو جاہلیت کی ہر رسم اور ہر خون میرے ان دو قدموں کے نیچے ہے (یعنی لغو اور آئندہ کیلئے منقطع ہے) سوائے بیت اللہ کی خدمت اور حاجیوں کو پانی پلانا میں' ان دونوں خدمتوں کو انہی لوگوں کے سپرد کرتا ہوں جن کے سپرد پہلے یہ خدمتیں تھیں۔

<u>خلاصۃ الباب</u> ☆ جس قتل سے احکام متعلق ہیں۔ قتل عمد' شبہ عمد' قتل خطاء۔ جاری مجرا' خطا قتل بالسبب' قتل عمد وہ ہے جس میں آدمی کو مارڈالنا مقصود ہو ہتھیار سے جیسے تلوار' چھری وغیرہ یا کسی ایسی نوکدار چیز سے ہو جو تفریق اجزاء میں ہتھیار کا کام کرتی ہو جیسے نوکدار لکڑی پتھر آگ وغیرہ اس قتل کا موجب گناہ ہے جیسا کہ گزشتہ باب میں گزر چکا ہے۔ اس قتل میں کفارہ نہیں۔ شبہ عمد امام ابوحنیفہ کے نزدیک یہ ہے کہ کسی ایسی چیز سے قتل کیا جائے جو اجزاء بدن کی تفریق نہ کرے گو بڑا پتھر ہو یا بڑی لاٹھی۔ امام شافعی اور صاحبین کے نزدیک شبہ عمد یہ ہے کہ ایسی چیز سے مارنے کا ارادہ کرے جس سے عموماً قتل نہیں کیا جاتا۔ امام فرماتے ہیں کہ میں نہیں جانتا شبہ عمد یا قتل تو دو ہی ہیں قتل عمد' قتل خطا۔ امام صاحب کی دلیل احادیث باب ہیں اس کے علاوہ ابوداؤد' نسائی نے بھی ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ایسے ہی روایت کیا ہے جو امام صاحب کا متدل ہیں اس قتل کا موجب گناہ ہے۔ کفارہ اور قاتل کی مددگار برادری پر دیت مغلظہ ہے یعنی سو اونٹنیاں ہیں بطریق رباع یعنی ۲۵ بنت مخاض (ایک سالہ) ۲۵ بنت لبون (دو سالہ) ۲۵ حقے (تین سالہ) ۲۶ جذع (چہار سالہ) یہ شیخین (امام ابوحنیفہ وابو یوسف) کے نزدیک ہے ان کی دلیل حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے جس میں وہی تفصیل ہے جو اوپر مذکور ہوئی۔ امام محمدؒ امام شافعی اور ایک روایت میں امام احمد کے نزدیک بطریق اثلاث ہیں یعنی ۳۰ حقے (تین سالہ) ۳۰ جذع (چہار سالہ) ۴۰ ثنیے (چھ سالہ) جو حاملہ ہوں ان حضرات کی دلیل حدیث باب ہے جس میں ہے دیت خطاء شبہ سو اونٹ ہیں جن میں ۴۰ حاملہ ہوں۔

۲ : بَابُ دِيَةِ الْخَطَاءِ

باب: قتل خطا کی دیت

۲۶۲۹ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ . ثَنَا مُعَاذُ بْنُ هَانِئٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ اَنَّهُ جعلَ الدِّيَةَ اثْنَي عَشرَ اَلْفًا .

۲۶۲۹: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بارہ ہزار درہم دیت مقرر فرمائی۔

۲۶۳۰ : حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ الْمَرْوَزِيُّ اَنْبَانَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ اَنْبَانَا مُحَمَّدُ ابْنُ رَاشِدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ ابْنِ مُوْسَى عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (مَنْ قُتِلَ خَطأً فَدِيَتُهُ مِنَ الْاِبِلِ ثَلَاثُوْنَ بِنْتَ مَخَاضٍ وَ ثَلَاثُوْنَ ابْنَةَ لَبُوْنٍ وَ ثَلَاثُوْنَ حِقَّةً وَ عَشَرَةُ بَنِيْ لَبُوْنٍ) وَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَوِّمُهَا عَلٰى اَهْلِ الْقُرٰى اَرْبَعَ مِائَةِ دِيْنَارٍ اَوْ عَدْلَهَا مِنَ الْوَرِقِ وَ يُقَوِّمُهَا عَلٰى اَزْمَانِ الْاِبِلِ اِذَا غَلَتْ رَفَعَ ثَمَنَهَا وَ اِذَا هَانَتْ نَقَصَ مِنْ ثَمَنِهَا عَلٰى نَحْوِ الزَّمَانِ مَا كَانَ فَبَلَغَ قِيْمَتُهَا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ الْاَرْبَعِ مِائَةِ دِيْنَارٍ اِلٰى ثَمَانِ مِائَةِ دِيْنَارٍ اَوْ عَدْلُهَا مِنَ الْوَرِقِ ثَمَانِيَةُ آلَافِ دِرْهَمٍ وَقَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ مَنْ كَانَ عَقْلُهُ فِي الْبَقَرِ عَلٰى اَهْلِ الْبَقَرِ مِائَتَيْ بَقَرَةٍ وَ مَنْ كَانَ عَقْلُهُ فِي الشَّاءِ عَلٰى اَهْلِ الشَّاءِ اَلْفَيْ شَاةٍ .

۲۶۳۰: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسولؐ نے فرمایا: جو شخص خطاً قتل کر دیا جائے اسکی دیت یہ ہے تیس اونٹنیاں یکسالہ اور تیس اونٹنیاں مکمل دو سال کی اور تیس اونٹنیاں پورے چار سال کی اور دس اونٹ پورے چار چار سال کے اور دس اونٹ پورے دو دو سال کے اور اللہ کے رسولؐ نے دیہات والوں کیلئے اسکی قیمت چار سو اشرفیاں یا اسکے برابر چاندی مقرر فرماتے تھے اور دیت کی قیمت اونٹوں کے نرخ کے اعتبار سے مقرر فرماتے تھے اور جب اونٹ گراں ہوتے تو دیت کی قیمت زیادہ ہو جاتی اور جب اونٹ ارزاں ہوتے تو دیت کی قیمت بھی کم ہو جاتی جن دنوں میں جو قیمت ہوتی وہی مقرر فرماتے چنانچہ اللہ کے رسولؐ کے مبارک زمانہ میں دیت کی قیمت چار سو اشرفی سے آٹھ سو اشرفی تک رہی یا اس کے برابر چاندی یعنی آٹھ ہزار درہم اور اللہ کے رسولؐ نے یہ فیصلہ فرمایا: گائے بیل میں سے دیت ادا کیجائے تو گائے والے دو سو گائیں دیں اور بکریوں سے دیت ادا کرنی ہو تو بکری والے دو ہزار بکریاں دیں۔

۲۶۳۱ : حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ عَاصِمٍ ثَنَا الصَّبَّاحُ بْنُ مُحَارِبٍ ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ اَرْطَاةَ ثَنَا زَيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ عَنْ خِشْفِ ابْنِ مَالِكٍ الطَّائِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ (فِيْ دِيَةِ الْخَطَاءِ عِشْرُوْنَ حِقَّةً وَ عِشْرُوْنَ جَذَعَةً وَ عِشْرُوْنَ بِنْتَ مَخَاضٍ وَ عِشْرُوْنَ بِنْتَ لَبُوْنٍ وَ عِشْرُوْنَ بَنِيْ مَخَاضٍ ذُكُوْرٌ) .

۲۶۳۱: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قتل کی دیت میں بیس اونٹنیاں پورے تین تین برس کی اور بیس اونٹنیاں پورے چار چار برس کی اور بیس اونٹنیاں پورے دو دو سال کی اور بیس اونٹ پورے ایک ایک سال کے دیئے جائیں۔

۲۶۳۲ : حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ جَعْفَرٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ جَعَلَ الدِّيَةَ اثْنَيْ عَشَرَ أَلْفًا قَالَ وَ ذٰلِكَ قَوْلُهُ: ﴿وَمَا نَقَمُوا إِلَّا أَنْ أَغْنَاهُمُ اللّٰهُ وَ رَسُولُهُ مِنْ فَضْلِهِ﴾ [التوبة : ٧٤] قَالَ بِأَخْذِهِمُ الدِّيَةَ

۲۶۳۲: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بارہ ہزار درہم دیت[1] مقرر فرمائی اور اسی بارے میں یہ آیت نازل ہوئی: ''اور ان کو اسی بات پر غصہ ہے کہ اللہ اور اس کے رسول نے اپنے فضل سے ان کو مالدار کر دیا یعنی دیت لے کر''۔

خلاصۃ الباب ☆ اس باب میں قتل خطاء کی دیت کا ذکر ہے قتل خطاء کی دو قسمیں ہیں (۱) خطاء فی القصد کہ فاعل نے ایک شخص کے تیر مارا جس کو وہ شکار سمجھ رہا تھا مگر وہ آدمی تھا اور (۲) خطاء فی الفعل کہ فاعل نے نشانے پر تیر مارا لیکن وہ کسی آدمی کو لگ گیا۔ تیسری قسم جاری مجریٰ خطاء ہے مثلاً ایک آدمی سو رہا تھا اس نے کروٹ لی اور کوئی دوسرا آدمی کروٹ میں آ کر مر گیا ان دونوں کا موجب کفارہ ہے اور عاقلہ پر دیت ہے۔ احناف اور امام احمد کے ہاں قتل خطاء کی دیت سو اونٹ ہیں بطریق اخماس یعنی ۲۰ بنت مخاض (یک سالہ اونٹنی) ۲۰ بنی مخاض (یک سالہ اونٹ)۔ ۲۰ حقے (تین سالہ) ۲۰ بنت لبون (دو سالہ اونٹنی)۔ امام شافعیؒ امام مالکؒ کے ہاں یکسالہ بیس اونٹوں کی جگہ دو سالہ بیس اونٹ ہیں ان حضرات کی دلیل ائمہ ستہ کی روایات ہیں احناف اور امام احمد کی دلیل حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث جو سنن اربعہ' ابن ابی شیبہ' دارقطنی' بیہقی' ابن راہویہ میں منقول ہے اس دیت کے علاوہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے۔ امام ابو حنیفہؒ نے فرمایا کہ دیت سو اونٹ ہیں یا ہزار دینار یا دس ہزار درہم اور صاحبین نے وہی کہا جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مقرر کیا۔

٧ : بَابُ الدِّيَةِ عَلَى الْعَاقِلَةِ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ عَاقِلَةٌ فَفِي بَيْتِ الْمَالِ

باب: دیت قاتل کے کنبہ والوں پر اور قاتل پر واجب ہوگی اگر کسی کا کنبہ نہ ہو (اور قاتل کے پاس مال نہ ہو) تو بیت المال سے ادا کی جائے گی

۲۶۳۳ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيعٌ ثَنَا أَبِي عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ نَضْلَةَ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ قَضَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِالدِّيَةِ عَلَى الْعَاقِلَةِ .

۲۶۳۳: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فیصلہ فرمایا: دیت قاتل کے کنبہ پر واجب ہوگی۔

۲۶۳۴ : حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ دُرُسْتَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ بُدَيْلِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ طَلْحَةَ عَنْ رَاشِدٍ عَنْ أَبِي

۲۶۳۴: حضرت مقدام شامی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کا

[1] ایک شخص جلاس نامی منافق تھا اس کا مولی مارا گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے دیت دلائی وہ مالدار ہو گیا پھر اس نے نفاق سے توبہ کر لی اور سچا مؤمن ہو گیا اس پر منافق لوگ بہت غصہ ہونے اسی بارے میں یہ آیت نازل ہوئی۔ (عبدالرشید)

عَامِرِ الْهَوْزَنِيِّ عَنِ الْمِقْدَامِ الشَّامِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (اَنَا وَارِثُ مَنْ لَا وَارِثَ لَهُ اَعْقِلُ عَنْهُ وَارِثُهُ وَالْخَالُ وَارِثُ مَنْ لَا وَارِثَ لَهُ يَعْقِلُ عَنْهُ وَيَرِثُهُ).

کوئی وارث نہیں میں اس کا وارث ہوں میں اس کی طرف سے دیت ادا کروں گا اور کوئی وارث نہ ہو (اور ماموں ہی ہو) تو ماموں اس کا وارث ہے ماموں اسکی طرف سے دیت ادا کرے اور وہی اسکی میراث لے۔

۸ : بَابُ مَنْ حَالَ بَيْنَ وَلِيِّ الْمَقْتُوْلِ وَ بَيْنَ الْقَوَدِ اَوِ الدِّيَةِ

باب: مقتول کے ورثہ کو قصاص و دیت لینے میں رکاوٹ بننا

۲۶۳۵ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ ثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ كَثِيْرٍ ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيْرٍ عَنْ عَمْرِو ابْنِ دِيْنَارٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَفَعَهُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (مَنْ قَتَلَ فِيْ عِمِّيَّةٍ اَوْ عَصَبِيَّةٍ بِحَجَرٍ اَوْ سَوْطٍ اَوْ عَصًا فَعَلَيْهِ عَقْلُ الْخَطَاءِ وَ مَنْ قَتَلَ عَمْدًا فَهُوَ قَوَدٌ وَمَنْ حَالَ بَيْنَهُ وَ بَيْنَهُ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ).

۲۶۳۵: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اندھا دھند[1] مارا جائے یا تعصب کی وجہ سے پتھر کوڑے یا لاٹھی سے تو اس پر قتل خطا کی دیت ہے اور جو عمداً قتل کرے تو اس پر قصاص ہے اور جو قصاص و دیت کی وصولی میں رکاوٹ ہے اس پر اللہ کی لعنت ہے اور فرشتوں کی اور تمام انسانوں کی اس کا نہ فرض قبول ہوگا نہ نفل۔

<u>خلاصۃ الباب</u> ☆ جو شخص انصاف اور حکم شرع سے روکے اور اس میں خلل ڈالے یہی حکم ہے کہ وہ ملعون اس کی نماز روزہ دوسری عبادات سب بے فائدہ ہیں۔ بلوہ سے مراد یہ ہے کہ مقتول کا قاتل معلوم نہ ہو یا کوئی وجہ قتل نہ ہو۔ عصبیۃ یہ ہے کہ اپنے لوگوں کی طرفداری میں مارا جائے عصبیۃ اور تعصب دونوں کا ایک ہی مطلب ہے۔ مطلب یہ ہے کہ ہتھیار سے نہ مارا جائے عمداً بلکہ چھوٹے پتھر یا چھڑی یا کوڑے سے قتل ہو جائے تو اس میں دیت ہوگی نہ کہ قصاص۔

۹ : بَابُ مَا لَا قَوَدَ فِيْهِ

باب: جن چیزوں میں قصاص نہیں

۲۶۳۶ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ وَ عَمَّارُ ابْنُ خَالِدٍ الْوَاسِطِيُّ ثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ دَهْثَمِ بْنِ قُرَّانَ حَدَّثَنِيْ نِمْرَانُ بْنُ جَارِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَجُلًا ضَرَبَ رَجُلًا عَلٰى سَاعِدِهِ بِالسَّيْفِ فَقَطَعَهَا مِنْ غَيْرِ مَفْصِلٍ فَاسْتَعْدَى عَلَيْهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَ لَهُ بِالدِّيَةِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ اُرِيْدُ الْقِصَاصَ فَقَالَ

۲۶۳۶: حضرت جاریہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرد نے دوسرے کے بازو پر تلوار ماری اور جوڑ کے نیچے سے اس کا بازو کاٹ ڈالا مجروح نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فریاد کی تو آپ نے اس کے لئے دیت کا فیصلہ فرمایا اس نے کہا اے اللہ کے رسول میں چاہتا ہوں کہ قصاص لوں۔ آپ نے فرمایا: دیت لے لو اللہ تمہیں اس

---

[1] اندھا دھند کا مطلب یہ ہے کہ لڑائی جھگڑے کے دوران بلا قصد قتل سرزد ہو گیا۔ (عبدالرشید)

(خذ الدية بارك الله لك فيها) و لم يقض له بالقصاص

میں برکت عطا فرمائے اور آپ نے اس کے حق میں قصاص کا فیصلہ نہ فرمایا۔

۲۶۳۷: حدثنا ابو كريب ثنا رشدين ابن سعد عن معاوية بن صالح عن معاذ بن محمد الانصاري عن ابن صهبان عن العباس بن عبد المطلب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم (لا قود في المامومة و لا الجائفة و لا المنقلة).

۲۶۳۷: حضرت عباسؓ بن عبدالمطلب فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسولؐ نے فرمایا: جو زخم دماغ تک پہنچ جائے یا پیٹ تک اس میں ہڈی ٹوٹ کر اپنی جگہ سے سرک جائے اس میں قصاص نہیں ہے (بلکہ دیت ہے کیونکہ ان میں برابری ممکن نہیں)

<u>خلاصۃ الباب</u> ☆ جن زخموں میں برابری ہو سکے تو قصاص کا حکم دیا جائے گا مثلاً کوئی عضو جوڑ سے کاٹ ڈالے تو کاٹنے والے کا بھی وہی عضو جوڑ سے کاٹا جائے گا اور جن زخموں میں برابری نہ ہو سکے تو ان میں قصاص کا حکم نہ ہوگا بلکہ دیت دلائی جائے گی۔

۱۰ : باب الجارح يفتدى بالقود

باب: (مجروح راضی ہو تو) زخمی کرنے والا قصاص کے بدلہ فدیہ دے سکتا ہے

۲۶۳۸: حدثنا محمد بن يحيى ثنا عبد الرزاق انبانا معمر عن الزهري عن عروة عن عائشة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم بعث اباجهم ابن حذيفة مصدقا فلاجه رجل في صدقته فضربه ابو جهم فشجه فاتوا النبي صلى الله عليه وسلم فقالوا: القود يا رسول الله فقال النبي صلى الله عليه وسلم (لكم كذا و كذا) فلم يرضوا فقال (لكم كذا و كذا) فرضوا فقال النبي صلى الله عليه وسلم (انى خاطب على الناس و مخبرهم برضاكم) قالوا نعم فخطب النبي صلى الله عليه وسلم فقال (ان هؤلاء الليثيين اتوني يريدون القود فعرضت عليهم كذا و كذا ارضيتم) قالوا لا فهم بهم المهاجرون فامر النبي صلى الله عليه وسلم ان يكفوا فكفوا ثم دعاهم فزادهم فقال (ارضيتم) قالوا نعم قال (انى خاطب على الناس و مخبرهم برضاكم)

۲۶۳۸: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسولؐ نے ابوجہم بن حذیفہؓ کو مصدق مقرر فرمایا (زکوٰۃ کا وصول کنندہ) تو ایک مرد نے اپنی زکوٰۃ کے معاملے میں ان سے جھگڑا کیا ابوجہم نے اس کو مارا اور اس کا سر زخمی کر دیا اس کے قبیلہ والے نبیؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! قصاص لینا چاہتے ہیں تو آپؐ نے فرمایا: تم اتنا اتنا مال لے لو وہ راضی نہ ہوئے تو آپؐ نے فرمایا: چلو اتنا اتنا مال لے لو اس پر وہ راضی ہو گئے تو نبیؐ نے فرمایا: میں لوگوں کو خطبہ کے دوران تمہاری رضامندی کے متعلق بتا دوں۔ انہوں نے کہا بتا دیجئے تو نبیؐ نے خطبہ ارشاد فرمایا اور فرمایا: یہ قبیلہ لیث کے لوگ میرے پاس قصاص کا مطالبہ لے کر آئے میں ان کو اتنے اتنے مال کی پیشکش کرتا ہوں کیا تم راضی

قَالُوْا نَعَمْ فَخَطَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ (ارْضِيْتُمْ) قَالُوْا نَعَمْ.

قَالَ ابْنُ مَاجَةَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ يَحْيٰى يَقُوْلُ تَفَرَّدَ بِهٰذَا مَعْمَرٌ لَا اَعْلَمُ رَوَاهُ غَيْرُهُ.

ہو؟ کہنے لگے: نہیں! ہم راضی نہیں تو مہاجرین کو ان پر بہت برہمی ہوئی (اور انہوں نے کچھ کرنا چاہا) تو نبیؐ نے حکم دیا کہ رک جاؤ وہ رک گئے پھر نبیؐ نے قبیلہ لیث کے لوگوں کو بلایا اور دیت میں کچھ اضافہ فرمایا اور پھر فرمایا کہ کیا تم راضی ہو؟ انہوں نے کہا: جی! ہم راضی ہیں۔ آپ نے فرمایا: پھر خطبہ میں لوگوں کو تمہاری رضامندی کی خبر دیدوں؟ کہنے لگے: جی ہاں۔ تو نبیؐ نے خطبہ ارشاد فرمایا پھر فرمایا: کیا تم راضی ہو گئے؟ کہنے لگے: جی ہاں! ہم راضی ہو گئے۔

امام ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے محمد بن یحییٰ کو یہ فرماتے سنا کہ اس حدیث کو روایت کرنے میں معمر اکیلے اور میرے علم میں نہیں کہ کسی اور نے بھی اس کو روایت کیا۔

خلاصۃ الباب ☆ آپ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ میں ان کی رضاء وخوشی اس لئے بیان فرماتے تھے کہ لوگ گواہ ہو جائیں اور پھر وہ اقرار سے مکر نہ سکیں چونکہ آپ کو ان کی سچائی پر اعتماد نہ تھا اس لئے کہ پہلی مرتبہ وہ راضی ہو کر پھر خطبہ کے وقت کہنے لگے ہم راضی نہیں ہوئے۔

۱۱ : بَابُ دِيَةِ الْجَنِيْنِ

باب: جنین (پیٹ کے بچہ) کی دیت

۲۶۳۹ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجَنِيْنِ بِغُرَّةٍ عَبْدٍ اَوْ اَمَةٍ فَقَالَ الَّذِيْ قُضِيَ عَلَيْهِ اَنَعْقِلُ مَنْ لَا شَرِبَ وَلَا اَكَلَ وَلَا صَاحَ وَلَا اسْتَهَلَّ وَ مِثْلُ ذٰلِكَ يُطَلُّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (اِنَّ هٰذَا لَيَقُوْلُ بِقَوْلِ شَاعِرٍ فِيْهِ غُرَّةٌ عَبْدٌ اَوْ اَمَةٌ).

۲۶۳۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسولؐ نے جنین کی دیت ایک غلام یا باندی مقرر فرمائی تو جس کے خلاف یہ فیصلہ فرمایا تھا وہ بولا کیا ہم اس بچہ کی دیت دیں جس نے نہ کچھ کھایا پیا نہ وہ چیخا چلایا اور اس جیسا بچہ تو لغو ہوتا ہے کہ اس میں کچھ دیت یا تاوان نہیں ہوتا تو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ تو شاعروں کی طرح مسجع ومقفی کلام کر رہا ہے پیٹ کے بچہ میں ایک غلام یا باندی ہے۔

۲۶۴۰ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا ثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ هِشَامِ ابْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ اسْتَشَارَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ النَّاسَ فِيْ اِمْلَاصِ الْمَرْاَةِ يَعْنِيْ سِقْطَهَا فَقَالَ الْمُغِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ شَهِدْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى فِيْهِ بِغُرَّةٍ

۲۶۴۰: حضرت مسور بن مخرمہؓ فرماتے ہیں کہ سیدنا عمر بن الخطابؓ نے جنین (کی دیت) کے بارے میں لوگوں سے مشورہ طلب کیا تو مغیرہ بن شعبہؓ نے فرمایا: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے رسولؐ نے اس میں ایک غلام یا باندی کا فیصلہ فرمایا تو حضرت عمرؓ نے فرمایا اپنے ساتھ

عبد او امة فقال عُمرُ ائتني بمنْ يشهدُ معك فشهد معهٗ محمدُ بنُ مسلمة .

کسی اور کو بھی لاؤ جو اس کی شہادت دیتا ہو تو انکے ساتھ حضرت محمد بن مسلمہؓ نے شہادت دی۔

۲۶۴۱ : حدّثنا احمدُ بنُ سعيدِ الدّارميُّ ثنا ابُو عاصم اخبرني ابنُ جريجٍ حدّثني عمرُو بنُ دينارٍ انّهُ سمع طاوسًا عن ابنِ عبّاسٍ عنْ عُمربْنِ الْخطّابِ انّهٗ نشد النّاسَ قضاء النّبيّ صلّى اللهُ عليْهِ وسلّم فِيْ ذلك يعْنِيْ فِي الْجنيْنِ فقام حملُ بْنُ مالكِ ابْنِ النّابغةِ فقالَ كُنْتُ بيْنَ امْرأتيْنِ لِيْ فضربتْ احداهما الْاُخرى بِمِسْطحٍ فقتلتْها و قتلتْ جنينها فقضى رسُوْلُ اللّهِ ﷺ فِي الْجنِيْنِ بغُرّةٍ عبْدٍ و ان تُقْتل بِها .

۲۶۴۱ : حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ سیدنا عمر بن خطابؓ نے لوگوں سے جستجو فرمائی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جنین کے بارے میں کیا فیصلہ فرمایا تو حمل بن مالک کھڑے ہوئے اور کہنے لگے کہ میں موجود تھا کہ میری ایک بیوی نے دوسری بیوی کو خیمہ کی لکڑی ماری جس سے دوسری بیوی مرگئی اور اس کا بچہ بھی مرگیا تو اللہ کے رسول ﷺ نے یہ فیصلہ فرمایا کہ جنین کے بدلہ ایک غلام دے نیز سوکن کے بدلے اس کو قتل کیا جائے۔

خلاصۃ الباب ☆ احناف کے نزدیک غرہ کی مقدار پانچ سو درہم ہیں یعنی مرد کی دیت کا بیسواں اور عورت کی دیت کا دسواں حصہ کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ ''مردہ بچے کا نہیں یعنی غلام یا باندی یا پانچ سو درہم'' (صحیح) امام مالک وشافعی کے ہاں چھ سو درہم ہیں مگر حدیث مذکوران پر حجت ہے پھر احناف کے نزدیک غرہ قاتل کے عاقلہ پر ہوتا ہے۔امام مالک کے ہاں قاتل کے مال پر ہوتا ہے۔

۱۲ : بَابُ الْمِيْراثُ مِن الدِّيَة

باب : دیت میں بھی میراث جاری ہوتی ہے

۲۶۴۲ : حدّثنا ابُوْ بكرِ بْنُ ابِيْ شيْبة ثنا سُفْيانُ بْنُ عُيينة عنِ الزُّهْرِيِّ عنْ سعِيْدِ بْنِ الْمُسيّبِ انّ عُمر رضي اللّهُ تعالى عنْه كان يقُوْلُ الدِّيةُ لِلْعاقِلة ولا ترِثُ الْمرْأةُ مِنْ دِية زوْجِها شيْئًا حتّى كتب اليْهِ الضّحّاكُ بْنُ سُفْيان انّ النّبيّ صلّى اللهُ عليه وسلّم ورّث امْرأة اشْيم الضِّبابِيِّ مِنْ دِية زوْجِها

۲۶۴۲ : حضرت سعید بن مسیّبؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر فرماتے تھے کہ دیت عاقلہ کے لئے ہوتی ہے اور بیوی کو خاوند کی دیت میں سے کچھ میراث نہ ملے گی پھر حضرت ضحاک بن سفیان نے انہیں لکھا کہ نبیؐ نے اشیم ضبابی کی اہلیہ کو ان کی دیت میں سے میراث دی تھی (تو حضرت عمرؓ نے اپنے قول سے رجوع فرمالیا)

۲۶۴۳ : حدّثنا عبْدُ ربّهٖ بْنُ خالِدٍ النُّميْرِيُّ ثنا الْفُضيْلُ بْنُ سُليْمان ثنا مُوْسى بْنُ عُقْبة عنْ اِسْحٰق بْنِ يحْيى بْنِ الْوليْد عنْ عُبادة بْنِ الصّامِت انّ النّبيّ ﷺ قضى لِحملِ ابْنِ

۲۶۴۳ : حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حمل بن مالک ہذلی لحیانی کے حق میں اس کی اہلیہ کی میراث کا

مالک الهذلی اللحیانی بمیراثه من امرأته التی قتلتها امرأته الاخری .

فیصلہ فرمایا: اس کی اس اہلیہ کو اس کی دوسری اہلیہ نے قتل کر دیا تھا۔

خلاصۃ الباب ☆ دیت میں زوجین کا حق ہونے نہ ہونے میں اختلاف ہے امام مالک وشافعی کے نزدیک قصاص اور دیت میں زوجین کا حق نہیں ہے۔ احناف کے نزدیک تمام وارثوں کا حق ہے خواہ ان کی وراثت بلحاظ نسب ہو یا باعتبار سبب (زوجین) احناف کی دلیل احادیث باب ہیں کہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اشیم ضبابی کی بیوی کو وارث بنانے کا حکم فرمایا تھا اس کے شوہر اشیم کی دیت میں۔

۱۳ : بَابُ دِيَةِ الْكَافِرِ

باب: کافر کی دیت

۲۶۴۴ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا حَاتِمُ ابْنُ اسْمَاعِيلَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَيَّاشٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَضٰى اَنَّ عَقْلَ اَهْلِ الْكِتَابَيْنِ نِصْفُ عَقْلِ الْمُسْلِمِيْنَ وَ هُمُ الْيَهُوْدُ وَ النَّصَارٰى .

۲۶۴۴ : حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فیصلہ فرمایا: دونوں اہلِ کتاب یعنی یہود و نصاریٰ کی دیت مسلمانوں کی دیت سے آدھی ہوگی۔

۱۴ : بَابُ الْقَاتِلُ لَا يَرِثُ

باب: قاتل (مقتول کا) وارث نہیں بنے گا

۲۶۴۵ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ الْمِصْرِيُّ اَنْبَاَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ اَبِيْ فَرْوَةَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ (الْقَاتِلُ لَا يَرِثُ) .

۲۶۴۵ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قاتل کو مقتول کی میراث نہیں ملے گی۔

۲۶۴۶ : حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ وَ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ سَعِيْدٍ الْكِنْدِيُّ قَالَا ثَنَا اَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ اَبَا قَتَادَةَ رَجُلٌ مِنْ بَنِيْ مُدْلِجٍ قَتَلَ ابْنَهُ فَاَخَذَ مِنْهُ عُمَرُ مِائَةً مِنَ الْاِبِلِ ثَلَاثِيْنَ حِقَّةً وَ ثَلَاثِيْنَ جَذَعَةً وَ اَرْبَعِيْنَ خَلِفَةً فَقَالَ اَيْنَ اَخُو الْمَقْتُوْلِ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ (لَيْسَ لِقَاتِلٍ مِيْرَاثٌ) .

۲۶۴۶ : حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بنو مدلج کے ایک مرد ابو قتادہ نے اپنے بیٹے کو قتل کر دیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے سو اونٹ لئے تیس حقہ اور تیس جذعہ اور چالیس حاملہ پھر فرمایا مقتول کا بھائی کہاں ہے (اس کو دیت دلا دی اور باپ کو محروم رکھا) میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا کہ کسی قاتل کو میراث نہیں ملے گی۔

خلاصۃ الباب ☆ یہ اس کے گناہ کی سزا ہے اکثر لوگ اپنے مورثوں کو قتل کر دیتے ہیں تا کہ ان کا ترکہ حاصل کر لیں تو شریعت نے قاتل کو ترکہ ہی سے محروم کر دیا تا کہ کوئی ایسا جرم نہ کرے۔ سبحان اللہ دین اسلام میں انسانیت کی بقاء کے لیے کیسی کیسی مصلحتیں وفوائد پوشیدہ ہیں۔

١٥: بَابُ عَقْلُ الْمَرْأَةِ عَلٰى عَصَبَتِهَا وَ مِيْرَاثُهَا لِوَلَدِهَا

باب: عورت کی دیت اس کے عصبہ پر ہوگی اور اس کی میراث اس کی اولاد کے لئے ہوگی

٢٦٤٧: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ اَنْبَانَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ انا مُحَمَّدُ بْنُ رَاشِدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوْسٰى عَنْ عَمْرِو ابْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يَعْقِلَ الْمَرْأَةَ عَصَبَتُهَا مَنْ كَانُوْا وَ لَا يَرِثُوْا مِنْهَا شَيْئًا اِلَّا مَا فَضَلَ عَنْ وَرَثَتِهَا وَ اِنْ قُتِلَتْ فَعَقْلُهَا بَيْنَ وَرَثَتِهَا فَهُمْ يَقْتُلُوْنَ قَاتِلَهَا).

٢٦٤٧: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسولؐ نے یہ فیصلہ فرمایا: عورت کی دیت اسکے عصبہ (ددھیال) ادا کرینگے جتنے بھی ہوں اور وہ اس عورت کے وارث نہ ہونگے مگر صرف اس حصہ کے جو عورت کے وارثوں سے بچ رہے اور اگر عورت کو قتل کر دیا جائے تو اسکی دیت اسکے ورثہ میں تقسیم ہوگی اور وہی اسکے قاتل سے قصاص لینگے۔

٢٦٤٨: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ثَنَا الْمُعَلّٰى ابْنُ اَسَدٍ ثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ ثَنَا مُجَالِدٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ جَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدِّيَةَ عَلٰى عَاقِلَةِ الْقَاتِلَةِ فَقَالَتْ عَاقِلَةُ الْمَقْتُوْلَةِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مِيْرَاثُهَا لَنَا قَالَ (لَا مِيْرَاثُهَا لِزَوْجِهَا وَ وَلَدِهَا).

٢٦٤٨: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے دیت قاتلہ کی عاقلہ پر ڈالی تو مقتولہ کی عاقلہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اس کی میراث ہمیں ملنی چاہئے (کیونکہ دیت عاقلہ پر ہوتی ہے تو میراث بھی عاقلہ کا حق ہے) آپ نے فرمایا: نہیں اس کی میراث اس کے خاوند کی اولاد کی ہے۔

١٦: بَابُ الْقِصَاصِ فِي السِّنِّ

باب: دانت کا قصاص

٢٦٤٩: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى اَبُوْ مُوْسٰى ثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ وَ ابْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ ثَنِيَّةَ جَارِيَةٍ فَطَلَبُوْا الْعَفْوَ فَاَبَوْا فَعَرَضُوْا عَلَيْهِمُ الْاَرْشَ فَاَبَوْا، فَاَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَ بِالْقِصَاصِ فَقَالَ اَنَسُ بْنُ النَّضْرِ يَا

٢٦٤٩: حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ میری پھوپھی ربیع نے ایک لڑکی کا دانت توڑ دیا تو ربیع کے گھر والوں نے معافی مانگی وہ نہ مانے پھر انہوں نے دیت کی پیشکش کی وہ اس پر بھی آمادہ نہ ہوئے پھر سب نبیؐ کی خدمت میں حاضر

رَسُوْلَ اللّٰہِ تُکْسَرُ ثَنِیَّۃُ الرُّبَیِّعِ وَ الَّذِیْ بَعَثَکَ بِالْحَقِّ لَا تُکْسَرُ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ (یَا اَنَسُ کِتَابُ اللّٰہِ الْقِصَاصُ قَالَ فَرَضِیَ الْقَوْمُ فَعَفَوْا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ عِبَادِ اللّٰہِ مَنْ لَوْ اَقْسَمَ عَلَی اللّٰہِ لَاَبَرَّہٗ).

ہوئے تو آپؐ نے قصاص اور بدلہ کا فیصلہ فرمایا۔ اس پر انس بن نضر نے کہا: اے اللہ کے رسول! ربیع کا دانت توڑا جائیگا اللہ کی قسم ربیع کا دانت نہیں توڑا جائیگا تو نبیؐ نے فرمایا: اے انس کتاب اللہ کا فیصلہ قصاص ہے یہ سن کر لڑکی کے قبیلے والے راضی ہو گئے اور معاف کر دیا تو اللہ کے رسولؐ نے فرمایا: اللہ کے بندوں میں ایسے بھی ہیں کہ اگر وہ اللہ کے بھروسہ پر قسم کھا بیٹھیں تو اللہ انکی قسم پوری فرما دیتے ہیں۔

خلاصۃ الباب ☆ دانت میں قصاص کا حکم قرآن کریم میں موجود ہے لیکن حضرت نضر بن انس رضی اللہ عنہ کی قسم کو اللہ تعالیٰ نے پورا کر دیا جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے انس کے بیٹے یہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے تو لڑکی کے گھر والے یہ سن کر دیت لینے پر راضی ہو گئے۔ سب علماء کا متفقہ فتویٰ اسی طرح ہے۔

۱۷ : دِیَۃِ الْاَسْنَانِ

باب: دانتوں کی دیت

۲۶۵۰ : حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِیْمِ الْعَنْبَرِیُّ ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ الْوَارِثِ حَدَّثَنِیْ شُعْبَۃُ عَنْ قَتَادَۃَ عَنْ عِکْرِمَۃَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ (اَلْاَسْنَانُ سَوَاءٌ الثَّنِیَّۃُ وَالضِّرْسُ سَوَاءٌ).

۲۶۵۰: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمام دانت برابر ہیں سامنے کے دانت اور ڈاڑھیں برابر ہیں۔

۲۶۵۱ : حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ اِبْرٰہِیْمَ الْبَالِسِیُّ ثَنَا عَلِیُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ شَقِیْقٍ ثَنَا اَبُوْ حَمْزَۃَ الْمَرْوَزِیُّ ثَنَا یَزِیْدُ النَّحْوِیُّ عَنْ عِکْرِمَۃَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ اَنَّہٗ قَضٰی فِی السِّنِّ خَمْسًا مِنَ الْاِبِلِ.

۲۶۵۱: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دانت کے بدلہ پانچ اونٹوں کا فیصلہ فرمایا۔

۱۸ : بَابُ دِیَۃِ الْاَصَابِعِ

باب: انگلیوں کی دیت

۲۶۵۲ : حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَکِیْعٌ ح: وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَ ابْنُ اَبِیْ عَدِیٍّ قَالُوْا ثَنَا شُعْبَۃُ عَنْ قَتَادَۃَ عَنْ عِکْرِمَۃَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ (ھٰذِہٖ وَ ھٰذِہٖ سَوَاءٌ) یَعْنِی الْخِنْصَرَ وَالْبِنْصَرَ وَالْاِبْہَامَ.

۲۶۵۲: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ انگلی اور یہ انگلی برابر ہیں یعنی چھنگلیا اور اس کے ساتھ والی اور انگوٹھا (حالانکہ انگوٹھے میں دو جوڑ ہیں پھر بھی یہ باقی انگلیوں کے برابر ہے)

۲۶۵۳ : حَدَّثَنَا جَمِیْلُ بْنُ الْحَسَنِ الْعَتَکِیُّ ثَنَا عَبْدُ

۲۶۵۳: حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ

الاعلی ثنا سعید عن مطر عن عمرو بن شعیب عن ابیه عن جده ان رسول الله ﷺ قال (الاصابع سواء کلهن فیهن عشر عشر من الابل) .

سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمام انگلیاں برابر ہیں ہر ہر انگلی کی دیت دس دس اونٹ ہیں۔

۲۶۵۴ : حدثنا رجاء بن المرجی السمرقندی ثنا النضر بن شمیل ثنا سعید بن ابی عروبة عن غالب التمار عن حمید بن هلال عن مسروق ابن اوس عن ابی موسی الاشعری عن النبی ﷺ قال (الاصابع سواء) .

۲۶۵۴ : حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمام انگلیاں برابر ہیں۔

خلاصۃ الباب ☆ مطلب یہ ہے کہ ہاتھ کی انگلیاں سب برابر ہیں اگرچہ انگوٹھے میں دو ہی جوڑ ہیں اور باقی انگلیوں میں تین جوڑ ہیں۔ حدیث :۲۶۵۴ یعنی ہر ایک انگلی میں دیت کا دسواں حصہ ہے تو دونوں ہاتھوں کی یا دونوں پاؤں کی انگلیاں اگر کوئی کاٹ ڈالے تو پھر دیت لازم ہوگی یہ حدیث مبارکہ دوسری کتب احادیث میں بھی آتی ہے۔

۱۹ : بابُ الْمُوْضِحَةِ

باب: ایسا زخم جس سے ہڈی دکھائی دینے لگے لیکن ٹوٹے نہیں

۲۶۵۵ : حدثنا جمیل بن الحسن ثنا عبد الاعلی ثنا سعید بن ابی عروبة عن مطر عن عمرو بن شعیب عن ابیه عن جده ان النبی ﷺ قال (فی المواضح خمس خمس من الابل) .

۲۶۵۵ : حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر ہر موضحہ کی دیت پانچ پانچ اونٹ ہیں۔

خلاصۃ الباب ☆ موضحہ وہ زخم ہے جس میں ہڈی کھل جائے جو زخم سر اور چہرہ پر ہو اس کو شبہ کہتے ہیں اور جو زخم اس کے علاوہ باقی بدن پر ہو اس کو جراحت کہتے ہیں۔ شجم کی جمع شجاج ہے (بہت سے زخم) شجاج تلاشی کے موافق دس ہیں حارصہ دامعہ دامیہ باضعہ متلاحمہ سحاق موضحہ ہاشمہ منقلہ آمہ موضحہ سے کم زخموں میں انصاف کی حکومت ہے جن کا نہ قصاص اور نہ دیت ہے۔ موضحہ اگر عمداً ہو تو اس میں قصاص ہے اور اگر خطأ تو دیت کا بیسواں حصہ ہے۔ ہاشمہ میں دسواں حصہ اور منقلہ میں دسواں اور بیسوں حصہ ہے اور آمہ میں ایک تہائی دیت ہے۔

۲۰ : بَابُ مَنْ عَضَّ رَجُلًا فَنَزَعَ يَدَهُ فَنَدَرَ ثَنَا يَاهُ

۲۶۵۶ : حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ إِسْحَاقَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ صَفْوَانَ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَمَّيْهِ يَعْلَى وَ سَلَمَةَ ابْنَيْ أُمَيَّةَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوْكَ وَمَعَنَا صَاحِبٌ لَنَا فَاقْتَتَلَ هُوَ وَرَجُلٌ آخَرُ وَ نَحْنُ بِالطَّرِيقِ قَالَ فَعَضَّ الرَّجُلُ يَدَ صَاحِبِهِ فَجَذَبَ صَاحِبُهُ يَدَهُ مِنْ فِيهِ فَطَرَحَ ثَنِيَّتَهُ فَأَتَى رَسُوْلَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْتَمِسُ عَقْلَ ثَنِيَّتِهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (يَعْمِدُ أَحَدُكُمْ إِلَى أَخِيهِ فَيَعَضُّهُ كَعِضَاضِ الْفَحْلِ ثُمَّ يَأْتِي يَلْتَمِسُ الْعَقْلَ لَا عَقْلَ لَهَا) قَالَ فَأَبْطَلَهَا رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۲۶۵۷ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا عَضَّ رَجُلًا عَلَى ذِرَاعِهِ فَنَزَعَ يَدَهُ فَوَقَعَتْ ثَنِيَّتُهُ فَرُفِعَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَبْطَلَهَا وَ قَالَ (يَقْضَمُ أَحَدُكُمْ كَمَا يَقْضَمُ الْفَحْلُ).

باب : ایک شخص نے دوسرے کو کاٹا دوسرے نے اپنا ہاتھ اس کے دانتوں سے کھینچا تو اس کے دانت ٹوٹ گئے

۲۶۵۶ : حضرات یعلی اور سلمہ بن امیہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ غزوہ تبوک میں ہم اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گئے ہمارے ساتھ ایک ساتھی تھا اس کی اور ایک اور مرد کی لڑائی ہوگئی اس وقت ہم راستہ میں ہی تھے فرماتے ہیں کہ اس آدمی نے دوسرے کے ہاتھ پر کاٹا دوسرے نے پنا ہاتھ اس کے منہ سے کھینچا جس سے اس کا دانت گر گیا۔ وہ اللہ کے رسولؐ کی خدمت میں آیا اور دانت کی دیت کا مطالبہ کیا تو اللہ کے رسولؐ نے فرمایا : تم میں سے ایک اپنے بھائی کی طرف بڑھ کر اسے نر جانور کی طرح کاٹتا ہے پھر دیت کا مطالبہ بھی کرتا ہے اس کی کوئی دیت نہیں۔ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسولؐ نے اس ہاتھ کو ہدر اور لغو فرمایا۔

۲۶۵۷ : حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرد نے دوسرے مرد کے ہاتھ پر کاٹا اس نے اپنا ہاتھ کھینچا جس سے کاٹنے والا دانت گر گیا یہ معاملہ نبیؐ کی خدمت میں پیش کیا گیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے ہاتھ کو لغو اور نا قابلِ تاوان قرار دیا اور ارشاد فرمایا : کیا تم میں سے ایک نر جانور کی طرح کاٹتا ہے۔

خلاصۃ الباب ☆ اس آدمی کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دیت نہیں دلوائی اِس لئے کہ اُس کا دانت اِس کے اپنے قصور سے ٹوٹا تھا کیونکہ جب اُس نے کاٹا تو وہ بے چارا کیا کرتا آخر تو ہاتھ چھڑانا ضروری تھا۔

۲۱ : بَابُ لَا يُقْتَلُ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ

باب: کسی مسلمان کو کافر کے بدلہ قتل نہ کیا جائے

۲۶۵۸ : حدّثنا علقمة بن عمرو الدّارمیّ ثنا ابو بكر بن عيّاش عن مطرّف عن الشّعبيّ عن ابي جحيفة قال قلت لعليّ ابن ابي طالب هل عندكم شيءٌ من العلم ليس عند النّاس قال لا واللّٰه ما عندنا الّا ما عند النّاس الّا ان يرزق اللّٰه رجلًا فهمًا في القرآن او ما في هذه الصّحيفة فيها الدّيات عن رسول اللّٰه صلّى اللّٰه عليه وسلّم و ان لا يقتل مسلم بكافر

۲۶۵۸ : حضرت ابو جحیفہ کہتے ہیں کہ میں نے سیدنا علیؓ بن ابی طالب سے عرض کیا کہ کیا آپ کے پاس کوئی ایسا علم ہے جو دیگر حضرات کے پاس نہ ہو۔ فرمایا نہیں۔ ہمارے پاس صرف وہی علم ہے جو باقی لوگوں کے پاس ہے الاّ یہ کہ اللہ تعالیٰ کسی مرد کو قرآن میں فہم و بصیرت سے نوازیں یا جو اس صحیفہ میں ہے اس میں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے دیت کے کچھ احکام ہیں۔ نیز یہ کہ کسی مسلمان کو کافر کے بدلہ میں قتل نہ کیا جائے۔

۲۶۵۹ : حدّثنا هشام بن عمّار ثنا حاتم بن اسماعيل ثنا عبد الرّحمن بن عيّاش عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جدّه قال قال رسول اللّٰه ﷺ (لا يقتل مسلم بكافر) .

۲۶۵۹ : حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی مسلمان کو کافر کے بدلے قتل نہ کیا جائے۔

۲۶۶۰ : حدّثنا محمّد بن عبد الاعلى الصّنعانيّ ثنا معتمر بن سليمان عن ابيه عن حنش عن عكرمة عن ابن عبّاس عن النّبيّ ﷺ قال (لا يقتل مؤمن بكافر ولا ذو عهد في عهده) .

۲۶۶۰ : حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی مؤمن کو کافر کے بدلہ قتل نہ کیا جائے اور جس سے معاہدہ کیا گیا ہو اس کو معاہدہ کے دوران قتل نہ کیا جائے۔

خلاصۃ الباب ☆ یہ صحیح حدیث ہے امام بخاریؒ نے بھی اس کو روایت کیا ہے اس میں یوں ہے کہ ابو جحیفہ نے کہا تمہارے پاس کچھ وحی ہے جو قرآن مجید میں نہیں ہے یعنی موجودہ قرآن میں جو سب لوگوں کے پاس اس سے روافض کا رد ہوتا ہے جو کہتے ہیں کہ قرآن پورا نہیں اس میں سے چند سورتیں غائب ہیں اور پورا قرآن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس تھا پھر ہر امام کے پاس آتا رہا یہاں تک کہ امام مہدی کے پاس آیا وہ غائب ہیں جب ظاہر ہوں گے تو دنیا میں پورا قرآن پھیلے گا۔ معاذ اللہ یہ جھوٹ اور خرافات ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا نہیں قسم خدا تعالیٰ کی جس نے دانہ کو چیرا اور جان کو پیدا کیا اخیر تک اور علماء کرام نے اس پر اجماع کیا کہ مسلمان کافر کے بدلے میں نہ مارا جائے گا اور نہ ہی کافر ذمی کے بدلے میں امام شافعیؒ کے نزدیک اور امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک مسلمان کو ذمی کے بدلے میں مارا جائے گا ان کی دلیل دارقطنی' بیہقی' ابن عمرو سے سنداً اور ابوداؤد' عبدالرزاق' شافعی' دارقطنی نے عبدالرحمٰن بن البیلمانی اور داؤد نے عبداللہ بن عبدالعزیز میں صالح الحضرمی سے مرسلاً روایت کیا ہے نیز یہ مضمون حدیث حضرت علی رضی اللہ عنہ اور

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے آثار سے مؤید ہے۔ احادیث باب کی توجیہ یہ ہے کہ کافر سے مراد حربی کافر مراد ہے کیونکہ حدیث میں اس پر ولا ذوعھد فی عھدہ کا عطف ہے اور عطف غیریت اور مغایرت کو چاہتا ہے تو معنی یہ ہوئے۔ ولا یقتل ذو عھد بکافر"، اور ذمی کو ذمی کے بدلے میں قتل کرنا متفق علیہ ہے معلوم ہوا کہ کافر سے مراد حربی کافر ہے۔

۲۲ : بَابُ لَا يُقْتَلُ الْوَالِدُ بِوَلَدِهِ

باب: والد کو اولاد کے بدلے قتل نہ کیا جائے

۲۶۶۱ : حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيْدٍ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ اسْمَاعِيْلَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ انَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ (لَا يُقْتَلُ بِالْوَلَدِ الْوَالِدُ) .

۲۶۶۱ : حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اولاد کے بدلے والد کو قتل نہیں کیا جائے گا۔

۲۶۶۲ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا اَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرُ عَنْ حَجَّاجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ (لَا يُقْتَلُ الْوَالِدُ بِالْوَلَدِ) .

۲۶۶۲ : سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے سنا کہ والد کو اولاد کے بدلے قتل نہ کیا جائے۔

۲۳ : بَابُ هَلْ يُقْتَلُ الْحُرُّ بِالْعَبْدِ

باب: کیا آزاد کو غلام کے بدلے قتل کرنا درست ہے

۲۶۶۳ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ (مَنْ قَتَلَ عَبْدَهُ قَتَلْنَاهُ وَمَنْ جَدَعَهُ جَدَعْنَاهُ) .

۲۶۶۳ : حضرت سمرہ بن جندبؓ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو اپنے غلام کو قتل کرے گا ہم اس کو قتل کر دیں گے اور جو اپنے غلام کے ناک کان کاٹے گا ہم اسکے ناک کان کاٹ دیں گے۔

۲۶۶۴ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ثَنَا ابْنُ الطَّبَّاعِ ثَنَا اسْمَاعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ اَبِيْ فَرْوَةَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَلِيٍّ وَ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَتَلَ رَجُلٌ عَبْدَهُ عَمْدًا مُتَعَمِّدًا فَجَلَدَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِائَةً وَ نَفَاهُ سَنَةً وَ مَحَاسَهُمَهُ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ .

۲۶۶۴ : حضرت علی اور حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک مرد نے اپنے غلام کو قصداً اور عمداً قتل کر دیا تو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے سو کوڑے لگائے اور ایک سال کے لئے اسے جلا وطن کر دیا اور مسلمانوں کے حصّوں میں اس کا حصہ ایک سال کے لئے ختم کر دیا۔

خلاصۃ الباب ☆ جمہور ائمہ اور حنفیہ کے نزدیک جس طرح باپ کو بیٹے کے قتل کی وجہ سے قتل نہیں کیا جاتا اسی طرح آقا اپنے غلام مدبر، مکاتب اور اولاد کے غلام کے قتل کی وجہ سے قتل نہیں کیا جائے گا غلام چونکہ انسان کا مال ہے اور اپنے مال کے ضائع کرنے کی وجہ سے کسی پر کچھ نہیں آتا۔ حدیث باب کے بارے میں علماء فرماتے ہیں کہ یہ منسوخ ہے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ آپ نے بطور تعزیر کے قتل کا حکم فرمایا ہو۔ بعض نے یہ بھی فرمایا ہے کہ یہ حدیث ضعیف ہے۔

۲۴ : بَابُ يُقْتَادُ مِنَ الْقَاتِلِ كَمَا قَتَلَ

باب : قاتل سے اسی طرح قصاص لیا جائے جس طرح اس نے قتل کیا

۲۶۶۵ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثنا وَكِيعٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ يَحْيَى عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ يَهُودِيًّا رَضَخَ رَأْسَ امْرَأَةٍ بَيْنَ حَجَرَيْنِ فَقَتَلَهَا فَرَضَخَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسَهُ بَيْنَ حَجَرَيْنِ .

۲۶۶۵ : حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک یہودی نے دو پتھروں کے درمیان ایک عورت کا سر کچل کر اسے قتل کر دیا تو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی یہی فیصلہ فرمایا: اس کا سر دو پتھروں کے درمیان کچلا جائے۔

۲۶۶۶ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثنا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ح : وَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ ثنا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ ، قَالَا ثنا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ يَهُودِيًّا قَتَلَ جَارِيَةً عَلَى أَوْضَاحٍ لَهَا فَقَالَ لَهَا (أَقَتَلَكِ فُلَانٌ) فَأَشَارَتْ بِرَأْسِهَا أَنْ لَا ثُمَّ سَأَلَهَا الثَّانِيَةَ فَأَشَارَتْ بِرَأْسِهَا أَنْ لَا ثُمَّ سَأَلَهَا الثَّالِثَةَ فَأَشَارَتْ بِرَأْسِهَا أَنْ نَعَمْ فَقَتَلَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بَيْنَ حَجَرَيْنِ .

۲۶۶۶ : حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ ایک یہودی نے ایک لڑکی کو قتل کیا' اُس کا زیور ہتھیانے کیلئے (لڑکی میں ابھی کچھ رمق باقی تھی) تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہا کہ تمہیں فلاں نے قتل کیا ہے اس نے سر سے اشارہ کیا نہیں۔ پھر دوبارہ پوچھا اس نے سر کے اشارہ سے کہا نہیں پھر سہ بارہ پوچھا تو اس نے سر کے اشارہ سے کہا: جی ہاں! تو اللہ کے رسولؐ نے اس یہودی کو دو پتھروں کے درمیان کچل کر قتل کروادیا۔

خلاصۃ الباب ☆ اس حدیث کی بنا پر امام شافعی فرماتے ہیں کہ مقتول کے اولیاء کو اختیار ہے کہ جس طرح قاتل نے مقتول کو کیا ہے اسی طرح سے اس کو قتل کرے یا صرف تلوار سے اس کی گردن مار دے۔ احادیث باب ان کا مستدل ہیں امام ابوحنیفہؒ فرماتے ہیں کہ صرف تلوار سے قصاص لیا جائے امام صاحب کی دلیل اگلے باب میں آرہی ہے۔ نیز اس حدیث سے ائمہ ثلاثہ کے مذہب کی تائید ہوتی ہے جو فرماتے ہیں کہ بڑے پتھر سے اگر کوئی مارے جس سے آدمی مرجاتا ہے تو اس میں قصاص واجب ہوتا ہے۔ تو اس کو قتل عمد کہتے ہیں امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک یہ شبہ عمد ہے اس میں قصاص واجب نہیں ہوگا۔

یہودی جب پکڑا گیا تو اس نے اقرار جرم کر لیا تو اس کو قصاصاً قتل کیا گیا اگر وہ انکار کرتا تو صرف مقتول کے قول پر کہ مجھے فلاں نے قتل کیا یہ جرم کے ثبوت کے لئے کافی نہیں۔

۲۵ : بَابُ لَا قَوَدَ اِلَّا بِالسَّيْفِ

باب: قصاص صرف تلوار سے لیا جائے

۲۶۶۷ : حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُسْتَمِرِّ الْعُرُوْقِيُّ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ عَنْ اَبِیْ عَازِبٍ عَنِ النُّعْمَانِ ابْنِ بَشِيْرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ (لَا قَوَدَ اِلَّا بِالسَّيْفِ) .

۲۶۶۷: حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قصاص صرف تلوار سے لیا جائے ۔

۲۶۶۸ : حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُسْتَمِرِّ ثَنَا الْحُرُّ بْنُ مَالِكٍ الْعَنْبَرِيُّ ثَنَا مُبَارَكُ ابْنُ فَضَالَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِیْ بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ (لَا قَوَدَ اِلَّا بِالسَّيْفِ) .

۲۶۶۸: حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قصاص صرف تلوار سے لیا جائے ۔

خلاصۃ الباب ☆ یہ احادیث امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے مذہب کا مستدل ہیں کہ قصاص صرف تلوار سے لیا جائے ۔

۲۶ : بَابُ لَا يَجْنِیْ اَحَدٌ عَلٰی اَحَدٍ

باب: کوئی بھی دوسرے پر جرم نہیں کرتا (یعنی کسی کے جرم کا مؤاخذہ دوسرے سے نہ ہوگا)

۲۶۶۹ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ ثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ شَبِيْبِ بْنِ غَرْقَدَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْاَحْوَصِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِیْ حِجَّةِ الْوَدَاعِ (اَلَا لَا يَجْنِیْ جَانٍ اِلَّا عَلٰی نَفْسِهٖ لَا يَجْنِیْ وَالِدٌ عَلٰی وَلَدِهٖ وَلَا مَوْلُوْدٌ عَلٰی وَالِدِهٖ) .

۲۶۶۹: حضرت عمرو بن احوص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو حجۃ الوداع میں یہ فرماتے سنا: ہر جرم کرنے والا اپنی ذات پر ہی جرم کرتا ہے (اس کا مواخذہ اسی سے ہوگا دوسرے سے نہ ہوگا) والد اپنی اولاد پر جرم نہیں کرتا اور اولاد والد پر جرم نہیں کرتی ۔

۲۶۷۰ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِیْ زِيَادٍ ثَنَا جَامِعُ بْنُ شَدَّادٍ عَنْ طَارِقٍ الْمُحَارِبِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتّٰی رَاَيْتُ بَيَاضَ اِبْطَيْهِ يَقُوْلُ (اَلَا لَا تَجْنِیْ اُمٌّ عَلٰی وَلَدٍ اَلَا لَا تَجْنِیْ اُمٌّ عَلٰی وَلَدٍ) .

۲۶۷۰: حضرت طارق محاربی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپؐ دونوں ہاتھ اٹھائے ہوئے ہیں ۔ یہاں تک کہ مجھے آپ کی بغلوں کی سفیدی نظر آ رہی ہے اور فرمار ہے ہیں غور سے سنو کوئی ماں بچے پر جرم نہیں کرتی ماں کے جرم میں بچہ سے مؤاخذہ نہ ہوگا ۔

۲۶۷۱ : حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ رَافِعٍ ثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ يُوْنُسَ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ اَبِی الْحُرِّ عَنِ الْخَشْخَاشِ الْعَنْبَرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ

۲۶۷۱: حضرت خشخاش عنبریؓ فرماتے ہیں کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور میرے ساتھ

تعالى عنه قال اتيتُ النّبيَّ صلى الله عليه وسلم و معى ابنى فقال (لا تجنى عليه و لا يجنى عليك) .

میرا بیٹا تھا۔ آپ نے فرمایا: تمہارے جرم کا مؤاخذہ اس سے نہ ہوگا اور اس کے جرم کا مؤاخذہ تم سے نہ ہوگا۔

۲۶۷۲ : حدّثنا مُحمّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنُ عُبَيْد بن عقيلٍ ثنا عمرُو بنُ عاصمٍ ثنا ابو العوّام القطّان عن محمّد بن جحادة عن زياد بن علاقة عن اسامة بن شريك قال قال رسُول الله ﷺ (لا تجني نفسٌ على اخرى) .

۲۶۷۲ : حضرت اسامہ بن شریک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کسی کے جرم کا مؤاخذہ دوسرے سے نہیں ہو سکتا۔

خلاصۃ الباب ☆ یہ شریعت غراء کا بہترین عادلانہ قانون ہے کہ جو جرم کرے اسی کو پکڑا جائے ایسا نہیں ہو سکتا کہ بیٹے کے جرم میں باپ کو پکڑ لیا جائے اور باپ کے جرم میں بیٹے کو پکڑ لیا جائے عرب میں جاہلیت کے زمانہ میں یہ دستور تھا کہ جرم کوئی کرتا اور پکڑا کوئی اور جاتا اور افسوس ہے کہ اس زمانہ میں جاہلیت والی باتیں رائج ہو چکی ہیں۔

۲۷ : بَابُ الْجُبَارِ

باب: اُن چیزوں کا بیان جن میں نہ قصاص ہے نہ دیت

۲۶۷۳ : حدّثنا ابُو بكر بنُ ابى شيبة ثنا سفيانُ عن الزُّهرىّ عن سعيد ابن المُسيّب عن ابى هريرة قال قال رسُولُ الله ﷺ (العجماءُ جرحُها جُبارٌ والمعدنُ جُبارٌ والبئرُ جُبارٌ) .

۲۶۷۳ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے زبان جانور کا زخمی کرنا لغو ہے اور کان میں کوئی مر جائے تو لغو ہے اور کنوئیں میں کوئی گر کر مر جائے تو لغو ہے۔[1]

۲۶۷۴ : حدّثنا ابُو بكر بنُ ابى شيبة ثنا خالد بنُ مخلد ثنا كثيرُ بنُ عبد الله ابن عمرو بن عوف عن ابيه عن جدّه قال سمعتُ رسُول الله ﷺ يقُولُ (العجماءُ جرحُها جُبارٌ والمعدنُ جُبارٌ) .

۲۶۷۴ : حضرت عمرو بن عوف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا: بے زبان جانور کا زخمی کرنا لغو ہے اور کان میں کوئی مر جائے تو وہ لغو ہے۔

۲۶۷۵ : حدّثنا عبدُ ربّه بنُ خالد النُّميرىُّ ثنا فضيلُ بنُ سُليمان حدّثنى مُوسى بنُ عُقبة حدّثنى اسحٰق بنُ يحيى بن الوليد عن عُبادة بن الصّامت قال قضى رسُولُ الله ﷺ انّ المعدن جُبارٌ والبئر جُبارٌ والعجماء جرحُها جُبارٌ.

۲۶۷۵ : حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فیصلہ ارشاد فرمایا: کان یا کنوئیں میں کوئی گر کر مر جائے تو وہ لغو ہے اور بے زبان جانور کا زخمی کرنا لغو ہے یعنی اس میں کوئی تاوان (دیت و قصاص وغیرہ)

---

[1] بشرطیکہ کنواں راستے میں نہ کھودا ہو ورنہ کھودنے والا ماخوذ ہوگا۔ (عبد الرشید)

والعجماء البهيمة من الانعام و غيرها والجبار هو الهدر الذى لا يغرم.

نہیں ہے۔

۲۶۷۶ : حدثنا احمد بن الازهر ثنا عبد الرزاق عن معمر عن همام عن ابى هريرة رضى الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم (النار جبار والبئر جبار)

۲۶۷۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آگ لغو ہے (اگر خود بخود پھیل جائے اور اس میں کسی کا جانی یا مالی نقصان ہو) اور کنوئیں میں گر کر مر جائے تو وہ لغو ہے۔

۲۸ : باب القسامة

باب: قسامت کا بیان

۲۶۷۷ : حدثنا يحيى بن حكيم ثنا بشر بن عمر سمعت مالك بن انس حدثنى ابو ليلى بن عبد الله بن عبد الرحمن ابن سهل بن حنيف عن سهل بن ابى حثمة رضى الله تعالى عنه انه اخبره عن رجال من كبراء قومه ان عبد الله بن سهل و محيصة خرجا الى خيبر من جهد اصابهم فاتى محيصة فاخبر ان عبد الله بن سهل قد قتل و القى فى فقير او عين بخيبر فاتى يهود فقال انتم والله قتلتموه قالوا والله ما قتلناه ثم اقبل حتى قدم على قومه فذكر ذلك لهم ثم اقبل هو و اخوه حويصة وهو اكبر منه و عبد الرحمن بن سهل فذهب محيصة يتكلم وهو الذى كان بخيبر فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لمحيصة (كبر كبر) يريد السن فتكلم حويصة ثم تكلم محيصة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم (اما ان يدوا صاحبكم واما ان يؤذنوا بحرب) فكتب رسول الله صلى الله عليه وسلم فى ذلك فكتبوا انا والله ! ما قتلناه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لحويصة و محيصة و عبد الرحمن (تحلفون و تستحقون دم صاحبكم) قالوا لا قال (فتحلف لكم يهود ؟) قالوا ليسوا بمسلمين فوداه رسول الله صلى الله عليه وسلم من عنده فبعث اليهم رسول الله

۲۶۷۷: حضرت سہل بن ابی حثمہؓ فرماتے ہیں انکی قوم کے بہت سے عمر رسیدہ بزرگوں نے انہیں بتایا کہ عبداللہ بن سہل اور محیصہ خیبر کی طرف نکلے انکے حالات تنگ تھے (کمائی کم تھی) تو محیصہ کے پاس لوگ آئے اور کہا کہ عبداللہ بن سہل کو قتل کر دیا گیا ہے اور ان کی لاش خیبر کے کسی گڑھے یا چشمہ میں پھینک دی گئی ہے۔ محیصہ یہودیوں کے پاس گئے اور کہا :بخدا! تم نے ہی اس کو قتل کیا ہے۔ کہنے لگے: اللہ کی قسم! ہم نے اس کو قتل نہیں کیا۔ پھر محیصہ واپس اپنی قوم کے پاس آئے اور سارا ماجرا بیان کیا پھر محیصہ اور انکے بھائی حویصہ جو عمر میں ان سے بڑے تھے اور عبدالرحمن بن سہل تینوں حضرات نبیؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو محیصہ بات کرنے لگے کیونکہ خیبر میں یہی ساتھ تھے تو نبیؐ نے فرمایا: عمر میں بڑے کا لحاظ کرو (اُسے بات کرنے کا موقع دو) تو حویصہ نے بات کی پھر محیصہ نے بات کی تو اللہ کے رسولؐ نے فرمایا: یا وہ تمہارے آدمی کی دیت دیں یا جنگ کیلئے تیار ہو جائیں۔ چنانچہ اللہ کے رسولؐ نے اس بارے میں انہیں لکھا۔ اُنہوں نے جواب میں لکھا کہ اللہ کی قسم! ہم نے اسے قتل نہیں کیا۔ تو اللہ کے رسولؐ نے حویصہ اور محیصہ اور عبدالرحمن سے فرمایا: تم قسم اٹھا کر اپنے آدمی کا خون

صلی اللہ علیہ وسلم مائۃ ناقۃ حتی اُدخلتْ علیھِمُ الدّار ۔

فقال سھلٌ فلقد رکضتنی منھا ناقۃٌ حمْراء ۔

ان یہود پر ثابت کر سکتے ہو؟ کہنے لگے: نہیں۔ فرمایا پھر یہود تمہارے لئے قسم اٹھائیں (کہ انہوں نے قتل نہیں کیا) انہوں نے کہا کہ وہ تو مسلمان نہیں (کہ جھوٹی قسم سے احتراز کریں) تو نبیؐ نے عبداللہ بن سہل کی دیت اپنے پاس (بیت المال) سے سو اونٹنیاں دیں جو انکے گھر پہنچائی گئیں۔ سہل کہتے ہیں کہ ان میں سے ایک سرخ اونٹنی نے مجھے لات ماری۔

۲۶۷۸ : حدّثنا عبْدُ اللّٰہِ بْنُ سعِیْدٍ ثنا ابُوْ خالد الْاحْمرُ عنْ حجّاجٍ عنْ عمْرِو ابْنِ شُعیْبٍ عنْ ابِیْہِ عنْ جدِّہٖ ، انّ حُوَیِّصةَ وَ مُحیِّصةَ ابْنیْ مسْعُوْدٍ وَ عبْدَ اللّٰہِ وَ عبْدَ الرّحْمٰنِ ابْنیْ سہْلٍ خرجُوْا یمْتارُوْن بخیْبر فعُدی علی عبْدِ اللّٰہ فقُتِل فذُکِر ذٰلِک لرسُوْلِ اللّٰہِ صلّی اللہ علیہ وسلّم فقال (تقْسِمُوْن و تسْتحِقُّوْن) فقالُوْا یارسُوْل اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلّم کیْف نُقْسِمُ وَ لمْ نشْھدْ قال (فتُبْرِئُکُمْ یھُوْدُ) قالُوْا یا رسُوْل اللّٰہِ صلّی اللہ علیہ وسلّم اِذًا تقْتُلُنا قال فوداہُ رسُوْلُ اللّٰہ صلّی اللہ علیہ وسلّم مِنْ عِنْدِہٖ ۔

۲۶۷۸: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ سے روایت ہے کہ مسعود کے دونوں بیٹے حویصہ اور محیصہ اور سہل کے دونوں بیٹے عبداللہ اور عبدالرحمٰن خیبر کی طرف روزی کی تلاش میں نکلے تو عبداللہ پر زیادتی ہوئی اور کسی نے انہیں قتل کر دیا۔ اللہ کے رسولؐ سے اس کا ذکر کیا گیا تو آپؐ نے فرمایا: تم قسم کھاؤ گے اور اپنے ساتھی کا خون ثابت کرو گے (پھر دیت کے مستحق ہو گے) انہوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہم کیسے قسم کھائیں حالانکہ ہم نے قتل دیکھا نہیں۔ آپ نے فرمایا: پھر یہود قسم کھا کر اپنی براءت ظاہر کریں انہوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! پھر تو یہود ہم کو مار ڈالیں گے (قتل کیا اور جھوٹی قسم کھا کر بچ گئے) اس پر اللہ کے رسول ﷺ نے اپنے پاس سے دیت دی۔

خلاصۃ الباب ☆ قسامۃ لغۃً مصدر ہے اس کا معنی ہے قسم' اصطلاح شریعت میں حق تعالیٰ کے نام کی قسم ہے جو سبب خاص عدد مخصوص کی جہت سے ایک خاص شخص پر بطریق مخصوص کھائی جاتی ہے اگر محلہ میں کوئی مقتول پایا گیا جس کا قاتل معلوم نہیں تو محلہ کے پاس آدمیوں سے قسم لی جائے جن کا انتخاب مقتول کا وارث کرے گا پس ان میں سے ہر شخص بصیغۂ واحد یوں قسم کھائیں گا کہ اللہ تعالیٰ کی قسم نہ میں نے اس کو قتل کیا ہے اور نہ میں اس کے قاتل کو جانتا ہوں جب وہ یہ قسم کھا چکیں تو ان پر دیت کا حکم کر دیا جائے گا امام ابوحنیفہ کے نزدیک ولی مقتول سے قسم نہیں لی جائے گی۔ دلیل امام صاحب: البینۃ علی المدعی والیمین علی المدعی علیہ (ترمذی' دارقطنی عمرو بن شعیب سے) امام شافعی کے نزدیک اگر وہاں کسی قسم کا اشتباہ ہو تو مقتول کے وارثوں سے بھی قسم لی جائے گی۔ امام مالک کے نزدیک قصاص کا حکم کیا جائے گا۔

۲۹ : بَابُ مَنْ مَثَّلَ بِعَبْدِهِ فَهُوَ حُرٌّ

باب: جو اپنے غلام کا کوئی عضو کاٹے تو وہ غلام آزاد ہو جائے گا

۲۶۷۹ : حدثنا ابو بکر بن ابی شیبۃ ثنا اسحاق بن منصور قال ثنا عبد السلام عن اسحاق بن عبد اللّٰہ بن ابی فروۃ عن سلمۃ بن روح بن زنباع عن جدہ انّہ قدم علی النبی صلّی اللہ علیہ وسلّم و قد خصی غلامًا لہ فاعتقہ النبی ﷺ بالمثلۃ۔

۲۶۷۹: حضرت زنباع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہوں نے اپنے ایک غلام کو خصی کیا تھا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مثلہ (عضو کاٹنے) کی وجہ سے اسے آزاد فرما دیا۔

۲۶۸۰ : حدثنا رجاء بن المرجی السمرقندی ثنا النضر بن شمیل ثنا ابو حمزۃ الصیرفی حدثنی عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ قال جاء رجل الی النبی صلّی اللہ علیہ وسلّم صارخًا فقال لہ رسول اللّٰہ صلّی اللہ علیہ وسلّم (ما لک) قال سیدی رآنی اقبّل جاریۃ لہ فجبّ مذاکیری فقال النبی صلّی اللہ علیہ وسلّم (علیّ بالرجل) فطلب فلم یقدر علیہ فقال رسول اللّٰہ صلّی اللہ علیہ وسلّم (اذھب فانت حرٌّ) قال علی من نصرتی یا رسول اللّٰہ صلّی اللہ علیہ وسلّم قال یقول ارایت ان استرقّنی مولای فقال رسول اللّٰہ صلّی اللہ علیہ وسلّم (علی کلّ مؤمن او مسلم)۔

۲۶۸۰: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص فرماتے ہیں کہ ایک مرد چیختا چلّاتا نبیؐ کے پاس آیا تو نبیؐ نے اس سے پوچھا کہ تجھے کیا ہوا؟ کہنے لگا میرے آقا نے مجھے اس حالت میں دیکھا کہ میں اس کی باندی کا بوسہ لے رہا تھا۔ تو اس نے میرے آلات تناسل کاٹ ڈالے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس مرد کو میرے پاس لاؤ اسے تلاش کیا گیا لیکن وہ ہاتھ نہ آیا تو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جا تو آزاد ہے۔ اُس نے عرض کیا کہ میری مدد کون کرے گا اے اللہ کے رسول یعنی اگر میرا آقا مجھے پھر غلام بنا لے تو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر مؤمن و مسلمان پر تیری مدد لازم ہے۔

۳۰ : بَابُ اَعَفُّ النَّاسِ قِتْلَةً ، اَهْلُ الْاِيْمَانِ

باب: سب لوگوں میں عمدہ طریقہ سے قتل کرنے والے اہلِ ایمان ہیں

۲۶۸۱ : حدثنا یعقوب بن ابراھیم الدورقی ثنا ھشیم عن مغیرۃ عن شباک عن ابراھیم عن علقمۃ قال قال عبد اللّٰہ قال رسول اللّٰہ ﷺ (انّ من اعفّ الناس قتلۃً اھل الایمان)۔

۲۶۸۱: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سب لوگوں میں عمدہ طریقہ سے قتل کرنے والے اہلِ ایمان ہیں۔

۲۶۸۲ : حدثنا عثمان بن ابی شیبۃ ثنا غندر عن شعبۃ

۲۶۸۲: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے

عَنْ مُغِيْرَةَ عَنْ شِبَاكٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ هُنَيِّ بْنِ نُوَيْرَةَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ (إِنَّ أَعَفَّ النَّاسِ قِتْلَةً ، أَهْلُ الْإِيْمَانِ).

ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سب لوگوں میں عمدہ طریقہ سے قتل کرنے والے اہل ایمان ہیں۔

۳۱ : بَابُ الْمُسْلِمُوْنَ تَتَكَافَأُ دِمَاؤُهُمْ

باب: تمام مسلمانوں کے خون برابر ہیں

۲۶۸۳ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّنْعَانِيُّ ثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ حَنَشٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (الْمُسْلِمُوْنَ تَتَكَافَأُ دِمَاؤُهُمْ وَهُمْ يَدٌ عَلٰى مَنْ سِوَاهُمْ يَسْعٰى بِذِمَّتِهِمْ أَدْنَاهُمْ وَ يَرُدُّ عَلٰى أَقْصَاهُمْ).

۲۶۸۳: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمام مسلمانوں کے خون برابر ہیں اور وہ اپنی مخالف اقوام کے خلاف ایک ہاتھ (متحد) ہیں ان میں سے ادنیٰ شخص بھی امان دے سکتا ہے اور لڑائی میں دور رہنے والے مسلمان کو بھی حصہ غنیمت دیا جائے گا۔

۲۶۸۴ : حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعِيْدٍ الْجَوْهَرِيُّ ثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ أَبُوْ حَمْزَةَ عَنْ عَبْدِ السَّلَامِ بْنِ أَبِي الْجَنُوْبِ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ (الْمُسْلِمُوْنَ يَدٌ عَلٰى مَنْ سِوَاهُمْ وَ تَتَكَافَأُ دِمَاؤُهُمْ).

۲۶۸۴: حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمام اہل اسلام اپنے مخالفین کے مقابلہ میں ایک ہاتھ (متحد) ہیں اور ان کے خون برابر ہیں۔

۲۶۸۵ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا حَاتِمُ ابْنُ إِسْمَاعِيْلَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَيَّاشٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (يَدُ الْمُسْلِمِيْنَ عَلٰى مَنْ سِوَاهُمْ تَتَكَافَأُ دِمَاؤُهُمْ وَ أَمْوَالُهُمْ وَ يُجِيْرُ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ أَدْنَاهُمْ وَ يَرُدُّ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ أَقْصَاهُمْ).

۲۶۸۵: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسولؐ نے فرمایا: مسلمانوں کا ہاتھ اپنے علاوہ دوسری اقوام کے خلاف ہے (کہ غیر اقوام سے متحد ہو کر لڑیں آپس میں نہ لڑیں) اور ان سب کے خون اور مال برابر ہیں اور اہل اسلام میں سے ادنیٰ شخص بھی سب کی طرف سے (کفار کو) امان دے سکتا ہے۔

خلاصۃ الباب ☆ مطلب یہ ہے کہ لشکر کا اگلا حصہ اور پیچھے والے لوگ سب برابر ہیں ان میں سے ہر شخص امان دینا چاہے تو دے سکتا ہے۔

۳۲ : بَابُ مَنْ قَتَلَ مُعَاهِدًا

باب: ذمی کو قتل کرنا

۲۶۸۶ : حَدَّثَنَا أَبُوْ كُرَيْبٍ ثَنَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ

۲۶۸۶: حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے ذمی کو قتل کیا

اللہ ﷺ (من قتل معاهدا لم یرح رائحة الجنة و ان ریحها لیوجد من مسیرة اربعین عاما).

وہ جنت کی خوشبو بھی نہ سونگھ سکے گا حالانکہ جنت کی خوشبو چالیس سال کی مسافت تک محسوس ہوتی ہے۔

۲۶۸۷ : حدثنا محمد بن بشار ثنا معدی ابن سلیمان انبأنا ابن عجلان عن ابیه عن ابی هریرة عن النبی صلی اللہ علیه وسلم قال (من قتل معاهدا له ذمة الله و ذمة رسوله لم یرح رائحة الجنة و ریحها لیوجد من مسیرة سبعین عاما).

۲۶۸۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے ذمی کو قتل کیا جسے اللہ اور اس کے رسول کی پناہ حاصل ہوتی ہے وہ جنت کی خوشبو بھی نہ سونگھ پائے گا حالانکہ جنت کی خوشبو ستر سال کی مسافت سے محسوس ہوتی ہے۔

۳۳ : بَابُ مَنْ اٰمَنَ رَجُلًا عَلٰی دَمِهٖ فَقَتَلَهٗ

باب: کسی مرد کو جان کی امان دے دی پھر قتل بھی کر دیا

۲۶۸۸ : حدثنا محمد بن عبد الملک بن ابی الشوارب ثنا ابو عوانة عن عبد الملک بن عمیر عن رفاعة بن شداد القتبانی قال لو لا کلمة سمعتها من عمرو بن الحمق الخزاعی لمشیت فیما بین رأس المختار وجسده سمعته یقول قال رسول اللہ ﷺ (من امن رجلا علی دمه فقتله فانه یحمل لواء غدر یوم القیامة).

۲۶۸۸: رفاعہ بن شداد قتبانی کہتے ہیں کہ اگر وہ بات نہ ہوتی جو میں نے عمرو بن حمق خزاعی سے سنی تو میں مختار کے سر اور دھڑ کے درمیان چلتا (یعنی سر تن سے جدا کر دیتا) میں نے انہیں یہ فرماتے سنا کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو کسی مرد کو خون کی امان دے پھر اسے قتل کرے وہ روز قیامت غدر و فریب کا جھنڈا اٹھائے گا۔

۲۶۸۹ : حدثنا علی بن محمد ثنا وکیع ثنا ابو لیلی عن ابی عکاشة عن رفاعة قال دخلت علی المختار فی قصره فقال قام جبرائیل من عندی الساعة فما منعنی من ضرب عنقه الا حدیث سمعته من سلیمان بن صرد عن النبی صلی اللہ علیه وسلم انه قال (اذا امنک الرجل علی دمه فلا تقتله) فذاک الذی منعنی منه.

۲۶۸۹: رفاعہ کہتے ہیں کہ میں مختار کے پاس اس کے محل میں گیا تو اس نے کہا کہ جبرئیل ابھی میرے پاس سے اٹھے تو اس کی گردن اڑانے سے مجھے صرف وہ حدیث ہی مانع ہوئی جو میں نے سلیمان بن صرد سے سنی۔ فرمایا کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کوئی شخص تجھ سے جان کی امان لے لے تو اس کو قتل مت کر اسی بات نے مجھے اسکے قتل سے روکا۔

خلاصۃ الباب ☆ یہ جھنڈا اس لئے اٹھائے گا تا کہ تمام لوگوں کو انکا دغاباز ہونا معلوم ہو جائے یہ مختار عبید ثقفی کا بیٹا تھا جس نے حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے قاتلوں کو چن چن کر مارا اور ان سے شہید کربلا کا بدلہ لیا اور مسلمانوں کو خوش کیا لیکن آخر میں یہ مختار دین مختار سے پھر گیا گمراہ ہو گیا یہاں تک کہ نبوت کا دعویٰ بھی کیا بالآخر حضرت مصعب بن زبیر کے ہاتھ سے مارا گیا یہ شخص بہت بڑا فتنہ باز تھا اس کا قصہ تاریخ میں بہت تفصیل کے ساتھ موجود ہے۔

۳۴ : بَابُ الْعَفْوِ عَنِ الْقَاتِلِ

باب : قاتل کو معاف کرنا

۲۶۹۰ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَتَلَ رَجُلٌ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَرُفِعَ ذٰلِكَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَفَعَهُ اِلٰى وَلِيِّ الْمَقْتُوْلِ فَقَالَ الْقَاتِلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهِ مَا اَرَدْتُ قَتْلَهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْوَلِيِّ (اَمَا اِنَّهُ اِنْ كَانَ صَادِقًا ثُمَّ قَتَلْتَهُ دَخَلْتَ النَّارَ) قَالَ فَخَلّٰى سَبِيْلَهُ قَالَ وَكَانَ مَكْتُوْفًا بِنِسْعَةٍ فَخَرَجَ يَجُرُّ نِسْعَتَهُ فَسُمِّيَ ذَا النِّسْعَةِ .

۲۶۹۰ : حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسولؐ کے عہد مبارک میں ایک شخص نے قتل کیا اس کا مقدمہ نبیؐ کی بارگاہ میں پیش کیا گیا تو آپؐ نے اس مرد کو مقتول کے ورثہ کے حوالے کر دیا تو قاتل نے عرض کیا: اے اللہ کے رسولؐ! بخدا میں نے اس کو قتل کرنے کا ارادہ نہیں کیا تھا (بلکہ قتل خطا ہوا) تو اللہ کے رسول نے مقتول کے ولی سے فرمایا: سنو اگر یہ سچا ہوا اور پھر تم نے اسے قتل کر دیا تو تم دوزخ میں جاؤ گے۔ راوی کہتے ہیں کہ اس پر ولی کے مقتول نے اسکو چھوڑ دیا وہ ایک رسّی سے بندھا ہوا تھا چنانچہ وہ رسی سے گھسیٹتا ہوا نکلا تو اس کا نام رسّی والا مشہور ہو گیا۔

۲۶۹۱ : حَدَّثَنَا اَبُوْ عُمَيْرٍ عِيْسَى بْنُ مُحَمَّدٍ النَّحَّاسُ وَ عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ وَالْحُسَيْنُ ابْنُ اَبِي السَّرِيِّ الْعَسْقَلَانِيُّ قَالُوْا ثَنَا ضَمْرَةُ ابْنُ رَبِيْعَةَ عَنِ ابْنِ شَوْذَبٍ ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ اَتٰى رَجُلٌ بِقَاتِلِ وَلِيِّهِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (اُعْفُ) فَاَبٰى فَقَالَ (خُذْ اَرْشَكَ) فَاَبٰى قَالَ (اِذْهَبْ فَاقْتُلْهُ فَاِنَّكَ مِثْلُهُ) قَالَ فَلُحِقَ بِهِ فَقِيْلَ لَهُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ قَالَ (اقْتُلْهُ فَاِنَّكَ مِثْلُهُ) فَخَلّٰى سَبِيْلَهُ .

۲۶۹۱ : حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرد اپنے عزیز کے قاتل اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لایا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: معاف کر دو وہ نہ مانا۔ پھر فرمایا اچھا دیت لے لو۔ وہ نہ مانا۔ آپؐ نے فرمایا: جا اور اسے قتل کر دے کیونکہ تو بھی اس قاتل کی مانند ہے ایک شخص مقتول کے وارث کے پاس گیا اور اس سے کہا کہ اللہ کے رسول نے یہ فرمایا ہے کہ تو اسے قتل کر دے کیونکہ تو بھی اس مانند ہے تو مقتول کے وارث نے قاتل کو چھوڑ دیا۔

قَالَ فَرُؤِيَ يَجُرُّ نِسْعَتَهُ ذَاهِبًا اِلٰى اَهْلِهِ قَالَ كَاَنَّهُ كَانَ اَوْثَقَهُ .

راوی کہتے ہیں کہ اس قاتل کو دیکھا گیا کہ اپنے گھروں والوں کی طرف رسّی گھسیٹتا ہوا جا رہا ہے۔ شاید مقتول کے وارثوں نے اسے رسی سے باندھ رکھا تھا۔

قَالَ اَبُوْ عُمَيْرٍ فِيْ حَدِيْثِهِ : قَالَ ابْنُ شَوْذَبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ فَلَيْسَ لِاَحَدٍ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَقُوْلَ (اقْتُلْهُ فَاِنَّكَ

امام ابن ماجہ کے استاذ ابو عمیر کہتے ہیں کہ ابن شوذب نے عبدالرحمٰن بن قاسم سے روایت کیا کہ نبیؐ کے علاوہ کسی کیلئے مقتول کے ورثہ کو یہ کہنا جائز نہیں کہ اس

مثلہ) .

قال ابن ماجة هذا حديث الرمليين ليس الا عندهم .

کو قتل کر دے کیونکہ تو بھی اس کی مانند ہے کیونکہ آنحضرتؐ شاید حقیقتِ حال سے مطلع ہو گئے تھے کہ قتل خطا ہے اسلئے اس میں قصاص نہیں گزشتہ روایت میں ہے کہ اس قاتل نے عرض کیا تھا کہ مجھ سے خطاً قتل سرزد ہوا میرا قتل کرنے کا ارادہ نہ تھا۔ ابن ماجہؒ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث رملہ والوں کی ہے انکے علاوہ کسی کے پاس یہ حدیث نہیں۔

خلاصۃ الباب ☆ بعض علماء فرماتے ہیں کہ اس قتل میں شبہ تھا اس کی تائید اس سے ہوتی ہے کہ قاتل نے کہا کہ یا حضرت میں نے قتل کی نیت سے نہیں مارا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کے بعد تو بھی اسی کے مثل ہے اس نے قاتل کو معاف کر دیا سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع ہی میں خیر و فلاح ہے۔

۳۵ : بَابُ الْعَفْوِ فِي الْقِصَاصِ

باب : قصاص معاف کرنا

۲۶۹۲ : حدثنا اسحق بن منصور انبانا حبان بن هلال ثنا عبد الله ابن بكر المزني عن عطاء بن ابي ميمونة قال لا اعلمه الا عن انس بن مالك قال ما رفع الى رسول الله ﷺ شيئ فيه القصاص الا امر فيه بالعفو .

۲۶۹۲ : حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں قصاص کا جو مقدمہ بھی لایا گیا آپؐ نے (بطور سفارش) اس میں معاف کرنے کا کہا۔

۲۶۹۳ : حدثنا علي بن محمد ثنا وكيع عن يونس بن ابي اسحاق عن ابي السفر قال قال ابو الدرداء رضي الله تعالى عنه سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول (ما من رجل يصاب بشيئ من جسده فيتصدق به الا رفعه الله به درجة او حط عنه به خطيئة) .

سمعته اذناى ووعاه قلبي .

۲۶۹۳ : حضرت ابوالدرداءؓ فرماتے ہیں کہ میں نے اللہ کے رسولؐ کو یہ فرماتے سنا: جس مرد کو بھی کوئی بدنی تکلیف پہنچے پھر وہ تکلیف پہنچانے والے کو معاف کر دے تو اللہ تعالیٰ اسکی وجہ سے اسکا درجہ بلند فرما دیتے ہیں یا اسکا گناہ معاف فرما دیتے ہیں۔ یہ بات میرے دونوں کانوں نے سنی اور میرے دل و دماغ نے اسے محفوظ رکھا۔

۳۶ : بَابُ الْحَامِلِ يَجِبُ عَلَيْهَا الْقَوَدُ

باب : حاملہ پر قصاص لازم آنا

۲۶۹۴ : حدثنا محمد بن يحيى ثنا ابو صالح عن ابن لهيعة عن ابن انعم عن عبادة ابن نسي عن عبد الرحمن بن غنم ثنا معاذ ابن جبل و ابو عبيدة بن الجراح و عبادة ابن الصامت و شداد ابن اوس (رضي الله تعالى عنهم) ان

۲۶۹۴ : حضرت معاذ بن جبل' ابوعبیدہ بن جراح' عبادہ بن صامت اور شداد بن اوس رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عورت جب عمداً قتل کرے تو اس کو قتل نہ کیا جائے اگر وہ حاملہ ہو

رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَرْاَۃُ اِذَا قَتَلَتْ عَمْدًا لَا تُقْتَلُ حَتّٰی تَضَعَ مَا فِیْ بَطْنِھَا اِنْ کَانَتْ حَامِلًا حَتّٰی تُکَفِّلَ وَلَدَھَا وَ اِنْ زَنَتْ لَمْ تُرْجَمْ حَتّٰی تَضَعَ مَا فِیْ بَطْنِھَا وَ حَتّٰی تُکَفِّلَ وَلَدَھَا .

یہاں تک کہ وہ زچگی سے فارغ ہو جائے اور اس کے بچے کی کفالت کا انتظام ہو جائے اور اگر وہ زنا کرے تو اس کو سنگسار نہ کیا جائے یہاں تک کہ وہ زچگی سے فارغ ہو اور اس کے بچہ کی کفالت کا انتظام ہو۔

خلاصۃ الباب ☆ یعنی جب تک بچہ کی پرورش کی کوئی صورت پیدا نہ ہو جائے اس وقت تک قصاص یا رجم نہ کیا جائے اس لئے کہ بچہ کا تو کوئی قصور نہیں ہے۔

بسم الله الرحمن الرحيم

كِتَابُ الْوَصَايَا

وصیتوں کے ابواب

١ : بَابُ هَلْ أَوْصَى رَسُوْلُ اللّهِ صَلَّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟

باب: کیا اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی وصیت فرمائی ؟

٢٦٩٥ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّهِ ابْنُ نُمَيْرٍ ثَنَا أَبِيْ وَ أَبُوْ مُعَاوِيَةَ ح: وَ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ وَ عَلِيُّ ابْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا ثَنَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ وَ عَبْدُ اللّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيْقٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا تَرَكَ رَسُوْلُ اللّهِ دِيْنَارًا وَلَا دِرْهَمًا وَلَا شَاةً وَلَا بَعِيْرًا وَلَا أَوْصَى بِشَيْءٍ .

۲۶۹۵: ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ کوئی اشرفی چھوڑی نہ درہم نہ بکری نہ اونٹ اور نہ ہی آپ نے (دنیوی مال و متاع کے متعلق) کچھ وصیت[1] فرمائی ۔

٢٦٩٦ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ قَالَ قُلْتُ لِعَبْدِ اللّهِ بْنِ أَبِيْ أَوْفَى أَوْصَى رَسُوْلُ اللّهِ صَلَّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَيْءٍ قَالَ لَا قُلْتُ فَكَيْفَ أَمَرَ الْمُسْلِمِيْنَ بِالْوَصِيَّةِ قَالَ أَوْصَى بِكِتَابِ اللّهِ .

قَالَ مَالِكٌ وَ قَالَ طَلْحَةُ بْنُ مُصَرِّفٍ قَالَ الْهُزَيْلُ بْنُ شُرَحْبِيْلَ أَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّهُ تَعَالَى عَنْهُ كَانَ يَتَأَمَّرُ عَلَى وَصِيِّ رَسُوْلِ اللّهِ صَلَّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدَّ أَبُوْ بَكْرٍ أَنَّهُ وَجَدَ عَهْدًا فَخَزَمَ أَنْفَهُ بِخِزَامٍ .

۲۶۹۶ : حضرت طلحہ بن مصرف کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن ابی اوفی سے عرض کیا کہ اللہ کے رسول نے کچھ وصیت فرمائی ؟ کہنے لگے: نہیں ۔ میں نے کہا کہ پھر آپ نے مسلمانوں کو وصیت کا حکم کیسے دیا؟ فرمانے لگے کہ آپ نے کتاب کے مطابق زندگی گزارنے کی وصیت فرمائی ۔ مالک کہتے ہیں کہ طلحہ بن مصرف نے کہا کہ ہزیل بن شرحبیل نے کہا کہ ابوبکرؓ رسولؐ کی وصی پر کیسے زبردستی حکومت کر سکتے تھے انکی تو یہ حالت تھی کہ اللہ کے رسولؐ کا کوئی حکم پاتے تو تابعدار اونٹنی کی طرح اپنی ناک اس میں نکیل کر لیتے ۔

[1] البتہ امور دینیہ میں آپ نے بہت سی وصیتیں فرمائی مثلاً مشرکین اور یہود و نصاریٰ کو جزیرہ عرب سے نکال دو غلاموں اور وفود کا خیال رکھو نمازوں کا اہتمام کرو وغیرہ ۔ (عبدالرشید)

۲۶۹۷ : حدثنا احمد بن المقدام ثنا المعتمر بن سلیمان سمعت ابی یحدث عن قتادة عن انس بن مالک قال کانت عامة وصیة رسول الله ﷺ حین حضرته الوفاة وهو یغرغر بنفسه الصلاة وما ملکت ایمانکم .

۲۶۹۷: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات جب قریب تھی اور آپ کا سانس اٹک رہا تھا اس وقت آپ کی اکثر وصیت یہ تھی کہ نماز اور غلاموں کا خیال رکھنا۔

۲۶۹۸ : حدثنا سهل بن ابی سهل ثنا محمد بن فضیل عن مغیرة عن ام موسی عن علی بن ابی طالب قال کان اخر کلام النبی ﷺ الصلوة وما ملکت ایمانکم .

۲۶۹۸: حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری کلام یہ تھا: نماز اور غلام اور باندی کا خیال رکھنا۔

خلاصۃ الباب ☆ مطلب یہ ہے کہ آپ نے دنیا کا مال نہیں چھوڑا اور فرمایا کہ جو میں چھوڑ جاؤں وہ میری ازواج اور عامل کی اجرت سے جو بچے وہ صدقہ ہے البتہ دین کے متعلق آپ نے وصیتیں کی ہیں کہ نماز کا خیال رکھو غلام ولونڈی کا' ایک روایت میں آتا ہے کہ آپ نے فرمایا کہ مشرکوں کو جزیرہ عرب سے نکال دو یہ بھی وصیت فرمائی کہ میں دو چیزیں چھوڑ کر دنیا سے جا رہا ہوں تم لوگ ان کو مضبوطی سے تھامے رکھنا (۱) اللہ کی کتاب (۲) میری سنت۔ اور دوسری روایت میں آتا ہے کہ میرے اہل بیت۔ اور اہل بیت میں امہات المؤمنین بھی شامل ہیں یعنی جس طرح دوسرے اہل بیت سے محبت رکھنا علامت ایمان ہے اسی طرح ازواج مطہرات بنات طیبات سے محبت رکھنا اور ان کی تعظیم ایمان کا حصہ ہے۔

۲ : باب الحث علی الوصیة

باب: وصیت کرنے کی ترغیب

۲۶۹۹ : حدثنا علی بن محمد ثنا عبد الله بن نمیر عن عبید الله بن عمر رضی الله تعالی عنهما قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ما حق امرئ مسلم ان یبیت لیلتین وله شیئ یوصی فیه الا و وصیته مکتوبة عنده .

۲۶۹۹: حضرت عبید اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مرد مسلم کو شایاں نہیں کہ اس کی دو راتیں بھی اس حالت میں گزریں مگر یہ کہ اس کی وصیت اس کے پاس لکھی ہوئی ہو جبکہ اس کے پاس کوئی چیز بھی لائق وصیت ہو۔

۲۷۰۰ : حدثنا نصر بن علی الجهضمی ثنا درست بن زیاد ثنا یزید الرقاشی عن انس بن مالک قال قال رسول الله ﷺ المحروم من حرم وصیته .

۲۷۰۰: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: محروم ہے وہ شخص جو وصیت نہ کر سکے۔

۲۷۰۱ : حدثنا محمد بن المصفی الحمصی ثنا بقیة بن الولید عن یزید بن عوف عن ابی الزبیر عن جابر ابن عبد الله قال قال رسول الله ﷺ من مات علی وصیة مات

۲۷۰۱: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو وصیت کر کے مرا وہ راہِ ہدایت اور سنت کے موافق مرا اور

علی سبیلٍ و سنّۃٍ و مات علی تقی و شھادۃ و مات مغفورا لہ.

پرہیزگاری و شہادت کے ساتھ مرا اور اس حالت میں مرا کہ اس کی بخشش ہو چکی تھی۔

۲۷۰۲: حدثنا محمد بن معمر ثنا روح بن عوف عن نافع عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ما حق امرئ مسلم یبیت لیلتین و لہ شیئ یوصی بہ الا و وصیتہ مکتوبۃ عندہ.

۲۷۰۲: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبیؐ نے فرمایا: مسلمان شخص کیلئے شایاں نہیں کہ وہ دو راتیں بھی اس حالت میں گزارے کہ اسکے پاس کوئی چیز ہو جسکے متعلق اس نے وصیت کرنی ہو مگر یہ کہ اسکی وصیت اسکے پاس لکھی ہو۔

خلاصۃ الباب ☆ یعنی اس کے پاس مال ہو جس کے بارے میں وصیت ضروری ہے یا کسی کی امانت ہے تو لازم ہے کہ ہمیشہ وصیت لکھ کر اپنے پاس رکھے اور لکھنا نہیں جانتا تو کسی سے لکھوا لے اس طرح کرنا جمہور ائمہ کے نزدیک مستحب ہے اور یہی مختار ہے لیکن امام اسحاق اور داؤد ظاہری کے نزدیک ظاہر حدیث کی بناء پر وصیت تحریر کرنا واجب ہے۔

۳ : بَابُ الْحَیْفِ فِی الْوَصِیَّۃِ

باب: وصیت میں ظلم کرنا

۲۷۰۳: حدثنا سوید بن سعید ثنا عبد الرحیم بن زید العمّی عن ابیہ عن انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من فرّ من میراث وارثہ قطع اللہ میراثہ من الجنّۃ یوم القیامۃ.

۲۷۰۳: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسولؐ نے فرمایا: جو اپنے وارث کی میراث سے راہ فرار اختیار کرے (یعنی ایسی تدبیر کرے کہ اس کا وارث میراث سے محروم ہو جائے) تو اللہ تعالی روز قیامت جنت سے اس کی میراث منقطع فرما دیں گے۔

۲۷۰۴: حدثنا احمد بن الازھر ثنا عبد الرزاق بن ھمام انبانا معمر عن اشعث بن عبد اللہ عن شھر بن حوشب عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الرجل لیعمل بعمل اھل الخیر سبعین سنۃ فاذا اوصی حاف فی وصیتہ فیختم لہ بشر عملہ فیدخل النار و ان الرجل لیعمل بعمل اھل الشر سبعین سنۃ فیعدل فی وصیتہ فیختم لہ بخیر عملہ فیدخل الجنۃ.

۲۷۰۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک مرد اہل خیر کے اعمال ستر سال تک کرتا رہتا ہے پھر جب وصیت کرتا ہے تو اس میں ظلم اور ناانصافی کرتا ہے تو اس کے برے عمل پر اس کا خاتمہ ہوتا ہے اور وہ دوزخ میں چلا جاتا ہے اور ایک مرد ستر سال تک اہل شر کے اعمال کرتا ہے پھر وصیت میں عدل و انصاف سے کام لیتا ہے تو اس اچھے عمل پر اس کا خاتمہ ہوتا ہے اور وہ جنت میں چلا جاتا ہے۔

۲۷۰۵: حدثنا یحیی بن عثمان بن سعید بن کثیر بن دینار الحمصی ثنا بقیۃ عن ابی حلیس عن خلید بن ابی

۲۷۰۵: حضرت قرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کی وفات کا وقت

خلید عن معاویۃ بن قرۃ عن ابیہ قال قال رسول اللہ ﷺ من حضرتہ الوفاۃ فاوصی وکانت وصیتہ علی کتاب اللہ کانت کفارۃ لما ترک من زکاتہ فی حیاتہ.

قریب ہوا تو اس نے وصیت کی اور اس کی وصیت کتاب اللہ کے موافق تھی تو زندگی میں اس نے جو زکاۃ ترک کی یہ وصیت اس کا کفارہ بن جائے گی۔

خلاصۃ الباب ☆ مطلب یہ ہے کہ سارے مال یا ایک تہائی سے زیادہ کی مرتے وقت وصیت کرنا ظلم ہے۔

۴ : بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْإِمْسَاکِ فِي الْحَيَاةِ وَالتَّبْذِيرِ عِنْدَ الْمَوْتِ

باب: زندگی میں خرچ سے بخیلی اور موت کے وقت فضول خرچی سے ممانعت

۲۷۰۶ : حدثنا ابو بکر بن ابی شیبۃ ثنا شریک عن عمارۃ ابن القعقاع بن شبرمۃ عن ابی زرعۃ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ قال جاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ نبئنی ما حق الناس منی بحسن الصحبۃ فقال نعم وابیک لتنبأن امک قال ثم من قال ثم امک قال ثم من قال ثم امک قال ثم من قال ثم ابوک قال نبئنی یا رسول اللہ عن مالی کیف اتصدق فیہ قال نعم واللہ لتنبأن ان تصدق وانت صحیح شحیح تامل العیش وتخاف الفقر ولا تمھل حتی اذا بلغت نفسک ھھنا قلت مالی لفلان و مالی لفلان وھو لھم وان کرھت.

۲۷۰۶ : حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرد نبیؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: اے اللہ کے رسولؐ! مجھے بتایئے کہ حسن صحبت کی وجہ سے لوگوں کا مجھ پر کیا حق ہے؟ آپؐ نے فرمایا: جی ہاں تیرے باپ (کے ربّ) کی قسم تجھے بتا دیا جائے گا' تیری ماں کا تجھ پر سب سے زیادہ حق ہے۔ کہنے لگا: پھر کس کا؟ فرمایا: پھر بھی ماں کا۔ بولا پھر کس کا؟ فرمایا: پھر بھی ماں کا۔ بولا پھر کس کا؟ فرمایا: باپ کا بولا۔ اے اللہ کے رسول! مجھے بتایئے کہ اپنے مال میں سے کیسے صدقہ کروں؟ فرمایا: جی ہاں اللہ کی قسم تجھے ضرور بتا دیا جائیگا تو تندرست ہو' تجھ میں مال کی حرص ہو' تجھے زندگی کی امید ہو اور فقر کا خوف ہو ایسی حالت میں صدقہ کر اور صدقہ میں تاخیر نہ کر یہاں تک کہ جب تیری روح یہاں (حلق میں) پہنچ جائے تو تو کہے کہ میرا مال فلاں کیلئے ہے اور فلاں کیلئے' حالانکہ وہ انکا ہو چکا ہے خواہ تجھے پسند نہ ہو۔

۲۷۰۷ : حدثنا ابو بکر بن ابی شیبۃ ثنا یزید بن ھارون انبانا جریر بن عثمان حدثنی عبد الرحمن ابن میسرۃ عن جبیر بن نفیر عن بسر ابن جحاش القرشی رضی اللہ تعالی عنہ قال بزق النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی کفہ ثم وضع اصبعہ السبابۃ وقال یقول اللہ عزوجل انی

۲۷۰۷ : حضرت بسر بن حجاج قرشی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبیؐ نے اپنی ہتھیلی میں تھتکارا پھر اپنی شہادت کی انگلی اس پر رکھ کر فرمایا: اللہ عزوجل فرماتے ہیں آدم کا بیٹا مجھے کہاں عاجز و بے بس کر سکتا ہے۔ حالانکہ میں نے تجھ کو ایسی ہی چیز (منی) سے پیدا کیا ہے (جس سے تھوک

تُعْجِزُنِيْ ابْنَ آدَمَ وَقَدْ خَلَقْتُكَ مِنْ مِثْلِ هٰذِهٖ فَإِذَا بَلَغَتْ نَفْسُكَ هٰذِهٖ وَأَشَارَ إِلٰى حَلْقِهٖ قُلْتَ أَتَصَدَّقُ وَأَنّٰى أَوَانُ الصَّدَقَةِ.

کی طرح گھن آتی ہے) پھر جب تیرا سانس یہاں پہنچ جاتا ہے اور آپ نے حلق کی طرف اشارہ کیا تو تُو کہتا ہے میں صدقہ کرتا ہوں اب صدقہ کرنے کا وقت کہاں رہا۔

خلاصۃ الباب ☆ ماں کا حق باپ سے زیادہ فرمایا۔ صدقہ سے متعلق یہ ہے کہ محتاجی کے خوف اور دُنیا کی حرص کے وقت صدقہ کرنا افضل ہے۔

۵ : بَابُ الْوَصِيَّةِ بِالثُّلُثِ

باب: تہائی مال کی وصیت

۲۷۰۸ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ وَالْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ الْمَرْوَزِيُّ وَسَهْلٌ قَالُوْا ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ مَرِضْتُ عَامَ الْفَتْحِ حَتّٰى أَشْفَيْتُ عَلَى الْمَوْتِ فَعَادَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ أَيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِيْ مَالًا كَثِيْرًا وَلَيْسَ يَرِثُنِيْ إِلَّا ابْنَةٌ لِيْ أَفَأَتَصَدَّقُ بِثُلُثَيْ مَالِيْ قَالَ لَا قُلْتُ فَالشَّطْرُ قَالَ لَا قُلْتُ فَالثُّلُثُ قَالَ الثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِيْرٌ أَنْ تَذَرَ وَرَثَتَكَ أَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَذَرَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُوْنَ النَّاسَ.

۲۷۰۸ : حضرت سعدؓ فرماتے ہیں کہ میں فتح مکہ کے سال بیمار ہوا یہاں تک کہ موت کے قریب ہو گیا تو اللہ کے رسولؐ میری عیادت کیلئے تشریف لائے۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میرے پاس بہت سا مال ہے اور میرا وارث ایک بیٹی کے علاوہ کوئی نہیں تو کیا میں اپنا دو تہائی مال صدقہ کر دوں؟ فرمایا: نہیں صدقہ مت کرو میں نے عرض کیا: پھر آدھا صدقہ کر دوں؟ فرمایا: آدھا بھی صدقہ مت کرو۔ میں نے عرض کیا: پھر تہائی صدقہ؟ فرمایا: تہائی کر سکتے ہو اور تہائی بھی بہت ہے تم اپنے وارثوں کو مالدار اور لوگوں سے مستغنی چھوڑ و یہ اس سے بہتر ہے کہ تم ان کو محتاج چھوڑو کہ وہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتے پھریں۔

۲۷۰۹ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ طَلْحَةَ ابْنِ عَمْرٍو عَنْ عَطَاءٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ تَصَدَّقَ عَلَيْكُمْ عِنْدَ وَفَاتِكُمْ بِثُلُثِ أَمْوَالِكُمْ زِيَادَةً لَكُمْ فِيْ أَعْمَالِكُمْ.

۲۷۰۹ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تمہاری وفات کے وقت تم پر تمہارا تہائی مال صدقہ فرمایا (اور اس میں تمہارا اختیار باقی رکھا) تاکہ (اسکو صدقہ کر کے) تم اپنے اعمال خیر میں اضافہ کر سکو۔

۲۷۱۰ : حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ الْقَطَّانُ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ مُوْسٰى أَنْبَأَنَا مُبَارَكُ بْنُ حَسَّانٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۲۷۱۰ : حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسولؐ نے فرمایا: اے آدم کے بیٹے دو چیزوں میں تیرا کچھ حق نہ تھا (وہ میں نے تجھے دیں) ایک تیرا سانس روکتے

يا ابن آدم اثنتان لم تكن لك واحدة منهما جعلت لك نصيبا من مالك حين اخذت بكظمك لأطهرك به وازكيك و صلاة عبادي عليك بعد انقضاء اجلك.

وقت تیرے مال میں ایک (تہائی) حصہ تیرے اختیار میں کر دیا تا کہ میں تجھے اسکے ذریعہ پاک اور صاف کروں اور دوسری چیز میرے بندوں کا تیری نماز جنازہ (یا دعا واستغفار) تیری عمر پوری ہونے کے بعد۔

۲۷۱۱: حدثنا علي بن محمد ثنا وكيع عن هشام بن عروة عن ابيه عن ابن عباس قال وددت ان الناس غضوا من الثلث الى الربع لان رسول الله ﷺ قال الثلث كبير او كثير.

۲۷۱۱: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے پسند ہے کہ لوگ وصیت کرنے میں تہائی سے کم کر کے چوتھائی کو اختیار کریں اس لئے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تہائی زیادہ ہے یا تہائی بڑا ہے۔

خلاصۃ الباب ☆ معلوم ہوا کہ ایک تہائی مال سے زیادہ میں وصیت جائز نہیں اور جمہور ائمہ کے نزدیک نافذ ہی نہ ہوگی۔

۶ : باب لا وصية لوارث

باب: وارث کے لئے وصیت درست نہیں

۲۷۱۲: حدثنا ابو بكر بن ابي شيبة ثنا يزيد بن هارون انبانا سعيد بن ابي عروبة عن قتادة عن شهر بن حوشب عن عبد الرحمن بن غنم عن عمرو بن خارجة ان النبي صلى الله عليه وسلم خطبهم وهو على راحلته وان راحلته لتقصع بجرتها وان لعابها ليسيل بين كتفي قال ان الله قسم لكل وارث نصيبه من الميراث فلا يجوز لوارث وصية الولد للفراش و للعاهر الحجر ومن ادعى الى غير ابيه او تولى غير مواليه فعليه لعنة الله والملائكة والناس اجمعين لا يقبل منه صرف ولا عدل (او قال عدل ولا صرف).

۲۷۱۲: حضرت عمرو بن خارجہؓ فرماتے ہیں کہ نبیؐ نے اپنی سواری پر سوار ہو کر لوگوں کو خطبہ ارشاد فرمایا۔ اس وقت وہ سواری جگالی کر رہی تھی اور اس کا لعاب میرے دونوں مونڈھوں کے درمیان بہہ رہا تھا۔ آپؐ نے فرمایا: اللہ نے میراث میں ہر وارث کا حصہ مقرر فرما دیا ہے۔ لہٰذا کسی وارث کیلئے وصیت درست نہیں اور بچہ اسکو ملے گا جس کے نکاح یا ملک میں اس بچہ کی ماں ہوگی (یعنی خاوند یا آقا کو اور زنا کرنے والے کیلئے پتھر ہیں جو اپنے باپ (یا اسکے قبیلہ) کے علاوہ کی طرف اپنی نسبت کرے یا جو غلام اپنے آقاؤں کے علاوہ کسی اور کی طرف اپنی نسبت کرے تو اس پر اللہ کی اور فرشتوں کی اور تمام انسانوں کی لعنت ہے۔ نہ اسکا فرض قبول ہوگا نہ نفل۔

۲۷۱۳: حدثنا هشام بن عمار ثنا اسماعيل بن عياش ثنا شرحبيل ابن مسلم الخولاني سمعت عام حجة الوداع ان الله قد اعطى كل ذي حق حقه فلا وصية

۲۷۱۳: حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حجۃ الوداع کے سال یہ سنا: اللہ تعالیٰ نے ہر حقدار کو اس کا حق دے دیا لہٰذا وارث کے لئے کسی قسم کی

لِوارِثٍ .

وصیت درست نہیں ۔

۲۷۱۴ : حدّثنا هشامُ بْنُ عمّارٍ ثنا محمّدُ ابْنُ شُعَيب ابن شابُورٍ ثنا عبْدُ الرّحمٰنِ بْنُ يزيْد ابْنُ جابرٍ عنْ سعيْد بن ابي سعيْدٍ انّهُ حدّثهُ عنْ انس بْن مالكٍ قال انّي لتحت ناقة رسُوْل اللّه صلّى اللّهُ عليْه وسلّم يسيْلُ عليّ لُعابُها فسمعْتُهُ يقُوْلُ انّ اللّه قدْ اعطى كُلّ ذي حقٍّ حقّهُ الا لا وصيّة لوارثٍ .

۲۷۱۴: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں بلاشبہ میں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی کے نیچے تھا اس کا لعاب مجھ پر بہہ رہا تھا اس وقت میں نے آپ کو یہ فرماتے سنا: اللہ تعالیٰ نے ہر حقدار کو اس کا حق دے دیا غور سے سنو اب وارث کے لئے وصیت درست نہیں ۔

خلاصۃ الباب ☆ ابتداء اسلام میں یہ حکم تھا کہ مرتے وقت والدین اور دوسرے اقرباء کے لئے وصیت کرے اور وصیت کے موافق اس کا مال تقسیم کیا جائے پھر یہ حکم منسوخ کر دیا گیا اور وارثوں کے حصے قرآن کریم میں نازل کئے گئے تو وارث کے لئے وصیت کا حکم ختم ہو گیا۔

۷ : بَابُ الدَّيْنِ قَبْلَ الْوَصِيَّةِ

باب: قرض وصیت پر مقدم ہے

۲۷۱۵ : حدّثنا عليُّ بْنُ مُحمّدٍ ثنا وكيْعٌ ثنا سُفْيانُ عنْ ابيْ اسْحق عن الْحارث عنْ عليٍّ رضي اللّهُ تعالى عنْهُ قال قضى رسُوْلُ اللّه صلّى اللّهُ عليْه وسلّم بالدّيْن قبْل الْوصيّة وانْتُمْ تقْرءُوْنها: ﴿منْ بعْد وصيّةٍ يُوْصي بها اوْ ديْنٍ﴾ [النساء : ۱۱] وانّ اعْيان بني الْامّ ليتوارثُوْن دُوْن بني الْعلّات .

۲۷۱۵: حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسولؐ نے یہ فیصلہ فرمایا: قرض وصیت پر مقدم ہے اور تم پڑھتے ہو: ﴿مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوْصِيْ.....﴾ (اس میں دین کو وصیت کے بعد ذکر کیا اس سے یہ لازم نہیں آتا ہے کہ اسکا درجہ بھی بعد میں ہے بلکہ وصیت کی اہمیت کے پیش نظر وصیت کو مقدم فرمایا) اور حقیقی بھائی (ماں باپ شریک) وارث ہونگے علاتی بھائی (صرف باپ شریک) وارث نہ ہونگے۔

خلاصۃ الباب ☆ میت کے مال میں سے پہلے اس کی تجہیز و تکفین کی جائے اس کے بعد قرض ادا کریں گے پھر قرض سے جو بچ رہے اس کے ایک تہائی سے وصیت نافذ کریں گے۔ بقیہ مال ورثہ میں ان کے حصوں کے موافق تقسیم کریں گے۔ اس حدیث کی سند میں حارث الموربے اس کے بارے میں امام شعبی نے کہا ہے کہ یہ کذاب ہے اس وجہ سے یہ حدیث ضعیف ہے۔

۸ : بَابُ مَنْ مَاتَ وَلَمْ يُوْصِ هَلْ يَتَصَدَّقُ عَنْهُ

باب: جو وصیت کئے بغیر مر جائے اس کی طرف سے صدقہ کرنا

۲۷۱۶ : حدّثنا ابُوْ مرْوان مُحمّدُ ابْنُ عُثْمان الْعُثْمانيُّ ثنا

۲۷۱۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

عَبْدُ الْعزِيْزِ ابْنُ اَبِیْ حَازِمٍ عَنِ الْعَلاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ ابِیْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعالٰی عنه انّ رَجُلًا سَالَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وسلَّم قَال انّ ابِیْ مَاتَ وَتَرَکَ مَالًا وَلَمْ يُوْصِ فَهَلْ يُكَفِّرُ عَنْهُ اَنْ تصدَّقْتُ عَنْهُ قَالَ نَعَمْ.

ایک مرد نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ میرے والد کا انتقال ہو گیا ہے اور انہوں نے مال چھوڑا لیکن وصیت نہیں کی تو اگر میں ان کی طرف سے صدقہ کروں تو ان کے گناہوں کا کفارہ ہوگا۔ آپ نے فرمایا: جی ہاں۔

۲۷۱۷ : حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ ثنا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعالٰی عَنْهَا اَنَّ رَجُلًا اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وسلَّم فقَال اَنَّ اُمِّی افْتُلِتَتْ نَفْسُهَا وَلَمْ تُوْصِ وَاِنِّیْ اَظُنُّهَا لَوْ تَكَلَّمَتْ لَتَصَدَّقَتْ فَلَهَا اَجْرٌ اِنْ تَصَدَّقْتُ عَنْهَا وَلِیَ اَجْرٌ فقَالَ نَعَمْ.

۲۷۱۷: ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک مرد نبیؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میری والدہ کا دم اچانک گھٹ گیا اور وہ کچھ وصیت نہ کرسکیں اور میرا گمان ہے کہ اگر انکو بات کرنے کا کچھ موقع ملتا تو وہ ضرور صدقہ کرتیں تو اگر میں ان کی طرف سے صدقہ کروں تو ان کو ثواب ملے گا اور کیا مجھے بھی اس کا ثواب ملے گا۔ آپؐ نے فرمایا: جی ہاں۔

خلاصۃ الباب ☆ فقَالَ اَنَّ اُمِّی افْتُلِتَتْ : یہ لفظ فلت سے مشتق ہے اچانک اس کا معنی ہے مطلب یہ ہے کہ میری ماں اچانک فوت ہوگئی۔

۹ : بَابُ قَوْلِهِ ﴿وَمَنْ كَانَ فَقِيْرًا فَلْيَاْكُلْ بِالْمَعْرُوْفِ﴾ [النساء : ٦]

باب: باب اللہ تعالیٰ کے ارشاد: اور جو نادار ہو تو وہ یتیم کا مال دستور کے موافق کھا سکتا ہے کی تفسیر

۲۷۱۸ : حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْاَزْهَرِ ثنا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ ثنا حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ قَال جَاءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وسلَّم فقَال لا اَجِدُ شَيْئًا وَلَيْسَ لِیْ مَالٌ وَلِیْ يَتِيْمٌ لَهُ مَالٌ قَالَ كُلْ مِنْ مَالِ يَتِيْمِكَ غَيْرَ مُسْرِفٍ وَلَا مُتَاثِّلٍ مَالًا قَالَ وَاَحْسِبُهُ قَالَ وَلَا تَقِیْ مَالَكَ بِمَالِهِ.

۲۷۱۸: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرد نبیؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: میرے پاس کوئی چیز نہیں نہ کچھ مال ہے اور میری پرورش میں ایک یتیم ہے اسکا مال ہے۔ آپؐ نے فرمایا: اپنے یتیم کے مال میں سے کھا سکتے ہو بشرطیکہ اسراف و فضول خرچی نہ کرو اور اپنے لئے مال جمع کر کے نہ رکھو اور میرا گمان ہے کہ یہ بھی فرمایا کہ یتیم کے مال کے ذریعہ اپنا مال بچاؤ بھی مت۔

خلاصۃ الباب ☆ لَا تَقِی مَالَکَ بِمَالِہٖ کا مطلب یہ ہے کہ کسی نے قرض مانگا تو یتیم کا مال دے دیا اور اپنا مال رکھ چھوڑا یہ جائز نہیں ویسے خود اگر محتاج ہو تو لے سکتا ہے لیکن بہتر پھر بھی یہی ہے کہ محتاج بھی ہو تو محنت کر کے اس میں سے کھائے اور یتیم کا مال محفوظ رکھے۔ قرآن کریم میں یتیم کے مال کو ناحق کھانا پیٹ میں آگ ڈالنے کے مترادف ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

كِتَابُ الْفَرَائِضِ

فرائض (ترکوں) کے ابواب

١ : بَابُ الْحَثِّ عَلَى تَعْلِيمِ الْفَرَائِضِ

باب: میراث کا علم سیکھنے، سکھانے کی ترغیب

٢٧١٩ : حدثنا ابراهيم بن المنذر الحزامي ثنا حفص بن عمر بن ابي العطاف ثنا ابو الزناد عن الاعرج عن ابي هريرة رضي الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا ابا هريرة تعلموا الفرائض وعلموها فانه نصف العلم وهو ينسى وهو اول شيء ينزع من امتي.

٢٧١٩: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابو ہریرہ میراث کے احکام سیکھو اور سکھاؤ اس لئے کہ یہ نصف علم ہے اور یہ بھلا دیا جائے گا اور سب سے پہلے میری اُمت سے یہی علم اٹھایا جائے گا۔

خلاصۃ الباب ☆ یعنی جب علم دین حاصل کرنا چھوڑ دیں گے تو سب سے پہلے علم فرائض سے ناواقف ہوں جائیں گے۔ علم الفرائض کو نصف اس لئے فرمایا کہ لوگوں کو اس کی بہت ضرورت ہوتی ہے اور اس وجہ سے بھی نصف علم فرمایا کہ اس کے سیکھنے میں ثواب بہت زیادہ ہوتا ہے اور اس وجہ سے بھی کہ اس کے سیکھنے میں دوسرے علوم کے مقابلہ میں محنت ومشقت زیادہ ہوتی ہے۔

٢ : بَابُ فَرَائِضِ الصُّلْبِ

باب: اولاد کے حصوں کا بیان

٢٧٢٠ : حدثنا محمد بن ابي عمر العدني ثنا سفيان بن عيينة عن عبد الله بن محمد بن عقيل عن جابر بن عبد الله رضي الله تعالى عنه قال جاءت امرأة سعد بن الربيع بابنتي سعد الى النبي صلى الله عليه وسلم فقالت يا رسول الله صلى الله عليه وسلم هاتان ابنتا سعد قتل

٢٧٢٠: حضرت جابر بن عبد اللہؓ سے روایت ہے کہ سعد بن ربیع کی اہلیہ ان کی دونوں بیٹیوں کو اللہ کے رسولؐ کی خدمت میں لائی اور عرض کرنے لگی: اے اللہ کے رسول! یہ سعد کی دو بیٹیاں ہیں جو جنگ اُحد میں شہید ہوئے۔ انکے والد نے جو مال چھوڑا تھا سب کا سب انکے چچا نے

معک یوم اُحدٍ وانّ عمّھما اخذ جمیع ماترک ابوھما وانّ المرأۃ لا تنکح الّا علی مالھا فسکت رسول اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم حتّی اُنزلت اٰیۃ المیراث فدعا رسول اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم اخا سعد بن الرّبیع فقال اعط ابنتی سعدٍ ثلثی مالہ واعط امراتہ الثّمن وخذ انت ما بقی

لے لیا ہے اور لڑکی کا نکاح تبھی ہوتا ہے جب اسکے ہاتھ کچھ مال (زیور) بھی ہو۔ یہ سن کر اللہ کے رسولؐ خاموش رہے یہاں تک کہ آیتِ میراث نازل ہوئی تو اللہ کے رسولؐ نے سعد بن ربیع کے بھائی کو بلا کر فرمایا: سعد کی دونوں بیٹیوں کو اس کا دو تہائی مال دے دو اور اس کی اہلیہ کو آٹھواں حصہ دے دو اور باقی تم لے لو۔

۲۷۲۱ : حدّثنا علیّ بن محمّدٍ ثنا وکیعٌ ثنا سفیان عن ابی قیسٍ الاودیّ عن الھزیل بن شرحبیل قال جاء رجلٌ الی ابی موسی الاشعریّ وسلمان بن ربیعۃ الباھلیّ فسالھما عن ابنۃٍ وابنۃ ابنٍ واختٍ لابٍ وامٍّ فقالا للابنۃ النّصف وما بقی فللاخت وأت ابن مسعودٍ فسیتابعنا فاتی الرّجل ابن مسعودٍ فسالہ واخبرہ بما قالا فقال عبد اللّٰہ قد ضللت اذا وما انا من المھتدین ولکنّی ساقضی بما قضی بہ رسول اللّٰہ ﷺ للابنۃ النّصف ولابنۃ الابن السّدس تکملۃ الثّلثین وما بقی فللاخت

۲۷۲۱ : حضرت ہذیل بن شرحبیلؒ سے روایت ہے کہ ایک شخص ابوموسیٰ اشعری اور سلمان بن ربیعہ کے پاس آیا اور پوچھا: اگر ایک شخص مر جائے اور ایک بیٹی ایک پوتی ایک سگی بہن چھوڑ جائے تو کیونکر تقسیم ہوگی؟ دونوں نے کہا: نصف مال بیٹی کو ملے گا اور باقی سگی بہن کو لیکن تم عبداللہ بن مسعودؓ کے پاس جاؤ' ان سے بھی پوچھو وہ بھی ہمارے ساتھ ہو جائینگے پھر وہ شخص ابن مسعودؓ کے پاس گیا اور ان سے بھی پوچھا اور جو جواب ابوموسیٰ اور سلمان نے دیا تھا وہ بھی بیان کیا۔ ابن مسعودؓ نے کہا: اگر میں ایسا حکم دوں تو گمراہ ہو گیا اور راہ پانے والوں میں سے نہ رہا لیکن میں وہ حکم دونگا جو نبیؐ نے دیا ہے۔ بیٹی کو آدھا' پوتی کو چھٹا حصہ' دو ثلث پورا کرنے کیلئے اور جو بچے یعنی ایک ثلث وہ بہن کو ملے گا۔

خلاصۃ الباب ☆ یہ حدیث صحیح ہے اس کو بخاری نے بھی روایت کیا ہے دوسری روایت اس طرح ہے کہ جب حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے جناب ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہ جواب سنا تو فرمایا کہ جب تک یہ عالم (ابن مسعود) تم میں موجود ہے مجھ سے کوئی مسئلہ نہ پوچھو ثابت ہوا کہ یہ وجہ یہ ہے کہ ایک بیٹی کے ساتھ پوتیاں یا ایک پوتی ہو تو نصف بیٹی کو ملے گا اور ایک حصہ پوتی کو ملے گا تکملۃ پیش کرتے ہوئے یا یعنی بہنوں کو ملے گا۔ جمہور ائمہ اس مسئلہ میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ متفق ہیں لیکن ابن عباس رضی اللہ عنہما کا مذہب یہ ہے کہ بیٹی کی موجودگی میں بہن محروم ہوتی ہے۔

۳ : بَابُ فَرَائِضِ الْجَدِّ

باب : دادا کی میراث

۲۷۲۲ : حدّثنا ابو بکر بن ابی شیبۃ ثنا شبابۃ ثنا یونس بن ابی اسحٰق عن ابی اسحٰق عن عمرو بن میمونٍ عن

۲۷۲۲ : حضرت معقل بن یسار مزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس

مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ الْمُزَنِيِّ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ أُتِيَ بِفَرِيْضَةٍ فِيْهَا جَدٌّ فَأَعْطَاهُ ثُلُثًا أَوْ سُدُسًا .

ایک میراث کا مقدمہ آیا اس میں دادا بھی تھا آپ ﷺ نے اس کے لئے ثلث یا سدس کا فیصلہ فرمایا۔

۲۷۲۳ : حَدَّثَنَا أَبُوْ حَاتِمٍ ثَنَا ابْنُ الطَّبَّاعِ ثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ قَضَى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ جَدٍّ كَانَ فِيْنَا بِالسُّدُسِ .

۲۷۲۳ : حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم میں ایک دادے کے لئے سدس کا فیصلہ فرمایا۔

خلاصۃ الباب ☆ دادا مثل باپ کے ہے اور باپ کے تین احوال ہیں (۱) فرض مطلق یعنی چھٹا حصہ۔ (۲) فرض وتعصیب۔ (۳) تعصیب محض۔ تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ اگر مرنے والا مرا اور اس کا باپ اور بیٹا یا پوتا وغیرہ موجود ہے تو باپ کو صرف چھٹا حصہ ملے گا اس لئے اس کو فرض مطلق کہتے ہیں چونکہ اس صورت میں وہ عصبہ نہیں بنے گا اس لئے کہ اس سے بڑا عصبہ بیٹا یا پوتا موجود ہے اور اگر باپ کے ساتھ مرنے والے کا بیٹا یا پوتا نہ ہو بلکہ بیٹی یا پوتی وغیرہ ہوں تو اس صورت میں باپ کو چھٹا حصہ اور بیٹی وغیرہ کو ان کا حصہ ملے گا اور اگر کچھ مال بچ جائے تو اس کو بھی عصبہ بن کر باپ ہی لے گا اسی کو فرض وتعصیب سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ اور اگر مذکورین میں سے کوئی نہ ہو یعنی مرنے والے کی اولاد نہ ہو نہ لڑکے اور نہ لڑکیاں تو اس صورت میں باپ کا حصہ مقرر نہیں ہے نیز وہ خالص عصبہ ہے اگر کوئی اور وارث اولاد کے علاوہ اس کا ہو تو اس کا حصہ دینے کے بعد سب باپ کا ہوگا اور اگر کوئی وارث ہی نہ ہو تو سارے ترکہ کا مستحق باپ ہوگا جو باپ کے احوال ہیں وہی دادا کے ہیں البتہ چار مسائل میں دادا کا حکم مختلف ہے جن کی تفصیل علم الفرائض کی کتابوں میں ہے۔

۴ : بَابُ مِيْرَاثِ الْجَدَّةِ

باب : دادی کی میراث

۲۷۲۴ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ الْمِصْرِيُّ أَنْبَأَنَا يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَهُ عَنْ قَبِيْصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ ح : وَحَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيْدٍ ثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ خَرَشَةَ عَنِ ابْنِ ذُؤَيْبٍ قَالَ جَاءَتِ الْجَدَّةُ إِلَى أَبِيْ بَكْرِ الصِّدِّيْقِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ تَسْأَلُهُ مِيْرَاثَهَا فَقَالَ لَهَا أَبُوْ بَكْرٍ مَا لَكِ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ شَيْءٌ وَمَا عَلِمْتُ لَكِ فِيْ سُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا فَارْجِعِيْ حَتّٰى أَسْأَلَ النَّاسَ فَسَأَلَ النَّاسَ وَقَالَ الْمُغِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ حَضَرْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أَعْطَاهَا السُّدُسَ فَقَالَ أَبُوْ بَكْرٍ هَلْ مَعَكَ غَيْرُكَ فَقَامَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ الْأَنْصَارِيُّ فَقَالَ مِثْلَ مَا قَالَ الْمُغِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ فَأَنْفَذَهُ لَهَا أَبُوْ

۲۷۲۴ : حضرت ابن ذویب فرماتے ہیں کہ ایک نانی ابوبکر صدیق ؓ کے پاس آئی اور ان سے اپنی میراث دلوانے کی درخواست کی۔ ابوبکر ؓ نے فرمایا: اللہ کی کتاب میں تیرے لئے کوئی چیز نہیں ہے اور اللہ کے رسولؐ کی سنت میں بھی تیرے لئے کوئی حصہ میرے علم میں نہیں۔ اس وقت واپس چلی جا یہاں تک کہ لوگوں سے پوچھ لوں۔ آپ نے لوگوں سے پوچھا۔ مغیرہ بن شعبہؓ نے فرمایا: اللہ کے رسولؐ کے پاس (خاتون) آئی تھی آپؐ نے اسے چھٹا حصہ دلایا تو ابوبکرؓ نے فرمایا: تمہارے ساتھ اور بھی کوئی گواہ ہے؟ تو محمد بن مسلمہ انصاریؓ کھڑے ہوئے اور وہی بات فرمائی جو مغیرہ بن شعبہؓ نے

بکر۔

ثم جاءت الجدة الاخری من قبل الاب الی عمر تسأله میراثها فقال مالک فی کتاب اللہ شیئ وما کان القضاء الذی قضی به الا لغیرک وما انا بزائد فی الفرائض شیئا ولکن هو ذاک السدس فان اجتمعتما فیه فهو بینکما وایتکما خلت به فهو لها۔

فرمائی تب ابوبکرؓ نے نانی کیلئے سدس کا فیصلہ فرما دیا۔ پھر عمرؓ کے پاس ایک دادی آئی اور اپنی میراث مانگی۔ آپ نے فرمایا: اللہ کی کتاب میں تیرے لئے کچھ بھی نہیں اور جو فیصلہ ہوا تھا وہ تیرے علاوہ کیلئے تھا اور میراث کے حصوں میں کوئی اضافہ نہیں کر سکتا البتہ وہی چھٹا حصہ ہے اگر تم دادی اور نانی اس میں جمع ہو جائیں تو وہ تم دونوں میں تقسیم ہوگا اور تم میں جو بھی اکیلی ہو تو وہ اس اکیلی کا ہوگا۔

۲۷۲۵ : حدثنا عبد الرحمن بن عبد الوهاب ثنا مسلم بن قتیبة عن شریک عن لیث عن طاوس عن ابن عباس ان رسول اللہ ﷺ ورث جدة سدسا۔

۲۷۲۵: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے جدہ کو میراث میں چھٹا حصہ دلایا۔

خلاصۃ الباب ☆ جدہ کو چھٹا حصہ ملتا ہے مگر جدہ کے وارث ہونے کی کچھ شرائط ہیں اور کچھ اصول و قواعد ہیں۔ شرط نمبر (۱) کہ جدہ صحیحہ ہو جدہ فاسدہ نہ ہو کیونکہ جدہ فاسدہ ذوی الفروض میں سے نہیں بلکہ ذوی الارحام میں سے ہے۔ جدہ صحیحہ اس کو کہتے ہیں کہ اس کا میت کے ساتھ رشتہ جوڑنے میں نانی درمیان میں نہ آئے مثلاً نانی' دادی' جدہ فاسدہ اس کی ضد ہے جیسے نانا کی ماں کہ اس کا میت کے ساتھ رشتہ جوڑنے میں نانا کا واسطہ ہے۔

۵ : باب الکلالة

باب: کلالہ کا بیان

۲۷۲۶ : حدثنا ابو بکر بن ابی شیبة ثنا اسماعیل بن علیة عن سعید عن قتادة عن سالم بن ابی الجعد عن معدان بن ابی طلحة الیعمری ان عمر بن الخطاب قام خطیبا یوم الجمعة او خطبهم یوم الجمعة فحمد اللہ واثنی علیه وقال انی واللہ ما ادع بعدی شیئا هو اهم الیّ من امر الکلالة وقد سألت رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم فما اغلظ لی فی شیئ ما اغلظ لی فیها حتی طعن باصبعه فی جنبی او فی صدری ثم قال یا عمر تکفیک آیة الصیف التی نزلت فی آخر سورة النساء۔

۲۷۲۶: حضرت معدان بن ابی طلحہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جمعہ روز خطبہ کے لئے کھڑے ہوئے اور اللہ کی حمد و ثناء کے بعد فرمایا بخدا میں اپنے خیال میں کلالہ سے زیادہ مشکل چیز اپنے بعد نہیں چھوڑ رہا اور میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے متعلق دریافت کیا تھا۔ آپ نے مجھے کسی چیز میں اتنی سختی نہیں فرمائی جتنی سختی اس کے متعلق فرمائی حتی کہ میرے سینہ یا پسلی میں انگلی ماری پھر فرمایا: اے عمر تجھے گرمیوں کی وہ آیت جو سورۂ نساء کے آخر میں نازل ہوئی کافی ہے۔

۲۷۲۷ : حدثنا علی بن محمد و ابو بکر ابن ابی شیبة

۲۷۲۷: حضرت مرہ بن شرحبیل فرماتے ہیں کہ سیدنا عمر

قالا ثنا وكيع ثنا سفيانُ ثنا عمرو بنُ مُرّة عن مُرّة ابن شراحيل قال قال عمرُ بنُ الخطّاب ثلاثٌ لأنْ يكونَ رسُولُ اللهِ ﷺ بيّنهنّ احبُّ اليَّ من الدّنيا وما فيها الكلالةُ والرِّبا والخلافةُ.

بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تین باتیں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم وضاحت سے بیان فرما دیتے تو مجھے یہ دنیا و مافیہا سے زیادہ پسند تھا: کلالہ، ربا اور خلافت۔

۲۷۲۸: حدّثنا هشامُ بنُ عمّار ثنا سُفيانُ عن محمّد بن المنكدر سمع جابر بن عبد الله يقولُ مرضتُ فاتاني رسُولُ اللهِ صلّى اللهُ عليه وسلّم يعُودُني هو وابو بكرٍ معهُ وهُما ماشيان وقد أُغمي عليَّ فتوضّأ رسُولُ اللهِ صلّى اللهُ عليه وسلّم فصبّ عليَّ من وَضُوئه فقُلتُ يارسُولَ اللهِ صلّى اللهُ عليه وسلّم كيف اصنعُ كيف اقضي في مالي حتّى نزلت ايةُ الميراث في اخر النّساء وان كان رجلٌ يُورثُ كلالةً الاية و يستفتونك قل اللهُ يُفتيكُم في الكلالة الاية.

۲۷۲۸: حضرت جابر بن عبداللہؓ فرماتے ہیں کہ میں بیمار ہوا تو اللہ کے رسولؐ عیادت کیلئے تشریف لائے۔ ابوبکرؓ آپ کے ساتھ تھے آپ دونوں پیدل آئے اس وقت مجھ پر بے ہوشی طاری تھی اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اور اپنے وضو کا کچھ پانی مجھ پر ڈالا تو (مجھے ہوش آ گیا اور) میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں کیا کروں اپنے مال کے متعلق کیسے فیصلہ کروں؟ یہاں تک کہ سورۂ نساء کے آخر میں یہ آیت میراث نازل ہوئی: وان کان رجلٌ یُورثُ کلالةً ۔

خلاصۃ الباب ☆ اللہ تعالیٰ کی مرضی یہی تھی کہ ان باتوں کو مجمل رکھا جائے اس لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی تفصیل نہیں بیان فرمائی۔ ان کے مسئلہ میں ائمہ مجتہدین کا اختلاف ہوا ہر امام نے علت بیان فرمائی اللہ تعالیٰ نے ان سے درجات بڑھانے تھے اسی طرح خلافت کا مسئلہ صحابہ نے اپنی رائے سے طے کیا اس میں دین و دنیا کے فوائد تھے۔ اسی طرح کلالہ کا مسئلہ بھی مجملاً بیان فرمایا کلالہ کی تفسیر میں بہت سے اقوال ہیں جو علامہ قرطبی نے اپنی تفسیر میں بھی نقل کئے ہیں مشہور تفسیر یہ ہے کہ جس مرنے والے کے اصول وفروع نہ ہوں یعنی باپ دادا اور اولاد اور بیٹے کی اولاد نہ ہو وہ کلالہ ہے صاحب روح المعانی لکھتے ہیں کہ کلالہ اصل میں مصدر ہے جو کلال کے معنی میں ہے اور کلال کے معنی ہیں تھک جانا جو ضعف پر دلالت کرتا ہے باپ والی قرابت کے سوا قرابت کو کلالہ کہا گیا ہے اس لئے کہ وہ قرابت باپ بیٹے کی قرابت کی نسبت سے کمزور ہے پھر کلالہ کا اطلاق اس مرنے والے پر بھی کیا گیا جس نے اولاد چھوڑی اور نہ والد اور اس وارث پر بھی اطلاق کیا گیا جو مرنے والے کا بیٹا اور باپ نہ ہو۔ حاصل کلام یہ ہے کہ اگر کوئی شخص مرد یا عورت وفات پا جائے اور اس کے نہ باپ ہو نہ دادا اور نہ اولاد ہو اور اس نے ایک بھائی یا بہن ماں شریک چھوڑے ہوں تو ان میں سے اگر بھائی ہے تو اس کو چھٹا حصہ ملے گا اور بہن ہے تو بہن کو چھٹا حصہ ملے گا اور اگر ایک سے زیادہ ہوں مثلاً ایک بھائی یا ایک بہن یا دو بھائی یا دو بہنیں ہوں تو یہ سب مرنے والے کے مال کے تہائی حصے میں شریک ہوں گے اور اس میں مذکر کو مؤنث سے دوہرا نہیں ملے گا علامہ قرطبی فرماتے ہیں اس مقام کے علاوہ کوئی ایسا مقام نہیں جہاں مذکر و مؤنث برابر ہوں سوائے اخیافی بھائی کی میراث کے۔

۲ : بَابُ مِيْرَاثِ اَهْلِ الْاِسْلَامِ مِنْ اَهْلِ الشِّرْكِ

باب : کیا اہلِ اسلام مشرکین کے وارث بن سکتے ہیں

۲۷۲۹ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَا ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَفَعَهُ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا يَرِثُ الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ وَلَا الْكَافِرُ الْمُسْلِمَ .

۲۷۲۹: حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان کو کافر کی اور کافر کو مسلمان کی میراث نہیں ملے گی۔

۲۷۳۰ : حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ اَنْبَانَا يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ اَنَّهُ حَدَّثَهُ اَنَّ عَمْرَو بْنَ عُثْمَانَ اَخْبَرَهُ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ اَنَّهُ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَتَنْزِلُ فِيْ دَارِكَ بِمَكَّةَ قَالَ وَهَلْ تَرَكَ لَنَا عَقِيْلٌ مِنْ رِبَاعٍ اَوْ دُوْرٍ .

وَكَانَ عَقِيْلٌ وَرِثَ اَبَا طَالِبٍ هُوَ وَ طَالِبٌ وَلَمْ يَرِثْ جَعْفَرٌ وَلَا عَلِيٌّ شَيْئًا لِاَنَّهُمَا كَانَا مُسْلِمَيْنِ وَ عَقِيْلٌ وَطَالِبٌ كَافِرَيْنِ .

فَكَانَ عُمَرُ مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ يَقُوْلُ لَا يَرِثُ الْمُؤْمِنُ الْكَافِرَ .

وَقَالَ اُسَامَةُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَرِثُ الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ وَلَا الْكَافِرُ الْمُسْلِمَ .

۲۷۳۰: حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کیا آپ مکہ میں اپنے گھر تشریف لے جائیں گے۔ آپ نے فرمایا عقیل نے ہمارے لئے کوئی گھر یا ٹھکانہ چھوڑا بھی ہے؟ اور ابو طالب کے وارث عقیل اور طالب بنے تھے اور جعفر اور علی رضی اللہ عنہما کو ابو طالب کی میراث نہیں ملی اس لئے کہ ابو طالب کے انتقال کے وقت یہ دونوں حضرات مسلمان تھے اور عقیل اور طالب کافر تھے اسی لئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ ایمان والا کافر کا وارث نہیں بنتا۔

اور اسامہؓ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: مسلمان کافر کا اور کافر مسلمان کا وارث نہیں ہوگا۔

۲۷۳۱ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ اَنْبَانَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ خَالِدِ بْنِ زِيَادٍ اَنَّ الْمُثَنّٰى بْنَ الصَّبَّاحِ اَخْبَرَهُ عَنْ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَتَوَارَثُ اَهْلُ مِلَّتَيْنِ .

۲۷۳۱ : حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دو (ادیان) دینوں والے ایک دوسرے کے وارث نہیں ہو سکتے۔

خلاصۃ الباب ☆ اس حدیث کو بخاری و مسلم نے بھی روایت کیا اور کافر تو بالا جماع مسلمان کا وارث نہ ہوگا اور اکثر علماء کے نزدیک مسلمان کافر کا وارث نہ ہوگا۔ احادیث باب جمہور کی دلیل ہیں۔

۷ : بَابُ مِيْرَاثِ الْوَلَاءِ

۲۷۳۲ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ ثنا اَبُوْ اُسامة ثنا حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ تَزَوَّجَ رِبَابُ بْنُ حُذَيْفَةَ ابْنِ سَعِيْدِ بْنِ سَهْمٍ اُمَّ وَائِلٍ بِنْتَ مَعْمَرٍ الْجُمَحِيَّةَ فَوَلَدَتْ لَهٗ ثَلَاثَةً تُوُفِّيَتْ اُمُّهُمْ فَوَرِثَهَا بَنُوْهَا رِبَاعًا وَلَاءَ مَوَالِيْهَا فَخَرَجَ بِهِمْ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ اِلَى الشَّامِ فَمَاتُوْا فِيْ طَاعُوْنِ عَمْوَاسٍ فَوَرِثَهُمْ عَمْرٌو وَكَانَ عَصَبَتَهُمْ فَلَمَّا رَجَعَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ جَاءَ بَنُوْ مَعْمَرٍ يُخَاصِمُوْنَهٗ فِيْ وَلَاءِ اُخْتِهِمْ اِلٰى عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَقْضِيْ بَيْنَكُمْ بِمَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ مَا اَحْرَزَ الْوَلَدُ وَالْوَالِدُ فَهُوَ لِعَصَبَتِهٖ مَنْ كَانَ قَالَ فَقَضٰى لَنَا بِهٖ وَكَتَبَ لَنَا بِهٖ كِتَابًا فِيْهِ شَهَادَةُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا وَآخَرَ حَتّٰى اِذَ اسْتُخْلِفَ عَبْدُ الْمَلِكِ ابْنُ مَرْوَانَ تُوُفِّيَ مَوْلًى لَهَا وَتَرَكَ اَلْفَيْ دِيْنَارٍ فَبَلَغَنِيْ اَنَّ ذَالِكَ الْقَضَاءَ قَدْ غُيِّرَ فَخَاصَمُوْا اِلٰى هِشَامِ بْنِ اِسْمَاعِيْلَ فَرَفَعَنَا اِلٰى عَبْدِ الْمَلِكِ فَاَتَيْنَاهُ بِكِتَابِ عُمَرَ فَقَالَ اِنْ كُنْتُ لَا اَرٰى اَنَّ هٰذَا مِنَ الْقَضَاءِ الَّذِيْ لَا يُشَكُّ فِيْهِ وَمَا كُنْتُ اَرٰى اَنَّ اَمْرَ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ بَلَغَ هٰذَا اَنْ يَشُكُّوْا فِيْ هٰذَا الْقَضَاءِ فَقَضٰى لَنَا فِيْهِ فَلَمْ نَزَلْ فِيْهِ بَعْدُ .

باب : ولاء کی میراث

۲۷۳۲ : حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ فرماتے ہیں کہ رباب بن حذیفہ بن سعید بن سہم نے ام وائل بنت معمر جمیہ سے نکاح کیا انکے تین بچے ہوئے ان بچوں کی والدہ کا انتقال ہو گیا تو تینوں بیٹے زمین اور ماں کے آزاد کردہ غلاموں کی ولاء کے وارث ہوئے۔ پھر عمرو بن عاص ان کو لے کر شام آئے یہ طاعون عمواس میں مر گئے تو عمرو ان کے وارث ہوئے' وہ انکے عصبہ تھے۔ جب عمرو واپس آئے تو معمر کے بیٹے اپنی بہن کی ولاء کیلئے مقدمہ لے کر حضرت عمرؓ کے پاس آئے۔ عمرؓ نے فرمایا: میں تمہارے لئے وہی فیصلہ کروں گا جو میں نے نبیؐ سے سنا۔ میں نے آپؐ کو یہ فرماتے سنا: جواولاد یا والد کو مل جائے تو وہ اسکے عصبہ کو ملے گا خواہ کوئی ہو۔ عبداللہ بن عمرو فرماتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے ولاء کا فیصلہ ہمارے حق میں کر دیا اور ہمارے لئے ایک حکم نامہ لکھ دیا جس میں عبدالرحمٰن بن عوفؓ اور زید بن ثابتؓ اور ایک تیسرے صاحبؓ کی شہادت تھی۔ جب عبدالملک بن مروان خلیفہ بنا تو ام وائل کا انتقال ہو گیا اور اس نے ایک آزاد کردہ غلام اور دو ہزار اشرفی ترکہ میں چھوڑی مجھے اطلاع ملی کہ عمرؓ کا فیصلہ بدل دیا گیا ہے۔ یہ مقدمہ ہشام بن اسمٰعیل کے پاس لے گئے تو اس نے ہمیں عبدالملک کے پاس بھیج دیا ہم اسکے پاس حضرت عمرؓ کا لکھا ہوا فیصلہ لے گئے۔ کہنے لگا میں سمجھتا تھا کہ اس فیصلہ میں کسی کو شک نہ ہو گا اور مجھے یہ خیال نہ ہوا کہ مدینہ والوں کی یہ حالت ہو گئی ہے کہ وہ اس فیصلہ میں شک کرنے لگے ہیں پھر اس نے ہمارے حق میں اس کا فیصلہ کر دیا پھر ہم ہی اس پر قابض رہے۔

۲۷۳۳ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ

۲۷۳۳ : ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے

قَالَا ثَنَا وَكِيعٌ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ الْاَصْبَهَانِيِّ عَنْ مُجَاهِدِ بْنِ وَرْدَانَ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ مَوْلَى النَّبِيِّ ﷺ وَقَعَ مِنْ نَخْلَةٍ فَمَاتَ وَتَرَكَ مَالًا وَلَمْ يَتْرُكْ وَلَدًا وَلَا حَمِيمًا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ اَعْطُوا مِيرَاثَهُ رَجُلًا مِنْ اَهْلِ قَرْيَتِهِ .

روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک آزاد کردہ غلام کھجور کے درخت سے گر کر مر گیا اور اس نے کچھ مال بھی چھوڑا اور نہ اس کی اولاد تھی نہ کوئی رشتہ دار تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کی میراث اس کے گاؤں والوں میں سے کسی مرد کو دے دو۔

۲۷۳۴ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ بِنْتِ حَمْزَةَ قَالَ مُحَمَّدٌ يَعْنِيْ ابْنَ اَبِيْ لَيْلٰى وَهِيَ اُخْتُ بْنِ شَدَّادٍ لِاُمِّهِ قَالَتْ مَاتَ مَوْلَايَ وَتَرَكَ ابْنَةً فَقَسَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَالَهُ بَيْنِيْ وَبَيْنَ ابْنَتِهِ فَجَعَلَ لِيَ النِّصْفَ وَلَهَا نِصْفٌ .

۲۷۳۴: حضرت عبداللہ بن شدد حمزہ کی بیٹی سے روایت کرتے ہیں محمد بن ابی لیلیٰ نے فرمایا کہ یہ شداد کی ماں شریک بہن ہیں فرماتی ہیں کہ میرا آزاد کردہ غلام مر گیا اس نے ایک بیٹی چھوڑی تو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا مال میرے اور اس کی بیٹی کے درمیان تقسیم فرمایا آدھا مجھے دیا اور آدھا اسے۔

خلاصۃ الباب ☆ ولاء کا یہ اصول ہے کہ اس غلام یا باندی کے ذوی الفروض سے جو مال بچ جائے گا وہ آزاد کرنے والے کو ملے گا اگر ذوی الفروض میں سے کوئی نہ ہو اور نہ قریب عصبات میں سے تو کل مال آزاد کرنے والے کو مل جائے گا اور جب ایک مرتبہ ام وائل کے غلاموں کی ولاء اس کے بیٹوں کی وجہ سے سسرال والوں میں آ گئی تو اب کبھی ام وائل کے خاندان میں جانے والی نہیں جیسے حضرت عمر رضی اللہ عنہ فیصلہ فرمایا۔ حدیث ۲۷۳۳: حالانکہ یہ میراث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تھی مگر انبیاء علیہم السلام نہ کسی کے وارث ہوئے اور نہ ان کا کوئی وارث ہوتا ہے اس لئے آپ نے میراث نہیں لی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بستی والوں کے لئے حکم فرما دیا کہ ان کو دے دو اس لئے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اختیار تھا ایسے ہی امام اور حاکم وقت کو ایسی میراث رکھنے کا اختیار ہے۔

۸ : بَابُ مِيْرَاثِ الْقَاتِلِ

باب: قاتل کو میراث نہ ملے گی

۲۷۳۵ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ اَنْبَاَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ اَبِيْ فَرْوَةَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَنَّهُ الْقَاتِلُ لَا يَرِثُ .

۲۷۳۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قاتل کو ترکہ میں حصہ نہیں ملتا۔

۲۷۳۶ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى قَالَا ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى عَنِ الْحَسَنِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيْدٍ وَ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ

۲۷۳۶: حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے دن کھڑے ہوئے اور فرمایا: بیوی خاوند کی دیت اور

حدثني ابي عن جدي عبد الله ابن عمرو ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قام يوم فتح مكة فقال المرأة ترث من دية زوجها وماله وهو يرث من ديتها ومالها مالم يقتل احدهما صاحبه فاذا قتل احدهما عمدا لم يرث من ديته وماله شيئا وان قتل احدهما صاحبه عمدا لم يرث من ديته وماله شيئا وان قتل احدهما صاحبه خطأ ورث من ماله و لم يرث من ديته .

دوسرے مال میں وراثت کی حقدار ہے۔ اور خاوند بیوی کی دیت اور دیگر اموال میں وراثت کا حقدار ہے بشرطیکہ ان میں سے کوئی ایک دوسرے کو قتل نہ کرے اگر ان میں سے کوئی ایک دوسرے کو عمداً قتل کرے تو نہ دیت میں وارث ہوگا نہ دیگر اموال میں اور اگر ان میں سے کوئی ایک خطاءً قتل کرے تو دیگر اموال میں وارث ہوگا دیت میں وارث نہ ہوگا۔

خلاصۃ الباب ☆ ان احادیث میں قاتل کے بارے میں قانون بیان فرمادیا کہ اپنے مورث کا قاتل محروم رہے گا۔ نیز خاوند بیوی کی دیت میں سے وارث ہوگا اور بیوی اپنے خاوند کی دیت میں سے بھی۔

۹ : بَابُ ذَوِی الْاَرْحَام

باب: ذوی الارحام

۲۷۳۷ : حدثنا ابو بكر بن ابي شيبة و علي بن محمد قالا ثنا وكيع عن سفيان عن عبد الرحمن ابن الحارث بن عياش بن ابي ربيعة الزرقي عن حكيم بن حكيم بن عباد بن حنيف الانصاري عن ابي امامة بن سهل بن حنيف ان رجلا رمى رجلا بسهم فقتله وليس له وارث الا خال فكتب في ذلك ابو عبيدة بن الجراح الى عمر فكتب اليه عمر ان النبي ﷺ قال الله و رسوله مولى من لا مولى له والخال وارث من لا وارث له .

۲۷۳۷ : حضرت ابوامامہ بن سہل بن حنیف فرماتے ہیں کہ ایک مرد نے دوسرے مرد پر تیر چلایا اور اسے قتل کر دیا اس کا وارث صرف ایک ماموں تھا تو حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ نے اس بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو لکھا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو جواب میں لکھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ اور رسول مولیٰ ہیں اس کے جس کا کوئی مولیٰ نہ ہو اور جس کا اور کوئی وارث نہ ہو تو ماموں ہی اس کا وارث ہے۔

۲۷۳۸ : حدثنا ابو بكر بن ابي شيبة ثنا شبابة ح: و حدثنا محمد بن جعفر قالا ثنا شعبة حدثني بديل بن ميسرة العقيلي عن علي بن ابي طلحة عن راشد بن سعد عن ابي عامر الهوزني عن المقدام ابي كريمة رجل من اهل الشام من اصحاب رسول الله ﷺ ان اعيان بني الام يتوارثون دون بني العلات يرث الرجل اخاه لابيه وامه دون اخوته لابيه .

۲۷۳۸ : شام کے ایک صحابیٔ رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) حضرت مقدام بن ابی کریمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک ماں باپ کی اولاد ایک دوسرے کی وارث ہوگی نہ کہ صرف باپ شریک مرد اپنے ماں باپ شریک بھائی کا وارث ہوگا صرف باپ شریک بھائی کا وارث نہ ہوگا۔

خلاصۃ الباب ☆ اس حدیث کو احمد اور ترمذی نے بھی روایت کیا اور ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث حسن ہے اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اولوا الارحام بعضهم اولی ببعض یعنی ناطہ والے ایک دوسرے کے زیادہ حقدار ہیں اور یہ شامل ہے ذوی الارحام کو بھی۔ جمہور ائمہ فرماتے ہیں کہ اگر بہت سے وارثوں میں ذوی الفروض یا عصبات میں سے کوئی نہ ہوتو ذوالارحام وارث ہوں گے اور یہ مقدم ہوں گے بیت المال پر۔

۱۰ : بَابُ مِيْرَاثِ الْعَصَبَةِ

باب: عصبات کی میراث

۲۷۳۹ : حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيْمٍ ثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ الْبَكْرَاوِيُّ ثَنَا اِسْرَائِيْلُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنَّ اَعْيَانَ بَنِى الْاُمِّ يَتَوَارَثُوْنَ دُوْنَ بَنِى الْعَلَّاتِ يَرِثُ الرَّجُلُ اَخَاهُ لِاَبِيْهِ وَاُمِّهِ دُوْنَ اِخْوَتِهٖ لِاَبِيْهِ.

۲۷۳۹ : حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حقیقی بھائی ایک دوسرے کے وارث ہوں گے نہ کہ صرف باپ شریک بھائی اپنے حقیقی بھائی کا وارث ہوگا نہ کہ صرف باپ شریک بھائی کا۔

۲۷۴۰ : حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيْمِ الْعَنْبَرِيُّ ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَنْبَاَنَا مُعْتَمِرٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَاقْسِمُوا الْمَالَ بَيْنَ اَهْلِ الْفَرَائِضِ عَلٰى كِتَابِ اللّٰهِ فَمَا تَرَكَتِ الْفَرَائِضُ فَلِاَوْلٰى رَجُلٍ ذَكَرٍ.

۲۷۴۰ : حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مال ذوی الفروض میں تقسیم کرو جن کے حصے کتاب اللہ میں مذکور ہیں پھر جو اس سے بچ رہے تو وہ اس مرد کا ہے جو میت کے زیادہ قریب ہو۔

خلاصۃ الباب ☆ عصب عربی زبان میں پٹھے کو کہتے ہیں۔ شریعت میں عصب اس شخص کو کہتے ہیں جو گوشت پوست میں شریک ہو جس کے عیب دار ہونے سے خاندان میں عیب لگے عصبات میں سب سے زیادہ قریب بیٹے ہوتے ہیں پھر پوتے پھر باپ پھر دادا۔ پھر باپ کے بیٹے یعنی میت کے بھائی پھر دادا کے بیٹے یعنی میت کے چچے تائے پھر باپ کے دادا کے بیٹے یعنی میت کے باپ کے چچے تائے اور جب باپ کے بیٹے یعنی بھائی درجہ میں برابر ہوں تو ان میں سے زیادہ مستحق وہ ہوگا جو ماں اور باپ دونوں کی طرف سے میت کا بھائی ہو مطلب یہ ہے کہ حقیقی بھائی علاتی بھائی پر مقدم ہوگا۔

۱۱ : بَابُ مَنْ لَا وَارِثَ لَهٗ

باب: جس کا کوئی وارث نہ ہو

۲۷۴۱ : حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مُوْسٰى ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عَوْسَجَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَاتَ رَجُلٌ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَدَعْ لَهٗ وَارِثًا اِلَّا عَبْدًا هُوَ اَعْتَقَهٗ فَدَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۲۷۴۱ : حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں ایک مرد کا انتقال ہو گیا اس نے کوئی وارث نہ چھوڑا سوائے ایک غلام کے جسے وہ آزاد کر چکا تھا تو نبی صلی اللہ علیہ

مِيْرَاثَهُ إِلَيْهِ .

وسلم نے اس کی میراث اس آزاد کردہ غلام کو دلوادی۔

خلاصۃ الباب ☆ غلامی میراث سے روک دیتی ہے خواہ ناقص ہو یا کامل غلام جیسا بھی ہو میراث پانے کی صلاحیت نہیں رکھتا اس لئے کہ اس کے اندر مالک بننے کی صفت موجود نہیں ہے حدیث باب کی توجیہ یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تبرعاً میراث دلائی تھی نہ کہ حصے کے طریقے پر کیونکہ اس کی میراث بیت المال کا حق تھا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اس میں اختیار تھا۔

۱۲ : بَابُ تَحُوزُ الْمَرْأَةُ ثَلاثَ مَوَارِيثَ

باب: عورت کو تین شخصوں کی میراث ملتی ہے

۲۷۴۲ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ ثَنَا عُمَرُ بْنُ رُؤْبَةَ التَّغْلِبِيُّ عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ النَّصْرِيِّ عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْمَرْأَةُ تَحُوزُ ثَلاثَ مَوَارِيثَ عَتِيقِهَا وَلَقِيطِهَا وَوَلَدِهَا الَّذِيْ لَا عَنَتْ عَلَيْهِ .

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيْدَ مَارَوَى هٰذَا الْحَدِيْثَ غَيْرُ هِشَامٍ .

۲۷۴۲ : حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عورت کو تین شخصوں کی میراث ملتی ہے اپنے آزاد کردہ غلام کی اور اس لاوارث بچے کی جس کی اس نے پرورش کی اور اس بچہ کی جس کی وجہ سے خاوند سے لعان کیا۔

۱۳ : بَابُ مَنْ اَنْكَرَ وَلَدَهُ

باب: جو انکار کر دے کہ یہ میرا بچہ نہیں

۲۷۴۳ : حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ ثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ عَنْ مُوسٰى بْنِ عُبَيْدَةَ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ حَرْبٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ آيَةُ اللِّعَانِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّمَا امْرَاَةٍ اَلْحَقَتْ بِقَوْمٍ مَنْ لَيْسَ مِنْهُمْ فَلَيْسَتْ مِنَ اللّٰهِ فِيْ شَيْئٍ وَلَنْ يُدْخِلَهَا جَنَّتَهُ وَاَيُّمَا رَجُلٍ اَنْكَرَ وَلَدَهُ وَقَدْ عَرَفَهُ احْتَجَبَ اللّٰهُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَفَضَحَهُ عَلٰى رُءُوْسِ الْاَشْهَادِ .

۲۷۴۳ : حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جب آیتِ لعان نازل ہوئی تو اللہ کے رسولؐ نے فرمایا: جو عورت کسی قوم میں اس بچہ کو داخل کرے جو اس قوم کا نہیں ہے تو اسکا اللہ سے کچھ تعلق نہیں اور اللہ اسے ہرگز اپنی جنت میں داخل نہ فرمائیں گے اور جو مرد بھی یہ جانتے ہوئے کہ یہ میرا بچہ ہے' اپنا ہونے سے انکار کر دے تو اللہ تعالیٰ اسے روزِ قیامت حجاب میں رکھیں گے کہ اسے دیدارِ خداوندی نصیب نہ ہوگا اور اسے تمام لوگوں کے سامنے رُسوا کر دیں گے۔

۲۷۴۴ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ

۲۷۴۴ : حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس

شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ كُفْرٌ بِامْرِئٍ ادِّعَاءُ نَسَبٍ لَا يَعْرِفُهُ اَوْ جَحْدُهٗ وَاِنْ دَقَّ .

نسب کا دعویٰ کرنا جسے آدمی نہ جانتا ہو یا جسے جانتا ہو خواہ اس کا سبب دقیق ہو اس کا انکار کرنا کفر ہے۔

خلاصۃ الباب ☆ اس حدیث میں لفظ ''کفر'' سے مراد ناشکری ہے پس ایسا آدمی ناشکرا ہے اپنے باپ کا ان احادیث میں سخت وعید سنائی گئی ہے اس شخص پر جو اپنا نسب جھوٹ بنائے افسوس ہے کہ لوگ خدا اور رسولؐ سے نہیں شرماتے بھلا اس سے کیا فائدہ ہے کہ ہم اپنے حقیقی باپ یا قوم کو چھپا کر دوسری قوم میں شریک ہوں۔

۱۴ : بَابُ فِي ادِّعَاءِ الْوَلَدِ

باب: بچہ کا دعویٰ کرنا

۲۷۴۵ : حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ الْيَمَانِ عَنِ الْمُثَنَّى بْنِ الصَّبَّاحِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَاهَرَ اَمَةً اَوْ حُرَّةً فَوَلَدُهٗ وَلَدُ زِنًا يَرِثُ وَلَا يُوْرَثُ .

۲۷۴۵ : حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو کسی باندی یا آزاد عورت سے بدکاری کرے اس کا بچہ حرامی ہے نہ وہ بچہ اس کا وارث ہوگا نہ یہ اس بچہ کا وارث ہوگا۔

۲۷۴۶ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارِ بْنِ بِلَالٍ الدِّمَشْقِيُّ اَنْبَانَا مُحَمَّدُ بْنُ رَاشِدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ ابْنِ مُوْسٰى عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ مُسْتَلْحَقٍ اسْتُلْحِقَ بَعْدَ اَبِيْهِ الَّذِيْ يُدْعٰى لَهٗ ادَّعَاهُ وَرَثَتُهٗ مِنْ بَعْدِهٖ فَقَضٰى اِنَّ مَنْ اَمَةٍ يَمْلِكُهَا يَوْمَ اَصَابَهَا فَقَدْ لَحِقَ بِمَنِ اسْتَلْحَقَهٗ وَلَيْسَ لَهٗ فِيْمَا قُسِمَ قَبْلَهٗ مِنَ الْمِيْرَاثِ شَيْءٌ وَمَا اَدْرَكَ مِنْ مِيْرَاثٍ لَمْ يُقْسَمْ فَلَهٗ نَصِيْبُهٗ وَلَا يُلْحَقُ اِذَا كَانَ اَبُوْهُ الَّذِيْ يُدْعٰى لَهٗ اَنْكَرَهٗ وَاِنْ كَانَ مِنْ اَمَةٍ لَا يَمْلِكُهَا اَوْ مِنْ حُرَّةٍ عَاهَرَ بِهَا فَاِنَّهٗ لَا يَلْحَقُ وَلَا يُوْرَثُ وَاِنْ كَانَ الَّذِيْ يُدْعٰى لَهٗ هُوَ ادَّعَاهُ فَهُوَ وَلَدُ زِنًا لِاَهْلِ اُمِّهٖ مَنْ كَانُوْا حُرَّةً اَوْ اَمَةً .

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ رَاشِدٍ يَعْنِيْ بِذٰلِكَ مَا قُسِمَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ قَبْلَ الْاِسْلَامِ .

۲۷۴۶ : حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسولؐ نے فرمایا: جس بچہ کا نسب اس کے باپ کے مرنے کے بعد اس سے ملایا جائے اس طرح کہ اس کے وارث اس کے مرنے کے بعد یہ دعویٰ کریں کہ یہ اس کا بچہ ہے تو آپؐ نے اس کے بارے میں یہ فیصلہ فرمایا کہ جو بچہ ایسی باندی سے ہو جو بوقت صحبت اس کی ملک تھی تو یہ بچہ اس شخص سے مل جائے گا جس سے ان ورثہ نے اس کو ملایا اور اس سے قبل جو میراث تقسیم ہوئی اس میں سے اسے حصہ نہ ملے گا البتہ جو میراث ابھی تقسیم نہیں ہوئی اس میں اسے حصہ ملے گا اور جس باپ کی طرف اسکی نسبت کی جا رہی ہے اگر اس نے زندگی میں اس نسب کا انکار کر دیا (کہ یہ میرا بچہ نہیں ہے) تو پھر اسکا نسب اس سے ثابت نہ ہوگا اور اگر بچہ ایسی باندی کا ہو جو اس شخص کی ملک نہیں ہے یا آزاد عورت سے ہو جس

کے ساتھ اس نے بدکاری کی تو اس بچہ کا نسب کبھی اس مرد سے ثابت نہ ہوگا نہ ہی یہ بچہ اس مرد کا وارث بن سکے گا اگرچہ جس مرد کی طرف اس بچہ کی نسبت کی جا رہی ہے اس نے اس بچہ کا دعویٰ کیا ہو (کہ یہ میرا بچہ ہے) کیونکہ یہ بچہ ولد الزنا ہے اور عورت کے خاندان والوں کے پاس رہے گا خواہ آزاد ہو یا باندی حدیث کے راوی محمد بن راشد کہتے ہیں کہ پہلے میراث تقسیم ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اسلام سے قبل زمانہ جاہلیت میں میراث تقسیم ہوئی ہو۔

۱۵ : بَابُ النَّهْيِ عَنْ بَيْعِ الْوَلاءِ وَعَنْ هِبَتِهِ

باب: حق ولاء فروخت کرنے اور ہبہ کرنے سے ممانعت

۲۷۴۷ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا شُعْبَةُ وَسُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ الْوَلاءِ وَعَنْ هِبَتِهِ.

۲۷۴۷ : حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے حق ولاء بیچنے اور ہبہ کرنے سے منع فرمایا۔

۲۷۴۸ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ ابْنِ اَبِي الشَّوَارِبِ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ الطَّائِفِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ الْوَلاءِ وَعَنْ هِبَتِهِ .

۲۷۴۸ : حضرت عبید اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے حق ولاء فروخت کرنے اور ہبہ کرنے سے منع فرمایا۔

خلاصۃ الباب ☆ کیونکہ ولا بھی ایک طرح کی رشتہ داری ہے اس کو فروخت کرنا اور ہبہ دونوں جائز نہیں جمہور ائمہ کا یہی مذہب ہے۔

۱۶ : بَابُ قِسْمَةِ الْمَوَارِيْثِ

باب: ترکوں کی تقسیم

۲۷۴۹ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ لَهِيعَةَ عَنْ عُقَيْلٍ اَنَّهُ سَمِعَ نَافِعًا يُخْبِرُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا كَانَ مِنْ مِيْرَاثٍ قُسِمَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَهُوَ عَلَى قِسْمَةِ الْجَاهِلِيَّةِ وَمَا كَانَ مِنْ مِيْرَاثٍ اَدْرَكَهُ الْاِسْلَامُ فَهُوَ عَلَى قِسْمَةِ الْاِسْلَامِ .

۲۷۴۹ : حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو میراث دورِ جاہلیت میں تقسیم ہو چکی تو وہ تقسیم جاہلیت برقرار رہے گی (اب قانونِ اسلام کے مطابق ازسرنو اس کی تقسیم نہ ہو گی کیونکہ اس میں بہت حرج ہے) اور قانونِ اسلام آنے کے بعد ہر میراث اسلامی اصولوں کے مطابق تقسیم ہو گی۔

۱۷ : بَابُ اِذَا اسْتَهَلَّ الْمَوْلُوْدُ وَرِثَ

باب: جب نومولود میں آثارِ حیات مثلاً رونا چلّانا وغیرہ معلوم ہوں تو وہ بھی وارث ہوگا

۲۷۵۰ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ بَدْرٍ ثَنَا اَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اسْتَهَلَّ الصَّبِيُّ صُلِّيَ عَلَيْهِ وَوُرِّثَ .

۲۷۵۰: حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب بچہ چلائے تو اس کا جنازہ ادا کیا جائے اور اسے میراث میں حصہ بھی دیا جائے۔

۲۷۵۱ : حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيْدِ الدِّمَشْقِيُّ ثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى ابْنُ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَالْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَرِثُ الصَّبِيُّ حَتّٰى يَسْتَهِلَّ صَارِخًا قَالَ وَاسْتِهْلَالُهُ اَنْ يَبْكِيَ وَ يَصِيْحَ اَوْ يَعْطِسَ .

۲۷۵۱ : حضرت جابر بن عبداللہ اور مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بچہ وارث نہ ہوگا یہاں تک کہ وہ چلائے اور روئے فرماتے ہیں کہ رونے سے مراد یہ ہے کہ آثارِ حیات ظاہر ہوں مثلاً رونا' چیخنا' چھینکنا۔

خلاصۃ الباب ☆ زندہ کا بچے کا یہی حکم ہے لیکن اگر بچہ مردہ پیدا ہو تو وہ وارث نہیں ہوگا۔

۱۸ : بَابُ الرَّجُلِ يُسْلِمُ عَلٰى يَدَيِ الرَّجُلِ

باب: ایک مرد دوسرے کے ہاتھوں اسلام قبول کرے

۲۷۵۲ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ قَالَ سَمِعْتُ تَمِيْمًا الدَّارِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا السُّنَّةُ فِي الرَّجُلِ مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ يُسْلِمُ عَلٰى يَدَيِ الرَّجُلِ قَالَ هُوَ اَوْلَى النَّاسِ بِمَحْيَاهُ وَمَمَاتِهِ .

۲۷۵۲ : حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کوئی اہلِ کتاب مرد دوسرے مرد کے ہاتھوں اسلام قبول کرے تو اس کا کیا حکم ہے؟ فرمایا: جس کے ہاتھوں اسلام قبول کیا وہ تمام لوگوں میں اس کے زیادہ قریب ہے زندگی اور موت دونوں حالتوں میں۔

خلاصۃ الباب ☆ جمہور کے نزدیک یہ حکم ابتدا اسلام میں تھا بعد میں منسوخ ہوگیا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

كِتَابُ الْجِهَادِ

جہاد کے ابواب

۱ : بَابُ فَضْلِ الْجِهَادِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

باب : اللہ کے راستے میں لڑنے کی فضیلت

۲۷۵۳ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفُضَيْلِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ اَبِيْ زُرْعَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعَدَّ اللّٰهُ لِمَنْ خَرَجَ فِيْ سَبِيْلِهِ لَا يُخْرِجُهُ اِلَّا جِهَادٌ فِيْ سَبِيْلِيْ وَاِيْمَانٌ بِيْ وَتَصْدِيْقٌ بِرُسُلِيْ فَهُوَ عَلَيَّ ضَامِنٌ اَنْ اُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ اَوْ اُرْجِعَهُ اِلٰى مَسْكَنِهِ الَّذِيْ خَرَجَ مِنْهُ نَائِلًا مَا نَالَ مِنْ اَجْرٍ اَوْ غَنِيْمَةٍ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ مَا قَعَدْتُ خِلَافَ سَرِيَّةٍ تَخْرُجُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَبَدًا وَلٰكِنْ لَا اَجِدُ سَعَةً فَاَحْمِلَهُمْ وَلَا يَجِدُوْنَ سَعَةً فَيَتَّبِعُوْنِيْ وَلَا تَطِيْبُ اَنْفُسُهُمْ فَيَتَخَلَّفُوْنَ بَعْدِيْ وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ ، لَوَدِدْتُ اَنْ اَغْزُوَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَاُقْتَلَ ثُمَّ اَغْزُوَ فَاُقْتَلَ ثُمَّ اَغْزُوَ فَاُقْتَلَ ۔

۲۷۵۳ : حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسولؐ نے فرمایا: جو شخص راہِ خدا میں نکلے اور صرف راہ خدا میں لڑنا' اللہ پر ایمان لانا اور رسولوں کی تصدیق ہی اسکے نکلنے کا باعث بنی تو اللہ پر اسکی ضمانت ہے یا اُسے جنت میں داخل فرمائیں گے یا اس کو اس گھر میں واپس بھیجیں گے جس سے وہ نکلا' جو اجر یا غنیمت اس نے حاصل کیا اس سمیت ۔ پھر فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر مجھے اہلِ اسلام کی مشقت کا خوف نہ ہوتا تو میں راہِ خدا میں نکلنے والے کسی لشکر کے پیچھے ہرگز نہ بیٹھتا لیکن میرے پاس اتنی وسعت نہیں کہ سب کو سواریاں دوں اور سب میں اتنی وسعت نہیں کہ (میں جاؤں تو) میرے ساتھ چلیں اور (اگر میں ہمیشہ جاؤں کبھی پیچھے نہ بیٹھوں تو) انکے دِلوں کو اطمینان نہ ہوگا تو یہ میرے بعد پیچھے رہیں گے (کڑھتے رہیں گے کہ کاش ہم بھی جہاد میں شریک ہوتے) قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے میں چاہتا ہوں کہ راہِ خدا میں لڑوں پھر قتل کر دیا جاؤں پھر (زندہ ہو کر) لڑوں پھر قتل کر دیا جاؤں پھر لڑوں پھر شہید کر دیا جاؤں ۔

۲۷۵۴ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ وَاَبُوْ كُرَیْبٍ قَالَا ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنِ مُوْسٰی عَنْ شَیْبَانَ عَنْ فِرَاسٍ عَنْ عَطِیَّةَ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّم قَالَ الْمُجَاهِدُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ مَضْمُوْنٌ عَلَی اللّٰهِ اِمَّا اَنْ یَكْفِتَهُ اِلٰی مَغْفِرَتِهٖ وَرَحْمَتِهٖ وَاِمَّا اَنْ یُرْجِعَهُ بِاَجْرٍ وَغَنِیْمَةٍ وَمَثَلُ الْمُجَاهِدِ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ الصَّائِمِ الْقَائِمِ الَّذِیْ لَا یَفْتُرُ حَتّٰی یَرْجِعَ.

۲۷۵۴ : حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: راہِ خدا میں لڑنے والے کا اللہ ذمہ دار ہے یا تو اسے اپنی بخشش و رحمت کے ساتھ ملا لے گا اور یا اجر و غنیمت کے ساتھ واپس لوٹا دے گا۔ راہِ خدا میں لڑنے والے کی مثال اس روزہ دار کی سی ہے جو قیام کرے اور سست نہ ہو یہاں تک کہ مجاہد واپس آئے۔

خلاصۃ الباب ☆ اس حدیث مبارک میں جہاد کی فضیلت بیان کی گئی ہے جہاد اسلام کا ایک رکن ہے جس کی فرضیت متفق علیہ ہے اس کی فرضیت کے بارے میں کسی کا اختلاف نہیں۔ نیت کے خالص ہوتے ہوئے اگر جہاد کیا تو سب گناہ معاف ہو جاتے ہیں سوائے قرض اور حقوق العباد کے۔ جہاد کی فضیلت بہت سی احادیث میں وارد ہوئی ہے ابوداؤد نے مرفوعاً روایت کیا ہے کہ جہاد قائم ہے جب سے اللہ تعالیٰ نے مجھ کو بھیجا ہے اور قیامت تک رہے گا یہاں تک کہ میری امت دجال سے لڑے گی اور جہاد باطل نہیں ہوگا کسی ظالم کے ظلم کرنے سے یا کسی عادل کے عدل سے اور صحیح بخاری میں مرفوع روایت ہے کہ جس کے پاؤں اللہ کی راہ میں گرد پڑے تو اللہ تعالیٰ اس کو دوزخ پر حرام کر دے گا۔ غرض مؤمن کے لئے جہاد سے بڑھ کر کوئی عمل نہیں جس کی وجہ سے جنت میں جانے کی توقع زیادہ ہو اللہ تعالیٰ ہم کو اور سب مسلمانوں کو یہ عمل نصیب کرے جس سے اسلام کی ترقی ہوئی تھی اور آئندہ بھی اس سے ہوگی اور جب مسلمانوں نے جہاد کو چھوڑ دیا اسلام اور مسلمانوں کی ہیبت ختم ہوگئی اور مسلمان ذلیل و خوار ہوگئے۔

۲ : بَابُ فَضْلِ الْغَدْوَةِ وَالرَّوْحَةِ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ

باب: راہِ خدا میں ایک صبح اور ایک شام کی فضیلت

۲۷۵۵ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِیْدٍ قَالَا ثَنَا اَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ اَبِیْ حَازِمٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ غَدْوَةٌ اَوْ رَوْحَةٌ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ خَیْرٌ مِنَ الدُّنْیَا وَمَا فِیْهَا.

۲۷۵۵ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: راہِ خدا میں ایک صبح یا ایک شام بہتر ہے دنیا سے اور دنیا کے تمام ساز و سامان سے۔

۲۷۵۶ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا زَكَرِیَّا بْنُ مَنْظُوْرٍ ثَنَا اَبُوْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدِ السَّاعِدِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ غَدْوَةٌ اَوْ رَوْحَةٌ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ خَیْرٌ مِنَ الدُّنْیَا وَمَا

۲۷۵۶ : حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: راہِ خدا میں ایک صبح یا ایک شام دنیا و مافیہا سے

فِيهَا.

بہتر ہے۔

۲۷۵۷ : حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيِّ الْجَهْضَمِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ثنا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَغَدْوَةٌ أَوْ رَوْحَةٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا.

۲۷۵۷ : حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: راہِ خدا میں ایک صبح یا ایک شام دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔

خلاصۃ الباب ☆ جہاد کی اہمیت کو واضح فرما دیا کہ اگر کوئی شخص ایک صبح یا ایک شام بھی جہاد جیسے بابرکت عمل میں گزارے تو اس کا یہ عمل دنیا اور اس میں جو کچھ ہے اس سب سے زیادہ بہتر ہے۔

۳ : بَابُ مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا

باب: راہِ خدا میں لڑنے والے کو سامان فراہم کرنا

۲۷۵۸ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثنا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْهَادِ عَنِ الْوَلِيدِ ابْنِ الْوَلِيدِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سُرَاقَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ حَتَّى يَسْتَقِلَّ كَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِهِ حَتَّى يَمُوتَ أَوْ يَرْجِعَ.

۲۷۵۸ : حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا: جو شخص راہِ خدا میں لڑنے والے کو سامان فراہم کرے یہاں تک کہ وہ روانہ ہو جائے تو اس سامان فراہم کرنے والے کو بھی مجاہد کے برابر اجر ملتا رہے گا یہاں تک کہ مجاہد اس سے دنیا چلا جائے یا واپس لوٹ آئے۔

۲۷۵۹ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ ثنا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ كَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِهِ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْقُصَ مِنْ أَجْرِ الْغَازِي شَيْئًا.

۲۷۵۹ : حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے راہِ خدا میں لڑنے والے کو سامان فراہم کیا تو اس کو بھی غازی کے برابر اجر ملے گا غازی کے اجر میں کچھ بھی کمی کیے بغیر۔

خلاصۃ الباب ☆ یہ حدیث مرسل ہے ویسے راوی اس کے ثقہ ہیں۔

۴ : بَابُ فَضْلِ النَّفَقَةِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ تَعَالَى

باب: راہِ خدا میں خرچ کرنے کی فضیلت

۲۷۶۰ : حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى اللَّيْثِيُّ ثنا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ثنا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ عَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللّٰهُ

۲۷۶۰ : حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بہترین اشرفی

تعالٰی عنہ قال قال رسول اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم افضل دینار ینفقہ الرّجل دینارٌ ینفقہ علی عیالہ دینارٌ ینفقہ علی فرس فی سبیل اللّٰہ ودینارٌ ینفقہ الرّجل علی اصحابہ فی سبیل اللّٰہ۔

(مال) جسے مرد خرچ کرے وہ اشرفی ہے جو اپنے عیال پر خرچ کرے اور وہ اشرفی ہے جو راہِ خدا کسی گھوڑے پر خرچ کرے اور وہ اشرفی ہے جو مرد راہِ خدا میں لڑنے والے اپنے ساتھیوں پر خرچ کرے۔

۲۷۶۱: حدّثنا ھارون بن عبد اللّٰہ الحمّال ثنا بن ابی فدیک عن الخلیل ابن عبد اللّٰہ عن الحسن عن علیّ بن ابی طالب و ابی الدّرداء وابی ھریرۃ وابی امامۃ الباھلیّ وعبد اللّٰہ بن عمر وعبد اللّٰہ بن عمرو وجابر بن عبد اللّٰہ وعمران بن الحصین (رضی اللّٰہ تعالٰی عنھم) کلّھم یحدّث عن رسول اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم انّہ قال من ارسل بنفقۃ فی سبیل اللّٰہ واقام فی بیتہ فلہ بکلّ درھم سبع مائۃ درھم ومن غزا فی سبیل اللّٰہ وانفق فی وجہ ذلک فلہ بکلّ درھم سبع مائۃ الف درھم ثمّ تلا ھذہ الآیۃ واللّٰہ یضاعف لمن یّشاء۔

۲۷۶۱: حضرت علی بن ابی طالب' ابوالدرداء' ابو ہریرہ' ابو امامہ باہلی' عبداللہ بن عمر' عبداللہ بن عمرو' جابر بن عبداللہ اور عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہم بیان کرتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے راہِ خدا میں خرچہ بھیجا اور خود اپنے گھر ٹھہرا رہا اسے ہر درہم کے بدلے سات سو درہم (کا ثواب) ملے گا اور جو راہِ خدا میں لڑا اور اس راہ میں خرچ کیا اس کو ہر درہم کے بدلے سات لاکھ درہم کا ثواب ملے گا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ''اور اللہ دو چند فرماتا ہے جس کے لئے چاہے''۔

خلاصۃ الباب ☆ سبحان اللہ! حق تعالیٰ شانہ کے پاس بہت بڑے خزانے موجود ہیں ایک عمل پر سات لاکھ روپیہ کا ثواب ہے۔

۵: باب التّغلیظ فی ترک الجھاد

باب: جہاد چھوڑنے کی سخت وعید

۲۷۶۲: حدّثنا ھشام بن عمّار ثنا الولید بن مسلم ثنا یحیی بن الحارث الذّماریّ عن القاسم عن ابی امامۃ عن النّبیّ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم قال من لم یغز او یجھّز او یخلف غازیًا فی اھلہ بخیر اصابہ اللّٰہ سبحانہ بقارعۃ قبل یوم القیامۃ۔

۲۷۶۲: حضرت ابو امامہؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے نہ لڑائی کی نہ سامانِ فراہم کیا نہ اللہ کی راہ میں لڑنے والے کے پیچھے اس کے گھر والوں کے ساتھ اچھا برتاؤ کیا تو اللہ سبحانہ روز قیامت سے قبل اس کو سخت مصیبت میں مبتلا فرمائیں گے۔

۲۷۶۳: حدّثنا ھشام بن عمّار ثنا الولید ثنا ابو رافع ھو اسماعیل بن رافع عن سمیّ مولی ابی بکر عن ابی صالح عن ابی ھریرۃ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ قال رسول اللّٰہ صلّی

۲۷۶۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو اللہ سے ملے ایسی حالت میں اس پر راہِ خدا کے زخم کا کوئی نشان

اللّٰہُ عَلَیْہِ وسلَّم مَنْ لَقِیَ اللّٰہَ وَلَیْسَ لَہُ اَثَرٌ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ لَقِیَ اللّٰہَ وفِیْہِ ثُلْمَۃٌ .

نہ ہو تو وہ اللہ سے ایسی حالت میں ملے گا کہ اس میں کوتاہی ہوگی۔

خلاصۃ الباب ☆ جہاد جیسے عظیم اسلامی رکن میں حصہ نہ لینے کا اتنا بڑا جرم ہوگیا اس سے معلوم ہوا کہ اگر خود جہاد نہ کر سکے تو مجاہدین کی امداد کرے ہتھیار اور سامان اور خرچ سے۔ حدیث ۲۷۶۳: بعض علماء فرماتے ہیں کہ یہ حدیث اس بارے میں ہے کہ جس پر جہاد فرض ہو اور وہ نہ کرے۔

۶ : بَابُ مَنْ حَبَسَهُ الْعُذْرُ عَنِ الْجِهَادِ

باب: جو (معقول) عذر کی وجہ سے جہاد نہ کر سکا

۲۷۶۴ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی ثنا ابْنُ اَبِیْ عَدِیٍّ عَنْ حُمَیْدٍ عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ تعالٰی عَنْہ قَالَ لَمَّا رَجَعَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وسلَّم مِنْ غَزْوَۃِ تَبُوْکَ فَدَنَا مِنَ الْمَدِیْنَۃِ قَالَ اِنَّ بِالْمَدِیْنَۃِ لَقَوْمًا مَا سِرْتُمْ مِنْ مَسِیْرٍ وَلَا قَطَعْتُمْ وَادِیًا اِلَّا کَانُوْا مَعَکُمْ فِیْہِ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وسلَّم وَھُمْ بِالْمَدِیْنَۃِ قَالَ وَھُمْ بِالْمَدِیْنَۃِ حَبَسَھُمُ الْعُذْرُ .

۲۷۶۴: حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ نبیؐ تبوک کی لڑائی سے واپس ہوئے جب مدینہ کے قریب پہنچے تو فرمایا: مدینہ میں کچھ لوگ ایسے ہیں کہ تم جہاں بھی چلے اور جو وادی بھی تم نے طے کی وہ اس میں (ثواب کے اعتبار سے) تمہارے ساتھ ہی تھے۔ صحابہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! حالانکہ وہ مدینہ میں تھے؟ آپؐ نے فرمایا: اگرچہ وہ مدینہ میں تھے انکو مجبوری نے روک لیا۔

۲۷۶۵ : حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ ثنا اَبُوْ مُعَاوِیَۃَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ سُفْیَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِنَّ بِالْمَدِیْنَۃِ رِجَالًا مَا قَطَعْتُمْ وَادِیًا وَلَا سَلَکْتُمْ طَرِیْقًا اِلَّا شَرِکُوْکُمْ فِی الْاَجْرِ حَبَسَھُمُ الْعُذْرُ .

قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنُ مَاجَۃَ اَوْ کَمَا قَالَ کَتَبْتُہُ لَفْظًا .

۲۷۶۵: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بلاشبہ مدینہ میں کچھ مرد ایسے ہیں کہ تم نے جو وادی بھی طے کی اور جو رستہ بھی چلے وہ تمہارے ساتھ اجر میں شریک رہے اس لئے کہ مجبوری نے انہیں روک لیا تھا۔

خلاصۃ الباب ☆ مطلب یہ ہے کہ اگر کسی بیماری وغیرہ میں مبتلا ہو جائے تو ایسے شخص کو جہاد کا ثواب ملے گا۔

۷ : بَابُ فَضْلِ الرِّبَاطِ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ

باب: راہ خدا میں مورچہ میں رہنے کی فضیلت

۲۷۶۶ : حَدَّثَنَا ھِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثنا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زَیْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ الزُّبَیْرِ

۲۷۶۶: حضرت عثمان بن عفانؓ نے لوگوں کو خطبہ ارشاد فرمایا کہا: اے لوگو! میں نے اللہ کے رسولؐ سے ایک

قَالَ خَطَبَ عُثْمَانُ ابْنُ عَفَّانَ النَّاسَ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي سَمِعْتُ حَدِيثًا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَمْنَعْنِي أَنْ أُحَدِّثَكُمْ بِهِ إِلَّا الضَّنُّ بِكُمْ وَ بِصَحَابَتِكُمْ فَلْيَخْتَرْ مُخْتَارٌ لِنَفْسِهِ أَوْ لِيَدَعْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ مَنْ رَابَطَ لَيْلَةً فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ سُبْحَانَهُ كَانَتْ كَأَلْفِ لَيْلَةٍ صِيَامِهَا وَقِيَامِهَا ۔

حدیث سنی اور تمہیں بیان کرنے سے مجھے کوئی چیز مانع نہ ہوئی مگر تم پر اور تمہارے ساتھیوں پر بخل (کہ یہ حدیث سننے کے بعد سب جہاد کیلئے نکل کھڑے ہوں گے اور میرے ساتھ کوئی نہ رہے گا) سو ہر شخص کو اختیار ہے کہ عمل کرے یا نہ کرے میں نے اللہ کے رسولؐ کو یہ فرماتے سنا جو اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی راہ میں ایک شب مورچہ میں رہے اسے ہزار روزوں اور ہزار شب بیداریوں کا اجر ملے گا۔

۲۷۶۷ : حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي اللَّيْثُ عَنْ زُهْرَةَ بْنِ مَعْبَدٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ مَاتَ مُرَابِطًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ أَجْرَى عَلَيْهِ أَجْرَ عَمَلِهِ الصَّالِحِ الَّذِيْ كَانَ يَعْمَلُ وَأَجْرَى عَلَيْهِ رِزْقَهُ وَأَمِنَ مِنَ الْفَتَّانِ وَبَعَثَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ آمِنًا مِنَ الْفَزَعِ ۔

۲۷۶۷ : حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسولؐ نے فرمایا: جو راہِ خدا میں رباط کی حالت میں اس دنیا سے گیا جو بھی عمل وہ کرتا تھا اللہ تعالیٰ اس کا اجر جاری فرمادیں گے (موت کی وجہ سے موقوف نہ ہوگا) اور اللہ تعالیٰ اسکا رزق بھی (قبر اور جنت میں) جاری فرمادیں گے اور وہ عذاب قبر کی آزمائشوں سے مامون رہے گا اور اللہ تعالیٰ روزِ قیامت اسے ہر خوف وگھبراہٹ سے مطمئن اٹھائیں گے۔

۲۷۶۸ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ ابْنِ سَمُرَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَعْلَى السُّلَمِيُّ ثَنَا عُمَرُ بْنُ صُبْحٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ عَمْرٍو عَنْ مَكْحُوْلٍ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَرِبَاطُ يَوْمٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مِنْ وَرَاءِ عَوْرَةِ الْمُسْلِمِيْنَ مُحْتَسِبًا مِنْ غَيْرِ شَهْرِ رَمَضَانَ أَعْظَمُ أَجْرًا مِنْ عِبَادَةِ مِائَةِ سَنَةٍ صِيَامِهَا وَقِيَامِهَا وَرِبَاطُ يَوْمٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مِنْ وَرَاءِ عَوْرَةِ الْمُسْلِمِيْنَ مُحْتَسِبًا مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ أَفْضَلُ عِنْدَ اللّٰهِ وَأَعْظَمُ أَجْرًا (أُرَاهُ قَالَ) مِنْ عِبَادَةِ أَلْفِ سَنَةٍ صِيَامِهَا وَقِيَامِهَا فَإِنْ رَدَّهُ اللّٰهُ إِلَى أَهْلِهِ سَالِمًا لَمْ تُكْتَبْ عَلَيْهِ سَيِّئَةٌ أَلْفَ سَنَةٍ وَتُكْتَبُ لَهُ الْحَسَنَاتُ وَيُجْرَى لَهُ أَجْرُ الرِّبَاطِ إِلَى

۲۷۶۸ : حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسلمانوں کے ناکہ پر غیر رمضان میں راہ خدا میں ایک روزہ کار جو اللہ سے ثواب کی امید پر کیا جائے سو سال کی عبادت' روزوں اور شب بیداری سے زیادہ اجر کا باعث ہے اور ماہِ رمضان میں اللہ سے ثواب کی امید پر مسلمانوں کے ناکہ پر ایک روزہ راہ خدا کا رباط اللہ کے ہاں زیادہ فضیلت والا اور زیادہ اجر کا باعث ہے ہزار برس کی عبادت روزوں اور شب بیداری سے اگر اللہ تعالیٰ ایسے شخص کو سلامتی سے گھر پہنچا دیں تو ہزار برس (بھی زندہ رہے) اس کا گناہ نہ لکھا جائے گا اور اس کیلئے نیکیاں لکھی

يوم القيامة . جائیں گی اور رباط کا ثواب اس کو تا قیامت ملتا رہے گا۔

خلاصۃ الباب ☆ یعنی میں نے چاہا کہ تم میرے پاس رہو۔ سبحان اللہ کتنا مبارک عمل ہے کہ اتنی بڑی فضیلت اور مرتبہ رفیع حاصل ہوتا ہے۔ رباط اور مرابطہ ربط سے بنا ہے جس کے اصلی معنی باندھنے کے ہیں اسی وجہ سے رباط کے معنی گھوڑے باندھنے اور جنگ کی تیاری کے لئے جاتے ہیں قرآن کریم میں اسی معنی کے لئے آتا ہے ومن رباط الخيل : اصطلاح قرآن وحدیث میں یہ لفظ دو معنی کے لئے استعمال ہوا ہے اول اسلامی سرحدوں کی حفاظت کے لئے جنگی گھوڑے اور جنگی سامان کے ساتھ مسلح رہنا لازمی ہے تا کہ دشمن اسلامی سرحد کی طرف رُخ کرنے کی جرأت نہ کرے۔ دوسرے نماز جماعت کی ایسی پابندی کہ ایک نماز کے بعد ہی دوسری نماز کے انتظار میں رہے یہ دونوں چیزیں اسلام میں بڑی مقبول عبادات ہیں جن کے فضائل بے شمار ہیں۔ احادیث باب میں بھی چند فضائل بیان فرمائے گئے ہیں۔

٨ : بَابُ فَضْلِ الْحَرَسِ وَالتَّكْبِيرِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

باب: راہ خدا میں چوکیدار اور اللہ کبر کہنے کی فضیلت

٢٧٦٩ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ اَنْبَانَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ زَائِدَةَ عَنْ عُمَرَ ابْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ رحم اللّٰهُ حَارِسَ الْحَرَسِ .

۲۷۶۹: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا : اللہ تعالیٰ رحمت فرماتے ہیں لشکر کے چوکیدار پر۔

٢٧٧٠ : حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ الرَّمْلِيُّ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ شَابُوْرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ خَالِدِ بْنِ اَبِي الطَّوِيْلِ قَالَ سَمِعْتُ انس بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ حرسُ لَيْلَةٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَفْضَلُ مِنْ صِيَامِ رَجُلٍ وَقِيَامِهٖ فِيْ اَهْلِهٖ اَلْفَ سَنَةٍ السَّنَةُ ثَلَاثُ مِائَةٍ وَسِتُّوْنَ يَوْمًا وَالْيَوْمُ كَأَلْفِ سَنَةٍ .

۲۷۷۰: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا: راہ خدا میں ایک شب کی پہرہ داری مرد کے اپنے گھر میں سال بھر کے روزوں اور شب بیداری سے افضل ہے ایک سال تین سو ساٹھ یوم کا اور ایک یوم ہزار سال کے برابر۔

٢٧٧١ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لِرَجُلٍ اُوْصِيْكَ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَالتَّكْبِيْرِ عَلٰى كُلِّ شَرَفٍ .

۲۷۷۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرد سے فرمایا: میں تمہیں وصیت کرتا ہوں اللہ سے ڈرنے کی اور ہر اونچائی پر اللہ اکبر کہنے کی۔

خلاصۃ الباب ☆ یعنی ہزار ایسے برس کی عبادت اور روزے سے افضل ہے جن کا ہر ایک دن ہزار سال کا ہو۔ امام حاکم نے کہا ہے کہ سعید بن خالد انسؓ کے نام پر موضوع حدیثیں بیان کرتا ہے۔ علماء فرماتے ہیں کہ یہ حدیث ضعیف ہے۔

۹ : بَابُ الْخُرُوْجِ فِي النَّفِيْرِ

باب: جب لڑائی کا عام حکم ہو تو لڑنے کے لئے جانا

۲۷۷۲ : حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ اَنْبَانَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ ذُكِرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَ اَحْسَنَ النَّاسِ وَكَانَ اَجْوَدَ النَّاسِ وَكَانَ اَشْجَعَ النَّاسِ وَلَقَدْ فَزِعَ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ لَيْلَةً فَانْطَلَقُوْا قِبَلَ الصَّوْتِ فَتَلَقَّاهُمْ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ قَدْ سَبَقَهُمْ اِلَى الصَّوْتِ وَهُوَ عَلَى فَرَسٍ لِاَبِيْ طَلْحَةَ عُرْيٍ مَا عَلَيْهِ سَرْجٌ فِيْ عُنُقِهِ السَّيْفُ وَهُوَ يَقُوْلُ يَا اَيُّهَا النَّاسُ لَنْ تُرَاعُوْا يَرُدُّهُمْ ثُمَّ قَالَ لِلْفَرَسِ وَجَدْنَاهُ بَحْرًا اَوْ اِنَّهُ لَبَحْرٌ .

قَالَ حَمَّادٌ وَحَدَّثَنِيْ ثَابِتٌ اَوْ غَيْرُهُ قَالَ كَانَ فَرَسًا لِاَبِيْ طَلْحَةَ يُبَطَّأُ فَمَا سُبِقَ بَعْدَ ذٰلِكَ الْيَوْمِ .

۲۷۷۲ : ایک مرتبہ نبیؐ کے تذکرہ میں حضرت انس بن مالکؓ نے فرمایا: آپ سب لوگوں سے زیادہ خوبصورت سخی اور بہادر تھے ایک شب مدینہ والے گھبرا گئے (کہ کہیں دشمن نہ آ گیا ہو) اور آواز کی جانب چلنے لگے تو انہیں اللہ کے رسولؐ ملے۔ آپ ان سے پہلے ہی آواز کی طرف پہنچ چکے تھے اور آپ ابوطلحہؓ کے گھوڑے کی ننگی پیٹھ پر سوار تھے۔ آپؐ کی گردن میں شمشیر تھی اور فرما رہے تھے لوگو گھبراؤ مت آپ لوگوں کو گھروں کو واپس بھیج رہے تھے۔ پھر آپ نے اس گھوڑے کے بارے میں فرمایا: ہم نے اسے سمندر (کی طرح رواں اور تیز رفتار) پایا۔ حماد کہتے ہیں کہ مجھے ثابت نے یا کسی اور نے بتایا کہ ابوطلحہؓ کا یہ گھوڑا پہلے بہت سست تھا اس کے بعد وہ کسی سے پیچھے نہ رہا۔

۲۷۷۳ : حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ بَكَّارِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ الْوَلِيْدِ ابْنِ بُسْرِ بْنِ اَبِيْ اَرْطَاةَ ثَنَا الْوَلِيْدُ حَدَّثَنِيْ شَيْبَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوْا .

۲۷۷۳ : حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم سے جہاد میں نکلنے کو کہا جائے تو نکل پڑو۔

۲۷۷۴ : حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ كَاسِبٍ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مَوْلٰى آلِ طَلْحَةَ عَنْ عِيْسَى ابْنِ طَلْحَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَا يَجْتَمِعُ غُبَارٌ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ وَدُخَانُ جَهَنَّمَ فِيْ جَوْفِ عَبْدٍ مُسْلِمٍ .

۲۷۷۴ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: راہِ خدا کا غبار اور دوزخ کا دھواں (کبھی بھی) مسلمان بندے کے پیٹ میں جمع نہیں ہو سکتا۔

۲۷۷۵ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ يَزِيْدَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ التُّسْتَرِيُّ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ شَبِيْبٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مَنْ رَاحَ رَوْحَةً فِيْ سَبِيْلِ اللهِ كَانَ لَهُ

۲۷۷۵ : حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے راہِ خدا میں ایک شام لگائی اسے روزِ قیامت اس غبار

بِمِثْلِ مَا اَصَابَهُ مِنَ الْغُبَارِ مِسْكًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ .

کے برابر جو اسے لگا کستوری ملے گی۔

۱۰ : بَابُ فَضْلِ غَزْوِ الْبَحْرِ

باب: بحری جنگ کی فضیلت

۲۷۷۶ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ اَنْبَانَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنِ ابْنِ حَبَّانَ هُوَ مُحَمَّدُ بْنُ حَبَّانَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ خَالَتِهِ اُمِّ حَرَامٍ بِنْتِ مِلْحَانَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّهَا قَالَتْ نَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا قَرِيْبًا مِنِّيْ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ يَتَبَسَّمُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَضْحَكَكَ قَالَ نَاسٌ مِنْ اُمَّتِيْ عُرِضُوْا عَلَيَّ يَرْكَبُوْنَ ظَهْرَ هٰذَا الْبَحْرِ كَالْمُلُوْكِ عَلَى الْاَسِرَّةِ قَالَتْ فَادْعُ اللّٰهَ اَنْ يَجْعَلَنِيْ مِنْهُمْ قَالَ فَدَعَا لَهَا ثُمَّ نَامَ الثَّانِيَةَ فَفَعَلَ مِثْلَهَا ثُمَّ قَالَتْ مِثْلَ قَوْلِهَا فَاَجَابَهَا مِثْلَ جَوَابِهِ الْاَوَّلِ قَالَتْ فَادْعُ اللّٰهَ اَنْ يَجْعَلَنِيْ مِنْهُمْ قَالَ اَنْتِ مِنَ الْاَوَّلِيْنَ قَالَ فَخَرَجَتْ مَعَ زَوْجِهَا عُبَادَةَ ابْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ غَازِيَةً اَوَّلَ مَا رَكِبَ الْمُسْلِمُوْنَ الْبَحْرَ مَعَ مُعَاوِيَةَ بْنِ اَبِيْ سُفْيَانَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا فَلَمَّا انْصَرَفُوْا مِنْ غَزَاتِهِمْ قَافِلِيْنَ فَنَزَلُوْا الشَّامَ فَقُرِّبَتْ اِلَيْهَا دَابَّةٌ لِتَرْكَبَ فَصَرَعَتْهَا فَمَاتَتْ .

۲۷۷۶: حضرت ام حرام بنت ملحانؓ فرماتی ہیں کہ ایک روز اللہ کے رسولؐ میرے قریب ہی استراحت فرما ہوئے پھر مسکراتے ہوئے بیدار ہوئے۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ کیوں مسکرا رہے ہیں؟ فرمایا: میری امت کے کچھ لوگ مجھے دکھائے گئے جو اس سمندر کی پشت پر سوار ہونگے بالکل ایسے جیسے بادشاہ تخت پر بیٹھتے ہیں (اس سے مجھے خوشی ہوئی)۔ ام حرامؓ نے عرض کیا: اللہ سے دعا کیجئے کہ مجھے بھی ان لوگوں میں شامل فرما دے۔ آپؐ نے ان کیلئے یہ دعا فرمائی پھر دوبارہ آنکھ لگ گئی پھر آپؐ نے ایسا ہی کیا اور ام حرامؓ نے پہلی بات دہرائی اور آپؐ نے سابقہ جواب دیا تو عرض کرنے لگیں: میرے لئے دعا کیجئے کہ اللہ مجھے بھی اس لشکر میں شامل فرما دے۔ فرمایا: تم پہلے لشکر میں ہوگی۔ انسؓ فرماتے ہیں جب مسلمانوں نے پہلی بار امیر معاویہؓ کے ساتھ سمندری جنگ کیلئے سفر کیا تو ام حرامؓ اپنے خاوند عبادہ کے ساتھ جہاد کے لئے نکلیں جب جنگ سے واپس ہوئے تو شام میں پڑاؤ ڈالا حضرت ام حرامؓ کے قریب جانور کیا گیا کہ سوار ہوں تو اس جانور نے انہیں گرا دیا اور وہ انتقال کر گئیں۔

۲۷۷۷ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا بَقِيَّةُ بْنُ مُعَاوِيَةَ بْنِ يَحْيَى عَنْ لَيْثِ ابْنِ اَبِيْ سُلَيْمٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبَّادٍ عَنْ اُمِّ الدَّرْدَاءِ عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ غَزْوَةٌ فِي الْبَحْرِ مِثْلُ عَشْرِ غَزَوَاتٍ فِي الْبَرِّ وَالَّذِيْ يَسْدَرُ فِي الْبَحْرِ كَالْمُتَشَحِّطِ فِيْ دَمِهِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ سُبْحَانَهُ .

۲۷۷۷: حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دریا کی ایک جنگ خشکی کی دس جنگوں کے برابر ہے اور دریائی سفر میں جس کا سر چکرائے وہ اس شخص کی مانند ہے جو راہِ خدا میں اپنے خون میں لت پت ہو۔

۲۷۷۸ : حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ الْجُبَيْرِيُّ ثَنَا قَيْسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْكِنْدِيُّ ثَنَا عُفَيْرُ بْنُ مَعْدَانَ الشَّامِيُّ عَنْ سُلَيْمِ

۲۷۷۸: حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا

بْنُ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا اُمَامَةَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ غَزْوَةٌ فِي الْبَحْرِ مِثْلُ عَشْرِ غَزَوَاتٍ فِي الْبَرِّ وَالَّذِيْ يَسْدَرُ فِي الْبَحْرِ كَالْمُتَشَحِّطِ فِي دَمِهِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ سُبْحَانَهُ.

ایک بحری جنگ دس بری جنگوں کے برابر (باعث اجر و ثواب) ہے اور سمندری سفر میں جس کا سر چکرائے وہ اس شخص کی مانند ہے جو اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی راہ میں خون میں لت پت ہو۔

يَقُوْلُ شَهِيْدُ الْبَحْرِ مِثْلُ شَهِيْدَيِ الْبَرِّ وَالْمَائِدُ فِي الْبَحْرِ كَالْمُتَشَحِّطِ فِيْ دَمِهِ فِي الْبَرِّ وَمَا بَيْنَ الْمَوْجَتَيْنِ كَقَاطِعِ الدُّنْيَا فِيْ طَاعَةِ اللّٰهِ وَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ وَكَّلَ مَلَكَ الْمَوْتِ يَقْبِضُ الْاَرْوَاحَ اِلَّا شَهِيْدَ الْبَحْرِ فَاِنَّهُ يَتَوَلّٰى قَبْضَ اَرْوَاحِهِمْ وَيَغْفِرُ لِشَهِيْدِ الْبَرِّ الذُّنُوْبَ كُلَّهَا اِلَّا الدَّيْنَ وَلِشَهِيْدِ الْبَحْرِ الذُّنُوْبَ وَالدَّيْنَ.

نیز فرمایا: بحری شہید دو بری شہیدوں کے برابر ہے اور سمندری سفر میں جسکا جی متلائے وہ خشکی میں خون میں لت پت ہونے والے کی مانند ہے اور ایک موج سے دوسری موج تک جانے والا ایسا ہے جیسے طاعت خدا میں تمام دُنیا قطع کرنے والا اور اللہ نے ملک الموت کے ذمہ لگایا ہے کہ تمام ارواح قبض کرے سوائے بحری شہیدوں کے کہ انکی ارواح قبض کرنے کے انتظام اللہ خود فرماتے ہیں اور بری شہید کے سارے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں سوائے قرض کے اور بحری شہید کے گناہ اور قرض سب بخش دیئے جاتے ہیں۔

خلاصۃ الباب ☆ اس حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کی گئی پیشین گوئیاں بیان کی گئی ہیں: (۱) مسلمان سمندر میں جا کر جہاد کریں گے۔ دوسرے حضرت ام حرامؓ ان کے ساتھ ہوں گی۔ تیسری پھر ام حرامؓ اسی پہلے سفر میں فوت ہو جائیں گی اور دوسرے لشکر میں شریک نہیں ہوسکیں گی آپؐ کو اسلام اور مسلمانوں کی ترقی خواب میں دکھلائی گئی یہ سب باتیں جو آپؐ نے فرمائی تھیں پوری ہوئیں۔ یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی واضح دلیلیں ہیں۔ سمندر میں جہازوں کے ذریعہ جہاد کرنے کی توفیق صحابہ کرامؓ کو خال المؤمنین مجاہد کبیر امیر المؤمنین حضرت معاویہ بن ابی سفیانؓ کی وجہ سے ہوئی جس معرکہ اور جہاد کی پیشینگوئی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ام حرام کی کی تھی حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے بہت اصرار کر کے حضرت عثمانؓ سے اجازت لی کہ ایک عظیم الشان بحری بیڑا بنایا بلکہ جہازوں کے کارخانے قائم کئے ان میں پہلا کارخانہ ۵۴ھ میں مصر میں قائم کیا تھا۔ اور بحری فوج قائم کی' مصر وشام کے ساحلی علاقوں میں بہت سے جہاز سازی کے کارخانے قائم کئے چنانچہ ایک ہزار سات سو جنگی جہاز رومیوں کا مقابلہ کرنے کیلئے تیار رہتے تھے اس عظیم الشان بحری طاقت سے امیر معاویہؓ نے قبرص' روڈس جیسے اہم یونانی جزیرے فتح کئے اور اسی بحری بیڑے سے قسطنطنیہ کے حملہ میں بھی کام لیا قسطنطنیہ رومیوں کا بڑا اہم مرکز تھا۔ یہاں پر رومیوں سے مسلمانوں کی بڑی زبردست جنگ ہوئی اس جنگ میں حضرت ابو ایوب انصاریؓ' عبداللہ بن عمر اور ابو عباس رضی اللہ عنہم جیسے اکابر صحابہ شامل تھے ام حرام رضی اللہ عنہا بھی شریک سفر تھیں واپسی میں شہادت سے سرفراز ہوئیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارت دتمنا من وعن پوری ہوئی آپ کی بشارت تھی ''کیا ہی اچھی وہ فوج ہے اور کیا ہی اچھا وہ امیر ہوگا جو ہرقل کے شہر پر حملہ آور ہوگا۔''

۱۱ : بَابُ ذِكْرِ الدَّيْلَمِ وَفَضْلِ قَزْوِيْنَ

۲۷۷۹ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثنا اَبُوْ دَاوٗد ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الْوَاسِطِيُّ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ ح: وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ ثَنَا اِسْحَاقُ ابْنُ مَنْصُوْرٍ كُلُّهُمْ عَنْ قَيْسٍ عَنْ اَبِيْ حُصَيْنٍ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ لَوْ لَمْ يَبْقَ مِنَ الدُّنْيَا اِلَّا يَوْمٌ لَطَوَّلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ حَتّٰى يَمْلِكَ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ بَيْتِيْ يَمْلِكُ جَبَلَ الدَّيْلَمِ وَالْقُسْطُنْطِيْنِيَّةَ .

۲۷۸۰ : حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اَسد ثنا دَاوٗدُ بْنُ الْمُحَبَّرِ اَنْبَانَا الرَّبِيْعُ ابْنُ صَبِيْحٍ وَسَتُفْتَحُ عَلَيْكُمْ مَدِيْنَةٌ يُقَالُ لَهَا قَزْوِيْنُ مَنْ رَابَطَ فِيْهَا اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً كَانَ لَهٗ فِي الْجَنَّةِ مِنْ ذَهَبٍ عَلَيْهِ زَبَرْ جَدَةٌ خَضْرَاءُ عَلَيْهَا قُبَّةٌ مِنْ يَاقُوْتَةٍ حَمْرَآءَ لَهَا سَبْعُوْنَ اَلْفَ مِصْرَاعٍ زَوْجَةٌ مِنَ الْحُوْرِ الْعِيْنِ .

باب : دیلم کا تذکرہ اور قزوین کی فضیلت

۲۷۷۹ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان فرمایا کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اگر دنیا کا صرف ایک دن باقی رہ جائے تو اللہ (عزوجل) اُسے طویل فرما دیں۔ یہاں تک کہ میرے اہل بیت میں سے ایک مرد دیلم وقسطنطنیہ کا مالک ہو جائے۔

۲۷۸۰ : حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسولؐ نے فرمایا: عنقریب تم ایک شہر فتح کرو گے جس کو قزوین کہا جاتا ہو گا جو اس میں چالیس شب رباط کرے اسے جنت میں سونے کا ایک ستون ملے گا اس پر سبز زبرجد لگا ہو گا اس پر سرخ یاقوت کا ایک قبہ ہو گا جس کے ستر ہزار سونے کے چوکھٹ ہیں۔ ہر چوکھٹ پر ایک بیوی ہے حورعین (موٹی آنکھوں والی)

خلاصۃ الباب ☆ علامہ ابن جوزی نے اس حدیث کو موضوعات میں لکھا ہے۔

۱۲ : بَابُ الرَّجُلِ يَغْزُوْ وَلَهٗ اَبَوَانِ

۲۷۸۱ : حَدَّثَنَا اَبُوْ يُوْسُفَ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الرَّقِّيُّ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْحَرَّانِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ جَاهِمَةَ السُّلَمِيِّ قَالَ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ كُنْتُ اَرَدْتُ الْجِهَادَ مَعَكَ اَبْتَغِيْ بِذٰلِكَ وَجْهَ اللّٰهِ وَالدَّارَ الْاٰخِرَةَ قَالَ وَيْحَكَ اَحَيَّةٌ اُمُّكَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ ارْجِعْ فَبِرَّهَا ثُمَّ اَتَيْتُهٗ مِنَ الْجَانِبِ الْاٰخَرِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى

باب : مرد کا جہاد کرنا حالانکہ اس کے والدین زندہ ہوں

۲۷۸۱ : حضرت معاویہ بن جاہمہ سلمیؓ فرماتے ہیں کہ میں اللہ کے رسولؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں نے آپؐ کے ساتھ جہاد میں جانے کا ارادہ کیا ہے اور میں اس جہاد میں رضاء خداوندی اور دارِ آخرت کا طالب ہوں۔ فرمایا: افسوس تیری والدہ زندہ ہیں۔ میں نے عرض کیا: جی ہاں۔ فرمایا: واپس جا کر انکی خدمت کرو۔ میں دوسری طرف سے پھر حاضر ہوا اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں

اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ کُنْتُ اَرَدْتُ الْجِھَادَ مَعَکَ اَبْتَغِیْ بِذٰلِکَ وَجْہَ اللّٰہِ وَالدَّارَ الْآخِرَۃَ قَالَ وَیْحَکَ اَحَیَّۃٌ اُمُّکَ قُلْتُ نَعَمْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ فَارْجِعْ اِلَیْھَا فَبِرَّھَا ثُمَّ اَتَیْتُہٗ مِنْ اَمَامِہٖ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ کُنْتُ اَرَدْتُ الْجِھَادَ مَعَکَ اَبْتَغِیْ بِذٰلِکَ وَجْہَ اللّٰہِ وَالدَّارَ الْآخِرَۃَ قَالَ وَیْحَکَ اَحَیَّۃٌ اُمُّکَ قُلْتُ نَعَمْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ وَیْحَکَ الْزَمْ رِجْلَھَا فَثَمَّ الْجَنَّۃُ .

آپ کے ساتھ جہاد میں رضا خداوندی اور دارِ آخرت کا طالب ہوں۔ فرمایا: تجھ پر افسوس ہے کیا تیری والدہ زندہ ہیں؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں! اے اللہ کے رسول۔ فرمایا: انکے پاس واپس جا کر انکی خدمت کرو پھر میں آپ کے سامنے سے حاضر ہوا اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں جہاد کا ارادہ کیا ہے اور اس سے میں رضا خداوندی کا اور دارِ آخرت کا طالب ہوں۔ فرمایا: تجھ پر افسوس ہے کیا تیری والدہ زندہ ہیں؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں! اے اللہ کے رسول۔ فرمایا: تجھ پر افسوس ہے والدہ کے قدموں میں جما رہ' وہیں جنت ہے۔

حَدَّثَنَا ھٰرُوْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ الْحَمَّالُ ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا جُرَیْجٌ اَخْبَرَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَۃَ ابْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ بَکْرٍ الصِّدِّیْقِ عَنْ اَبِیْہِ طَلْحَۃَ عَنْ مُعَاوِیَۃَ ابْنِ جَاھِمَۃَ السُّلَمِیِّ اَنَّ جَاھِمَۃَ اَتَی النَّبِیَّ ﷺ فَذَکَرَ نَحْوَہٗ .

دوسری سند سے یہی مضمون مروی ہے۔

قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنُ مَاجَۃَ ھٰذَا جَاھِمَۃُ بْنُ عَبَّاسِ بْنِ مِرْدَاسٍ السُّلَمِیُّ الَّذِیْ عَاتَبَ النَّبِیَّ ﷺ یَوْمَ حُنَیْنٍ .

امام ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ جاہمہ بن عباس ہیں جنہوں نے جنگ حنین کے دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے خفگی[1] کا اظہار کیا تھا۔

۲۷۸۲ : حَدَّثَنَا اَبُوْ کُرَیْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ ثَنَا الْمُحَارِبِیُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ اَتٰی رَجُلٌ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ جِئْتُ اُرِیْدُ الْجِھَادَ مَعَکَ اَبْتَغِیْ وَجْہَ اللّٰہِ وَالدَّارَ الْآخِرَۃَ وَلَقَدْ اَتَیْتُ وَاِنَّ وَالِدَیَّ لَیَبْکِیَانِ قَالَ فَارْجِعْ اِلَیْھِمَا فَاَضْحِکْھُمَا کَمَا اَبْکَیْتَھُمَا .

۲۷۸۲ : حضرت عبداللہ بن عمروؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرد اللہ کے رسولؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا اے اللہ کے رسولؐ! میں آپ کی معیت میں جہاد کے ارادہ سے آیا ہوں۔ میرا مقصود رضا الٰہی اور دارِ آخرت ہے اور جب میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو رہا تھا تو میرے والدین رو رہے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اُن کے پاس واپس چلے جاؤ اور انہیں اسی طرح خوش کرو جیسے تم نے ان کو رلایا۔

---

[1] جب آپ نے جنگ حنین کی غنیمت تقسیم فرمائی تو ابوسفیان بن حرب صفوان بن امیہ عیینہ بن حصن اور اقرع بن حابس رضی اللہ عنہم میں سے ہر ایک کو سو اونٹ دیئے اور عباس بن مرداس اسلمی کو کم دیئے اس پر عباس نے خفگی کا اظہار کیا اور کہا کہ آپ جس کا درجہ کم فرما دیں قیامت تک اس کا درجہ نہیں بڑھ سکتا اور کچھ اشعار کہے آپ نے یہ سن کر ان کو بھی اتنے ہی اونٹ دے دیئے۔ (عبدالرشید)

خلاصۃ الباب ☆ اس سے معلوم ہوا کہ والدین کی خدمت بہت ضروری ہے خصوصاً جبکہ اور کوئی شخص ان کی خدمت کرنے والا نہ ہو تو جہاد جیسا عمل بھی آدمی سے ساقط ہو جاتا ہے لیکن جب مسلمانوں پر کفار و مشرکین حملہ آور ہوں اور معاملہ بہت سخت ہو جائے اور جہاد فرض عین ہو جائے تب والدین کی اجازت کی ضرورت نہیں۔ یہی حکم دینی تعلیم اور تبلیغ کا ہے جب فرض کفایہ ہو تو والدین کی اجازت سے جانا چاہئے اور اپنے گھر میں اہل وعیال کے لئے ہر قسم کا انتظام کر کے جانا چاہئے۔

اس حدیث: ۲۷۸۲ سے ماں کا حق معلوم کرنا چاہئے کہ اس کے پاؤں کے پاس جنت ہے اور ماں باپ کی خدمت گزاری کو آپ نے جہاد پر مقدم رکھا۔

۱۳ : بَابُ النِّيَّةِ فِي الْقِتَالِ

باب: قتال کی نیت

۲۷۸۳ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرَّجُلِ يُقَاتِلُ شَجَاعَةً وَيُقَاتِلُ حَمِيَّةً وَيُقَاتِلُ رِيَاءً فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَاتَلَ لِتَكُونَ كَلِمَةُ اللَّهِ هِيَ الْعُلْيَا فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ.

۲۷۸۳ : حضرت ابو موسیٰؓ فرماتے ہیں کہ نبیؐ سے دریافت کیا گیا کہ مرد بہادری کے جوہر دکھانے کی نیت سے قتال کرے اور کوئی خاندانی حمیت کی وجہ سے قتال کرے اور لوگوں کو دکھانے کیلئے قتال کرے تو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو اس لئے قتل کرے کہ بس اللہ ہی کا کلمہ بلند ہو تو یہی اللہ کی راہ میں ہے۔

۲۷۸۴ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ أَبِي عُقْبَةَ عَنْ أَبِي عُقْبَةَ وَكَانَ مَوْلًى لِأَهْلِ فَارِسٍ قَالَ شَهِدْتُ مَعَ النَّبِيِّ يَوْمَ أُحُدٍ فَضَرَبْتُ رَجُلًا مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَقُلْتُ خُذْهَا مِنِّي وَأَنَا الْغُلَامُ الْفَارِسِيُّ فَبَلَغَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَلَا قُلْتَ خُذْهَا مِنِّي وَأَنَا الْغُلَامُ الْأَنْصَارِيُّ.

۲۷۸۴ : حضرت ابو عقبہ رضی اللہ عنہ جو اہل فارس کے آزاد کردہ غلام تھے فرماتے ہیں کہ میں جنگ احد میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک ہوا تو میں نے ایک مشرک مرد کو مار کر کہا یہ لے میری طرف سے اور میں فارسی لڑکا ہوں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات معلوم ہوئی تو فرمایا: تم نے یہ کیوں نہ کہا کہ یہ میری طرف سے لو اور میں انصاری لڑکا ہوں۔

۲۷۸۵ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ ثَنَا حَيْوَةُ أَخْبَرَنِي أَبُو هَانِئٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحُبُلِيَّ يَقُولُ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ مَا مِنْ غَازِيَةٍ تَغْزُو فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَيُصِيبُوا غَنِيمَةً إِلَّا تَعَجَّلُوا ثُلُثَيْ أَجْرِهِمْ فَإِنْ لَمْ يُصِيبُوا غَنِيمَةً تَمَّ لَهُمْ أَجْرُهُمْ.

۲۷۸۵ : حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا: جو لڑائی کرنے والی جماعت راہ خدا میں لڑے اور اسے غنیمت حاصل ہو جائے تو اسے دو تہائی اجر جلد مل گیا اور اگر اسے غنیمت حاصل نہ ہو تو ان کا اجر (آخرت میں) پورا ہوگا۔

خلاصۃ الباب ☆ سبحان اللہ! نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کیسی کیسی باتیں بیان فرمائی ہیں کہ ہر کام میں اللہ تعالیٰ کی رضا مدنظر رکھنی چاہئے۔ مال و دولت ریا کاری شجاعت ننگ و ناموس بڑے سے بڑے عمل کو ناکارہ بنا دیتے ہیں یہ جہاد نہیں۔ افسوس ہے کہ آج لوگوں نے جہاد جیسے اسلام کے رکن اعظم کو دنیا و شہرت حاصل کرنے کا ذریعہ بنالیا ہے اور کچھ لوگوں نے جہاد کا انکار کرنا بھی شروع کر دیا ہے۔

اس حدیث: ۲۷۸۵ سے معلوم ہوا کہ کفر کے اور جاہلیت کے خاندان سے فخر کرنا سخت معیوب ہے اور یہ مسلمانوں کا شیوہ نہیں تعجب ہوتا ہے ایسے لوگوں پر جو مسلمان ہو کر بھی کفار و مشرکین اور نصاریٰ کی تقلید کرتے ہیں ان کی تہذیب و معاشرت اپناتے ہیں اور ان کی نقالی میں فخر سمجھتے ہیں۔

۱۴ : بَابُ ارْتِبَاطِ الْخَيْلِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

باب: راہ خدا میں (قتال کے لئے) گھوڑے پالنا

۲۷۸۶ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ شَبِيْبِ ابْنِ غَرْقَدَةَ عَنْ عُرْوَةَ الْبَارِقِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْخَيْرُ مَعْقُوْدٌ بِنَوَاصِي الْخَيْلِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ.

۲۷۸۶ : حضرت عروہ بارقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بھلائی قیامت تک گھوڑوں کی پیشانیوں میں باندھ دی گئی ہے۔

۲۷۸۷ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ اَنْبَاَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهُ قَالَ اَلْخَيْلُ فِيْ نَوَاصِيْهَا الْخَيْرُ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ.

۲۷۸۷: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت تک گھوڑوں کی پیشانیوں میں خیر رہے گی۔

۲۷۸۸ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ ابْنِ اَبِي الشَّوَارِبِ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ ابْنُ الْمُخْتَارِ ثَنَا سُهَيْلٌ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْخَيْلُ فِيْ نَوَاصِيْهَا الْخَيْرُ اَوْ قَالَ الْخَيْلُ مَعْقُوْدٌ فِيْ نَوَاصِيْهَا الْخَيْرُ (قَالَ سُهَيْلٌ اَنَا اَشُكُّ) اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ اَلْخَيْلُ ثَلَاثَةٌ فَهِيَ لِرَجُلٍ اَجْرٌ وَلِرَجُلٍ سِتْرٌ وَعَلٰى رَجُلٍ وِزْرٌ.

۲۷۸۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: گھوڑوں کی پیشانیوں میں قیامت تک خیر بندھی رہے گی۔ گھوڑے تین طرح کے ہیں ایک جو مرد کے لئے باعث اجر ہے اور دوسرا جو معاف ہے (نہ اجر کا باعث نہ وبال کا) اور تیسرا جو مرد پر وبال اور گناہ ہے۔

فَاَمَّا الَّذِيْ هِيَ لَهُ اَجْرٌ فَالرَّجُلُ يَتَّخِذُهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَيُعِدُّهَا فَلَا تُغَيِّبُ شَيْئًا فِيْ بُطُوْنِهَا اِلَّا كُتِبَ لَهُ اَجْرٌ وَلَوْ رَعَاهَا فِيْ مَرْجٍ مَا اَكَلَتْ شَيْئًا اِلَّا كُتِبَ لَهُ بِهَا اَجْرٌ وَلَوْ

باعث اجر وہ گھوڑا ہے جسے مرد راہِ خدا کیلئے پالے اور اسی کیلئے تیار رکھے۔ اس قسم کے گھوڑوں کے پیٹوں میں جو چیز بھی جائے گی اس شخص کیلئے اجر و ثواب لکھا جائیگا اور

سَقَاهَا مِنْ نَهْرٍ جَارٍ كَانَ لَهُ بِكُلِّ قَطْرَةٍ تُغَيِّبُهَا فِيْ بُطُوْنِهَا اَجْرٌ حَتّٰى ذَكَرَ الْاَجْرَ فِيْ اَبْوَالِهَا وَاَرْوَاثِهَا وَلَوِ اسْتَنَّتْ شَرَفًا اَوْ شَرَفَيْنِ كُتِبَ لَهُ بِكُلِّ خُطْوَةٍ تَخْطُوْهَا اَجْرٌ وَاَمَّا الَّذِيْ هِيَ لَهُ سِتْرٌ فَالرَّجُلُ يَتَّخِذُهَا تَكَرُّمًا وَتَجَمُّلًا وَلَا يَنْسٰى حَقَّ ظُهُوْرِهَا وَبُطُوْنِهَا فِيْ عُسْرِهَا وَيُسْرِهَا .

وَاَمَّا الَّذِيْ هِيَ عَلَيْهِ وِزْرٌ فَالَّذِيْ يَتَّخِذُهَا اَشَرًا وَبَطَرًا وَبَذَخًا وَرِيَاءً لِلنَّاسِ فَذٰلِكَ الَّذِيْ هِيَ عَلَيْهِ وِزْرٌ .

اگر وہ انہیں گھاس والی زمین میں چرانے جائیگا تو جو بھی وہ کھائیں اسکے بدلہ اس شخص کیلئے اجر لکھا جائے اور اگر وہ انہیں بہتی نہر سے پانی پلائے تو ہر قطرہ جو انکے پیٹوں میں جائے اسکے بدلہ اس شخص کو اجر ملے گا حتیٰ کہ آپؐ نے انکے پیشاب اور لید میں بھی اجر کا ذکر فرمایا اور اگر یہ گھوڑے ایک دو میل میں دوڑیں تو راہ میں جو قدم یہ اُٹھائیں اسکے بدلہ اس شخص کیلئے اجر لکھا جائے گا اور جو گھوڑے مباح ہیں (نہ باعث اجر وثواب ہیں نہ باعث وبال) وہ وہ گھوڑے ہیں جنہیں مرد عزت اور زینت کی غرض سے پالے اور انکی پشت اور پیٹ کا حق تنگی اور آسانی میں نہ بھولے اور باعثِ عذاب و وبال وہ گھوڑے ہیں جو تکبر اور غرور اور فخر و نمائش کیلئے پالے تو یہی گھوڑے آدمی کیلئے باعث وبال ہیں۔

۲۷۸۹ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ ثَنَا اَبِيْ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى ابْنَ اَيُّوْبَ يُحَدِّثُ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ الْاَنْصَارِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ خَيْرُ الْخَيْلِ الْاَدْهَمُ الْاَقْرَحُ الْمُحَجَّلُ الْاَرْثَمُ طَلْقُ الْيَدِ الْيُمْنٰى فَاِنْ لَمْ يَكُنْ اَدْهَمَ فَكُمَيْتٌ عَلٰى هٰذِهِ الشِّيَةِ .

۲۷۸۹ : حضرت ابو قتادہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بہترین گھوڑے وہ ہیں جو مشکی سفید پیشانی سفید ہاتھ پاؤں اور سفید ہنی ولب ہوں اور جن کا دایاں ہاتھ باقی بدن کی مانند ہو اور اگر مشکی نہ ہوں تو اسی شکل وصورت کے کمیت گھوڑے اچھے ہوں۔

۲۷۹۰ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سَلْمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ النَّخَعِيِّ عَنْ اَبِيْ زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيْرٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَكْرَهُ الشِّكَالَ مِنَ الْخَيْلِ .

۲۷۹۰ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم شکال[1] گھوڑوں کو ناپسند خیال کرتے تھے۔

۲۷۹۱ : حَدَّثَنَا اَبُوْ عُمَيْرٍ عِيْسَى بْنُ مُحَمَّدٍ الرَّمْلِيُّ ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَزِيْدَ ابْنِ رَوْحٍ الدَّارِمِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُقْبَةَ الْقَاضِيْ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ تَمِيْمٍ الدَّارِيِّ قَالَ سَمِعْتُ

۲۷۹۱ : حضرت تمیم داری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا: جو راہِ خدا کے لئے گھوڑا پالے پھر خود اس کے گھاس

---

[1] شکال جس گھوڑے کے تین پاؤں سفید اور ایک باقی بدن کا ہم رنگ ہو۔ (عبدالرشید)

رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ مَنِ ارْتَبَطَ فَرَسًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ عَالَجَ عَلَفَهُ بِيَدِهِ كَانَ لَهُ بِكُلِّ حَبَّةٍ حَسَنَةٌ .

دانہ کا انتظام کرے تو اسے ہر دانہ کے بدلہ ایک نیکی ملے گی۔

خلاصۃ الباب ☆ مطلب یہ ہے کہ جو گھوڑا جہاد کی نیت سے رکھا جائے اس کا کھلانا پلانا چلانا اس کے بعد پیشاب سب پر اجر وثواب ملتا ہے اس کے مالک کو اس کے علاوہ باقی گھوڑوں پر کوئی اجر وثواب نہیں بلکہ ایک قسم پر تو عذاب ہے اللہ تعالیٰ اپنے دین کی سربلندی کی کوشش کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین) اس حدیث: ۲۷۸۸ میں گھوڑوں کی چار قسمیں بیان ہوئی ہیں۔ ان میں سے بہترین گھوڑا مشکی ہے (جس کا تمام رنگ سیاہ ہو) مگر ماتھے پر چھوٹا سا سفید ٹیکہ اور اوپر کے ہونٹ سفید ہوں پھر وہ گھوڑا ہے کہ (پورا بدن سیاہ ہونے کے ساتھ ہی) اس کے ماتھے پر سفید ٹیکہ ہو (تین) ٹانگیں (نیچے سے گھٹنوں تک) سفید ہوں۔ بس داہنا ہاتھ سفید نہ ہو (یہ تو سیاہ کی دو قسمیں ہوئیں۔ لیکن اگر سیاہ نہ ملے تو سرخ وسیاہ ملا جلا رنگ ہو۔ انہی (مذکورہ) نشانات اور دھبوں کے مطابق یہ کل چار قسمیں ہیں۔ دو اَدْھَم یعنی سیاہ رنگ اور دو کمیت یعنی سرخ وسیاہ رنگ والے ہیں۔

۱۵ : بَابُ الْقِتَالِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰى

باب: اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی راہ میں قتال کرنا

۲۷۹۲ : حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ آدَمَ ثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ مُوْسٰى ثَنَا مَالِكُ بْنُ يُخَامِرَ ثَنَا مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ قَاتَلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ مِنْ رَجُلٍ مُسْلِمٍ فُوَاقَ نَاقَةٍ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ .

۲۷۹۲: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ انہوں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا: جو مردِ مسلم اونٹنی کے دودھ اترنے کے وقفہ کے برابر بھی راہِ خدا میں قتال کرے اس کے لئے جنت واجب ہوگئی۔

۲۷۹۳ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا عَفَّانُ ثَنَا دَيْلَمُ بْنُ غَزْوَانَ : ثَنَا ثَابِتٌ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ حَضَرْتُ حَرْبًا فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَوَاحَةَ .

يَا نَفْسِ ! اَلَا اَرَاكِ تَكْرَهِيْنَ الْجَنَّةَ اَحْلِفُ بِاللّٰهِ لَتَنْزِلَنَّهُ طَائِعَةً اَوْ لَتُكْرَهِنَّهُ .

۲۷۹۳: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک جنگ میں شریک ہوا عبداللہ بن رواحہ کہہ رہے تھے' اے میرے نفس! کیا میں نے تجھے نہیں دیکھا کہ تو جنت میں جانا پسند نہیں کر رہا؟ میں قسم کھاتا ہوں کہ تجھے جنگ میں اترنا پڑے گا خوشی سے اترے یا ناخوشی سے۔

۲۷۹۴ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ دِيْنَارٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ ذَكْوَانَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقُلْتُ

۲۷۹۴: حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا اے اللہ کے رسول کون سا جہاد زیادہ فضیلت کا

يا رسول الله اى الجهاد افضل قال من اهريق دمه وعقر جواده.

باعث ہے؟ فرمایا جس میں آدمی کا خون بہے اور گھوڑا زخمی ہو۔

۲۷۹۵ : حدثنا بشر بن آدم واحمد ابن ثابت الجحدرى قالا ثنا صفوان ابن عيسى ثنا محمد بن عجلان عن القعقاع بن حكيم عن ابى صالح عن ابى هريرة قال قال رسول الله ﷺ ما من مجروح يجرح فى سبيله الا جاء يوم القيامة وجرحه كهيئته يوم جرح اللون لون دم والريح ريح مسك.

۲۷۹۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو زخمی بھی راہِ خدا میں زخم کھائے اور اللہ کو خوب معلوم ہے کہ کون ان کی راہ میں زخمی ہوا وہ روزِ قیامت پیش ہوگا اور اس کا زخم اسی دن کی طرح ہوگا جس دن زخم لگا رنگ تو خون کا ہوگا اور خوشبو کستوری کی ہوگی۔

۲۷۹۶ : حدثنا محمد بن عبد الله ابن نمير ثنا يعلى بن عبيد حدثنى اسماعيل بن ابى خالد سمعت عبد الله بن ابى اوفى رضى الله تعالى عنه يقول دعا رسول الله صلى الله عليه وسلم على الاحزاب فقال اللهم منزل الكتاب سريع الحساب اهزم الاحزاب اللهم اهزمهم وزلزلهم.

۲۷۹۶: حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے کفار کے گروہوں کے لئے بددعا فرمائی ۔فرمایا: اے اللہ کتاب نازل فرمانے والے جلد حساب لینے والے کفار کے گروہوں کو شکست سے دوچار فرما۔ اے اللہ! ان کو ہزیمت وشکست دے اور انہیں ہلا کر رکھ دے۔

۲۷۹۷ : حدثنا حرملة بن يحيى و احمد بن عيسى المصريان قالا ثنا عبد الله بن وهب حدثنى ابو شريح عبد الرحمن بن شريح ان سهل بن ابى امامة بن سهل بن حنيف حدثه عن ابيه عن جده ان النبى ﷺ قال من سال الله الشهادة بصدق من قلبه بلغه الله منازل الشهداء وان مات على فراشه.

۲۷۹۷: حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو اللہ تعالیٰ سے سچے دل سے شہادت طلب کرے اللہ تعالیٰ اسے شہداء کے مرتبہ پر فائز فرمائیں گے اگر چہ اس کی موت اپنے بستر پر واقع ہو۔ (یعنی چاہے طبعی موت ہی مرے)۔

خلاصۃ الباب ☆ مطلب یہ ہے کہ اتنی تھوڑی سی مدت کے لئے جہاد کرنا جنت میں جانے کا ذریعہ ہے سبحان اللہ جہاد بہت بڑا عمل ہے اللہ تعالیٰ سب کو توفیق نصیب کردے۔ حدیث ۲۷۹۳: حضرت عبداللہ بن رواحہ نے قسم کھائی تو اللہ تعالیٰ نے اس کو پورا کر دیا جناب ابن رواحہ رضی اللہ عنہ جنگ موتہ میں شہید ہوئے اسی جنگ میں حضرت جعفر طیار اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے متبنّٰی حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ بھی شہید ہوئے تھے بعض اللہ کے بندے ایسے ہوتے ہیں کہ اگر وہ اللہ کے بھروسے پر قسم کھا بیٹھیں تو اللہ تعالیٰ ان کو سچا کر دیتے ہیں جناب ابن رواحہ بھی ایسے ہی تھے۔ حدیث ۲۷۹۶: جنگ میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے۔

١٦ : بَابُ فَضْلِ الشَّهَادَةِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ

باب: اللہ کی راہ میں شہادت کی فضیلت

٢٧٩٨ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا ابْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ هِلَالِ ابْنِ اَبِيْ زَيْنَبَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذُكِرَ الشُّهَدَاءُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تَجِفُّ الْاَرْضُ مِنْ دَمِ الشُّهَدَاءِ حَتّٰى تَبْتَدِرَهُ زَوْجَتَاهُ كَاَنَّهُمَا ظِئْرَانِ اَضَلَّتَا فَصِيْلَيْهِمَا فِيْ بَرَاحٍ مِنَ الْاَرْضِ وَفِيْ يَدِ كُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا حُلَّةٌ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا .

۲۷۹۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے شہداء کا ذکر ہوا تو آپؐ نے فرمایا: شہیدوں کے خون سے زمین ابھی سوکھتی بھی نہیں کہ اس کی دو بیویاں جلدی سے اس کے پاس آتی ہیں گویا وہ دائیاں ہیں جن کا شیر خوار بچہ گم ہو گیا ہو کسی ویرانہ میں (اتنی شفقت اور محبت سے پیش آتی ہیں) ان میں سے ہر ایک کے ہاتھ میں ایک جوڑا ہوتا ہے جو دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔

٢٧٩٩ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ حَدَّثَنِيْ بَحِيْرُ ابْنُ سَعِيْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيْكَرِبَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلشَّهِيْدِ عِنْدَ اللّٰهِ سِتُّ خِصَالٍ يُغْفَرُ لَهُ فِيْ اَوَّلِ دُفْعَةٍ مِنْ دَمِهٖ وَيُرٰى مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ وَيُجَارُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَيَاْمَنُ مِنَ الْفَزَعِ الْاَكْبَرِ وَيُحَلّٰى حُلَّةَ الْاِيْمَانِ وَيُزَوَّجُ مِنَ الْحُوْرِ الْعِيْنِ وَيُشَفَّعُ فِيْ سَبْعِيْنَ اِنْسَانًا مِنْ اَقَارِبِهٖ .

۲۷۹۹: حضرت مقدام بن معدیکربؓ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسولؐ نے فرمایا: شہید کو اللہ کے ہاں چھ فضیلتیں ملتی ہیں اسکا خون نکلتے ہی اسکی بخشش کر دی جاتی ہے۔ اسے جنت میں اسکا ٹھکانہ دکھا دیا جاتا ہے۔ وہ عذابِ قبر سے محفوظ رہتا ہے' روزِ حشر کی بڑی گھبراہٹ سے محفوظ رہے گا' اُسے ایمان کا جوڑا پہنایا جائے گا' بڑی آنکھوں والی گوری حور سے اس کا نکاح کر دیا جائے گا اور اسکے رشتہ داروں میں سے ستر افراد کے بارے میں اس کی سفارش قبول ہوگی۔

٢٨٠٠ : حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ ثَنَا مُوْسَى بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْحِزَامِيُّ الْاَنْصَارِيُّ سَمِعْتُ طَلْحَةَ بْنَ خِرَاشٍ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ لَمَّا قُتِلَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ حَرَامٍ يَوْمَ اُحُدٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا جَابِرُ !! اَلَا اُخْبِرُكَ مَا قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لِاَبِيْكَ قُلْتُ بَلٰى قَالَ مَا كَلَّمَ اللّٰهُ اَحَدًا اِلَّا مِنْ وَرَاءِ حِجَابٍ وَكَلَّمَ اَبَاكَ كِفَاحًا فَقَالَ يَا عَبْدِيْ تَمَنَّ عَلَيَّ اُعْطِكَ قَالَ يَا رَبِّ تُحْيِيْنِيْ فَاُقْتَلُ فِيْكَ ثَانِيَةً قَالَ اِنَّهٗ سَبَقَ مِنِّيْ اَنَّهُمْ اِلَيْهَا لَا يُرْجَعُوْنَ

۲۸۰۰: حضرت جابر بن عبداللہؓ فرماتے ہیں کہ جنگِ اُحد کے روز جب عبداللہ بن عمرو بن حرام شہید ہوئے تو اللہ کے رسولؐ نے فرمایا: اے جابر میں تجھے نہ بتاؤں کہ اللہ عزوجل نے تمہارے والد سے کیا کہا؟ میں نے عرض کیا: ضرور بتایئے۔ فرمایا: اللہ نے کسی سے بھی بغیر حجاب کے گفتگو نہیں فرمائی اور تمہارے والد سے بغیر حجاب کے گفتگو فرمائی۔ فرمایا: اے میرے بندے میرے سامنے اپنی تمناؤں کا اظہار کر میں تجھے عطا کرونگا' تو تمہارے والد نے عرض کیا: اے

قَالَ يَارَبِّ فَأَبْلِغْ مَنْ وَرَائِيْ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ هٰذِهِ الْآيَةَ وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا الْآيَةَ كُلَّهَا .

میرے اللہ! مجھے زندہ کر دیجئے تا کہ میں دوبارہ آپ کی خاطر شہید ہو جاؤں ۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں یہ فیصلہ کر چکا ہوں کہ یہاں آنے کے بعد کوئی واپس دنیا میں نہ جائیگا تو تمہارے والد نے عرض کیا: اے میرے رب جو لوگ دنیا میں میرے پیچھے رہ گئے انکو میری حالت پہنچا دیجئے ۔ اس پر اللہ عزوجل نے یہ آیت نازل فرمائی: ''جو لوگ راہِ خدا میں شہید کر دیئے جائیں ان کو ہرگز مردہ مت سمجھنا'' ۔

۲۸۰۱ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ ثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فِيْ قَوْلِهٖ وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا بَلْ اَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ ، قَالَ اَمَا اِنَّا سَأَلْنَا عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ اَرْوَاحُهُمْ كَطَيْرٍ خُضْرٍ تَسْرَحُ فِي الْجَنَّةِ فِيْ اَيِّهَا شَاءَتْ ثُمَّ تَأْوِيْ اِلٰى قَنَادِيْلَ مُعَلَّقَةٍ بِالْعَرْشِ فَبَيْنَمَا هُمْ كَذٰلِكَ اِذَا اطَّلَعَ عَلَيْهِمْ رَبُّكَ اطِّلَاعَةً فَيَقُوْلُ سَلُوْنِيْ مَا شِئْتُمْ قَالُوْا رَبَّنَا وَمَاذَا نَسْأَلُكَ وَنَحْنُ نَسْرَحُ فِي الْجَنَّةِ فِيْ اَيِّهَا شِئْنَا فَلَمَّا رَاَوْا اَنَّهُمْ لَا يُتْرَكُوْنَ مِنْ اَنْ يَسْأَلُوْا قَالُوْا نَسْأَلُكَ اَنْ تَرُدَّ اَرْوَاحَنَا فِيْ اَجْسَادِنَا اِلَى الدُّنْيَا حَتّٰى نُقْتَلَ فِيْ سَبِيْلِكَ فَلَمَّا رَاٰى لَا يَسْأَلُوْنَ اِلَّا ذٰلِكَ تُرِكُوْا .

۲۸۰۱ : حضرت عبداللہ بن مسعودؓ ارشادِ خداوندی ﴿وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا ...... ﴾ ''جو لوگ راہِ خدا میں شہید کر دیئے جائیں انہیں ہرگز مردہ خیال مت کرنا بلکہ وہ زندہ ہیں اپنے ربّ کے پاس رزق دیئے جاتے ہیں'' ۔ کی تفسیر میں فرماتے ہیں غور سے سنو ہم نے اس آیت کے بارے میں دریافت کیا تو آپؐ نے فرمایا: شہداء کی روحیں سبز پرندوں کی مانند جنت میں جہاں چاہتی ہیں چرتی پھرتی ہیں پھر رات کو عرش سے معلق قندیلوں میں بسیرا کرتی ہیں ۔ ایک بار وہ اسی حالت میں تھیں کہ اللہ ربّ العزت ان کی طرف خوب متوجہ ہوئے اور فرمایا مجھ سے جو چاہو مانگ لو ان روحوں نے عرض کیا: اے ہمارے پروردگار! ہم آپ سے کیا مانگیں حالانکہ ہم جنت میں جہاں چاہتی ہیں چرتی پھرتی ہیں ۔ جب انہوں نے یہ دیکھا کہ کچھ مانگے بغیر انہیں چھوڑا نہ جائے گا (اور مانگے بغیر کوئی چارہ نہیں) تو عرض کیا: ہم آپ سے یہ سوال کرتی ہیں کہ ہم (روحوں کو) ہمارے جسموں میں داخل کر کے دوبارہ دنیا بھیج دیں تا کہ پھر آپ کی راہ میں لذتِ شہادت سے متمتع ہوں جب اللہ نے دیکھا کہ انکی صرف یہی خواہش ہے (جو قانونِ خداوندی کے لحاظ سے پوری نہیں کی جا سکتی) تو انکو انکے حال پر چھوڑ دیا ۔

۲۸۰۲ : حدثنا محمد بن بشار واحمد ابن ابراهيم الدورقي وبشر بن آدم قالوا ثنا صفوان بن عيسى انبانا محمد ابن عجلان عن القعقاع بن حكيم عن ابي صالح عن ابي هريرة قال قال رسول الله ﷺ ما يجد الشهيد من القتل الا كما يجد احدكم من القرصة .

۲۸۰۲ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شہید کو بوقت شہادت اتنی خفیف (ہلکی) سی تکلیف ہوتی ہے جتنی تمہیں چیونٹی کے کاٹنے سے۔

خلاصۃ الباب ☆ یہ عورتیں جنت کی حوریں ہیں جو شہید کو لپک کر لینے کے لئے آتی ہیں غرض ادھر شہید زمین پر گرا اور اس کی جان نکلی ادھر جنت میں داخل ہو گیا اور حوروں کے ساتھ عیش و نشاط کرنے لگا۔ حدیث ۲۷۹۹: سبحان اللہ! شہادت کتنا بڑا مرتبہ ہے ان باتوں میں سے ہر ایک بات اس لائق ہے کہ اس کے لئے ہزاروں لاکھوں جانیں ہوں تو قربانی کی جائیں پھر ان سب نعمتوں سے بڑھ کر اپنے مولیٰ رحیم کریم مالک رضامندی اور خوشنودی ہے۔ حدیث ۲۸۰۰: مطلب آیت کریمہ کا یہ ہے کہ شہید کو اللہ تعالیٰ خاص قسم کی حیات برزخی عطا فرماتے ہیں اور رزق دیتے ہیں جس سے وہ بہت خوش ہوتا ہے۔

۱۷ : بَابُ ما يُرْجى فِيهِ الشَّهادةُ

باب : درجاتِ شہادت کا بیان

۲۸۰۳ : حدثنا ابو بكر بن ابي شيبة ثنا وكيع عن ابي العميس عن عبد الله بن عبد الله بن جابر بن عتيك رضي الله تعالى عنه عن ابيه عن جده انه مرض فاتاه النبي صلى الله عليه وسلم يعوده فقال قائل من اهله ان كنا لنرجوا ان تكون وفاته قتل شهادة في سبيل الله فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان شهداء امتي اذا لقليل القتل في سبيل الله شهادة والمطعون شهادة والمراة تموت بجمع شهادة يعني الحامل . والغرق والحرق والمجنوب يعني ذات الجنب شهادة .

۲۸۰۳ : حضرت جابر بن عتیکؓ سے روایت ہے کہ وہ بیمار ہوئے تو نبیؐ عیادت کیلئے تشریف لائے تو گھر والوں میں سے کسی نے عرض کیا ہمیں یہ امید تھی کہ یہ راہ خدا میں شہادت حاصل کر کے اس دنیا سے جائیں گے تو اللہ کے رسولؐ نے فرمایا: اگر راہ خدا میں کٹ مرنا ہی شہادت ہو تو میری اُمت میں شہید بہت کم رہ جائیں گے۔ راہ خدا میں کٹ مرنا (اعلیٰ درجہ کی) شہادت ہے طاعون سے مرنے والا بھی شہید ہے' حمل کے بعد زچگی میں مرنے والی عورت بھی شہید ہے' پانی میں ڈوب کر مر جانا' جل جانا اور ذات الجنب (پسلی کے ورم) میں مر جانا بھی شہادت ہے۔

۲۸۰۴ : حدثنا محمد بن عبد الملك ابن ابي الشوارب ثنا عبد العزيز بن المختار ثنا سهيل عن ابيه عن ابي هريرة رضي الله تعالى عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال ما تقولون في الشهيد فيكم قالوا القتل في سبيل الله قال ان شهداء امتي اذا لقليل من قتل في سبيل

۲۸۰۴ : حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبیؐ نے فرمایا: تم آپس میں شہید کسے سمجھتے ہو؟ صحابہؓ نے عرض کیا: راہِ خدا میں کٹ مرنے (والے) کو فرمایا: تب تو میری اُمت میں شہداء بہت کم رہ جائیں گے جو راہِ خدا میں کٹ مرے وہ (اعلیٰ درجہ کا) شہید ہے اور جو راہ خدا

اللّٰہ فھو شھیدٌ ومن مات فی سبیل اللّٰہ فھو شھیدٌ والمبطون شھیدٌ والمطعون شھیدٌ قال سُھیلٌ واخبرنی عُبید اللّٰہ بن مقسم عن ابی صالحٍ وزاد فیہ والغرق شھیدٌ.

میں طبعی موت مر جائے وہ بھی شہید ہے اور جو پیٹ کے عارضہ (اسہال ورم جگر وغیرہ) میں مر جائے وہ بھی شہید ہے اور جو طاعون میں مرے وہ بھی شہید ہے دوسری سند میں یہ اضافہ ہے کہ پانی میں ڈوب کر مر جانا بھی شہادت ہے۔

خلاصۃ الباب ☆ والحرق: آگ میں جل کر مرنا۔ یعنی ان سب لوگوں کو شہید کا ثواب اور درجہ ملے گا لیکن ان کو غسل دیا جائے گا اور کفن بھی نیا پہنایا جائے گا۔

۱۸ : بابُ السِّلاحِ

باب : ہتھیار باندھنا

۲۸۰۵ : حدّثنا ھشامُ بنُ عمّارٍ وسُوید بنُ سعیدٍ قالا ثنا مالکُ بنُ انسٍ حدّثنی الزُّھریُّ عن انس بن مالکٍ انَّ النّبیَّ ﷺ دخل مکّۃ یوم الفتح وعلی راسہ المغفرُ.

۲۸۰۵ : حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے روز مکہ میں داخلہ ہوئے تو آپ کے سر مبارک پر خود تھا۔

۲۸۰۶ : حدّثنا ھشامُ بنُ سوّارٍ ثنا سُفیانُ بنُ عُیینۃ عن یزیدَ بنِ خصیفۃ عن السّائب بن یزیدَ ان شآء اللّٰہُ تعالٰی انَّ النّبیَّ ﷺ یوم اُحُدٍ اخذ درعینِ کانّہ ظاھر بینھما.

۲۸۰۶ : حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ اُحد کے دن دو زر ہیں اوپر تلے پہنیں۔

۲۸۰۷ : حدّثنا عبدُ الرّحمٰن بنُ ابراھیم الدّمشقیُّ ثنا الولیدُ بنُ مُسلمٍ ثنا الاوزاعیُّ حدّثنی سُلیمانُ ابنُ حبیبٍ قال دخلنا علی ابی اُمامۃ فرَای فی سُیوفنا شیئًا من حِلیۃ فضّۃ فغضب وقال فتح الفتوح قومٌ ما کان حِلیۃُ سُیُوفھم من الذّھب والفضّۃ ولکنّ الآنُکَ والحدیدُ والعلابیُّ.

قال ابو الحسن القطّانُ العلابیُّ العصبُ

۲۸۰۷ : حضرت سلیمان بن حبیبؒ فرماتے ہیں کہ ہم حضرت ابو امامہؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے ہماری تلواروں پر چاندی کا کچھ زیور دیکھا تو ناراض ہوئے اور فرمایا: تم سے پہلوں نے بہت سی فتوحات کیں انکی تلواروں میں سونے یا چاندی کا زیور نہ تھا البتہ سیسہ لوہے اور علابی یعنی اونٹ کے پٹھے یا چمڑے کا زیور ہوتا تھا۔

۲۸۰۸ : حدّثنا ابو کُریبٍ ثنا ابنُ الصّلت عن ابن ابی الزّناد عن ابیہ عن عُبیدِ اللّٰہِ بنِ عبد اللّٰہ عن ابن عبّاسٍ انَّ رسُولَ اللّٰہ صلّی اللّٰہُ علیہِ وسلّم تنفّلَ سیفہٗ ذاالفقار یومَ بدرٍ.

۲۸۰۸ : حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ذوالفقار نامی تلوار جنگ بدر کے دن بطور انعام عطا فرمائی (حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو)۔

۲۸۰۹ : حدّثنا مُحمّدُ بنُ اسماعیل ابن سمُرۃ انبانا وکیعٌ عن سُفیان عن ابی اسحٰق عن ابی الخلیل عن علیّ ابن ابی طالبٍ قال کان المُغیرۃُ بنُ شُعبۃ اذا غزا مع النّبی

۲۸۰۹ : حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ مغیرہ بن شعبہؓ جب نبیؐ کی معیت میں جنگ کرتے تو اپنے ساتھ نیزہ لے جاتے جب واپس آتے تو وہ نیزہ پھینک دیتے تا کہ کوئی

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حمل معه رُمْحا فاذا رجع طرح رُمحه حتى يُحمل له فقال له عليٌّ لأذكرنَّ ذالك لرسول الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لا تفعل فانك ان فعلت لم ترفع ضالة.

ان کیلئے اُٹھا لائے (کہ شاید گر گیا ہو اسلئے مالک تک پہنچادوں) اس پر علیؓ نے ان سے کہا کہ میں یہ بات اللہ کے رسولؐ سے ضرور ذکر کروں گا تو کہنے لگے: ایسا نہ کرنا اس لئے کہ اگر تم نے ایسا کیا تو کوئی گمشدہ چیز (مالک کو پہنچانے کے لئے) نہیں اٹھائی جائے گی۔

۲۸۱۰ : حدثنا محمد بن اسماعيل ابن سمرة انبانا عبيد الله بن موسى عن اشعث بن سعيد عن عبد الله ابن بشير عن ابى راشد عن عليٌّ قال كانت بيد رسول الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قوس عربية فرأى رجلا بيده قوس فارسية فقال ماهذه ألقها وعليكم بهذه و اشباهها ورماح القنا فانهما يزيد الله لكم بهما في الدين ويمكن لكم في البلاد.

۲۸۱۰: حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسولؐ کے دستِ مبارک میں عربی کمان تھی۔ آپؐ نے دیکھا کہ ایک مرد کے ہاتھ میں فارسی کمان ہے تو فرمایا: یہ کیا ہے؟ اسے پھینک دو اور تم اس (عربی کمان) کو اور اس جیسی کمانوں کو ہی استعمال کیا کرو اور نیزوں کو اسلئے کہ انہی کے ذریعہ اللہ تمہارے دین میں اضافہ فرمائے گا اور تمہیں (انہی کے ذریعہ) شہروں میں عزت عطا فرمائے گا۔

خلاصۃ الباب ☆ مغفر: لوہے کا خود ہوتا ہے جو سر پر پہنا جاتا ہے اس سے تلوار سے بچاؤ ہوتا ہے۔ عَلابی: اُونٹ کا پٹھا (یعنی چمڑا)۔ تنفل: سے مراد ہے انعام ہے یعنی وہ چیز جو امام کسی مجاہد کو حصہ سے زیادہ دے اس سعی و کوشش اور بہادری کے صلہ میں۔ ذوالفقار: یہ تلوار عاص بن امیہ کی تھی جو بدر کے دن مارا گیا تھا مال غنیمت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور آپؐ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دی تھی۔

۱۹ : بَابُ الرَّمْيِ فِي سَبِيلِ اللهِ

باب : راہ خدا میں تیر اندازی

۲۸۱۱ : حدثنا ابو بكر بن ابى شيبة ثنا يزيد بن هارون انبانا هشام الدستوائى عن يحيى بن ابى كثير عن ابى شيبة عن ابى كثير عن ابى سلام عن عبد الله ابن الأزرق عن عقبة بن عامر الجهنى رضى الله تعالى عنه عن النبى صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قال ان الله ليُدخل بالسهم الواحد الثلاثة الجنة صانعه يحتسب فى صنعته الخير والرامى به والممد به وقال رسول الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ارموا واركبوا وان ترموا احب الىّ من ان تركبوا وكل ما يلهوا

۲۸۱۱: حضرت عقبہ بن عامر جہنیؓ سے روایت ہے کہ نبیؐ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ایک تیر کی بدولت تین شخصوں کو جنت میں داخلہ عطا فرماتے ہیں ایک تیر بنانے والا جو نیک نیتی اور ثواب کی امید سے تیر بنائے اور دوسرا تیر پھینکنے والا اور تیسرا تیر انداز کی مدد کرنے والا (اُسے اٹھا کر دینے والا) اور اللہ کے رسولؐ نے فرمایا: تیر اندازی کرو اور سوار ہو کر نیزہ بازی کرو اور تمہاری تیر اندازی کرنا مجھے زیادہ پسند ہے تمہاری نیزہ بازی سے سوار ہو کر اور مرد مسلم کا ہر کھیل باطل اور

بِهِ الْمَرْءُ الْمُسْلِمُ بَاطِلٌ إِلَّا رَمْيَهُ بِقَوْسِهِ وَتَادِيبَهُ فَرَسَهُ وَمُلَاعَبَتَهُ امْرَأَتَهُ فَإِنَّهُنَّ مِنَ الْحَقِّ .

فضول ہے سوائے اسکے کہ وہ تیر و کمان سے کھیلے (اس دور میں اسکا متبادل جدید ہتھیار مثلاً بندوق' پستول' کلاشنکوف اور ٹینک' توپ وغیرہ) اور اپنے گھوڑے کو سکھائے (اس پر سواری کرے نیزہ بازی کرے یہ دونوں کھیل جہاد و قتال میں مدد و معاون ہیں) اور یہ کہ مرد اپنی اہلیہ سے کھیلے یہ تینوں کھیل حق اور درست ہیں۔

۲۸۱۲ : حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو ابْنُ الْحَارِثِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْقُرَشِيِّ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ رَمَى الْعَدُوَّ بِسَهْمٍ فَبَلَغَ سَهْمُهُ الْعَدُوَّ أَصَابَ أَوْ أَخْطَأَ فَيَعْدِلُ رَقَبَةً .

۲۸۱۲ : حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جو دشمن کو تیر مارے اور اس کا تیر دشمن تک پہنچے پھر دشمن کو لگے یا نہ لگے اس مارنے والے کو ایک غلام آزاد کرنے کے برابر اجر ملتا ہے۔

۲۸۱۳ : حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو ابْنُ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي عَلِيٍّ الْهَمْدَانِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ الْجُهَنِيَّ : يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقْرَأُ عَلَى الْمِنْبَرِ وَأَعِدُّوا لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّةٍ أَلَا وَإِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْيُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ .

۲۸۱۳ : حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر یہ فرماتے سنا: ((وَاعِدُّوْا لَهُم ما اسْتَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّةٍ)) ''غور سے سنو قوت سے مراد تیر اندازی (پھینکنا) ہے تین بار یہی فرمایا۔

۲۸۱۴ : حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى الْمِصْرِيُّ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ عُثْمَانَ ابْنِ نُعَيْمٍ الرُّعَيْنِيِّ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ نَهِيكٍ أَنَّهُ سَمِعَ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ الْجُهَنِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ تَعَلَّمَ الرَّمْيَ ثُمَّ تَرَكَهُ فَقَدْ عَصَانِي .

۲۸۱۴: حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جس نے تیر اندازی سیکھی اور پھر اسے (بغیر کسی عذر کے) ترک کر دیا اس نے میری نافرمانی کی۔

۲۸۱۵ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنْبَأَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ زِيَادِ بْنِ الْحُصَيْنِ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ ﷺ بِنَفَرٍ يَرْمُونَ فَقَالَ رَمْيًا بَنِي إِسْمَاعِيلَ فَإِنَّ أَبَاكُمْ كَانَ رَامِيًا .

۲۸۱۵ : حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ نبیؐ ایک جماعت کے قریب سے گزرے جو تیر اندازی کر رہی تھی تو آپؐ نے فرمایا: اے اولادِ اسمٰعیل خوب تیر اندازی کرو تمہارے جدامجد (اسماعیلؑ) بھی تیر انداز تھے۔

خلاصۃ الباب ☆ اس حدیث میں تین کھیل ایسے بیان کئے گئے ہیں جو لغو اور بیکار نہیں پہلے دونوں کھیلوں میں جہاد کی تربیت اور مشق حاصل کرتا ہے اور تیسرا کھیل بھی بالواسطہ جہاد کے لئے ہے اگر بیوی سے ملاعبت کرے گا تو اولاد ہوگی اس کی نسل بڑھے گی اور جہاد کے لئے افرادی قوت حاصل ہوگی کیونکہ مسلمان جتنے زیادہ ہوں گے اتنا ہی اسلام کا نفع ہے اس لئے ہر مسلمان کو مجاہد ہونا چاہئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایسی عورتوں سے نکاح کرو جو اپنے شوہروں سے محبت کرنے والیاں اور بچے زیادہ جننے والیاں ہوں بے شک میں تمہاری وجہ سے دوسری امتوں پر فخر کروں گا۔ حدیث ۲۸۱۴: وہ کیسا مسلمان ہے کہ پیغمبر اسلام تو ہر مسلمان کو تیراندازی سیکھنے کی ترغیب دیں اور وہ سیکھی سکھائی کو بے پروائی کر کے بھلا دے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد بھی فرمایا ہے کہ (مسلمانو) تیراندازی بھی کیا کرو اور شہسواری بھی اور تیراندازی مجھے شہسواری سے بھی زیادہ پسند ہے اور جس نے تیراندازی سیکھنے کے بعد اسے بے توجہی کر کے چھوڑ دیا تو ایک بڑی نعمت چھوڑ دی۔ ثابت ہوا کہ تیراندازی اور شہسواری دونوں ہی اپنی اپنی جگہ اہم ہیں جس وقت جو چیز زیادہ ضروری ہوگی اس وقت اس کا سیکھنا زیادہ پسندیدہ ہوگا۔ حدیث ۲۸۱۵: حضرت اسماعیل علیہ السلام کو شکار کا بہت شوق تھا اور بڑے تیرانداز اور بہادر تھے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عرب کے لوگوں کو بھی تیراندازی کرنے کی اس طرح سے ترغیب دی کہ یہ تمہارا آبائی پیشہ ہے اس کو خوب بڑھاؤ۔ حدیث ۲۸۱۸: رایہ: بڑا جھنڈا سیاہ تھا۔ لواء: چھوٹا جھنڈا اور وہ سفید تھا۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ حاکم وقت کو لشکروں کا ترتیب دینا اور جھنڈے بنانا مستحب ہے۔

۲۰: بَابُ الرَّايَاتِ وَالْأَلْوِيَةِ

باب: علموں اور جھنڈوں کا بیان

۲۸۱۶: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ حَسَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمًا عَلَى الْمِنْبَرِ وَبِلَالٌ قَائِمٌ بَيْنَ يَدَيْهِ مُتَقَلِّدٌ سَيْفًا وَإِذَا رَايَةٌ سَوْدَاءُ فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالُوْا هٰذَا عَمْرُو ابْنُ الْعَاصِ قَدِمَ مِنْ غَزَاةٍ.

۲۸۱۶: حضرت حارث بن حسان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں مدینہ حاضر ہوا تو دیکھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر کھڑے ہیں اور سیدنا بلال آپ کے سامنے تلوار گردن میں لٹکائے کھڑے ہوئے اور ایک سیاہ جھنڈا بھی دیکھا تو میں نے پوچھا یہ کون ہیں؟ تو صحابہ نے بتایا کہ عمرو بن عاص ہیں جو جنگ سے واپس ہوئے ہیں۔

۲۸۱۷: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ وَعَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ثَنَا شَرِيْكٌ عَنْ عَمَّارٍ الدُّهْنِيِّ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ مَكَّةَ يَوْمَ الْفَتْحِ وَلِوَاؤُهُ أَبْيَضُ.

۲۸۱۷: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فتح مکہ کے روز جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں داخل ہوئے اس وقت آپ کا جھنڈا سفید تھا۔

۲۸۱۸: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إِسْحَاقَ الْوَاسِطِيُّ النَّاقِدُ ثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْحٰقَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ حَيَّانَ سَمِعْتُ أَبَا مِجْلَزٍ يُحَدِّثُ

۲۸۱۸: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا بڑا جھنڈا سیاہ اور

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَايَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ كَانَتْ سَوْدَاءَ وَلِوَاؤُهُ اَبْيَضَ. چھوٹا جھنڈا سفید ہوتا تھا۔

خلاصۃ الباب ☆ اکثر ائمہ کرام جیسے امام مالک وشافعی وابو یوسف اور محمدؒ کے نزدیک جنگ میں ریشمی کپڑا پہننا جائز ہے کیونکہ تلوار ریشم کو مشکل سے کاٹتی ہے۔ امام ابو حنیفہؒ نے احتیاط کو ملحوظ رکھا ہے اور فرماتے ہیں کہ خالص ریشم کا کپڑا پہننا مکروہ ہے جنگ میں اس ریشمی کپڑے سے ضرورت دفع ہو جاتی ہے جس کا تانا ریشم ہو اور بانا سوت ہو۔ حریر اور دیباج میں یہ فرق ہے کہ دیباج خالص ریشم کا ہوتا ہے اور حریر میں ریشم ملا ہوتا ہے۔

۲۱ : بَابُ لُبْسِ الْحَرِيْرِ وَالدِّيْبَاجِ فِي الْحَرْبِ

باب : جنگ میں دیباج وحریر (ریشمی لباس) پہننا

۲۸۱۹ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحِيْمِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ حَجَّاجٍ عَنْ اَبِيْ عُمَرَ مَوْلٰى اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ اَنَّهَا اَخْرَجَتْ جُبَّةً مُزَرَّرَةً بِالدِّيْبَاجِ. فَقَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَلْبَسُ هٰذِهٖ اِذَا لَقِيَ الْعَدُوَّ.

۲۸۱۹ : حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا نے ریشمی گھنڈیوں والا ایک جبہ نکالا اور فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب دشمن سے مقابلہ فرماتے تو یہ جبہ زیب تن فرماتے۔

۲۸۲۰ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ عَنْ عُمَرَ اَنَّهٗ كَانَ يَنْهٰى عَنِ الْحَرِيْرِ وَالدِّيْبَاجِ: اِلَّا مَا كَانَ هٰكَذَا ثُمَّ اَشَارَ بِاِصْبَعِهٖ ثُمَّ الثَّانِيَةِ ثُمَّ الثَّالِثَةِ ثُمَّ الرَّابِعَةِ وَقَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَنْهَانَا عَنْهُ.

۲۸۲۰ : حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ریشم سے منع فرماتے تھے مگر چار انگلی کی بقدر کنارے میں لگا ہو تو اس سے ممانعت نہیں فرماتے تھے اور آپ (رضی اللہ عنہ) نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں ریشم سے روکا کرتے تھے۔

۲۲ : بَابُ لُبْسِ الْعَمَائِمِ فِي الْحَرْبِ

باب : جنگ میں عمامہ پہننا

۲۸۲۱ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ مُسَاوِرٍ حَدَّثَنِيْ جَعْفَرُ بْنُ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ قَدْ اَرْخٰى طَرَفَيْهَا بَيْنَ كَتِفَيْهِ.

۲۸۲۱ : حضرت عمرو بن حریث رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں گویا میں اب بھی دیکھ رہا ہوں اللہ کے رسولؐ کی طرف آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر پر سیاہ عمامہ ہے اور اس کے دونوں کناروں کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے مونڈھوں کے درمیان لٹکائے ہوئے ہیں۔

۲۸۲۲ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا وَكِيْعٌ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ مَكَّةَ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ.

۲۸۲۲ : حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم (فتح کے موقع پر) جب مکہ داخل ہوئے تو آپ کے سر پر سیاہ عمامہ تھا۔

خلاصۃ الباب ☆ عمامہ باندھنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت اور اس کی فضیلت بہت احادیث میں آئی ہے اور عمامہ میں شملہ لٹکانا بہتر ہے اور بہتر یہ ہے کہ شملہ پیٹھ کی طرف لٹکائے اور اس کی مقدار چار انگل سے لے کر ایک ہاتھ تک چلے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سفید اور کالے رنگ کا عمامہ باندھتے تھے۔

۲۳ : بَابُ الشِّرَاءِ وَالْبَيْعِ فِي الْغَزْوِ

باب : جنگ میں خرید وفروخت

۲۸۲۳ : حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْكَرِيْمِ ثَنَا سُنَيْدُ بْنُ دَاوٗدَ عَنْ خَالِدِ بْنِ حَيَّانَ الرَّقِّيِّ اَنْبَانَا عَلِيُّ بْنُ عُرْوَةَ الْبَارِقِيُّ ثَنَا يُوْنُسُ بْنُ يَزِيْدَ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ رَاَيْتُ رَجُلًا يَسْاَلُ اَبِيْ عَنِ الرَّجُلِ يَغْزُوْ فَيَشْتَرِيْ وَيَبِيْعُ وَيَتَّجِرُ فِيْ غَزْوَتِهٖ فَقَالَ لَهٗ اَبِيْ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَبُوْكَ نَشْتَرِيْ وَنَبِيْعُ وَهُوَ يَرَانَا وَلَا يَنْهَانَا .

۲۸۲۳: حضرت خارجہ بن زید کہتے ہیں کہ میں نے دیکھا ایک مرد میرے والد سے پوچھ رہا ہے کہ ایک مرد جنگ بھی کرتا ہے اور خرید وفروخت بھی اور جنگوں میں تجارت بھی کرتا ہے تو میرے والد نے اس سے کہا کہ ہم اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تبوک میں تھے ہم خرید و فروخت کرتے رہے آپ ہمیں دیکھتے رہے اور آپ نے ہمیں منع نہ فرمایا۔

خلاصۃ الباب ☆ ان احادیث سے ثابت ہوا کہ جہاد کے سفر میں خرید وفروخت اور تجارت کرنا جائز ہے۔

۲۴ : بَابُ تَشْيِيْعِ الْغُزَاةِ وَوَدَاعِهِمْ

باب : غازیوں کو الوداع کہنا اور رخصت کرنا

۲۸۲۴ : حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُسَافِرٍ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ ثَنَا اَبُو الْاَسْوَدِ ثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ زَبَّانَ بْنِ فَائِدٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَاَنْ اُشَيِّعَ مُجَاهِدًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَاَكُفَّهٗ عَلٰى رَحْلِهٖ غَدْوَةً اَوْ رَوْحَةً اَحَبُّ اِلَيَّ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا .

۲۸۲۴: حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں راہِ خدا میں لڑنے والے کو رخصت کروں اسے اس کی زین پر سوار کراؤں صبح یا شام یہ مجھے دنیا و مافیہا سے زیادہ محبوب ہے۔

۲۸۲۵ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ ثَوْبَانَ عَنْ مُوْسَى بْنِ وَرْدَانَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ وَدَّعَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ اَسْتَوْدِعُكَ اللّٰهَ الَّذِيْ لَا تَضِيْعُ وَدَائِعُهٗ .

۲۸۲۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے رخصت کرتے وقت یہ کلمات فرمائے: ''میں تجھے اللہ کی امان میں دیتا ہوں جس کی امانتیں ضائع نہیں ہوتیں۔

۲۸۲۶ : حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْوَلِيْدِ ثَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ ثَنَا ابْنُ مُحَيْصِنٍ عَنِ ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ

۲۸۲۶: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم جب لشکروں کو رخصت کرتے

رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا اَشْخَصَ السَّرَايَا يَقُوْلُ لِلشَّاخِصِ اَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ دِيْنَكَ وَاَمَانَتَكَ وَخَوَاتِيْمَ عَمَلِكَ.

تو جانے والے سے فرماتے میں تیرا دین' امانت اور اعمال کا خاتمہ اللہ کے سپرد کرتا ہوں۔

خلاصۃ الباب ☆ معلوم ہوا کہ یہ چیزیں حفاظت کے قابل ہیں کیونکہ یہ بہت قیمتی ہیں دین امانت اور خاتمہ بالخیر دنیا، آخرت میں یہی چیزیں کام آنے والی ہیں اور باقی بھی رہیں گی۔

۲۵ : بَابُ السَّرَايَا

باب : سرایا

۲۸۲۷ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ مُحَمَّدٌ الصَّنْعَانِيُّ ثَنَا اَبُوْ سَلَمَةَ الْعَامِلِيُّ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لِاَكْثَمَ بْنِ الْجَوْنِ الْخُزَاعِيِّ يَا اَكْثَمُ اغْزُ مَعَ غَيْرِ قَوْمِكَ يَحْسُنْ خُلُقُكَ وَتَكْرُمْ عَلَى رُفَقَائِكَ يَا اَكْثَمُ خَيْرُ الرُّفَقَاءِ اَرْبَعَةٌ وَخَيْرُ السَّرَايَا اَرْبَعُ مِائَةٍ وَخَيْرُ الْجُيُوْشِ اَرْبَعَةُ آلَافٍ وَلَنْ يُغْلَبَ اثْنَا عَشَرَ اَلْفًا مِنْ قِلَّةٍ.

۲۸۲۷ : حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسولؐ نے اکثم بن جون خزاعی سے فرمایا: اے اکثم اپنی قوم کے علاوہ کسی اور قوم کے ساتھ مل کر جنگ کر' تیرے اخلاق سنور جائیں گے اور تو اپنے رفقاء پر مہربان ہو جائے گا۔ اے اکثم! بہترین رفقاء چار ہیں بہترین سریہ چار سو افراد ہیں اور بہترین لشکر چار ہزار افراد ہیں اور بارہ ہزار مجاہد تعداد کی کمی وجہ سے ہرگز مغلوب نہ ہوں گے۔

۲۸۲۸ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِيْ إِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ نَتَحَدَّثُ اَنَّ اَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ كَانُوْا يَوْمَ بَدْرٍ ثَلَاثَةَ مِائَةٍ وَبِضْعَةَ عَشَرَ عَلٰى عِدَّةِ اَصْحَابِ طَالُوْتَ مَنْ جَازَ مَعَهُ النَّهَرَ وَمَا جَازَ مَعَهُ اِلَّا مُؤْمِنٌ.

۲۸۲۸ : حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم میں یہ بات ہوتی تھی کہ جنگ بدر میں اللہ کے رسولؐ کے صحابہ کی تعداد تین سو دس سے کچھ زائد تھی جتنی طالوت کے ان ساتھیوں کی تعداد تھی جو نہر سے گزر گئے اور طالوت کے ساتھ صرف اہل ایمان ہی گزرے۔

۲۸۲۹ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ عَنِ ابْنِ لَهِيْعَةَ اَخْبَرَنِيْ يَزِيْدُ بْنُ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ لَهِيْعَةَ بْنِ عُقْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا الْوَرْدِ صَاحِبَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِيَّاكُمْ وَالسَّرِيَّةَ الَّتِيْ اِنْ لَقِيَتْ فَرَّتْ وَاِنْ غَنِمَتْ غَلَّتْ.

۲۸۲۹ : صحابی رسول حضرت ابو ورد رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ایسے سریہ سے بچو کہ اگر دشمن سے سامنا ہو تو راہِ فرار اختیار کرے اور اگر غنیمت ہاتھ لگے تو چوری اور خیانت کرے۔

خلاصۃ الباب ☆ سبحان اللہ! سچے مسلمان ایسے تھے کہ بارہ ہزار ان میں سے کبھی کسی دشمن سے مغلوب نہیں ہو سکتے تھے۔

۲۶ : بَابُ الْاَكْلِ فِيْ قُدُوْرِ الْمُشْرِكِيْنَ

باب : مشرکوں کی دیگوں میں کھانا

۲۸۳۰ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ

۲۸۳۰ : حضرت ھلب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں

قَالَا ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ هُلْبٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ طَعَامِ النَّصَارَى فَقَالَ لَا يَخْتَلِجَنَّ فِي صَدْرِكَ طَعَامٌ ضَارَعْتَ فِيهِ نَصْرَانِيَّةً.

نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے نصاریٰ کے کھانے کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے فرمایا: تیرے دل میں کوئی خلجان پیدا نہ کرے تو اس میں نصرانیوں کی مشابہت اختیار کرنے لگا؟

۲۸۳۱: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنِي أَبُو فَرْوَةَ يَزِيدُ ابْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ رُوَيْمٍ اللَّخْمِيُّ عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ وَلَقِيَهُ وَكَلَّمَهُ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلْتُهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُدُورُ الْمُشْرِكِينَ نَطْبُخُ فِيهَا قَالَ لَا تَطْبُخُوا فِيهَا قُلْتُ فَإِنِ احْتَجْنَا إِلَيْهَا فَلَمْ نَجِدْ مِنْهَا بُدًّا قَالَ فَارْحَضُوهَا رَحْضًا حَسَنًا ثُمَّ اطْبُخُوا وَكُلُوا.

۲۸۳۱: حضرت ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے آپ سے دریافت کیا اے اللہ کے رسول مشرکین کی دیگوں میں ہم کھانا تیار کرتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا: مشرکین کی دیگوں میں کھانا مت تیار کیا کرو میں نے عرض کیا اگر ہمیں ضرورت ہو اور اس کے سوا کوئی چارہ نہ ہو تو؟ فرمایا انہیں اچھی طرح مانجھ لو پھر کھانا تیار کرو اور کھالو۔

خلاصۃ الباب ☆ علامہ طیبیؒ فرماتے ہیں کہ آپؐ نے ان برتنوں میں پکانے سے منع کیا اس لئے کہ وہ ان میں سور کا گوشت پکاتے تھے اور شراب پیتے تھے۔ ابوداؤد میں ہے کہ ہم اہل کتاب کے پڑوسی ہیں وہ اپنی ہانڈیوں میں سور پکاتے ہیں اور ایسے برتنوں میں شراب پیتے ہیں الی آخرہ۔ اس سے معلوم ہوا کہ جولوگ اپنے برتنوں میں نجاستوں کا استعمال کرتے ہیں جیسے مردار کھانے والے اور شراب پینے والے اگر چہ مسلمان ہی ہوں ان کے برتنوں کا استعمال جائز نہیں اور جو کھانا ان کے برتنوں میں پکا ہو اس کا کھانا درست نہیں۔

۲۷: بَابُ الْإِسْتِعَانَةِ بِالْمُشْرِكِينَ

باب: شرک کرنے والوں سے جنگ میں مدد لینا

۲۸۳۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا ثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ يَزِيدَ عَنْ دِينَارٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّا لَا نَسْتَعِينُ بِمُشْرِكٍ.

قَالَ عَلِيٌّ فِي حَدِيثِهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ أَوْ زَيْدٍ.

۲۸۳۲: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہم کسی مشرک سے مدد نہیں لیتے۔

خلاصۃ الباب ☆ صحیح مسلم میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مشرک نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جہاد کا قصد کیا آپؐ نے فرمایا واپس ہو جا میں مشرک کی مدد نہیں چاہتا جب وہ اسلام لایا تو اس سے مدد لی۔

۲۸ : بَابُ الْخَدِيعَةِ فِي الْحَرْبِ

باب :لڑائی میں دشمن کومغالطہ میں ڈالنا

۲۸۳۳ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ نُمَيْرٍ ثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ اِسْحَاقَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ رُوْمَانَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ الْحَرْبُ خُدْعَةٌ

۲۸۳۳: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لڑائی تو مکر و فریب ہے۔

۲۸۳۴ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ نُمَيْرٍ ثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ مَطَرِ بْنِ مَيْمُوْنٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ الْحَرْبُ خُدْعَةٌ .

۲۸۳۴: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جنگ تو دھوکہ اور فریب ہے۔

خلاصۃ الباب ☆ ہر ایسا مکر اور حیلہ کرنا درست ہے جس کی وجہ سے کفار و مشرکین کا نقصان ہو مثلاً ان کے سامنے سے بھاگنا تا کہ وہ تعاقب کریں پھر ان کو ہلاکت کے مقام پر لے جانا اسی طرح اور تدبیریں ہیں وہ سب جائز ہیں۔

۲۹ : بَابُ الْمُبَارَزَةِ وَالسَّلَبُ

باب :لڑائی میں مقابلہ کے لئے دعوت دینا اور سامان کا بیان

۲۸۳۵ : حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيْمٍ وَحَفْصُ بْنُ عَمْرٍو قَالَا ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ مَهْدِيٍّ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ اَنْبَاَنَا وَكِيْعٌ قَالَا ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِيْ هَاشِمٍ الرُّمَّانِيِّ قَالَ اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ هُوَ يَحْيَى بْنُ الْاَسْوَدِ عَنْ اَبِيْ مِجْلَزٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا ذَرٍّ يُقْسِمُ لَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ فِيْ هٰؤُلَاءِ الرَّهْطِ السِّتَّةِ يَوْمَ بَدْرٍ هٰذَانِ خَصْمَانِ اخْتَصَمُوْا فِيْ رَبِّهِمْ اِلٰى قَوْلِهٖ اِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ فِيْ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَعَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ وَعُبَيْدَةَ بْنِ الْحَارِثِ وَعُتْبَةَ بْنِ رَبِيْعَةَ وَالْوَلِيْدِ بْنِ عُتْبَةَ اخْتَصَمُوْا فِي الْحُجَجِ يَوْمَ بَدْرٍ .

۲۸۳۵ : حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قسم کھا کر فرماتے ہیں کہ آیتِ مبارکہ: ﴿هٰذَانِ خَصْمَانِ اخْتَصَمُوْا فِيْ رَبِّهِمْ﴾ سے ﴿اِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ﴾ تک ان چھ افراد کے بارے میں نازل ہوئی جو جنگ بدر کے دن لڑے ۔ سیدنا حمزہ بن عبدالمطلب' سیدنا علی بن ابی طالب اور سیدنا عبیدہ بن حارث بن عبدالمطلب (رضی اللہ تعالیٰ عنہم' اہلِ اسلام کی طرف سے) اور عتبہ بن ربیعہ' شیبہ بن ربیعہ اور ولید بن عتبہ (کفار کی طرف سے)۔

۲۸۳۶ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيْعٌ ثَنَا اَبُو الْعُمَيْسِ وَعِكْرِمَةُ ابْنُ عَمَّارٍ عَنْ اِيَاسِ بْنِ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ بَارَزْتُ رَجُلًا فَقَتَلْتُهُ فَنَفَّلَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَلَبَهُ .

۲۸۳۶ : حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے ایک مرد کو دعوت مقابلہ دی پھر اس کو قتل بھی کر دیا اس پر اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اس کا سامان بطور انعام عطا فرمایا۔

۲۸۳۷ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ اَنْبَاَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ

۲۸۳۷: حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ كَثِيْرِ ابْنِ اَفْلَحَ عَنْ اَبِيْ مُحَمَّدٍ مَوْلَى اَبِيْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَفَّلَهُ سَلَبَ قَتِيْلٍ قَتَلَهُ يَوْمَ حُنَيْنٍ .

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ حنین کے روز انہیں ایک مقتول کا سامان بطور انعام دیا جس کو انہوں نے ہی مردار کیا تھا۔

۲۸۳۸ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ ثَنَا اَبُوْ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيُّ عَنْ نُعَيْمِ بْنِ اَبِيْ هِنْدٍ عَنِ ابْنِ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ قَتَلَ فَلَهُ السَّلَبُ .

۲۸۳۸ : حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کسی کو قتل کرے اس مقتول کا سامان قتل کرنے والے کو ملے گا۔

خلاصۃ الباب ☆ ان احادیث میں مبارزت یعنی مقابلہ کے وقت پکارنا ثابت ہوا اور مشرک مقتول کے کپڑے ہتھیار اور سواری کے بارے میں امام کو اختیار ہے جب چاہے جنگ میں لوگوں کو رغبت دلانے کے لئے کہہ دے کہ جو کوئی مسلمان کسی مشرک کو مارے اس کا سامان وہی لے حنفیہ اور مالکیہ کے نزدیک یہ حکم دائمی نہیں ہے۔

۳۰ : بَابُ الْغَارَةِ وَالْبَيَاتِ وَقَتْلِ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ

باب : رات کو حملہ کرنا (شب خون مارنا) اور عورتوں اور بچوں کو قتل کرنے کا حکم

۲۸۳۹ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ ثَنَا الصَّعْبُ بْنُ جَثَّامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَهْلِ الدَّارِ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ يُبَيَّتُوْنَ فَيُصَابُ النِّسَاءُ وَالصِّبْيَانُ قَالَ هُمْ مِنْهُمْ.

۲۸۳۹ : حضرت صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اہل الدار کے مشرکین پر شب خون مارنے کے متعلق پوچھا گیا کہ اس میں تو عورتیں اور بچے بھی مارے جائیں گے فرمایا: یہ عورتیں اور بچے بھی مشرکین ہی کے ہیں (یعنی ایسی صورت میں ان کو قتل کرنا جائز ہے کیونکہ قصداً نہیں)

۲۸۴۰ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ اَنْبَاَنَا وَكِيْعٌ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ اِيَاسِ بْنِ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ اَبِيْ بَكْرٍ هَوَازِنَ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَيْنَا مَاءً لِبَنِيْ فَزَارَةَ فَعَرَّسْنَا حَتّٰى اِذَا كَانَ عِنْدَ الصُّبْحِ شَنَنَّاهَا عَلَيْهِمْ غَارَةً فَاَتَيْنَا اَهْلَ مَاءٍ فَبَيَّتْنَاهُمْ فَقَتَلْنَاهُمْ تِسْعَةً اَوْ سَبْعَةَ اَبْيَاتٍ.

۲۸۴۰ : حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں ہم نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی معیت میں جنگ کی ہم بنو فزارہ کے ایک کنوئیں پر پہنچے ہم نے رات وہیں پڑاؤ ڈالا صبح کے قریب ہم نے ان پر شب خون مارا تو ہم نے ایک کنویں والوں پر بھی راتوں رات حملہ کر کے نو یا سات گھرانوں کو قتل کیا۔

۲۸۴۱ : حدثنا یحیی بن حکیم ثنا عثمان بن عمر انا مالک بن انس عن نافع عن ابن عمر ان النبی ﷺ رای امرأۃ مقتولۃ فی بعض الطریق فنھی عن قتل النساء والصبیان .

۲۸۴۱: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رستہ میں قتل کی ہوئی عورت دیکھی تو عورتوں اور بچوں کو قتل کرنے سے منع فرما دیا۔

۲۸۴۲ : حدثنا ابو بکر بن ابی شیبۃ ثنا وکیع عن سفیان عن ابی الزناد عن المرقع بن عبد اللہ ابن صیفی عن حنظلۃ الکاتب قال غزونا مع رسول اللہ ﷺ فمررنا علی امرأۃ مقتولۃ قد اجتمع علیھا الناس فافرجوا لہ فقال ما کانت ھذہ تقاتل فیمن یقاتل ثم قال لرجل انطلق الی خالد بن الولید فقل لہ ان رسول اللہ ﷺ یامرک یقول لا تقتلن ذریۃ ولا عسیفا .

حدثنا ابو بکر بن ابی شیبۃ ثنا المغیرۃ بن عبد الرحمن عن ابی الزناد عن المرقع عن جدہ رباح بن الربیع عن النبی ﷺ نحوہ .

۲۸۴۲: حضرت حنظلہ کاتب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں جنگ کی ہمارا گزر ایک عورت سے ہوا جو قتل کی گئی تھی لوگ اس کے گرد جمع تھے (آپ پہنچے تو) لوگوں نے آپ کے لئے جگہ کھول دی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ لڑنے والوں کے ساتھ شریک ہو کر لڑائی تو نہیں کرتی تھی پھر ایک مرد سے فرمایا: خالد بن ولید کے پاس جاؤ اور اس سے کہو کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم تمہیں یہ حکم دیتے ہیں کہ بچوں' عورتوں اور مزدوروں کو ہرگز قتل مت کرو۔

__خلاصۃ الباب__ ☆ سبحان اللہ! ہمارے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کتنی عمدہ اور بہترین ہیں کہ خدا تعالیٰ کے باغیوں کے ضعفاء کی بھی بہت رعایت رکھی گئی ہے۔

۳۱ : باب التحریق بارض العدو

باب : دشمن کے علاقہ میں آگ لگانا

۲۸۴۳ : حدثنا محمد بن اسماعیل ابن سمرۃ ثنا وکیع عن صالح بن ابی الاخضر عن الزھری عن عروۃ ابن الزبیر عن اسامۃ ابن زید قال بعثنی رسول اللہ ﷺ الی قریۃ یقال لھا ابنی فقال ائت ابنی صباحا ثم حرق .

۲۸۴۳: حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ابنی نامی بستی کی طرف بھیجا اور فرمایا صبح سویرے ابنی جا کر آگ لگا دو۔

۲۸۴۴ : حدثنا محمد بن رمح انبانا اللیث بن سعد عن نافع عن ابن عمر رضی اللہ تعالی عنھما ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حرق نخل بنی النضیر وقطع وھی البویرۃ فانزل اللہ عزوجل ما قطعتم من لینۃ او ترکتموھا قائمۃ ، الایۃ .

۲۸۴۴: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو نضیر کے کھجور کے درخت کاٹے اور جلائے بویرہ (نامی باغ) میں اسی بارے میں اللہ عزوجل نے یہ آیت مبارکہ نازل فرمائی: ﴿ما قطعتم من لینۃ او ترکتموھا قائمۃ.....﴾

۲۸۴۵ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ ثَنَا عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّقَ نَخْلَ بَنِي النَّضِيْرِ وَقَطَعَ وَفِيْهِ يَقُوْلُ شَاعِرُهُمْ ؎

فَهَانَ عَلٰى سَرَاةِ بَنِيْ لُؤَيٍّ
حَرِيْقٌ بِالْبُوَيْرَةِ مُسْتَطِيْرُ

۲۸۴۵: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو نضیر کے کھجور کے باغوں کو آگ لگوائی اور درخت کاٹے اور اسی بارے میں مسلمانوں کے شاعر (حضرت حسان بن ثابتؓ) نے یہ شعر کہا سو آسان ہو گیا بنو لوی (قریش) کے سرداروں کیلئے بویرہ میں آگ لگانا جو آگ وہاں اڑ رہی ہے۔

خلاصۃ الباب ☆ مطلب یہ ہے کہ وہاں کے لوگوں کو جلا دے شاید یہ حکم ابتداء اسلام میں ہو گا پھر آپؐ نے آگ سے جلانا منع فرما دیا۔

۳۲ : بَابُ فِدَاءِ الْاَسَارٰى

باب : قیدیوں کو فدیہ دے کر چھڑانا

۲۸۴۶ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ قَالَ ثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ اِيَاسِ بْنِ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ اَبِيْ بَكْرٍ هَوَازِنَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَفَّلَنِيْ جَارِيَةً مِنْ بَنِيْ فَزَارَةَ مِنْ اَجْمَلِ الْعَرَبِ عَلَيْهَا قِشْعٌ لَهَا فَمَا كَشَفْتُ لَهَا عَنْ ثَوْبٍ حَتّٰى اَتَيْتُ الْمَدِيْنَةَ فَلَقِيَنِيَ النَّبِيُّ فِي السُّوْقِ فَقَالَ لِلّٰهِ اَبُوْكَ اهْبِهَا لِيْ فَوَهَبْتُهَا لَهُ فَبَعَثَ بِهَا فَفَادٰى بِهَا اُسَارٰى مِنْ اُسَارَى الْمُسْلِمِيْنَ كَانُوْا بِمَكَّةَ .

۲۸۴۶: حضرت سلمہ بن اکوعؓ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسولؐ کے عہد مبارک میں ہم نے ابو بکرؓ کی معیت میں ہوازن سے جنگ کی۔ ابو بکرؓ نے مجھے بطور انعام بنو فزارہ کی ایک لڑکی دی جو عرب کی حسین وجمیل لڑکی تھی اس نے پوستین پہن رکھی تھی میں نے اسکا کپڑا ابھی نہ کھولا تھا کہ مدینہ پہنچا تو نبیؐ مجھے بازار میں ملے فرمایا: تیرا باپ بزرگ تھا (کہ تجھ سی کریم اولا دملی) یہ لڑکی مجھے دیدے۔ میں نے وہ لڑکی آپؐ کو ہبہ کر دی۔ آپؐ نے اسے بھیج دیا اور اسکے بدلہ بہت سے مسلمان جو مکہ میں قید تھے چھڑوا لئے۔

۳۳ : بَابُ مَا اَحْرَزَ الْعَدُوُّ ثُمَّ ظَهَرَ عَلَيْهِ الْمُسْلِمُوْنَ

باب : جو مال دشمن اپنے علاقہ میں محفوظ کر لے پھر مسلمانوں کو دشمن پر غلبہ حاصل ہو جائے

۲۸۴۷ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ ذَهَبَتْ فَرَسٌ لَهُ فَاَخَذَهَا الْعَدُوُّ فَظَهَرَ عَلَيْهِمُ الْمُسْلِمُوْنَ فَرُدَّ عَلَيْهِ فِيْ زَمَنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

۲۸۴۷: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ان کا ایک گھوڑا بدک گیا دشمن نے اسے پکڑ لیا پھر مسلمانوں کو دشمنوں پر غلبہ ہوا تو وہ گھوڑا ان کو (ابن عمر رضی اللہ عنہما) کو واپس دے دیا گیا اور یہ سب اللہ کے رسول صلی اللہ

وسلّم .

علیہ وسلم کی حیاتِ طیبہ میں ہوا۔

قَالَ وَاَبَقَ عَبْدٌ لَهُ فَلَحِقَ بِالرُّوْمِ فَظَهَرَ عَلَيْهِمُ الْمُسْلِمُوْنَ فَرَدَّهُ عَلَيْهِ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ بَعْدَ وَفَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

فرماتے ہیں کہ انکا ایک غلام بھاگ کر روم چلا گیا پھر جب مسلمانوں کو رومیوں پر غلبہ حاصل ہوا تو خالد بن ولیدؓ نے وہ غلام ان کو واپس دے دیا یہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد ہوا۔

خلاصۃ الباب ☆ یہی مذہب ہے امام شافعی کا اور بعض دوسرے حضرات کا کہ کفار غلبہ سے مسلمانوں کی کسی چیز کے مالک نہیں ہوتے اور جب وہ مسلمانوں کے ہاتھ لگے تو وہ مالک قدیم اس کو لے لے گا لیکن امام ابوحنیفہ اور امام مالکؒ فرماتے ہیں کہ اگر مسلمان پر کافر غالب آ جائیں یا مسلمان ہجرت کر کے چلے آئیں اور ان کے مال و جائیداد پر کفار قابض ہو جائیں تو یہ اموال کافروں کے مکمل قبضہ کے بعد انہی کے مالک ہو جاتے ہیں ان کی دلیل سورہ حشر کی آیت للفقراء المھاجرین...... ان کے مسلک کی دلیل دوسری احادیث ہیں جو ابوداؤد میں ہے۔ حدیث باب امام ابوحنیفہؒ کے مسلک کے خلاف نہیں بلکہ مؤید ہے۔

۳۴ : بَابُ الْغُلُوْلِ

باب : مالِ غنیمت میں خیانت

۲۸۴۸ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ اَنْبَاَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَحْيَى ابْنِ سَعِيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى ابْنِ حَبَّانَ عَنِ ابْنِ اَبِي عَمْرَةَ عَنْ زَيْدِ ابْنِ خَالِدِ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ تُوُفِّيَ رَجُلٌ مِنْ اَشْجَعَ بِخَيْبَرَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلُّوْا : عَلَى صَاحِبِكُمْ فَاَنْكَرَ النَّاسُ ذٰلِكَ وَتَغَيَّرَتْ لَهُ وُجُوْهُهُمْ فَلَمَّا رَاٰى ذَالِكَ قَالَ اِنَّ صَاحِبَكُمْ غَلَّ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ .

۲۸۴۸ : حضرت زید بن خالد جہنیؓ فرماتے ہیں کہ ایک اشجعی مرد خیبر میں انتقال کر گیا تو نبیؐ نے فرمایا : اپنے ساتھی کا جنازہ خود ہی پڑھ لو۔ لوگوں نے اسے محسوس کیا اور انکے چہرے متغیر ہو گئے (پریشانی کی وجہ سے کہ کہیں ہمارے متعلق بھی آپؐ یہ نہ فرما دیں آپؐ نے انکی پریشانی دُور کرنے کیلئے اصل وجہ بتائی) فرمایا: تمہارے اس ساتھی نے راہِ خدا میں مالِ غنیمت میں خیانت کی۔

۲۸۴۹ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو ابْنِ دِيْنَارٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ كَانَ عَلَى ثَقَلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ كَرْكَرَةُ فَمَاتَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ فِي النَّارِ فَذَهَبُوْا يَنْظُرُوْنَ فَوَجَدُوْا عَلَيْهِ كِسَاءً اَوْ عَبَاءَةً قَدْ غَلَّهَا .

۲۸۴۹ : حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسباب کا نگہبان کرکرہ نامی ایک مرد تھا جب وہ فوت ہوا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ دوزخی ہے تو صحابہ دیکھنے لگے (کہ اس نے کیا جرم کیا) انہیں اس پر ایک عبا یا چادر دیکھی جو اس نے مالِ غنیمت میں سے چرائی تھی۔

۲۸۵۰ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ اَبِيْ سِنَانٍ عِيْسَى بْنِ سِنَانٍ عَنْ يَعْلَى بْنِ شَدَّادٍ عَنْ عُبَادَةَ ابْنِ الصَّامِتِ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ اِلَى جَنْبِ بَعِيْرٍ مِنَ الْمَقَاسِمِ ثُمَّ تَنَاوَلَ شَيْئًا مِنَ الْبَعِيْرِ فَاَخَذَ مِنْهُ قَرَدَةً يَعْنِيْ وَبَرَةً فَجَعَلَ بَيْنَ اِصْبَعَيْهِ ثُمَّ قَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ هٰذَا مِنْ غَنَائِمِكُمْ اَدُّوْا الْخَيْطَ وَالْمَخِيْطَ فَمَا فَوْقَ ذَالِكَ فَمَا دُوْنَ ذٰلِكَ فَاِنَّ الْغُلُوْلَ عَارٌ عَلٰى اَهْلِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَشَنَارٌ وَنَارٌ .

۲۸۵۰: حضرت عبادہ بن صامتؓ فرماتے ہیں کہ جنگ حنین کے روز اللہ کے رسولؐ نے ہمیں غنیمت کے ایک اونٹ کے پاس نماز پڑھائی پھر اس اونٹ میں سے کچھ لیا وہ ایک بال تھا۔ آپؐ نے اسے اپنی دو انگلیوں کے درمیان رکھا۔ پھر فرمایا: اے لوگو! یہ تمہارے غنائم کا حصہ ہے ایک دھاگہ اور سوئی اور اس سے زیادہ یا اس سے کم جو کچھ بھی ہو جمع کرواؤ اسلئے کہ مالِ غنیمت میں چوری چور کیلئے روز قیامت عار رُسوائی اور عذاب کا باعث ہوگی۔

خلاصۃ الباب ☆ غرض یہ ہے اس فرمان کی کہ عام چوری بھی سخت گناہ ہے لیکن مال غنیمت کے مال کی چوری کرنا اور زیادہ گناہ ہے کیونکہ غنیمت کا مال عام مسلمانوں کا ہے تو گویا اس نے تمام مسلمانوں کی چوری کی۔

۳۵ : بَابُ النَّفْلِ

باب : انعام دینا

۲۸۵۱ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا ثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ جَابِرٍ عَنْ مَكْحُوْلٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ جَارِيَةَ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ مُسْلِمَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَفَلَ الثُّلُثَ بَعْدَ الْخُمُسِ .

۲۸۵۱: حضرت حبیب بن مسلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خمس کے بعد تہائی میں سے انعام بھی دیا۔

۲۸۵۲ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ الْحَارِثِ الزُّرَقِيِّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوْسٰى عَنْ مَكْحُوْلٍ عَنْ اَبِيْ سَلَّامٍ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ عَنْ عُبَادَةَ ابْنِ الصَّامِتِ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَفَلَ فِي الْبَدَاةِ الرُّبُعَ وَفِي الرَّجْعَةِ الثُّلُثَ .

۲۸۵۲ : حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابتدا میں جاتے وقت چوتھائی (حصہ) میں سے انعام کا وعدہ فرمایا اور واپسی میں تہائی میں سے انعام کا وعدہ فرمایا۔

۲۸۵۳ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا اَبُو الْحُسَيْنِ اَنَا رَجَاءُ بْنُ اَبِيْ سَلَمَةَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ لَا نَفَلَ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَرُدُّ الْمُسْلِمُوْنَ قَوِيُّهُمْ عَلٰى ضَعِيْفِهِمْ .

قَالَ رَجَاءٌ فَسَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ مُوْسٰى يَقُوْلُ لَهٗ حَدَّثَنِيْ مَكْحُوْلٌ عَنْ حَبِيْبِ ابْنِ مَسْلَمَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى

۲۸۵۳: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ نے فرمایا کہ اللہ کے رسولؐ کے بعد کوئی انعام نہیں مسلمانوں کے طاقتور کمزوروں کو واپس کریں گے (یعنی مال غنیمت میں سب برابر شریک ہونگے) رجاء کہتے ہیں کہ میں نے سلیمان بن مکحول کو یہ فرماتے سنا کہ مجھے مکحول نے حبیب بن مسلمہ سے روایت کر کے یہ حدیث سنائی کہ شروع جنگ میں جاتے

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفَّلَ فِي الْبَدَاةِ الرُّبُعَ وَحِيْنَ قَفَلَ الثُّلُثَ فَقَالَ عُمَرُ أُحَدِّثُكَ عَنْ أَبِيْ عَنْ جَدِّيْ وَتُحَدِّثُنِيْ عَنْ مَكْحُوْلٍ.

ہوئے چوتھائی غنیمت اور واپسی میں (جنگ کی ضرورت ہوئی تو) تہائی غنیمت انعام دینے کا وعدہ فرمایا: تو عمرو نے کہا کہ میں تمہیں اپنے باپ دادا سے روایت کر کے سنا رہا ہوں اور تم مجھے مکحول[1] سے روایت کر کے سنا رہے ہو۔

خلاصۃ الباب ☆ یہ نفل دینا حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے تو بالاتفاق سب ائمہ کے نزدیک انعام دینا جائز ہے۔

۳۶ : بَابُ قِسْمَةِ الْغَنَائِمِ

باب : مال غنیمت کی تقسیم

۲۸۵۴ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَسْهَمَ لِلْفَرَسِ سَهْمَانِ وَلِلرَّجُلِ سَهْمٌ.

۲۸۵۴ : حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن گھڑ سوار کو تین حصے اور پیادہ کو ایک حصہ دیا۔

خلاصۃ الباب ☆ امام شافعیؒ اور صاحبینؒ کے نزدیک تین حصے سوار کے اور ایک حصہ پیدل کا ہے۔ امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک گھوڑ سوار کے دو حصے ہیں دلیل وہ احادیث ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سوار کے لئے دو حصہ مقرر فرمائے۔ امام صاحب کے مستدل احادیث ابوداؤد طبرانی ابن ابی شیبہ۔ حدیث باب کی توجیہ امام صاحب کے نزدیک یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دو حصے بطریق وجوب کے دیئے اور ایک حصہ بطریق انعام۔ کیونکہ روایات کے مطابق تطبیق اولیٰ ہے بہ نسبت کسی روایت کو باطل قرار دینے کے۔

۳۷ : بَابُ الْعَبِيْدِ وَالنِّسَاءِ يَشْهَدُوْنَ مَعَ الْمُسْلِمِيْنَ

باب : غلام اور عورتیں جو مسلمانوں کے ساتھ جنگ میں شریک ہوں

۲۸۵۵ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيْعٌ ثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ مُهَاجِرِ بْنِ قُنْفُذٍ.

قَالَ سَمِعْتُ عُمَيْرًا مَوْلٰى أَبِي اللَّحْمِ قَالَ وَكِيْعٌ كَانَ لَا يَأْكُلُ اللَّحْمَ، قَالَ غَزَوْتُ مَعَ مَوْلَايَ يَوْمَ خَيْبَرَ وَأَنَا مَمْلُوْكٌ فَلَمْ يَقْسِمْ لِيْ مِنَ الْغَنِيْمَةِ وَأُعْطِيْتُ مِنْ خُرْثِيِّ الْمَتَاعِ سَيْفًا وَكُنْتُ أَجُرُّهُ إِذَا تَقَلَّدْتُهُ.

۲۸۵۵ : حضرت اُبی اللحم (جو گوشت نہیں کھاتے تھے) کے غلام عمیر کہتے ہیں کہ میں نے اپنے آقا کے ساتھ جنگ خیبر میں شرکت کی اس وقت میں غلام تھا اس لئے مجھے غنیمت میں مستقل حصہ نہ ملا البتہ گرے پڑے سامان میں سے مجھے ایک تلوار ملی تھی جب میں تلوار باندھتا تو وہ زمین پہ گھسٹتی تھی۔

۲۸۵۶ : حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِيْ مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ اغْزُوْا وَلَا تَغْدِرُوْا وَلَا شَيْبَةَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحِيْمِ قَالَتْ ابْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ

۲۸۵۶ : حضرت ام عطیہ انصاریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ

[1] شاید انہوں نے مکحول کو ضعیف خیال کیا حالانکہ وہ ثقہ ہیں اور اس حدیث کو اہل علم نے صحیح قرار دیا۔ (عبدالرشید)

هِشَامٍ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِيْنَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ الْاَنْصَارِيَّةِ قَالَتْ غَزَوْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ سَبْعَ غَزَوَاتٍ اَخْلُفُهُمْ فِيْ رِحَالِهِمْ وَاَصْنَعُ لَهُمُ الطَّعَامَ وَاُدَاوِي الْجَرْحٰى وَاَقُوْمُ عَلَى الْمَرْضٰى.

وسلم کے ساتھ سات لڑائیوں میں شرکت کی ۔ میں ان کے خیموں میں ان کے پیچھے رہتی' ان کے لئے کھانا تیار کرتی زخمیوں کا علاج کرتی اور بیماروں کا خیال رکھتی۔

خلاصۃ الباب ☆ جمہور ائمہ کرام کا یہی مسلک ہے کہ مال غنیمت میں غلام عورت ذمی اور بچے کو حصہ نہیں ملے گا البتہ امام وقت اپنی مرضی واختیار سے جو چاہے دے سکتا ہے۔

۳۸ : بَابُ وَصِيَّةِ الْاِمَامِ

باب : حاکم کی طرف سے وصیت

۲۸۵۷ : حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ الْخَلَّالُ ثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ حَدَّثَنِيْ عَطِيَّةُ بْنُ الْحَارِثِ اَبُوْ رَوْقٍ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنِيْ اَبُو الْعَرِيْفِ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ خَلِيْفَةَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ قَالَ بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ سَرِيَّةٍ فَقَالَ سِيْرُوْا بِاسْمِ اللّٰهِ وَفِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَاتِلُوْا مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ وَلَا تَمْثُلُوْا وَلَا تَغْدِرُوْا وَلَا تَقْتُلُوْا وَلِيْدًا.

۲۸۵۷ : حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایک سریہ میں بھیجا تو ارشاد فرمایا: اللہ کا نام لے کر چلو اور راہِ الٰہی میں لڑو' اُن لوگوں سے جو اللہ کے منکر ہیں اور مثلہ مت بناؤ (دشمن کی صورت مت بگاڑو) بد عہدی نہ کرو اور بچوں کو قتل مت کرو۔

۲۸۵۸ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ الْفِرْيَابِيُّ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اَمَّرَ رَجُلًا عَلٰى سَرِيَّةٍ اَوْصَاهُ فِيْ خَاصَّةِ نَفْسِهِ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَمَنْ مَعَهُ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ خَيْرًا فَقَالَ اغْزُوْا بِاسْمِ اللّٰهِ وَفِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَاتِلُوْا مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ اغْزُوْا وَلَا تَغْدِرُوْا وَلَا تَغُلُّوْا وَلَا تَمْثُلُوْا وَلَا تَقْتُلُوْا وَلِيْدًا وَاِذَا اَنْتَ لَقِيْتَ عَدُوَّكَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ فَادْعُهُمْ اِلٰى اِحْدٰى ثَلَاثِ خِلَالٍ اَوْ خِصَالٍ فَاَيَّتُهُمْ اَجَابُوْكَ اِلَيْهَا فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ اُدْعُهُمْ اِلَى الْاِسْلَامِ فَاِنْ اَجَابُوْكَ فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ ثُمَّ ادْعُهُمْ اِلَى التَّحَوُّلِ مِنْ دَارِهِمْ اِلٰى دَارِ الْمُهَاجِرِيْنَ وَاَخْبِرْهُمْ اِنْ فَعَلُوْا ذٰلِكَ اَنَّ لَهُمْ مَا لِلْمُهَاجِرِيْنَ وَاَنَّ عَلَيْهِمْ مَا عَلَى الْمُهَاجِرِيْنَ وَاِنْ اَبَوْا

۲۸۵۸ : حضرت بریدہ سے روایت ہے کہ نبی کریمؐ جب کسی شخص کو سردار مقرر فرماتے کسی حصے (لشکر) کا تو اُس کو اپنی ذات کے لیے اللہ سے ڈرنے کی وصیت فرماتے اور جو دیگر مسلمان اُن کے ہمراہ ہوتے اُن سے نیک سلوک کرنے کی (تلقین کرتے) اور آپؐ فرماتے: جہاد کرو اللہ کا نام لے کر اور جو اللہ عزوجل کو نہ مانے اُس سے لڑو' جہاد کرو اور عہد مت توڑو اور چوری نہ کرنا اور مثلہ سے ممانعت فرماتے اور بچوں کو مت مارو اور جب دشمن سے ملو یعنی مشرکین سے تو ان کو بلاؤ ان باتوں میں سے ایک کی طرف پھر ان میں سے جس بات پر وہ راضی ہوں اُس کو مان لے اور ان کو ستانے سے رُک جا۔ (تین باتیں مندرجہ ذیل ہیں): اُن کو اسلام کی دعوت

فَاَخْبِرْهُمْ اَنَّهُمْ يَكُوْنُوْنَ كَاَعْرَابِ الْمُسْلِمِيْنَ يَجْرِيْ عَلَيْهِمْ حُكْمُ اللّٰهِ الَّذِيْ يَجْرِيْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَلَا يَكُوْنُ لَهُمْ فِي الْفَيْءِ وَالْغَنِيْمَةِ شَيْءٌ اِلَّا اَنْ يُجَاهِدُوْا مَعَ الْمُسْلِمِيْنَ فَاِنْ هُمْ اَبَوْا اَنْ يَدْخُلُوْا فِي الْاِسْلَامِ فَسَلْهُمْ اِعْطَاءَ الْجِزْيَةِ فَاِنْ فَعَلُوْا فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ فَاِنْ هُمْ اَبَوْا فَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ عَلَيْهِمْ وَقَاتِلْهُمْ وَاِنْ حَاصَرْتَ حِصْنًا فَاَرَادُوْكَ اَنْ تَجْعَلَ لَهُمْ ذِمَّةَ اللّٰهِ وَلَا ذِمَّةَ نَبِيِّكَ فَلَا تَجْعَلْ لَهُمْ ذِمَّةَ اللّٰهِ وَلَا ذِمَّةَ نَبِيِّكَ وَلٰكِنْ اجْعَلْ لَهُمْ ذِمَّتَكَ وَذِمَّةَ اَبِيْكَ وَذِمَّةَ اَصْحَابِكَ فَاِنَّكُمْ اَنْ تُخْفِرُوْا ذِمَّتَكُمْ وَذِمَّةَ اٰبَائِكُمْ اَهْوَنُ عَلَيْكُمْ مِنْ اَنْ تُخْفِرُوْا ذِمَّةَ اللّٰهِ وَذِمَّةَ رَسُوْلِهٖ وَاِنْ حَاصَرْتَ حِصْنًا فَاَرَادُوْكَ اَنْ يَنْزِلُوْا عَلٰى حُكْمِ اللّٰهِ فَلَا تُنْزِلْهُمْ عَلٰى حُكْمِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ اَنْزِلْهُمْ عَلٰى حُكْمِكَ فَاِنَّكَ لَا تَدْرِيْ اَتُصِيْبُ فِيْهِمْ حُكْمَ اللّٰهِ اَمْ لَا .

قَالَ عَلْقَمَةُ فَحَدَّثْتُ بِهٖ مُقَاتِلَ بْنَ حَيَّانَ فَقَالَ حَدَّثَنِيْ مُسْلِمُ بْنُ هَيْصَمٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ مُقَرِّنٍ عَنِ النَّبِيِّ مِثْلَ ذٰلِكَ .

دے اور اگر وہ مان لیں تو رکا رہ اُن (کو تکلیف دینے) سے لیکن کہہ ان سے کہ اپنے ملک سے مسلمانوں کے ملک میں ہجرت کر کے آ جائیں اور ان سے بیان کر دے کہ اگر وہ ہجرت کر لیں گے تو جو فوائد مہاجرین کو میسر آئے وہ اُن کو بھی آئیں گے اور جو سزائیں (قصور کے بدلے) مہاجرین کو ملتی ہیں وہ انہیں بھی ملیں گی اور اگر وہ ہجرت سے انکاری ہوں تو ان کا حکم گنوار دیہاتی مسلمانوں جیسا ہوگا اور اللہ کا حکم جو مؤمنوں پر جاری ہوتا ہے اُن پر (بھی) جاری ہوگا اور ان کو لوٹ کے مال میں اور اس مال میں جو بلا جنگ کافروں سے ہاتھ آئے کچھ میسر نہ آئے گا مگر اس حالت میں جب وہ جہاد کریں مسلمانوں کے ساتھ مگر وہ اسلام لانے سے انکار کریں تو ان سے کہہ جزیہ دینے کے لیے۔ اگر وہ جزیہ دینے پر راضی ہو جائیں تو مان جا اور اُن (کو قتل کرنے) سے باز رہ۔ اگر وہ جزیہ دینے سے بھی انکار کریں تو اللہ عزوجل سے مدد طلب کر اور اُن سے جنگ کر اور جب تو کسی قلعہ کا محاصرہ کرے پھر قلعہ والے تجھ سے کہیں کہ تو اُن کو اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) کا ذمہ دے تو مت ذمہ دے اللہ اور رسول (ﷺ) کا بلکہ اپنا' اپنے باپ کا اور اپنے ساتھیوں کا ذمہ دے۔ اس لیے کہ اگر تم نے اپنا ذمہ یا اپنے باپ دادوں کا ذمہ توڑ ڈالا تو یہ اِس سے آسان ہے کہ تم اللہ اور رسول (ﷺ) کا ذمہ توڑ و اور اگر تو کسی قلعہ کا محاصرہ کر لے پھر قلعہ والے یہ چاہیں کہ اللہ کے حکم پر وہ قلعہ سے نکل آئیں گے تو اس شرط پر اُن کو مت نکال بلکہ اپنے حکم پر نکال۔ اِس لیے کہ تو (ہرگز) نہیں جان سکتا کہ اللہ کے حکم پر اُن کے بارے میں چل سکے گا یا نہیں۔

علقمہ نے کہا: میں نے یہ حدیث مقاتل بن حبان سے بیان کی' انہوں نے مجھ سے مسلم بن ہیضم سے' انہوں نے نعمان بن مقرن سے' انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسی ہی حدیث نقل کی۔

<u>خلاصۃ الباب</u> ☆ امام نوویؒ نے فرمایا اس حدیث سے کئی ہدایات حاصل ہوئیں: (۱) مال غنیمت اور مال فے میں دیہات والوں کا کوئی حصہ نہیں جو اسلام لانے کے بعد اپنے ہی وطن میں رہے بشرطیکہ وہ جہاد میں شریک نہ ہوں۔ (۲) کافر سے جزیہ لینا درست ہے خواہ عربی ہو یا عجمی کتابی یا غیر کتابی۔ امام ابوحنیفہ کے نزدیک مشرکین عرب سے جزیہ نہیں لیا جائے گا وہ یا تو اسلام لائیں یا قتل کئے جائیں اور امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ جزیہ نہیں لیا جائے گا مگر اہل کتاب سے عرب ہوں یا عجم۔

۳۹ : بَابُ طَاعَةِ الْإِمَامِ

باب: امیر کی اطاعت

۲۸۵۹ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ وَعَلِیُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا ثَنَا وَكِيْعٌ ثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ اَطَاعَنِیْ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ وَمَنْ عَصَانِیْ فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ وَمَنْ اَطَاعَ الْاِمَامَ فَقَدْ اَطَاعَنِیْ وَمَنْ عَصَى الْاِمَامَ فَقَدْ عَصَانِیْ .

۲۸۵۹: حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسولؐ نے فرمایا: جس نے میری اطاعت کی یقیناً اس نے اللہ کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی یقیناً اس نے اللہ کی نافرمانی کی اور جس نے امیر کی اطاعت کی یقیناً اس نے میری اطاعت کی اور جس نے (جائز امور میں) امیر کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی۔

۲۸۶۰ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَاَبُوْ بِشْرٍ بَكْرُ بْنُ خَلَفٍ قَالَا ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ ثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنِیْ اَبُو التَّيَّاحِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اسْمَعُوْا وَاَطِيْعُوْا وَاِنِ اسْتُعْمِلَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ حَبَشِیٌّ كَاَنَّ رَاْسَهُ زَبِيْبَةٌ .

۲۸۶۰: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سنو اور اطاعت کرو اگرچہ حبشی غلام جس کا سر کشمش کی مانند چھوٹا ہو اور اسے تمہارا امیر بنا دیا جائے۔

۲۸۶۱ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ ثَنَا وَكِيْعُ بْنُ الْجَرَّاحِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ الْحُصَيْنِ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اِنْ اُمِّرَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ حَبَشِیٌّ مُجَدَّعٌ فَاسْمَعُوْا لَهُ وَاَطِيْعُوْا مَا قَادَكُمْ بِكِتَابِ اللّٰهِ ط .

۲۸۶۱ : حضرت ام حصینؓ فرماتی ہیں میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا: اگر تم پر حبشی نکٹا غلام امیر مقرر کر دیا جائے تو اس کی بات سنو اور مانو جب تک وہ اللہ کی کتاب کے مطابق تمہاری قیادت کرے۔

۲۸۶۲ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِیْ عِمْرَانَ الْجَوْنِیِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ الصَّامِتِ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ اَنَّهُ انْتَهٰى اِلَى الرَّبَذَةِ وَقَدْ اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَاِذَا عَبْدٌ يَؤُمُّهُمْ فَقِيْلَ هٰذَا اَبُوْ ذَرٍّ فَذَهَبَ يَتَاَخَّرُ فَقَالَ اَبُوْ ذَرٍّ اَوْصَانِیْ خَلِيْلِیْ ﷺ اَنْ اَسْمَعَ وَاُطِيْعَ وَاِنْ كَانَ عَبْدًا حَبَشِيًّا مُجَدَّعَ الْاَطْرَافِ .

۲۸۶۲: حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ ایک بار ربذہ پہنچے تو نماز قائم ہو چکی تھی اور ایک غلام امامت کروا رہا تھا کسی نے کہا یہ ابو ذر تشریف لے آئے تو غلام پیچھے ہٹنے لگا حضرت ابو ذر نے فرمایا میرے پیارے صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے وصیت فرمائی کہ میں سنوں اور اطاعت کروں اگرچہ امیر حبشی غلام ہو نکٹا اور کن کٹا۔

خلاصۃ الباب ☆ ثابت ہوا کہ امام کی اطاعت فرض ہے بشرطیکہ شریعت کے خلاف حکم نہ دے اگر شریعت کے خلاف حکم دے تو لا طاعة لمخلوق فی معصیة الخالق : کی وجہ سے اس کی اطاعت نہیں کی جائے گی۔
حدیث: ۲۸۶۰ مطلب یہ ہے کہ امیر المومنین کے حکم سے اگر کسی لشکر کا سالار حبشی چھوٹے سر والا بھی بنایا جائے تو بھی امام کے حکم کی اطاعت فرض ہو گی۔

۴۰ : بَابُ لَا طَاعَةَ فِيْ مَعْصِيَةِ اللّٰهِ

باب: اللہ کی نافرمانی کر کے کسی کی اطاعت درست نہیں

۲۸۶۳ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عُمَرَ بْنِ الْحَكَمِ بْنِ ثَوْبَانَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ بَعَثَ عَلْقَمَةَ بْنَ مُجَزِّزٍ عَلٰى بَعْثٍ وَاَنَا فِيْهِمْ فَلَمَّا انْتَهٰى اِلٰى رَاْسِ غَزَاتِهٖ اَوْ كَانَ بِبَعْضِ الطَّرِيْقِ اسْتَاْذَنَتْهُ طَائِفَةٌ مِنَ الْجَيْشِ فَاَذِنَ لَهُمْ وَاَمَّرَ عَلَيْهِمْ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ حُذَافَةَ ابْنِ قَيْسٍ السَّهْمِيَّ فَكُنْتُ فِيْمَنْ غَزَا مَعَهُ فَلَمَّا كَانَ بِبَعْضِ الطَّرِيْقِ اَوْ قَدَ الْقَوْمُ نَارًا لِيَصْطَلُوْا اَوْ لِيَصْنَعُوْا عَلَيْهَا صَنِيْعًا فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ وَكَانَتْ فِيْهِ دُعَابَةٌ، اَلَيْسَ لِيْ عَلَيْكُمُ السَّمْعُ وَالطَّاعَةُ قَالُوْا بَلٰى قَالَ فَمَا اَنَا بِاٰمِرِكُمْ بِشَيْئٍ اِلَّا صَنَعْتُمُوْهُ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ فَاِنِّيْ اَعْزِمُ عَلَيْكُمْ اِلَّا تَوَاثَبْتُمْ فِيْ هٰذِهِ النَّارِ فَقَامَ نَاسٌ فَتَحَجَّزُوْا فَلَمَّا ظَنَّ اَنَّهُمْ وَاثِبُوْنَ قَالَ اَمْسِكُوْا عَلٰى اَنْفُسِكُمْ فَاِنَّمَا كُنْتُ اَمْزَحُ مَعَكُمْ فَلَمَّا قَدِمْنَا ذَكَرُوْا ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ اَمَرَكُمْ مِنْهُمْ بِمَعْصِيَةِ اللّٰهِ فَلَا تُطِيْعُوْهُ.

۲۸۶۳ : حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسولؐ نے علقمہ بن مجزز کو ایک لشکر کا امیر مقرر فرمایا میں بھی اس لشکر میں تھا۔ جب جنگ کے آخری مقام پر پہنچے یا ابھی رستہ میں ہی تھے کہ لشکر میں سے کچھ لوگوں نے ان سے اجازت چاہی انہوں نے ان کو اجازت دے دی اور عبداللہ بن حذافہ بن قیس سہمی کو ان کا امیر مقرر کر دیا تو میں بھی ان لوگوں میں تھا' جنہوں نے عبداللہ بن حذافہ کے ساتھ مل کر جنگ کی راستہ میں کچھ لوگوں نے آگ روشن کی تا کہ تپش حاصل کریں یا کچھ بنائیں تو عبداللہ نے کہا اور وہ ظریف الطبع شخص تھے کیا تم پر میری بات سننا لازم نہیں؟ کہنے لگے کیوں نہیں بلکہ لازم ہے کہنے لگے تو پھر تمہیں جس چیز کا بھی حکم دوں کرو گے کہنے لگے جی ہاں۔ کہنے لگے میں تمہیں قطعی حکم دیتا ہوں کہ اس آگ میں کود جاؤ اس پر کچھ لوگ کھڑے ہوئے اور کمر باندھنے لگے جب انہیں گمان ہوا کہ یہ تو واقعی کودنے لگے ہیں تو کہنے لگے اپنے آپ کو روکو کیونکہ میں تو تم سے مزاح کر رہا تھا۔ جب ہم واپس آئے تو کچھ نے نبیؐ سے اس کا تذکرہ کیا تو رسول اللہؐ نے فرمایا: اگر تمہیں کوئی اللہ کی نافرمانی کا حکم دے تو اسکی بات مت مانو۔

۲۸۶۴ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ ثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ وَسُوَيْدُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَا ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ الْمَكِّيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ عَلَى الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ الطَّاعَةُ فِيْمَا اَحَبَّ اَوْ كَرِهَ اِلَّا اَنْ يُؤْمَرَ بِمَعْصِيَةٍ فَاِذَا اُمِرَ بِمَعْصِيَةٍ فَلَا سَمْعَ وَلَا طَاعَةَ.

۲۸۶۴ : حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مرد مسلم پر فرمانبرداری لازم ہے (طبعاً) پسندیدہ اور ناپسندیدہ امور میں الاّ یہ کہ اسے نافرمانی کا حکم دیا جائے' لہٰذا جب نافرمانی اور معصیت کا حکم دیا جائے تو نہ سننا ہے اور نہ طاعت و فرمانبرداری۔

۲۸۶۵ : حدثنا سويد بن سعيد ثنا يحيى بن سليم ح وحدثنا هشام بن عمار ثنا عبد الله ثنا اسماعيل بن عياش ثنا عبد الله بن عثمان بن خثيم عن القاسم ابن عبد الرحمن بن عبد الله بن مسعود عن ابيه عن جده عبد الله بن مسعود ان النبي ﷺ قال سيلي امور كم بعدي رجال يطفئون السنة ويعملون بالبدعة ويؤخرون الصلوة عن مواقيتها فقلت يا رسول الله ان ادركتهم كيف افعل قال تسالني يابن ام عبد كيف تفعل لا طاعة لمن عصى الله .

۲۸۶۵ : حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے بعد تمہارے امور کے متولی (حاکم) ایسے مرد ہوں گے جو (چراغ) سنت کو بجھائیں گے اور بدعت پر عمل کریں گے اور نماز کو اپنے وقتوں سے مؤخر کریں گے میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول اگر میں ان لوگوں (کے زمانہ) کو پالوں تو کیا کروں فرمایا اے ابن ام عبد تم مجھ سے پوچھ رہے ہو کہ کیا کروں جو شخص اللہ کی نافرمانی کرے اس کی کوئی اطاعت نہیں ۔

خلاصۃ الباب ☆ مطلب یہ ہے کہ جہاں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی ہوتی ہو وہاں مخلوق کی فرماں برداری کرنا ناجائز ہے اور حرام ہے لہٰذا اگر کوئی پیر مرشد یا کوئی استاذ یا والدین ناجائز کام کا اصرار کریں مثلاً داڑھی کترانے کو کہتے ہوں یا رشوت لینے کو یا سود کھانے یا اور کسی ناجائز کام کا حکم کرتے ہوں تو ان کی اطاعت کرنا حرام ہے یہ احادیث مبارکہ جہاد کے ابواب میں لائی گئی ہیں تو معنی یہ ہوگا کہ جہاد میں اپنے امیر لشکر کی اطاعت فرض ہے لیکن امیر خالق کی نافرمانی والے احکام جاری کرے تو اطاعت نہیں کرنی جیسا کہ عبداللہ نے آگ میں کودنے کا حکم دیا تو یہ حکم خلاف شریعت تھا اگرچہ انہوں نے از راہ ظرافت وخوش طبعی کے حکم دیا لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ قصہ سن کر یہ ارشاد فرمایا کہ خالق کی معصیت میں کسی مخلوق کی اطاعت نہیں ۔

۴۱ : بَابُ الْبَيْعَةِ

باب : بیعت کا بیان

۲۸۶۶ : حدثنا علي بن محمد ثنا عبد الله بن ادريس عن محمد بن اسحاق ويحيى بن سعيد وعبيد الله ابن عمر وابن عجلان عن عبادة ابن الوليد بن عبادة بن الصامت عن ابيه عن عبادة ابن الصامت قال بايعنا رسول الله ﷺ على السمع والطاعة في العسر واليسر والمنشط والمكره والاثرة علينا وان لا ننازع الامر اهله وان نقول الحق حيثما كنا لا نخاف في الله لومة لائم .

۲۸۶۶ : حضرت عبادہ بن صامتؓ فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کی سننے اور ماننے پر تنگی اور آسانی میں خوشی اور پریشانی میں اور اس حالت میں بھی جب دوسروں کو ہم پر ترجیح دی جائے اور اس پر کہ ہم حکومت کے اہل اور لائق شخص سے حکومت کے بارے میں جھگڑا نہ کریں گے اور اس پر کہ ہم جہاں بھی ہوں گے حق کہیں گے اور اللہ کے بارے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہ ڈریں گے ۔

۲۸۶۷ : حدثنا هشام بن عمار ثنا الوليد بن مسلم ثنا سعيد بن عبد العزيز التنوخي عن ربيعة بن يزيد عن ابى ادريس الخولاني عن ابى مسلم قال حدثني الحبيب الامين (امّا هو اليّ فحبيب وامّا هو عندي فامين عوف بن مالک الاشجعي قال كنا عند النبي صلى الله عليه وسلم سبعة او ثمانية او تسعة فقال الا تبايعون رسول الله فبسطنا ايدينا فقال قائل يا رسول الله (صلى الله عليه وسلم) انا قد بايعناک فعلام نبايعک فقال ان تعبدوا الله ولا تشركوا به شيئا وتقيموا الصلوة الخمس وتسمعوا وتطيعوا واسرّ كلمة خفية) ولا تسألوا الناس شيئا قال فلقد رأيت بعض اولئک النفر يسقط سوطه فلا يسأل احدا يناوله اياه .

۲۸۶۷: حضرت ابومسلم کہتے ہیں کہ مجھے میرے پسندیدہ اور میرے نزدیک امانتدار شخص سیدنا عوف بن مالک اشجعیؓ نے بتایا کہ ہم سات آٹھ یا نو افراد نبیؐ کی خدمت میں حاضر تھے آپؐ نے فرمایا: تم بیعت نہیں کرتے' ہم نے اپنے ہاتھ بیعت کیلئے بڑھائے تو ایک نے عرض کیا: اے اللہ کے رسولؐ ہم آپؐ کے ہاتھ پر بیعت کر چکے ہیں اب آپؐ سے کس بات پر بیعت کریں؟ فرمایا: اس بات پر کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو گے' کسی کو اس کے ساتھ شریک نہ ٹھہراؤ گے' پانچوں نمازوں کو قائم کرو گے' سنو اور مانو گے اور ایک بات آہستہ سے فرمائی کہ لوگوں سے کسی چیز کا بھی سوال نہ کرو گے۔ فرماتے ہیں میں نے اس جماعت میں ایک شخص کو دیکھا کہ کوڑا (سواری سے) گر گیا تو اس نے کسی سے بھی یہ نہ کہا کہ یہ مجھے اٹھا دو۔

۲۸۶۸ : حدثنا علي بن محمد ثنا وكيع ثنا شعبة عن عتاب مولى هرمز قال سمعت انس بن مالک يقول بايعنا رسول الله ﷺ على السمع والطاعة فقال فيما استطعتم .

۲۸۶۸: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی سننے اور ماننے پر تو آپؐ نے فرمایا: جہاں تک تمہاری استطاعت ہو۔

۲۸۶۹ : حدثنا محمد بن رمح انبانا الليث بن سعد عن ابى الزبير عن جابر قال جاء عبد فبايع النبيّ صلى الله عليه وسلم على الهجرة ولم يشعر النبيّ صلى الله عليه وسلم انه عبد فجاء سيده يريده فقال النبيّ صلى الله عليه وسلم بعنيه فاشتراه بعبدين اسودين ثم لم يبايع احدا بعد ذالک حتى يسأله اعبد هو .

۲۸۶۹: حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ ایک غلام نے نبیؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر ہجرت کی بیعت کر لی۔ نبیؐ کو یہ معلوم نہ تھا کہ وہ غلام ہے پھر اسکا آقا اسکی تلاش میں آیا تو نبیؐ نے فرمایا: اسے میرے ہاتھ فروخت کر دو چنانچہ آپ نے اسے دو سیاہ فام غلاموں کے عوض خرید لیا پھر اس کے بعد کسی سے آپؐ اس وقت تک بیعت نہ فرماتے جب تک پوچھ نہ لیتے کہ کیا وہ غلام ہے؟

خلاصۃ الباب ☆ صحابہ کرام نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک پر جو بیعت کی اس کو پورا بھی کیا ہے۔ حضرات صحابہ کرام کی شان تھی کہ وہ اللہ تعالیٰ کے بارے میں کسی سے خوف نہیں کھاتے تھے اور نہ کسی ملامت گر کی ملامت سے ڈرتے۔ حدیث ۲۸۶۷: سبحان اللہ! صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کیسی اونچی توحید والے تھے کہ کوڑا اٹھانے کے لئے کسی سے مدد و استعانت نہیں کرتے تھے۔ نیز احادیث نبویہؐ سے بیعت طریقت کا جواز بھی معلوم ہوا کہ مشائخ وصوفیاء کرام جو

بیعت کراتے ہیں اس کی حقیقت بھی یہی ہے کہ بیعت کرنے والا گناہوں سے تائب ہو کر آئندہ عزم مصمم کرلے کہ گناہ نہیں کروں گا اور اپنے شیخ اور مرشد سے اصلاح کرائے یہ بھی مسنون ہے۔

۴۲ : بَابُ الْوَفَاءِ بِالْبَيْعَةِ

باب : بیعت پوری کرنا

۲۸۷۰ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ وَعَلِیُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَاَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ قَالُوْا ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ وَلَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ رَجُلٌ عَلٰى فَضْلِ مَاءٍ بِالْفَلَاةِ يَمْنَعُهُ مِنِ ابْنِ السَّبِيْلِ وَرَجُلٌ بَايَعَ رَجُلًا بِسِلْعَةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ فَحَلَفَ بِاللّٰهِ لَاَخَذَهَا بِكَذَا وَكَذَا فَصَدَّقَهُ وَهُوَ عَلٰى غَيْرِ ذٰلِكَ وَرَجُلٌ بَايَعَ اِمَامًا لَا يُبَايِعُهُ اِلَّا لِدُنْيَا فَاِنْ اَعْطَاهُ مِنْهَا وَفٰى لَهُ وَاِنْ لَمْ يُعْطِهِ مِنْهَا لَمْ يَفِ لَهُ ۔

۲۸۷۰ : حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسولؐ نے فرمایا: تین شخص ایسے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان سے کلام نہ فرمائیں گے نہ انکی طرف نظر (رحمت) فرمائیں گے اور انکو دردناک عذاب ہوگا۔ ایک وہ مرد جس کے پاس بے آب گیاہ صحرا میں ضرورت سے زائد پانی ہو اور وہ مسافر کو پانی نہ دے دوسرے وہ مرد جو عصر کے بعد کوئی چیز فروخت کرے اور یہ قسم اٹھائے کہ بخدا میں نے اسے اتنے میں خریدا ہے (اس قسم کی وجہ سے) خریدار اسکو سچا سمجھ لے حالانکہ وہ سچا نہ ہو تیسرے وہ مرد جو کسی امام (حکمران یا امیر) سے بیعت کرے اسکی بیعت محض دنیا کی خاطر ہو کہ اگر امام اسکو کچھ دینار دے دے تو بیعت پوری کرے اور اگر دینار نہ دے تو بیعت پوری نہ کرے۔

۲۸۷۱ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِدْرِيْسَ عَنْ حَسَنِ بْنِ فُرَاتٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ حَازِمٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ بَنِىْ اِسْرَائِيْلَ كَانَتْ تَسُوْسُهُمْ اَنْبِيَاؤُهُمْ كُلَّمَا ذَهَبَ نَبِىٌّ وَاَنَّهُ لَيْسَ كَائِنٌ بَعْدِىْ نَبِىٌّ فِيْكُمْ ۔

قَالُوْا فَمَا يَكُوْنُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ تَكُوْنُ خُلَفَاءُ فَيَكْثُرُوْا قَالُوْا فَكَيْفَ نَصْنَعُ قَالَ اَوْفُوْا بِبَيْعَةِ الْاَوَّلِ فَالْاَوَّلِ اَدُّوْا الَّذِىْ عَلَيْكُمْ فَسَيَسْاَلُهُمُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ عَنِ الَّذِىْ عَلَيْهِمْ ۔

۲۸۷۱ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بنی اسرائیل میں انبیاء (علیہم السلام) نظام حکومت سنبھالتے تھے اور میرے بعد تم میں کوئی نبی نہیں آئے گا۔

صحابہؓ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! پھر کیا ہوگا؟ فرمایا: خلفاء ہونگے اور بہت ہو جائینگے۔ صحابہؓ نے کہا: ایسے میں ہم کیا طرز عمل اپنائیں؟ فرمایا: پہلے کی بیعت پوری کرو پھر اسکے بعد والے (ہر خلیفہ کے بعد جسکی بیعت ہو جائے اسکو خلیفہ سمجھو) اپنا فریضہ (اطاعت و فرمانبرداری) ادا کرو جو انکا فریضہ ہے (خیر خواہی عدل وانصاف اور اقامت دین) اسکے بارے میں اللہ انہی سے سوال کرینگے۔

۲۸۷۲ : حدثنا محمد بن عبد الله بن نمیر ثنا ابو الولید ثنا شعبة ح وحدثنا محمد بن بشار ثنا ابن ابی عدی عن شعبة عن الاعمش عن ابی وائل عن عبد الله قال قال رسول الله ﷺ ینصب لکل غادر لواء یوم القیامة فیقال هذه غدرة فلان .

۲۸۷۲: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر دغا باز کے لئے روزِ قیامت ایک جھنڈا گاڑا جائے گا اور کہا جائے گا کہ یہ فلاں کی دغابازی (کا علم) ہے۔

۲۸۷۳ : حدثنا عمران بن موسی اللیثی ثنا حماد بن زید انبانا علی بن زید بن جدعان عن ابی نضرة عن ابی سعید الخدری قال قال رسول الله ﷺ الا انه ینصب لکل غادر لواء یوم القیامة بقدر غدرته .

۲۸۷۳: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: غور سے سنو ہر دغا باز کی دغا بازی کی بقدر روزِ قیامت ایک جھنڈا گاڑا جائے گا۔

خلاصۃ الباب ☆ مطلب یہ ہے کہ بیعت اللہ تعالیٰ کی رضا' خوشنودی کے لئے کی جانے دنیا کی کوئی غرض پیش نظر نہ ہونی چاہئے۔

۴۳ : باب بیعة النساء

باب :عورتوں کی بیعت کا بیان

۲۸۷۴ : حدثنا ابو بکر بن ابی شیبة ثنا سفیان بن عیینة انه سمع محمد بن المنکدر قال سمعت امیمة بنت رقیقة تقول جئت النبی صلی الله علیه وسلم فی نسوة نبایعه فقال لنا فیما استطعتن واطقتن انی لا اصافح النساء .

۲۸۷۴: حضرت امیمہ بنت رقیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں چند عورتوں کے ساتھ بیعت کرنے کے لئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی تو آپ نے ہمیں فرمایا: بقدر طاقت و استطاعت اطاعت کرو میں عورتوں سے مصافحہ نہیں کرتا۔

۲۸۷۵ : حدثنا احمد بن عمرو بن السرح المصری ثنا عبد الله بن وهب قال اخبرنی یونس عن ابن شهاب اخبرنی عروة بن الزبیر ان عائشة زوج النبی صلی الله علیه وسلم قالت کانت المؤمنات اذا هاجرن الی رسول الله صلی الله علیه وسلم یمتحن یقول الله یا ایها النبی اذا جاءک المؤمنات یبایعنک الخ الآیة قالت عائشة فمن اقر بها من المؤمنات فقد اقر بالمحنة فکان رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا اقررن بذلک من قولهن قال رسول الله صلی الله علیه وسلم انطلقن فقد بایعتکن

۲۸۷۵: ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایمان والی عورتیں جب ہجرت کر کے بارگاہ نبوی میں پہنچتیں تو ان کی آزمائش کی جاتی' اس آیت مبارکہ سے ''جب تیرے پاس مؤمن عورتیں آئیں بیعت کرنے کے واسطے......'' سیدہ عائشہؓ فرماتی ہیں کہ جو کوئی مؤمن عورت اس آیت کے مطابق اقراری ہوتی تو نبی کریمؐ اُن سے فرماتے : بس جاؤ! میں تم سے بیعت لے چکا۔ (اور ہاں!) نہیں! اللہ کی قسم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کسی عورت کو ہاتھ نہیں لگایا' صرف آپ اُن

لا واللہ ما مسّت ید رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم ید امراۃ قطّ غیر انّہ یبایعھنّ بالکلام . قالت عائشۃ واللہ ما اخذ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم علی النّسآء الّا ما امرہ اللہ ولا مسّت کفّ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کفّ امراۃ قطّ وکان یقول لھنّ اذا اخذ علیھنّ قد بایعتکنّ کلامًا .

سے بیعت کرتے زبانِ مبارک سے۔ حضرت عائشہؓ نے کہا اللہ کی قسم! نبیؐ نے عورتوں سے اقرار نہیں لیا مگر انہی باتوں کا جن کا اللہ عزوجل نے حکم دیا اور نہ آپ کی ہتھیلی کسی عورت کی ہتھیلی سے چھوئی اور جب آپؐ اُن سے بیعت لیتے تو فرماتے: میں نے تم سے بیعت لے لی۔ (بس فقط) یہی بات کہتے۔

خلاصۃ الباب ☆ عورتوں سے بیعت لینے کا بیان ہے لیکن مردوں کی بیعت میں ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیعت کی جاتی ہے جیسا کہ صحیح احادیث میں موجود ہے لیکن عورتوں کی بیعت صرف زبانی کلامی ہوتی ہے۔ مرشد کا اپنی مریدنی کو ہاتھ لگانا حرام و ناجائز ہے حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی فرماتے ہیں کہ جو پیر اپنی مریدنیوں سے پردہ نہیں کرتا ان کو اپنے سامنے بغیر پردہ کے بٹھاتا ہے وہ پیر مرید نہیں بلکہ کتا کتیا ہیں۔ اعاذنا اللہ من شرک معصیتک وعقابک.

۴۴ : بَابُ السَّبَقِ وَالرِّهَانِ

باب: گھوڑ دوڑ کا بیان

۲۸۷۶ : حدّثنا ابو بکر بن ابی شیبۃ ومحمّد بن یحیی قالا ثنا یزید بن ھارون انبانا سفیان بن حسین عن الزّھری عن سعید ابن المسیّب عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم من ادخل فرسا بین فرسین وھو لا یامن ان یسبق فلیس بقمار ومن ادخل فرسا بین فرسین وھو یامن ان یسبق فھو قمار .

۲۸۷۶: حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسولؐ نے فرمایا: جس نے دو گھوڑوں کے درمیان گھوڑا داخل کیا اور اسکو اطمینان نہیں کہ اسکا گھوڑا آگے نکل (کر جیت) جائیگا (بلکہ پیچھے رہ کر ہار جانے کا اندیشہ بھی ہے اور جیتنے کی امید بھی) تو یہ جوا نہیں اور جس نے دو گھوڑوں کے درمیان گھوڑا داخل کیا اور اسے اطمینان ہے کہ اسکا گھوڑا آگے نکل (کر جیت) جائیگا (اور ہارنے کا اندیشہ نہیں ہے) تو یہ جوا ہے۔

۲۸۷۷ : حدّثنا علیّ بن محمّد ثنا عبد اللہ بن نمیر عن عبید اللہ عن نافع عن ابن عمر قال ضمّر رسول اللہ ﷺ الخیل فکان یرسل الّتی ضمّرت من الحفیاء الی ثنیّۃ الوداع والّتی لم تضمّر من ثنیّۃ الوداع الی مسجد بنی زریق .

۲۸۷۷ : حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھوڑوں کی تضمیر[1] کی۔ آپ تضمیر کئے ہوئے گھوڑوں کو حفیاء سے ثنیۃ الوداع تک دوڑاتے اور جن کی تضمیر نہیں کی گئی انہیں ثنیۃ الوداع سے مسجد بنو زریق تک دوڑاتے۔

۲۸۷۸ : حدّثنا ابو بکر بن ابی شیبۃ ثنا عبدۃ بن سلیمان

۲۸۷۸: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

[1] تضمیر یہ ہے کہ گھوڑوں کو خوب کھلایا جائے جب وہ موٹے ہو جائیں تو ان کا چارہ تھوڑا کم کر دیا جائے اور انہیں کوٹھڑی میں بند کر دیا جائے اور ان پر جھول ڈال دی جائے تاکہ انہیں پسینہ آئے ہے وہ گھوڑے ہلکے ہو کر خوب دوڑتے ہیں۔ (عبدالرشید)

عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِی الْحَکَمِ مَوْلٰی بَنِیْ لَیْثٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا سَبَقَ اِلَّا فِیْ خُفٍّ اَوْ حَافِرٍ.

کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آگے بڑھنے کی شرط کرنا صرف اونٹ یا گھوڑے میں جائز ہے۔

خلاصۃ الباب ☆ گھوڑ دوڑ میں مال کی شرط اگر ایک طرف سے ہو یعنی مال تماش بین دینا قبول کریں تو جائز ہے یا کوئی اور شخص کسی ایک کے جیتنے پر انعام دے دے تو جائز ہے اور اگر دونوں طرف سے ہو تو جوا ہوگا جو حرام ہے۔

۴۵ : بَابُ النَّهْیِ اَنْ یُّسَافِرَ بِالْقُرْاٰنِ اِلٰی اَرْضِ الْعَدُوِّ

باب: دُشمن کے علاقوں میں قرآن لے جانے سے ممانعت

۲۸۷۹ : حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ وَاَبُوْ عُمَرَ قَالَا ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِیٍّ عَنْ مَالِکِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰی اَنْ یُّسَافَرَ بِالْقُرْاٰنِ اِلٰی اَرْضِ الْعَدُوِّ مَخَافَةَ اَنْ یَّنَالَهُ الْعَدُوُّ.

۲۸۷۹ : حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے دشمن کے علاقہ میں قرآن لے جانے سے منع فرمایا۔ اس خوف سے کہ دشمن اس کو حاصل کر لے (پھر اس کی بے احترامی اور توہین کا مرتکب ہو)۔

۲۸۸۰ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ اَنْبَاَنَا اللَّیْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهُ کَانَ یَنْهٰی اَنْ یُّسَافَرَ بِالْقُرْاٰنِ اِلٰی اَرْضِ الْعَدُوِّ مَخَافَةَ اَنْ یَّنَالَهُ الْعَدُوُّ.

۲۸۸۰ : حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم دشمن کے علاقہ میں قرآن لے جانے سے منع فرماتے تھے اس خوف سے کہ دشمن قرآن کو حاصل کر لے (پھر اس کی توہین کرے)۔

خلاصۃ الباب ☆ امام مالک اور علماء کی ایک جماعت نے مطلق دار الحرب میں قرآن کریم لے جانے سے منع کیا ہے۔ امام ابوحنیفہ اور دوسرے علماء فرماتے ہیں کہ اگر بڑا لشکر ہے جس کے تباہ ہونے کا ڈر نہیں تو قرآن پاک لے جانا ٹھیک ہے مقصد یہ ہے کہ قرآن کریم کی توہین نہ ہو یہ بھی توہین ہے کہ قرآن پاک کو ساتھ لے جائیں وہاں مسلمانوں کو شکست ہو جائے اور مشرکین قرآن پاک کی توہین کریں تو یہ لے جانے والے گناہ گار رہوں گے۔

۴۶ : بَابُ قِسْمَةِ الْخُمُسِ

باب: خمس کی تقسیم

۲۸۸۱ : حَدَّثَنَا یُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰی ثَنَا اَیُّوْبُ بْنُ سُوَیْدٍ عَنْ یُوْنُسَ بْنِ یَزِیْدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ اَنَّ جُبَیْرَ بْنَ مُطْعِمٍ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ جَاءَ هُوَ وَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُکَلِّمَانِهِ فِیْمَا قَسَمَ مِنْ خُمُسِ خَیْبَرَ لِبَنِیْ هَاشِمٍ وَبَنِی الْمُطَّلِبِ فَقَالَا قَسَمْتَ

۲۸۸۱ : سعید بن مسیب سے مروی ہے کہ جبیر بن مطعم نے اُن سے بیان کیا کہ وہ اور حضرت عثمانؓ نبیؐ کی خدمت میں تشریف فرما ہوئے اور کہنے لگے اس بارے میں جو آپؐ نے خیبر کا مالِ غنیمت تقسیم کیا تھا بنی ہاشم و بنی مطلب میں اور کہا کہ آپؐ نے ہمارے بھائیوں بنی ہاشم

لِاِخْوَانِنَا بَنِي الْمُطَّلِبِ وَقَرَابَتُنَا وَاحِدَةٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا اَرَى بَنِيْ هَاشِمٍ وَبَنِي الْمُطَّلِبِ شَيْئًا وَاحِدًا.

اور بنی مطلب کو دیا حالانکہ ہماری اور بنی مطلب کی قرابت بنی ہاشم سے برابر ہے۔ نبیؐ نے فرمایا: میں بنی ہاشم اور بنی مطلب کوایک ہی سمجھتا ہوں۔

مالِ غنیمت کا خمس

اصطلاحِ شریعت میں غیر مسلموں سے جو مال جنگ وقتال اور قہر وغلبہ کے ذریعہ حاصل ہو اس کو غنیمت کہتے ہیں اور جو صلح ورضا مندی سے حاصل ہو جیسے جزیہ وخراج وغیرہ اس کو فے کہا جاتا ہے مال غنیمت کے خمس کی تقسیم کا طریقہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں بیان فرمایا کہ خمس مال غنیمت کا اللہ تعالیٰ کے لئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اور آپؐ کے قرابت داروں کے واسطے اور یتیم مساکین اور مسافروں کے واسطے ہے اس میں اللہ تعالیٰ کا حصہ برکت کے لئے ہے باقی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حصہ آپ کی حیات مبارکہ میں تھا جس کو آپ اپنی ضروریات ازواج مطہرات اور اصحاب صفہ وغیرہ پر خرچ کرتے تھے آپ کی وفات کے بعد یہ حصہ خود بخود ختم ہو گیا کیونکہ آپ کے بعد کوئی رسول و نبی نہیں اب ذوی القربیٰ اور یتیم مسکین اور مسافر رہ گئے تو ذوی القربیٰ کا حق سب اور فقراء کا حق خمس غنیمت میں دوسرے مصارف یعنی یتیم مساکین میں مسافر سے مقدم ہے اس میں کوئی اختلاف نہیں۔ البتہ ذوی القربیٰ میں سے جو مالدار ہیں ان کو دیا جائے گا یا نہیں۔ اس میں دو قول ہیں بعض کے نزدیک ختم ہو گیا ہے اور بعض کے نزدیک باقی ہے۔ ذوی القربیٰ کی تعیین خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے عمل سے اس طرح فرما دی کہ بنو ہاشم تو آپ کا قبیلہ ہی تھا۔ بنو عبدالمطلب کو بھی ان کے ساتھ شامل فرما دیا تھا اس لئے کہ یہ لوگ بھی جاہلیت اور اسلام میں کبھی بنو ہاشم سے الگ نہیں ہوئے۔ اور بنو عبد شمس اگرچہ عبد مناف کی اولاد ہیں امیہ عبد شمس کا بیٹا تھا لیکن ان لوگوں کی بنو ہاشم سے کبھی نہیں بنی اس لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور جبیر بن مطعم کو جو کہ ذوالقربیٰ تھے کو اس خمس میں سے نہیں دیا اور فرمایا کہ بنو مطلب تو بنو ہاشم میں سے ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

كِتَابُ الْمَنَاسِك

حج کے ابواب

۱ : بَابُ الْخُرُوْجِ الَى الْحَجِّ

باب: حج کے لئے سفر کرنا

۲۸۸۲ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ وَابُوْ مُصْعَبِ الزُّهْرِيُّ وَسُوَيْدُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالُوْا ثَنَا مَالِكُ بْنُ انسٍ عَنْ سُمَيٍّ مَوْلَى ابِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ ابِي صَالِحٍ السَّمَّانِ عَنْ ابِي هُرَيْرَةَ انَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ السَّفَرُ قِطْعَةٌ مِنَ الْعَذَابِ يَمْنَعُ احَدَكُمْ نَوْمَهُ وَطَعَامَهُ وَ شَرَابَهُ فَاذَا قَضَى احَدُكُمْ نَهْمَتَهُ مِنْ سَفَرِهِ فَلْيُعَجِّلِ الرُّجُوْعَ الَى اهْلِهِ.

۲۸۸۲ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سفر عذاب کا ایک ٹکڑا ہے مسافر کے آرام اور کھانے پینے میں رکاوٹ بنتا ہے۔ تم میں سے کوئی جب اپنے سفر کا مقصود حاصل کر لے (اور ضرورت پوری ہو جائے) تو اپنے گھر واپس آنے میں جلدی کرے۔

حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ كَاسِبٍ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ ابِيْهِ عَنْ ابِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ بِنَحْوِهِ.

دوسری سند سے یہی مضمون مروی ہے۔

۲۸۸۳ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَعَمْرُو ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَا ثَنَا وَكِيْعٌ ثَنَا اسْمَاعِيْلُ ابُوْ اسْرَائِيْلَ عَنْ فُضَيْلِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الْفَضْلِ اوْ احَدِهِمَا عَنِ الْاخَرِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ ارَادَ الْحَجَّ فَلْيَتَعَجَّلْ فَانَّهُ قَدْ يَمْرَضُ الْمَرِيْضُ وَتَضِلُّ الضَّالَّةُ وَتَعْرِضُ الْحَاجَةُ.

۲۸۸۳ : حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اپنے بھائی حضرت فضل سے یا وہ حضرت ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کا حج کا ارادہ ہو تو وہ جلدی کرے اس لئے کہ کبھی کوئی بیمار پڑ جاتا ہے یا کوئی چیز گم ہو جاتی ہے یا کوئی ضرورت پیش آ جاتی ہے۔

خلاصۃ الباب ☆ حدیث ۲۸۸۲ : مطلب یہ ہے کہ بلا ضرورت سفر کی مشقت اٹھانا درست نہیں اور یہ بھی ثابت ہوا کہ سفر حج کا ہو یا جہاد کا' کام پورا ہونے کے بعد جلد اپنے وطن یا شہر کو لوٹنا چاہئے اس میں مسافر کو بھی آرام ہے اور گھر والوں کو بھی راحت ملتی ہے۔ حدیث ۲۸۸۳ : نیک عمل کا ارادہ ہو تو اس کو جلد انجام بھی دینا چاہئے مبادا یہ واقعات پیش آ جائیں اور وہ حج نہ کر سکے ایک حدیث میں بلا عذر حج میں تاخیر کرنے پر وعید شدید وارد ہوئی ہے۔

۲ : بَابُ فَرْضِ الْحَجِّ

باب: فرضیتِ حج

۲۸۸۴ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا ثَنَا مَنْصُوْرُ بْنُ وَرْدَانَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِي الْبَخْتَرِيِّ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ ﴿ وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا ﴾ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ الْحَجُّ فِيْ كُلِّ عَامٍ ؟ فَسَكَتَ ثُمَّ قَالُوْا اَفِيْ كُلِّ عَامٍ ؟ فَقَالَ لَا وَلَوْ قُلْتُ نَعَمْ : لَوَجَبَتْ فَنَزَلَتْ ﴿ يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَسْاَلُوْا عَنْ اَشْيَاءَ اِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ ﴾ .

۲۸۸۴: حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ جب آیت: ﴿ وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ ﴾ نازل ہوئی تو بعض صحابہ نے عرض کیا۔ نبی کیا ہر سال حج کرنا ہوگا؟ آپؐ خاموش رہے انہوں نے پھر عرض کیا: کیا ہر سال؟ آپ نے فرمایا نہیں اور اگر میں کہہ دیتا ''ہاں ہر سال'' تو ہر سال حج واجب ہو جاتا اس پر یہ آیت نازل ہوئی: ''اے اہل ایمان! تم مت سوال کرو ایسی چیزوں کے بارے میں کہ اگر وہ تم پر ظاہر کر دی جائیں تو تم کو اچھی نہ لگیں۔''

۲۸۸۵ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ نُمَيْرٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِيْ عُبَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ سُفْيَانَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الْحَجُّ فِيْ كُلِّ عَامٍ قَالَ لَوْ قُلْتُ نَعَمْ لَوَجَبَتْ وَلَوْ وَجَبَتْ لَمْ تَقُوْلُوْا بِهَا وَلَوْ لَمْ تَقُوْمُوْا بِهَا عُذِّبْتُمْ .

۲۸۸۵ حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ بعض لوگوں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول حج ہر سال کرنا ہوگا۔ فرمایا اگر میں کہہ دوں ''جی'' تو واجب ہو جائے گا اور اگر ہر سال حج واجب ہو جائے تو تم اسے قائم نہ کر سکو اور اگر تم اسے قائم نہ کر سکو تو تمہیں عذاب دیا جائے۔

۲۸۸۶ : حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَنْبَاَنَا سُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ سِنَانٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ الْاَقْرَعَ بْنَ حَابِسٍ سَاَلَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الْحَجُّ فِيْ كُلِّ سَنَةٍ اَوْ مَرَّةً وَاحِدَةً قَالَ بَلْ مَرَّةً وَاحِدَةً فَمَنِ اسْتَطَاعَ فَتَطَوَّعَ .

۲۸۸۶: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اقرع بن حابس رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا اے اللہ کے رسول حج ہر سال ہے یا صرف ایک بار۔ فرمایا: نہیں صرف ایک بار ہے جس کو بار بار کی استطاعت حاصل ہو تو وہ نفلی حج کرے۔

خلاصۃ الباب ☆ نبیؐ کے فرمان کی غرض یہ ہے کہ بلا ضرورت سوال کرنا منع ہے کیونکہ سوال سے ہر چیز کھول کر بیان کر دی جاتی ہے۔ بغیر سوال کے مجمل رہتی ہے اور مجمل میں بڑی گنجائش رہتی ہے۔ اگر سائل کے سوال کے جواب میں حضور فرما دیتے کہ ہاں! ہر سال حج فرض ہے تو ہر سال حج فرض ہوتا تو امت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کو کتنی تکلیف ہوتی۔

۳ : بَابُ فَضْلِ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ

باب: حج اور عمرہ کی فضیلت

۲۸۸۷ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ

۲۸۸۷ : حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پے در پے حج اور

عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ تَابِعُوا بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ فَإِنَّ الْمُتَابَعَةَ بَيْنَهُمَا تَنْفِي الْفَقْرَ وَالذُّنُوبَ كَمَا يَنْفِي الْكِيرُ خَبَثَ الْحَدِيدِ.

عمرہ کرو کیونکہ پے در پے حج و عمرہ کرنا ناداری اور گناہوں کو ایسے ختم کر دیتا ہے جیسے بھٹی لوہے کے میل کو ختم کر دیتی ہے۔

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنِ النَّبِيِّ نَحْوَهُ.

دوسری سند سے یہی مضمون مروی ہے۔

۲۸۸۸: حَدَّثَنَا أَبُو مُصْعَبٍ ثَنَا مَالِكُ ابْنُ أَنَسٍ عَنْ سُمَيٍّ مَوْلَى أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ الْعُمْرَةُ إِلَى الْعُمْرَةِ كَفَّارَةُ مَا بَيْنَهُمَا وَالْحَجُّ الْمَبْرُورُ لَيْسَ لَهُ جَزَآءٌ إِلَّا الْجَنَّةُ.

۲۸۸۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک عمرہ سے دوسرے عمرہ تک جتنے گناہ ہوں عمرہ ان کا کفارہ بن جاتا ہے اور مقبول حج کا کوئی بدلہ نہیں سوائے جنت کے۔

۲۸۸۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ مِسْعَرٍ وَسُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ حَجَّ هٰذَا الْبَيْتَ فَلَمْ يَرْفُثْ وَلَمْ يَفْسُقْ رَجَعَ كَمَا وَلَدَتْهُ أُمُّهُ.

۲۸۸۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو اس گھر کا حج کرے اور اس دوران بدگوئی و بدعملی نہ کرے وہ گناہوں سے پاک ہو کر ایسے واپس ہوتا ہے جیسا (گناہوں سے پاک) پیدا ہوا۔

خلاصۃ الباب ☆ حج وعمرہ سے گناہوں کی مغفرت اور باطنی پاکیزگی کے علاوہ اس حدیث میں خود اس دنیا کا بڑا فائدہ یہ بتایا گیا ہے کہ اس سے تنگدستی دور ہو کر فارغ البالی کی نعمت میسر ہو جاتی ہے تجربہ کرنے والوں نے اس کا تجربہ کیا ہے کہ پے در پے حج اور عمر کرنے سے ان کی تنگدستی خوشحالی میں تبدیل ہوئی یہ مضمون بہت سے صحابہ کرام سے متعدد سندوں کے ساتھ منقول ہے۔ حدیث ۲۸۸۸: حج مبرور کی مراد میں کئی اقوال ہیں: (۱) جو حج خدا تعالیٰ کی بارگاہ میں قبول ہو۔ (۲) جس حج میں کوئی گناہ سرزد نہ ہوا ہو۔ (۳) جو حج تمام آداب وشرائط کے ساتھ کیا جائے۔ (۴) اس حج کے بعد حاجی کے اندر تبدیلی آ جائے کہ توجہ الی اللہ حاصل ہو اور عبادت کا شوق ہو جائے اور حج سے پہلے گناہوں کو بالکلیہ ترک کر دے ایسے حج کی جزا جنت ہی ہے۔

۴: بَابُ الْحَجِّ عَلَى الرَّحْلِ

باب: کجاوہ پر سوار ہو کر حج کرنا

۲۸۹۰: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ

۲۸۹۰: حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ نبیؐ نے

صبیح عن یزید بن ابان عن انس بن مالک قال حج النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی رحل رث وقطیفۃ تساوی اربعۃ دراھم او لا تساوی ثم قال اللھم حجۃ لا ریاء فیھا ولا سمعۃ۔

پرانے کجاوہ پر سوار ہو کر حج کیا اور ایک چادر میں جو چار درہم کی ہوگی یا اتنی قیمت کی بھی شاید نہ ہو (یہ اظہار عجز و تواضع کیلئے تھا) پھر آپ نے فرمایا: اے اللہ میں حج کرتا ہوں جس میں دکھاوا اور شہرت طلبی نہیں۔

۲۸۹۱: حدثنا ابو بشر بکر بن خلف ثنا ابن ابی عدی عن داؤد بن ابی ہند عن ابی العالیۃ عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال کنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بین مکۃ والمدینۃ فمررنا بواد فقال ای واد ھذا قالوا وادی الازرق قال کانی انظر الی موسی صلی اللہ علیہ وسلم فذکر من طول شعرہ شیئا لا یحفظہ داؤد، واضعا اصبعیہ فی اذنیہ لہ جؤار الی اللہ بالتلبیۃ مارا بھذا الوادی قال ثم سرنا حتی اتینا علی ثنیۃ فقال ای ثنیۃ ھذہ قالوا ثنیۃ ھرشی او لفت قال کانی انظر الی یونس علی ناقۃ حمراء علیہ جبۃ صوف وخطام ناقتہ خلبۃ مارا بھذا الوادی ملبیا

۲۸۹۱: حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں ہم (سفر حج میں) اللہ کے رسولؐ کے ساتھ مکہ اور مدینہ کے درمیان تھے۔ ایک وادی سے ہمارا گزر ہوا تو دریافت فرمایا کہ یہ کونسی وادی ہے؟ صحابہؓ نے عرض کیا: وادی ازرق ہے۔ فرمایا: گویا میں موسیٰ کو دیکھ رہا ہوں۔ پھر بیان کیا آپؐ نے اُن کے بالوں کی لمبائی سے متعلق جو داؤد بن ابی ہند (راویٔ حدیث) بھول گئے۔ اپنی اُنگلی کان میں رکھے ہوئے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا پھر ہم چلے یہاں تک کہ ایک ٹیلے پر پہنچے تو آپؐ نے فرمایا: یہ کونسا ٹیلہ ہے؟ لوگوں نے کہا کہ ہرشاء کا ٹیلہ ہے یا لفت کا (ایک ہی جگہ کے دو نام ہیں)۔ آپؐ نے فرمایا: میں حضرت یونسؑ کو دیکھ رہا ہوں اور ان کی اونٹنی کی نکیل کھجور کے پتوں سے بٹی (بنی) ہوئی ہے یا پتلی اور سخت رسّی کی اور اس وادی سے گزر رہے ہیں لبیک کہتے ہوئے۔

خلاصۃ الباب ☆ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حج میں زیب و زینت اختیار کرنا' اعلیٰ درجہ کا لباس زیب تن کرنا' عمدہ قسم کی (ضرورت سے زائد) سواری رکھنا سنت کے خلاف ہے حج میں تو بندہ کو تواضع و انکساری کے ساتھ اپنے مالک کے حضور جانا چاہئے جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مبارک اسوۂ حسنہ کے ساتھ کر کے دکھایا۔ اس واسطے امت کو حکم ہے کہ دو چادروں میں رہے خوشبو لگانا اور بال ٹھیک کرانا سب منع ہے۔

۵ : بَابُ فَضْلِ دُعَاءِ الْحَاجِّ

باب: حاجی کی دُعا کی فضیلت

۲۸۹۲: حدثنا ابراھیم بن المنذر الحزامی ثنا صالح بن عبد اللہ ابن صالح بنی عامر حدثنی یعقوب بن یحیی بن عباد بن عبد اللہ بن الزبیر عن ابی صالح السمان عن ابی ھریرۃ عن رسول اللہ ﷺ انہ قال الحجاج والعمار وفد

۲۸۹۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حج کرنے والے اور عمرہ کرنے والے اللہ کے وفد ہیں اگر اللہ سے دعا مانگیں تو اللہ قبول فرمائیں اور اگر اللہ سے بخشش طلب

اللّٰہَ انْ دَعَوْہُ اَجَابَھُمْ وَ اِنِ اسْتَغْفَرُوْہُ غَفَرَ لَھُمْ

کریں تو اللہ ان کی بخشش فرما دیں۔

۲۸۹۳ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَرِیْفٍ ثَنَا عِمْرَانُ بْنُ عُیَیْنَۃَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ مُجَاھِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ الْغَازِیْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَالْحَاجُّ وَالْمُعْتَمِرُ وَفْدُ اللّٰہِ دَعَاھُمْ فَاَجَابُوْہُ وَسَاَلُوْہُ فَاَعْطَاھُمْ .

۲۸۹۳: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: راہِ خدا میں لڑنے والا اور حج کرنے والا اور عمرہ کرنے والا اللہ کے وفد ہیں انہیں اللہ نے بلایا تو یہ گئے اور انہوں نے اللہ سے مانگا تو اللہ نے ان کو عطا فرمایا۔

۲۸۹۴ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَۃَ ثَنَا وَکِیْعٌ عَنْ سُفْیَانَ عَنْ عَاصِمِ ابْنِ عُبَیْدِ اللّٰہِ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ اَنَّہُ اسْتَاْذَنَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الْعُمْرَۃِ فَاَذِنَ لَہٗ وَقَالَ لَہٗ یَا اُخَیَّ اَشْرِکْنَا فِیْ شَیْءٍ مِنْ دُعَائِکَ وَلَا تَنْسَنَا.

۲۸۹۴ : حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عمرہ کی اجازت طلب کی تو آپؐ نے ان کو اجازت مرحمت فرما دی اور ان سے فرمایا: اے میرے پیارے بھائی ہمیں اپنی کچھ دعا میں شریک کر لینا اور ہمیں بھلا مت دینا۔

۲۸۹۵ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَۃَ ثَنَا وَکِیْعٌ عَنْ سُفْیَانَ ثَنَا یَزِیْدُ بْنُ ھَارُوْنَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِکِ بْنِ اَبِیْ سُلَیْمَانَ ابْنِ اَبِیْ سُلَیْمَانَ عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ صَفْوَانَ ابْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ صَفْوَانَ قَالَ وَکَانَتْ تَحْتَہٗ ابْنَۃُ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فَاَتَاھُمَا فَوَجَدَ اُمَّ الدَّرْدَاءِ وَلَمْ یَجِدْ اَبَا الدَّرْدَاءِ فَقَالَتْ لَہٗ یُرِیْدُ الْحَجَّ الْعَامَ قَالَ نَعَمْ قَالَتْ فَادْعُ اللّٰہَ لَنَا بِخَیْرٍ فَاِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقُوْلُ دَعْوَۃُ الْمَرْءِ مُسْتَجَابَۃٌ لِاَخِیْہِ بِظَھْرِ الْغَیْبِ عِنْدَ رَاْسِہٖ مَلَکٌ یُؤَمِّنُ عَلٰی دُعَائِہٖ کُلَّمَا دَعَا لَہٗ بِخَیْرٍ قَالَ آمِیْنَ وَلَکَ بِمِثْلِہٖ قَالَ ثُمَّ خَرَجْتُ اِلَی السُّوْقِ فَلَقِیْتُ اَبَا الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فَحَدَّثَنِیْ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ ذٰلِکَ.

۲۸۹۵: حضرت صفوان بن عبداللہ بن صفوان جن کے نکاح میں حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی تھیں' وہ اُن کے پاس گئے وہاں امّ درداء (اپنی ساس) کو پایا اور ابوالدرداء کو نہیں پایا۔ امّ درداء نے ان سے کہا: تم اس سال حج کو جانا چاہتے ہو؟ صفوان نے کہا: ہاں! امّ درداء نے کہا پھر ہمارے لیے بہتری کی دُعا کرنا اس لیے کہ آنحضرت صلی اللہ وسلم فرماتے تھے آدمی کی دُعا اپنے بھائی کے لیے اس کی پیٹھ پیچھے غائب میں قبول ہوتی ہے' اس کے سر کے پاس ایک فرشتہ ہوتا ہے جو اس کی دعا کے وقت آمین کہتا ہے' جب وہ اپنے بھائی کے لیے بھلائی کی دعا کرتا ہے' وہ آمین کہتا ہے اور کہتا ہے تیرے لیے بھی ایسا ہی ہوگا۔ صفوان نے کہا: پھر میں بازار کی طرف گیا' وہاں ابوالدرداء ملے۔ انہوں نے بھی نبیؐ سے ایسی ہی حدیث بیان کی۔

خلاصۃ الباب ☆ اس حدیث سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی کمال تواضع اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی کامل فضیلت ثابت ہوئی کہ محبوبِ رب کائنات نے اپنے لئے دعا کرنے کی ان سے درخواست کی نیز اس حدیث سے یہ بھی ثابت ہوا کہ افضل مفضول سے دعا کی درخواست کر سکتا ہے۔

۶ : بَابُ مَا يُوجِبُ الْحَجَّ

۲۸۹۶ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ح: وحَدَّثَنَا عَلِيُّ ابْنُ مُحَمَّدٍ وعُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَا ثَنَا وَكِيعٌ ثَنَا ابْرَاهِيمُ بْنُ يَزِيدَ الْمَكِّيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ الْمَخْزُومِيِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : قَامَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَمَا الْحَاجُّ قَالَ الشَّعِثُ التَّفِلُ.

وقَامَ آخَرُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا الْحَجُّ قَالَ الْعَجُّ والثَّجُّ.

قَالَ وَكِيعٌ يَعْنِيْ بِالْعَجِّ الْعَجِيجَ بِالتَّلْبِيَةِ والثَّجُّ نَحْرُ الْبُدْنِ.

۲۸۹۷ : حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا هِشَامُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْقُرَشِيُّ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ وَاَخْبَرَنِيهِ اَيْضًا عَنِ ابْنِ عَطَاءٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ الزَّادُ وَالرَّاحِلَةُ يَعْنِيْ قَوْلَهُ (مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا) .

باب : کونسی چیز حج واجب کر دیتی ہے؟

۲۸۹۶ : حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک مرد کھڑا ہوا اور عرض کیا اے اللہ کے رسول! کونسی چیز حج کو واجب کر دیتی ہے؟ آپ نے فرمایا: توشہ اور سواری۔ پھر اُس نے کہا: یا رسول اللہ! حاجی کیسا ہوتا ہے؟ آپ نے فرمایا: بکھرے بالوں والا' خوشبو سے مبرا۔ ایک اور شخص کھڑا ہوا اور بولا: یا رسول اللہ! حج کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: لبیک پکارنا اور خون بہانا (یعنی قربانی کرنا)۔

۲۸۹۷ : حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ استطاع الیہ سبیلا کا مطلب ہے کہ آدمی کے پاس توشہ اور سواری ہو۔

خلاصۃ الباب ☆ استطاعت سے مراد ہے کہ کھانا اور سواری کا خرچہ اور جتنے دن حج میں گزارے جائیں گے اتنی مدت بیوی بچوں کا خرچ اور رہائش کا انتظام ہو تو حج فرض ہو گیا۔

۷ : بَابُ الْمَرْاَةِ تَحُجُّ بِغَيْرِ وَلِيٍّ

۲۸۹۸ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اَبِي صَالِحٍ عَنْ اَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تُسَافِرُ الْمَرْاَةُ سَفَرَ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ فَصَاعِدًا اِلَّا مَعَ اَبِيهَا اَوْ اَخِيهَا اَوِ ابْنِهَا اَوْ زَوْجِهَا اَوْ ذِي مَحْرَمٍ .

۲۸۹۹ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ ثَنَا شَبَابَةُ عَنِ ابْنِ اَبِي ذِئْبٍ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَا يَحِلُّ لِامْرَاَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ تُسَافِرَ مَسِيرَةَ يَوْمٍ وَاحِدٍ لَيْسَ لَهَا ذُوْ حُرْمَةٍ .

۲۹۰۰ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اِسْحَاقَ ثَنَا

باب : عورت کا بغیر ولی کے حج کرنا

۲۸۹۸ : حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عورت تین یوم یا اس سے زیادہ کا سفر نہ کرے الا یہ کہ اس کا والد یا بھائی یا بیٹا یا خاوند یا اور کوئی محرم ساتھ ہو۔

۲۸۹۹ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو عورت اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھے اس کے لئے بغیر محرم کے ایک دن کی مسافت سفر کرنا حلال نہیں ہے۔

۲۹۰۰ : حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ

ابْنُ جُرَيْجٍ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ أَنَّهُ سمع أبا مَعْبَدٍ وَمَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قال جاء أعرابيٌّ إلى النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِنِّي كُتِبْتُ فِي غَزْوَةِ كذا وكذا وامرأتي حاجَّةٌ قال فارْجِعْ مَعَهَا۔

ایک دیہاتی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ فلاں لڑائی میں میرا نام بھی لکھا گیا ہے جبکہ میری بیوی حج کے لئے جانا چاہتی ہے آپ نے فرمایا اواپس چلے جاؤ (اور حج کرو) اس کے ساتھ۔

خلاصۃ الباب ☆ مطلب یہ ہے کہ عورت بغیر محرم کے سفر نہ کرے اکیلے سفر کرنا یا کسی غیر محرم کے ساتھ سفر پہ جانا سخت گناہ ہے۔ امام ابوحنیفہ کے نزدیک تین دن یا اس سے زائد سفر بغیر محرم کے ناجائز ہے بعض علماء کے نزدیک ظاہر احادیث کی بناء پر مطلق سفر بغیر محرم کے حرام ہے علامہ طیبی نے قاضی عیاض سے نقل کیا ہے کہ علماء کرام کا اتفاق ہے کہ عورت کے لئے سفر حج اور عمرے کے واسطے بغیر محرم کے جانا جائز نہیں البتہ ہجرت بغیر محرم کے بھی کر سکتی ہے کیونکہ دارالحرب میں اس کے لئے ٹھہرنا حرام ہے۔

٨ : بَابُ الْحَجُّ جِهَادُ النِّسَاء

باب: حج کرنا عورتوں کے لئے جہاد ہے

٢٩٠١ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ عَلَى النِّسَاءِ جِهَادٌ قَالَ نَعَمْ عَلَيْهِنَّ جِهَادٌ لَا قِتَالَ فِيهِ الْحَجُّ وَالْعُمْرَةُ۔

٢٩٠١: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا اے اللہ کے رسول کیا عورتوں کے ذمہ جہاد کرنا ہے؟ فرمایا: جی عورتوں کے ذمہ ایسا جہاد ہے جس میں لڑائی بالکل نہیں یعنی حج اور عمرہ۔

٢٩٠٢ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا وَكِيعٌ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ الْفَضْلِ الْحُدَّانِيِّ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْحَجُّ جِهَادُ كُلِّ ضَعِيفٍ۔

٢٩٠٢: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حج کرنا ہر ناتواں کا جہاد ہے۔

خلاصۃ الباب ☆ ان احادیث مبارکہ میں عورت کے حج کو جہاد سے تعبیر فرمایا بلکہ ہر ناتواں وکمزور کے لئے حج و جہاد فرمایا ہے۔

٩ : بَابُ الْحَجِّ عَنِ الْمَيِّتِ

باب: میت کی جانب سے حج کرنا

٢٩٠٣ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ نُمَيْرٍ ثنا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَزْرَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ سَمِعَ رَجُلًا يَقُولُ لَبَّيْكَ عَنْ شُبْرُمَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ شُبْرُمَةُ قَالَ قَرِيبٌ لِي قَالَ هَلْ حَجَجْتَ قَطُّ قَالَ لَا قَالَ فَاجْعَلْ هَذِهِ

٢٩٠٣: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسولؐ نے سنا کہ ایک مرد کہہ رہا ہے کہ لبیک شبرمہ کی طرف سے تو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ شبرمہ کون ہے؟ کہنے لگا میرا رشتہ دار ہے فرمایا: کبھی تم نے خود (اپنے لئے) حج کیا کہنے لگا نہیں فرمایا پھر یہ حج

عَنْ نَفْسِکَ ثُمَّ حُجَّ عَنْ شُبْرُمَةَ.

اپنی طرف سے کر واور شبرمہ کی طرف سے حج پھر کرنا۔

۲۹۰۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰی الصَّنْعَانِیُّ ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَنْبَأَنَا سُفْیَانُ الثَّوْرِیُّ عَنْ سُلَیْمَانَ الشَّیْبَانِیِّ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ الْاَصَمِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ ﷺ فَقَالَ اَحُجُّ عَنْ اَبِیْ ؟ قَالَ نَعَمْ حُجَّ عَنْ اَبِیْکَ فَاِنْ لَمْ تَزِدْهُ خَیْرًا لَمْ تَزِدْهُ شَرًّا

۲۹۰۴: حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا میں اپنے والد کی طرف سے حج کرلوں؟ فرمایا: جی ہاں اپنے والد کی طرف سے حج کرلو اس لئے کہ اگر تم اس کی بھلائی میں اضافہ نہ کر سکے تو شر میں بھی اضافہ نہیں کرو گے۔

۲۹۰۵: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا الْوَلِیْدُ بْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَطَاءٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِی الْغَوْثِ بْنِ حُصَیْنٍ (رَجُلٌ مِنَ الْفُرْعِ) اَنَّهُ اسْتَفْتَی النَّبِیَّ ﷺ عَنْ حَجَّةٍ کَانَتْ عَلٰی اَبِیْهِ مَاتَ وَلَمْ یَحُجَّ قَالَ النَّبِیُّ ﷺ حُجَّ عَنْ اَبِیْکَ وَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ کَذٰلِکَ الصِّیَامُ فِی النَّذْرِ یُقْضٰی عَنْهُ.

۲۹۰۵: قبیلہ فرع کے ایک مرد ابوالغوث بن حصینؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبیؐ سے دریافت کیا کہ ان کے والد کے ذمہ حج تھا ان کا انتقال ہو گیا اور وہ حج نہ کر سکے۔ نبیؐ نے فرمایا: اپنے والد کی طرف سے حج کرلو اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسی طرح نذر کے روزے اس کی طرف سے قضاء کئے جا سکتے ہیں۔

خلاصۃ الباب ☆ اس حدیث سے ثابت ہوا کہ دوسرے آدمی کی طرف سے نائب بن کر حج کرنا درست ہے البتہ اس میں اختلاف ہے کہ حج بدل کے لئے پہلے کرنا فرض ہے یا نہیں۔ امام شافعی واحمد کا مذہب یہ ہے کہ حج بدل وہ کرے جس نے پہلے فرضی حج کیا ہو ورنہ حج بدل جائز نہیں۔ امام ابوحنیفہ اور امام مالک وسفیان ثوریؒ کا یہ مذہب ہے کہ اگر کسی نے پہلے حج نہ کیا ہو پھر بھی حج بدل نائب بن کر سکتا ہے۔ حدیث ۲۹۰۵'۴: باپ کے احسانات بیٹے پر بہت ہوتے ہیں اس لئے اولاد کو چاہئے نیک اعمال کر کے ان کو ثواب پہنچائے یہ بھی ایک قسم کا حسن سلوک ہے قرآن کریم اور احادیث میں ماں باپ کے ساتھ بھلائی کا بہت حکم ہے۔ اس کی طرف سے حج وعمرے کرنا بھی حسن سلوک ہے اور اگر انہوں نے حج فرض نہیں کیا تو اولاد ان کی طرف حج وعمرے کرائے البتہ نماز وروزہ میں ان کی نیابت درست نہیں۔ معمولی سی بات بھی ایسی زبان سے نہ نکالے جس سے ان کو تکلیف ہو حتیٰ کہ کسی کے ماں باپ کو گالی دینے کی اجازت نہیں کہ وہ جواباً اس کے ماں باپ کو گالی دے گا تو گویا کہ اس نے خود اپنے ماں باپ کو گالی دی ہے۔

۱۰: بَابُ الْحَجِّ عَنِ الْحَیِّ اِذَا لَمْ یَسْتَطِعْ

باب: زندہ کی طرف سے حج کرنا جب اس میں ہمت نہ رہے

۲۹۰۶: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ وَعَنْ عَلِیِّ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَا ثَنَا وَکِیْعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ

۲۹۰۶: حضرت ابورزین عقیلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے

عمرو بن اوس عن ابی رزین العقیلی انه اتی النبی ﷺ فقال یا رسول الله ان ابی شیخ کبیر لا یستطیع الحج ولا العمرة ولا الظعن قال حج عن ابیک واعتمر ۔

اور عرض کیا اے اللہ کے رسول میرے والد بہت بوڑھے ہیں حج اور عمرہ کی ہمت نہیں سوار بھی نہیں ہو سکتے ۔فرمایا اپنے والد کی طرف سے حج اور عمرہ کرو۔

۲۹۰۷ : حدثنا ابو مروان محمد ابن عثمان العثمانی ثنا عبد العزیز الدراوردی عن عبد الرحمن ابن الحارث بن عیاش بن ابی ربیعة المخزومی عن حکیم بن حکیم ابن عباد بن حنیف الانصاری عن نافع بن جبیر عن عبد الله بن عباس ان امرأة من خثعم جاءت النبی ﷺ فقالت یا رسول الله ﷺ ان ابی شیخ کبیر قد ادرکته فریضة الله علی عباده فی الحج ولا یستطیع اداء‌ها فهل یجزئ عنه ان اؤدیها عنه ؟ قال رسول الله ﷺ نعم !

۲۹۰۷ : حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ قبیلہ خثعم کی ایک عورت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگی ۔اے اللہ کے رسول میرے والد بہت معمر ہیں ان پر حج فرض ہو چکا ہے جو اللہ نے اپنے بندوں کے ذمہ فرض فرمایا ہے اور اب وہ اس کی ادائیگی کی استطاعت نہیں رکھتے ۔تو کیا میرا ان کی طرف سے حج کرنا ان کے لئے کافی ہو جائے گا اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جی ہاں۔

۲۹۰۸ : حدثنا محمد بن عبد الله بن نمیر ثنا ابو خالد الاحمر ثنا محمد بن کریب عن ابیه عن ابن عباس رضی الله تعالی عنهما قال اخبرنی حصین بن عوف قال قلت یا رسول الله ! صلی الله علیه وسلم ان ابی ادرکه الحج ولا یستطیع ان یحج الا معترضا فصمت ساعة ثم قال حج عن ابیک ۔

۲۹۰۸ : حضرت حصین بن عوف بیان فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا : اے اللہ کے رسول ! میرے والد کے ذمہ حج آ چکا مگر اس میں طاقت نہیں الا یہ کہ پالان کی رسی کے ساتھ باندھ دیئے جائیں۔ یہ سن کر آپ چند لمحے خاموش رہے پھر فرمایا : حج کرا پنے والد کی طرف سے ۔اس حدیث کی سند میں محمد بن کریب منکر الحدیث اور ضعیف ہے۔

۲۹۰۹ : حدثنا عبد الرحمن بن ابراهیم الدمشقی ثنا الولید بن مسلم ثنا الاوزاعی عن الزهری عن سلیمان بن یسار عن ابن عباس عن اخیه الفضل انه کان ردف رسول الله ﷺ غداة النحر فاتته امرأة من خثعم فقالت یا رسول الله ان فریضة الله فی الحج علی عباده ادرکت ابی شیخا کبیرا لا یستطیع ان یرکب افاحج عنه قال نعم فانه لو کان علی ابیک دین قضیته ۔

۲۹۰۹ : حضرت فضل بن عباس فرماتے ہیں کہ وہ یوم نحر کی صبح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سوار تھے آپ کے پاس قبیلہ خثعم کی ایک خاتون آئی اور عرض کیا اے اللہ کے رسول میرے والد پر اس بڑھاپے میں حج فرض ہوا کہ وہ سوار بھی نہیں ہو سکتے کیا میں ان کی طرف سے حج کر سکتی ہوں فرمایا جی ہاں کیونکہ اگر تمہارے والد کے ذمہ قرض ہوتا تو تم اس کی ادائیگی کر سکتی تھی۔

خلاصۃ الباب ☆ یہی مذہب ہے امام ابو حنیفہؒ اور امام احمدؒ اور اکثر فقہاء کرام کا۔ حدیث ۲۹۰۹ : مطلب یہ ہے کہ جس طرح قرض اور حقوق العباد جو ماں باپ پر ہیں ان کو ادا کرنا ضروری ہے اسی طرح حقوق اللہ بھی کہ وہ اللہ کا قرض ہے باپ پر۔

۱۱ : بَابُ حَجِّ الصَّبِيِّ

باب : نابالغ کا حج کرنا

۲۹۱۰ : حدّثنا عليُّ بْنُ مُحمَّدٍ ومُحَمَّدُ بْنُ طرِيفٍ قالا حدّثنا ابُوْ مُعاوِيةَ حدَّثنِيْ مُحمَّدُ بْنُ سُوْقة عنْ مُحمَّدِ بْنِ الْمُنْكدِرِ عنْ جَابِرِ بْنِ عبْدِ اللّٰهِ قال رفعتْ امْرأةٌ صبيًّا لها الى النّبيِّ ﷺ فِيْ حجّةٍ فقالتْ يا رسُوْل اللّٰهِ الهذا حجٌّ قال نعمْ ولكِ اجْرٌ .

۲۹۱۰ : حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک حج کے دوران ایک خاتون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اپنے بچے کو اٹھا کر پوچھا اے اللہ کے رسول اس کا حج ہو جائے گا فرمایا : جی ہاں اور ثواب تمہیں ملے گا۔

خلاصۃ الباب ☆ اس حدیث سے بچے کے حج کا صحیح ہونا معلوم ہوا بلکہ ہر قسم کی عبادت بچے کی طرف سے صحیح ہے اور ان عبادات کا ثواب ماں باپ اور دوسرے ولی کو ملتا ہے۔

۱۲ : بَابُ النُّفَسَاءِ وَالْحَائِضِ تُهِلُّ بِالْحَجِّ

باب : حیض ونفاس والی عورت حج کا احرام باندھ سکتی ہے

۲۹۱۱ : حدّثنا عُثْمانُ بْنُ ابِيْ شيْبة ثنا عبْدةُ بْنُ سُليْمان عنْ عُبيْدِ اللّٰهِ عنْ عبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقاسِمِ عنْ ابِيْهِ عنْ عائِشة قالتْ نُفِستْ اسْماءُ بنْتُ عُميْسٍ بِالشَّجرةِ فامر رسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ابا بكْرٍ انْ يّأمُرها انْ تغْتسِل وتُهِلَّ .

۲۹۱۱ : ام المؤمنین سیدہ عائشہؓ فرماتی ہیں کہ حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا کو شجرہ (ذوالحلیفہ) میں نفاس آنے لگا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا ابوبکرؓ سے فرمایا کہ ان سے کہو غسل کر لیں اور احرام باندھ لیں۔

۲۹۱۲ : حدّثنا ابُوْ بكْرِ بْنُ ابِيْ شيْبة ثنا خالِدُ بْنُ مُخْلدٍ عنْ سُليْمان ابْنِ بِلالٍ ثنا يحْيى بْنُ سعِيْدٍ انّهٗ سمِع الْقاسِم بْن مُحمّدٍ يُحدِّثُ عنْ ابِيْهِ عنْ ابِيْ بكْرٍ انّهٗ خرج حاجًّا مع رسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ومعهٗ اسْماءُ بنْتُ عُميْسٍ فولدتْ بِالشّجرةِ مُحمّد بْن ابِيْ بكْرٍ فاتى ابُوْ بكْرٍ النّبيَّ ﷺ فاخْبرهٗ فامرهٗ رسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ انْ يّامُرها انْ تغْتسِل ثُمّ تُهِلَّ بِالْحجِّ وتصْنع ما يصْنعُ النّاسُ الّا انّها لا تطُوْفُ بِالْبيْتِ .

۲۹۱۲ : حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کے لئے نکلے ان کی اہلیہ حضرت اسماء بنت عمیس ان کے ساتھ تھیں۔ شجرۃ (ذوالحلیفہ) میں ان کے ہاں محمد بن ابی بکر کی ولادت ہوئی تو حضرت ابوبکرؓ نبی کریم کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ کو اطلاع دی آپ نے فرمایا کہ اسماء سے کہو غسل کر لے پھر حج کا احرام باندھ لے اور تمام وہ افعال کرے جو حاجی کرتے ہیں البتہ بیت اللہ کا طواف نہ کرے۔

۲۹۱۳ : حدّثنا عليُّ بْنُ مُحمّدٍ ثنا يحْيى ابْنُ آدم عنْ سُفْيان عنْ جعْفرِ بْنِ مُحمّدٍ عنْ ابِيْهِ عنْ جابِرٍ قال نُفِستْ اسْماءُ بنْتُ عُميْسٍ بِمُحمّدِ بْنِ ابِيْ بكْرٍ فارْسلتْ الى

۲۹۱۳ : حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت اسماء بنت عمیس کو محمد بن ابی بکر کی ولادت کے بعد نفاس آیا انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پیغام بھیج کر مسئلہ

النبیّ صلّی اللهُ علیه وسلّم فامرها ان تغتسل وتستثفر بثوب وتُهلّ .

دریافت کیا۔ آپؐ نے فرمایا: غسل کر لے اور کپڑے کا لنگوٹ باندھ لے اور احرام باندھ لے۔

خلاصۃ الباب ☆ اگر عورت کو احرام باندھنے کے بعد حیض یا نفاس آ جائے تو سارے مناسک حج کر سکتی ہے سوائے طواف کے کہ وہ پاک ہونے اور غسل کے بعد کرے گی۔

۱۳ : بَابُ مَوَاقِيتِ اَهْلِ الْاٰفَاقِ

باب: آفاقی کی میقات کا بیان

۲۹۱۴ : حدّثنا ابو مُصعب ثنا مالکُ ابنُ انس عن نافع عن ابن عمر انّ رسُول الله قال يُهلّ اهلُ المدينة من ذى الحليفة و اهلُ الشام من الجحفة واهلُ نجدٍ من قرن فقال عبد الله امّا هذه الثلاثة فقد سمعتُها من رسُول الله صلّى اللهُ عليه وسلّم وبلغني انّ رسُول الله صلّى الله عليه وسلّم قال ويُهلّ اهلُ اليمن من يلملم .

۲۹۱۴ : حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اللہ کے رسولؐ نے فرمایا : احرام باندھیں اہل مدینہ ذوالحلیفہ سے اور اہل شام جحفہ سے اور اہل نجد قرن سے حضرت عبداللہؓ فرماتے ہیں کہ یہ تین تو میں نے خود اللہ کے رسولؐ سے سنیں اور مجھے معلوم ہوا ہے کہ اللہ کے رسولؐ نے فرمایا: اہل یمن یلملم سے احرام باندھیں۔

۲۹۱۵ : حدّثنا عليُّ بنُ محمّدٍ ثنا وكيعٌ ثنا ابراهيمُ بنُ يزيد عن ابى الزُّبير عن جابرٍ قال خطبنا رسُولُ الله صلّى اللهُ عليه وسلّم فقال مُهلُّ اهل المدينة من ذى الحُليفة و مهلّ اهل الشام من الجحفة ومُهلّ اهل اليمن من يلملم ومُهلُّ اهلِ نجدٍ من قرنٍ ومُهلُّ اهل المشرق من ذات عرقٍ ثمّ اقبل بوجهه للافق ثمّ قال اللّهُمّ اقبل بقلوبهم .

۲۹۱۵ : حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ ارشاد فرمایا اس میں فرمایا: اہل مدینہ کے لئے احرام باندھنے کی جگہ ذوالحلیفہ ہے اور اہل شام کے لئے جحفہ ہے اور اہل یمن کے لئے یلملم ہے اور اہل نجد کے لئے قرن ہے اور اہل مشرق کے لئے ذات عرق ہے پھر فرمایا اے اللہ ان کے قلوب کو (ایمان واعمال صالحہ کی طرف) متوجہ فرما دے۔

خلاصۃ الباب ☆ میقات اس مقام کو کہتے ہیں جہاں حاجی کو احرام باندھنا ضروری ہے اور بغیر احرام کے اس سے آگے بڑھنا ناجائز ہے۔ اس حدیث میں میقاتوں کا ذکر ہے۔

۱۴ : بَابُ الْاِحْرَامِ

باب: احرام کا بیان

۲۹۱۶ : حدّثنا مُحرزُ بنُ سلمة العدنيُّ ثنا عبدُ العزيز بنُ محمّد الدراورديُّ حدّثني عُبيدُ الله بنُ عمر عن نافعٍ عن ابن عمر انّ رسُولَ الله ﷺ كان اذا ادخل رجلهُ في الغرز واستوت به راحلتُهُ اهلّ من عند مسجد ذي الحُليفة .

۲۹۱۶ : حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب رکاب میں پاؤں رکھا اور سواری سیدھی ہوگئی تو آپؐ نے لبیک پکارا مسجد ذوالحلیفہ کے پاس۔

۲۹۱۷ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الدِّمَشْقِيُّ ثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ وَعُمَرُ ابْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ قَالَا ثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ عَنْ اَيُّوْبَ بْنِ مُوْسٰى عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ اِنِّيْ عِنْدَ ثَفِنَاتِ نَاقَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عِنْدَ الشَّجَرَةِ فَلَمَّا اسْتَوَتْ بِهِ قَائِمَةً قَالَ لَبَّيْكَ بِعُمْرَةٍ وَحَجَّةٍ مَعًا وَذٰلِكَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ .

۲۹۱۷: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ شجرہ (ذوالحلیفہ) میں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی کے پاس تھا۔ جب وہ سیدھی کھڑی ہوئی تو آپ نے فرمایا: اے اللہ میں آپ کی بارگاہ میں حج اور عمرہ کی بیت وقت نیت کر کے حاضر ہوں اور یہ حجۃ الوداع کا موقع تھا۔

خلاصۃ الباب ☆ افضل یہ ہے کہ نماز کے بعد تلبیہ پڑھے لیکن اگر کچھ دیر بعد یا سواری پر سوار ہونے کے بعد تلبیہ پڑھا تب بھی کوئی حرج نہیں۔

۱۵ : بَابُ التَّلْبِيَةِ

باب: تلبیہ کا بیان

۲۹۱۸ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ وَاَبُوْ اُسَامَةَ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ تَلَقَّفْتُ التَّلْبِيَةَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ يَقُوْلُ لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ قَالَ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَزِيْدُ فِيْهَا لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ فِيْ يَدَيْكَ لَبَّيْكَ وَالرَّغْبَاءُ اِلَيْكَ وَالْعَمَلُ .

۲۹۱۸: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے تلبیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سیکھی۔ آپ فرما رہے تھے: لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ مزید یہ بھی پڑھتے: لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ فِيْ يَدَيْكَ لَبَّيْكَ وَالرَّغْبَاءُ اِلَيْكَ وَالْعَمَلُ۔

۲۹۱۹ : حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ اَخْزَمَ ثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَتْ تَلْبِيَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ .

۲۹۱۹: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا تلبیہ یہ تھا: لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ.

۲۹۲۰ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا ثَنَا وَكِيْعٌ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فِيْ تَلْبِيَتِهِ لَبَّيْكَ اِلٰهَ الْحَقِّ لَبَّيْكَ .

۲۹۲۰ : حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے تلبیہ میں یہ بھی ارشاد مبارکہ فرمایا کہ: لَبَّيْكَ اِلٰهَ الْحَقِّ لَبَّيْكَ.

۲۹۲۱ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ ثَنَا عُمَارَةُ ابْنُ غَزِيَّةَ الْاَنْصَارِيُّ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ

۲۹۲۱: حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں جو (شخص بھی) تلبیہ کہنے والا تلبیہ کہتا

سعدِ السّاعدیّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قال ما مِنْ مُلبٍّ یُلبّیْ اِلّا لَبّی ما عَنْ یمِیْنِهٖ وَشِمَالِهٖ مِنْ حجرٍ اوْ شجرٍ اوْ مَدرٍ حتّٰی تَنقطِعَ الْاَرْضُ مِنْ هٰهُنا وَهٰهُنا ۔

ہے تو اس کے دائیں بائیں زمین کے دونوں کناروں تک سب پتھر درخت اور ڈھیلے بھی (اُس کے ساتھ) تلبیہ کہتے ہیں۔

۱۶ : بَابُ رَفْعِ الصَّوْتِ بِالتَّلْبِیَةِ

باب : لبیک پکار کر کہنا

۲۹۲۲ : حَدَّثَنا اَبُوْ بَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ ثنا سُفیانُ بْنُ عُیَیْنَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ بَکْرٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِکِ بْنِ اَبِیْ بَکْرِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ حَدَّثَهٗ عَنْ خَلَّادِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ اَتَانِیْ جِبْرَائِیْلُ فَاَمَرَنِیْ اَنْ اٰمُرَ اَصْحَابِیْ اَنْ یَرْفَعُوْا اَصْوَاتَهُمْ بِالْاِهْلَالِ ۔

۲۹۲۲ : حضرت سائب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے پاس جبرئیل علیہ السلام آئے اور مجھے حکم دیا کہ اپنے ساتھیوں کو تلبیہ بلند آواز سے کہنے کا حکم دوں۔

۲۹۲۳ : حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثنا وَکِیْعٌ ثنا سُفْیَانُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ لَبِیْدٍ عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَنْطَبٍ عَنْ خَلَّادِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ زَیْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ جَاءَنِیْ جِبْرَائِیْلُ فَقَالَ یَا مُحَمَّدُ مُرْ اَصْحَابَکَ فَلْیَرْفَعُوْا اَصْوَاتَهُمْ بِالتَّلْبِیَةِ فَاِنَّهَا مِنْ شِعَارِ الْحَجِّ ۔

۲۹۲۳ : حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے پاس جبرائیل علیہ السلام آئے اور فرمایا اے محمدؐ اپنے ساتھیوں کو بلند آواز سے تلبیہ کہنے کا حکم دو کیونکہ تلبیہ حج کا شعار (اور نشانی) ہے۔

۲۹۲۴ : حدّثنا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِیُّ وَیَعْقُوْبُ بْنُ حُمَیْدِ ابْنِ کَاسِبٍ قال ثنا ابْنُ اَبِیْ فُدَیْکٍ عَنِ الضَّحَّاکِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ الْمُنْکَدِرِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ یَرْبُوْعٍ عَنْ اَبِیْ بَکْرِ الصِّدِّیْقِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ سُئِلَ اَیُّ الْاَعْمَالِ اَفْضَلُ قَالَ الْعَجُّ وَالثَّجُّ ۔

۲۹۲۴ : حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ (دورانِ حج) کون سا عمل سب زیادہ فضیلت والا ہے؟ ارشاد فرمایا: پکار کر لبیک کہنا اور قربانی کا خون بہانا۔

<u>خلاصۃ الباب</u> ☆ مردوں کے لئے حکم ہے کہ اونچی آواز سے تلبیہ پڑھیں اور حنفیہ کے نزدیک تلبیہ پڑھنا واجب ہے اس کے ترک پر دم واجب ہے اور امام مالک کے نزدیک بھی دم واجب ہوتا ہے۔ البتہ امام شافعیؒ کے نزدیک تلبیہ سنت ہے عورت تلبیہ آہستہ پڑھے۔

۱۷ : بَابُ الظِّلَالِ لِلْمُحْرِمِ

باب : جو شخص محرم ہو

۲۹۲۵ : حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِیُّ ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ فُلَیْحٍ قَالُوْا ثنا

۲۹۲۵ : حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد

عاصِمُ بْنُ عُمَرَ ابْنِ حفْصٍ عَنْ عاصِمِ بْنِ عُمَرَ ابْنِ حفْصٍ عَنْ عاصِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عامِرِ بْنِ ربِيْعَةَ عَنْ جابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قالَ قالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ مَا مِنْ مُحْرِمٍ يضْحٰ لِلّٰهِ يَوْمَهُ يُلَبِّيْ حَتّٰى تغِيبَ الشَّمْسُ اِلَّا غابتْ بِذُنُوْبِهٖ فعادَ كَمَا ولدتْهُ اُمُّهٗ.

فرمایا: جو محرم بھی رضاء الٰہی کے لئے دن بھر تلبیہ کہتا رہے یہاں تک کہ سورج غروب ہو تو سورج اس کے گناہوں کو لے کر غروب ہوگا اور وہ (گناہوں سے) ایسا (پاک صاف) ہو جائے گا جیسا اسکو اسکی والدہ نے جنا تھا۔

۱۸ : بَابُ الطِّيْبِ عِنْدَ الْاِحْرَامِ

باب: احرام سے قبل خوشبو کا استعمال

۲۹۲۶ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ح: وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ اَنْبَانَا اللَّيْثُ ابْنُ سَعْدٍ جَمِيْعًا عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ طَيَّبْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لِاِحْرَامِهٖ قَبْلَ اَنْ يُحْرِمَ وَلِحِلِّهٖ قَبْلَ اَنْ يُفِيْضَ قَالَ سُفْيَانُ بِيَدَيَّ هَاتَيْنِ.

۲۹۲۶ : حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ احرام سے قبل احرام کے لئے میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو خوشبو لگائی اور جب احرام کھولا اس وقت طواف اضافہ سے قبل بھی میں نے خوشبو لگائی۔ سفیان کی روایت میں ہے کہ میں نے اپنے ان دونوں ہاتھوں سے خوشبو لگائی۔

۲۹۲۷ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اَبِي الضُّحٰى عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى وَبِيْصِ الطِّيْبِ فِيْ مَفَارِقِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ يُلَبِّيْ.

۲۹۲۷ : حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ تلبیہ کہتے ہوئے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی مانگ میں خوشبو کی چمک اب بھی میری نگاہوں کے سامنے ہے۔

۲۹۲۸ : حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مُوْسٰى ثَنَا شَرِيْكٌ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَاَنِّيْ اَرٰى وَبِيْصَ الطِّيْبِ فِيْ مَفْرِقِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بَعْدَ ثَلَاثَةٍ وَهُوَ مُحْرِمٌ.

۲۹۲۸ : ام المؤمنین سیدہ عائشہؓ فرماتی ہیں کہ احرام کے تین روز بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مانگ میں خوشبو کی چمک اب بھی نگاہوں کے سامنے ہے۔

خلاصۃ الباب ☆ دوران احرام خوشبو لگانا ناجائز ہے البتہ احرام سے قبل خوشبو لگانا درست ہے جیسا کہ حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہؓ بیان فرما رہی ہیں لیکن فقہاء کرام نے اسکی وضاحت فرمائی ہے کہ ایسی خوشبو لگانا مکروہ ہے جس کا اثر احرام کے بعد باقی رہے۔ یہ مذہب امام مالکؒ و شافعیؒ کا ہے اور امام ابوحنیفہؒ تو یہاں تک فرماتے ہیں جس خوشبو کا اثر احرام کے بعد باقی رہے تو فدیہ دینا واجب ہے۔

۱۹ : بَابُ مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ

باب: محرم کون سا لباس پہن سکتا ہے؟

۲۹۲۹ : حَدَّثَنَا اَبُوْ مُصْعَبٍ ثَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ النَّبِيَّ ﷺ مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَلْبَسُ الْقُمُصَ وَلَا الْعَمَائِمَ وَلَا السَّرَاوِيْلَاتِ وَلَا الْبَرَانِسَ وَلَا الْخِفَافَ اِلَّا

۲۹۲۹ : حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک مرد نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ محرم کون سا لباس پہن سکتا ہے تو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قمیص عمامہ شلوار ٹوپی اور موزہ نہ

ان لا یجد نعلین فلیلبس خفین ولیقطعھما اسفل من الکعبین ولا تلبسوا من الثیاب شیئا مسہ الزعفران او الورس۔

پہنے البتہ اگر جوتے نہ ملیں تو موزے پہن لے اور انہیں پاؤں کی پشت پر ابھری ہوئی ہڈی سے کاٹ لے اور کوئی بھی ایسا کپڑا نہ پہنے جسے زعفران یا ورس لگی ہوئی ہو۔

۲۹۳۰: حدثنا ابو مصعب ثنا مالک ابن انس عن عبد اللہ بن دینار عن عبد اللہ ابن عمر انہ قال نھی رسول اللہ ان یلبس المحرم ثوبا مصبوغا بورس او زعفران۔

۲۹۳۰: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے محرم کو ورس اور زعفران سے رنگا ہوا کپڑا پہننے سے منع فرمایا۔

خلاصۃ الباب ☆ علماء نے کہا ہے کہ جن چیزوں کا اس حدیث میں ذکر ہے محرم کے لئے ان کا پہننا ناجائز ہے۔

۲۰: باب السراویل والخفین للمحرم اذا لم یجد ازارا او نعلین

باب: محرم کو تہبند نہ ملے تو پائجامہ پہن لے اور جوتا نہ ملے تو موزہ پہن لے

۲۹۳۱: حدثنا ھشام بن عمار ومحمد بن الصباح قالا ثنا سفیان بن عیینۃ عن عمرو بن دینار عن جابر بن زید ابی الشعثاء عن ابن عباس قال سمعت النبی ﷺ یخطب قال ھشام علی المنبر فقال من لم یجد ازارا فلیلبس سراویل ومن لم یجد نعلین فلیلبس خفین۔

وقال ھشام فی حدیثہ فلیلبس سراویل الا ان یفقد۔

۲۹۳۱: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر خطبہ ارشاد فرماتے سنا۔ آپ نے یہ بھی فرمایا: جس کے پاس ازار (لنگی) نہ ہو تو وہ شلوار پہن لے اور جس کے پاس جوتے نہ ہوں تو وہ موزے پہن لے۔

۲۹۳۲: حدثنا ابو مصعب ثنا مالک ابن انس عن نافع وعن عبد اللہ ابن دینار عن ابن عمر ان رسول اللہ قال من لم یجد نعلین فلیلبس خفین ولیقطعھما اسفل من الکعبین۔

۲۹۳۲: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسولؐ نے فرمایا: جس کے پاس جوتے نہ ہوں تو وہ موزے پہن لے لیکن موزے ٹخنوں کے نیچے سے کاٹ لے۔

خلاصۃ الباب ☆ ائمہ کرام کا اسی طرح مذہب اور عمل ہے کہ سلے ہوئے کپڑے پہننا محرم کے لئے جائز نہیں۔

۲۱: باب التوقی فی الاحرام

باب: احرام میں ان امور سے بچنا چاہئے

۲۹۳۳: حدثنا ابو بکر بن ابی شیبۃ ثنا عبد اللہ بن ادریس عن محمد بن اسحاق عن یحیی بن عباد بن عبد اللہ بن الزبیر عن ابیہ عن اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ تعالی عنھا قالت خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی اذا کنا بالعرج نزلنا فجلس رسول اللہ صلی

۲۹۳۳: حضرت اسماء بنت ابی بکرؓ فرماتی ہیں کہ ہم رسول اللہؐ کے ساتھ نکلے جب عرج (نامی جگہ) پہنچے تو رسول اللہؐ بیٹھ گئے۔ سیدہ عائشہؓ بھی آپؐ کے ساتھ ہی بیٹھ گئیں اور میں ابوبکرؓ کے ساتھ بیٹھ گئی اس سفر میں ہمارا اور حضرت ابوبکرؓ کا اونٹ ایک ہی تھا جو حضرت ابوبکرؓ کے غلام کے پاس تھا

اللهُ عليهِ وسلَّم وَعائشة رَضِى اللهُ تَعالى عَنها الى جنبه وانا الى جنب ابي بكرٍ و كانت زمالتنا وزمالة ابي بكرٍ واحدة مع غلام ابي بكرٍ ، قال فطلع الغلامُ وليس مَعَهُ بعيرُهُ فقال لهُ اين بعيرُك ؟ قال اضللتُهُ البارحة قال معك بعيرٌ واحدٌ تضلُّهُ قال فطفق يضربُهُ ورسُولُ اللهِ صلَّى اللهُ عليه وسلَّم يَقولُ انظُرُوا الى هذا المُحرِم ما يصنع .

(کیونکہ تینوں باری باری سوار ہوتے تھے) اتنے میں غلام آیا تو اس کے پاس اونٹ نہ تھا۔ حضرت ابوبکرؓ نے اس سے کہا تمہارا اونٹ کہاں؟ کہنے لگا رات میں گم ہو گیا۔ حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا تمہارے پاس ایک ہی اونٹ تھا وہ بھی گم کر دیا (حالانکہ ایک اونٹ کی حفاظت قطعاً دشوار نہیں) اور حضرت ابوبکرؓ اس غلام کو مارنے لگے اور رسول اللہ فرمانے لگے کہ اس محرم کو دیکھو کیا کر رہا ہے۔

خلاصۃ الباب ☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا مقصد یہ تھا کہ احرام کی حالت میں لڑائی جھگڑا کرنا اور مار پیٹ کرنا سب منع ہے قرآن کریم کا ارشاد ہے: ﴿فلا رفث ولا فسوق ولا جدال فی الحج﴾۔

۲۲ : بَابُ الْمُحْرِمِ يَغْسِلُ رَأْسَهُ

باب: محرم سر دھو سکتا ہے

۲۹۳۴ : حدّثنا ابُو مُصعبٍ ثنا مالكٌ عَنْ زيدِ بنِ اسلم عَنْ ابْراهيم ابْنِ عبدِ اللهِ بْنِ حُنيْنٍ عَنْ ابيه انّ عبدَ اللهِ ابْنِ عبّاسٍ و المسْوَرَ بْنَ مخْرمة اخْتلفا بالابْواءِ فقال عبْدُ اللهِ بْنُ عبّاسٍ يغْسِلُ الْمُحْرِمُ رأسهُ وَقالَ المسْوَرُ لا يغْسِلُ الْمُحْرِمُ راسهُ.

۲۹۳۴ : حضرت عبداللہ بن حنین فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عباس اور حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہما کا مقام ابواء میں اختلاف ہوا۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے فرمایا کہ محرم اپنا سر دھو سکتا ہے اور حضرت مسورؓ نے فرمایا کہ محرم اپنا سر نہیں دھو سکتا۔

فارسلني بْنُ عبّاسٍ الى ابي ايُّوب الانصاريّ اسْألُهُ عنْ ذلك فوجدْتُهُ يغْتسلُ بيْن الْقرْنيْن وهُو يسْتتر بثوْبٍ فسلّمْتُ عليْه فقال منْ هذا ؟ قُلْتُ انا عبْدُ اللهِ بْنُ حُنيْنٍ ارْسلني اليْك عبْدُ اللهِ بْنُ عبّاسٍ رضي اللهُ تعالى عنْهما اسْألُك كيْف كان رسُولُ اللهِ صلّى اللهُ عليْه وسلّم يغْسلُ راسهُ وهُو مُحْرمٌ قال فوضع ابُو ايُّوب يدهُ على الثّوْب فطاطاهُ حتّى بدا لي راسُهُ ثُمّ قال لانْسانٍ يصُبُّ عليْه اصْبُبْ فصبّ على راسه ثُمّ حرّك راسهُ بيديْه فاقْبل بهما وادْبر ثُمّ قال هكذا رايْتُهُ صلّى اللهُ عليْه وسلّم يفْعلُ .

آخر ابن عباسؓ نے مجھے ابو ایوب انصاریؓ سے یہی بات پوچھنے کے لئے بھیجا۔ میں نے دیکھا کہ وہ دو لکڑی کے درمیان کپڑا لگا کر غسل کر رہے ہیں۔ میں نے سلام کیا تو فرمانے لگے کون ہو؟ میں نے عرض کیا عبداللہ بن حنین ہوں' مجھے عبداللہ بن عباسؓ نے بھیجا ہے تاکہ آپ سے دریافت کروں کہ نبیؐ بحالت احرام سر کیسے دھوتے تھے؟ فرماتے ہیں کہ ابو ایوبؓ نے کپڑے پر جو آڑ تھا ہاتھ رکھ کر ذرا نیچے کیا یہاں تک کہ مجھے انکا سر دکھائی دینے لگا پھر جو آدمی آپ پر پانی ڈال رہا تھا اس سے فرمایا پانی ڈالو اس نے سر پر پانی ڈالا پھر آپ نے ہاتھوں سے سر ملا اور آگے پیچھے لے گئے پھر فرمایا میں نے نبیؐ کو ایسا ہی کرتے دیکھا۔

خلاصۃ الباب ☆ احرام کی حالت میں خوشبو دار چیز سے سر اور داڑھی کو دھونا جائز نہیں بلکہ صرف پانی سے دھوئے۔

۲۳۰ : بَابُ الْمُحْرِمَةِ تَسْدِلُ الثَّوْبَ عَلٰی وَجْهِهَا

باب :احرام والی عورت اپنے چہرہ کے سامنے کپڑا لٹکائے

۲۹۳۵ : حدّثنا ابُوْ بكرِ بْنُ ابِیْ شَیْبة ثنا مُحمّدُ بْنُ فُضیلٍ عن یزِیْد بن ابِیْ زِیادٍ عنْ مُجاهدٍ عنْ عائشة قالتْ كُنّا مع النبیّ ﷺ و نحْنُ مُحْرِمُوْنَ فإذا لقِینا الرّاكِبُ اسْدلْنا ثیابنا منْ فوق رُءُوْسنا فاذا جاوزْنا رفعْناها.

حدّثنا علیُّ بْنُ مُحمّدٍ ثنا عبْدُ اللّٰه ابْنُ ادْرِیس عنْ یزیْد بْن ابیْ زیادٍ عنْ مُجاهدٍ عنْ عائشة عن النّبیّ بنحْوه.

۲۹۳۵: ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ہم بحالت احرام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھیں جب کوئی سوار ملتا تو ہم سر کے اوپر سے کپڑے چہروں کے سامنے کر لیتیں جب ہم آگے گزر جاتے تو ہم کپڑا ہٹا لیتیں۔

دوسری سند سے یہی مضمون مروی ہے۔

خلاصۃ الباب ☆ عورت کو حالت احرام میں منہ کھلا رکھنا چاہئے البتہ اگر لکڑیاں وغیرہ باندھ کر چھجہ سا بنا کر کپڑا منہ پر لٹکا دے بشرطیکہ کپڑا منہ پر نہ لگے تو جائز ہے۔

۲۴ : بَابُ الشَّرْطِ فِی الْحَجِّ

باب: حج میں شرط لگانا

۲۹۳۶ : حدّثنا مُحمّدُ بْنُ عبْدِ اللّٰه ابن نُمیْرٍ ثنا ابِیْ ح: وحدّثنا ابُوْ بكرِ ابْنُ ابِیْ شیْبة ثنا عبْدُ اللّٰه بْنُ نُمیْرٍ ثنا عُثْمانُ بْنُ حكِیْمٍ عنْ ابِیْ بكْرِ بْن عبْد اللّٰه بْن الزُّبیْر عنْ جدّته (قال لا ادْرِیْ اسْماءِ بِنْتِ ابِیْ بكْرٍ او سُعْدی بِنْت عوْفٍ) انّ رسُوْل اللّٰهِ ﷺ دخل علی ضُباعة بِنْت عبْد الْمُطّلب فقال ما یمْنعُكِ یا عمّتاهُ من الْحجّ ، فقالتْ انا امْرأةٌ سقِیمةٌ وانا اخافُ الْحبْس قال فاحْرمِیْ واشْترِطِیْ انّ محِلّكِ حیْثُ حُبِسْتِ .

۲۹۳۶ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ضباعہ بنت عبد المطلب کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا پھوپھی جان آپ کو حج سے کیا بات مانع ہے۔ فرمانے لگیں میں بیمار عورت ہوں مجھے خدشہ ہے کہ درمیان بیماری کی وجہ سے رہ نہ جاؤں (اور حج پورا نہ کر سکوں) آپ نے فرمایا احرام باندھ لو اور یہ شرط ٹھہرا لو کہ جہاں میں رہ جاؤں (بیماری کی وجہ سے آگے نہ جا سکوں) وہی میرے حلال ہونے (اور احرام ختم کرنے) کی جگہ ہوگی۔

۲۹۳۷ : حدّثنا ابُوْ بكرِ بْنُ ابِیْ شیْبة ثنا مُحمّدُ بْنُ فُضیلٍ و وكِیْعٌ عنْ هشامِ ابْنِ عُرْوة عنْ ابیه عنْ ضُباعة قالتْ دخل علیّ رسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وانا شاكِیةٌ : فقال اما تُرِیْدِیْن الْحجّ الْعام قُلْتُ انِّیْ لعلِیْلةٌ یا رسُوْل اللّٰه ! قال حُجِّیْ

۲۹۳۷ : حضرت ضباعۃ فرماتی ہیں کہ اللہ کے رسول میرے پاس تشریف لائے میں بیمار تھی فرمایا : امسال تمہارا حج کا ارادہ نہیں؟ میں نے عرض کیا : اے اللہ کے رسول میں بیمار ہوں۔ فرمایا: حج کیلئے چلو اور احرام میں

وقُوْلِي محِلّي حَيْثُ تحبسنى .

یوں کہو کہ جہاں آپ مجھے روک لیں (بیمار ہو جاؤں) وہیں حلال ہو کر احرام ختم کر دوں گی۔

۲۹۳۸ : حدّثنا ابُوْ بِشْرِ بكْرُ بْنُ ابِيْ خلف ثنا ابُوْ عاصِمٍ عن ابْنِ جُرَيْجٍ اخْبرنِيْ ابُوْ الزُّبَيْرِ انَّهُ سمِعَ طاوُسًا وعكْرِمة يُحدّثانِ عن ابْنِ عبّاسٍ رضِي اللهُ تعالى عنْهُما قال جاءَتْ ضُباعةُ بنْتُ الزُّبَيْرِ ابْنِ عبْدِ الْمُطّلِبِ رسُوْلَ اللّهِ صلّى اللهُ عليْهِ وسلّم فقالتْ انّي امْرأةٌ ثقِيْلةٌ وانّي أُرِيْدُ الْحجّ فكيْف أُهِلُّ قال اهِلّي واشْترِطِيْ انّ محِلّي حيْثُ حبستني.

۲۹۳۸: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت ضباعۃ بنت زبیر بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہا اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا میں بیمار عورت ہوں اور میرا حج کا ارادہ ہے تو میں کیسے احرام باندھوں۔ فرمایا: احرام باندھنے میں یہ شرط کر لو کہ جہاں مجھے آپ (اللہ تعالیٰ) روک دیں وہیں احرام کھول دوں گی۔

خلاصۃ الباب ☆ معلوم ہوا کہ جس طرح دشمن کی وجہ سے احصار ہوتا ہے اسی طرح مرض کی وجہ سے احصار ہوتا ہے اور احصار کا حکم یہ ہے کہ محرم کے لئے احرام سے باہر آنا جائز ہے جس کا طریقہ یہ ہے کہ اگر وہ مفرد بالحج ہے تو ایک بکری اور قارن ہے تو دو بکریاں حرم بھیج دے جو اس کی طرف سے ذبح کی جائیں جب وہ ذبح ہو جائیں تو یہ حلال ہو جائے گا اور دم احصار حرم میں ذبح کرنا ضروری ہے۔

۲۵ : بَابُ دُخُوْلِ الْحَرَمِ

باب: حرم میں داخل ہونا

۲۹۳۹ : حدّثنا ابُوْ كُريْبٍ ثنا اِسْماعِيْلُ بْنُ صبِيْحٍ ثنا مُباركُ بْنُ حسّانَ ابُوْ عبْدِ اللّهِ عنْ عطاءِ بْنِ عبّاسٍ قال كانتِ الْانْبِياءُ تدْخُلُ الْحرم مُشاةً حُفاةً ويطُوْفُوْنَ بِالْبيْتِ ويقْضُوْنَ الْمناسِك حُفاةً مُشاةً.

۲۹۳۹: حضرت عطاء بن عباس فرماتے ہیں کہ انبیاء حرم میں برہنہ سر برہنہ پا (ننگے سر ننگے پیر) داخل ہوئے اور بیت اللہ کا طواف اور دیگر مناسک کی ادائیگی بھی برہنہ سر برہنہ پا کرتے۔

۲۶ : بَابُ دُخُوْلِ مَكَّةَ

باب: مکہ میں دخول

۲۹۴۰ : حدّثنا عليُّ بْنُ مُحمّدٍ ثنا ابُوْ مُعاوِية ثنا عُبيْدُ اللّهِ بْنُ عُمر عنْ نافِعٍ عنِ ابْنِ عُمر انّ رسُوْل اللّهِ ﷺ كان يدْخُلُ مكّة مِن الثّنِيّةِ الْعُلْيا واِذا خرج خرج مِن الثّنِيّةِ السُّفْلى.

۲۹۴۰: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آپ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں داخل ہوتے تھے بلندی (ذی طوی والی طرف) کی راہ سے اور جب نکلتے تو نشیب سے۔

۲۹۴۱ : حدّثنا عليُّ بْنُ مُحمّدٍ ثنا الْعُمرِيُّ عنْ نافِعٍ عنِ ابْنِ عُمر انّ النّبِيّ ﷺ دخل مكّة نهارًا.

۲۹۴۱: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں دن میں داخل ہوئے۔

۲۹۴۲ : حدثنا محمد بن يحيى ثنا عبد الرزاق انبانا معتمر عن الزهري عن علي بن الحسين عن عمرو بن عثمان عن اسامة بن زيد قال قلت يا رسول الله اين تنزل غدا وذالک في حجته قال وهل ترک لنا عقيل منزلا ثم قالا نحن نازلون غدا بخيف بني كنانة (يعني المحصب) حيث قاسمت قريش على الكفر ، وذالک ان بني كنانة حالفت قريشا على بني هاشم ان لا يناكحوهم ولا يبايعوهم قال معمر قال الزهري والخيف الوادي .

۲۹۴۲ : حضرت اسامہ بن زیدؓ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول آپ کل کہاں پڑاؤ ڈالیں گے اور یہ حج کا موقع تھا۔ فرمایا: عقیل نے ہمارے لئے کوئی منزل چھوڑی بھی ہے؟ پھر فرمایا کل ہم خیف بنی کنانہ یعنی محصب میں پڑاؤ ڈالیں گے۔ جہاں قریش نے کفر پر قسم کھائی تھی یعنی بنو کنانہ نے قریش سے حلف لیا تھا کہ بنو ہاشم سے نہ نکاح کریں گے نہ خرید وفروخت امام زہری نے فرمایا کہ خیف وادی کو کہتے ہیں۔

خلاصۃ الباب ☆ اس سے معلوم ہوا کہ مسلمان کافر کا وارث نہیں ہوتا کیونکہ اختلاف دین واختلاف دارین وراثت سے مانع ہوتے ہیں عقیل اور طالب دونوں مکہ میں حالت کفر میں تھے اور حضرت جعفرؓ وعلیؓ مدینہ میں ان کے والد ابو طالب کفر کی حالت میں فوت ہوئے تھے تو طالب وعقیل دونوں نے جائیداد بیچ ڈالی تھی۔

۲۷ : باب استلام الحجر

باب : حجر اسود کا استلام

۲۹۴۳ : حدثنا ابو بكر بن ابي شيبة وعلي بن محمد قالا ثنا ابو معاوية ثنا عاصم الاحول عن عبد الله بن سرجس قال رايت الاصيلع عمر بن الخطاب يقبل الحجر ويقول اني لاقبلک واني لاعلم انک حجر لا تضر ولا تنفع ولولا اني رايت رسول الله ﷺ يقبلک ما قبلتک

۲۹۴۳ : حضرت عبداللہ بن سرجس کہتے ہیں کہ میں نے دیکھا حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ حجر اسود کو بوسہ دے رہے ہیں اور فرما رہے ہیں کہ میں تجھے بوسہ دے رہا ہوں حالانکہ مجھے معلوم ہے کہ تو پتھر ہے نقصان نہیں پہنچا سکتا اور اگر میں نے رسول اللہ کو تجھے چومتے نہ دیکھا ہوتا تو میں (ہرگز) تجھے نہ چومتا۔

۲۹۴۴ : حدثنا سويد بن سعيد ثنا عبد الرحيم الرازي عن ابن خثيم عن سعيد بن جبير قال سمعت ابن عباس رضي الله تعالى عنهما يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ليأتين هذا الحجر يوم القيامة وله عينان يبصر بهما ولسان ينطق به يشهد على من يستلمه بحق .

۲۹۴۴ : حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ پتھر (حجر اسود) روز قیامت آئے گا اور اس کی دو آنکھیں ہوں گی جن سے دیکھے گا اور زبان ہوگی جس سے گفتگو کرے گا جس نے بھی اس کو حق کے ساتھ چوما ہوگا اس کے متعلق شہادت دے گا۔

۲۹۴۵ : حدثنا علي بن محمد ، ثنا خالي يعلى عن محمد بن عون عن نافع عن ابن عمر قال استقبل رسول

۲۹۴۵ : حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجر اسود کی طرف منہ کیا

اللہ ﷺ الحجر ثم وضع شفتیہ علیہ یبکی طویلا ثم التفت فاذا ھو بعمر بن الخطاب یبکی فقال یا عمر ! ھھنا تسکب العبرات .

اور اپنے ہونٹ اس پر رکھ کر دیر تک روتے رہے پھر متوجہ ہوئے تو دیکھا کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ رو رہے ہیں تو فرمایا اے عمر یہاں آنسو بہائے جاتے ہیں ۔

۲۹۴۶ : حدثنا احمد بن عمرو بن السرح المصری ثنا عبد اللہ بن وھب اخبرنی یونس عن ابن شھاب عن سالم بن عبد اللہ عن ابیہ قال لم یکن رسول اللہ ﷺ یستلم من ارکان البیت الا الرکن الاسود والذی یلیہ من نحو دور الجمحیین .

۲۹۴۶ : حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیت اللہ کے کونوں میں سے کسی کونہ کا استلام نہ فرماتے تھے ۔ سوائے حجر اسود کے جو اس کے ساتھ ہے بنو جمح کے گھروں کی طرف (یعنی رکن یمانی) ۔

خلاصۃ الباب ☆ واہ قربان جائیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر ۔ وہ عقیدۂ توحید پر کتنے پختہ تھے اور لوگوں کو اس طرح سمجھا دیا کہ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حجر اسود کو نہ چوما ہوتا تو ہم بھی نہ چومتے کیونکہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نفع ونقصان کا مالک نہیں ہے ۔ افسوس ہوتا ہے ان لوگوں پر جو قبروں اور مزارات کو چومتے ہیں اور ان سے سوال کر کے مشرک بنتے ہیں قبروں کو بوسہ دینا کسی حدیث سے ثابت نہیں ۔ حدیث ۲۹۴۴ : یہ پتھر موحدین حجاج کرام کے حق میں گواہی دے گا جو لوگ جاہلیت کے زمانہ میں اس پتھر کو چومتے مر گئے ہیں ان کے حق میں گواہی نہیں دے گا کیونکہ شرک کی حالت میں کوئی عبادت قبول نہیں ۔

۲۸ : باب من استلم الرکن بمحجنہ

باب : حجر اسود کا استلام چھڑی سے کرنا

۲۹۴۷ : حدثنا محمد بن عبد اللہ ابن نمیر ثنا یونس بن بکیر ثنا محمد بن اسحاق عن محمد بن جعفر بن الزبیر عن عبید اللہ بن ابی ثور عن صفیۃ بنت شیبۃ رضی اللہ تعالی عنہا قالت لما اطمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عام الفتح طاف علی بعیرہ یستلم الرکن بمحجن بیدہ ثم دخل الکعبۃ فوجد فیھا حمامۃ عیدان فکسرھا ثم قام علی باب الکعبۃ فرمی بھا وانا انظرہ .

۲۹۴۷ : حضرت صفیہ بنت شیبہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ فتح مکہ کے سال جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مطمئن ہو گئے تو آپ نے اپنے اونٹ پر طواف کیا آپ حجر اسود کا استلام اس چھڑی سے کرتے تھے جو آپ کے دست مبارک میں تھی ۔ پھر آپ کعبہ کے اندر تشریف لے گئے تو دیکھا کہ لکڑیوں سے بنا ہوا کبوتر ہے آپ نے اسے توڑا اور کعبہ کے دروازہ پر کھڑے ہو کر باہر پھینک دیا میں یہ سارا منظر دیکھ رہی تھی ۔

۲۹۴۸ : حدثنا احمد بن عمرو بن السرح انبانا عبد اللہ بن وھب عن یونس عن ابن شھاب عن عبید اللہ ابن

۲۹۴۸ : حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع

عبد اللہ عن ابن عباس ان النبی ﷺ طاف فی حجۃ الوداع علی بعیر یستلم الرکن بمحجن

کے موقع پر اونٹ پر سوار ہو کر طواف کیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک چھڑی سے حجر اسود کا استلام کر رہے تھے۔

۲۹۴۹ : حدثنا علی بن محمد ثنا وکیع ح: وحدثنا ھدیۃ بن عبد الوھاب ثنا الفضل بن موسی قالا ثنا معروف بن خربوذ المکی قال سمعت ابا الطفیل عامر بن واثلۃ قال رایت النبی ﷺ یطوف بالبیت علی راحلتہ یستلم الرکن بمحجنہ ویقبل المحجن .

۲۹۴۹ : حضرت ابو طفیل عامر بن واثلہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سواری پر سوار ہو کر بیت اللہ کا طواف کر رہے ہیں اور اپنی لاٹھی سے حجر اسود کا استلام کر رہے ہیں اور لاٹھی کو چوم رہے ہیں۔

خلاصۃ الباب ☆ طواف کرتے وقت جب بھی حجر اسود کے قریب سے گزرے تو اس کو بوسہ دینا سنت ہے۔ طواف کے بعد استلام حجر اسود سنت ہے اور دو رکعت نماز واجب ہے۔ اگر بوسہ نہ دے سکے تو ہاتھ لگا کر اس کو چوم لے اور اگر ہاتھ نہ لگ سکے تو چھڑی وغیرہ کا اشارہ اس طرف کرے حجر اسود کے علاوہ باقی ارکان کا استلام مسنون نہیں ہے۔

۲۹ : باب الرمل حول البیت

باب : بیت اللہ کے گرد طواف میں رمل کرنا

۲۹۵۰ : حدثنا محمد بن عبد اللہ ثنا احمد بن بشیر ح: وحدثنا علی ابن محمد ثنا محمد بن عبید قالا ثنا عبید اللہ ابن عمر عن نافع عن ابن عمر رضی اللہ تعالی عنھما ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا طاف بالبیت الطواف الاول رمل ثلاثۃ ومشی اربعۃ من الحجر الی الحجر .

وکان ابن عمر یفعلہ .

۲۹۵۰ : حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیت اللہ کا پہلا طواف (طواف قدوم) کرتے تو تین چکروں میں رمل کرتے (پہلوانوں اور سپاہیوں کی طرح کندھے ہلا کر تیز تیز چلتے) اور باقی چار چکروں میں عام انداز سے چلتے حجر اسود سے حجر اسود تک ایک چکر ہوتا اور خود حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بھی ایسا ہی کرتے تھے۔

۲۹۵۱ : حدثنا علی بن محمد ثنا ابو الحسین العکلی عن مالک بن انس عن جعفر بن محمد عن ابیہ عن جابر ان النبی ﷺ رمل من الحجر الی الحجر ثلاثا ومشی اربعا .

۲۹۵۱ : حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حجر اسود سے حجر اسود تک تین چکروں میں رمل کیا اور چار چکروں میں عام انداز سے چلے۔

۲۹۵۲ : حدثنا ابو بکر بن ابی شیبۃ ثنا جعفر بن عون عن ھشام ابن سعد عن زید بن اسلم عن ابیہ قال سمعت

۲۹۵۲ : حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اب ان دو رملوں کا کیا مقصد؟ جبکہ اللہ تعالیٰ نے اسلام کو قوت عطا

عمر یقول فیم الرملان الان ؟ وقد اطا اللہ الاسلام ونفی الکفر واھلہ وایم اللہ ماندع شیئا کنا نفعلہ علی عھد رسول اللہ ﷺ .

فرما دی اور کفر اور کافروں کوختم کر دیا اللہ کی قسم ہم جو عمل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں کیا کرتے تھے ان میں سے ایک عمل بھی نہ ترک کریں گے۔

۲۹۵۳ : حدثنا محمد بن یحیی ثنا عبد الرزاق انبانا معمر عن ابی خیثم عن ابی الطفیل عن ابن عباس قال قال النبی ﷺ لاصحابہ حین ارادوا دخول مکۃ فی عمرتہ بعد الحدیبیۃ ان قومکم غدا سیرونکم فلیرونکم جلدا ، فلما دخلوا المسجد استلموا الرکن ورملوا والنبی ﷺ معھم حتی اذا بلغوا الرکن الیمانی الی الرکن وثم رملوا حتی بلغوا الرکن الیمانی ثم مشوا الی الرکن الاسود ففعل ذلک ثلاث مرات ثم مشی الاربع .

۲۹۵۳: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام صلح حدیبیہ سے اگلے سال جب عمرہ کرنے کے لئے مکہ میں داخل ہونے لگے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں فرمایا: کل تمہاری قوم تمہیں دیکھے گی وہ تمہیں چست اور توانا دیکھے۔ چنانچہ جب صحابہ مسجد حرام میں داخل ہوئے تو حجر اسود کا استلام کیا اور رمل کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم بھی صحابہ کے ساتھ ہی تھے جب رکن یمانی کے قریب پہنچے تو۔

خلاصۃ الباب ☆ ان احادیث میں رمل کا حکم بیان کیا گیا ہے رمل یہ ہے کہ ذرا دوڑ کر مونڈھے ملاتے ہوئے چلنا جیسے بہادر اور طاقت ور آدمی چلتے ہیں یہ ابتدائی تین چکروں میں کرتے ہیں اس کا سبب حدیث کی کتابوں میں مذکور ہے۔

۳۰ : باب الاضطباع

باب : اضطباع کا بیان

۲۹۵۴ : حدثنا محمد بن یحیی ثنا محمد بن یوسف وقبیصۃ قالا ثنا سفیان عن ابن جریج عن عبد الحمید عن ابن یعلی بن امیۃ عن ابیہ یعلی ان النبی ﷺ طاف مضطبعا .

قال قبیصۃ وعلیہ برد .

۲۹۵۴: حضرت یعلی سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اضطباع کر کے طواف کیا۔

قبیصہ کہتے ہیں کہ آپ ایک چادر اوڑھے ہوئے تھے۔

خلاصۃ الباب ☆ اضطباع یہ ہے کہ چادر کو دائیں بغل کے نیچے سے گزار کر بائیں کندھے پر ڈال دے اور دایاں کندھا ننگا کر دے۔

۳۱ : باب الطواف بالحجر

باب: حطیم کو طواف میں شامل کرنا (یعنی حطیم سے باہر طواف کرنا)

۲۹۵۵ : حدثنا ابو بکر بن ابی شیبۃ ثنا عبید اللہ بن موسی ثنا سفیان عن اشعث بن ابی الشعثاء عن الاسود

۲۹۵۵ : ام المؤمنین سیدہ عائشہ فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حطیم کے متعلق دریافت کیا

بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحِجْرِ فَقَالَ هُوَ مِنَ الْبَيْتِ قُلْتُ مَا مَنَعَهُمْ اَنْ يُدْخِلُوْهُ فِيْهِ قَالَ عَجَزَتْ بِهِمُ النَّفَقَةُ قُلْتُ فَمَا شَانُ بَابِهِ مُرْتَفِعًا لَا يُصْعَدُ اِلَيْهِ اِلَّا بِسُلَّمٍ قَالَ ذٰلِكَ فِعْلُ قَوْمِكَ لِيُدْخِلُوْهُ مَنْ شَاءُوْا وَيَمْنَعُوْهُ مَنْ شَاءُوْا وَلَوْلَا اَنَّ قَوْمَكَ حَدِيْثُ عَهْدٍ بِكُفْرٍ مَخَافَةَ اَنْ تَنْفِرَ قُلُوْبُهُمْ لَنَظَرْتُ هَلْ اُغَيِّرُهُ فَاُدْخِلُ فِيْهِ مَا انْتَقَصَ مِنْهُ وَجَعَلْتُ بَابَهُ بِالْاَرْضِ.

فرمایا: یہ بیت اللہ کا حصہ ہے میں نے عرض کیا پھر لوگوں نے اسے بیت اللہ میں داخل کیوں نہ کیا فرمایا ان کے پاس (حلال مال میں سے) خرچہ نہ تھا میں نے عرض کیا کہ پھر بیت اللہ کا دروازہ اتنا اونچا کیوں رکھا کہ سیڑھی کے بغیر چڑھا نہیں جا سکتا۔ فرمایا: یہ بھی تمہاری قوم نے اسی لئے کیا تا کہ جسے چاہیں اندر جانے دیں اور جسے چاہیں اندر جانے سے روک دیں اور اگر تمہاری قوم کا زمانہ کفر قریب نہ ہوتا (یعنی نومسلم نہ ہوتی) اور یہ ڈر نہ ہوتا کہ ان کے دل دُورتہ ہو جائیں تو میں اس بات پر غور کرتا کہ کیا میں تبدیلی لاؤں اس میں، پھر میں جو کمی ہے وہ پوری کروں اور اس کا دروازہ زمین پر کر دیتا۔

خلاصۃ الباب ☆ دوسری روایات میں آتا ہے کہ حضورؐ نے فرمایا کہ میرا دل چاہتا ہے کہ میں کعبۃ اللہ کے دو دروازے بناتا ایک مشرق کی جانب اور دوسرا غربی جانب لیکن فتنہ کے ڈر سے ایسا نہ کیا۔ پھر حضرت عبداللہ بن زبیرؓ نے ایسا تعمیر کیا تھا لیکن آپ کی شہادت کے بعد حجاج بن یوسف نے اسے پہلی حالت پر کر دیا اور ابھی تک ویسا ہی ہے۔

۳۲ : بَابُ فَضْلِ الطَّوَافِ

باب: طواف کی فضیلت

۲۹۵۶ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفُضَيْلِ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ وَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ كَانَ كَعِتْقِ رَقَبَةٍ.

۲۹۵۶: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا: جو بیت اللہ کا طواف کرے اور دوگانہ ادا کرے اس کا یہ عمل ایک غلام آزاد کرنے کے برابر ہوگا۔

۲۹۵۷ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ ثَنَا حُمَيْدُ ابْنُ اَبِيْ سَوِيَّةَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ هِشَامٍ يَسْاَلُ عَطَاءَ بْنَ اَبِيْ رَبَاحٍ عَنِ الرُّكْنِ الْيَمَانِيْ وَهُوَ يَطُوْفُ بِالْبَيْتِ فَقَالَ عَطَاءٌ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وُكِّلَ بِهِ سَبْعُوْنَ مَلَكًا فَمَنْ قَالَ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ قَالُوْا اٰمِيْنَ ! فَلَمَّا بَلَغَ الرُّكْنَ الْاَسْوَدَ : قَالَ يَا اَبَا مُحَمَّدٍ مَا

۲۹۵۷: حضرت ابن ہشام نے عطاء بن ابی رباح سے رکن یمانی کے بارے میں پوچھا جبکہ وہ بیت اللہ کا طواف کر رہے تھے تو فرمانے لگے مجھ سے ابو ہریرہؓ نے یہ حدیث بیان کی کہ نبیؐ نے فرمایا: رکن یمانی پر ستر فرشتے مقرر ہیں جو بھی یہاں: اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ! پڑھے تو فرشتے آمین کہتے ہیں۔ جب عطاء حجر اسود پر پہنچے تو ابن ہشام نے کہا اے ابو محمد آپ کو اس رکن

بلغک فی هذا الرُّکنِ الاَسْوَدِ ؟ فقال عطاءٌ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ هُرَیْرة انّهُ سمعَ رسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّم یقُوْلُ مَنْ فاوضَهُ فانّما یُفاوِضُ یدَ الرَّحْمٰنِ ۔ قال لَهُ ابْنُ هشامٍ یَا اَبَا مُحمّدٍ فالطَّوَافُ ؟ قال عطاءٌ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ هُرَیْرَة رَضِیَ اللّٰهُ تعالٰی عنه انّهُ سمع النّبیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وسلّم یقُوْلُ مَنْ طَافَ بالْبَیْتِ سَبْعًا وَلَا یَتَکَلَّمُ اِلَّا بسُبْحان اللّٰهِ والْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰه اِلَّا اللّٰهُ واللّٰهُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ مُحِیَتْ عَنْهُ عَشْرُسَیِّئاتٍ وَکُتِبَتْ لَهُ عَشْرُحَسَناتٍ وَرُفِعَ لَهُ بِهَا عَشَرَةُ دَرَجَاتٍ وَمَنْ طَافَ فَتَکَلَّمَ وَهُوَ فِیْ تِلْکَ الْحَالِ خَاضَ فِی الرَّحْمَةِ بِرِجْلَیْکَ کَخَائِضِ الْمَاءِ بِرِجْلَیْهِ

اسود کے بارے میں کیا معلوم ہوا؟ عطا نے فرمایا کہ ابو ہریرہ نے مجھے یہ حدیث سنائی کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا کہ جو حجر اسود کو چھوئے گویا وہ اللہ کا ہاتھ چھو رہا ہے۔ تو ابن ہشام نے عرض کیا اے ابو محمد طواف کے متعلق بھی فرمایئے۔ عطاء فرمانے لگے کہ ابو ہریرہؓ نے مجھے یہ حدیث سنائی کہ انہوں نے نبیؐ کو یہ فرماتے سنا جو بیت اللہ کے گرد سات چکر لگائے اور اس دوران کوئی گفتگو نہ کرے صرف: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ! پڑھتے رہے اس کی دس خطائیں مٹا دی جائیں گی اور اسکے لئے دس نیکیاں لکھی جائیں گی اور اس طواف کی بدولت اسکے دس درجے بلند کر دیے جائیں گے اور جس نے طواف کیا اور طواف کرتے ہوئے باتیں بھی کیں تو وہ اپنے دونوں پاؤں کے ساتھ رحمت میں گھسا جیسے پانی میں آدمی کے پاؤں ڈوب جاتے ہیں۔

خلاصۃ الباب ☆ طواف مثل نماز کے ہے لیکن طواف میں بات کرنا جائز ہے بہتر یہی ہے کہ باتیں نہ کرے۔ ابن ہشام نے تو حضرت عطا سے دینی مسئلہ پوچھا تھا یہ تو بالاتفاق مباح ہوا حنفیہ کے نزدیک طواف کے لئے وضو شرط اور واجب نہیں وضو کی شرط لگانے سے ایک مطلق کو مقید کرنا لازم آتا ہے۔ امام شافعی کے نزدیک وضو شرط ہے۔ اس میں تفصیل ہے حنفیہ کے نزدیک طواف قدوم بے وضو کیا تو اس پر صدقہ کرنا ہے اور بہتر ہے کہ طواف دوبارہ کرے امام شافعی کے نزدیک طواف ہی نہ ہوا اور اگر طواف قدوم جنابت کی حالت میں کیا تو بکری دینا واجب ہے کیونکہ طواف میں نقص آ گیا اور اگر طواف زیارت بے وضو کیا تو اس پر بھی بکری دینا واجب ہوگا اور اگر طواف زیارت جنابت کی حالت میں کیا تو بدنہ واجب ہوگا۔

۳۳ : بَابُ الرَّکْعَتَیْنِ بَعْدَ الطَّوَافِ

باب: طواف کے بعد دوگانہ ادا کرنا

۲۹۵۸ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ ثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ عَنْ کَثِیْرِ ابْنِ کَثِیْرِ بْنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ اَبِیْ وَدَاعَةَ السَّهْمِیِّ اَبِیْ عَنْ اَبِیْهِ عَنِ الْمُطَّلِبِ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِذَا فَرَغَ مِنْ سَبْعِهِ جَاءَ حَتّٰی اِذَا حَاذَی بِالرُّکْنِ فَصَلّٰی رَکْعَتَیْنِ فِیْ حَاشِیَةِ الْمَطَافِ وَلَیْسَ بَیْنَهُ وَبَیْنَ الطُّوَّافِ اَحَدٌ .

قال ابْنُ ماجة هذا بِمَکَّةَ خاصّةً .

۲۹۵۸: حضرت مطلب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپؐ جب سات چکروں سے فارغ ہوئے تو حجر اسود کے قریب آئے اور مطاف کے کنارے دو رکعتیں ادا کیں اس وقت آپ کے اور طواف کرنے والوں کے درمیان کوئی آڑ نہ تھی۔ امام ابن ماجہ فرماتے ہیں کہ بغیر سترہ کے نماز ادا کرنا مکہ کی خصوصیت ہے۔

۲۹۵۹ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَعَمْرُو ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَا ثنا وَكِيعٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ ثَابِتِ الْعَبْدِيِّ عَنْ عَمْرِو ابْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَدِمَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ (قَالَ وَكِيعٌ يَعْنِيْ عِنْدَ الْمَقَامِ) ثُمَّ خَرَجَ اِلَى الصَّفَا.

۲۹۵۹: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور بیت اللہ کے گرد سات چکر لگائے پھر دو رکعتیں ادا کیں (وکیع کہتے ہیں کہ مقام ابراہیم کے پاس دوگانہ ادا کیا) پھر صفا کی طرف نکلے۔

۲۹۶۰ : حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عُثْمَانَ الدِّمَشْقِيُّ ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّهُ قَالَ لَمَّا فَرَغَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ طَوَافِ الْبَيْتِ اَتٰى مَقَامَ اِبْرَاهِيْمَ فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا مَقَامُ اَبِيْنَا اِبْرَاهِيْمَ الَّذِيْ قَالَ اللّٰهُ سُبْحَانَهُ : وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَقَامِ اِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّى.

قَالَ الْوَلِيدُ فَقُلْتُ لِمَالِكٍ هٰكَذَا قَرَأَهَا وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَقَامِ اِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّى ؟ قَالَ نَعَمْ !

۲۹۶۰: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہؐ بیت اللہ کے طواف سے فارغ ہوئے تو مقام ابراہیم میں آئے۔ حضرت عمرؓ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول یہ ہمارے والد ابراہیم کا مقام ہے جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ﴿وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَقَامِ اِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّى﴾ (کہ مقام ابراہیم کو نماز کی جگہ بناؤ) حدیث کے راوی ولید کہتے ہیں میں نے اپنے استاذ مالک سے کہا کہ: وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَقَامِ اِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّى! (خاء کے کسرہ کے ساتھ) پڑھا تھا۔ فرمایا جی ہاں۔

خلاصۃ الباب ☆ یعنی حرم میں نمازی کے سامنے سے گزرنے میں مضائقہ نہیں باقی جگہ پر نمازی کے سامنے سے گزرنا منع اور سخت گناہ ہے۔ دوگانہ نماز طواف کے بعد حنفیہ کے نزدیک واجب ہے لیکن جہاں بھی جگہ ملے ادا کر لے۔

۳۴ : بَابُ الْمَرِيْضِ يَطُوْفُ رَاكِبًا

باب: بیمار سوار ہو کر طواف کر سکتا ہے

۲۹۶۱ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا مُعَلَّى بْنُ مَنْصُوْرٍ ح: وَحَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ وَاَحْمَدُ ابْنُ سِنَانٍ قَالَا ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ مَهْدِيٍّ قَالَا ثَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ نَوْفَلٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ زَيْنَبَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّهَا مَرِضَتْ فَاَمَرَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ اَنْ تَطُوْفَ مِنْ وَرَاءِ النَّاسِ وَهِيَ رَاكِبَةٌ قَالَتْ فَرَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ يُصَلِّيْ اِلَى الْبَيْتِ وَهُوَ يَقْرَاُ وَالطُّوْرِ وَكِتَابٍ مَسْطُوْرٍ.

قَالَ ابْنُ مَاجَةَ هٰذَا حَدِيْثُ اَبِيْ بَكْرٍ.

۲۹۶۱: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ وہ بیمار ہو گئیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں حکم فرمایا کہ سوار ہو کر لوگوں کے پیچھے سے طواف کریں۔ فرماتی ہیں پھر میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیت اللہ کی طرف منہ کر کے نماز ادا کر رہے ہیں اور اس میں سورہ وَالطُّوْرِ وَكِتَابٍ مَسْطُوْرٍ تلاوت فرما رہے ہیں۔

۳۵ : بَابُ الْمُلْتَزِمُ

باب: ملتزم کا بیان

۲۹۶۲ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ سَمِعْتُ الْمُثَنَّى بْنُ الصَّبَّاحِ يَقُوْلُ حَدَّثَنِيْ عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ طُفْتُ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو فَلَمَّا فَرَغْنَا مِنَ السَّبْعِ رَكَعْنَا فِيْ دُبُرِ الْكَعْبَةِ فَقُلْتُ اَلَا نَتَعَوَّذُ بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ ! قَالَ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ قَالَ ثُمَّ مَضَى فَاسْتَلَمَ الرُّكْنَ ثُمَّ قَامَ بَيْنَ الْحِجْرِ وَالْبَابِ فَأَلْصَقَ صَدْرَهُ وَيَدَيْهِ وَخَدَّهُ إِلَيْهِ ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ .

۲۹۶۲ : حضرت شعیب کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمروؓ کے ساتھ طواف کیا جب ہم سات چکروں سے فارغ ہوئے تو ہم نے کعبہ کے پیچھے دوگانہ ادا کیا میں نے عرض کیا۔ فرماتے ہیں پھر حضرت عبداللہ بن عمر چلے اور حجر اسود کا استلام کیا پھر حجر اسود اور باب کعبہ کے درمیان کھڑے ہوئے اور اپنا سینہ اور دونوں ہاتھ اور رخسار اس کے ساتھ چمٹا دیئے پھر فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسے ہی کرتے دیکھا۔

۳۶ : بَابُ الْحَائِضِ تَقْضِيْ الْمَنَاسِكَ اِلَّا الطَّوَافَ

باب: حائضہ طواف کے علاوہ باقی مناسک حج ادا کرے

۲۹۶۳ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لَا نَرٰى اِلَّا الْحَجَّ فَلَمَّا كُنَّا بِسَرِفَ اَوْ قَرِيْبًا مِنْ سَرِفَ حِضْتُ فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا اَبْكِيْ قَالَ مَا لَكِ اَنَفِسْتِ ؟ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ اِنَّ هٰذَا اَمْرٌ كَتَبَهُ اللّٰهُ عَلٰى بَنَاتِ آدَمَ فَاقْضِيْ الْمَنَاسِكَ كُلَّهَا غَيْرَ اَنْ لَا تَطُوْفِيْ بِالْبَيْتِ .

قَالَتْ وَضَحّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نِسَائِهِ بِالْبَقَرِ .

۲۹۶۳ : سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلیں ہمارا حج ہی کا ارادہ تھا جب مقام سرف یا اس کے قریب پہنچے تو مجھے حیض آنے لگا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے تو میں رو رہی تھی۔ فرمایا تمہیں کیا ہوا کیا حیض آ رہا ہے۔ میں نے عرض کیا جی ہاں یہ امر اللہ تعالیٰ نے آدم کی بیٹیوں کے لئے مقدر فرما دیا ہے (یعنی اختیاری نہیں ہے اس لئے پریشان ہونے کی ضرورت نہیں) تم تمام ارکان ادا کرو البتہ بیت اللہ کا طواف مت کرو فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج مطہرات کی طرف سے گائے قربان کی۔

۳۷ : بَابُ الْاِفْرَادِ بِالْحَجِّ

باب: حج مفرد کا بیان

۲۹۶۴ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ وَ اَبُوْ مُصْعَبٍ قَالَا ثَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْهِ

۲۹۶۴ : ام المؤمنین سیدہ عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج مفرد کیا۔

عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَفْرَدَ الْحَجَّ .

حج مفرد یہ ہے کہ صرف حج کی نیت سے احرام باندھے۔

۲۹۶۵ : حَدَّثَنَا اَبُوْ مُصْعَبٍ ثَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ اَبِي الْاَسْوَدِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ نَوْفَلٍ وَكَانَ يَتِيْمًا فِيْ حِجْرِ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفْرَدَ الْحَجَّ .

۲۹۶۵ : ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج مفرد کیا۔

۲۹۶۶ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ الدَّرَاوَرْدِيُّ وَحَاتِمُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَفْرَدَ الْحَجَّ .

۲۹۶۶ : حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج مفرد کیا۔

۲۹۶۷ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْعُمَرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَاَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ اَفْرَدُوا الْحَجَّ .

۲۹۶۷ : حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرات ابوبکر وعمر وعثمان رضی اللہ عنہم نے حج مفرد کیا۔

خلاصۃ الباب ☆ حج تین اقسام پر ہیں: (۱) افراد (۲) تمتع (۳) قران۔ افراد تو یہ ہے کہ صرف حج کی نیت کرے اور احرام باندھے۔ قران یہ ہے کہ حج اور عمرہ دونوں ایک نیت کے ساتھ کرے۔ تمتع یہ ہے کہ میقات سے عمرہ کا احرام باندھا جائے اور عمرہ کے افعال ادا کر کے احرام کھول دیا جائے۔ اور آٹھویں تاریخ کو حج کا احرام باندھا جائے اور ۱۰ ذوالحجہ کو رمی اور قربانی کے بعد احرام کھول دیا جائے۔

۳۸ : بَابُ مَنْ قَرَنَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ

باب : حج اور عمرہ میں قران کرنا

۲۹۶۸ : حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ ثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى ثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اِلٰى مَكَّةَ فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ لَبَّيْكَ عُمْرَةً وَحَجَّةً .

۲۹۶۸ : حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ کے ساتھ مکے کی طرف نکلے میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا: لَبَّيْكَ عُمْرَةً وَحَجَّةً یعنی آپ نے حج قران کیا۔

۲۹۶۹ : حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ ثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَبَّيْكَ ! بِعُمْرَةٍ وَحَجَّةٍ .

۲۹۶۹ : حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لَبَّيْكَ بِعُمْرَةٍ وَحَجَّةٍ ۔

۲۹۷۰ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَهِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَا ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدَةَ ابْنِ اَبِيْ لُبَابَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا وَائِلٍ شَقِيْقَ بْنَ سَلَمَةَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ الصُّبَيَّ (رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ) بْنَ مَعْبَدٍ يَقُوْلُ كُنْتُ رَجُلًا نَصْرَانِيًّا فَاَسْلَمْتُ

۲۹۷۰ : حضرت صبی بن معبد کہتے ہیں کہ میں نصرانی تھا پھر میں نے اسلام قبول کیا اور حج اور عمرہ دونوں کا احرام باندھا۔ سلمان بن ربیعہ اور زید بن صوحان نے مجھے قادسیہ میں حج اور عمرہ دونوں کا اکٹھا اہلال کرتے (لَبَّيْكَ ! بِعُمْرَةٍ

فَاهْلَلْتُ بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ فَسَمِعَنِي سَلْمَانُ بْنُ رَبِيْعَةَ وَزَيْدُ بْنُ صُوْحَانَ وَاَنَا اُحِلُّ بِهِمَا جَمِيْعًا بِالْقَادِسِيَّةِ فَقَالَا لَهٰذَا اَضَلُّ مِنْ بَعِيْرِهِ فَكَاَنَّمَا حَمَلَا عَلَيَّ جَبَلًا بِكَلِمَتِهِمَا فَقَدِمْتُ عَلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ فَاَقْبَلَ عَلَيْهِمَا فَلَامَهُمَا ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَيَّ فَقَالَ هُدِيْتَ لِسُنَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُدِيْتَ لِسُنَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

وحـجۃ کہتے) سنا تو کہنے لگے یہ تو اپنے اونٹ سے بڑھ کر گمراہ اور نادان ہے انہوں نے یہ بات کہہ کر میرے اوپر پہاڑ لاد دیا پھر میں حضرت عمرؓ کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے یہ بات عرض کی۔ حضرت عمرؓ ان دونوں کی طرف متوجہ ہوئے اور ان کو ملامت کی پھر میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا تمہاری نبیؐ کی سنت کی طرف رہنمائی کر دی گئی' تمہاری نبیؐ کی سنت کی طرف رہنما کر دی گئی۔

قَالَ هِشَامٌ فِيْ حَدِيْثِهِ قَالَ شَقِيْقٌ فَكَثِيْرًا مَا ذَهَبْتُ اَنَا وَمَسْرُوْقٌ نَسْاَلُهُ عَنْهُ.

شقیق کہتے ہیں کہ میں اور مسروق بہت مرتبہ گئے اور صبی سے یہ حدیث پوچھی۔

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيْعٌ وَاَبُوْ مُعَاوِيَةَ وَخَالِيْ يَعْلٰى قَالُوْا ثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ شَقِيْقٍ عَنِ الصُّبَيِّ بْنِ مَعْبَدٍ قَالَ كُنْتُ حَدِيْثَ عَهْدٍ بِنَصْرَانِيَّةٍ فَاَسْلَمْتُ فَلَمْ اٰلُ اَنْ اَجْتَهِدَ فَاَهْلَلْتُ بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ فَذَكَرَ نَحْوَهُ.

حضرت صبی بن معبد فرماتے ہیں کہ میں نصرانیت کو چھوڑ کر نیا نیا مسلمان ہوا تھا میں نے کوشش میں کوتاہی نہیں کی اور میں حج اور عمرہ دونوں کا اکٹھا احرام باندھا آگے اسی طرح بیان کیا جیسے پہلی حدیث میں گزرا۔

۲۹۷۱: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا حَجَّاجٌ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ طَلْحَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَرَنَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ.

۲۹۷۱: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت ابو طلحہؓ نے مجھے بتایا کہ رسول اللہؐ نے حج اور عمرہ کا ایک ساتھ احرام باندھ کر حج قران کیا۔

خلاصۃ الباب ☆ حنفیہ کے نزدیک حج قران افضل ہے اس کے بعد تمتع افضل ہے پھر ان کے بعد افراد کا درجہ ہے افضل ہونے میں کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ آل محمد تم حج وعمرہ کا احرام ایک ہی ساتھ باندھو۔ نیز اس میں ایک ہی احرام کے ساتھ دو عبادتیں ادا ہوتی ہیں اور احرام بھی بہت دنوں تک رہتا ہے جس میں مشقت زیادہ ہے۔ امام شافعی کے نزدیک افراد افضل ہے اور امام مالک احمد کے نزدیک تمتع افضل ہے اختلاف کا منشاء دراصل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حج میں روایات کا اختلاف ہے۔ چنانچہ متعدد روایات میں ہے کہ آپ نے فقط حج کا احرام باندھا۔ اور بعض روایات میں ہے کہ آپ کا حج تمتع تھا۔ لیکن صحیحین کی بیس سے زائد احادیث سے ثابت ہوتا ہے کہ آپؐ قارن تھے اور مختلف احادیث میں جمع کی صورت یہ ہے کہ آپ نے اول حج کا احرام باندھا تھا بعدہ عمرہ کو حج میں داخل کر لیا تھا کیونکہ اہل عرب موسم حج میں عمرہ کرنے کو گناہ عظیم تصور کرتے تھے۔

۳۹ : بَابُ طَوَافِ الْقَارِنِ

باب: حج قران کرنے والے کا طواف

۲۹۷۲ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ ثنا يَحْيَى بْنُ حَارِثِ الْمُحَارِبِيُّ ثنا اَبِيْ عَنْ غَيْلَانَ بْنِ جَامِعٍ عَنْ لَيْثٍ عَنْ عَطَاءٍ وَ طَاوُسٍ وَمُجَاهِدٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَمْ يَطُفْ هُوَ وَاَصْحَابُهُ لِعُمْرَتِهِمْ وَحَجَّتِهِمْ حِيْنَ قَدِمُوْا اِلَّا طَوَافًا وَاحِدًا .

۲۹۷۲: حضرات جابر بن عبداللہ ابن عمر اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) مکہ آئے تو حج اور عمرہ کے لئے سب نے ایک ہی طواف کیا۔

۲۹۷۳ : حَدَّثَنَا هَنَّادُ ابْنُ السَّرِيِّ ثنا عَبْثَرُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ اَشْعَثَ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ طَافَ لِلْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ طَوَافًا وَاحِدًا .

۲۹۷۳: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حج اور عمرہ کے لئے ایک ہی طواف کیا۔

۲۹۷۴ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ الزَّنْجِيُّ : ثنا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ قَدِمَ قَارِنًا فَطَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا وَسَعَى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا فَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ .

۲۹۷۴: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما حج قران کا احرام باندھ کر آئے تو بیت اللہ کے گرد سات چکر لگائے اور صفا ومروہ کے درمیان سعی کی پھر فرمایا کہ رسول اللہ نے ایسا ہی کیا۔

۲۹۷۵ : حَدَّثَنَا مُحْرِزُ بْنُ سَلَمَةَ ثنا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَحْرَمَ بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ كَفَى لَهُمَا طَوَافٌ وَاحِدٌ وَلَمْ يَحِلَّ حَتّٰى يَقْضِيَ حَجَّهُ وَيَحِلَّ مِنْهُمَا جَمِيْعًا .

۲۹۷۵: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو حج اور عمرہ کا احرام باندھے تو دونوں کے لئے ایک ہی طواف کافی ہے اور وہ جب تک حج پورا نہ کر لے حلال نہ ہوگا اور حج کے بعد حج اور عمرہ دونوں کے احرام سے حلال ہوگا۔

خلاصۃ الباب ☆ یہ احادیث امام مالک وشافعی کا مستدل ہیں ان کے نزدیک قارن پر ایک طواف اور ایک سعی ہے حنفیہ کے نزدیک پہلے عمرہ کے لئے پھر حج کے لئے ایک ایک طواف اور ایک ایک سعی واجب ہے حنفیہ کی دلیل وہ حدیث جس میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے صبی بن معبد سے فرمایا: ھدیت لسنۃ نبیک کہ تو اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی ہدایت دیا گیا ہے۔ اس کی تائید دیگر روایات سے بھی ہوتی ہے۔

۴۰ : بَابُ التَّمَتُّعِ بِالْعُمْرَةِ اِلَى الْحَجِّ

باب: حج تمتع کا بیان

۲۹۷۶ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ مُحَمَّدُ بْنُ مُصْعَبٍ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الدِّمَشْقِيُّ (يَعْنِيْ مِنْ

۲۹۷۶: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ذوالحجہ

ذِیْ الْحِجَّةِ وَلَمْ يَنْهَ عَنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَمْ يَنْزِلْ نَسْخُهُ قَالَ فِيْ ذٰلِكَ بَعْدَ رَجُلٌ بِرَأْيِهِ مَاشَاءَ اَنْ يَقُوْلَ دُحَيْمًا ، ثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَا ثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى ابْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ حَدَّثَنِيْ عِكْرِمَةُ قَالَ حَدَّثَنِيْ بْنُ عَبَّاسٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ وَهُوَ بِالْعَقِيْقِ اَتَانِيْ آتٍ مِنْ رَبِّيْ فَقَالَ صَلِّ فِيْ هٰذَا الْوَادِيْ الْمُبَارَكِ وَقُلْ عُمْرَةٌ فِيْ حَجَّةٍ .

کے دنوں میں تو آپ نے اس سے ممانعت نہ فرمائی اور نہ قرآن میں اس کا نسخ اُترا لیکن ایک شخص نے اپنی رائے سے جو چاہا اس بارے میں کہا۔ آپ فرماتے تھے جب کہ عقیق میں تھے کہ میرے پاس ایک آنے والا (فرشتہ) آیا میرے رب کے ہاں سے اور کہا نماز پڑھو اس مبارک وادی میں اور کہہ عمرہ ہے حج میں۔ یہ بات دُحیم یعنی عبدالرحمٰن بن ابراہیم دمشقی کی ہے۔

۲۹۷۷ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ ثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ سُرَاقَةَ بْنِ جُعْشُمٍ قَالَ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خَطِيْبًا فِيْ هٰذَا الْوَادِيْ فَقَالَ اَلَا اِنَّ الْعُمْرَةَ قَدْ دَخَلَتْ فِي الْحَجِّ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ .

۲۹۷۷ : حضرت سراقہ بن جعشم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وادی میں کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرمایا اس (خطبہ) میں ارشاد فرمایا: غور سے سنو عمرہ حج میں داخل ہو گیا تا روز قیامت۔

۲۹۷۸ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ اَبِي الْعَلَاءِ يَزِيْدَ بْنِ الشِّخِّيْرِ عَنْ اَخِيْهِ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيْرِ قَالَ قَالَ لِيْ عِمْرَانُ ابْنُ الْحُصَيْنِ اِنِّيْ اُحَدِّثُكَ حَدِيْثًا لَعَلَّ اللّٰهَ اَنْ يَنْفَعَكَ بِهٖ بَعْدَ الْيَوْمِ اعْلَمْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَدِ اعْتَمَرَ طَائِفَةً مِنْ اَهْلِهٖ فِي الْعَشْرِ .

۲۹۷۸ : حضرت مطرف بن عبداللہ شخیر فرماتے ہیں کہ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے مجھے فرمایا کہ میں تمہیں حدیث سناتا ہوں شاید اللہ تعالیٰ آج کے بعد تمہیں اس حدیث کے ذریعہ نفع عطا فرمائیں۔ جان لو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چند گھر والوں نے ذی الحجہ کے دس دنوں میں عمرہ کیا۔

۲۹۷۹ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ح : وَحَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ عَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ اَنَّهٗ كَانَ يُفْتِيْ بِالْمُتْعَةِ فَقَالَ رَجُلٌ رُوَيْدَكَ بِبَعْضِ فُتْيَاكَ فَاِنَّكَ لَا تَدْرِيْ مَا اَحْدَثَ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ فِي النُّسُكِ بَعْدَكَ .

حَتّٰى لَقِيْتُهُ بَعْدُ فَسَاَلْتُهُ فَقَالَ عُمَرُ قَدْ عَلِمْتُ اَنَّ رَسُوْلَ

۲۹۷۹ : حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ حج تمتع کے جواز کا فتویٰ دیا کرتے تھے۔ کسی نے ان سے کہا اپنے بعض فتوے چھوڑ دیجئے۔ آپ کو شاید معلوم نہیں کہ امیر المؤمنین (عمرؓ) نے آپ کی لاعلمی میں حج کے بارے میں نئے احکام جاری کیے ہیں۔ ابوموسیٰ نے کہا: میں اس کے بعد عمرؓ سے ملا اور اُن سے پوچھا' انہوں نے کہا: میں جانتا ہوں کہ تمتع نبیؐ اور آپؐ کے اصحاب نے کیا ہے لیکن مجھے برا معلوم ہوا کہ لوگ عورتوں سے جماع کریں' پیلو

اللّٰہ فعلہ واصحابہ ولکنّی کرھتُ ان یظلّوا بین مُعرسین تحت الاراک ثم یروحون بالحج تقطر رء وسھم

کے درخت کے سائے میں پھر حج کو جائیں اور اُن کے سروں سے (تا حال) پانی ٹپک رہا ہو۔

۴۱ : بَابُ فَسخِ الحجّ

باب: حج کا احرام فسخ کرنا

۲۹۸۰ : حدّثنا عبد الرّحمن بن ابراھیم الدّمشقیّ ثنا الولید بن مُسلم ثنا الاوزاعیّ عن عطاءٍ عن جابر بن عبد اللّٰہ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ قال اھللنا مع رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلّم بالحجّ خالصا لا نخلطہ بعُمرۃٍ فقدمنا مکّۃ لاربع لیال خلون من ذی الحجۃ فلمّا طفنا بالبیت وسعینا بین الصفا والمروۃ امرنا رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلّم ان نجعلھا عُمرۃ وان نحلّ الی النسآء فقلنا ما بینما لیس بیننا وبین عرفۃ الا خمسٌ فنخرج الیھا ومذاکیرنا تقطر منیا؟ فقال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلّم انّی لابرّکم واصدقکم ولو لا الھدیُ لاحللتُ۔

۲۹۸۰ : حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ ہم نے نبیؐ کے ساتھ صرف حج کا احرام باندھا' عمرے کو اس میں شامل نہیں کیا پھر ہم مکہ مکرمہ میں پہنچے جب ذوالحجہ کی چار راتیں گزر چکیں تب ہم نے بیت اللہ کا طواف کیا اور سعی کر لی صفا و مروہ میں تو نبیؐ نے ہم کو حکم دیا کہ ہم اس احرام کو عمرہ میں بدل ڈالیں اور حلال ہو کر اپنی بیویوں سے صحبت کر لیں۔ ہم نے عرض کیا کہ اب عرفہ میں صرف پانچ دن باقی ہیں تو ہم عرفات کو اس حال میں نکلیں گے کہ ہماری شرمگاہوں سے منی ٹپک رہی ہوگی؟ نبیؐ نے فرمایا: بے شک میں تم سب سے زیادہ پارسا اور سچا ہوں اور اگر میرے ساتھ ہدی نہ ہوتی تو میں بھی احرام کھول ڈالتا۔

فقال سُراقۃ بن مالک اُمتعتنا ھذہ لعامنا ھذا ام لابد؟ فقال لابل لابد الابد۔

سراقہ بن مالک نے اس وقت عرض کیا کہ یہ متعہ ہمارے اس سال کے لیے ہے یا ہمیشہ کیلئے؟ آپؐ نے فرمایا: نہیں! (بلکہ) ہمیشہ ہمیشہ کے لیے ہے۔

۲۹۸۱ : حدّثنا ابو بکر بن ابی شیبۃ ثنا یزید بن ھارون عن یحیی بن سعید عن عُمرۃ عن عائشۃ قالت خرجنا مع رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلّم لخمسٍ بقین من ذی القعدۃ لانری الا الحجّ حتّی اذا قدمنا ودنونا امر رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلّم من لم یکن معہ ھدیٌ ان یحلّ فحلّ النّاس کلّھم الا من کان معہ ھدیٌ فلمّا کان یوم النّحر دُخل علینا بلحم بقرٍ فقیل ذبح رسول اللّٰہ ﷺ عن ازواجہ۔

۲۹۸۱: حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ ہم نبیؐ کے ساتھ نکلے جب ذیقعدہ کے پانچ دن باقی تھے' ہماری نیت کچھ نہ تھی ماسوا حج کے۔ جب ہم مکہ پہنچے یا مکہ کے نزدیک تو آپؐ نے حکم دیا کہ جس کے ساتھ ہدی نہ ہو وہ اپنا احرام کھول ڈالے۔ سب لوگوں نے احرام کھول ڈالا مگر جن کے ساتھ ہدی تھی' انہوں نے ایسا نہ کیا۔ جب یوم النحر کا دن ہوا تو آپؐ ہمارے قریب تشریف لائے' گائے کا گوشت لیے ہوئے۔ صحابہؓ نے کہا یہ گائے نبیؐ نے اپنی بیبیوں کے لیے ذبح کی۔

۲۹۸۲ : حدّثنا مُحمّد ابن الصّبّاح ثنا ابو بکر بن عیّاش

۲۹۸۲ : حضرت براء بن عازبؓ فرماتے ہیں کہ اللہ کے

عن ابی اسحاق عن البراء بن عازب رضی اللہ تعالی عنہ قال خرج علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واصحابہ فاحرمنا بالحج فلما قدمنا مکۃ قال اجعلوا حجتکم عمرۃ فقال الناس یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد احرمنا بالحج فکیف نجعلھا عمرۃ قال انظروا ما امرکم بہ فافعلوا فردوا علیہ القول فغضب فانطلق ثم دخل علی عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا غضبان ، فرات الغضب فی وجھہ فقالت من اغضبک ؟ اغضبہ اللہ قال (صلی اللہ علیہ وسلم) ومالی لا اغضب وانا امر امرا فلا اتبع

رسولؐ اور آپؐ کے صحابہؓ ہمارے پاس تشریف لائے تو ہم نے حج کا احرام باندھا جب ہم مکہ پہنچے تو آپ نے فرمایا: اپنے حج کو عمرہ بنا ڈالو لوگوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہم نے حج کا احرام باندھا تھا۔ اب ہم اسے عمرہ کیسے بنائیں فرمایا دیکھتے جاؤ جو حکم میں تمہیں دیتا جاؤں کرتے جاؤ۔ لوگوں نے آپ کی اس بات کو قبول نہ کیا تو آپ ناراض ہو کر چل دیئے پھر غصہ کی حالت میں عائشہؓ کے پاس آئے انہوں نے آپؐ کے چہرہ انور پر غصہ کے آثار دیکھ کر کہا کہ جس نے آپؐ کو غصہ دلایا' اللہ اسے غصہ دلائے۔ فرمایا: مجھے غصہ کیوں نہ آئے جبکہ میں ایک بات کا حکم دے رہا ہوں اور میرا حکم مانا نہیں جا رہا۔

۲۹۸۳ : حدثنا بکر بن خلف ابو بشر ثنا ابو عاصم انبانا ابن جریج اخبرنی منصور بن عبد الرحمن عن امہ صفیۃ عن اسماء بنت ابی بکر قالت خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم محرمین فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من کان معہ ھدی فلیقم علی احرامہ ومن لم یکن معہ ھدی فلیحلل قالت ولم یکن معی ھدی فاحللت وکان مع الزبیر ھدی فلم یحل فلبست ثیابی وجئت الی الزبیر فقال قومی عنی فقلت اتخشی ان اثب علیک

۲۹۸۳ : حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ہم اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ احرام باندھ کر نکلے اس کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کے پاس ہدی ہو تو وہ اپنے احرام پر قائم رہے اور جس کے پاس ہدی نہ ہو تو وہ احرام ختم کر دے فرماتی ہیں کہ میرے پاس ہدی نہ تھی اس لئے میں نے احرام ختم کر دیا اور زبیر کے پاس ہدی تھی اس لئے وہ حلال نہ ہوئے میں نے اپنے کپڑے پہنے اور زبیر کے پاس آئی تو زبیر کہنے لگے: میرے پاس سے اُٹھ جاؤ' تو میں نے کہا: کیا آپ کو اس بات کا ڈر ہے کہ میں آپ پر غلبہ پالوں گا۔

خلاصۃ الباب ☆ امام ابوحنیفہؒ امام مالک اور امام شافعی رحمہم اللہ تینوں حضرات فرماتے ہیں کہ حج کو فسخ کرنا جائز نہیں البتہ میقات سے صرف عمرہ کی نیت کرنا اور پھر آٹھ ذوالحجہ کو حج کا احرام باندھنا یہ جائز ہے اس حدیث کی توجیہ یہ کرتے ہیں کہ تمتع قیامت تک جائز ہے لیکن حج کو فسخ کر کے عمرہ بنانا یہ اسی سال کے لئے خاص تھا۔ حدیث ۲۹۸۲: حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کو قبول نہ کرنا اللہ تعالیٰ اور اس کی رسول کی ناراضگی کا سبب بن جاتی ہے۔

۴۲ : بَابُ مَنْ قَالَ كَانَ فَسْخُ الْحجّ لَهُمْ خَاصَّةً

۲۹۸۴ : حَدَّثَنَا اَبُوْ مُصْعَبٍ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنِ الْحٰرِثِ ابْنِ بِلَالِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ فَسْخَ الْحَجِّ فِي الْعُمْرَةِ لَنَا خَاصَّةً ؟ اَمْ لِلنَّاسِ عَامَّةً ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ بَلْ لَنَا خَاصَّةً .

۲۹۸۵ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ كَانَتِ الْمُتْعَةُ لِاَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاصَّةً .

باب: اُن لوگوں کا بیان جن کا مؤقف ہے کہ حج کا فسخ کرنا خاص تھا

۲۹۸۴: حضرت ہلال بن حارثؓ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول بتایئے حج ختم کر کے عمرہ شروع کرنا ہماری خصوصیت ہے؟ یا سب لوگوں کے لئے اسکا عمومی حکم ہے؟ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں بلکہ یہ صرف ہماری خصوصیت ہے۔

۲۹۸۵: حضرت ہلال بن حارث سے مروی ہے کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہؐ! کیا حج کا فسخ کرنا اور عمرہ کر لینا خاص ہمارے لیے ہے یا سب کے لیے عام ہے؟ آپؐ نے فرمایا: نہیں! ہمارے لیے خاص ہے۔

۴۳ : بَابُ السَّعْيِ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ

۲۹۸۶ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا مَا اَرٰى عَلَيَّ جُنَاحًا اَنْ لَا اَطَّوَّفَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ قَالَتْ اِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا ، وَلَوْ كَانَ كَمَا تَقُوْلُ لَكَانَ (فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ لَا يَطَّوَّفَ بِهِمَا) اِنَّمَا اُنْزِلَ هٰذَا فِيْ نَاسٍ مِنَ الْاَنْصَارِ كَانُوْا اِذَا اَهَلُّوْا اَهَلُّوْا لِمَنَاةَ فَلَا يَحِلُّ لَهُمْ اَنْ يَطَّوَّفُوْا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَلَمَّا قَدِمُوْا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَجِّ ذَكَرُوْا ذٰلِكَ لَهُ فَاَنْزَلَهَا اللّٰهُ فَلَعَمْرِيْ! مَا اَتَمَّ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ حَجَّ مَنْ لَمْ يَطُفْ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ.

باب: صفا مروہ کی سعی

۲۹۸۶: حضرت عروہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا میں اپنے لئے اس میں کچھ گناہ نہیں سمجھتا کہ صفا مروہ کے درمیان سعی نہ کروں۔ فرمانے لگیں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ﴾ (بلاشبہ صفا اور مروہ اللہ کے شعائر میں سے ہیں تو جو بیت اللہ کا حج کرے یا عمرہ کرے اس پر کچھ گناہ نہیں کہ وہ ان میں چکر لگائے۔ انہوں نے کہا اللہ تو یوں فرماتا ہے کہ صفا اور مروہ اللہ عزوجل کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے پھر جو کوئی حج کرے یا عمرہ کرے تو اس پر گناہ نہیں سعی کرنے میں اگر تو جیسا سمجھتا ہے بعینہٖ ویسا ہوتا تو اللہ تعالیٰ یوں فرماتا' اس پر گناہ نہیں ہے اگر سعی نہ کرے اور یہ آیت کچھ انصاریوں کے متعلق اتری جب وہ لبیک پکارتے تو مناۃ (بت) کے نام سے پکارتے' ان کو جائز نہ

ہوتا سعی کرنا صفا اور مروہ میں۔ جب وہ نبیؐ کے ساتھ حج کیلئے آئے تو انہوں نے اسکا ذکر کیا' اسی وقت اللہ عزوجل نے یہ آیت نازل فرمائی اور قسم ہے میری عمر کی کہ اللہ اس کا حج پورا نہ کرے گا جو سعی نہ کرے صفا اور مروہ کے درمیان۔

۲۹۸۷ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ وَعَلِیُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا ثَنَا وَكِیْعٌ ثَنَا هِشَامٌ الدَّسْتَوَائِیُّ عَنْ بُدَیْلِ بْنِ مَیْسَرَةَ عَنْ صَفِیَّةَ بِنْتِ شَیْبَةَ عَنْ اُمِّ وَلَدِ شَیْبَةَ قَالَتْ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَسْعٰی بَیْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَهُوَ یَقُوْلُ لَا یُقْطَعُ الْاَبْطَحُ اِلَّا شَدًّا .

۲۹۸۷: صفیہ بنت شیبہ ام ولد شیبہ سے روایت کرتی ہیں کہ ام ولد شیبہ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سعی کرتے تھے' صفا اور مروہ کے درمیان اور ارشاد فرماتے جاتے : ابطح (مقام) کو طے نہ کیا جائے مگر دوڑ کر۔

۲۹۸۸ : حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَعَمْرُو بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَا ثَنَا وَكِیْعٌ ثَنَا اَبِیْ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ كَثِیْرِ ابْنِ جُمْهَانَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اِنْ اَسْعَ بَیْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَقَدْ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَسْعٰی وَاِنْ اَمْشِ فَقَدْ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَمْشِیْ وَاَنَا شَیْخٌ كَبِیْرٌ .

۲۹۸۸: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اگر میں صفا و مروہ کے درمیان دوڑوں تو میں نے اللہ کے رسولؐ کو دوڑتے بھی دیکھا ہے اور اگر میں (عام رفتار سے) چلوں تو میں نے اللہ کے رسولؐ کو چلتے ہوئے بھی دیکھا ہے اور میں تو عمر رسیدہ بڈھا ہوں۔

۴۴ : بَابُ الْعُمْرَةِ

باب : عمرہ کا بیان

۲۹۸۹ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ یَحْیٰی الْخُشَنِیُّ : ثَنَا عُمَرُ بْنُ قَیْسٍ اَخْبَرَنِیْ طَلْحَةُ بْنُ یَحْیٰی عَنْ عَمِّهٖ اِسْحَاقَ بْنِ طَلْحَةَ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَیْدِ اللّٰهِ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ الْحَجُّ جِهَادٌ وَالْعُمْرَةُ تَطَوُّعٌ .

۲۹۸۹ : حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد مبارک فرماتے سنا کہ حج جہاد ہے اور عمرہ نفل ہے۔

۲۹۹۰ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ نُمَیْرٍ ثَنَا یَعْلٰی ثَنَا اِسْمَاعِیْلُ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اَبِیْ اَوْفٰی یَقُوْلُ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حِیْنَ اعْتَمَرَ فَطَافَ وَطُفْنَا مَعَهٗ وَصَلّٰی وَصَلَّیْنَا مَعَهٗ وَكُنَّا نَسْتُرُهٗ مِنْ اَهْلِ مَكَّةَ لَا یُصِیْبُهٗ اَحَدٌ بِشَیْءٍ .

۲۹۹۰: حضرت عبد اللہ بن اوفی فرماتے ہیں کہ نبیؐ نے جب عمرہ کیا' ہم آپؐ کے ساتھ تھے۔ آپؐ نے طواف کیا تو ہم نے آپؐ کے ساتھ ہی طواف کیا' آپؐ نے نماز ادا کی تو ہم نے آپؐ کے ساتھ ہی نماز ادا کی اور ہم (آڑ بن کر) آپؐ کو اہل مکہ سے پوشیدہ رکھتے تھے کہ کوئی آپؐ کو ایذاء نہ پہنچا سکے۔

خلاصۃ الباب ☆ صفا مروہ کی سعی مناسک حج میں سے ہے اس کی مشروعیت میں اختلاف ہے۔ امام مالک و شافعیؒ فرماتے ہیں کہ سعی فرض ہے اور حج کا رکن ہے جس طرح احرام رکن ہے۔ امام ابو حنیفہ فرماتے ہیں سعی واجب ہے اور ترک سے دم دینا پڑتا ہے۔ حدیث ۲۹۸۸: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا مطلب یہ ہے کہ دوڑنا اور معمولی چال چلنا دونوں طرح درست ہے۔

۴۵ : بَابُ الْعُمْرَةِ فِیْ رَمَضَانَ

باب: رمضان میں عمرہ کی فضیلت

۲۹۹۱ : حدثنا ابو بکر بن ابی شیبۃ وعلی بن محمد قالا ثنا وکیع ثنا سفیان عن بیان وجابر عن الشعبی عن وھب بن خنبش قال قال رسول اللہ عمرۃ فی رمضان تعدل حجۃ.

۲۹۹۱ : حضرت وہب بن خنبش رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : رمضان میں عمرہ حج کے برابر ہے۔

۲۹۹۲ : حدثنا محمد بن الصباح ثنا سفیان ح وحدثنا علی بن محمد وعمرو بن عبد اللہ قالا ثنا وکیع جمیعا عن داؤد بن یزید الزعافری عن الشعبی عن ھرم بن خنبش قال قال رسول اللہ عمرۃ فی رمضان تعدل حجۃ.

۲۹۹۲ : حضرت ہرم بن خنبش رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا : رمضان المبارک میں عمرہ کرنا حج کے برابر ہے۔

۲۹۹۳ : حدثنا جبارۃ بن المغلس ثنا ابراھیم بن عثمان عن ابی اسحاق عن الاسود بن یزید عن ابی معقل عن النبی ﷺ. قال عمرۃ فی رمضان تعدل حجۃ.

۲۹۹۳ : حضرت ابو معقل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : رمضان میں عمرہ حج کے برابر ہے۔

۲۹۹۴ : حدثنا علی بن محمد ثنا ابو معاویۃ عن حجاج عن عطاء عن ابن عباس قال قال رسول اللہ ﷺ عمرۃ فی رمضان تعدل حجۃ.

۲۹۹۴ : حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : رمضان میں عمرہ حج کے برابر ہے۔

۲۹۹۵ : حدثنا ابو بکر بن ابی شیبۃ ثنا احمد بن عبد الملک بن واقد ثنا عبید اللہ بن عمرو عن عبد الکریم عن عطاء عن جابر ان النبی عمرۃ فی رمضان تعدل حجۃ.

۲۹۹۵ : حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا : رمضان میں عمرہ حج کے برابر ہے۔

خلاصۃ الباب ☆ احادیث سے ثابت ہوتا ہے کہ عمرہ سنت ہے واجب نہیں حنفیہ کا یہی مذہب ہے۔

۴۶ : بَابُ الْعُمْرَةِ فِیْ ذِی الْقَعْدَةِ

باب: ذی قعدہ میں عمرہ

۲۹۹۶ : حدثنا عثمان بن ابی شیبۃ ثنا یحیی بن زکریا بن ابی زائدۃ عن ابن ابی لیلۃ عن عطاء عن ابن عباس قال لم یعتمر رسول اللہ ﷺ الا فی ذی القعدۃ.

۲۹۹۶ : حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف ذی قعدہ میں عمرہ کیا۔

۲۹۹۷ : حدثنا ابو بکر بن ابی شیبۃ ثنا عبد اللہ بن نمیر عن الاعمش عن مجاھد عن حبیب عن عروۃ عن عائشۃ قالت لم یعتمر رسول اللہ ﷺ عمرۃ الا فی ذی القعدۃ.

۲۹۹۷ : حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف ذی قعدہ میں عمرہ کیا۔

خلاصۃ الباب ☆ حج اور عمرہ اپنی شکل وصورت کے لحاظ سے ایک ہی ہیں۔ فرق صرف یہ ہے کہ حج کا مبارک زمانہ اور اس کا سا اجتماع اور ہجوم عاشقان عمرے میں نہیں ہوتا مگر جب عمرہ ماہ رمضان میں ہوگا تو حج کے مبارک زمانے کا بدل تو یہ ماہ مبارک ہوگیا اور اجتماع صالحین کا بدل ان کا اپنی اپنی جگہ پر رہتے ہوئے سوز وگداز اور خدا سے ان کا راز ونیاز ہے جو مشرق سے مغرب تک بستی بستی گاؤں گاؤں ہر مسلم گھرانے میں سال بھر کے معمول سے کہیں بڑھ کر اس مبارک ماہ میں ہوتا ہے۔ اس لئے ماہ رمضان کا عمرہ گو حج فرض کا بدلہ نہ ہوسکے مگر اجر وثواب میں یہ اس سے کچھ کم بھی نہیں ہے۔

۴۷ : بَابُ الْعُمْرَةِ فِيْ رَجَبَ

۲۹۹۸ : حدّثنا ابُوْ كُرَيْبٍ ثنا يحيى بْنُ آدم عَنْ ابِىْ بَكْرِ بْنِ عَيَّاشٍ عن الْاعمش عَنْ حبيْبٍ (يَعْنِىْ ابن ابِىْ ثابِتٍ) عَنْ عُرْوة قال سُئِل ابْنُ عمر فِىْ اَىِّ شَهْرٍ اعتمر رسُوْلُ اللهِ ﷺ قال فِىْ رَجَبٍ فقال عَائِشَةُ مَااعْتمر رسُوْلُ اللهِ ﷺ فِىْ رجبٍ قطُّ وما اعْتمر الَّا هُو معهٗ (تعْنِى ابْن عُمر).

باب : رجب میں عمرہ

۲۹۹۸: حضرت عروہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا گیا کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے کس ماہ میں عمرہ کیا۔ فرمایا رجب میں تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے رجب میں کبھی عمرہ نہیں کیا اور جب بھی آپؐ نے عمرہ کیا ابن عمر رضی اللہ عنہما آپؐ کے ساتھ تھے۔

۴۸ : بَابُ الْعُمْرَةِ مِنَ التَّنْعِيْمِ

۲۹۹۹ : حدّثنا ابُوْ بكْرِ بْنُ ابِىْ شيْبة وابُوْ اسْحاق الشَّافِعِىُّ ابْراهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ شَافِعٍ قالا ثنا سُفْيانُ بْنُ عُيَيْنة عَنْ عمْرِو بْنِ دِيْنارٍ اخْبرنِىْ عَمْرُو ابْنُ اوْسٍ حدّثنِىْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِىْ بَكْرٍ انَّ النَّبِىَّ ﷺ امَرَهٗ انْ يُرْدِفَ عَائِشَةَ فَيُعْمِرَها مِنَ التَّنْعِيْمِ.

باب : تنعیم سے عمرے کا احرام باندھنا

۲۹۹۹ : نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو حکم دیا کہ وہ (اپنی بہن) سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو اپنے ساتھ سوار کر کے لے جائیں اور ان کو عمرہ کرا دیں' تنعیم میں سے۔

۳۰۰۰ : حدّثنا ابُوْ بكْرِ بْنُ ابِىْ شيْبة ثنا عَبْدةُ بْنُ سُلَيْمانَ عَنْ هِشَامِ ابْنِ عُرْوَةَ عَنْ ابِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رضِى اللهُ تعالٰى عنْها قالتْ خرجْنا مع رسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم فِىْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ نُوَافِىْ هِلَالَ ذِى الْحِجَّة فقال رسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عليْهِ وسلَّم مَنْ اَرَاد مِنْكُمْ اَنْ يُهِلَّ بِعُمْرَةٍ فَلْيُهْلِلْ فلوْلا انِّىْ اهْديْتُ لَاهْللْتُ بِعُمْرةٍ ، قالتْ فكان مِن الْقوْمِ مَنْ اهلَّ بِعُمْرةٍ ومِنْهُمْ منْ اهلَّ بِحجٍّ فكُنْتُ انا مِمَّنْ اَهلَّ

۳۰۰۰ : حضرت عائشہ صدیقہؓ سے مروی ہے کہ ہم نبیؐ کے ساتھ نکلے حجۃ الوداع میں عین بقر عید کے چاند پر آپؐ نے فرمایا: جو کوئی تم میں سے عمرہ کا احرام باندھنا چاہے وہ عمرہ پکارے اور اگر میں ہدی ساتھ نہ رکھتا تو میں بھی عمرے کا احرام پکارتا۔ سیّدہ عائشہؓ نے کہا: ہم میں سے بعض لوگوں نے عمرے کا احرام باندھا' بعضوں نے حج کا۔ میں اُن میں سے تھی جنہوں نے عمرے کا احرام باندھا۔ خیر ہم نکلے یہاں

بِعُمْرَةٍ ، قَالَتْ فَخَرَجْنَا حَتّٰى قَدِمْنَا مَكَّةَ فَاَدْرَكَنِيْ يَوْمُ عَرَفَةَ وَاَنَا حَائِضٌ لَمْ اَحِلَّ مِنْ عُمْرَتِيْ فَشَكَوْتُ ذٰلِكَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ دَعِيْ عُمْرَتَكِ وَانْقُضِيْ رَاْسَكِ وَامْتَشِطِيْ وَاَهِلِّيْ بِالْحَجِّ ، قَالَتْ فَفَعَلْتُ فَلَمَّا كَانَتْ لَيْلَةُ الْحُصْبَةِ وَقَدْ قَضَى اللّٰهُ حَجَّنَا اَرْسَلَ مَعِيْ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ اَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا فَاَرْدَفَنِيْ وَخَرَجَ اِلَى التَّنْعِيْمِ فَاَحْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ فَقَضَى اللّٰهُ حَجَّنَا وَعُمْرَتَنَا وَلَمْ يَكُنْ فِيْ ذٰلِكَ هَدْيٌ وَلَا صَدَقَةٌ وَلَا صَوْمٌ .

تک کہ مکہ میں پہنچے اتفاق ایسا ہوا کہ عرفہ کا دن آ گیا اور میں تا حال حائضہ تھی۔ ابھی میں نے عمرہ کا احرام نہیں کھولا تھا۔ میں نے نبیؐ سے شکایت کی تو آپؐ نے فرمایا: عمرے کو چھوڑ دے اور اپنا سر کھول ڈال' کنگھی کر اور حج کا احرام باندھ لے۔ عائشہؓ نے کہا: میں نے حکم پر عمل کیا اور جب محصب کی رات ہوئی اور اللہ نے ہمارا حج پورا کر دیا تو آپؐ نے میرے ساتھ (میرے بھائی) عبدالرحمٰن کو بھیجا' انہوں نے مجھے اُونٹ پر بٹھایا اور تنعیم کو گئے۔ میں نے عمرہ کا احرام باندھا۔ غرض اللہ عزوجل نے ہمارا حج اور عمرہ پورا کر دیا اور نہ ہدی ہم پر لازم ہوئی نہ صدقہ دینا پڑا' نہ روزے رکھنا پڑے۔

۴۹ : بَابُ مَنْ اَهَلَّ بِعُمْرَةٍ مِنْ بَيْتِ الْمُقَدَّسِ

باب: بیت المقدس سے احرام باندھ کر عمرہ کرنے کی فضیلت

۳۰۰۱ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ حَدَّثَنِيْ سُلَيْمَانُ بْنُ سُحَيْمٍ عَنْ اُمِّ حَكِيْمٍ بِنْتِ اُمَيَّةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ اَهَلَّ بِعُمْرَةٍ مِنْ بَيْتِ الْمُقَدَّسِ غُفِرَ لَهُ .

۳۰۰۱: حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے بیت المقدس سے عمرہ کا احرام باندھا اس کی بخشش کر دی گئی۔

۳۰۰۲ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفّٰى الْحِمْصِيُّ ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ ثَنَا مُحَمَّدُ اِسْحَاقَ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ سُفْيَانَ عَنْ اُمِّهِ اُمِّ حَكِيْمٍ بِنْتِ اُمَيَّةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ اَهَلَّ بِعُمْرَةٍ مِنْ بَيْتِ الْمُقَدَّسِ كَانَتْ لَهُ كَفَّارَةً لِمَا قَبْلَهَا مِنَ الذُّنُوْبِ .

قَالَتْ فَخَرَجْتُ ، اَيْ مِنْ بَيْتِ الْمُقَدَّسِ بِعُمْرَةٍ .

۳۰۰۲ : ام المؤمنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے بیت المقدس سے عمرہ کا احرام باندھا تو یہ (عمرہ) اُس کیلئے سابقہ گناہوں کا کفارہ بن جائے گا۔

فرماتی ہیں کہ اسی لئے میں بیت المقدس سے عمرہ کا احرام باندھ کر آئی۔

خلاصۃ الباب ☆ عمرہ حرم میں ہوتا ہے اس لئے اس کا احرام حرم سے باہر جا کر باندھنا چاہئے اس مقام پر ایک مسجد ہے جو مسجد عائشہؓ کے نام مشہور ہے۔

۵۰ : بَابُ كَمِ اعْتَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب : نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنے عمرے کئے

۳۰۰۳ : حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ الشَّافِعِيُّ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا دَاوُدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اعْتَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَرْبَعَ عُمَرٍ: عُمْرَةَ الْحُدَيْبِيَةِ وَعُمْرَةَ الْقَضَاءِ مِنْ قَابِلٍ وَالثَّالِثَةَ مِنَ الْجِعْرَانَةِ وَالرَّابِعَةَ الَّتِيْ مَعَ حَجَّتِهِ .

۳۰۰۳ : حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چار عمرے کئے ۔ حدیبیہ کا عمرہ اس سے اگلے سال اس عمرہ کی قضا تیسرا جعرانہ سے کیا اور چوتھا حج کے ساتھ ۔

خلاصۃ الباب ☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی حیاتِ مبارکہ میں چار عمروں کے لئے سفر کیا تین عمرے ادا کئے اور حدیبیہ میں عمرہ پورا نہیں ہوا۔ مشرکین نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مکہ میں داخل نہیں ہونے دیا اور حج ایک بار کیا۔ سب عمرے ذی قعدہ میں کئے اور بعض علماء فرماتے ہیں ایک عمرہ شوال میں کیا تھا جو جعرانہ سے مشہور ہے۔

۵۱ : بَابُ الْخُرُوْجِ اِلٰى مِنًى

باب : منیٰ کی طرف نکلنا

۳۰۰۴ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بِمِنًى يَوْمَ التَّرْوِيَةِ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ وَالْفَجْرَ ثُمَّ غَدَا اِلَى عَرَفَةَ .

۳۰۰۴ : حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آٹھ ذی الحجہ کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر عصر مغرب عشاء اور فجر منیٰ میں ادا کی پھر عرفات کی طرف چلے آئے۔

۳۰۰۵ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ بِمِنًى ثُمَّ يُخْبِرُهُمْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ كَانَ يَفْعَلُ ذَالِكَ .

۳۰۰۵ : حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما پانچوں نمازیں منیٰ میں ادا کرتے پھر اُن کو خبر دیتے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا۔

خلاصۃ الباب ☆ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آٹھویں ذوالحجہ کو منیٰ کی طرف جانا مسنون ہے البتہ مستحب ہے کہ طلوعِ آفتاب کے بعد جائے اور ظہر کی نماز وہاں پڑھے سورج نکلنے سے پہلے جانا خلاف اولیٰ ہے۔

۵۲ : بَابُ النُّزُوْلِ بِمِنًى

باب : منیٰ میں اُترنا

۳۰۰۶ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ اِسْرَائِيْلَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُهَاجِرٍ عَنْ يُوْسُفَ بْنِ مَاهَكَ عَنْ اُمِّهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَلَا نَبْنِيْ

۳۰۰۶ : سیدہ عائشہؓ سے مروی ہے میں نے عرض کیا: یا رسول اللہؐ! ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ایک گھر نہ بنا دیں منیٰ میں۔ آپؐ نے فرمایا: نہیں! منیٰ میں تو جو

لک بمنی بیتا قال منی مناخ من سبق ۔

آ گے پہنچ جائے اُسی کا ٹھکانا (ملک) ہے۔

۳۰۰۷ : حدثنا علیُّ بْنُ مُحمّدٍ وعمْرُو ابنُ عبد اللّٰه قال ثنا وَكِيعٌ عنْ اسرائيلَ عنْ ابْراهيم بن مُهاجرٍ عنْ يُوسُف بْنِ ماهكَ عنْ أمِّه مُسيكةَ عنْ عائشة قالتْ قُلْنا يا رسُوْل اللّٰه ألا نَبْنِيْ لكَ بمنًى بيْتا يُظِلُّكَ ؟ قال لا منى مُناخُ منْ سبق۔

۳۰۰۷ : ترجمہ بعینہٖ وہی ہے جو اُوپر گزرا ماسوا اس بات کے کہ ''کیا ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ایک گھر تعمیر نہ کر دیں جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر سایہ رکھے''۔

۵۳ : بَابُ الْغُدُوِّ مِنْ مِنًى اِلٰى عَرَفَاتٍ

باب: علی الصبح منیٰ سے عرفات جانے کا بیان

۳۰۰۸ : حدّثنا مُحمّدُ بْنُ ابِيْ عُمر الْعدنِيُّ ثنا سُفْيانُ بْنُ عُيَيْنة عنْ مُحمّدِ بْنِ عُقْبة عنْ مُحمّدِ بْنِ ابِيْ بكْرٍ عنْ انسٍ قال غدوْنا مع رسُوْلِ اللّٰه ﷺ فِيْ هذا الْيوْم من منًى الى عرفة فمِنّا منْ يُكبِّرُ ومِنّا منْ يُهِلُّ فلمْ يعِبْ هذا على هذا وَلا هذا ، وربّما قال هؤُلاءِ على هؤُلاءِ : ولا هؤُلاءِ على هؤُلاءِ ۔

۳۰۰۸ : حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ ہم علی الصبح نبیؐ کے ساتھ آج ہی کے دن (یعنی نویں ذی الحجہ کو) منیٰ سے عرفات کو گئے۔ ہم میں سے کوئی تکبیر کہتا تھا کوئی تہلیل۔ نہ اُس نے اس پر عیب کیا' نہ اس نے اُس پر' یا یوں کہا کہ نہ انہوں نے عیب کیا' نہ ان پر نہ انہوں نے ان پر۔ ہر کوئی ذکر الٰہی میں مصروف تھا' کیسا ہی ذکر الٰہی ہو۔

۵۴ : بَابُ الْمَنْزِلِ بِعَرَفَةَ

باب: عرفات میں کہاں اُترے؟

۳۰۰۹ : حدّثنا علِيُّ بْنُ مُحمّدٍ وعمْرُو بْنُ عبد اللّٰه قالا ثنا وكيعٌ انْبانا نافعُ بْنُ عُمر الْجُمحِيُّ عنْ سعيد بن حسّان عن ابن عمر ان رسول اللّٰه ﷺ كان ينْزِلُ بعرفة فِيْ وادِيْ نمِرة قال فلمّا قتل الْحجّاجُ ابْن الزُّبيْر ارْسل الى ابْن عُمر ايّ ساعةٍ كان النّبِيُّ صلّى اللّٰهُ عليْه وسلّم يرُوْحُ فِيْ هذا الْيوْم قال اِذا كان ذالِك رُحْنا فأرْسل الْحجّاجُ رجُلا ينْظُرُ الى ساعةِ يرْتحِلُ ، فلمّا اراد ابْنُ عُمر انْ يرْتحِل قال : ازاغتِ الشّمْسُ قالُوْا : لمْ تزِغْ بعْدُ فجلس ثُمّ قال ازاغتِ الشّمْسُ قالُوْا لمْ تزِغْ بعْدُ فجلس ثُمّ قال ازاغتِ الشّمْسُ قالُوْا لمْ تزِغْ بعْدُ فجلس ثُمّ قال ازاغتِ الشّمْسُ ؟ قالُوْا نعمْ فلمّا قالُوْا قدْ زاغتْ ارْتحل قال

۳۰۰۹ : حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ نبیؐ عرفات میں (مقام) وادیٔ نمرہ میں اترتے تھے جب حجاج نے عبداللہ بن زبیر کو شہید کیا تو ابن عمرؓ سے پوچھنے بھیجا کہ نبیؐ آج کے دن کونسے وقت پر نکلے تھے؟ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: جب یہ وقت آئے گا تو ہم خود چلیں گے۔ حجاج نے ایک آدمی کو بھیجا کہ وہ دیکھتا رہے کہ ابن عمرؓ کب نکلتے ہیں۔ جب حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کوچ کا ارادہ کیا تو پوچھا: کیا سورج ڈھل گیا؟ لوگوں نے کہا: ابھی نہیں ڈھلا' وہ بیٹھ گئے پھر پوچھا: کیا سورج ڈھل گیا' کیا سورج ڈھل گیا؟ لوگوں نے کہا: نہیں ڈھلا۔ (یہ سن کر) وہ بیٹھ گئے پھر پوچھا: سورج ڈھل گیا؟ لوگوں نے کہا:

وَكِيعٌ يَعْنِي رَاحَ .

ہاں! یہ سنا تو وہ چل پڑے۔

خلاصۃ الباب ☆ نویں ذوالحجہ کو منیٰ سے عرفات کی طرف کوچ کرنا ہے طلوع آفتاب کے بعد یہاں آئے ظہر کی نماز سے قبل خطبہ جمعہ کی طرح دو خطبے پڑھے جائیں جن میں وقوف عرفہ وقوف مزدلفہ ہو۔ ان دونوں سے واپسی پر جمرہ عقبہ کی رمی (کنکریاں مارنا) قربانی کرنا اور سر منڈوانا۔ یہاں طواف زیارت وغیرہ احکام بیان کئے جائیں گے بلکہ لوگوں کو تعلیم دیئے جائیں گے۔ خطبہ کے بعد لوگوں کو ظہر وعصر کی نماز ایک اذان اور دو اقامتوں کے ساتھ خطیب پڑھائے۔

۵۵ : بَابُ الْمَوْقِفِ بِعَرَفَاتٍ

باب: موقوف عرفات

۳۰۱۰ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا يَحْيَى ابْنُ آدَمَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ عَيَّاشٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ وَقَفَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِعَرَفَةَ فَقَالَ هٰذَا الْمَوْقِفُ وَعَرَفَةُ كُلُّهَا مَوْقِفٌ .

۳۰۱۰ : حضرت علی کرم اللہ وجہہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عرفہ میں ٹھہرے اور یہ موقف ہے بلکہ عرفہ تمام کا تمام موقف ہے۔

۳۰۱۱ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ صَفْوَانَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ شَيْبَانَ قَالَ كُنَّا وُقُوفًا فِي مَكَانٍ تُبَاعِدُهُ مِنَ الْمَوْقِفِ فَأَتَانَا ابْنُ مِرْبَعٍ فَقَالَ إِنِّي رَسُولُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ إِلَيْكُمْ يَقُولُ : كُونُوا عَلَى مَشَاعِرِكُمْ فَإِنَّكُمُ الْيَوْمَ عَلَى إِرْثٍ مِنْ إِرْثِ إِبْرَاهِيمَ .

۳۰۱۱ : یزید بن شیبان سے ایک روایت ہے کہ ہم عرفات میں ایک مقام پر ٹھہرے ہوئے تھے لیکن ہم اس کو دور سمجھتے تھے۔ ٹھہرنے کی جگہ سے اتنے میں مربع کے بیٹے ہمارے پاس آئے اور کہنے لگے: میں نبیؐ کا پیغام لایا ہوں' تمہاری طرف' تم لوگ اپنے اپنے مقاموں میں رہو۔ آج تم وارث ہو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے۔

۳۰۱۲ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ كُلُّ عَرَفَةَ مَوْقِفٌ وَارْتَفِعُوا عَنْ بَطْنِ عُرَنَةَ وَكُلُّ الْمُزْدَلِفَةِ مَوْقِفٌ وَارْتَفِعُوا عَنْ بَطْنِ مُحَسِّرٍ وَكُلُّ مِنًى مَنْحَرٌ إِلَّا مَا وَرَاءَ الْعَقَبَةِ .

۳۰۱۲ : حضرت قاسم بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عرفہ سب کا سب موقف ہے۔

خلاصۃ الباب ☆ وقوف عرفہ ارکان حج میں سے عظیم ترین رکن ہے صحیح حدیث میں ہے کہ ''حج وقوف عرفہ ہے'' اس کی صحت کے لئے دو شرطیں ہیں (۱) عرفات کی زمین ہو۔ (۲) اس کے وقت میں ہو۔ وہاں کھڑا ہونا اور نیت کرنا نہ وقوف عرفہ کے لئے شرط ہے اور نہ واجب۔ یہاں تک کہ اگر کسی نے بیٹھے یا راہ چلتے یا بھاگتے یا سوتے ہوئے وقوف کیا تو وقوف صحیح ہے۔

۵۶ : بَابُ الدُّعَاءِ بِعَرَفَةَ

باب: عرفات کی دُعاء کا بیان

۳۰۱۳ : حَدَّثَنَا اَيُّوبُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَاشِمِيُّ ثَنَا عَبْدُ الْقَاهِرِ بْنِ السَّرِيِّ السُّلَمِيُّ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنِ كِنَانَةَ بْنِ عَبَّاسِ بْنِ مِرْدَاسٍ السُّلَمِيُّ اَنَّ اَبَاهُ اَخْبَرَهُ عَنْ اَبِيهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا لِاُمَّتِهِ عَشِيَّةَ عَرَفَةَ بِالْمَغْفِرَةِ فَاُجِيبَ اَنِّي قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ مَا خَلَا الظَّالِمَ فَاِنِّي آخُذُ لِلْمَظْلُومِ مِنْهُ قَالَ اَيْ رَبِّ اِنْ شِئْتَ اَعْطَيْتَ الْمَظْلُومَ مِنَ الْجَنَّةِ وَغَفَرْتَ لِلظَّالِمِ فَلَمْ يُجَبْ عَشِيَّتَهُ فَلَمَّا اَصْبَحَ بِالْمُزْدَلِفَةِ اَعَادَ الدُّعَاءَ فَاُجِيبَ اِلَى مَا سَاَلَ قَالَ فَضَحِكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ قَالَ تَبَسَّمَ فَقَالَ لَهُ اَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا بِاَبِي اَنْتَ وَاُمِّي اِنَّ هٰذِهِ لَسَاعَةٌ مَا كُنْتَ تَضْحَكُ فِيهَا فَمَا الَّذِي اَضْحَكَكَ اَضْحَكَ اللّٰهُ سِنَّكَ ! قَالَ اِنَّ عَدُوَّ اللّٰهِ اِبْلِيسَ لَمَّا عَلِمَ اَنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ قَدِ اسْتَجَابَ دُعَائِي وَغَفَرَ لِاُمَّتِي اَخَذَ التُّرَابَ فَجَعَلَ يَحْثُوهُ عَلَى رَاْسِهِ وَيَدْعُوا بِالْوَيْلِ وَالثُّبُورِ فَاَضْحَكَنِي مَا رَاَيْتُ مِنْ جَزَعِهِ.

۳۰۱۳: عباس بن مرداس سلمی سے روایت ہے کہ نبیؐ نے اپنی اُمت کے لیے دعائے مغفرت کی' تیسرے پہر کو تو آپؐ کو جواب ملا کہ میں نے بخش دیا تیری امت کو مگر جو اِن میں ظالم ہو اس سے تو میں مظلوم کا بدلہ ضرور لوں گا۔ آپؐ نے فرمایا: اے مالک! اگر تو چاہے تو مظلوم کو جنت دے اور ظالم کو بخش کر اس کو راضی کر دے لیکن اس شام کو اس کا جواب نہیں ملا' جب مزدلفہ میں صبح ہوئی تو آپؐ نے پھر دعا فرمائی۔ اللہ عزوجل نے آپؐ کی درخواست قبول کی تو آپؐ مسکرائے۔ یا آپؐ نے تبسم فرمایا تو ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما نے عرض کیا: ہمارے ماں باپ آپؐ پر فدا ہوں' آپؐ اس وقت کبھی نہیں ہنستے تھے تو آج کیوں ہنسے؟ اللہ عزوجل آپؐ کو ہنستا ہی رکھے۔ آپؐ نے فرمایا: اللہ کے دشمن ابلیس نے جب دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے میری دعا قبول کی اور میری امت کو بخش دیا تو اس نے مٹی اُٹھائی اور اپنے سر پر ڈالنے لگا اور پکارنے لگا: ہائے خرابی! ہائے تباہی تو مجھے ہنسی آ گئی۔ جب میں نے اس کا تڑپنا دیکھا۔

۳۰۱۴ : حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْمِصْرِيُّ اَبُو جَعْفَرٍ اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي مَخْرَمَةُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ اَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ يُونُسَ ابْنَ يُوسُفَ يَقُولُ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَا مِنْ يَوْمٍ اَكْثَرَ مِنْ اَنْ يُعْتِقَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ فِيهِ عَبْدًا مِنَ النَّارِ مِنْ يَوْمِ عَرَفَةَ وَاِنَّهُ لَيَدْنُوا عَزَّوَجَلَّ ثُمَّ يُبَاهِي بِهِمُ الْمَلَائِكَةَ فَيَقُولُ مَا اَرَادَ هٰؤُلَاءِ ؟

۳۰۱۴: ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کسی دن بھی اللہ تعالیٰ دوزخ سے اپنے اتنے زیادہ بندوں کو رہائی نہیں عطا فرماتے جتنے بندوں کو عرفہ کے روز (دوزخ سے رہائی عطا فرماتے ہیں) اور اللہ عزوجل قریب ہوتے ہیں پھر ملائکہ کے سامنے اپنے بندوں پر فخر فرماتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ ان لوگوں نے کیا ارادہ کیا۔

خلاصۃ الباب ☆ عرفہ کے دن کریم مطلق کا دریاء رحمت کا جوش میں ہوتا ہے اس لئے بصدق ذوق وشوق اور نہایت گریہ وزاری کے ساتھ دعا کرنی چاہئے کیونکہ یہ دولت قسمت کے سکندروں کو نصیب ہوتی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ افضل دعا عرفہ کے دن کی دعا ہے نیز حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کے لئے مغفرت کی درخواست کی جو قبول ہوئی اس حدیث کے متعلق محمد بن الجوزی نے فرمایا ہے کہ یہ حدیث موضوع ہے۔ اس کے راوی عبداللہ بن کنانہ کے بارے میں امام بخاری نے فرمایا کہ اس کی حدیث صحیح نہیں۔ البتہ حافظ نے اپنے ایک رسالہ میں ثابت کیا ہے کہ حاجیوں کے سارے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں اور اس حدیث کے کئی شاہد بھی ذکر کئے ہیں۔ (واللہ اعلم)

۵۷: بَابُ مَنْ اَتٰی عَرَفَةَ قَبْلَ الْفَجْرِ لَیْلَةَ جَمْعٍ

باب: ایسا شخص جو عرفات میں ۱۰ تاریخ کو طلوع فجر سے قبل آ جائے

۳۰۱۵: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ وَعَلِیُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا ثَنَا وَكِیْعٌ ثَنَا سُفْیَانُ عَنْ بُكَیْرِ بْنِ عَطَاءٍ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ یَعْمَرَ الدِّیْلِیَّ قَالَ شَهِدْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ وَاقِفٌ بِعَرَفَةَ وَاَتَاهُ نَاسٌ مِنْ اَهْلِ نَجْدٍ فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ! كَیْفَ الْحَجُّ قَالَ الْحَجُّ عَرَفَةُ فَمَنْ جَاءَ قَبْلَ صَلَاةِ الْفَجْرِ لَیْلَةَ جَمْعٍ فَقَدْ تَمَّ حَجُّهُ اَیَّامُ مِنًى ثَلَاثَةٌ فَمَنْ تَعَجَّلَ فِیْ یَوْمَیْنِ فَلَا اِثْمَ عَلَیْهِ ثُمَّ اَرْدَفَ رَجُلًا خَلْفَهُ فَجَعَلَ یُنَادِیْ بِهِنَّ.

۳۰۱۵: عبدالرحمٰن بن یعمر دیلی سے مروی ہے کہ میں نبیؐ کے پاس حاضر تھا' جب آپؐ عرفات میں ٹھہرے تھے۔ آپؐ کے پاس کچھ نجدی لوگ آئے' انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! حج کیونکر ہے؟ آپؐ نے فرمایا: حج عرفات میں ٹھہرنا ہے پھر جو کوئی صبح کی نماز سے پہلے مزدلفہ کی رات میں عرفات میں آ جائے اُس کا حج پورا ہو گیا اور منیٰ میں تین دن کے بعد چلا جائے تب بھی اس پر گناہ نہیں ہے اور جو ٹھہرا رہے اس پر بھی کچھ گناہ نہیں پھر آپؐ نے ایک شخص کو اپنے ساتھ سوار کر لیا وہ لوگوں سے پکار کر یہ کہہ رہا تھا۔

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یَحْیٰی ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَنْبَانَا الثَّوْرِیُّ عَنْ بُكَیْرِ ابْنِ عَطَاءٍ اللَّیْثِیِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ یَعْمَرَ الدِّیْلِیِّ قَالَ اَتَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بِعَرَفَةَ فَجَاءَهُ نَفَرٌ مِنْ اَهْلِ نَجْدٍ فَذَكَرَ نَحْوَهُ.

عبدالرحمٰن بن یعمر دیلی سے مروی ہے کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا' عرفات میں آپؐ کے پاس کچھ نجدی آئے پھر بیان کیا حدیث کو اسی طرح جیسے اُوپر گزری۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ یَحْیٰی مَا اَرٰی لِلثَّوْرِیِّ حَدِیْثًا اَشْرَفَ مِنْهُ.

محمد بن یحییٰ نے کہا میں ثوری کی کوئی حدیث اس سے بہتر نہیں پاتا۔

۳۰۱۶: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ وَعَلِیُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا ثَنَا وَكِیْعٌ ثَنَا اِسْمَاعِیْلُ بْنُ اَبِیْ خَالِدٍ عَنْ عَامِرٍ یَعْنِیْ

۳۰۱۶: عروہ بن مضرس طائی سے مروی ہے کہ انہوں نے حج کیا' نبیؐ کے زمانہ میں تو اس وقت پہنچے جب لوگ

الشَّعبيّ عن عُروة بن مُضرِّس الطَّائي انّه حجّ على عهد رسُول الله ﷺ فلم يُدرك النّاس الّا وهُم بجمع قال فاتيتُ النّبيّ ﷺ فقلتُ يا رسُول الله انّي انضيتُ راحلتي واتعبتُ نفسي والله ان تركتُ من جبلٍ الّا وقفتُ عليه فهل لي من حجٍّ فقال النّبيُّ ﷺ من شهد معنا الصّلٰوة وافاض من عرفاتٍ ليلًا او نهارًا: فقد قضى تفثهُ وتمّ حجّهُ.

مزدلفہ میں قیام پذیر تھے۔عروہ نے کہا میں نبیؐ کے پاس آیا اور عرض کیا: یارسول اللہ! میں نے اپنی اُونٹنی کو دُبلا کیا اور خود تکلیف اُٹھائی۔اللہ کی قسم! میں نے تو کوئی ٹیلہ نہ چھوڑا جس پر میں نہ ٹھہرا ہوں تو میرا حج ہوگیا؟ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ہمارے ساتھ نماز میں شریک ہوا اور عرفات میں ٹھہر کر لوٹے رات کو یا دن کو اس نے اپنا میل کچیل دُور کیا اور اس کا حج پورا ہوا۔

۵۸ : بَابُ الدَّفعِ مَنْ عرفةَ

باب : عرفات سے (واپس) لوٹنا

۳۰۱۷ : حدّثنا عليُّ بنُ مُحمّدٍ وعمرو بنُ عبد اللّٰه قالا ثنا وكيعٌ ثنا هشامُ بنُ عُروة عن ابيه عن اُسامة بن زيدٍ انّهُ سُئل كيف كان رسُولُ اللّٰه صلّى اللهُ عليه وسلّم يسيرُ حين دفع عن عرفة قال كان يسيرُ العنق فاذا وجد فجوةً نصّ.

۳۰۱۷: اُسامہ بن زید سے مروی ہے' ان سے پوچھا گیا کہ نبیؐ کیوں کر چل رہے تھے جب عرفات سے لوٹے'؟ انہوں نے بیان کیا کہ آپؐ تیز چال چلتے تھے پھر جب خالی جگہ پالیتے تو دوڑاتے (اُونٹ کو) یہ چال یعنی نص' عنق سے نسبتاً تیز ہے۔

۳۰۱۸ : حدّثنا مُحمّدُ بنُ يحيى ثنا عبدُ الرّزّاق انبانا الثّوريُّ عن هشام بن عُروة عن ابيه عن عائشة قالت : قالت قُريشٌ نحنُ قواطنُ البيت لا نُجاوزُ الحرم فقال اللّٰه عزّ وجلّ ﴿ ثُمّ افيضُوا من حيثُ افاض النّاسُ ﴾.

۳۰۱۸: ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ قریش بولے ہم تو بیت اللہ کے رہنے والے ہیں' حرم سے باہر نہیں جاتے۔تب اللہ عزوجل نے یہ آیت نازل فرمائی پھر وہیں سے لوٹو جہاں سے لوگ لوٹتے ہیں۔

۵۹ : بَابُ النُّزُوْلِ بَيْنَ عَرَفَاتٍ وَجَمْعٍ لِمَنْ كَانَتْ لَهٗ حَاجَةٌ

باب : اگر کچھ کام ہوتو عرفات ومزدلفہ کے درمیان اُتر سکتا ہے

۳۰۱۹ : حدّثنا مُحمّدُ بنُ بشّارٍ ثنا عبدُ الرّحمٰن بنُ مهديٍّ ثنا سُفيانُ عن ابراهيم بن عُقبة عن كُريبٍ عن اُسامة بن زيدٍ قال افضتُ مع رسُول اللّٰه ﷺ فلمّا بلغ الشّعب الّذي ينزلُ عندهُ الاُمراءُ نزل فبال فتوضّأ قُلتُ الصّلاة! قال الصّلٰوةُ امامك فلمّا انتهى الى جمعٍ اذّن واقام ثُمّ صلّى المغرب ثُمّ لم يحلّ احدٌ من النّاس حتّى

۳۰۱۹ حضرت اُسامہ بن زیدؓ سے مروی ہے کہ میں نبیؐ کے ساتھ لوٹا۔جب آپؐ اس گھاٹی پر آئے جہاں امیر اُترا کرتے ہیں تو آپؐ اُترے اور پیشاب کیا اور وضو کیا۔میں نے کہا کہ نماز پڑھ لیجئے۔آپؐ نے فرمایا: نماز تو آگے ہے۔جب مزدلفہ پہنچے تو اذان دی' اقامت کہی پھر مغرب کی نماز پڑھی۔اس کے بعد کسی نے اپنا کجاوہ بھی

قام فصلّی العشاء .

نہیں کھولا کہ کھڑے ہوئے اور عشاء کی نماز ادا فرمائی۔

٦٠ : بَابُ الْجَمْعِ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ بِجَمْعٍ

باب: مزدلفہ میں جمع بین الصلا تین (یعنی مغرب وعشاء اکٹھا کرنا)

۳۰۲۰ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَنْبَأَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ الْخَطْمِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيَّ يَقُولُ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ بِالْمُزْدَلِفَةِ.

۳۰۲۰: حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حجۃ الوداع کے موقع پر میں نے مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں ادا کی۔

۳۰۲۱ : حَدَّثَنَا مُحْرِزُ بْنُ سَلَمَةَ الْعَدَنِيُّ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الْمَغْرِبَ بِالْمُزْدَلِفَةِ فَلَمَّا أَنَخْنَا قَالَ الصَّلَاةُ بِإِقَامَةٍ.

۳۰۲۱: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبیؐ نے مغرب کی نماز مزدلفہ میں ادا کی پھر جب ہم نے اونٹوں کو بٹھلا دیا تو آپؐ نے فرمایا: پڑھو (نماز عشاء) اور عشاء کے لیے صرف تکبیر پڑھی۔

خلاصۃ الباب ☆ حنفیہ کے نزدیک مزدلفہ میں مغرب وعشاء کی نماز ایک اذان واقامت سے پڑھی جائے گی یہ جمع تاخیر ہے ائمہ ثلاثہ اور امام زفر کے نزدیک یہاں انہیں بھی ایک اذان اور دو اقامتوں کے ساتھ پڑھا جائے گا ان حضرات سے ایک روایت دو اذانوں کی بھی ہے یہاں ایک اقامت اس لئے کافی ہے کہ عشاء اپنے وقت پر ہو رہی ہے لوگ جمع ہیں مغرب پڑھ چکے ہیں ظاہر ہے کہ اب عشاء کی ہی نماز ہوگی۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی روایت کرتے ہیں ویسے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مختلف روایات مروی ہیں۔

٦١ : بَابُ الْوُقُوفِ بِجَمْعٍ

باب: مزدلفہ میں قیام کرنا

۳۰۲۲ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ حَجَّاجٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ قَالَ حَجَجْنَا مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَلَمَّا أَرَدْنَا أَنْ نُفِيضَ مِنَ الْمُزْدَلِفَةِ قَالَ إِنَّ الْمُشْرِكِينَ كَانُوا يَقُولُونَ أَشْرِقْ ثَبِيرُ كَيْمَا نُغِيرُ وَكَانُوا لَا يُفِيضُونَ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَخَالَفَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَأَفَاضَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ .

۳۰۲۲: عمرو بن میمون سے مروی ہے کہ ہم نے حضرت عمرؓ کے ساتھ حج ادا کیا۔ جب ہم مزدلفہ سے لوٹنے تو انہوں نے کہا: مشرک کہا کرتے تھے اے ثبیر (پہاڑ کا نام ہے) چمک اُٹھ تاکہ ہم لوٹیں اور وہ مزدلفہ سے نہیں لوٹتے تھے جب تک آفتاب نہ نکلتا تو نبیؐ نے ان کے خلاف کیا اور مزدلفہ سے لوٹے سورج نکلنے سے قبل۔

۳۰۲۳ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ الْمَكِّيُّ عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ قَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ قَالَ جَابِرٌ رَضِيَ اللَّهُ

۳۰۲۳: حضرت ابو الزبیرؓ سے مروی ہے کہ جابرؓ نے کہا کہ حضرت محمدؐ حجۃ الوداع میں لوٹے اطمینان کے ساتھ

تعالی عنه افاض النبیُّ صَلَّی اللهُ علیه وسلَّم فی حجّة الْوداع وعلیه السَّکینَة وَامرهُم بالسَّکینة وامرهُم ان یرمُوا بمثل حصی الخذفِ واوْضَع فی وادی مُحسّرٍ وقال لتاخذ اُمّتی نُسُکَها فانّی لا ادری لعلّی لا القاهُم بعْد عامی هذا .

اور لوگوں کو بھی اطمینان سے چلنے کا حکم دیا اور جب منیٰ میں پہنچے تو ایسی کنکریاں مارنے کا حکم دیا جو انگلیوں میں آ جائیں اور جانور کو جلد چلایا اور فرمایا: میری اُمت کے لوگ حج کے ارکان سیکھ لیں' اب مجھے اُمید نہیں کہ اس سال کے بعد میں ان سے ملوں ۔

۳۰۲۴ : حدَّثنا علیُّ بْنُ مُحمَّدٍ وَعمْرُو ابْنُ عبْد الله قالا ثنا وکیعٌ ثنا ابْنُ ابی رَوَّادٍ عَنْ ابی سلمة الْحمْصیّ عَنْ بلالِ ابن رباحٍ انّ النّبیّ ﷺ قال لهُ غداة جمْعٍ یا بلالُ اُسْکتِ النَّاس اوْ انْصتِ النَّاسَ ثُمَّ قال ط: انّ اللّٰه تطوّل علیْکُمْ فی جمْعکُمْ هذا فوهبَ مُسیْئکُمْ لمُحْسنکُمْ واعطی مُحْسنکُمْ ما سال اندفعُوا باسْم الله

۳۰۲۴: حضرت بلال بن رباح سے مروی ہے کہ نبیؐ نے مزدلفہ کی صبح کو حضرت بلالؓ سے فرمایا: اے بلال! لوگوں کو چپ کراؤ۔ پھر آپؐ نے فرمایا: اللہ نے بہت فضل کیا تم پر اس مزدلفہ میں تو بخش دیا تم میں سے گنہگار شخص کو نیک شخص کی وجہ سے اور جو نیک تھا تم میں سے اس کو دیا جو کچھ اس نے طلب کیا۔ اب پلٹو اللہ کے نام لے کر۔

۶۲ : بَابُ مَنْ تَقَدَّمَ مِنْ جَمْعٍ اِلٰی منی لرَمی الْجمَارِ

باب: جو شخص کنکریاں مارنے کے لیے مزدلفہ سے منیٰ کو پہلے چل پڑے

۳۰۲۵ : حدَّثنا ابُو بکْرِ بْنُ ابی شیْبَة وعلیُّ بْنُ مُحمَّدٍ قالا ثنا وکیْعٌ ثنا مسْعرٌ وسُفْیانُ عنْ سلمة بْن کُهیْلٍ عنِ الْحسنِ الْعُرنیّ عنِ ابْن عبَّاسٍ قال قدّمنا رسُوْلُ الله صلّی اللهُ علیه وسلَّم اُغیْلمة بنی عبْدِ الْمُطّلب علی حمراتٍ لنا منْ جمْعٍ فجعل یلْطحُ افْخاذنا ویقُوْلُ اُبیْنیّ لا ترْمُوا الْجمْرة حتّی تطْلُع الشَّمْسُ زاد سُفْیانُ فیه ولا اخالُ احدًا یرْمیْها حتّی تطْلع الشَّمْسُ .

۳۰۲۵: حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ نبیؐ نے ہم کو یعنی عبدالمطلب کی اولاد میں سے چھوٹے بچوں کو کنکریاں دے کر آگے روانہ کر دیا اور آپؐ ہماری رانوں پر آہستگی سے مارتے تھے اور ارشاد فرماتے جاتے: اے چھوٹے بچو! جمرے پر کنکریاں مت مارنا یہاں تک کہ سورج نکل آئے۔ سفیان نے اپنی روایت میں یہ زائد کہا کہ میں نہیں سمجھتا تھا کہ کوئی شخص سورج نکلنے سے پہلے کنکریاں مارتا ہو۔

۳۰۲۶ : حدَّثنا ابُوْ بکْرٍ ثنا سُفْیانُ ثنا سفیانُ ثنا عمْرٌو عنْ عطاءٍ عنِ ابْنِ عبَّاسٍ قال کُنْتُ فیْمنْ قدم رسُوْلُ اللهِ ﷺ فیْ ضعفة اهْله .

۳۰۲۶: حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ میں ان لوگوں میں سے تھا جن کو نبیؐ نے آگے بھیج دیا تھا' اپنے گھر والوں کے کم طاقت والے لوگوں میں۔

۳۰۲۷ : حدَّثنا علیُّ بْنُ مُحمَّدٍ : ثنا وکیْعٌ ثنا سفیانُ عنْ عبْد الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقاسِمِ عنْ ابیْهِ عنْ عائشة انّ سوْدة بنْت

۳۰۲۷: حضرت عائشہ صدیقہؓ سے مروی ہے کہ حضرت سودہؓ ایک بھاری خاتون تھیں' تو انہوں نے نبیؐ سے

زَمعة كانت امرأةً ثَبِطَةً فاستأذنتْ رسولَ اللهِ ﷺ انْ تدفعَ مِنْ جمعٍ قبلَ دُفعةِ النّاسِ فَاذِنَ لها .

اجازت چاہی مزدلفہ سے چلے جانے کی لوگوں کی روانگی سے قبل ہی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کو اجازت مرحمت فرمادی۔

٦٣ : بَابُ قَدْرِ حَصَى الرَّمْيِ

باب: کتنی بڑی کنکریاں مارنی چاہیے

٣٠٢٨ : حدّثنا أبو بكرِ بنُ أبي شيبةَ ثنا عليُّ بنُ مُسْهِرٍ عن يزيدَ بنِ أبي زيادٍ عن سُليمانَ بنِ عمرِو بنِ الأحوصِ عن أُمِّهِ قالتْ رأيتُ النبيَّ ﷺ يومَ النّحرِ عندَ جمرةِ العقبةِ وهو راكبٌ على بغلةٍ فقال يا أيُّها النّاسُ إذا رميتُمُ الجمرةَ فارمُوا بمثلِ حصى الخذفِ .

٣٠٢٨ : سلمان بن عمرو نے اپنی ماں سے روایت کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یوم النحر میں دیکھا جمرۂ عقبہ کے قریب۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک خچر پر سوار تھے اور فرماتے تھے: اے لوگو! جب تم کنکریاں مارو تو ایسی جو اُنگلیوں کے درمیان آ جائیں۔

٣٠٢٩ : حدّثنا عليُّ بنُ محمّدٍ ثنا أبو أسامةَ عن عوفٍ عن زيادِ بنِ الحُصينِ عن أبي العاليةِ عنِ ابنِ عبّاسٍ قال قال رسولُ اللهِ ﷺ غداةَ العقبةِ وهو على ناقتِهِ القُطْ لي حصًى فلقطتُ له سبعَ حصياتٍ هُنَّ حصى الخذفِ فجعل ينفضُهُنَّ في كفِّهِ ويقولُ أمثالَ هؤلاءِ فارمُوا ثمّ قال يا أيُّها النّاسُ إيّاكم والغُلُوَّ في الدِّينِ فإنّه أهلكَ مَنْ كان قبلَكُمُ الغُلُوُّ في الدِّينِ .

٣٠٢٩ : حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جمرۂ عقبہ کی صبح کو ارشاد فرمایا جبکہ آپ اپنی اونٹنی پر تھے کہ میرے لیے کنکریاں چن۔ میں نے آپ کیلئے سات کنکریاں چنیں۔ آپ ان کو اپنی ہتھیلی میں مسلتے تھے اور فرماتے: بس! ایسی ہی کنکریاں پھینکو پھر آپ نے فرمایا: اے لوگو! بچو تم دین میں سختی کرنے سے کیونکہ تم سے پہلے لوگ (قومیں) دین میں اسی غلو کی وجہ سے تباہ و برباد ہوئے۔

خلاصۃ الباب ☆ ان احادیث میں کنکریوں کی مقدار کو بیان کیا گیا ہے چھوٹی چھوٹی کنکریاں ہونی چاہئے ٹھیکرے کے مانند۔ اور غلو سے یعنی افراط و تفریط سے منع فرمایا اس زمانہ میں تو بعض لوگ کنکریاں مارنے میں غلو کرتے ہیں کہ بڑے بڑے پتھر مارتے ہیں یا جوتے مارتے ہیں قرآن و حدیث میں غلو سے روکا گیا ہے مستحب کام کو واجب کا درجہ دینا غلو ہے اماموں کو انبیاء علیہم السلام کی طرح معصوم سمجھنا غلو ہے اور انبیاء علیہم السلام کو خدائی اختیارات والا سمجھنا غلو اور شرک ہے جیسا کہ نصاریٰ نے غلو کیا کہ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کو خدا تعالیٰ کا بیٹا کہہ دیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں غلو شروع ہو گیا میلا دیں منائی جا رہی ہیں خلفاء راشدین اور صحابہ کرام اور اولیاء کرام میں سے کسی نے مروجہ میلا دنہیں منایا ہمارے اسلاف تو اتباع کرتے تھے ایام نہیں مناتے تھے۔ اللہ تعالیٰ دین کا فہم عطا فرمادے آمین۔

۶۴ : بَابُ مِنْ اَيْنَ تُرْمٰى جَمْرَةُ الْعَقَبَةِ

باب: جمرۂ عقبہ پر کہاں سے کنکریاں مارنا چاہیے؟

۳۰۳۰ : حدَّثنا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثنا وَكِيعٌ عن الْمَسْعُوْدِيّ عَنْ جامع بْنِ شَدَّادٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بن يزيد قال لمّا اتى عَبْدُ اللّٰه ابْنُ مَسْعُوْدٍ جَمْرَةَ الْعَقَبة اسْتَبْطن الْوادِيَ وَاسْتَقْبَلَ الْكَعْبَةَ وَجعل الْجَمْرَةَ عَلٰى حاجبه الْاَيْمَنِ ثُمّ رمى بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ مع كُلِّ حصاةٍ ثُمّ قال من ههُنا وَالَّذِيْ لا اله غَيْرُهُ رمى الَّذِيْ اُنْزِلَتْ عليه سُوْرَةُ الْبَقَرَة .

۳۰۳۰: عبدالرحمٰن بن یزید سے مروی ہے کہ جب عبداللہ بن مسعودؓ جمرۂ عقبہ کے پاس آئے تو وادی کے نشیب میں گئے اور کعبہ کی طرف مُنہ کیا اور جمرہ عقبہ کو اپنے دائیں آبرو پر کیا پھر سات کنکریاں ماریں اور ہر کنکری مارنے پر اللہ اکبر کہا پھر کہا: قسم اس معبود کی جسکے سوا کوئی سچا معبود نہیں' جن پر سورۂ بقرہ نازل ہوئی انہوں نے بھی یہیں سے کنکریاں ماریں۔

۳۰۳۱ : حدَّثنا ابُوْ بكرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَة ثنا عليُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ يزيد بن ابِيْ زِيَادٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْاَحْوَص عَنْ اُمّه قالتْ رَاَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يوْمَ النَّحْر عند جَمْرة الْعقبة اسْتَبْطَنَ الْوادِيَ فَرمى الْجَمْرة بِسَبْعِ حصياتٍ يُكَبِّرُ مع كُلِّ حَصاةٍ ثُمّ انْصَرَف .

۳۰۳۱: سلیمان بن عمرو بن احوص نے اپنی والدہ سے روایت کیا کہ میں نے نبی کو دیکھا یوم النحر میں جمرہ عقبہ کے پاس آپ صلی اللہ علیہ وسلم وادی کے نشیب میں گئے اور جمرے کو مارا سات کنکریوں سے اور ہر کنکری پر تکبیر کہی' پھر لوٹے۔

حدَّثنا اَبُوْ بكرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَة ثنا عبْدُ الرَّحِيم بن سُلَيْمان عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ زِيَادٍ عَنْ سُلَيْمان بْن عمْرِو بْن الاحوص عنْ اُمِّ جُنْدُبٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بنحوه

ام جندب سے دوسری روایت بھی انہی الفاظ سے مروی ہے۔

۶۵ : بابُ اِذَا رَمٰى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ لَمْ يَقِفْ عِنْدَهَا

باب: جمرہ عقبہ کی رمی کے بعد اس کے پاس نہ ٹھہرے

۳۰۳۲ : حدَّثنا عُثْمانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَة ثنا طَلْحَةُ بْنُ يَحْيٰى عَنْ يُوْنُس ابْنِ يَزِيْدَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سالمٍ عَنِ ابْنِ عُمر رمٰى جَمْرةَ الْعَقَبَة ولَمْ يقِفْ عِنْدَهَا وَذَكَر انّ النَّبِيَّ ﷺ فَعَلَ مثْل ذالك .

۳۰۳۲: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے جمرہ عقبہ کی رمی کی اور اس کے پاس ٹھہرے نہیں اور فرمایا کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے ہی کیا (جیسا کہ میں نے عمل کیا)۔

۳۰۳۳ : حدَّثنا سُوَيْدُ بْنُ سعِيْدٍ ثنا عليُّ بْنُ مُسْهِرٍ عن الْحجّاج عَنِ الْحَكَمِ ابْنِ عُتَيْبَةَ عَنْ مِقْسَمٍ عن ابْنِ عبّاسٍ قال كان رسُوْلُ اللّٰه ﷺ اذا رمى جَمْرة الْعقبة مضى ولم

۳۰۳۳ : حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب جمرہ عقبہ کی رمی کرتے تو آگے بڑھ جاتے اور

يقف .

ٹھہرتے نہیں ۔

۶۶ : بَابُ رَمِي الْجِمَارِ رَاكِبًا

باب: سوار ہو کر کنکریاں مارنا

۳۰۳۴ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ ثنا اَبُوْ خَالِد الْاَحْمَرُ عَنْ حَجَّاجٍ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَمَى الْجَمْرَةَ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ .

۳۰۳۴ : حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اُونٹنی پر سوار ہو کر رمی کی ۔

۳۰۳۵ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ ثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ اَيْمَنَ بْنِ نَابِلٍ عَنْ قُدَامَةَ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْعَامِرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَى الْجَمْرَةَ يَوْمَ النَّحْرِ عَلٰى نَاقَةٍ لَهٗ صَهْبَاءَ لَا ضَرْبَ وَلَا طَرْدَ : وَلَا اِلَيْكَ اِلَيْكَ .

۳۰۳۵ : حضرت قدامہ بن عبداللہ عامری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا' آپؐ نے جمرہ کو مارا یوم النحر کو ایک اونٹنی پر سوار ہو کر جو سفید اور سرخ رنگت والی تھی' نہ اس وقت کسی کو مارتے تھے اور نہ یہ کہتے تھے' دُور ہو جاؤ' دُور ہو جاؤ۔

۶۷ : بَابُ تَاخِيْرِ رَمْيِ الْجِمَارِ مِنْ عُذْرٍ

باب: بوجہ عذر کنکریاں مارنے میں تاخیر کرنا

۳۰۳۶ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ اَبِي بَكْرٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ابْنِ اَبِي بَكْرٍ عَنْ اَبِي الْبَدَّاحِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَخَّصَ لِلرِّعَاءِ اَنْ يَرْمُوْا يَوْمًا وَيَدَعُوْا يَوْمًا .

۳۰۳۶ : عاصم بن عدی سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُونٹ چرانے والوں کو اجازت دی کہ ایک دن رمی کریں اور (اگر چاہیں تو) ایک دن رمی نہ کریں۔

۳۰۳۷ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَنْبَاَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ ح: وَحَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ مَالِكِ ابْنِ اَنَسٍ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِي بَكْرٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِي الْبَدَّاحِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ رَخَّصَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِرِعَاءِ الْاِبِلِ فِي الْبَيْتُوْتَةِ اَنْ يَرْمُوْا يَوْمَ النَّحْرِ ثُمَّ يَجْمَعُوْا رَمْيَ يَوْمَيْنِ بَعْدَ النَّحْرِ فَيَرْمُوْنَهٗ فِيْ اَحَدِهِمَا قَالَ مَالِكٌ ظَنَنْتُ اَنَّهٗ قَالَ فِي الْاَوَّلِ مِنْهُمَا ، ثُمَّ يَرْمُوْنَ يَوْمَ النَّفْرِ .

۳۰۳۷ : حضرت عاصم سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹ چرانے والوں کو اجازت مرحمت فرمائی کہ نحر کے دن رمی کر لیں پھر دو دن کی رمی ۱۲ تاریخ کو کریں یا گیارہ تاریخ کو ۱۲ کی رمی بھی کر لیں ۔ امام مالک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کہا جو راوی ہیں اس حدیث کے کہ مجھے گمان ہے کہ اس حدیث میں عبداللہ بن ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ کہا کہ پہلے دن رمی کریں ۔

۶۸ : بَابُ الرَّمْيِ عَنِ الصِّبْيَانِ

۳۰۳۸ : حدثنا ابو بكر بن ابى شيبة ثنا عبد الله بن نمير عن اشعث عن ابى الزبير عن جابر قال حججنا مع رسول الله ﷺ ومعنا النساء والصبيان فلبينا عن الصبيان ورمينا عنهم .

باب: بچوں کی طرف سے رمی کرنا

۳۰۳۸ : حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں حج کیا تو ہمارے ساتھ خواتین اور کم سن بچے تھے۔ چنانچہ ہم نے بچوں کی طرف سے تلبیہ بھی کہا اور رمی بھی کی۔

۶۹ : بَابُ مَتٰى يَقْطَعُ الْحَاجُّ التَّلْبِيَةَ

۳۰۳۹ : حدثنا بكر بن خلف ابو بشر ثنا حمزة بن الحارث بن عمير عن ابيه عن ايوب عن سعيد بن جبير عن ابن عباس ان النبى ﷺ لبى حتى رمى جمرة العقبة .

باب: حاجی تلبیہ کہنا کب موقوف کرے

۳۰۳۹ : حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جمرہ عقبہ کی رمی تک تلبیہ کہتے رہے۔

۳۰۴۰ : حدثنا هناد بن السرى ثنا ابو الاحوص عن خصيف عن مجاهد عن ابن عباس قال قال الفضل بن عباس كنت ردف النبى صلى الله عليه وسلم فما زلت اسمعه يلبى حتى رمى جمرة العقبة فلما رماها قطع التلبية .

۳۰۴۰ : حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ حضرت فضل بن عباسؓ نے فرمایا کہ میں نبیؐ کے پیچھے آپؐ ہی کی سواری پر تھا جب تک آپؐ نے جمرہ عقبہ کی رمی (نہ) کی میں مسلسل سنتا رہا کہ آپ تلبیہ کہہ رہے ہیں جب آپؐ نے جمرہ عقبہ کی رمی کی تو تلبیہ کہنا موقوف فرما دیا۔

۷۰ : بَابُ مَا يَحِلُّ لِلرَّجُلِ اِذَا رَمٰى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ

۳۰۴۱ : حدثنا ابو بكر بن ابى شيبة وعلى بن محمد قال ثنا وكيع ح: وحدثنا ابو بكر بن خلاد الباهلى ثنا يحيى بن سعيد ووكيع وعبد الرحمن ابن مهدى قالوا ثنا سفيان عن سلمة بن كهيل عن الحسن العرنى عن ابن عباس قال اذا رميتم الجمرة فقد حل لكم كل شيء الا النساء فقال له ، رجل يا ابن عباس ! والطيب فقال اما انا فقد رأيت رسول الله ﷺ يضمخ راسه بالمسك افطيب ذلك ام لا .

باب: جب مرد جمرہ عقبہ کی رمی کر چکے تو جو باتیں حلال ہو جاتی ہیں

۳۰۴۱ : حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب تم جمرہ (عقبہ) کی رمی کر چکو تو تمہارے لئے سب باتیں حلال ہو جائیں گی سوائے بیویوں کے ایک مرد نے عرض کیا: اے ابن عباس! اور خوشبو بھی (ابھی تک حلال نہ ہوگی) تو حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ میں نے خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کستوری سر میں لگاتے دیکھا بتاؤ کستوری خوشبو ہے یا نہیں؟

۳۰۴۲ : حدثنا على بن محمد ثنا خالى محمد وابو

۳۰۴۲ : ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ

مُعَاوِيَةَ وَاَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ طَيَّبْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لِاِحْرَامِهِ حِيْنَ اَحْرَمَ وَلِاِحْلَالِهِ حِيْنَ اَحَلَّ.

وسلم کو احرام باندھتے وقت بھی خوشبو لگائی اور کھولتے وقت بھی۔

۷۱ : بَابُ الْحَلْقِ

باب: سر منڈانے کا بیان

۳۰۴۳ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ثَنَا عُمَارَةُ بْنُ الْقَعْقَاعِ عَنْ اَبِيْ زُرْعَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِيْنَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَالْمُقَصِّرِيْنَ قَالَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِيْنَ ثَلَاثًا قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَالْمُقَصِّرِيْنَ قَالَ " وَالْمُقَصِّرِيْنَ".

۳۰۴۳: حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اللہ! سر منڈانے والوں کو بخش دیجئے ۔صحابہ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول اور بال کترانے والوں کو بھی آپؐ نے فرمایا: اے اللہ حلق کرانے والوں کو بخش دیجئے تین بار یہی فرمایا صحابہ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول بال کترانے والوں کو بھی ۔ آپؐ نے فرمایا: اور بال کترانے والوں کو بھی۔

۳۰۴۴ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَاَحْمَدُ بْنُ اَبِي الْحَوَارِيِّ الدِّمَشْقِيُّ قَالَا ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَحِمَ اللّٰهُ الْمُحَلِّقِيْنَ قَالُوْا وَالْمُقَصِّرِيْنَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ رَحِمَ اللّٰهُ الْمُحَلِّقِيْنَ قَالُوْا وَالْمُقَصِّرِيْنَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَالْمُقَصِّرِيْنَ .

۳۰۴۴: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا : اللہ رحمت فرمائے حلق کرانے والوں پر صحابہ نے عرض کیا اور قصر کرانے والوں پر بھی اے اللہ کے رسولؐ؟ فرمایا: اللہ رحمت فرمائے حلق کرانے والوں پر عرض کیا اور قصر کرانے والوں پر بھی اے اللہ کے رسول! آپؐ نے فرمایا اور قصر کرانے والوں پر بھی۔

۳۰۴۵ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ نُمَيْرٍ ثَنَا يُوْنُسُ بْنُ بُكَيْرٍ ثَنَا ابْنُ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ نَجِيْحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! لِمَ ظَاهَرْتَ الْمُحَلِّقِيْنَ ثَلَاثًا وَالْمُقَصِّرِيْنَ وَاحِدَةً قَالَ اِنَّهُمْ لَمْ يَشُكُّوْا .

۳۰۴۵: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ کسی نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! آپؐ نے حلق کرانے والوں کے لیے تین بار دعا فرمائی اور قصر کرانے والوں کے لیے (صرف) ایک مرتبہ اس کی کیا وجہ ہے؟ آپؐ نے ارشاد فرمایا: حلق کرانے والوں نے شک نہیں کیا۔

خلاصۃ الباب ☆ اس سے ثابت ہوا کہ سر منڈانا افضل ہے تقصیر یعنی بال کترانے سے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سر منڈانے والوں کے حق میں تین بار دعا کی۔ حنفیہ کے نزدیک احرام سے باہر آنے کے لئے چوتھائی سر کا منڈانا ہے امام مالک کے نزدیک سارے سر کا منڈانا ضروری ہے امام احمد کے نزدیک اکثر سر کا۔

۷۲ : بَابُ مَنْ لَبَّدَ رَاسَهُ

باب: سر کی تلبید کرنا (بال جمانا)

۳۰۴۶ : حدثنا ابو بكر بن ابي شيبة ثنا ابو اسامة عن عبيد الله بن عمر عن نافع عن ابن عمر رضي الله تعالى عنه ان حفصة زوج النبي صلى الله عليه وسلم قالت قلت يا رسول الله! ما شان الناس حلوا ولم تحل انت من عمرتك؟ قال اني لبدت راسي وقلدت هديي فلا احل حتى انحر.

۳۰۴۶ : حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ ام المؤمنین سیدہ حفصہؓ فرماتی ہیں میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول لوگوں نے احرام کھول دیا اور آپؐ نے ابھی (ابھی تک) احرام نہیں کھولا۔ کیا وجہ ہے۔ فرمانے لگے میں نے اپنے سر کی تلبید کی تھی اور اپنے قربانی کے جانور کی گردن میں قلادہ لٹکایا تھا اسلئے میں نحر کرنے تک احرام نہ کھولونگا۔

۳۰۴۷ : حدثنا احمد بن عمرو بن السرح المصري انبانا عبد الله ابن وهب انبانا يونس عن ابن شهاب عن سالم عن ابيه سمعت رسول الله ﷺ يهل ملبدا

۳۰۴۷ : حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تلبید کئے ہوئے لبیک پکارتے سنا۔

خلاصۃ الباب ☆ تلبید یہ ہے کہ بالوں کو گوند وغیرہ سے جمالیں تاکہ نہ بکھریں اور گرد و غبار سے محفوظ رہیں۔

۷۳ : بَابُ الذَّبْحِ

باب: ذبح کا بیان

۳۰۴۸ : حدثنا علي بن محمد وعمرو بن عبد الله قالا ثنا وكيع ثنا اسامة بن زيد عن عطاء عن جابر قال قال رسول الله ﷺ منى كلها منحر وكل عرفة موقف وكل المزدلفة موقف.

۳۰۴۸ : حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: منیٰ سب کا سب نحر کی جگہ ہے اور مکہ کی سب راہیں رستہ بھی ہیں اور نحر کی جگہ بھی اور عرفہ سب کا سب موقف ہے اور مزدلفہ سب کا سب موقف ہے۔

۷۴ : بَابُ مَنْ قَدَّمَ نُسُكًا قَبْلَ نُسُكٍ

باب: مناسک حج میں تقدیم وتاخیر

۳۰۴۹ : حدثنا علي بن محمد ثنا سفيان بن عيينة عن ايوب عن عكرمة عن ابن عباس قال ما سئل رسول الله ﷺ عمن قدم شيئا قبل شيء الا يلقي بيديه كلتيهما: لا حرج.

۳۰۴۹ : حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہؐ سے جب بھی دریافت کیا گیا کہ کسی نے فلاں حج کا عمل دوسرے عمل سے پہلے کر دیا۔ آپؐ نے دونوں ہاتھوں کے اشاروں سے یہی جواب دیا کہ کچھ حرج نہیں۔

۳۰۵۰ : حدثنا ابو بشر بكر بن خلف ثنا يزيد بن زريع عن خالد الحذاء عن عكرمة عن ابن عباس رضي الله تعالى عنهما قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم

۳۰۵۰ : حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہؐ سے منیٰ کے روز بہت سی باتیں دریافت کی گئیں آپؐ یہی فرماتے رہے کچھ حرج نہیں' کچھ حرج نہیں۔

يُسْأَلُ يَوْمَ مِنًى فَيَقُوْلُ لَا حَرَجَ لَا حَرَجَ فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ حَلَقْتُ قَبْلَ اَنْ اَذْبَحَ قَالَ لَا حَرَجَ قَالَ رَمَيْتُ بَعْدَ مَا اَمْسَيْتُ قَالَ لَا حَرَجَ .

چنانچہ ایک مرد نے حاضر ہو کر عرض کیا میں نے ذبح سے قبل حلق کرلیا۔ آپ نے فرمایا: کچھ حرج نہیں ایک کہنے لگا میں نے شام کو رمی کی۔ فرمایا کچھ حرج نہیں۔

۳۰۵۱ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عِيْسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَمْرٍو اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سُئِلَ عَمَّنْ ذَبَحَ قَبْلَ اَنْ يَحْلِقَ اَوْ حَلَقَ قَبْلَ اَنْ يَذْبَحَ قَالَ لَا حَرَجَ .

۳۰۵۱: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ اگر کسی نے حلق سے قبل ذبح کرلیا ہے یا ذبح سے قبل حلق کرلیا ہے فرمایا کچھ حرج نہیں۔

۳۰۵۲ : حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ سَعِيْدٍ الْمِصْرِيُّ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ يَقُوْلُ قَعَدَ ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِيْ اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنِيْ عَطَاءُ بْنُ اَبِيْ رَبَاحٍ اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ قَعَدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى يَوْمَ النَّحْرِ لِلنَّاسِ فَجَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ : اِنِّيْ حَلَقْتُ قَبْلَ اَنْ اَذْبَحَ قَالَ لَا حَرَجَ ثُمَّ جَاءَهُ آخَرُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ! اِنِّيْ نَحَرْتُ قَبْلَ اَنْ اَرْمِيَ قَالَ لَا حَرَجَ فَمَا سُئِلَ يَوْمَئِذٍ عَنْ شَيْءٍ قُدِّمَ قَبْلَ شَيْءٍ اِلَّا قَالَ لَا حَرَجَ .

۳۰۵۲: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نحر کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منیٰ میں لوگوں کی خاطر تشریف فرما ہوئے ایک مرد آیا اور عرض کی اے اللہ کے رسول میں نے جانور ذبح کرنے سے قبل سر مونڈ لیا۔ فرمایا: کوئی حرج نہیں۔ پھر دوسرا آیا اور عرض کی اے اللہ کے رسول میں نے رمی سے قبل جانور کو نحر کر دیا۔ فرمایا: کوئی حرج نہیں۔ اس روز آپ سے جس چیز کے متعلق بھی پوچھا گیا کہ وہ دوسری چیز سے پہلے کر دی گئی ہے آپ نے یہی فرمایا کہ کچھ حرج نہیں۔

خلاصۃ الباب ☆ نحر کے دن میں چار افعال بالترتیب واجب ہیں پہلے جمرہ عقبہ رمی' پھر ذبح کرنا (قارن و متمتع کے حق میں)۔ پھر سر منڈانا۔ پھر طواف زیادۃ کرنا۔ پس ان مناسک کی تقدیم تاخیر سے امام ابوحنیفہ' مالک' احمد اور ایک وجہ کے لحاظ سے امام شافعی کے نزدیک دم واجب ہے۔ صاحبین کے نزدیک کچھ واجب نہیں احادیث باب صاحبین کی دلیل ہیں۔ امام ابوحنیفہ مالک اور امام احمد وغیرہم کی دلیل حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہما اور ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ جو ایک نسک کو دوسرے نسک پر مقدم کرے اس پر خون واجب ہے۔ (طحاوی۔ ابن ابی شیبہ) احادیث باب کا جواب یہ ہے کہ حرج کی نفی سے مراد گناہ کی اور فساد کی نفی ہے فدیہ و جزاء کی نفی نہیں ہے۔

۷۵ : بَابُ رَمْيِ الْجِمَارِ اَيَّامَ التَّشْرِيْقِ

باب: ایام تشریق میں رمی جمرات

۳۰۵۳ : حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى الْمِصْرِيُّ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ رَاَيْتُ

۳۰۵۳: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جمرہ عقبہ کی

رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ رَمٰى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ ضُحًى وَاَمَّا بَعْدَ ذَالِكَ فَبَعْدَ زَوَالِ الشَّمْسِ .

رمی چاشت کے وقت کی اور اس کے بعد کی رمی زوال کے بعد کی۔

۳۰۵۴ : حَدَّثَنَا جُبَارَةُ بْنُ الْمُغَلِّسِ ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ اَبِيْ شَيْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَرْمِي الْجِمَارَ اِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ قَدْرَ مَا اِذَا فَرَغَ مِنْ رَمْيِهِ صَلَّى الظُّهْرَ .

۳۰۵۴: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سورج ڈھل جاتا تو اس انداز سے رمی جمرات کرتے کہ جب رمی سے فارغ ہوتے تو ظہر پڑھتے۔

۷۶ : بَابُ الْخُطْبَةِ يَوْمَ النَّحْرِ

باب : یوم نحر کو خطبہ

۳۰۵۵ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَهَنَّادُ ابْنُ السَّرِيِّ ثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ شَبِيْبِ بْنِ غَرْقَدَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْاَحْوَصِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِيْ حِجَّةِ الْوَدَاعِ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اَلَا اَيُّ يَوْمٍ اَحْرَمُ ؟ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالُوْا يَوْمُ الْحَجِّ الْاَكْبَرِ قَالَ فَاِنَّ دِمَائَكُمْ وَاَمْوَالَكُمْ وَاَعْرَاضَكُمْ بَيْنَكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِيْ شَهْرِكُمْ هٰذَا فِيْ بَلَدِكُمْ هٰذَا اَلَا لَا يَجْنِيْ جَانٍ اِلَّا عَلٰى نَفْسِهِ وَلَا يَجْنِيْ وَالِدٌ عَلٰى وَلَدِهِ وَلَا مَوْلُوْدٌ عَلٰى وَالِدِهِ اَلَا اِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ اَيِسَ اَنْ يُعْبَدَ فِيْ بَلَدِكُمْ هٰذَا اَبَدًا : وَلٰكِنْ سَيَكُوْنُ لَهُ طَاعَةٌ فِيْ بَعْضِ مَا تَحْتَقِرُوْنَ مِنْ اَعْمَالِكُمْ فَيَرْضٰى بِهَا اَلَا وَكُلُّ دَمٍ مِنْ دِمَاءِ الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوْعٌ وَاَوَّلُ مَا اَضَعُ مِنْهَا دَمُ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ (كَانَ مُسْتَرْضِعًا فِيْ بَنِيْ لَيْثٍ) فَقَتَلَتْهُ هُذَيْلٌ ، اَلَا وَاِنَّ كُلَّ رِبًا مِنْ رِبَا الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوْعٌ لَكُمْ رُءُوْسُ اَمْوَالِكُمْ لَا تَظْلِمُوْنَ وَلَا تُظْلَمُوْنَ اَلَا يَا اُمَّتَاهُ ! هَلْ بَلَّغْتُ ؟ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ : قَالُوْا نَعَمْ قَالَ اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ .

۳۰۵۵: حضرت عمرو بن احوص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حجۃ الوداع میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا: اے لوگو! بتاؤ کون سا دن سب سے زیادہ حرمت والا ہے۔ تین بار یہی فرمایا۔ لوگوں نے عرض کیا حج اکبر کا دن آپ نے فرمایا تمہارے خون اموال اور عزتیں تمہارے درمیان اسی طرح حرمت والی ہیں جس طرح تمہارا آج کا دن اس ماہ میں اس شہر میں حرمت والا ہے۔ غور سے سنو کوئی مجرم جرم نہیں کرتا مگر اپنی جان پر (ہر جرم کا محاسبہ کرنے والے ہی سے ہوگا دوسرے سے نہیں) باپ کے جرم کا مواخذہ بیٹے سے نہ ہوگا اور نہ اولاد کے جرم کا مواخذہ والد سے ہوگا شیطان اس بات سے مایوس ہو چکا کہ کبھی بھی تمہارے اس شہر میں اس کی پرستش ہو۔ لیکن بعض اعمال جنہیں تم حقیر سمجھتے ہو ان میں شیطان کی اطاعت ہوگی وہ اسی پر خوش اور راضی ہو جائے گا غور سے سنو جاہلیت کا ہر خون باطل اور ختم کر دیا گیا (اب اس پر گرفت نہ ہوگی) سب سے پہلے میں حارث بن عبد المطلب کا خون ساقط کرتا ہوں یہ بنو لیث میں دودھ پیتے تھے کہ ہذیل نے ان کو قتل کر دیا (بنو ہاشم ہذیل سے ان کے خون کا مطالبہ کرتے تھے) یاد رکھو جاہلیت کا ہر سود ختم کر دیا گیا تمہیں صرف تمہارے اصل اموال (سود شامل کئے بغیر) ملیں گے نہ تم ظلم کرو گے نہ تم پر ظلم کیا جائیگا۔ توجہ کرو اے میری امت کیا میں نے دین پہنچا دیا؟ تین بار یہی فرمایا۔ صحابہؓ نے عرض کیا جی ہاں۔ آپؐ نے کہا اے اللہ گواہ رہئے تین بار یہی فرمایا۔

۳۰۵۶ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ نُمَيْرٍ ثَنَا اَبِيْ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ السَّلَامِ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْخَيْفِ مِنْ مِنًى فَقَالَ نَضَّرَ اللّٰهُ امْرَاً سَمِعَ مَقَالَتِيْ فَبَلَّغَهَا فَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ غَيْرُ فَقِيْهٍ وَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ اِلٰى مَنْ هُوَ اَفْقَهُ مِنْهُ ثَلَاثٌ لَا يُغِلُّ عَلَيْهِنَّ قَلْبُ مُؤْمِنٍ اِخْلَاصُ الْعَمَلِ لِلّٰهِ وَالنَّصِيْحَةُ لِوُلَاةِ الْمُسْلِمِيْنَ وَلُزُوْمُ جَمَاعَتِهِمْ فَاِنَّ دَعْوَتَهُمْ تُحِيْطُ مِنْ وَرَائِهِمْ .

۳۰۵۶ : حضرت جبیر بن مطعمؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہؐ منیٰ میں مسجد خیف میں کھڑے ہوئے اور فرمایا اللہ تعالیٰ اس شخص کو خوش وخرم رکھیں جو میری بات سنے پھر آگے پہنچا دے کیونکہ بہت سے فقہ کی بات سننے والے خود سمجھنے والے نہیں ہوتے اور بہت سے فقہ کی بات ایسے شخص تک پہنچا دیتے ہیں جو اس (پہنچانے والے) سے زیادہ فقیہ اور سمجھدار ہوتا ہے تین چیزیں ایسی ہیں جن میں مومن کا دل خیانت (کوتاہی) نہیں کرتا اعمال صرف اللہ کے لئے کرنا' مسلمان حکام کی خیر خواہی' اور مسلمانوں کی جماعت کا ہمیشہ ساتھ دینا کیونکہ مسلمانوں کی دعا پیچھے سے بھی انہیں گھیر لیتی ہے (اور شیطان کسی بھی طرف سے حملہ آور نہیں ہوسکتا)۔

۳۰۵۷ : حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ تَوْبَةَ ثَنَا زَافِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ اَبِيْ سِنَانٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلٰى نَاقَتِهِ الْمُخَضْرَمَةِ بِعَرَفَاتٍ فَقَالَ اَتَدْرُوْنَ اَيُّ يَوْمٍ هٰذَا وَاَيُّ شَهْرٍ هٰذَا وَاَيُّ بَلَدٍ هٰذَا ؟ قَالُوْا هٰذَا بَلَدٌ حَرَامٌ وَشَهْرٌ حَرَامٌ وَيَوْمٌ حَرَامٌ قَالَ اَلَا وَاِنَّ اَمْوَالَكُمْ وَدِمَائَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ شَهْرِكُمْ هٰذَا فِيْ بَلَدِكُمْ هٰذَا يَوْمِكُمْ هٰذَا اَلَا وَاِنِّيْ فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ وَاُكَاثِرُ بِكُمُ الْاُمَمَ فَلَا تُسَوِّدُوْا وَجْهِيْ اَلَا وَاِنِّيْ مُسْتَنْقِذٌ اُنَاسًا وَمُسْتَنْقَذٌ مِنِّيْ اُنَاسٌ فَاَقُوْلُ يَا رَبِّ اُصَيْحَابِيْ فَيَقُوْلُ اِنَّكَ لَا تَدْرِيْ مَا اَحْدَثُوْا بَعْدَكَ .

۳۰۵۷ : حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا جبکہ آپ عرفات میں اپنی کن کٹی اونٹنی پر سوار تھے تمہیں معلوم ہے یہ کون سا دن کون سا مہینہ اور کون سا شہر ہے۔ صحابہ نے عرض کیا یہ شہر حرام ہے مہینہ حرام ہے اور دن حرام ہے۔ فرمایا غور سے سنو تمہارے اموال اور خون بھی تم پر اسی طرح حرام ہے جیسے اس ماہ کی اس شہر اور دن کی حرمت ہے غور سے سنو میں حوض کوثر پر تمہارا پیش خیمہ ہوں اور تمہاری کثرت پر باقی امتوں کے سامنے فخر کرونگا اسلئے مجھے روسیاہ نہ کرنا (کہ میرے بعد معاصی و بدعات میں مبتلا ہو جاؤ پھر مجھے باقی امتوں کے سامنے شرمندگی اٹھانا پڑے) یاد رکھو کچھ لوگوں کو میں چھڑاؤنگا (دوزخ سے) اور کچھ لوگ مجھ سے چھڑوا لئے جائینگے تو میں عرض کرونگا اے میرے رب یہ میرے امتی ہیں رب تعالیٰ فرمائینگے آپ کو نہیں معلوم کہ انہوں نے آپ کے بعد کیا کیا بدعتیں ایجاد کیں۔

۳۰۵۸ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا صَدَقَةُ بْنُ خَالِدٍ ثَنَا هِشَامُ بْنُ الْغَازِ قَالَ سَمِعْتُ نَافِعًا يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

۳۰۵۸ : حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جس سال حج کیا (یعنی حجۃ الوداع میں) آپ نحر کے دن جمرات کے درمیان کھڑے

وسلم وقف یوم النحر بین الجمرات فی الحجة التی حج فیها فقال النبی صلی الله علیه وسلم ای یوم هذا؟ قالوا: یوم النحر قال فای بلد هذا؟ قالوا هذا بلد الله الحرام قال فای شهر هذا؟ قالوا شهر الله الحرام قال هذا یوم الحج الاکبر: ودمائکم واموالکم واعراضکم علیکم حرام کحرمة هذا البلد فی هذا الشهر فی هذا الیوم ثم قال هل بلغت قالوا نعم فطفق النبی صلی الله علیه وسلم یقول اللهم اشهد ثم ودع الناس فقالوا: هذه حجة الوداع.

ہوئے اور فرمایا: آج کیا دن ہے؟ صحابہ نے عرض کیا نحر کا دن فرمایا یہ کون سا شہر ہے لوگوں نے عرض کیا یہ بلد حرام ہے۔ فرمایا یہ کون سا مہینہ ہے؟ عرض کیا شہر حرام ہے (اللہ کے ہاں محترم مہینہ ہے) فرمایا یہ حج اکبر کا دن ہے اور تمہارے خون اموال اور عزتیں تم پر اسی طرح حرام ہیں جس طرح یہ شہر اس مہینہ اور اس دن میں حرام ہے پھر فرمایا کیا میں نے پہنچا دیا صحابہ نے عرض کیا جی ہاں پھر آپ فرمانے لگے اے اللہ گواہ رہیے پھر لوگوں کو رخصت فرمایا تو لوگوں نے کہا یہ حجۃ الوداع ہے۔

خلاصۃ الباب ☆ حج کو حج اکبر کہتے ہیں اور عمرہ کو حج اصغر کہا جاتا ہے۔ قرآن کریم میں ''حج اکبر'' کا لفظ عمرہ کے مقابلہ میں استعمال ہوا ہے باقی جمعہ کے دن جو حج ہو اسے حج اکبر کیوں کہتے ہیں یہ عوام کی مشہور کی ہوئی اصطلاح ہے نیز اس موقع پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا کہ ہر مسلمان کی عزت جان و مال محفوظ ہے اور دوسرے مسلمان پر حرام ہے جس طرح اس دن کی حرمت ہے اس مہینہ میں اس شہر میں سبحان اللہ کیسی بہترین تعلیم دی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ ہم سب کو ایک دوسرے کی حرمت رعایت ولحاظ نصیب فرمادے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع و اطاعت کی توفیق مل جائے یہی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تکریم ہے جو اولاد اپنے باپ کے فرماں بردار اور اچھے کام کرنے والے ہوتے ہیں ان کے اچھے کاموں کی بدولت باپ کی عزت بڑھتی ہے۔

۷۷ : باب زیارة البیت

باب : بیت اللہ کی زیارت

۳۰۵۹ : حدثنا بکر بن خلف ابو بشر ثنا یحیی بن سعید ثنا سفیان حدثنی محمد بن طارق عن طاوس وابی الزبیر عن عائشة وابن عباس ان النبی اخر طواف الزیارة الی اللیل.

۳۰۵۹ : حضرت سیدہ عائشہ وابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے طواف زیارت رات تک مؤخر فرمایا۔

۳۰۶۰ : حدثنا حرملة بن یحیی ثنا ابن وهب انبانا ابن جریج عن عطاء عن عبد الله ابن عباس رضی الله تعالی عنه ان النبی صلی الله علیه وسلم لم یرمل فی السبع الذی افاض فیه.

قال عطاء ولا رمل فیه!.

۳۰۶۰ : حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے طواف زیارت کے سات چکروں میں رمل نہیں کیا۔ حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ طواف زیارت میں رمل نہیں۔

خلاصۃ الباب ☆ حج میں فرض طواف یہی طواف زیارت ہے۔ جس کو طواف افاضہ۔ طواف یوم نحر اور طواف رکن بھی کہتے ہیں کیونکہ قرآن کریم میں مامور بہ یہی طواف ہے۔ اگر حاجی نے طواف قدوم میں رمل اور سعی صفا مروہ بھی کی ہو تو اس طواف میں رمل اور سعی نہ کرے کیونکہ ان کا تکرار مشروع نہیں اور اگر پہلے سعی و رمل نہ کیا ہو تو دونوں کرے۔

۷۸ : بَابُ الشُّرْبِ مِنْ زَمْزَمَ

باب: زمزم پینا

۳۰۶۱ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسٰى عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْاَسْوَدِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ اَبِيْ بَكْرٍ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا جَالِسًا فَجَائَهُ رَجُلٌ فَقَالَ مِنْ اَيْنَ جِئْتَ قَالَ مِنْ زَمْزَمَ قَالَ فَشَرِبْتَ مِنْهَا كَمَا يَنْبَغِيْ قَالَ وَكَيْفَ، قَالَ اِذَا شَرِبْتَ مِنْهَا فَاسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ وَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ وَتَنَفَّسْ ثَلَاثًا وَتَضَلَّعْ مِنْهَا فَاِذَا فَرَغْتَ فَاحْمَدِ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ آيَةَ مَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْمُنَافِقِيْنَ اَنَّهُمْ لَا يَتَضَلَّعُوْنَ مِنْ زَمْزَمَ۔

۳۰۶۱ : حضرت محمد بن عبد الرحمٰن بن ابی بکر فرماتے ہیں کہ میں سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں بیٹھا ہوا تھا ایک مرد آیا آپ نے پوچھا کہاں سے آئے بولا زمزم سے فرمایا جیسے زمزم پینا چاہئے ویسے پیا بھی؟ بولا کیسے؟ فرمایا جب زمزم پیو تو قبلہ رو ہو جاؤ اور اللہ کا نام لو اور تین سانس میں پیو اور خوب سیر ہو کر پیو اور جب پی چکو تو اللہ عزوجل کی حمد و ثنا کرو اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہم میں اور منافقوں میں فرق یہ ہے کہ منافق زمزم سیر ہو کر نہیں پیتے۔

۳۰۶۲ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُؤَمَّلِ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا الزُّبَيْرِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ مَاءُ زَمْزَمَ لِمَا شُرِبَ لَهُ۔

۳۰۶۲ : حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: زمزم کا پانی جس غرض کے لئے پیا جائے وہ حاصل ہو گی۔

خلاصۃ الباب ☆ آب زمزم دنیا کے اور پانیوں سے کئی لحاظ سے افضل ہے علاوہ اور تمام خوبیوں کے ایک خاص خوبی اس کی یہ ہے کہ بھوکے کے لئے غذا ہے اور بیمار کے لئے دوا۔ حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ جب اسلام کے ابتدائی دور میں اوّل اوّل مکہ معظمہ تشریف لائے تو بیان فرماتے ہیں کہ میں ایک مہینہ تک مکہ میں رہا میرا کھانا سوائے زم زم کے کچھ نہ تھا اور صرف اتنا نہیں کہ آرام سے ان کا گزارا ہو گیا بلکہ ان کا بیان ہے کہ میں موٹا ہو گیا اور میرے پیٹ میں موٹاپے کی وجہ سے سلوٹیں پڑ گئیں۔ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ آب زمزم ہم لوگوں کے لئے اعیال داری کا ایک بڑا اچھا ذریعہ تھا اور ہم لوگ اسے شباعۃ (سیر ہونے کے بعد بچارہ جانے والا) کہا کرتے تھے۔ آب زم زم کی کیمیاوی تحقیقات اور طبی مطالعہ نے بتایا ہے کہ اس میں وہ اجزاء شامل ہیں جو معدہ جگر آنتوں اور گردوں کے لئے بہت مفید ہیں۔

۷۹ : بَابُ دُخُوْلِ الْكَعْبَةِ

باب : کعبہ کے اندر جانا

۳۰۶۳ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الدِّمَشْقِيُّ ثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ حَدَّثَنِيْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ الْكَعْبَةَ وَمَعَهُ بِلَالٌ وَعُثْمَانُ بْنُ شَيْبَةَ فَاَغْلَقُوْهَا عَلَيْهِمْ مِنْ دَاخِلٍ فَلَمَّا خَرَجُوْا سَاَلْتُ بِلَالًا اَيْنَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَنِيْ اَنَّهُ صَلّٰى عَلٰى وَجْهِهِ حِيْنَ دَخَلَ بَيْنَ الْعَمُوْدَيْنِ عَنْ يَمِيْنِهِ .

ثُمَّ لُمْتُ نَفْسِيْ اَنْ لَا اَكُوْنَ سَاَلْتُهُ كَمْ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

۳۰۶۳ : حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے روز کعبہ کے اندر تشریف لے گئے اور آپ کے ساتھ بلال اور عثمان بن شیبہ (رضی اللہ عنہما) تھے انہوں نے اندر سے دروازہ بند کرلیا جب یہ باہر آئے تو میں نے بلال سے پوچھا کہ اللہ کے رسولؐ نے کہاں نماز پڑھی؟ تو انہوں نے بتایا کہ آپؐ نے داخل ہو کر اپنے چہرہ کے سامنے دونوں ستونوں کے درمیان نماز پڑھی پھر میں نے اپنے آپ کو ملامت کی کہ میں نے اس وقت یہ بھی کیوں نہ پوچھ لیا کہ اللہ کے رسولؐ نے کتنی رکعات نماز پڑھی۔

۳۰۶۴ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيْعٌ ثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عِنْدِيْ وَهُوَ قَرِيْرُ الْعَيْنِ طَيِّبُ النَّفْسِ ثُمَّ رَجَعَ اِلَيَّ وَهُوَ حَزِيْنٌ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ خَرَجْتَ مِنْ عِنْدِيْ وَاَنْتَ قَرِيْرُ الْعَيْنِ وَرَجَعْتَ وَاَنْتَ حَزِيْنٌ ؟ فَقَالَ اِنِّيْ دَخَلْتُ الْكَعْبَةَ وَوَدِدْتُ اَنِّيْ لَمْ اَكُنْ فَعَلْتُ اِنِّيْ اَخَافُ اَنْ اَكُوْنَ اَتْعَبْتُ اُمَّتِيْ مِنْ بَعْدِيْ .

۳۰۶۴ : ام المؤمنین سیدہ عائشہؓ فرماتی ہیں کہ نبیؐ میرے پاس سے باہر تشریف لے گئے اس وقت آپ کی آنکھیں ٹھنڈی تھیں اور طبیعت میں بہت فرحت تھی۔ پھر آپؐ میرے پاس تشریف لائے تو غمزدہ و رنجیدہ تھے میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس سے تشریف لے گئے اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم بہت خوش تھے اور واپس آئے ہیں تو بہت رنجیدہ؟ فرمایا: میں کعبہ کے اندر گیا پھر مجھے آرزو ہوئی کہ کاش ایسا نہ کرتا مجھے اندیشہ ہے کہ میں نے اپنے بعد اُمت کو تکلیف و مشقت[1] میں ڈال دیا۔

خلاصۃ الباب ☆ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی امت کی فکر لگ گئی کہ کعبہ کے اندر جانے میں اس کو مشقت ہوگی واقعی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بات درست ہے کہ کعبہ میں جانا بہت مشکل اور باہر آنا اس سے زیادہ مشکل ہے۔

---

[1] تکلیف ومشقت اسلئے کہا کہ اُمتی بھی کعبہ میں داخل ہونے کی کوشش کریں گے اور اس کی خاطر مشقتیں جھیلیں گے۔ (عبدالرشید)

۸۰ : بَابُ الْبَيْتُوتَةِ بِمَكَّةَ لَيَالِيَ مِنًى

باب : منیٰ کی راتیں مکہ میں گزارنا

۳۰۶۵ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اسْتَأْذَنَ الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنْ يَبِيْتَ بِمَكَّةَ اَيَّامَ مِنًى مِنْ اَجْلِ سِقَايَتِهِ فَاَذِنَ لَهُ .

۳۰۶۵ : حضرت عباسؓ بن عبد المطلب نے منیٰ کی راتیں مکہ میں گزارنے کی اجازت اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے مانگی اسلئے کہ زمزم پلانے کی خدمت ان کے سپرد تھی ۔ آپ ﷺ نے اجازت مرحمت فرما دی ۔

۳۰۶۶ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَهَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ قَالَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا : قَالَ لَمْ يُرَخِّصِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَحَدٍ يَبِيْتُ بِمَكَّةَ اِلَّا لِلْعَبَّاسِ مِنْ اَجْلِ السِّقَايَةِ .

۳۰۶۶ : حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کو بھی مکہ میں رات گزارنے کی اجازت نہیں دی سوائے (میرے والد) حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے (کہ ان کو اجازت دی) کیونکہ زمزم پلانے کی خدمت ان کے سپرد تھی ۔

۸۱ : بَابُ نُزُوْلِ الْمُحَصَّبِ

باب : محصب میں اترنا

۳۰۶۷ : حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ ثَنَا ابْنُ اَبِيْ زَائِدَةَ وَعَبْدَةُ وَ وَكِيْعٌ وَاَبُوْ مُعَاوِيَةَ ح : وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيْعٌ وَاَبُوْ مُعَاوِيَةَ ح : وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ كُلُّهُمْ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِنَّ نُزُوْلَ الْاَبْطَحِ لَيْسَ بِسُنَّةٍ اِنَّمَا نَزَلَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ لِيَكُوْنَ اَسْمَحَ لِخُرُوْجِهِ .

۳۰۶۷ : سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ابطح میں اترنا سنت نہیں ہے ۔ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم تو ابطح میں اس لئے اترے تاکہ مدینہ جانے میں آسانی رہے ۔

۳۰۶۸ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ عَمَّارِ بْنِ زُرَيْقٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اَدْلَجَ النَّبِيُّ ﷺ لَيْلَةَ النَّفْرِ مِنَ الْبَطْحَاءِ اِدْلَاجًا

۳۰۶۸ : سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بطحا سے کوچ کی رات صبح اندھیرے ہی میں سفر شروع فرما دیا ۔

۳۰۶۹ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَنْبَاَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَاَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ يَنْزِلُوْنَ بِالْاَبْطَحِ .

۳۰۶۹ : حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرات ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما سب ابطح میں اترتے تھے ۔

خلاصۃ الباب ☆ حنفیہ کے نزدیک محصب میں اترنا سنت ہے ۔ امام شافعی کے نزدیک مسنون نہیں ہے ۔ حنفیہ کی دلیل حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد ہے کہ منیٰ میں فرمایا تھا کہ ہم کل خیف بنی کنانہ (یعنی محصب) میں اتریں گے ۔

۸۲ : بَابُ طَوَافِ الْوَدَاعِ

باب : طوافِ رخصت

۳۰۷۰ : حدثنا هشام بن عمار ثنا سفيان بن عيينة عن سليمان عن طاؤس عن ابن عباس قال كان الناس ينصرفون كل وجه فقال رسول الله ﷺ لا ينفرن احد حتى يكون آخر عهده بالبيت .

۳۰۷۰: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ لوگ ہر طرف کو واپس ہو رہے تھے تو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہرگز کوئی بھی کوچ نہ کرے یہاں تک کہ اس کا آخری کام بیت اللہ کا طواف ہو۔

۳۰۷۱ : حدثنا علي بن محمد ثنا وكيع ثنا ابراهيم بن زيد عن طاؤس عن ابن عمر قال نهى رسول الله ﷺ ان ينفر الرجل حتى يكون آخر عهده بالبيت .

۳۰۷۱: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا: آدمی کوچ کرے اور اس کا آخری بیت اللہ کا طواف نہ ہو۔

خلاصۃ الباب ☆ اس کو طواف صدر بھی کہا جاتا ہے یہ احناف اور امام احمد کے نزدیک آفاقیوں پر واجب ہے۔ امام مالک اور امام شافعی کے نزدیک سنت ہے احناف کی دلیل مسلم' ترمذی اور حاکم میں حدیث ہے کہ آپ نے فرمایا کہ کوئی کوچ نہ کرے بدون طواف کے اور احادیث باب بھی حنفیہ اور امام احمد کی دلیل ہیں۔

۸۳ : بَابُ الْحَائِضِ تَنفِرُ قَبْلَ اَنْ تُوَدِّعَ

باب : حائضہ طوافِ وداع سے قبل واپس ہوسکتی ہے

۳۰۷۲ : حدثنا ابو بكر بن ابي شيبة ثنا سفيان بن عيينة عن الزهري عن عروة عن عائشة ح: وحدثنا محمد بن رمح انبانا الليث بن سعد عن ابن شهاب عن ابي سلمة وعروة عن عائشة قالت حاضت صفية بنت حيي بعد ما افاضت قالت عائشة فذكرت ذالك لرسول الله ﷺ فقال احابستنا هي فقلت انها قد افاضت ثم حاضت بعد ذالك قال رسول الله ﷺ فلتنفر .

۳۰۷۲: ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ طواف افاضہ کے بعد حضرت صفیہ بنت حیی کو حیض آیا تو میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا۔ آپ نے فرمایا کیا وہ ہمیں روکنے والی ہے؟ میں نے عرض کیا کہ اس نے طواف افاضہ کر لیا ہے پھر اسے حیض آیا اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو پھر روانہ ہو جائیں۔

۳۰۷۳ : حدثنا ابو بكر بن ابي شيبة وعلي بن محمد قالا ثنا ابو معاوية ثنا الاعمش عن ابراهيم عن الاسود عن عائشة قالت ذكر رسول الله صلى الله عليه وسلم صفية فقلنا قد حاضت فقال عقرى ! حلقى ! ما اراها الا حابستنا فقلت يا رسول الله ! انها قد طافت يوم النحر

۳۰۷۳: حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت صفیہ کا ذکر کیا تو ہم نے عرض کیا انہیں حیض آ رہا ہے۔ فرمایا: بانجھ سر منڈی میں سمجھتا ہوں کہ یہ ہمیں روک کر رہے گی تو میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول اس نے نحر کے دن طواف کیا فرمایا پھر ہمیں

قال فلا اذن مروھا فلتنفر ۔ رکنے کی ضرورت نہیں اس سے کہو روانہ ہو جائے ۔

خلاصۃ الباب ☆ اس حدیث کی بناء پر ائمہ اربعہ فرماتے ہیں کہ حائضہ سے طواف صدر و وداع ساقط ہو جاتا ہے ۔

۸۴ : بَابُ حَجَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب : اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے حج کا مفصل ذکر

۳۰۷۴ : حدثنا هشام بن عمار ثنا حاتم بن اسماعيل ثنا جعفر ابن محمد عن ابيه قال دخلنا على جابر بن عبد الله رضى الله تعالى عنه فلما انتهينا اليه سال عن القوم حتى انتهى الىّ فقلت انا محمد بن على بن الحسين فاهوى بيده الى راسى فحلّ زرّى الاعلى ثم حلّ زرّى الاسفل ثم وضع كفه بين ثدلىّ وانا يومئذ غلام شابّ فقال مرحبا بك سل عما شئت فسالته وهو اعمى فجاء وقت الصلوة فقام فى نساجة ملتحفا بها كلما وضعتها على منكبيه رجع طرفاها اليه من صغرها ورداؤه الى جانبه على المشجب فصلى بنا فقلت اخبرنا عن حجة رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال بيده فعقد تسعا وقال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم مكث تسع سنين لم يحج فاذّن فى الناس فى العاشرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم حاجّ فقدم المدينة بشر كثير كلهم يلتمس ان ياتم برسول الله صلى الله عليه وسلم ويعمل بمثل عمله فخرج وخرجنا معه فاتينا ذا الحليفة فولدت اسماء بنت عميس محمد بن ابى بكر فارسلت الى رسول الله صلى الله عليه وسلم كيف اصنع قال اغتسلى واستثفرى بثوب واحرمى فصلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فى المسجد ثم ركب القصواء حتى اذا استوت به ناقته على البيداء " قال جابر " نظرت الى مدّ بصرى من بين يديه

۳۰۷۴ : حضرت جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد حضرت محمد باقر رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا ہم حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے جب ہم ان کے پاس پہنچے تو پوچھا کون لوگ ہیں ۔ میں نے عرض کیا کہ میں محمد بن علی بن حسین ہوں ۔ آپ نے (ازراہ شفقت) میرے سر کی طرف ہاتھ بڑھایا اور میری قمیض کی اوپر والی گھنڈی کھولی پھر نیچے والی گھنڈی کھولی پھر میرے سینے پر ہاتھ پھیرا اس وقت میں جوان لڑکا تھا ۔ فرمایا مرحبا تم جو چاہو پوچھو ۔ میں نے ان سے کچھ باتیں دریافت کیں وہ نابینا ہو چکے تھے اتنے میں نماز کا وقت ہو گیا تو وہ ایک بنا ہوا کمبل لپیٹ کر کھڑے ہو گئے جونہی میں چادر ان کے کندھوں پر ڈالتا اس کے دونوں کنارے ان کی طرف آ جاتے کیونکہ کمبل چھوٹا تھا اور ان کی بڑی چادر کھونٹی پر رکھی ہوئی تھی ۔ انہوں نے ہمیں نماز پڑھائی میں نے عرض کیا کہ ہمیں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے حج کا احوال سنایئے ۔ تو انہوں نے ہاتھ سے نو کے عدد کا اشارہ کیا (چھنگلیا اس کے ساتھ والی اور بڑی انگلی ہتھیلی پر رکھ کر) اور فرمایا کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نو برس مدینہ میں رہے حج نہیں کیا (ہجرت کے بعد) دسویں سال آپ نے لوگوں میں اعلان کرا دیا کہ اللہ کے رسول

بين راكبٍ وماشٍ وعن يمينه مثل ذالک وعن يساره مثل
ذالک ومن خلفه مثل ذالک ورسول الله صلى الله عليه
وسلم بين اظهرنا وعليه ينزل القرآن وهو يعرف تاويله ما
عمل به من شيء عملنا به فاهلّ بالتوحيد لبيک اللهم
لبيک لبيک لا شريک لک لبيک ان الحمد والنعمة
لک والملک لا شريک لک واهل الناس بهذا الذي
يهلّون به فلم يردّ رسول الله صلى الله عليه وسلم عليهم
شيئا منه ولزم رسول الله صلى الله عليه وسلم تلبية قال
جابر لسنا ننوي الا الحج لسنا نعرف العمرة حتى اذا اتينا
البيت معه استلم الركن فرمل ثلاثا ومشى اربعا ثم قام الى
مقام ابراهيم فقال واتخذوا من مقام ابراهيم مصلى فجعل
المقام بينه وبين البيت فكان ابي يقول (ولا اعلمه الا
ذكره عن النبي صلى الله عليه وسلم) انه كان يقرأ في
الركعتين قل يا ايها الكافرون وقل هو الله احد ثم رجع
الى البيت فاستلم الركن ثم خرج من الباب الى الصفا
حتى اذا دنا من الصفا قرأ " ان الصفا والمروة من شعائر
الله نبدأ بما بدأ الله به " فبدأ بالصفا فرقي عليه حتى رأى
البيت فكبّر الله وهلّله وحمده وقال لا اله الا الله وحده
لا شريک له له الملک وله الحمد يحيي ويميت وهو
على كل شيء قدير لا اله الا الله وحده لا شريک له
انجز وعده ونصر عبده وهزم الاحزاب وحده ثم دعا بين
ذالک و قال مثل هذا ثلاث مرات ثم نزل الى المروة
فمشى حتى اذا انصبت قدماه رمل في بطن الوادي حتى
اذا صعدتا (يعني قدماه) مشى حتى اتى المروة ففعل
على المروة كما فعل على الصفا فلما كان آخر طوافه
على المروة قال لو اني استقبلت من امري ما استدبرت

صلی اللہ علیہ وسلم حج کرنے والے ہیں تو مدینہ میں بہت
لوگ آئے ہر ایک کی غرض یہ تھی کہ اللہ کے رسول صلی اللہ
علیہ وسلم کی پیروی کریں اور تمام اعمال آپ کی مانند
کریں۔ آپ سفر پر نکلے اور ہم بھی آپ کے ساتھ نکلے
ہم ذوالحلیفہ پہنچے تو وہاں اسماء بنت عمیس کے ہاں محمد بن
ابی بکر کی ولادت ہوئی انہوں نے کسی کو بھیج کر اللہ کے
رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ کیا کروں؟
فرمایا: نہالو اور کپڑے کا لنگوٹ باندھ لو اور احرام باندھ
لو۔ خیر آپؐ نے مسجد میں نماز ادا فرمائی پھر قصواء اونٹنی پر
سوار ہوئے جب آپؐ کی اونٹنی میدان میں سیدھی ہوئی۔
حضرت جابر فرماتے ہیں تو میں نے آپؐ کے سامنے تا حد
نگاہ سوار و پیادہ کا ہجوم دیکھا اور دائیں بائیں پیچھے ہر
طرف یہی کیفیت تھی (کہ تا حد نگاہ انسانوں کا ٹھاٹھیں
مارتا سمندر ہے) اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے
درمیان تھے آپؐ پر قرآن اتر رہا تھا اور آپؐ اس کے
معنی خوب سمجھتے تھے آپؐ جو بھی عمل کرتے ہم بھی وہی عمل
کرتے۔ آپؐ نے کلمہ توحید پکارا یعنی یہ کہا: "لبیک
اللہم لبیک لبیک لا شریک لک لبیک ان
الحمد والنعمة لک والملک لا شریک لک" اور
لوگوں نے بھی یہی تلبیہ کیا جو آپؐ نے کیا' آپ جو بھی
کہتے ہیں تو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر رد
نہ فرمایا اور مسلسل اپنا تلبیہ کہتے رہے۔ حضرت جابر رضی
اللہ عنہ نے فرمایا ہماری نیت صرف حج کی تھی اور عمرہ کا
خیال تک نہ تھا جب ہم بیت اللہ پہنچے تو آپ نے حجر اسود
کو بوسہ دیا اور تین چکروں میں رمل کیا اور چار چکروں
میں معمول کے مطابق چلے پھر مقام ابراہیم میں آئے

لَمْ اَسُقِ الْهَدْیَ وَجَعَلْتُهَا عُمْرَةً فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ لَيْسَ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيَحْلِلْ وَلْيَجْعَلْهَا عُمْرَةً فَحَلَّ النَّاسُ كُلُّهُمْ وَقَصَّرُوْا اِلَّا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ كَانَ مَعَهُ الْهَدْيُ فَقَامَ سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلِعَامِنَا هٰذَا اَمْ لِاَبَدِ الْاَبَدِ قَالَ فَشَبَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصَابِعَهُ فِي الْاُخْرٰى وَقَالَ دَخَلَتِ الْعُمْرَةُ فِي الْحَجِّ هٰكَذَا مَرَّتَيْنِ ، لَا بَلْ لِاَبَدِ الْاَبَدِ قَالَ وَقَدِمَ عَلِيٌّ بِبُدْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدَ فَاطِمَةَ مِمَّنْ حَلَّ : وَلَبِسَتْ ثِيَابًا صَبِيغًا وَاكْتَحَلَتْ فَاَنْكَرَ ذٰلِكَ عَلَيْهَا عَلِيٌّ فَقَالَتْ اَمَرَنِيْ اَبِيْ هٰذَا فَكَانَ عَلِيٌّ يَقُوْلُ بِالْعِرَاقِ فَذَهَبْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحَرِّشًا عَلٰى فَاطِمَةَ فِي الَّذِيْ صَنَعَتْهُ مُسْتَفْتِيًا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الَّذِيْ ذَكَرَتْ عَنْهُ وَاَنْكَرْتُ ذٰلِكَ عَلَيْهَا فَقَالَ ، صَدَقَتْ صَدَقَتْ مَاذَا قُلْتَ حِيْنَ فَرَضْتَ الْحَجَّ قَالَ قُلْتُ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُهِلُّ بِمَا اَهَلَّ بِهِ رَسُوْلُكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاِنَّ مَعِيَ الْهَدْيَ فَلَا تَحِلَّ قَالَ فَكَانَ جَمَاعَةُ الْهَدْيِ الَّذِيْ جَآءَ بِهِ عَلِيٌّ مِنَ الْيَمَنِ وَالَّذِيْ اَتٰى بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِيْنَةِ مِائَةً ثُمَّ حَلَّ النَّاسُ كُلُّهُمْ وَقَصَّرُوْا اِلَّا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ وَتَوَجَّهُوْا اِلٰى مِنًى اَهَلُّوْا بِالْحَجِّ فَرَكِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى بِمِنًى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ وَالصُّبْحَ ثُمَّ مَكَثَ قَلِيْلًا حَتّٰى طَلَعَتِ الشَّمْسُ وَاَمَرَ بِقُبَّةٍ مِنْ شَعَرٍ فَضُرِبَتْ لَهُ بِنَمِرَةَ فَسَارَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَشُكُّ قُرَيْشٌ اِلَّا اَنَّهُ وَاقِفٌ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ اَوِ الْمُزْدَلِفَةِ كَمَا كَانَتْ قُرَيْشٌ تَصْنَعُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَاَجَازَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اَتٰى عَرَفَةَ فَوَجَدَ الْقُبَّةَ

اور فرمایا: ﴿وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّى﴾ اور آپؐ نے اپنے اور خانہ کعبہ کے درمیان مقامِ ابراہیم کو کیا حضرت جعفر صادق فرماتے ہیں کہ میرے والد نے فرمایا (اور میں یہی جانتا ہوں کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ہی روایت کیا) کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دو رکعتوں میں ﴿قُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ﴾ اور ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ﴾ پڑھی پھر بیت اللہ کے قریب واپس آئے اور حجر اسود کو بوسہ دیا اور دروازہ سے صفا کی طرف نکلے جب آپؐ صفا کے قریب پہنچے تو یہ آیت پڑھی۔ ﴿اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ﴾ ہم بھی اسی سے ابتدا کریں گے جسے اللہ نے پہلے ذکر فرمایا چنانچہ آپؐ نے صفا سے ابتدا کی صفا پر چڑھے جب بیت اللہ پر نظر پڑی تو ''اللہ اکبر لا الٰہ الا اللہ'' اور ''الحمد للہ'' کہا اور فرمایا: ''لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ اَنْجَزَ وَعْدَهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهُ'' پھر اس کے درمیان دعا کی اور یہی کلمات تین بار دہرائے پھر وہ مروہ کی طرف اترے جب آپ کے پاؤں وادی کے نشیب میں اترنے لگے تو آپؐ نے نشیب میں رمل کیا (کندھے ہلا کر تیز چلے) جب اوپر چڑھنے لگے تو پھر معمول کی رفتار سے چلنے لگے اور مروہ پر بھی وہی کیا جو صفا پر کیا جب آپ نے مروہ پر آخری طواف کر لیا تو فرمایا: اگر مجھے پہلے معلوم ہوتا جو بعد میں معلوم ہوا تو میں ہدی اپنے ساتھ نہ لاتا اور حج کو عمرہ کر دیتا تو تم میں سے جس کے پاس ہدی نہ ہو وہ حلال ہو جائے اور اس حج کو

قد ضربت له بنمرة فنزل بها حتى اذا زاغت الشمس امر بالقصواء فرحلت له فركب حتى اتى بطن الوادى فخطب الناس فقال انّ دماءكم واموالكم عليكم حرام كحرمة يومكم هذا فى شهركم هذا فى بلدكم هذا الا وانّ كل شئ من امر الجاهلية موضوع تحت قدمىّ هاتين ودماء الجاهلية موضوعة واوّل دم اضعه دم ربيعة بن الحارث (كان مسترضعا فى بنى سعد فقتلته هذيل) وربا الجاهلية موضوع واوّل ربا اضعه ربانا ربا العبّاس ابن عبد المطّلب فانّه موضوع كلّه فاتّقوا الله فى النّساء فانّكم اخذتموهنّ بامانة الله واستحللتم فروجهنّ بكلمة الله وانّ لكم عليهنّ ان لا يوطئن فرشكم احدا تكرهونه فان فعلن ذالک فاضربوهنّ ضربا غير مبرّح ولهنّ عليكم رزقهنّ وكسوتهنّ بالمعروف وقد تركت فيكم مالم تضلّوا ان اعتصمتم به كتاب الله وانتم مسئولون عنّى فما انتم قائلون قالوا نشهد انّک قد بلّغت واديت ونصحت فقال باصبعه السبّابة الى السّماء وينكبها الى النّاس اللّهمّ اشهد اللّهمّ اشهد ثلاث مرّات ثمّ اذّن بلال ثمّ اقام فصلّى الظّهر ثمّ اقام فصلّى العصر ولم يصلّ بينهما شيئا : ثمّ ركب رسول الله صلّى الله عليه وسلّم حتّى اتى الموقف فجعل بطن ناقته الى الصّخرات وجعل جبل المشاة بين يديه واستقبل القبلة فلم يزل واقفا حتّى غربت الشّمس وذهبت الصّفرة قليلا حتّى غاب القرص واردف اسامة بن زيد خلفه فدفع رسول الله صلّى الله عليه وسلّم وقد شنق القصوآء بالزّمام حتّى انّ راسها ليصيب مورک رحله : ويقول بيده اليمنى ايّها النّاس السّكينة ! كلّما اتى جبلا من الجبال ارخى لها قليلا حتّى تصعد ثمّ

عمرہ بنا ڈالے تو سب لوگ حلال ہو گئے اور بال کترائے مگر نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور جن لوگوں کے پاس ہدی تھی حلال نہ ہوئے پھر سراقہ بن مالک بن جعشم کھڑے ہوئے اور عرض کی یہ حکم ہمیں اس سال کے لئے ہے یا ہمیشہ ہمیشہ کے لئے تو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے (انگلیاں ایک دوسرے میں ڈال کر فرمایا عمرہ حج میں اس طرح داخل ہوگیا ہے دو بار یہی فرمایا پھر فرمایا: نہیں بلکہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے یہی حکم ہے اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ (یمن سے) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قربانیاں لے کر پہنچے تو دیکھا کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا حلال ہو کر رنگین کپڑے پہنے ہوئے سرمہ لگائے ہوئے ہیں تو انہیں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا یہ عمل اچھا نہ لگا۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ میرے والد نے مجھے یہی حکم دیا تو حضرت علی کرم اللہ وجہہ عراق میں فرمایا کرتے تھے کہ اس کے بعد میں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ فاطمہ کے اس عمل پر غصہ کی حالت میں اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ بات پوچھنے کے لئے جو فاطمہ نے ان کے حوالہ سے ذکر کی اور مجھے عیب اور بری لگی (کہ ایام حج میں حلال ہوکر رنگین کپڑے پہنیں اور سرمہ لگائیں) تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس نے سچ کہا اس نے سچا کہا جب تم نے حج کی نیت کی تھی تو کیا کہا تھا۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا کہ میں نے کہا تھا اے اللہ میں بھی وہی احرام باندھتا ہوں جو آپ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام باندھا۔ آپ نے فرمایا کہ میرے ساتھ تو ہدی ہے تو تم بھی حلال مت ہونا

اتی المزدلفة فصلّی بها المغرب والعشاء باذان واحد واقامتین ولم یصل بینهما شیئا ثم اضطجع رسول اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم حتّی طلع الفجر فصلّی الفجر حین تبیّن لہ الصّبح باذان واقامة ثم رکب القصواء : حتّی اتی المشعر الحرام فرقی علیہ فحمد اللّٰہ وکبّرہ وھلّلہ فلم یزل واقفا حتّی اسفر جدّا ثم دفع قبل ان تطلع الشّمس واردف الفضل ابن العبّاس وکان رجلا حسن الشّعر ابیض وسیما فلمّا دفع رسول اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم مرّ الظّعن یجرین فطفق ینظر الیھنّ فوضع رسول اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم یدہ من الشّقّ الآخر ینظر حتّی اتی محسّرا حرّک قلیلا ثم سلک الطّریق الوسطی الّتی تخرجک الی الجمرة الکبری حتّی اتی الجمرة الّتی عند الشّجرة فرمی بسبع حصیات یکبّر مع کلّ حصاة منھا مثل حصی الخذف ورمی من بطن الوادی ثم انصرف الی المنحر فنحر ثلاثا وستّین بدنة بیدہ واعطی علیّا فنحر ما غبر واشرکہ فی ھدیہ ثم امر من کلّ بدنة ببضعة فجعلت فی قدر فطبخت فاکلا من لحمھا وشربا من مرقھا ثم افاض رسول اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم الی البیت فصلّی بمکّة الظّھر فاتی بنی عبد المطّلب وھم یسقون علی زمزم فقال انزعوا : بنی عبد المطّلب ! لو لا ان یغلبکم النّاس علی سقایتکم لنزعت معکم فناولوہ دلوا فشرب منہ .

اور حضرت علی یمن سے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ سے جو اونٹ لائے تھے سب ملا کر سو ہو گئے الغرض سب لوگوں نے احرام کھولا اور بال کترائے مگر نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور جو لوگ اپنے ساتھ ہدی لائے تھے حلال نہ ہوئے ترویہ کے دن (۸ ذی الحجہ کو) سب لوگ منیٰ کی طرف چلے اور حج کا احرام باندھا اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سوار ہوئے اور منیٰ میں ظہر' عصر' مغرب' عشاء اور صبح کی نمازیں ادا فرمائیں پھر کچھ ٹھہرے جب آفتاب طلوع ہوا تو آپ نے حکم دیا کہ بالوں کا ایک خیمہ لگایا جائے چنانچہ نمرہ میں لگا دیا گیا پھر اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم چلے۔ قریش کو یقین تھا کہ آپ مشعر حرام میں یا مزدلفہ میں ٹھہریں گے جیسے زمانہ جاہلیت میں قریش کا معمول تھا لیکن اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم وہاں سے آگے بڑھ گئے حتیٰ کہ عرفہ میں آئے تو دیکھا کہ آپ کے لئے خیمہ نمرہ میں لگا ہوا ہے آپ وہیں اترے جب سورج ڈھل گیا تو حکم دیا قصواء پر زین لگائی جائے آپ اس پر سوار ہو کر وادی کے نشیب میں تشریف لائے اور لوگوں کو خطبہ دیا۔ فرمایا: بلاشبہ تمہارے خون اور مال حرام (قابل احترام اور محفوظ) ہیں جیسے اس شہر میں اس ماہ میں اس یوم کو تم حرام (قابل احترام) سمجھتے ہو غور سے سنو جاہلیت کی ہر بات میرے ان دو قدموں کے نیچے (کچلی ہوئی) پڑی ہے اور جاہلیت کے سب

سب سے پہلا خون جسے میں لغو قرار دیتا ہوں ربیعہ بن حارث بن عبدالمطلب کا خون ہے (یہ بنو سعد میں دودھ پیتے تھے تو ان کو ہذیل نے قتل کر دیا تھا) اور جاہلیت کے سب سود ختم اور سب سے پہلے جس سود کو میں معاف کرتا ہوں وہ ہمارا یعنی عباس بن عبدالمطلب کا سود ہے وہ سب کا سب معاف ہے۔ عورتوں کے بارے میں اللہ سے ڈرو اس لئے کہ تم نے عورتوں کو اللہ کی امان و عہد سے اپنے عقد میں لیا اور اللہ کے کلام سے تم نے ان کو اپنے لئے حلال کیا اور تمہارا حق ان کے

ذمہ یہ ہے کہ وہ تمہارے بستر پر (گھر میں) ایسے شخص کو نہ آنے دیں جسے تم برا سمجھتے ہو اگر وہ ایسا کریں تو ان کو مار بھی سکتے ہیں لیکن اتنا سخت نہ مارنا کہ ہڈی پسلی ٹوٹ جائے اور تمہارے ذمہ ان کا کھانا کپڑا دستور کے موافق ہے اور میں ایسی چیز چھوڑ کر جا رہا ہوں کہ اگر تم اس کو مضبوطی سے تھامے رکھو گے تو گمراہ نہ ہو گے اللہ کی کتاب اور تم سے میرے متعلق پوچھا جائے گا تو تم کیا جواب دو گے۔ سب نے عرض کیا کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کا حکم پوری طرح پہنچا دیا اور حق رسالت وتبلیغ ادا کیا اور خیر خواہی کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی شہادت کی انگلی سے آسمان کی طرف اشارہ کیا اور لوگوں کی طرف جھکا کر تین مرتبہ کہا اے اللہ آپ گواہ رہئے' اے اللہ آپ گواہ رہئے' پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اذان دی کچھ دیر بعد اقامت کہی تو آپ نے نماز ظہر پڑھائی پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اقامت کہی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز عصر پڑھائی اور ان دونوں نمازوں کے درمیان کوئی نماز (نفل وغیرہ) نہیں پڑھی پھر اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سوار ہو کر عرفات میں موقف تک آئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اونٹنی کا پیٹ صحرات کی طرف کر دیا اور جبل مشاۃ (لوگوں کے چلنے کے رستہ) کو سامنے کی طرف رکھا اور قبلہ رو ہو گئے پھر مسلسل ٹھہرے رہے یہاں تک سورج ڈوب گیا اور زردی بھی کچھ ختم ہونے لگی جب سورج غروب ہو گیا تو آپ نے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کو اپنے پیچھے بٹھا لیا اور عرفات سے واپس ہوئے اور قصواء کی نکیل کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اتنا کھینچا کہ اس کا سر زین کی پچھلی لکڑی سے لگنے لگا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دائیں ہاتھ سے اشارہ کر رہے تھے کہ اے لوگو! اطمینان اور سکون سے چلو جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کسی اونچی جگہ پہاڑ' ٹیلہ وغیرہ پر پہنچتے تو اس کی نکیل ڈھیلی کر دیتے تاکہ آسانی سے چڑھ جائے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم مزدلفہ پہنچے اور وہاں ایک اذان دو اقامتوں کے ساتھ نماز مغرب وعشاء پڑھائی اور ان دو نمازوں کے درمیان بھی کچھ نماز نہ پڑھی پھر اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آرام فرما ہوئے۔ یہاں تک صبح طلوع ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خوب روشنی ہونے کے بعد ایک اذان و اقامت سے نماز صبح پڑھائی پھر قصواء پر سوار ہو کر مشعر حرام (مزدلفہ میں ایک پہاڑ ہے) آئے اس پر چڑھ کر تحمید وتکبیر اور تہلیل میں مشغول ہو گئے اور مسلسل ٹھہرے رہے یہاں تک کہ اچھی طرح روشنی ہو گئی پھر سورج نکلنے سے پہلے واپس ہوئے اور فضل بن عباس رضی اللہ عنہما کو اپنے پیچھے بٹھایا وہ انتہائی خوبصورت بالوں والے گورے رنگ کے حسین مرد تھے جب اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم واپس ہوئے تو اونٹوں پر سوار عورتیں گزرنے لگیں۔ فضل بن عباس رضی اللہ عنہما اُن کی طرف دیکھنے لگے تو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسری طرف سے اپنا ہاتھ رکھ دیا اس پر فضل نے چہرہ پھیر کر دوسری طرف سے دیکھنا شروع کر دیا۔ یہاں تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم وادی محسر میں آئے اور اپنی سواری کو کچھ تیز کر دیا پھر درمیان رستہ پر ہو لئے جس سے تم جمرہ کبریٰ پر پہنچ جاؤ پھر اس جمرہ کے پاس آئے جو درخت کے پاس ہے اور

سات کنکریاں ماریں ہر کنکری کے ساتھ آپ اللہ اکبر کہتے ہیں اور آپؐ نے وادی کے نشیب سے کنکریاں ماریں پھر آپ نحر کی جگہ آئے اور تریسٹھ اونٹ اپنے دست مبارک سے نحر کئے پھر حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو دیئے باقی نحر کئے اور ان کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ہدی میں شریک کر لیا پھر آپؐ کے حکم کے مطابق ہر اونٹ سے گوشت کا ایک پارچہ لے کر ایک دیگ میں ڈال کر پکایا گیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے اس گوشت میں سے کھایا اور اس کا شوربہ پیا پھر اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم بیت اللہ کی طرف واپس ہوئے آپؐ نے مکہ میں نماز ظہر پڑھائی پھر آپؐ اولاد عبدالمطلب کے پاس آئے وہ لوگوں کو زمزم پلا رہے تھے۔ آپؐ نے فرمایا: عبدالمطلب کے بیٹو! پانی خوب نکالو اور پلاؤ اگر لوگوں کے تمہاری پانی پلانے کی خدمت پر غالب آنے کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں تمہارے ساتھ مل کر پانی کھینچتا انہوں نے آپ کو ایک ڈول دیا آپؐ نے اس سے پیا (آپ کا مقصد یہ تھا کہ اگر میں خود پانی نکالوں گا تو لوگ اس کو مسنون سمجھ کر پانی نکالنا شروع کر دیں گے پھر یہ خدمت تمہارے ہاتھ سے جاتی رہے گی ورنہ میں بھی اولادِ عبدالمطلب میں سے ہوں مجھے بھی پانی نکالنا چاہئے)۔

۳۰۷۵: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ الْعَبْدِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو حَدَّثَنِيْ يَحْيَى ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَاطِبٍ: عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْحَجِّ عَلٰى اَنْوَاعٍ ثَلَاثَةٍ فَمِنَّا مَنْ اَهَلَّ بِحَجٍّ وَعُمْرَةٍ مَعًا وَمِنَّا مَنْ اَهَلَّ بِحَجٍّ مُفْرَدٍ وَمِنَّا مَنْ اَهَلَّ بِعُمْرَةٍ مُفْرَدَةٍ فَمَنْ كَانَ اَهَلَّ بِحَجٍّ وَعُمْرَةٍ مَعًا لَمْ يَحْلِلْ مِنْ شَيْءٍ مِمَّا حَرُمَ مِنْهُ حَتّٰى يَقْضِيَ مَنَاسِكَ الْحَجِّ: وَمَنْ اَهَلَّ بِالْحَجِّ مُفْرَدًا لَمْ يَحْلِلْ مِنْ شَيْءٍ مِمَّا حَرُمَ مِنْهُ حَتّٰى يَقْضِيَ مَنَاسِكَ الْحَجِّ وَمَنْ اَهَلَّ بِعُمْرَةٍ مُفْرَدَةٍ فَطَافَ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ حَلَّ مَا حَرُمَ عَنْهُ حَتّٰى يَسْتَقْبِلَ حَجًّا.

۳۰۷۵: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ہم صحابہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں حج کے لئے تین طرح کے لوگ تھے بعضوں نے حج اور عمرہ دونوں کا اکٹھا احرام باندھا بعض نے حج مفرد کا اور بعض نے صرف عمرہ کا تو جنہوں نے حج اور عمرہ کا اکٹھا احرام باندھا انہوں نے مناسک حج پورے ہونے تک احرام نہ کھولا جنہوں نے حج مفرد کا احرام باندھا تھا انہوں نے بھی مناسک حج پورے کرنے تک احرام نہیں کھولا اور جنہوں نے صرف عمرہ کا احرام باندھا تھا انہوں نے بیت اللہ کا طواف کیا اور صفا مروہ کے درمیان سعی کی پھر احرام کھول دیا اور از سر نو حج کا احرام باندھا۔

۳۰۷۶: حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدِ ابْنِ عَبَّادٍ الْمُهَلَّبِيُّ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دَاوُدَ ثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَجَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ حِجَجٍ حَجَّتَيْنِ قَبْلَ اَنْ يُهَاجِرَ وَحَجَّةً بَعْدَ مَا هَاجَرَ مِنَ الْمَدِيْنَةِ وَقَرَنَ مَعَ حَجَّتِهِ عُمْرَةً وَاجْتَمَعَ مَا جَاءَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا جَاءَ بِهِ عَلِيٌّ مِائَةً

۳۰۷۶: حضرت سفیان کہتے ہیں کہ اللہ کے رسولؐ نے تین حج کئے دو حج ہجرت سے قبل اور ایک حج ہجرت مدینہ کے بعد اور اس آخری حج میں حج اور عمرہ کا قران فرمایا اور نبیؐ جو قربانیاں لائے اور حضرت علیؓ جو قربانیاں لائے سب مل کر سو ہو گئیں ان میں ابوجہل اونٹ بھی تھا

بدنة منها جمل لابي جهل في انفه برة من فضة فنحر النبي صلى الله عليه وسلم بيده ثلاثا وستين ونحر علي ما غبر.

قيل له من ذكره قال جعفر عن ابيه عن جابر وابن ابي ليلى عن الحكم عن مقسم عن ابن عباس رضي الله تعالى عنهما.

جس کی ناک میں چاندی کا چھلا تھا نبیؐ نے چھتیس اونٹ اپنے دست مبارک سے نحر کیے اور باقی حضرت علیؓ نے نحر کیے حضرت سفیان سے پوچھا گیا کہ یہ حدیث کس نے بیان کی؟ فرمایا: جعفر نے اپنے والد سے انہوں نے جابر اور ابن ابی لیلیٰ سے اور انہوں نے حکم سے انہوں نے مقسم سے انہوں نے حضرت ابن عباسؓ سے روایت کی۔

۸۵ : بَابُ الْمُحْصَرِ

باب : جو شخص حج سے رک جائے بیماری یا عذر کی وجہ سے (احرام کے بعد)

۳۰۷۷ : حدثنا ابو بكر بن ابي شيبة ثنا يحيى بن سعيد وابن علية عن حجاج بن ابي عثمان حدثني يحيى ابن ابي كثير حدثني عكرمة حدثني الحجاج بن عمرو الانصاري قال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول من كسر او عرج فقد حل وعليه حجة اخرى فحدثت به ابن عباس وابا هريرة رضي الله تعالى عنه فقالا: صدق.

۳۰۷۷ : حضرت حجاج بن عمرو انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا: جس کی ہڈی ٹوٹ جائے یا وہ لنگڑا ہو جائے تو وہ حلال ہو گیا اور اس پر ایک حج لازم ہے۔ حضرت عکرمہ کہتے ہیں کہ میں نے یہ حدیث حضرات ابن عباس و ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے ذکر کی تو دونوں نے ان کی تصدیق فرمائی۔

۳۰۷۸ : حدثنا سلمة بن شعيب ثنا عبد الرزاق انبانا معمر عن يحيى بن ابي كثير عن عكرمة عن عبد الله ابن رافع مولى ام سلمة قال سالت الحجاج بن عمرو عن حبس المحرم قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من كسر او مرض او عرج فقد حل وعليه الحج من قابل.

قال عكرمة فحدثت به ابن عباس رضي الله تعالى عنهما وابا هريرة رضي الله تعالى عنه فقالا صدق قال عبد الرزاق فوجدته في جزء هشام صاحب الدستوائي فاتيت به معمرا فقرا علي او قرات

۳۰۷۸ : حضرت ام سلمہ کے آزاد کردہ غلام حضرت عبداللہ بن رافع فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حجاج بن عمروؓ سے پوچھا کہ اگر محرم کسی عذر کی وجہ سے رُک جائے تو اسکا کیا حکم ہے؟ فرمایا کہ اللہ کے رسولؐ نے فرمایا: جس کی ہڈی ٹوٹ جائے یا شدید بیمار ہو جائے یا لنگڑا ہو جائے وہ حلال ہو گیا اور آئندہ سال اس پر حج لازم ہے۔

عکرمہ کہتے ہیں کہ میں نے یہ حدیث حضرات ابن عباسؓ و ابو ہریرہؓ کو سنائی تو دونوں نے اسکی تصدیق کی۔ عبدالرزاق کہتے ہیں یہ حدیث میں نے ہشام صاحب دستوائی کی کتاب میں پڑھی پھر معمر سے اسکا ذکر

علیہ۔

کیا تو انہوں نے مجھے پڑھ کر سنائی یا میں نے انکو پڑھ کر سنائی۔

۸۶ : بَابُ فِدْيَةِ الْمُحْصَرِ

باب : احصار کا فدیہ

۳۰۷۹ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ قَالَا ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ الْاَصْبَهَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْقِلٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَعَدْتُ اِلٰی كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ فِي الْمَسْجِدِ فَسَأَلْتُهُ عَنْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ (فَفِدْيَةٌ مِنْ صِيَامٍ اَوْ صَدَقَةٍ اَوْ نُسُكٍ) قَالَ كَعْبٌ فِيَّ اُنْزِلَتْ : كَانَ بِيْ اَذًى مِنْ رَاْسِيْ فَحُمِلْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْقَمْلُ يَتَنَاثَرُ عَلٰى وَجْهِيْ . فَقَالَ مَا كُنْتُ اُرَى الْجُهْدَ بَلَغَ بِكَ مَا اَرٰى : اَتَجِدُ شَاةً : قُلْتُ لَا قَالَ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ (فَفِدْيَةٌ مِنْ صِيَامٍ اَوْ صَدَقَةٍ اَوْ نُسُكٍ) ، قَالَ فَالصَّوْمُ ثَلَاثَةُ اَيَّامٍ وَالصَّدَقَةُ عَلٰى سِتَّةِ مَسَاكِيْنَ لِكُلِّ مِسْكِيْنٍ نِصْفُ صَاعٍ مِنْ طَعَامٍ وَالنُّسُكُ شَاةٌ .

۳۰۷۹ : حضرت عبداللہ بن معقلؓ فرماتے ہیں کہ میں مسجد میں کعب بن عجرہ کے پاس بیٹھا اور میں نے ان سے آیت :﴿ فَفِدْيَةٌ مِنْ صِيَامٍ اَوْ صَدَقَةٍ اَوْ نُسُكٍ﴾ کے بارے میں دریافت فرمایا۔ کہا: یہ آیت میری بابت نازل ہوئی۔ میرے سر میں بیماری تھی تو مجھے اللہ کے رسولؐ کی خدمت میں لایا گیا اور جوئیں میرے چہرہ پر گر رہی تھیں۔ آپؐ نے فرمایا: مجھے یہ خیال نہ تھا کہ تمہیں تکلیف اس قدر ہو جائے گی جو میں دیکھ رہا ہوں کیا تمہارے پاس ایک بکری ہے؟ میں نے عرض کیا: نہیں۔ اس پر یہ آیت ''تو فدیہ میں روزے یا صدقہ یا قربانی'' نازل ہوئی۔ آپؐ نے فرمایا: روزہ تین دن تک رکھنا اور صدقہ کرنا چھ مسکینوں پر ہر مسکین کو نصف صاع اناج دینا ہے اور قربانی بکری ہے۔

۳۰۸۰ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ كَعْبِ ابْنِ عُجْرَةَ قَالَ اَمَرَنِي النَّبِيُّ ﷺ حِيْنَ آذَانِي الْقَمْلُ اَنْ اَحْلِقَ رَاْسِيْ وَاَصُوْمَ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ اَوْ اُطْعِمَ سِتَّةَ مَسَاكِيْنَ وَقَدْ عَلِمَ اَنْ لَيْسَ عِنْدِيْ مَا اَنْسُكُ .

۳۰۸۰ : حضرت کعب بن عجرہؓ فرماتے ہیں کہ جب مجھے جوؤں سے شدید تکلیف ہوئی تو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم دیا کہ سر منڈالوں اور تین دن روزہ رکھوں یا چھ مسکینوں کو کھانا کھلاؤں کیونکہ آپؐ کو معلوم تھا کہ میرے پاس قربانی کیلئے کچھ نہیں ہے۔

خلاصۃ الباب ☆ اس حدیث میں آیت کریمہ کا شانِ نزول بیان کیا گیا ہے۔ اور محصر کا فدیہ بیان ہوا ہے کہ روزے تین ہیں اور صدقہ تین صاع ہے جو چھ مساکین پر خرچ کیا جائے نصف صاع ہر مسکین کو دینا چاہئے اور نسک ایک بکری ہے اور ان تینوں میں اختیار ہے۔

۸۷ : بَابُ الْحِجَامَةِ لِلْمُحْرِمِ

باب : محرم کے لئے پچھنے لگوانا

۳۰۸۱ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ اَنْبَاَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ يَزِيْدَ ابْنِ اَبِيْ زِيَادٍ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ

۳۰۸۱ : حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنے لگوائے اس

اللہ ﷺ احتجم وھو صائم محرم.

وقت آپ روزہ دار اور محرم تھے۔

۳۰۸۲ : حدثنا بکر بن خلف ابو بشر ثنا محمد بن ابی الضیف عن ابن خثیم عن ابی الزبیر عن جابر انّ النبیّ ﷺ احتجم وھو محرم عن رھصۃ اخذتہ.

۳۰۸۲: حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بحالتِ احرام پچھنے لگوائے اس درد کی وجہ سے جو آپ کو ہڈی سرکنے کی وجہ سے) عارض ہوا۔

۸۸ : بَابُ مَا يَدَّهِنُ بِهِ الْمُحْرِمُ

باب :محرم کون سا تیل لگا سکتا ہے

۳۰۸۳ : حدثنا علیّ بن محمد : ثنا وکیع ثنا حمّاد بن سلمۃ عن فرقد السّبخیّ عن سعید بن جبیر عن ابن عمر انّ النبیّ ﷺ کان یدھن راسہ بالزّیت وھو محرم غیر المُقتّت.

۳۰۸۳ : حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بحالتِ احرام زیتون کا تیل سر میں لگاتے تھے جس میں پھول مل کر نہ ڈالے گئے ہوں۔

خلاصۃ الباب ☆ مُقتّت: اُس تیل کو کہتا جاتا ہے کہ جس میں خوشبو کے لئے پھول ڈال کر جوش کرتے ہیں ۔محرم نے اگر پورے عضو کو خوشبودار تیل لگا دیا تو بالاتفاق دم واجب ہوگا اور زیتون یا تلوں کا تیل بغیر خوشبو ملائے استعمال کیا تو امام ابوحنیفہ کے نزدیک دم واجب ہے اور صاحبین کے نزدیک صدقہ ہے اور اگر بطور دوا کے تیل لگائے تو کچھ واجب نہیں ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دوا کے طور پر تیل استعمال کیا تھا۔

۸۹ : بَابُ الْمُحْرِمِ يَمُوْتُ

باب :محرم کا انتقال ہو جائے

۳۰۸۴ : حدثنا علیّ بن محمد ثنا وکیع ثنا سفیان عن عمرو بن دینار عن سعید بن جبیر عن ابن عبّاس رضی اللہ تعالٰی عنھما انّ رجلا اوْ قصتہ راحلتہ وھو محرم فقال النّبیّ صلّی اللہ علیہ وسلّم اغسلوہ بماءٍ وّسدرٍ وکفّنوہ فی ثوبیہ ولا تخمّروا وجھہ ولا راسہ فانّہ یبعث یوم القیامۃ ملبّیا.

۳۰۸۴ : حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک مرد محرم تھا اس کی سواری نے اس کی گردن توڑ ڈالی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دو اور اس کو اس کے دو کپڑوں میں کفن دو اور اس کے چہرہ اور سر کو مت ڈھکو اس لئے کہ یہ روزِ قیامت تلبیہ کہتے ہوئے اٹھے گا۔

حدثنا علیّ بن محمد : ثنا وکیع ثنا شعبۃ عن ابی بشر عن سعید بن جبیر عن ابن عبّاس مثلہ الّا انّہ قال اعقصتہ راحلتہ و قال لا تقربوہ طیبا فانّہ یبعث یوم القیامۃ ملبّیا.

دوسری روایت میں یہی مضمون مروی ہے اس میں یہ بھی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسے خوشبو مت لگاؤ کیونکہ یہ روز قیامت تلبیہ کہتے ہوئے اُٹھے گا۔

۹۰ : بَابُ جَزَاءِ الصَّيْدِ يُصِيبُهُ الْمُحْرِمُ

باب: محرم شکار کرے تو اس کی سزا

۳۰۸۵ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيعٌ ثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ أَبِي عَمَّارٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ : جَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي الضَّبُعِ يُصِيبُهُ الْمُحْرِمُ كَبْشًا وَجَعَلَهُ مِنَ الصَّيْدِ .

۳۰۸۵ : حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر محرم بجو شکار کرے تو اس میں مینڈھا مقرر فرمایا اور بجو کو بھی شکار قرار دیا۔

۳۰۸۶ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى الْقَطَّانُ الْوَاسِطِيُّ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ مَوْهَبٍ ثَنَا مَرْوَانُ ابْنُ مُعَاوِيَةَ الْفَزَارِيُّ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ ثَنَا حُسَيْنُ الْمُعَلِّمُ عَنْ أَبِي الْمُهَزِّمِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فِي بَيْضِ النَّعَامِ يُصِيبُهُ الْمُحْرِمُ " ثَمَنُهُ ".

۳۰۸۶ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شترمرغ کا انڈا محرم ضائع کرے تو اس پر اس کی قیمت آئے گی۔

خلاصۃ الباب ☆ قرآن مجید میں بھی ہے کہ محرم کے لئے سمندر کا شکار حلال ہے اور خشکی کا شکار حرام ہے۔

۹۱ : بَابُ مَا يَقْتُلُ الْمُحْرِمُ

باب: جن جانوروں کو مار سکتا ہے

۳۰۸۷ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ قَالُوا ثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ جَعْفَرٍ ثَنَا شُعْبَةُ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ: عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ قَالَ خَمْسٌ فَوَاسِقُ يُقْتَلْنَ فِي الْحِلِّ وَالْحَرَمِ ، اَلْحَيَّةُ وَالْغُرَابُ الْأَبْقَعُ وَالْفَارَةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ وَالْحِدَاةُ.

۳۰۸۷ : ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پانچ فاسق جانوروں کو حل اور حرم میں مارنا جائز ہے سانپ' چتکبرا کوا' چوہا' کاٹنے والا کتا اور چیل۔

۳۰۸۸ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خَمْسٌ مِنَ الدَّوَابِّ لَا جُنَاحَ عَلَى مَنْ قَتَلَهُنَّ " أَوْ قَالَ فِي قَتْلِهِنَّ وَهُوَ حَرَامٌ الْعَقْرَبُ وَالْغُرَابُ وَالْحُدَيَّاةُ وَالْفَارَةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ " .

۳۰۸۸ : حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : پانچ جانور ایسے ہیں کہ اگر کوئی انہیں حالتِ احرام میں بھی مار ڈالے تو کوئی حرج نہیں بچھو' کوا' چیل' چوہا اور کاٹ کھانے والا کتا۔

۳۰۸۹ : حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنِ ابْنِ نُعْمٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ يَقْتُلُ الْمُحْرِمُ الْحَيَّةَ وَالْعَقْرَبَ وَالسَّبُعَ الْعَادِيَ وَالْكَلْبَ الْعَقُورَ

۳۰۸۹ : حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: محرم سانپ' بچھو حملہ آور درندے' کاٹنے والے کتے اور بدمعاش چوہے کو مار سکتا ہے کسی نے ان سے پوچھا کہ چوہے کو بدمعاش کیوں کہا

والفارة الفُويسقة ، فقيل له لِم قيل لها الفويسقة ؟ قال لانّ رسُولُ اللهِ صلّى اللهُ عَليه وسلّم استيقظ لها وقد اخذت الفتيلة لتُحرق بها البيت .

فرمایا اس لئے کہ اس کی وجہ سے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم جاگتے رہے اس نے چراغ کی بتی لی تھی گھر جلانے کے لئے ۔

خلاصۃ الباب ☆ اگر محرم نے شکار کیا یا شکار کرنے والے کو بتادیا کہ فلاں جگہ شکار ہے تو محرم پر جزا واجب ہے خواہ جان بوجھ کر ایسا کرے یا بھول کر ابتدا کرے یا دوبارہ شکار حل کا یا حرم کا لیکن کچھ جانور ایسے ہیں کہ ان کے شکار یا قتل میں کچھ واجب نہیں ہوتا کچھ تو وہ حدیث باب میں بیان کر دیئے گئے ہیں اسی طرح بھیڑیا اور پسو مچھر چچڑی کے مارنے پر جزا نہیں ہے۔

۹۲ : بَابُ ما يُنهٰى عَنهُ الْمُحرِمُ مِنَ الصَّيدِ

باب : جو شکار محرم کے لئے منع ہے

۳۰۹۰ : حدّثنا ابوُ بكرِ بنُ ابي شيبة وهشامُ بنُ ابي عمّارٍ قالا : ثنا سُفيانُ بنُ عُيينة ح: وحدّثنا مُحمّدُ ابنُ سعدٍ جميعًا عن ابنِ شهابِ الزُّهريّ عن عُبيد اللّهِ بنِ عبد اللّه عن ابنِ عبّاسٍ قال انبانا صَعبُ بنُ جثّامة قال مرّبي رسُولُ اللّه ﷺ وانا بالابواء اوْ بودّان فاهديتُ له حمار وحشٍ فردّهُ عليّ فلمّا راى في وجهي الكراهية قال انّه ليس بنا ردٌّ عليك ولكنّا حُرُمٌ .

۳۰۹۰ : حضرت صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس سے گزرے اور میں ابواء یا ودان (نامی جگہ) میں تھا میں آپ کو ایک گورخر پیش کیا۔ آپؐ نے مجھے واپس لوٹا دیا۔ جب آپؐ نے میرے چہرے پر ناگواری کے آثار دیکھے تو فرمایا: ہم تمہیں واپس کرنا نہیں چاہتے لیکن ہم حالت احرام میں ہیں اس لئے ذبح کر کے کھا نہیں سکتے)

۳۰۹۱ : حدّثنا عُثمانُ بنُ ابي شيبة ثنا عمرانُ بنُ محمّد بنِ ابي ليلى عن ابيه عن عبد الكريم عن عبد اللّه بنِ الحرث عن ابنِ عبّاسٍ عن عليّ بنِ ابي طالب قال اُتي النّبيُّ ﷺ بلحمِ صيدٍ وهُو مُحرمٌ فلم ياكُلهُ .

۳۰۹۱ : حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس شکار کا گوشت لایا گیا آپؐ حالت احرام میں تھے اس لئے آپؐ نے وہ گوشت نہ کھایا۔

۹۳ : بَابُ الرُّخصَةِ فِي ذٰلِكَ اِذَا لَم يُصَد لَهُ

باب : اگر محرم کے لئے شکار نہ کیا گیا ہو تو اس کا کھانا درست ہے

۳۰۹۲ : حدّثنا هشامُ بنُ عمّارٍ ثنا سُفيانُ بنُ عُيينة عن يحيى بنِ ابي سعيدٍ عن مُحمّد بنِ ابراهيم التّيميّ عن عيسى ابنِ طلحة عن طلحة بنِ عُبيد اللّه انّ النّبيّ اعطاهُ حمار وحشٍ وامرهُ انْ يُفرّقهُ في الرّفاق وهُم مُحرمُون .

۳۰۹۲ : حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ایک گورخر دے کر فرمایا: رفقاء میں تقسیم کر دیں اور رفقاء اس وقت محرم تھے۔

۳۰۹۳ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنْبَأَنَا مَعْمَرٌ عَنْ يَحْيَى ابْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَمَنَ الْحُدَيْبِيَةِ فَأَحْرَمَ أَصْحَابُهُ وَلَمْ أُحْرِمْ فَرَأَيْتُ حِمَارًا فَحَمَلْتُ عَلَيْهِ وَاصْطَدْتُهُ فَذَكَرْتُ شَأْنَهُ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرْتُ أَنِّي لَمْ أَكُنْ أَحْرَمْتُ وَأَنِّي إِنَّمَا اصْطَدْتُهُ لَكَ فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْحَابَهُ أَنْ يَأْكُلُوهُ وَلَمْ يَأْكُلْ مِنْهُ حِينَ أَخْبَرْتُهُ أَنِّي اصْطَدْتُهُ لَهُ .

۳۰۹۳ : حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حدیبیہ کے دنوں میں اللہ کے رسولؐ کے ساتھ نکلا اور صحابہؓ نے احرام باندھا لیکن میں نے احرام نہ باندھا میں نے ایک گورخر دیکھا تو اس پر حملہ کر دیا اور شکار کر لیا پھر اس حال میں میں نے اللہ کے رسولؐ کی خدمت میں پیش کیا اور یہ بھی بتایا کہ میں اس وقت محرم نہ تھا اور میں نے آپؐ کی خاطر اس کا شکار کیا تو نبیؐ نے اپنے صحابہؓ کو اس سے کھانے کا فرمایا لیکن یہ بتانے کے بعد کہ میں نے آپؐ کی خاطر شکار کیا خود تناول نہ فرمایا۔

خلاصۃ الباب ☆ اس حدیث سے ثابت ہوا کہ غیر محرم کا شکار کیا ہوا جانور یا پرندہ اگر چہ محرم ہی کے واسطے کیا ہو بشرطیکہ محرم نے شکار نہ بتایا ہو نہ حکم کیا ہو نہ مدد کی ہو محرم کے لئے حلال ہے حنفیہ کا یہی مذہب ہے۔ امام مالکؒ اور امام شافعیؒ کے نزدیک محرم کے لئے وہ شکار جائز نہیں۔

۹۴ : بَابُ تَقْلِيدِ الْبُدْنِ

باب : قربانیوں کی گردن میں ہار ڈالنا

۳۰۹۴ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَنْبَأَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ الزُّبَيْرِ وَعَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُهْدِي مِنَ الْمَدِينَةِ فَأَفْتِلُ قَلَائِدَ هَدْيِهِ ثُمَّ لَا يَجْتَنِبُ شَيْئًا مِمَّا يَجْتَنِبُ الْمُحْرِمُ .

۳۰۹۴ : ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ سے ہدی بھیجتے تو میں ان کے ہاتھ بٹتی پھر ایک جن اُمور سے محرم بچتا ہے ان میں سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کسی بات سے اجتناب نہ فرماتے۔

۳۰۹۵ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ كُنْتُ أَفْتِلُ الْقَلَائِدَ لِهَدْيِ النَّبِيِّ ﷺ فَيُقَلِّدُ هَدْيَهُ ثُمَّ يَبْعَثُ بِهِ ثُمَّ يُقِيمُ لَا يَجْتَنِبُ شَيْئًا مِمَّا يَجْتَنِبُهُ الْمُحْرِمُ .

۳۰۹۵ : ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدی کے لئے ہار بٹتی آپؐ ہدی کی گردن میں وہ ہار ڈالتے پھر اسے روانہ فرما دیتے اور خود مدینہ میں رہتے اور جن امور سے محرم احتراز کرتا ہے ان میں سے کسی بات سے احتراز نہ فرماتے۔

خلاصۃ الباب ☆ قربانی کے جانور کے گلے میں چمڑے کی کوئی چیز نشانی کے طور پر ڈالنا' اس کو تقلید کہتے ہیں اس کا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ لوگ اس جانور کو لوٹتے نہیں ایسا حکم ہی ہے۔ سبحان اللہ کس طرح کا قربانی کے جانور میں قلادہ (ہار) ڈالنا اس کو ڈاکوؤں سے بچاتا ہے اسی طرح تقلید کرنا کسی امام کی گمراہ ہونے سے بچاتا ہے کہ مقلد آدمی آزاد

نہیں ہوتا غیر مقلد آزاد ہوتا ہے اس کو کچھ پروا نہیں ہوتی تقلید کا دنیا و آخرت دونوں میں فائدہ ہے۔

۹۵ : بَابُ تَقْلِيْدِ الْغَنَمِ

باب : بکری کے گلے میں ہار ڈالنا

۳۰۹۶ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ وَعَلِیُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اَهْدٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَرَّةً غَنَمًا اِلَی الْبَيْتِ فَقَلَّدَهَا .

۳۰۹۶: ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بار بیت اللہ بکریاں بھیجیں تو ان کے گلے میں ہار ڈالے۔

۹۶ : بَابُ اِشْعَارِ الْبُدْنِ

باب : ہدی کے جانور کا اشعار

۳۰۹۷ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ وَعَلِیُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا ثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِیِّ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِیْ حَسَّانَ الْاَعْرَجِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ اَشْعَرَ الْهَدْیَ فِی السَّنَامِ الْاَيْمَنِ وَاَمَاطَ عَنْهُ الدَّمَ .

وَقَالَ عَلِیٌّ فِیْ حَدِيْثِهٖ بِذِی الْحُلَيْفَةِ وَقَلَّدَ نَعْلَيْنِ .

۳۰۹۷: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہدی کی دائیں کوہان چیر کر اس کا خون نکالا پھر وہ خون صاف کر دیا۔

دوسری روایت ہے کہ آپ نے یہ اشعار ذوالحلیفہ میں کیا اور اونٹ کی گردن میں دو نعل بھی لٹکائے۔

۳۰۹۸ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ اَفْلَحَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَلَّدَ وَاَشْعَرَ وَاَرْسَلَ بِهَا وَلَمْ يَجْتَنِبْ مَا يَجْتَنِبُ الْمُحْرِمُ .

۳۰۹۸ : ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جانور کی گردن میں قلادہ لٹکایا اور اشعار کیا اور جن اُمور سے محرم پرہیز کرتا ہے ان سے پرہیز نہ فرمایا۔

خلاصۃ الباب ☆ اشعار سنت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو کیا قربانی کے جانور اور یہ بھی ایک علامت ہوتی ہے تا کہ لوگ اس سے متعرض نہ ہوں۔ حضرت امام ابوحنیفہ سے مروی ہے کہ اشعار مکروہ ہے وجہ یہ ہے کہ ان کے زمانے کے لوگ اشعار کرنے میں مبالغہ کرتے تھے جس کی وجہ سے زخم کے گہرا ہونے سے جانور کے ہلاک ہونے کا ڈر لگتا تھا سنت پر عمل محبوب ہے لیکن کسی عارضہ کی بنا پر اس کو ترک کرنا قبیح نہیں احتیاط کے ساتھ درمیانہ قسم کے اشعار امام ابوحنیفہ کے نزدیک مستحب ہے۔ امام طحاویؒ جو مذہب ابوحنیفہ کے بہت بڑے عالم ہیں فرماتے ہیں کہ امام صاحب نفس شعار کی سنیت کے منکر نہیں ہیں اور یہ ہو بھی کیسے سکتا ہے کہ اتنی بڑی ہستی ان کا انکار کرے غیر مقلدین نے اس موقعہ پر بہت بغلیں بجائی ہیں۔ اور امام اعظم ابوحنیفہ پر بہت سخت اعتراضات کئے ہیں حتی کہ حدیث کے علم سے ناواقف قرار دیا ہے۔ سبحنک هذا بهتان عظيم.

حدیث کی طرف توجہ جس آدمی کی نہ ہو وہ مجتہد کیسے بن جاتا ہے حضرت امام ابوحنیفہ نے کتب اور ابواب کی تدوین کی ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے علم دین کو مدون کیا ہے۔ امام جلال الدین سیوطیؒ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی خصوصیات نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ امام صاحب نے سب سے پہلے شریعت کی تدوین کی تب اور ابواب میں اس کی

ترتیب دی ہے۔ پھر امام مالکؒ نے مؤطا میں ان کی پیروی کی ہے۔ امام ابوحنیفہؒ سے پہلے کسی نے یہ کام نہیں کیا کیونکہ حضرات صحابہ کرامؓ اور تابعین نے علوم شریعت میں ابواب اور کتابوں کی ترتیب کا کوئی اہتمام نہیں کیا وہ تو صرف اپنے حافظہ پر اعتماد کرتے تھے۔ جب امام ابوحنیفہ نے علوم کو منتشر دیکھا اور اس کے ضائع ہونے کا خوف کیا تو ابواب میں اس کو مدون کیا۔ تبیعض الصحیحہ ص ۳۶) امام صاحب کو علم حدیث میں وافر حصہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مرحمت ہوا تھا۔ شیخ الاسلام ابن عبدالبر المالکی فرماتے ہیں کہ حماد بن زید نے امام ابوحنیفہ سے بہت سی احادیث روایت کی ہیں۔ ابن عبدالبر ہی حضرت وکیع بن الجراحؒ کے تذکرہ میں لکھتے ہیں کہ وکیع بن الجراح کو حضرت امام ابوحنیفہؒ کی سب حدیثیں یاد تھیں اور انہوں نے امام ابوحنیفہؒ سے بہت سی حدیثیں سنی تھیں۔ محدث ابن عدیؒ امام اسد بن عمروؒ کے ترجمہ میں لکھتے ہیں اصحاب الرائے (یعنی فقہاء) میں امام ابوحنیفہ کے بعد اسد بن عمرؒ سے زیادہ حدیثیں اور کسی کے پاس نہ تھیں۔ خطیبؒ نے امام ابو عبدالرحمٰن المقری (المتوفی ۲۱۳ھ جو الامام المحدث اور شیخ الاسلام تھے۔ تذکرہ ملا صفحہ ۳۴۴) انہوں نے امام ابوحنیفہ سے نو سو حدیثیں سنی تھیں۔ مناقب کردری ج ۲ صفحہ ۲۱۶ سے روایت کرتے ہیں کہ جب وہ ہم سے امام ابوحنیفہ کی سند سے کوئی حدیث بیان فرماتے تو کہتے ہم سے شہنشاہ نے حدیث بیان کی ہے۔ اندازہ فرمایئے کہ ایک محدث کامل اور شیخ الاسلامؒ حضرت امام ابوحنیفہ کو روایت اور حدیث کا بادشاہ ہی نہیں کہتے بلکہ شہنشاہ کہتے ہیں جو شخص اپنے دور اور زمانے میں حدیث کا شہنشاہ ہو اس کے محدث اور حافظِ حدیث ہونے میں میں کوئی کسر اور کسی قسم کا شک باقی رہ سکتا ہے۔ (فن حدیث اور سند میں شہنشاہ ہونا جزوی بات ہے اور مطلق شہنشاہ ہونا مخلوق کے لئے حرام ہے) حقیقت یہ ہے کہ ع ''آپ بے بہرہ ہیں جو معتقد میر نہیں''۔ مشہور محدث جناب اسرائیل (المتوفی ۱۶۲ھ جو الامام اور الحافظ تھے۔ تذکرہ ج ۱۹۹۱) میں ارشاد فرماتے ہیں کہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کیا ہی خوب مرد تھے انہوں نے حدیث کو کیا ہی اچھی طرح یاد کیا جس سے کوئی فقہی مسئلہ مستنبط ہوسکتا ہے اور وہ حدیث کے بارے میں بڑی بحث کرنے والے اور حدیث میں فقہی مسائل کو بہت زیادہ جاننے والے تھے۔ (تبیعض الصحیفہ ص ۲۷۔ تاریخ بغداد ج ۳ ص ۳۳۹)

۹۷ : بَابُ مَنْ جَلَّلَ الْبَدَنَةَ

جو شخص قربانی کے جانوروں پر جھول ڈالے

۳۰۹۹ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ اَنْبَانَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ اَبِي لَيْلَى عَنْ عَلِيِّ ابْنِ اَبِي طَالِبٍ قَالَ اَمَرَنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ اَقُوْمَ عَلٰى بُدْنِهِ وَاَنْ اَقْسِمَ جِلَالَهَا وَجُلُوْدَهَا وَاَنْ لَا اُعْطِيَ الْجَازِرَ مِنْهَا شَيْئًا : وَقَالَ نَحْنُ نُعْطِيْهِ .

۳۰۹۹ : حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسولؐ نے مجھے ہدی کے اونٹوں کی خبر گیری کا حکم دیا اور یہ کہ ان اونٹوں کے جھول اور کھالیں (فقراء و مساکین میں) تقسیم کر دوں اور قصاب کو اجرت میں کھال اور جھول نہ دوں اور فرمایا کہ قصاب کو اجرت ہم دیں گے۔

۹۸ : بَابُ الْهَدْيِ مِنَ الْاِنَاثِ وَالذُّكُوْرِ

باب : ہدی میں نر اور مادہ دونوں درست ہیں

۳۱۰۰ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ وَعَلِیُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا ثَنَا وَكِيْعٌ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ اَبِیْ لَيْلٰی عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ اَهْدٰی فِیْ بُدْنِهٖ جَمَلًا لِاَبِیْ جَهْلٍ بُرَتُهٗ مِنْ فِضَّةٍ .

۳۱۰۰ : حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی طرف سے ہدی کے جانوروں میں ابوجہل کا ایک نر اونٹ بھی بھیجا (جو جنگ بدر میں غنیمت میں آیا) اسکی ناک میں چاندی کا چھلا تھا۔

۳۱۰۱ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰی اَنْبَاَنَا مُوْسٰی ابْنُ عُبَيْدَةَ عَنْ اِيَاسِ بْنِ سَلَمَةَ : عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ كَانَ فِیْ بُدْنِهٖ جَمَلٌ .

۳۱۰۱ : حضرت سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہدی کے جانوروں میں ایک نر اونٹ تھا۔

خلاصۃ الباب ☆ قربانی کی کھال سے اپنے گھر میں مشکیزہ مصلّٰی بنانے کی اجازت ہے لیکن کسی کو دینی ہو تو صدقہ کے مصارف کے علاوہ کہیں خرچ نہیں ہو سکتی حتیٰ کہ قصاب کو اور مسجد کے امام کو کام کے عوض دینا جائز نہیں۔ ھدی کی نکیل اور جھول وغیرہ خیرات کرے۔

۹۹ : بَابُ الْهَدْيِ يُسَاقُ مِنْ دُوْنِ الْمِيْقَاتِ

باب : ہدی میقات میں لے جانا

۳۱۰۲ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ نُمَيْرٍ ثَنَا يَحْيَی بْنُ يَمَانٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ اشْتَرٰی هَدْيَهٗ مِنْ قُدَيْدٍ .

۳۱۰۲ : حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے لئے ہدی کے جانور قدیہ سے خریدے۔

خلاصۃ الباب ☆ قدید ذوالحلیفہ سے آگے جا کر مکہ اور مدینہ کے درمیان ایک مقام ہے۔

۱۰۰ : بَابُ رُكُوْبِ الْبُدْنِ

باب : ہدی پر سوار کرنا

۳۱۰۳ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ ثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِیِّ : عَنْ اَبِی الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ رَاٰی رَجُلًا يَسُوْقُ بَدَنَةً فَقَالَ " اِرْكَبْهَا " قَالَ : اِنَّهَا بَدَنَةٌ قَالَ " اِرْكَبْهَا " وَيْحَكَ .

۳۱۰۳ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ ایک مرد ہدی ہانک رہا ہے۔ فرمایا : اس پر سوار ہو جاؤ۔ عرض کیا : یہ ہدی ہے۔ فرمایا : کم بخت سوار ہو جا۔

۳۱۰۴ : حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ هِشَامٍ صَاحِبِ الدَّسْتَوَائِیِّ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ

۳۱۰۴ : حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ نبیؐ کے قریب سے ہدی کا اونٹ گزرا تو آپؐ نے لے جانے

اللهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَيْهِ بِبَدَنَةٍ فَقَالَ "ارْكَبْهَا" قَالَ إِنَّهَا بَدَنَةٌ قَالَ "ارْكَبْهَا" قَالَ فَرَأَيْتُهُ رَاكِبَهَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عُنُقِهَا نَعْلٌ.

والے سے فرمایا: اس پر سوار ہو جاؤ۔ عرض کرنے لگا: یہ ہدی ہے۔ فرمایا: سوار ہو جاؤ۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ پھر میں نے دیکھا وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اس پر سوار ہے اور اس ہدی کی گردن میں قلادہ ہے۔

خلاصۃ الباب ☆ امام ابوحنیفہ اور امام شافعی رحمہما اللہ کے نزدیک ہدی پر بلا ضرورت سوار ہونا جائز نہیں البتہ ضرورت کی وجہ سے سوار ہونا درست ہے۔

۱۰۱ : بَابُ فِي الْهَدْيِ إِذَا عَطِبَ

باب: اگر ہدی کا جانور ہلاک ہونے لگے

۳۱۰۵ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ الْعَبْدِيُّ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سِنَانِ بْنِ سَلَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ ذُؤَيْبًا الْخُزَاعِيَّ حَدَّثَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَبْعَثُ مَعَهُ بِالْبُدْنِ ثُمَّ يَقُولُ إِذَا عَطِبَ مِنْهَا شَيْءٌ فَخَشِيتَ عَلَيْهِ مَوْتًا فَانْحَرْهَا ثُمَّ اضْرِبْ صَفْحَتَهَا : وَلَا تَطْعَمْ مِنْهَا أَنْتَ وَلَا أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ رُفْقَتِكَ.

۳۱۰۵ : حضرت ذویب خزاعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ساتھ ہدی کے جانور بھیجتے تو فرماتے: اگر تمہیں اس کی موت کا اندیشہ ہو تو نحر کرو پھر اس کا قلادہ اس کے خون میں ڈبو کر اس کے پٹھوں پر مارو اور اس میں سے تم یا تمہارا کوئی ساتھی نہ کھائے۔

۳۱۰۶ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَعَمْرُو بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالُوا ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ هِشَامِ ابْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ نَاجِيَةَ الْخُزَاعِيِّ قَالَ عَمْرٌو فِي حَدِيثِهِ ، وَكَانَ صَاحِبُ بُدْنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ! كَيْفَ أَصْنَعُ بِمَا عَطِبَ مِنَ الْبُدْنِ قَالَ انْحَرْهُ وَاغْمِسْ نَعْلَهُ فِي دَمِهِ ثُمَّ اضْرِبْ صَفْحَتَهُ وَخَلِّ بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّاسِ فَلْيَأْكُلُوهُ.

۳۱۰۶ : حضرت ناجیہ خزاعی جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اونٹ ہدی کے لئے لے جانے پر مامور تھے نے عرض کیا اے اللہ کے رسول جو اونٹ ہلاک ہونے لگے اس کا کیا کروں فرمایا: اسے نحر کرو اور اس کا قلادہ اس کے خون میں ڈبو کر اس کی سرین پر مارو اور اسے چھوڑ دو تا کہ لوگ اسے کھالیں۔

خلاصۃ الباب ☆ حدیث سے ثابت ہوا کہ جو ہدی راہ میں ہلاک ہونے کے قریب ہو تو ذبح کر ڈالے اور اس کے خون سے اس کے کھروں کو رنگ دے اور اس کے شانہ پر مار دے اگر ہدی نفلی ہے تو خود اور مالدار لوگ نہ کھائیں بلکہ مساکین اور فقراء کے لئے خاص ہے اور اگر واجب ہے تو اس کے قائم مقام دوسرا بدنہ کرے اور پہلے بدنہ کا جو چاہے کرے۔

۱۰۲ : بَابُ أَجْرِ بُيُوتِ مَكَّةَ

باب: مکہ کے گھروں کے کرایہ کا حکم

۳۱۰۷ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي

۳۱۰۷ : حضرت علقمہ بن نضلہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرات ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما

سُلَيْمَانَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ نَضْلَةَ قَالَ تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ وَمَا تُدْعٰى رِبَاعُ مَكَّةَ اِلَّا السَّوَائِبَ مَنِ احْتَاجَ سَكَنَ . وَمَنِ اسْتَغْنٰى اَسْكَنَ .

کا انتقال ہوا اس وقت تک مکہ کے گھروں کو سوائب (وقف للہ) کہا جاتا تھا کہ جس کو ضرورت ہوتی ان میں سکونت اختیار کرتا اور جس کو حاجت نہ ہوتی وہ (خود سکونت چھوڑ کر) دوسروں کو سکونت کا موقع دے دیتا۔

خلاصۃ الباب ☆ اس حدیث کی بناء پر امام ابوحنیفہ کے نزدیک زمین کا فروخت کرنا منع اور مکروہ ہے صاحبین کے نزدیک مکانات اور زمین دونوں بیچنے درست ہیں امام صاحب کی دلیل حدیث بالا ہے کہ جس میں مکہ کی زمین بیچنے کی ممانعت آئی ہے۔

۱۰۳ : بَابُ فَضْلِ مَكَّةَ

باب : مکہ کی فضیلت

۳۱۰۸ : حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ حَمَّادٍ الْمِصْرِيُّ اَنْبَاَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ اَخْبَرَنِيْ عُقَيْلٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ اَنَّهُ قَالَ اِنَّ اَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ عَوْفٍ اَخْبَرَهُ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَدِيِّ ابْنِ الْحَمْرَاءِ قَالَ لَهُ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ عَلٰى نَاقَتِهٖ وَاقِفٌ بِالْحَزْوَرَةِ يَقُوْلُ وَاللّٰهِ اِنَّكِ لَخَيْرُ اَرْضِ اللّٰهِ وَاَحَبُّ اَرْضِ اللّٰهِ اِلَيَّ وَاللّٰهِ ! لَوْلَا اَنِّيْ اُخْرِجْتُ مِنْكِ مَا خَرَجْتُ .

۳۱۰۸ : حضرت عبداللہ بن عدی بن حمراء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپؐ اپنی اونٹنی پر سوار حزورہ (نامی جگہ) میں کھڑے تھے۔ فرما رہے تھے اللہ کی قسم تو اللہ کی زمین سے سب سے بہتر ہے اور اللہ کی زمین میں مجھے سب سے زیادہ پسند ہے۔ اللہ کی قسم اگر مجھے زبردستی تجھ سے نکالا نہ جاتا تو میں کبھی بھی نہ نکلتا۔

۳۱۰۹ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ نُمَيْرٍ ثَنَا يُوْنُسُ بْنُ بُكَيْرٍ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ ثَنَا اَبَانُ ابْنُ صَالِحٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُسْلِمِ بْنِ يَنَاقٍ عَنْ صَفِيَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا بِنْتِ شَيْبَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ عَامَ الْفَتْحِ فَقَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ مَكَّةَ ! يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فَهِيَ حَرَامٌ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ لَا يُعْضَدُ شَجَرُهَا وَلَا يُنَفَّرُ صَيْدُهَا : وَلَا يَاْخُذُ لُقَطَتَهَا اِلَّا مُنْشِدٌ .

۳۱۰۹ : حضرت صفیہ بنت شیبہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے فتح مکہ کے سال نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خطبہ ارشاد فرماتے سنا : آپؐ نے فرمایا : لوگو! اللہ تعالیٰ نے ارض و سماء کی تخلیق کے روز ہی مکہ کو حرم قرار دے دیا تھا لہٰذا یہ تا قیامت حرم محترم رہے گا مکہ کے درخت نہ کاٹے جائیں اور جانوروں کو ستایا نہ جائے (شکار تو دور کی بات ہے) اور مکہ میں گمشدہ چیز کو کوئی نہ اٹھائے البتہ جو اعلان کرنا چاہے اس پر حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا

فَقَالَ الْعَبَّاسُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اِلَّا الْاِذْخِرَ فَاِنَّهُ لِلْبُيُوْتِ وَالْقُبُوْرِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اِلَّا الْاِذْخِرَ .

اذخر (خوشبودار گھاس) کو مستثنیٰ فرما دیجئے کہ وہ گھروں اور قبروں میں کام آتی ہے۔ اس پر اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : اذخر اس حکم سے مستثنیٰ ہے۔

٣١١٠ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ ثَنَا عَلِیُّ بْنُ مُسْهِرٍ وَابْنُ الْفُضَیْلِ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ اَبِیْ زِیَادٍ اَنْبَانَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَابِطٍ عَنْ عَیَّاشِ ابْنِ اَبِیْ رَبِیْعَةَ الْمَخْزُوْمِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَزَالُ هٰذِهِ الْاُمَّةُ بِخَیْرٍ مَا عَظَّمُوْا هٰذِهِ الْحُرْمَةَ حَقَّ تَعْظِیْمِهَا فَاِذَا ضَیَّعُوْا ذَالِکَ هَلَکُوْا .

٣١١٠ : حضرت عیاش بن ابی ربیعہ مخزومی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ امت ہمیشہ بھلائی میں رہے گی جب تک مکہ کی تعظیم کا حق ادا کرتی رہے گی اور جب مکہ کی تعظیم ترک کر دے گی تو ہلاکت میں پڑ جائے گی۔

١٠٤ : بَابُ فَضْلِ الْمَدِیْنَةِ

باب : مدینہ منورہ کی فضیلت

٣١١١ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَیْرٍ وَاَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ خُبَیْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ الْاِیْمَانَ لَیَارِزُ اِلَی الْمَدِیْنَةِ كَمَا تَارِزُ الْحَیَّةُ اِلٰی جُحْرِهَا .

٣١١١ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا : ایمان مدینہ منوّرہ میں ایسے سمٹ کر آ جائے گا جیسے سانپ سمٹ کر اپنے بل میں داخل ہو جاتا ہے۔

٣١١٢ : حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ خَلَفٍ ثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ ثَنَا اَبِیْ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ اَنْ یَمُوْتَ بِالْمَدِیْنَةِ فَلْیَفْعَلْ فَاِنِّیْ اَشْهَدُ لِمَنْ مَاتَ بِهَا .

٣١١٢ : حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے جو یہ کر سکے کہ مدینہ میں مرے تو وہ ایسا ضرور کرے اس لئے کہ میں مدینہ میں مرنے والے کے حق میں گواہی دوں گا۔

٣١١٣ : حَدَّثَنَا اَبُوْ مَرْوَانَ مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْعُثْمَانِیُّ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ ابْنُ اَبِیْ حَازِمٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ اللّٰهُمَّ ! اِنَّ اِبْرَاهِیْمَ خَلِیْلُکَ وَنَبِیُّکَ وَاِنَّکَ حَرَّمْتَ مَكَّةَ عَلٰی لِسَانِ اِبْرَاهِیْمَ اللّٰهُمَّ وَاَنَا عَبْدُکَ وَنَبِیُّکَ وَاِنِّیْ اُحَرِّمُ مَا بَیْنَ لَابَتَیْهَا .

قَالَ اَبُوْ مَرْوَانَ لَابَتَیْهَا حَرَّتَیِ الْمَدِیْنَةِ .

٣١١٣ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے اللہ! سیدنا ابراہیم علیہ السلام آپ کے خلیل اور نبی ہیں اور آپ نے ان کی زبانی مکہ مکرّمہ کو حرم قرار دیا۔ اے اللہ! میں آپ کا بندہ اور نبی ہوں اور میں حرم قرار دیتا ہوں مدینہ منوّرہ کی دو پتھریلی زمینوں کے درمیان حصہ (شہر) کو۔

٣١١٤ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ ثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَیْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ اَرَادَ اَهْلَ الْمَدِیْنَةِ بِسُوْءٍ اَذَابَهُ اللّٰهُ كَمَا یَذُوْبُ الْمِلْحُ فِی الْمَاءِ .

٣١١٤ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو مدینہ والوں کے ساتھ بدی کا ارادہ کرے گا اللہ تعالیٰ اسے ایسے پگھلا دیں گے جیسے پانی میں نمک پگھل جاتا ہے۔

۳۱۱۵ : حدثنا هناد بن السری ثنا عبدة عن محمد بن اسحاق عن عبد الله بن مکنف قال سمعت انس ابن مالک یقول ان رسول الله ﷺ قال ان اُحدًا جبل یحبّنا ونحبّه وهو علی ترعة من ترع الجنة وعیرٌ علی ترعة من ترع النار.

۳۱۱۵ : حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جبل احد ہم سے محبت کرتا ہے اور ہمیں اس سے محبت ہے اور وہ جنت کے ٹیلوں میں سے ایک ٹیلہ پر ہے اور عیر پہاڑ دوزخ کے ٹیلوں میں سے ایک ٹیلہ پر ہے۔

خلاصۃ الباب ☆ ہر مسلمان کو چاہئے کہ اپنی عمر کے آخری ایام میں جب آدمی بوڑھا ہو جاتا ہے اور امراض کا ہجوم ہوتا ہے اور موت کا احتمال ہو مدینہ منورہ کو اپنا مسکن بنائے وہیں فوت ہو کر دفن ہو جائے اولیاء کرام رحمہم اللہ اور ہمارے اکابر مدینہ منورہ میں دفن ہونے کی بہت تمنا کرتے تھے ہمیں بھی اللہ تعالیٰ مدینہ منورہ کی سکونت اور وہاں دفن ہونا نصیب فرمادے آمین۔ حدیث ۳۱۱۳' ۱۴: احناف اور جمہور علماء فرماتے ہیں کہ مدینہ منورہ کا حرم احکام میں حرم مکی کی طرح نہیں ہے اور اس حدیث مبارکہ سے صرف تعظیم مدینہ ثابت ہوئی نیز بددعا فرمائی اس شخص کے لئے جو مدینہ والوں سے برائی کرے واقعی ایسا ہوا بھی ہے۔ حدیث ۳۱۱۵: اس سے ثابت ہوا کہ جمادات اور پہاڑوں کو بھی شعور ہوتا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب

۱۰۵ : بَابُ مَالِ الْكَعْبَةِ

باب : کعبہ میں مدفون مال

۳۱۱۶ : حدثنا ابو بکر بن ابی شیبة ثنا المحاربی عن الشیبانی عن واصل الاحدب عن شقیق قال بعث رجلٌ معی بدراهم هدیةً الی البیت قال فدخلت البیت وشیبةُ جالسٌ علی کرسی فناولته ایاها فقال له الک هذه قلت لا ولو کانت لی لم اتک بها قال اما لئن قلت ذالک لقد جلس عمر بن الخطاب رضی الله تعالی عنه مجلسک الذی جلست فیه فقال : لا اخرج حتی اقسم مال الکعبة بین فقراء المسلمین قلت ما انت فاعلٌ قال: لافعلن قال ولم ذاک قلت لان النبی صلی الله علیه وسلم قد رای مکانه وابو بکر رضی الله تعالی عنه وهما احوج منک الی المال فلم یحرکاه فقام کما هو فخرج.

۳۱۱۶ : حضرت شقیق کہتے ہیں کسی شخص نے میرے ہاتھ بیت اللہ کے کچھ دراہم بھیجے۔ فرماتے ہیں میں بیت اللہ کے اندر گیا تو دیکھا کہ شیبہ ایک کرسی پر بیٹھے ہیں۔ میں نے وہ دراہم انکو دے دیئے۔ کہنے لگے: یہ تمہارے ہیں؟ میں نے کہا: نہیں! میرے نہیں اور اگر میرے ہوتے تو آپ کو نہ دیتا (بلکہ کعبہ کو دینے کی بجائے فقراء میں تقسیم کرتا) کہنے لگے اگر تم یہ بات کہتے ہو تو غور سے سنو حضرت عمر بن خطابؓ اسی جگہ تشریف فرما تھے جہاں تم بیٹھے ہو فرمانے لگے جب تک میں کعبہ کا مال نادار مسلمانوں میں تقسیم نہ کردوں باہر نہ جاؤں گا۔ میں نے عرض کیا کہ آپ ایسا نہیں کریں گے؟ فرمانے لگے: ضرور کروں گا۔ تم کیوں ایسا کہہ رہے ہو؟ میں نے عرض کیا اسلئے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کعبہ کے دفینہ کی جگہ دیکھی تھی اور انہیں آپ رضی اللہ عنہ سے زیادہ مال کی ضرورت تھی (اس قدر فتوحات انکے دور میں

نہ ہوئی تھیں) لیکن انہوں نے اس مال کو ہلایا تک نہیں تو عمر رضی اللہ عنہ اس حالت میں کھڑے ہوئے اور باہر تشریف لے گئے۔

١٠٦ : بَابُ صِيَامِ شَهْرِ رَمَضَانَ بِمَكَّةَ

٣١١٧ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِيْ عُمَرَ الْعَدَنِيُّ ثَنَا عَبْدُ الرَّحِيْمِ بْنُ زَيْدِ الْعَمِّيُّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَدْرَكَ ! رَمَضَانَ بِمَكَّةَ فَصَامَ وَقَامَ مِنْهُ مَا تَيَسَّرَ لَهُ : كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ مِائَةَ اَلْفِ شَهْرِ رَمَضَانَ فِيْمَا سِوَاهَا وَكَتَبَ اللّٰهُ لَهُ بِكُلِّ يَوْمٍ عِتْقَ رَقَبَةٍ وَكُلِّ لَيْلَةٍ عِتْقَ رَقَبَةٍ وَكُلِّ يَوْمٍ حُمْلَانَ فَرَسٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَفِيْ كُلِّ يَوْمٍ حَسَنَةٍ وَفِيْ كُلِّ لَيْلَةٍ حَسَنَةٌ .

باب : مکہ میں ماہِ رمضان کے روزے رکھنا

٣١١٧ : حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسولؐ نے فرمایا: جو مکہ میں ماہِ رمضان پائے پھر روزے رکھے اور جتنا اس سے ہو سکے رات کو قیام کرے تو اللہ تعالیٰ اس کیلئے مکہ کے علاوہ دیگر شہروں کے ایک لاکھ رمضانوں کا ثواب لکھیں گے اور اللہ تعالیٰ اس کے لئے ہر دن کے بدلہ ایک غلام آزاد کرنے کا اور ہر رات کے بدلہ بھی ایک غلام آزاد کرنے کا اور ہر دن کے بدلہ راہ خدا میں گھوڑے پر (مجاہد کو) سوار کرنے کا ثواب لکھتے ہیں اور ہر روز ایک نیکی اور ہر رات ایک نیکی لکھتے ہیں۔

١٠٧ : بَابُ الطَّوَافِ فِيْ مَطَرٍ

٣١١٨ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِيْ عُمَرَ الْعَدَنِيُّ ثَنَا دَاوُدُ بْنُ عَجْلَانَ قَالَ طُفْنَا مَعَ اَبِيْ عِقَالٍ فِيْ مَطَرٍ فَلَمَّا قَضَيْنَا طَوَافَنَا اَتَيْنَا خَلْفَ الْمَقَامِ : فَقَالَ طُفْتُ مَعَ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فِيْ مَطَرٍ فَلَمَّا قَضَيْنَا الطَّوَافَ اَتَيْنَا الْمَقَامَ فَصَلَّيْنَا رَكْعَتَيْنِ فَقَالَ لَنَا اَنَسٌ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اِئْتَنِفُوْا الْعَمَلَ فَقَدْ غُفِرَ لَكُمْ هٰكَذَا قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَطُفْنَا مَعَهُ فِيْ مَطَرٍ .

باب : بارش میں طواف کرنا

٣١١٨ : حضرت داؤد بن عجلان فرماتے ہیں کہ ہم نے ابو عقال کے ساتھ بارش میں طواف کیا جب ہم طواف مکمل کر چکے تو مقام ابراہیم کے پیچھے رہ گئے۔ ابوعقال نے کہا کہ میں نے انسؓ کے ساتھ بارش میں طواف کیا جب ہم نے طواف مکمل کر لیا تو ہم مقام ابراہیم پر آئے اور دو رکعتیں ادا کیں اسکے بعد انسؓ نے ہم سے فرمایا: اب از سر نو اعمال شروع کرو۔ اسلئے کہ تمہارے سابقہ گناہوں کی بخشش ہو چکی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہی فرمایا تھا اور ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں بارش میں طواف کیا تھا۔

۱۰۸ : بَابُ الْحَجِّ مَاشِيًا

باب : پیدل حج کرنا

۳۱۱۹ : حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ حَفْصٍ الْأَيْلِيُّ ثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانٍ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ حَبِيبٍ الزَّيَّاتِ عَنْ حُمْرَانَ بْنِ أَعْيَنَ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ حَجَّ النَّبِيُّ ﷺ وَأَصْحَابُهُ مُشَاةً مِنَ الْمَدِينَةِ إِلَى مَكَّةَ وَقَالَ ارْبُطُوا أَوْ سَاطَكُمْ بِأُزُرِكُمْ وَمَشَى خِلْطَ الْهَرْوَلَةِ

۳۱۱۹: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے مدینہ سے مکہ تک پیدل حج کیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنی کمر ازاروں سے باندھ لو اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم تیز تیز چلے۔

خلاصۃ الباب ☆ حج اُمت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مخصوص ہے۔ پہلی امتوں پر حج فرض نہ تھا۔ حافظ نے استدلال کرتے ہوئے فرمایا ہے: ''ما من نبی الا دا حج البیت'' یعنی کوئی نبی ایسا نہیں گذرا جس نے بیت اللہ کا حج نہ کیا ہو اور یہ بات بھی کہی جاتی ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام نے ہندوستان سے پیدل چل کر چالیس حج کئے ہیں۔ جبرئیل علیہ السلام نے حضرت آدم علیہ السلام سے کہا تھا کہ آپ سے سات ہزار سال پہلے سے ملائکہ بیت اللہ کا طواف کرتے چلے آرہے ہیں۔ (اشرف الہدایہ ج ۳ ص ۳۱۴)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆